

L190-5T

۲۹۷۳ ۱۳
جل ۱

فقرہ اولیٰ

اَلْكَانِ اَبَا اَحْمَدَ عَلِيٍّ الْكَلْبِيِّ الْكَلْبِيُّ الْكَلْبِيُّ الْكَلْبِيُّ الْكَلْبِيُّ

محدثی انجمن نبویہ عمان الی آیات نبیات مصطفویہ برابر قیام و الصلح مع سوط نبوت لائل و امع
خصایع و خاتم المرسلین رحمۃ اللعالمین شفع الذین علیک وجود عالم و آدم نبی الامم رسول
العرب الیوم صاحب قاب قوسین یسد الثقلین خواجہ و سرپرست و کاتب انبیاء مقدرۃ الحدیث
اصفا منظر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد محبتی محمد مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ و

آله الكرام ووجه العظام وامت الليالي والليالي الموسوم به

معجزات نبوی
خصائص نبوی

جو مؤلفہ خاتم المحدثین حجة اللہ فی العالمین امام بہام شیخ جلال الدین سہروردی اور اب ساجد
صحیحہ بن ابیہر و دولت علیہ فخر الملوک السلاطین بنی ہاشم و غیرہ کہ اب الامام ملا العربی رحمہ اللہ
مختصرہ فی نواب میر عثمان علی خان بہادر نظام سلطنت و کن خلافت سلطنتہ خاتم العلماء
خاکسار محمد عبدالجبار خان آصفی نظامی نظم حکمہ مقتدی حر خاص و شبی خاوندی علی مختصر
مصحح نے صاف الفاظ میں جواب قلوبیانہ کی ملاحظہ کیے مرتبہ بیان کیا اور بتوقیف ہی اس میں
مطابق فی المطالعہ راسخا و کتب میں اس کے تحت خاتم عالمین علیہ السلام

فہرست جلد ثانی معجزات نبی الوریٰ اردو ترجمہ فصیح کبریٰ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۵	صلعم کے پاس آنے کے واقع ہوئی ہیں۔ باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ نبی عامر کے سفیروں کے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں۔	۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوں معجزوں کا ذکر جو با و شاہوں کو خطوط پہنچتے وقت واقع ہوئے ہیں
۴۸	باب اوں آیت کے بیان میں کہ عمر ابن العاص کے اسلام لانے کے وقت واقع ہوئی ہے۔	۳	باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ جس وقت رسول اللہ صلعم نے قیصر کو خط بھیجا تھا واقع ہوئے ہیں۔
۵۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو دوس کے سفیروں آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں۔	۲۳	باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کو بھیجا تھا واقع ہوئے ہیں
۵۳	باب اوں آیت کے بیان میں جو نبی سلیم کے سفیر آنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔	۲۹	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث عسائی کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
۵۴	باب اوں آیت کے بیان میں جو زیاد ابہلالی کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۱	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
	باب اوں آیت کے بیان میں جو ابوسبرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۵	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے حمیر کو نامہ لکھا تھا ظہور میں آئی۔
۵۵	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو ریکہ انیسین واقع ہوئی ہیں	۳۶	باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلدی کو نامہ لکھا تھا واقع ہوئی۔
۵۶	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو نبی طو کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔		باب اوں آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے منی غارت کو نامہ لکھا واقع ہوئی ہے۔
۵۷	باب اوں آیت کے بیان میں جو طار بن عبد اللہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۳۷	باب اوں آیت کے قاصدوں کے آنے کے وقت واقع ہوئے تھے۔
۵۸	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو حضرت موت کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔		باب اوں آیت کے بیان میں جو نبی ثقیف کے قاصد آنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔
۶۰	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو عمر بن الخطاب کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۴۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو نبی صنفہ کے قاصدوں کے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں۔
۶۱	باب اوں آیتوں کے بیان میں جو عمر بن الخطاب کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔	۴۲	باب اوں آیتوں کے بیان میں کہ عبد القیس کے سفیر میں وقت رسول اللہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو نبی البکا کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۳	سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں باب اون آیتوں کے بیان میں جو بنی سحیم کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو نجیب کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۴	باب اون آیتوں کے بیان میں جو بنی ثیبان کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۶	باب اوس آیت کے بیان میں جو محارب کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو بنی عذرہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۱	باب اوس آیت کے بیان میں جو خیر بن فاکک کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۵	باب اون آیتوں کے بیان میں جو بنی نجران کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں۔
۸۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو حناقر بن توم الحیری کو اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۶۹	باب اون آیتوں کے بیان میں جو جرش کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں
۸۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو راشد عبدہ کو انہیں واقع ہوئی ہے۔	۷۰	باب اوس آیت کے بیان میں جو فرارہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے
۸۷	باب اوس آیت کے بیان میں جو جرجاج بن علاط کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں	۷۱	باب اوس آیت کے بیان میں جو کعب بن مرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۸	باب اوس آیت کے بیان میں جو رافع بن عمر کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہیں	۷۲	باب اوس آیت کے بیان میں جو دارین کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۸۸	باب اوس آیت کے بیان میں جو حکم بن لکیان مولی بنی مخزوم کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے۔	۷۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو عمارت بن کمال کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۹۰	باب اوس آیت کے بیان میں جو جابر صفروہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔		
۹۰	باب اوس آیت کے بیان میں جو مکر بن		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں کا ذکر جو اقسام حیوانات میں واقع ہوئے ہیں۔	۹۰	ابی جہل کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۵۳	باب اونٹ اور ٹیٹوئیں کے قصہ میں۔	۹۱	باب اوس آیت کے بیان میں جو خفاف بن خضلمہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۵۶	باب ہرنی کے قصہ میں۔	۹۲	باب اوس آیت کے بیان میں جو بنی تمیم کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۵۸	باب بہرے کے قصہ میں۔	۹۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو ایک عربی کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۶۴	باب حمزہ کے قصہ میں۔	۹۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو ایک عربی کو انہیں واقع ہوئی ہے۔
۱۶۵	باب وحشی جانور کے قصہ میں۔	۹۵	باب اوس آیت کے بیان میں جو دوسرے اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی ہے۔
۱۶۶	باب گھوڑے کے قصہ میں۔	۹۶	باب اوس آیت کے بیان میں جو معجزوں کے بیان میں جو حجۃ الوداع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں واقع ہوئے ہیں۔
۱۶۸	باب گدھے کے قصہ میں۔	۱۰۳	ابو اب میں داخل نہیں ہیں۔
۱۶۹	باب غیر کے قصہ میں۔	۱۰۴	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انشتان مبارک کی طرف سے آئے ہیں اور ان کی برکت سے اوسکی کثرت ہوئی ہے۔
۱۷۱	باب غفریت کے قصہ میں۔	۱۱۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں کے بیان میں جو کھانہ کی کثرت میں واقع ہوئے ہیں۔
۱۷۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امتیوں کے بیان میں جو مردے زندہ ہوئے ہیں اور آپ نے اون سے باتیں کی ہیں۔	۱۲۹	باب اوس آیت کے بیان میں جو ایک کی مشک اور چکی کے بیان میں۔
۱۷۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امتیوں میں جو گونگے اور اندھے صحیح ہوئے ہیں۔	۱۴۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آسمان اور جنت سے آیا تھا۔
۱۷۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امتیوں کے بیان میں جو بیمار اور آفت رسیدہ اچھے ہوئے ہیں۔		
۱۸۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امتیوں میں جو لوگوں کی بھوک اور پیاس اور تعب اور غربت اور حرارت اور بروت اور آنسوؤں کے روکنے میں واقع ہوئی ہیں۔		
۱۸۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون امتیوں میں۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان میں جو ابیرق کے فرزند کے باب میں واقع ہوئی ہے۔		جو آدمیوں کو شیان اور یہود و عیسویوں کو منع کرتی تھیں۔ اور آپ سے آدمیوں کو حفظ اور علم اور فہم اور حیا حاصل ہوتی تھی
۲۰۳	باب اوس آیت کے بیان میں جو حکم کے حق میں واقع ہوئی ہے۔	۱۸۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں میں جو تیر اندازی کی قوت حاصل ہونے میں واقع ہوئی ہیں۔
۲۰۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان میں جو حارث کی بیٹی کے باب میں واقع ہوئی ہے	۱۹۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں۔
۲۰۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو آگ کے باب میں واقع ہوئی ہے۔	۱۹۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں۔
۲۰۶	باب عصا اور کوڑے اور انگلیوں کے روشن ہونے کے بیان۔	"	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت جن کے استعاذہ میں۔
۲۰۹	باب اوس روشنی کے بیان میں جو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام کے واسطے چمکی تھی۔	۱۹۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں کا ذکر جو انواع جاوات میں واقع ہوئی ہیں
۲۱۰	باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب کو غروب ہونے کے بعد پھر دیا	"	باب سنگریزوں اور کھانے کے تسبیح پڑھنے میں۔
۲۱۰	باب اوس تصویر کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھا وہ دور ہو گئی۔	۱۹۴	باب نخل کے تنہ کے فریاد کرنے میں۔
۲۱۱	باب اون بالوں کے بیان میں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔	۱۹۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے وقت دروازے کی چوکھٹ اور دیواروں نے آمین کہا۔
۲۱۳	باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک کو اتر سے شفا ہوتی تھی اور چمکا ہٹے اور خوشبو پیدا ہوتی تھی اور بال اوگتے تھے۔	۱۹۸	باب پہاڑ کے حرکت کرنے کے بیان میں
۲۱۴	باب دوسری آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتیں شریفی	۱۹۹	باب منبر کے حرکت کرنے کے بیان میں
		۲۰۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے بیان میں اوس شخص کے باب میں جو مر گیا اور زمین نے اوس کو قبول نہیں کیا۔
		۲۰۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک آیت کے بیان میں کہ ایک مرد آپ کی نسبت جھوٹ کہہ دیا قتل کیا گیا۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	خود اور کرمان کی جنگ اور اون کو لگائی		لی گئی تھی۔
۲۹۰	خبر دی تھی جو بالون کے جوتے پہنے گی	۲۹۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کے احوال کی خبر دی تھی
	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارس اور روم کے فتح ہونے کی خبر دی تھی۔	۲۹۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کی خبر دی تھی جو روزہ رکھتی تھی اور غیبت کرتی تھی۔
۲۹۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ کسری اور قیسر ملک ہو جائیں گے اور اون کے خزانے بنجر و انگور اور پھر کسری اور قیسر نہ ہوں گے۔	۲۹۴	باب جامع احادیث اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۲۹۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء اور چارون خلافتوں اور بنو امیہ اور بنو العباس کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ امیر قریش میں جب تک رہے گا کہ قریش وہیں کو قائم رہیں گے اور یہ خبر دی تھی کہ ترک اور کما ملک سلب کرینگے۔	۲۹۹	باب اون معجزوں کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون امور کی خبر دی تھی جو بعد آنے والے تھے۔
۳۱۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اون کی شہادت کی خبر دی تھی۔	۲۸۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ اصحاب پر اور امت پر دنیا کی کشائش ہوگی اور اون کے منقش فرش ہوں گے اور باہم حد اور جنگ کریں گے۔
۳۱۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کے قتل کی خبر دی تھی۔	۲۸۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیرہ کے فتح ہونے کی خبر دی تھی۔
۳۲۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے قتل کی خبر دی تھی۔	۲۸۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھینا اور شام اور عراق فتح ہونے کی خبر دی تھی۔
۳۲۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی تھی۔	۲۸۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس اور اوس کے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی تھی۔
۳۲۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنابیت بن قیس بن قحطاس کی شہادت کی	۲۸۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مصر اور واقعات مصر کی خبر دی تھی۔
		۲۸۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جو لوگ دریا میں جنگ کریں گے امین امین سے ہوں گے۔
		۲۸۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۴۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابن عباس کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۶	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو نابغہ کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے انس بن مالک کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ثابت بن یزید کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابو ہریرہ اور ابن عمر کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۸	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو مقداد کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے سائب کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۴۹	باب رسول اللہ صلیم کی اوس دعا کے بیان میں جو عمرو بن العاص کے واسطے فرمائی تھی۔
۴۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد الرحمن بن عوف کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابو سبرہ کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عروۃ البارقی کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ثعلبہ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن جعفر کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ایک یہودی کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ام سلیم کے محل کے واسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابی سلمہ کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۴۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن ہشام کیواسطے دعا فرمائی تھی۔	۴۵۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے ابی بن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۵۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم نے عبد اللہ بن ہشام کیواسطے دعا فرمائی تھی۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۷۶	اسمیل علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو	۴۷۷	صلعم نے حکیم بن خرام کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۷۷	حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دی گئی تھی۔	۴۷۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم نے قریش کے واسطے دعا فرمائی تھی۔
۴۷۸	باب شمس کی انین جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۷۹	باب رسول اللہ صلعم کی جامع دعاؤں کے بیان میں۔
۴۷۹	یوشع علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۰	باب اون دعاؤں اور منتروں کے بیان میں جو رسول اللہ صلعم نے اپنی اصحاب کو سکھائے ہیں۔
۴۸۰	داؤد علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۱	اون خوابوں کا ذکر جو آرمیوں نے رسول اللہ صلعم کے عہد میں دیکھے تھے۔
۴۸۱	سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت	۴۸۲	انبیاء کو فضائل کے ساتھ نبی صلعم کو فضائل کا ذکر۔ جو خصائص اور بڑے حضرت آدم کو دئے گئے اور ان کے نظیر ہمارے نبی صلعم کو دئے گئے۔
۴۸۲	یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو دی گئی تھی باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھی۔	۴۸۳	باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت ادریس علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
۴۸۳	اون خصائص کا ذکر جن کے سبب نبی صلعم کو جمیع انبیاء پر فضیلت دی گئی اور آپ کے وہ خصائص آپسے پہلے کسی نبی کو نہیں دئے گئے۔	۴۸۴	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت نوح علیہ السلام کو دی گئی تھی
۴۸۴	باب اس بیان میں کہ نبی صلعم اپنی خلقت اور نبوت میں کل انبیاء سے مقدم ہیں۔	۴۸۵	باب اوس خصوصیت کے بیان میں جو حضرت ہود علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
۴۸۵	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی کتاب قرآن شریف مجزہ ہے ہیشہ تبدیل اور تحریف سے محفوظ رہے گی اور ہر شے کی جامع ہے اور اپنے غیر سے مستثنیٰ ہے۔ اور جن مقامات	۴۸۶	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت صالح علیہ السلام کو دی گئی تھی
		۴۸۷	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔
		۴۸۸	باب اوس شے کے بیان میں جو حضرت

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۴۹۵	حیات کی قسم کھائی ہے۔ باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا ہزار مسلمان ہو گیا اور آپ کے ازواج مطہرات آپ کے مددگار تھے۔	۴۸۹	جس کتب مشتمل ہیں اون مقاصد کی یہ جامع ہے اور اون سے مطالب میں زیادہ ہے اور حفظ کے واسطے آسان کی گئی ہے وغیرہ وغیرہ مطالب باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور مبعوث ہونے میں انبیاء سے آخر ہیں اور آپ کی شرع قیامت رہے گی۔ اور آپ کی شرع جمیع شرایع انبیاء کی ناسخ ہے۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ اگر کوئی انبیاء آپ کو پاتے تو آپ کا اتباع اون پر واجب باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم کا فخر الناس کی دعوت کیسے مختص ہیں۔ اور انبیاء سے تابعین میں اکثر ہیں اور بالا جماع آپ کے ساتھ مختص ہیں کہ جنوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کتاب اللہ کو اتقان سے پڑھتے تھے اور آپ امی تھے پڑھتے تھے لکھتے نہیں تھے۔
۴۹۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ میت اپنی قبر میں آپ سے سوال کی جاتی ہے۔	۴۹۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم کا فخر الناس کی دعوت کیسے مختص ہیں۔ اور انبیاء سے تابعین میں اکثر ہیں اور بالا جماع آپ کے ساتھ مختص ہیں کہ جنوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کتاب اللہ کو اتقان سے پڑھتے تھے اور آپ امی تھے پڑھتے تھے لکھتے نہیں تھے۔
۵۰۱	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی شرمگاہ ہرگز نہیں دیکھی گئی۔ اگر کوئی دیکھ لیتا تو وہ اندھا ہو جاتا۔	۴۹۴	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ رحمة العالمین ہیں یہاں تک کہ کفار کے ناخیر عذاب میں آپ رحمت ہیں پیغمبروں کی تکذیب کرنے والی امتوں پر عذاب نازل ہو جاتا تھا۔
۵۰۲	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ ملک الموت آپ کے پاس اذن لے کر آئے تھے۔	۴۹۵	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی
۵۰۳	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی ازواج کا نکاح آپ کے بعد حرام تھا۔		
۵۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلم نے دو قبیلوں کے درمیان جمع کیا اور آپ کے واسطے شریعت اور طریقت جمع کی گئی وغیرہ وغیرہ۔		
۵۰۶	باب ۵۰۱ میں جو مطالب بیان کئے گئے اون کی فصاحت۔		
۵۰۷	باب مختلف خصائص کے بیان میں۔		
۵۰۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ ایک مہینہ کے راستہ پر آپ کے رعب ہے آپ کو نفرت دی گئی۔ آپ کو جوامع الکلم دئے گئے اور روسہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی گئیں		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۲۰	لئے نہیں ہوا۔ باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص میں کہ تمام عالم پر آپ کی طاعت مطلقاً فرض ہے۔	۵۱۲	اور ہر شے کا علم آپ کو دیا گیا مگر پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا۔ اور وہ حال کے امر میں آپ سے وہ شے بیان کی گئی جو کسی نبی سے بیان نہیں کی گئی اور آپ کا اسم مبارک احمد ہوا اور حضرت اسرافیل آپ کے پاس آئے ہیں۔ باب آپ کے ادنیٰ خصائص میں کہ آپ سبحو کے سوتے اور صبح کو کھانا کھائے ہوئے اور بچتے تھے۔ آپ پر قوت میں کوئی غالب نہ ہوتا تھا۔ اور طہارت کے وقت اگر پانی نہ پاتے تو آپ کی انگشت مبارک سے پانی جاری ہو جاتا تھا وغیرہ وغیرہ۔
۵۲۱	باب اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں رسول اللہ صلعم کے ہر ایک عضو کی تریف کی ہے۔	۵۱۹	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔
۵۲۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم کو اللہ تعالیٰ نے چار وزیروں سے مدد دی ہے وغیرہ وغیرہ۔	۵۲۰	باب آنحضرت صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کو سوا انبیاء علیہم السلام کے عالمین پر فضیلت ہے۔
۵۲۳	باب رسول اللہ کے اس اختصاص میں کہ رسول اللہ صلعم کے نام کے سوا نام رکھتے ہیں فضیلت ہے اور اس کی تعظیم واجب ہے۔	۵۲۱	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔
۵۲۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی قسم اللہ تعالیٰ کو دی جاوے تو جائز ہے۔	۵۲۲	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔
۵۲۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم پر خطا کا اطلاق جائز نہیں تھا دیگر انبیاء علیہم السلام کے۔	۵۲۳	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔
۵۲۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کو دنیا کی جمیع عورتوں پر فضیلت ہے اور آپ کی ازواج کا ثواب اور عقاب المصاعف ہے۔	۵۲۴	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔
۵۲۷	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے اصحاب کو سوا انبیاء علیہم السلام کے عالمین پر فضیلت ہے۔	۵۲۵	باب اس بیان میں کہ اودانیا اور آپ کے خطاب میں فرق واقع ہوا ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۳۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ربنا لک الحمد کہنے کے ساتھ مختص ہیں	۵۲۹	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے دو شہر ہوں
۵۳۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین پہننے کے نماز پڑھنے میں مختص ہیں	۵۳۰	کہ باقی شہر ہوں پر فضیلت ہے۔ اور دونوں شہروں میں طاعون اور چول داخل نہ ہوگا۔ اور آپ کی مسجد کو سب مسجدوں پر فضیلت ہے اور آپ اس امر کے ساتھ خاص ہیں کہ آپ کے وطن کی جگہ کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔
۵۳۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محراب میں نماز پڑھنا مکروہ تھا اور پہلے لوگ محراب میں نماز پڑھتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فنادت ملائکہ وہو قائم یصلیٰ فی المحراب۔	۵۳۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی شریعت میں غیبتیں حلال ہوئیں اور کل روئے زمین مسجد کی گئی اور مٹی طاہر کی گئی بعوض وضو کے وہ تیمم ہے۔
۵۳۹	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ اور وقت مصیبت کے انا للہ وانا الیہ راجعون اور تکبیر یعنی اللہ اکبر افتتاح صلوٰۃ میں کہنے کے ساتھ مختص ہیں	۵۳۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پانچ وقتوں کی نماز میں آپ کے لئے جمع ہونے اور آپ سے پہلے کسی کے لئے جمع نہیں ہوئیں اور آپ نے اول عشا کی نماز پڑھی ہے۔ اور آپ سے پہلے کسی نے عشا کی نماز نہیں پڑھی۔
۵۴۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ کی امت کے گناہ استغفار سے جھٹکے جاتے ہیں اور گناہ کی ندامت اور ان کے لئے توبہ ہے اور ان کو صدقات کہانے پر ثواب دیا جاوے گا۔ اور دنیا میں ان کے ثواب کو تعمیل ہوگی باوجودیکہ ان کے لئے آخرت میں ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔	۵۳۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجہ اور آئین کہنے اور روئے قبلہ ہونے نماز میں اور صف باندھنے میں جیسے ملائکہ صف باندھتے ہیں اور تحیۃ السلام کے ساتھ مختص ہیں۔
۵۴۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساعت اجابت اور لیلة القدر اور ماہ رمضان اور ان پانچ خصلتوں کے ساتھ مختص ہیں جن میں کفارہ ہے اور عید اور نحر کے ساتھ اور اہل کتاب کے لئے فوج تھا اور کھ کے ساتھ اور اہل کتاب کے لئے شوق تھا اور تعمیل افطار اور اکل و شرب اور فحشک اباحت جماع کے ساتھ مختص ہیں	۵۳۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے ساتھ مختص ہیں
		۵۳۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز رکوع اور جماعت کے ساتھ اختصاص ہے۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	صلوات پر مجتمع نہ ہوگی۔ آپ کی امت کا اجماع حجت ہے اور اختلاف رحمت ہے۔		اور یوم عوف کے ساتھ اور یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے۔
۵۵۷	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت کے واسطے رحمت ہے اور شہادت۔ پہلے لوگوں کے واسطے عذاب تھا۔	۵۴۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کلام کرنے کی حرمت اور روزہ میں کلام کرنے کی اباحت کے ساتھ مختص ہیں پہلے لوگوں کے لئے اس کے برعکس حکم تھا۔
۵۵۸	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت کا ایک کالیف ہمیشہ حق پر رہیگا۔ اور آپ کی امت میں انقلاب اور اوتاو اور نجبا اور ابدال رہینگے اور آپ کی امت کا شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھا سیکے گا۔ اور آپ کی امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ تسبیح میں ملائکہ کے قیام مقام ہوں گے اور طعام سے مستغنی رہیں گے اور وہ جال سے جنگ کریں گے۔	۵۴۳	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی امت خیر الامم اور آخر الامم ہے۔ کل امتیں اس امت کے سامنے فضیلت ہوئیں اور یہ امت اون کے سامنے فضیلت نہیں ہوئی۔ اون کی کتاب اون کے سینوں میں محفوظ ہے اللہ تعالیٰ نے اس امت کا نام اپنے دو ناموں کے ساتھ ایک مسلمان دوسرے مومنوں کا
۵۴۴	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پہلی بار آپ سے زمین شق ہوگی اور سب سے پہلے آپ یہودی سے افاقہ پادین گے اور آپ ستر ہزار فرشتوں میں حشر کئے جائیں گے اور آپ براق پر حشر کئے جائیں گے۔ اور موقف میں آپ کے نام کے ساتھ اذان دی جاوے گی۔ اور جنت کے اعظم حلون میں سے دوحے لپکو پہنائے جائیں گے۔ اور آپ کا مقام عرش کی دہی جانب ہوگا۔	۵۴۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شملہ چوڑنے اور کمر پر بہد بانہنے میں مختص ہیں۔ یہ دونوں طریقے ملائکہ کے ہیں۔
	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پہلی امتوں کا بارگناہ آپ کی امت ہی مساف کیا گیا اور جن چیزوں سے اور امتوں پر تشدد کیا گیا تھا آپ کی امت کو بہت سی چیزیں حلال کی گئیں وغیرہ وغیرہ		باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت بھوک اور غرق سے ہلاک نہ کی جاوے گی۔ پہلے لوگوں کا عذاب اون کو نہ یا جاوے گا۔ اور کوئی دشمن اون کا ملک مباح نہ کرے گا اور آپ کی امت
۵۴۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان خصوصیتوں کے بیان میں کہ آپ مقام محمود کے ساتھ مختص ہیں اور آپ کے دست مبارک میں لوح محفوظ	۵۴۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ پہلی امتوں کا بارگناہ آپ کی امت ہی مساف کیا گیا اور جن چیزوں سے اور امتوں پر تشدد کیا گیا تھا آپ کی امت کو بہت سی چیزیں حلال کی گئیں وغیرہ وغیرہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۸۷	نہ دیا جاوے گا۔ باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ سب سے پہلے صراط سے گزریں گے۔ اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ آپ کہٹ کہٹا دیں گے اور آپ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ جنت میں داخل ہوں گی اور آپ کے سر اور چہرہ مبارک کے ہر ایک بال میں نور ہوگا اور اہل عرش کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں تاکہ حضرت فاطمہؓ صراط سے گزر جاویں۔	۵۸۷	اور آدم اور اون کے سوا کل مخلوق آپ کے ذریعہ ہوں گی۔ اور آپ اوس روز امام النبیین اور خطیب انبیاء علیہم السلام اور ان کو قاید ہونگے اور آپ اول شافع اور مشفع ہوں گے اور آپ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور سب سے پہلے آپ کو سجدہ کے لئے امر کیا جاوے گا اور سب سے پہلے آپ سجدہ سے سر اٹھاویں گے اور تبلیغ رسالت آپ سے کوئی گواہ نہ طلب کیا جاوے گا۔ اور کل انبیاء سے گواہ طلب ہوں گے اور فصل قصا میں شفاعت خطمی کے ساتھ آپ مخصوص ہوں گے اور شفاعت کر کے ایک قوم کو بجز حساب کے جنت میں داخل کریں گے۔ اور مومنین سے جو لوگ مستحق دوزخ ہوں گے اون کی آپ شفاعت فرماویں گے۔ کہ دوزخ میں داخل نہ ہوں۔ اور آدمیوں کے درجہ بلند ہونے کی شفاعت فرماویں گے اور جو کفار کہ ہمیشہ دوزخ میں ہوں گے اون کے عذاب کی تخفیف کے لئے آپ شفاعت فرماویں گے۔ اور آپ کی شفاعت سے مشرکوں کے اطفال کو عذاب
۵۹۴	باب اس بیان میں کہ آپ کی امت کو اللہ تعالیٰ نے عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے۔ اور آپ کی امت کو اہی دے گی کہ اور انبیاء نے تبلیغ رسالت کر دی ہے وغیرہ وغیرہ۔	۵۹۴	باب اس بیان میں کہ دوزخ کی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	آپ سے ساقط نہیں ہوتا تھا۔ بخلاف آپ کی امت کے کہ خوف کے وقت وجوب اون سے ساقط ہو جاتا ہے۔	۵۹۰	حرارت آپ کی امت پر حرام کی سی حرارت ہوگی۔ باب رسول اللہ صلعم کے اون خصا لیں میں کہ آپ امت کے عوض اون خصا لیں کے ساتھ مختص ہیں وہ واجبات اور محرمات اور مباحات اور کرہات کی قسم سے ہیں۔ فقہاء کی ایک جماعت نے اپنی تصنیف میں تنہا ذکر کیا ہے اور شافعیہ نے اس کا تعرض کتب فقہیہ میں باب نکاح میں کیا ہے اور تمام کو جمع نہیں کیا ہے میں اون امور کو پورے طور پر انشاء اللہ تعالیٰ اس مقام میں بیان کر دیا کہ اوس پر زیادتی ممکن نہ ہوگی۔
۶۰۳	باب رسول اللہ صلعم کے اختصاص میں کہ جو شخص عسرت کی حالت میں مرنا اوس کا دین ادا کرنا آپ پر واجب تھا۔	۵۹۸	واجبات کے ساتھ آپکا اختصاص زیادتی درجات اور قربت ہے۔
۶۰۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ انہی بی بیوں کی تخییر آپ پر واجب تھی اور انہی اختیار کی جوئی بی بی کا روک کر رکھنا اور اوسکی طلاق کی تحریم واجب تھی۔	۶۰۰	باب اس اختصاص میں کہ رات کی نماز اور وتر اور فجر اور چاشت کی نماز اور مسواک کرنا اور غصیہ رسول اللہ صلعم پر واجب تھا۔
۶۰۸	باب مختلف خصا لیں میں۔	۶۰۳	باب رسول اللہ صلعم کے اختصاص میں کہ وثمان کثیر التداو سے آپکو صبر کرنا واجب تھا۔ امر منکر کا تنہا واجب تھا۔ یہ وجوب بوجہ خوف
۶۱۰	قسم محرمات		
۶۱۰	باب اس اختصاص میں کہ رسول صلعم اور آپ کی آل اور آپ کے موالی اور آپ کی آل کے موالی پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔		
۶۱۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کریمہ بوکی چیز کا کہانا آپ پر حرام تھا۔		
۶۱۴	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپکو تکلیف لگا کر کہانا کہنا حرام تھا۔		
۶۱۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ کتابت اور شعر آپکو حرام تھا۔		
۶۱۸	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ رزہ پہننے کے بعد قبل جنگ کے اوس کا		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	اختصاص میں کہ جس وقت آپ تکبیر سنیں اغارت آپ پر حرام تھی	۴۱۹	اوتارنا آپ پر حرام تھا۔ باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ احسان کے بدلہ میں زیارت چاہنا آپ پر حرام تھا۔
۴۲۵	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ آپ جو پرگاہی نہیں دیتے تھے۔	۴۲۰	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ جس شے سے لوگ تمتع پاتے ہیں اس شے کی طرف آپ کو نگاہ و راز کرنا حرام تھا۔
۴۲۶	مباحات کی قسم۔	۴۲۱	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ قرضدار میت پر آپ کو نماز پڑھنا حرام تھا۔
۴۲۷	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ عصر کے بعد آپ کو نماز مباح تھی۔	۴۲۲	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ جو عورت آپ سے کارہ ہوتی اس کا روک کے رکھنا آپ کو حرام تھا۔
۴۲۸	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ نماز میں آپ صغیرہ کو آغوش میں لئے رہتے تھے۔	۴۲۳	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ کتا بیہ کھانچ آپ کو حرام تھا۔
۴۲۹	باب اس بیان میں کہ غایب شخص پر نماز پڑھنی آپ کے خصایص سے ہے غیر کو جائز نہیں۔ جیسے نجاشی پر آپ نے نماز پڑھی تھی۔	۴۲۴	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ جس مسلمان عورت نے ہجرت نہیں کی اس کے ساتھ بکاح آپ کو حرام تھا۔
۴۳۰	باب اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھانی آپ کے خصایص میں سے ہے۔	۴۲۵	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ انگوٹوں سے اشارہ کرنا آپ کو حرام تھا۔
۴۳۱	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ صوم وصال آپ کو جائز تھا۔	۴۲۶	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ کلام مفصل میں ایک زمانہ کے بعد آپ سنت شکرین۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	شہادت دے آپ قبول کریں اور آپ اپنے نفس اور اپنے فرزند کے واسطے شہادت دیں اور آپ ہدیہ قبول کریں اور حکام کو یہ جائز نہیں ہے	۴۳۰	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ اپنے اور اپنے رب کے درمیان ضمیر میں جمع کریں
	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ آپ پر نہ کو اوجہ واجب نہیں تھی -	"	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ آپ پر نہ کو اوجہ واجب نہیں تھی -
۴۳۵	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ قوت شہوت کے ساتھ روزہ میں بوسہ لینا آپ کو جائز تھا اور غیر کو حرام ہے -	۴۳۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلیم چار قسموں اور خمس خمس اور غنیمت کے ساتھ مختص ہیں اور قبل تقسیم غنیمت کے جس شے یا جاریہ وغیرہ کو چاہتے ہیں لیتے -
"	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ بحالت احرام استمرار خود قبو آپ کو جائز تھا -	۴۳۲	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ حمی آپ کے نفس شریف کے واسطے ہے اور جس زمین کی آپ نے حمی کی ہے وہ نہ ٹوٹے گی -
۴۳۶	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ جنابت کی حالت میں آپ کو مسجد میں ٹھہرنا جائز تھا اور چت لیٹ کر سونے میں اور عورتوں کے چھونے سے آپ کا وضو نہیں توڑتا تھا -	۴۳۳	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ مکہ میں جنگ کرنا اور قتل کرنا آپ کو مباح ہے - اور مکہ میں بغیر احرام کے آپ کو داخل ہونا مباح ہے - اور امن دینے کے بعد میں قتل کرنا آپ کو مباح ہے -
۴۳۸	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ بغیر سلب کے جس شخص کو چاہیں لعنت کریں جائز ہے -	۴۳۴	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ اپنے علم سے حکم دیں اور اپنے نفس شریف اور اپنے فرزند کے واسطے حکم دیں اور جو شخص آپ کی اور آپ کے فرزند کی
۴۳۹	باب رسول اللہ صلیم کے اس اختصاص میں کہ جس شخص کے کہانے پانی کو چاہیں زور سے لے لیں -		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
"	باب مختلف خصایص میں -	۶۴۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم چار عورتوں کے نکاح سے اکثر کے ساتھ مختص ہیں -
"	باب مختلف خصایص میں -	"	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ بلا ولی اور بلا شہو کے آپ کو نکاح جائز ہے -
۶۵۱	باب مختلف خصایص میں -	۶۴۱	باب رسول اللہ صلعم کے مختلف خصایص میں کہ اللہ تعالیٰ کو حلال کرنے کے سبب عورت کے پاس بلا عقد داخل ہو جاتے تھے وغیرہ وغیرہ -
"	باب مختلف خصایص میں -	"	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اپنی ازواج کے واسطے تقسیم اوقات نہ کریں -
۶۵۲	باب رسول اللہ صلعم کی کرامات کی قسموں کے بیان میں -	۶۴۲	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ احرام کی حالت میں آپ کو نکاح جائز ہے -
۶۵۳	باب مختلف خصایص میں -	"	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اپنی لونڈی کو آزاد کریں اور اس کی آزادی کو مہر ٹھہراویں -
"	باب مختلف خصایص میں -	"	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنا اور ان کے ساتھ خلوت کرنا آپ کو مباح ہے -
۶۵۴	باب رسول اللہ صلعم کو اس اختصاص میں ہر ایک کی ازواج اہل المؤمنین ہیں -	۶۴۳	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ جس عورت کو جس مرد کے ساتھ چاہیں بلا رضائی عورت اور بلا رضا مندی اس کے باپ و ادا کے بیاہ دیں -
۶۵۵	باب رسول اللہ صلعم کو اس اختصاص میں کہ ہر ایک کی ازواج مطہرات کے جسم کو چادر وغیرہ نہ لپیٹنا اور نہ دوسروں کو نہ لپیٹنا حرام ہے -	۶۵۰	باب مختلف خصایص میں -
۶۵۶	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے بعد آپ کی ازواج کو واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں رہیں اور باہر نکلنا اور نہ ہر حرام اگر چہ حج یا عمرہ کے واسطے نکلنا ہو -		
۶۵۷	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا بول و براز اور خون طاهر ہے -		
۶۵۸	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا بیٹھ کر نفل پڑھنا ویسا ہے جیسا کھڑا رہ کر نفل پڑھتا ہے -		
"	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا عمل آپ کے واسطے نافذ ہے -		
۶۵۹	باب رسول اللہ صلعم کے اس اختصاص میں کہ مصلی اس قول		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۶۶	آواز دینا حرام ہے۔ باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ جس نے آپ کی اہانت کی کافر ہو گیا۔ اور جو شخص آپ کو گالی دے بُرا کہے وہ قتل کیا جاوے گا۔		اسلام علیکم ایہا النبی کے ساتھ آپ سے خطاب کر سکتا ہے۔ اور تمام آدمیوں کے ساتھ نماز میں خطاب نہیں کر سکتا اور مصلیٰ پر یہ واجب ہے کہ جس وقت آپ اوس کو بلاوین وہ فوراً حاضر ہو جاوے اوس کی نماز اس فعل سے باطل نہ ہوگی۔
۶۶۷	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی محبت اور آپ کے اہلبیت کی محبت واجب ہے۔	۶۶۷	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے عہد میں جس شخص نے آپ کے خطبہ پڑھتے وقت کلام کیا اوس کا جمعہ باطل ہو گیا اور آپ کی مجلس سے بلا اذن آپ کے کسی کو جانا جائز نہیں ہے۔
۶۶۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی بیٹیوں کی اولاد آپ کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ کہ آپ کی اولاد ہے۔	۶۶۸	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی بیٹیوں پر دوی نہیں کی جاوے گی۔
۶۶۹	باب اس بیان میں کہ جو کوئی آپ کے خاندان میں تزوج کرے گا دوزخ میں نہ جاوے گا۔	۶۶۹	باب اس بیان میں کہ جو آپ کے غیر پر کذب ہو آپ پر کذب کہنے کے بعد اگر کاذب تو بر بھی کرے اوس کی روایت قبول نہ کی جاوے گی اور جو شخص آپ پر کذب کہے گا کافر ہو جاوے گا۔
۶۷۰	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کی انگشتی کا نقش دوسروں کو نقش کرنا حرام ہے	۶۷۰	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کے سامنے تقییم کرنی اور آپ کی آواز سے فوق آواز کرنی اور پکار کے آپ سے باتیں کرنی اور حجروں کے اوس طرف سے آپ کو پکارنا اور دوسرے آپ کو
۶۷۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلعم صلوٰۃ خوف کے ساتھ محقق ہیں۔	۶۷۱	باب رسول اللہ صلم کے اس اختصاص میں کہ ہر ایک گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے جو سہوا ہو یا عمدہ ہو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۹۱	آپ خاص کریں - باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ جس شخص کے درمیان آپ چاہتے مواخات کرتے تھے - اور اون کے درمیان توارث ثابت کرتے تھے آپ کے سوا یہ امر کسی کو جائز نہیں -	۶۸۴	معصوم ہیں - باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ سے منفرہ ہیں باب اس بیان میں کہ جملہ اقبیاء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں سے مبرا ہیں بخلاف انما کے کہ وہ بیہوش تھے -
۶۹۱	باب اس بیان میں کہ جو شخص مسجد نبوی میں نماز پڑھے آپ کی محراب اور اس کے حق میں کعبہ کی مثل ہے -	۶۸۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ کا رو یا وحی ہے اور جو چیز آپ نے دیکھی وہ حق ہے - باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ خواب کین آپ کی رویت حق ہے -
۶۹۱	باب اس شے کے بیان میں ہے کہ جس کے ساتھ آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج اور آپ کے اہلبیت اور آپ کے اصحاب اور آپ کے قبیلہ کو آپ کی وجہ سے شرف دیا گیا ہے -	۶۸۴	باب اس بیان میں کہ ورود شریف کی فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مختص ہے -
۶۹۱	یہ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل اصحاب عدول ہیں اسپر اجماع علماء ہے کسی ایک کی عدالت سے بحث نہیں کی جاوے گی -	۶۸۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت رحمۃ اللہ علیہ کہنا جائز نہیں ہے - بلکہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے -
۶۹۹	اون معجزوں کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت واقع ہوئے ہیں - باب اس آیت کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کی خبر دی ہے -	۶۸۶	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ آپ جس شخص پر چاہیں لفظ صلوٰۃ پڑھتے ساتھ صلوٰۃ بھیجیں کسی کو یہ جائز نہیں ہے کہ کسی پر ورود بھیجے مگر نبی پر یا فرشتہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اختصاص میں کہ احکام میں سے جس حکم کے ساتھ جس کسی کو چاہیں
۷۰۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے دن اور		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	کہ آپ کی قبر شریف پر نماز پڑھنی حرام ہے۔		اپنی وفات کی جگہ کی خبر دی تھی۔
۷۰۵	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصص میں کہ آپ کے حید مبارک کو گلنا نہیں	۷۰۵	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ساتھ شہادت کی فضیلت دی گئی ہے۔
۷۰۶	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ اور آپ کی قبر شریف پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے وہ فرشتہ سلام بھیجتا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں۔	۷۰۶	باب اون واقعات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں واقع ہوئے۔
۷۰۷	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات اور وفات امت کے لئے خیر ہے۔	۷۱۰	باب ادن آیتوں اور خصوصیتوں کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختصار کے وقت واقع ہوئی ہیں۔
۷۰۸	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تھا کہ میری وفات کے بعد انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھو اس کلمہ سے ہر ایک مصیبت کا معاوضہ ہے۔	۷۱۵	باب اوس شے کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح شریف کے نکلنے کے وقت واقع ہوئی ہے۔
۷۰۹	باب اس بیان میں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس لے جا کر دفن کے لئے اذن چاہیں۔	۷۱۶	باب اوس آیت کے بیان میں کہ اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر دی ہے۔
۷۱۰	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے لئے نماز پڑھائی گئی اور غیر ماعویہ و ماعویہ کے لئے نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔	۷۱۹	باب اون آیات کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں واقع ہوئی ہیں۔
۷۱۱	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے لئے نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔	۷۲۱	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصص میں کہ تہانہ نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔
۷۱۲	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے لئے نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔	۷۲۲	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصص میں کہ آپ کی وفات میں ایام کی تاخیر ہوئی۔
۷۱۳	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے لئے نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔	۷۲۴	باب اوس آیت کے بیان میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر میں واقع ہوئی۔
۷۱۴	باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کے لئے نماز پڑھائی گئی وغیرہ۔	۷۳۰	باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مختصص میں کہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّبَّائِكُمْ وَلَكِنَّهُ ابْنُ مَرْثِيٍّ وَابْنُ مَرْثِيٍّ

سعد بن ابی خریز بنویسے کہ لایا بیتات مصطفویہ برائے قیام رسالت حج سوا طبع ہو
دلایل و انواع خصایص ذات خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین علت وجود عالم
آدم نبی الامم رسول العرب العجم صاحب قاب قوسین سید الثقلین خواجه دوسرے اشیر و کبریہ
انبیا مقتدہ انجیش اصفیاء منظر شان لولاک لما حبیب کبریا احمد مجتبی محمد مصطفی
صلوات اللہ علیہ وآلہٖ و آلہٖ الکرام و صحبہ العظام و امست الیالی الایام و موسم بہ

معجزات نبی الوری

ار دو ترجمہ دوم جلد

خصایص کبری

جو مؤلف خاتم الخیرین حجت اللہ فی العالمین امام ہمام شیخ جلال الدین علیہ السلام اور رب الباقی
صحیحہ بی بعد دولت علیہ السلام ملک السلاطین و قوام الملکین کف الامم ظاہر العرب العجم قد
علیہ حضور روز نواب عثمان علیہ السلام و در نظام سابع و در ظلہ اللہ سلطنتہ خادماہ علم
خاک محمد عبد الحمید خان اکبر غنی نظامی متظم حکمہ مقتدری صرف خاص و مشہور خدائے حق
مدوح نے صاف الفاظ میں اصحاب قلبہ صافیہ کے ملاحظہ کیلئے ترتیب دی کہ او برتوق ہوا
مطبوع شمس المطابع حیدرآباد دکن میں بابتہ شمس النجاشی کبریٰ مطبع ہوا



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون معجزات کا ذکر ہے جو پادشاہوں کو
خطوط پہنچتے وقت واقع ہوتے ہیں۔

شیخین نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری اور قیصر
اور نجاشی اور ہر ایک بادشاہ جبار کو لکھا آپ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے تھے یعنی (اسلام
کی دعوت دیتے تھے) اور یہ نجاشی وہ نجاشی نہیں ہے جس پر جنازہ کی نماز آپ نے پڑھی تھی۔

ابن ابی شیبہ نے (مصحف) میں کہا ہے کہ ہمے حاتم بن اسماعیل نے یعقوب سے اور یعقوب نے
جعفر بن عمرو سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرد چار نامور
بادشاہوں کے پاس بھیجے ایک مرد کو کسری کے پاس دو کسری کو قیصر کے پاس تیس کے
مقوقس کے پاس بیجا اور عمرو بن امنیہ کو نجاشی کے پاس بیجا ان بھیجے ہوئے مردوں میں سے
ہر ایک مرد اس قوم کی زبان میں کلام کرتا تھا جس قوم کے پاس وہ بھیجا گیا تھا۔

ابن سعد نے بریدہ اور زہری اور یزید بن رومان اور شعبی سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو ایک گروہ کے پاس بھیجا اور ان لوگوں کو بندگان خدا کی
نصیحت کے واسطے امر فرمایا جس قوم کے پاس وہ لوگ بھیجے گئے تھے ان میں کا ہر ایک
مرد اس قوم کی زبان میں کلام کرتا تھا یہ احوال رسول اللہ صلی وسلم سے ذکر کیا گیا (کہ وہ بھیجے ہوئے

لوگ قوم کی زبان میں کلام کرتے تھے) آپ نے فرمایا کہ عباد اللہ کے امر میں جتنی اللہ تعالیٰ کا عون کے ذمہ واجب تھا یہ امر اس سے اعظم ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو خط بھیجا تھا اسوقت واقع ہوئی ہیں

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے اون کو یہ خبر دی ہے کہ جس مدت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان اور قریش کو مدت دی تھی ہرقل نے ابوسفیان کے پاس کسی کو بھیجا ابوسفیان قریش کے تاجروں کی جماعت میں شام میں تھے یہ قریشی لوگ ہرقل کے پاس آئے اسوقت وہ لوگ ایلیا میں تھے اس نے قریش کو اپنی مجلس میں بلایا اسوقت ہرقل کے اطراف میں روم کے عظیم الشان لوگ تھے۔ پھر ہرقل نے قریش کو اور اپنے ترجمان کو بلایا اور اون سے پوچھا کہ تم لوگوں میں کون شخص اس مرد سے نسب میں زیادہ قریب ہے جو یہ زعم کرتا ہے کہ وہ نبی ہے ابوسفیان نے کہا میں نے کہا میں اس مرد سے نسب میں زیادہ قریب ہوں ہرقل نے اپنے آدمیوں سے کہا ابوسفیان کو میرے نزدیک لاؤ اور اس کے اصحاب کو اس کے قریب کر دو اس کے آدمیوں نے قریشیوں کو ابوسفیان کی پیٹیہ کے پاس بٹھلا دیا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان آدمیوں سے کہہ دو کہ میں یہ بات اس مرد سے پوچھتا ہوں اگر یہ مرد یعنی ابوسفیان مجھے جھوٹ کے تو تم لوگ اسکی تکذیب کیجیو ابوسفیان نے کہا واللہ اگر اس امر کی حیثانہ ہوتی کہ وہ لوگ مجھکو جھوٹا ٹھہرا دیں گے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں جھوٹ کہتا ہرقل نے اول جوابات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجہی تھی کہ تم لوگوں میں اس نبی کا نسب کیونکر ہے میں نے کہا کہ وہ ہم لوگوں میں صاحب نسب ہے۔ اس نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کسی نے اس نبی سے پہلے کبھی یہ بات کہی تھی یعنی (نبوت کا دعویٰ کیا تھا) میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا اس نبی کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ تھا

مینے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا اوس نبی کا اتبلع قوم کے اشراف لوگ کرتے ہیں یا ضعیف
 لوگ مینے کہا ضعیف آدمی اوس کا اتبلع کرتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ لوگ زیادہ
 ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں مینے کہا زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا
 جو لوگ اوس کے دین میں داخل ہوتے ہیں کیا داخل ہوئے کے بعد اوس کے دین سے
 ناخوش ہو کے اوتار میں سے کوئی پہرتا ہے مینے کہا نہیں ہرقل نے پوچھا کہ قبل دعوی
 نبوت کے کیا تم لوگ اوس نبی کو کہ بے مستم کرتے تھے میں نے کہا نہیں۔ ہرقل نے پوچھا
 کیا وہ نبی بیوفائی کرتا ہے مینے کہا نہیں اور مینے کہا کہ ایک مدت ہوئی ہے کہ ہم اوس سے
 بے خیر ہیں ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ اوس مدت میں کیا کرنے والا ہے۔ ابوسفیان نے کہا
 غیر اس کلمہ کے مجھ کو کوئی ایسا کلمہ ممکن نہوا جس میں کچھ شے داخل نہ کروں۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم لوگوں
 نے اوس نبی سے جنگ کی ہے مینے کہا ہاں ہم نے جنگ کی ہے۔ ہرقل نے پوچھا تمہاری
 جنگ خاص اوس کے ساتھ کیونکر تھی مینے کہا کہ ہمارے اور اوس نبی کے درمیان جنگ پانی
 کے ڈول کی مثل تھی کہ ایک بہرے اور اوس کے بعد دوسرا بہرے یعنی کبھی ہم اوپر غالب
 ہوتے تھے اور کبھی وہ ہم پر غالب ہوتا تھا۔ ہرقل نے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم کو امر کرتا تھا
 ابوسفیان نے کہا نبی یہ کہتا ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور اوس کے ساتھ
 کسی شے کو شریک نہ کرو اور تمہارے باپ دادا جو کچھ کہتے ہیں اوسکو ترک کر دو اور بکونماز اور
 زکوٰۃ اور صدق اور عفاف اور صلہ رحمی کے واسطے امر کرتا ہے۔ ہرقل نے یہ باتیں سنکر
 ترجمان سے کہا کہ ابوسفیان سے کہہ دو کہ مینے تجھے اوس نبی کا نسب پوچھا تو نے کہا کہ ہم
 لوگوں میں وہ نبی صاحب نسب ہے حال یہ ہے کہ کل رسول یا نبی اپنی قوم کے نسب میں
 مبعوث کئے جاتے ہیں اور مینے تجھے یہ پوچھا کیا تم لوگوں میں سے کسی شخص نے یہ بات
 کہی ہے کہ میں نبی ہوں تو نے ذکر کیا کہ کسی نے نہیں کہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی نے اوس نبی
 سے پہلے یہ بات کہی ہوتی تو میں ضرور یہ کہتا کہ وہ ایک ایسا مرد ہے جو اوس سے پہلے کسی نے

یہ دعویٰ کیا تھا وہ اسکی پیروی کرتا ہے اور میں نے تجھے یہ پوچھا کیا اس نبی کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ گزرا ہے تو نے کہا نہیں گزرا اگر اس کے باپ دادا میں سے کوئی بادشاہ ہوتا تو میں یہ کہتا کہ یہ ایک ایسا مرد ہے جو اپنے باپ دادا کا ملک چاہتا ہے اور میں نے تجھے یہ پوچھا کیا تم لوگ قبل دعویٰ نبوت کے جھوٹ بولنے کی ہمت اور سپر لگاتے تھے تو نے ذکر کیا کہ تھے کبھی جھوٹ سے اسکو متم نہیں کیا میں یہ پہچانتا ہوں کہ آپ آدمیوں پر جھوٹ نہیں کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس نبی کا اتباع اشراف آدمیوں نے کیا ہے یا ضعیف آدمیوں نے تو نے ذکر کیا کہ ضعیفوں نے اس کا اتباع کیا ہے حال یہ ہے کہ رسولوں کی پیروی کرنے والے ضعیف لوگ ہی ہوتے ہیں اور میں نے تجھے پوچھا کیا وہ لوگ بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں تو نے یہ ذکر کیا کہ وہ لوگ زیادہ ہوتے جاتے ہیں حال یہ ہے ایسا ہی ایمان کا معاملہ ہے یہاں تک کہ پورا ہو جاتا ہے اور میں نے تجھے یہ پوچھا جو آدمی اس کے دین میں داخل ہوتے ہیں کیا داخل ہونے کے بعد اس کے دین سے ناخوش ہو کے پھر جاتے ہیں تو نے یہ ذکر کیا کہ نہیں پرتے ایمان ایسا ہی ہے کہ جبوقت اسکی بشارت دلوں سے مخالفت کرتی ہے تو پھر ایمان نہیں جلتا اور میں نے تجھے پوچھا کیا وہ بے وفائی اور بدعہدی کرتا ہے تو نے کہا نہیں۔ رسول ایسے ہی ہوتے ہیں کہ کسی سے بے وفائی اور بدعہدی نہیں کرتے ہیں اور میں نے تجھے پوچھا وہ نبی کس چیز کے ساتھ تم لوگوں کو امر کرتا ہے تو نے ذکر کیا کہ وہ نبی یہ امر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسکی عبادت کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرو اور تم کو بتوں کی عبادت سے ممانعت کرتا ہے اور تم کو نماز اور صدق اور عفاف کے ساتھ امر کرتا ہے تو جو بات کہتا ہے اگر حق ہے تو میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کا وہ مالک ہو جائیگا۔ مجھکو یہ علم تھا کہ وہ نبی ظہور کرنے والا ہے ولیکن میں یہ گمان نہیں کرتا تھا کہ وہ نبی تم لوگوں میں سے ہوگا اگر مجھکو یہ معلوم ہو جاتا کہ میں اس کے پاس جیڑ دیا جاؤنگا تو میں اسکی ملاقات کے واسطے ضرور شقت اور ڈٹا مارا اگر میں اس نبی کے پاس ہوتا تو اس کے قدم

بہر قتل
شہنشاہ
ان ایک
سے ۱۲

دہوتا ہر قتل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط منگایا جس کے ساتھ وحیہ کو عظیم بصری کے پاس آپ نے بھیجا تھا اوسنے وہ خط ہر قتل کے پاس بھیج دیا تھا ہر قتل نے اوس خط کو پڑھا اوس میں لکھا ایک

یہ لکھا یا یا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی ہر قتل عظیم الروم سلام علی من اتبع الدی الام بعد قاتلی ادحوک بدعا یتہ الاسلام اسلام تسلیم تو یک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الیرسین دیا اہل الکتاب تعالوا الی کلمہ سوار بنینا و بینکم ان لاتعبدا الا اللہ ولا تشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا باننا مسلمون۔

ابوسفیان نے کہا جبکہ ہر قتل نے جو کچھ کہا اور خط پڑھنے سے فارغ ہو گیا اوس کے پاس چیخون کی کثرت ہو گئی اور آدازین بلند ہوئیں یعنی لوگ شور و غل کرنے لگے اور ہم لوگ وہاں سے نکال دے گئے جسوقت ہم نکال دے گئے مینے اپنے دوستوں سے کہا کہ ابن ابی کعبہ کا اہمیت عظیم ہو گیا جو بنی اصف کا بادشاہ اوس سے خوف کرتا ہے یہ امور دیکھ کر میں ہمیشہ یقین کرتا تھا کہ آپ غلب کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں اسلام کو داخل کیا ابن ناطور صاحب ایلیا اور ہر قتل نصاریٰ شام کے پیشوا اور بادشاہ تھے ابن ناطور یہ کہتا تھا کہ ہر قتل جسوقت ایلیا میں آیا خبیث انفس ہو گیا بعض بطریقوں نے کہا کہ ہم تیری ہیئت کو منکر پاتے ہیں ابن ناطور نے کہا ہر قتل بخوبی تھا ستاروں میں غور کیا کرتا تھا جسوقت بطریقوں نے اوس سے احوال پوچھا تو اوس نے یہ کہا کہ آجکی رات جسوقت مینے ستاروں میں غور کیا تو ملک ختان کو مینے دیکھا کہ اوس نے ظہور کیا ہے یہ بتلاؤ اس اُمت میں سے کون لوگ خفتہ کرتے ہیں اور ہونے لگے کہا کوئی خفتہ نہیں کرتا ہے مگر یہود لوگ یہود کی شان سے تو غلگین نہ ہوا اور تو اپنے ملک کے شہروں کی طرف لکھہ بھیج کہ یہود میں سے جو لوگ ہوں اون کو تیرے ملک کے لوگ قتل کر ڈالیں اوس درمیان کہ وہ لوگ اپنے امر پر تے ہر قتل کے پاس ایک مرد لایا گیا ملک غسان نے اسکو بھیجا تھا ملک غسان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے ہر قتل کو خبر دی تھی جبکہ ہر قتل نے اوس مرد سے خبر پوچھی آدمیوں سے یہ کہا کہ اسکو لے جاؤ اور دیکھو کیا یہ خفتہ کیا ہوا ہے یا خفتہ کیا

نہیں ہے لوگوں نے اوسکو دیکھا اور ہرقل سے کہا کہ یہ مرد ختنہ کیا ہوا ہے اور اوس مرد سے عرب کا احوال پوچھا اوس نے کہا کہ عرب کے لوگ ختنہ کرتے ہیں ہرقل نے سنکر کہا کہ یہ شخص اس امت کا بادشاہ ہے جو ظاہر ہوا ہے ہرقل نے اپنے اوس وزیر کو لکھا جو رومیہ میں تھا اور علم میں ہرقل کا نظیر تھا اور ہرقل محض کی طرف چلا گیا ہرقل نے محض کا قصد نہیں کیا یہاں تک کہ اوس کے وزیر کا خط آگیا ہرقل کے وزیر نے اوس کی رائے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور میں موافقت کی اور اوس نے یہ لکھا کہ آپ نبی ہیں ہرقل نے عظماء روم کو اپنے اوس قصر میں جو محض میں تھا آنے کے واسطے حکم دیا پھر اوس نے اوس قصر کے دروازے بند کر دے پھر وہ اوس قصر پر چڑھا اور عظماء روم سے اوس نے خطاب کر کے پوچھا ہے جماعت اہل روم کیا تم کو ظلم حاد و ارشاد اور اس امر میں رغبت ہے کہ تمہارا ملک قائم رہے تم اس نبی سے بیعت کر لو یہ سنکر عظماء روم اس طور سے دروازوں کی طرف بھاگے جیسے جنگلی گدھے بھاگتے ہیں۔ دروازوں کو ادھون نے بند پایا جبکہ ہرقل نے اون لوگوں کی نفرت دیکھی اور اونکے ایمان لانے سے مایوس ہوا تو آدمیوں سے یہ کہا کہ ان کو میرے پاس پیر کے لاؤ جب وہ ہرقل کے پاس پلٹے آئے تو اون سے ہرقل نے کہا کہ میں تم سے ایسی جو بات کہی تھی میں تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تم لوگ اپنے دین میں کتنے شدید ہو میں نے دیکھ لیا ہرقل کی یہ بات سنکر سب نے اوسکو سجدہ کیا اور اوس سے سب راضی ہو گئے یہ واقعہ ہرقل کی آخر شان تھی۔

یہی نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان شلم کی طرف تجارت کے واسطے گئے قمیصر نے ابوسفیان کے پاس اپنا آدمی بھیجا اور ابوسفیان سے کہا کہ اس مرد نے جو تم لوگوں میں خروج کیا ہے مجھ کو اوسکی خبر دو کیا ہمارا وہ مرد تم لوگوں پر غالب آتا ہے ابوسفیان نے کہا کہ اوس مرد نے ہم لوگوں پر ہرگز غلبہ نہیں کیا مگر اوسوقت غلبہ کیا ہو کہ میں غائب رہا ہوں۔ قمیصر نے ابوسفیان سے پوچھا کیا تم اوس مرد کو صادق گمان کرتے ہو یا کاذب ابوسفیان نے کہا بلکہ وہ مرد کاذب ہے۔ ہرقل نے سنے ابوسفیان سے کہا یہ بات نہ کہو

اس لئے کہ کذب ایسی شے ہے کہ اوس سے کوئی شخص غلبہ نہیں پاتا ہے اگر تم لوگوں میں نبی ہے تو تم اوس کو قتل نہ کیجو زیادہ ایسا فعل کرنے والے یہود لوگ ہیں یعنی انبیا کو قتل کرنا یہود کا فعل ہے۔

آپ نعیم نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابوسفیان نے کہا ہے کہ وہ پہلا دن جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ کو رعب ہوا البتہ وہ دن بڑا تھا اوس دن قیصر نے اپنے ملک اور اپنی سلطنت اور اپنی بارگاہ میں جو کچھ کہا وہ کہا میں قیصر کے پاس ایسے حال میں حاضر ہوا تھا کہ اوسکی پیشانی سے پسینا ٹپک رہا تھا اوسکی یہ حالت اوس صحیفہ کی وجہ سے تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو لکھا تھا قیصر کی یہ حالت دیکھ کر میں ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے خوف زدہ رہتا تھا یہاں تک کہ میں مسلمان ہو گیا۔

بہیقی نے ابن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے زہری نے حدیث کی ہے زہری نے کہا ہے مجھے نصاریٰ کے ایک اوس پیشوا نے جس نے اوس زمانہ کو پایا تھا جبکہ وحیہ بن خلیفہ ہرقل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لائے اوس خط میں یہ لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ اے ہرقل عظیم الروم سلام

علی من ارجع الہدی اما بعد فاسلم تسلم تو تک اللہ اجرک مرتین فان ابیت فان اثم الاکابرین علیک جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہرقل کے پاس پہونچ گیا اور ہرقل نے اوسکو پڑھ لیا اوس نے اوسکو لیکر اپنی ران اور کمر کے درمیان رکھ لیا پھر ہرقل نے ایک مرد کو جو اہل رومیہ میں سے تھا اور عبرانی زبان سے جو کچھ وہ پڑھتا تھا غیر اوس کا نہیں پڑھ سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جو خط اور قاصد ہرقل کے پاس آیا تھا اوسکی حقیقت اوسکو لکھی اوس مرد نے ہرقل کو لکھا کہ یہ یہی ہے جسکا انتظار کیا جاتا ہے اس میں شک نہیں ہے تو اوس نبی کا اتباع کر لے ہرقل نے غظائے روم کو حکم دیا وہ اوس کے ملک کے قصر میں جمع ہوئے۔ پھر ہرقل نے حکم دیا اوس کے دروازے

بند کر دئے گئے اور ہر قتل اپنے بالا خانہ پر ایسے حال میں چڑھا کر اون غلامے رحم
خائف تھا پہراوس نے اون سے خطاب کر کے کہا اے جماعت روم میرے پاس احمد کا
ایک خط آیا ہے واٹھ احمد وہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کرتے تھے اور اوس کا ذکر ہم اپنی کتاب
میں پاتے تھے ہم اوسکی نشانیں اون اور اوسکے زمانہ ظہور سے پہچانتے ہیں تم لوگ اسلام
قبول کر لو اور اوس کا اتباع کرو تمہاری آخرت اور دنیا تمہارے لئے سلامتی ہوگی۔ اون
غلام نے ہر قتل کی یہ باتیں سن کر اچکا کر لیا اور نفرت اور غضب سے کلام کیا اور قصر کے
دروازوں کی طرف دوڑے قصر کے دروازوں کو اپنے اس طرف بند پایا ہر قتل نے اونے
خوف کیا اور آدمیوں سے کہا کہ ان کو میرے پاس بلٹا کے لے آؤ لوگ اون غلامے روم
کو ہر قتل کی طرف پہیر لائے جب وہ آئے تو ہر قتل نے کہا اے جماعت روم میں نے
تم لوگوں سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ ان باتوں سے تمکو میں کو بچہ دیتا تھا تاکہ میں
دیکھوں کہ تمہاری صلاحیت تمہارے دین میں کیونکر ہے میں تمہاری وہ حالت دین میں
دیکھی جس نے مجھے مسرور کیا ہر قتل کی یہ گفتگو سن کر وہ سب سجدہ میں گرے پھر انکے واسطے
قصر کے دروازے کھول دئے گئے اور وہ سب نکل کے چلے گئے۔

بنو راور ابو نعیم نے وصیتہ الکلبی سے روایت کی ہے وحید نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ کو قیصر صاحب روم کے پاس خط دیکر بھیجا میں نے قیصر کے پاس داخل ہونے کے واسطے
اجازت چاہی میں نے قیصر کے آدمیوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد
کیواسطے اجازت چاہو کوئی آدمی قیصر کے پاس گیا اور اوس سے یہ کہا گیا کہ دروازہ
ایک مرد حاضر ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ کا قاصد ہے اس بات کو سن کر سب
اٹھ گئے اور قیصر نے کہا کہ اوس قاصد کو داخل ہونے دو میں قیصر کے پاس داخل ہوا
اور وقت قیصر کے پاس قیصر کے بطریق لوگ تھے میں نے وہ خط قیصر کو دے دیا وہ خط قیصر کے سامنے
پڑ گیا یا ایک اس خط میں یہ لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صاحب الروم قیصر کا ہتھیار جو سرخ رنگ اور کبود چشم اور زرد ہشت موتھا اوس نے غصہ اور نفرت سے باتیں کیں اور کہا کہ آج کے دن اس خط کو تو نہ پڑھ اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خط میں اپنے نفس سے ابتداء کی ہے یعنی (اپنے آپ کو تجھے تحریر میں مقدم ذکر کیا ہے اور تیرا نام آخر میں لکھا ہے) اور تجھ کو صاحب الروم لکھا ہے وہیہ نے کہا قیصر نے اوس خط کو پڑھا بیان تک کہ وہ اوس سے فارغ ہو گیا یہ قیصر نے اہل مجلس کو حکم دیا وہ لوگ اوس کے پاس سے نکل کے چلے گئے یہ قیصر نے میرے پاس آدمی بھیجا میں اوس کے پاس داخل ہوا اُس نے مجھے پوچھا میں نے اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے خبر دی قیصر نے اسقف کے پاس آدمی بھیجا وہ قیصر کے پاس آیا اسقف اہل روم کا صاحب امر تھا اوس کے قول اور رائے سے لوگ نہیں پھرتے تھے جبکہ اوس نے وہ خط پڑھا کہا واللہ یہ وہی نبی ہے جسکی بشارت عیسیٰ بن مریم اور موسیٰ علیہما السلام نے ہم کو دی ہے یہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تھے قیصر نے اسقف سے پوچھا تو مجھ کو کیا امر کرتا ہے میں کیا کروں اسقف نے کہا مجھے جو تو پوچھتا ہے تو میں اوس نبی کی تصدیق کرنے والا اور اسکا اتباع کرنے والا ہوں قیصر نے اسقف سے کہا کہ میں بھی جانتا ہوں کہ وہ نبی ایسا ہی ہے کہ اوسکی تصدیق اور اس کا اتباع کیا جائے ولیکن مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ میں ہوس کا اتباع کر سکوں اگر میں یہ فعل کروں گا تو میرا ملک جاتا رہے گا اور اہل روم مجھ کو قتل کر ڈالیں گے یہ قیصر نے کوئی آدمی اس لئے بھیجا کہ اہل عرب میں سے کسی مرد کو ڈھونڈیں اوس زمانہ میں ابوسفیان روم میں تجارت کے لئے آئے تھے قیصر کا آدمی ابوسفیان کو لایا اور قیصر کے پاس انکو داخل کیا قیصر نے ابوسفیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پوچھے اور کہا کہ وہ مرد جو تمہاری سر زمین میں پیدا ہوا ہے اوس کے احوال سے مجھ کو تم خبر دو کہ وہ کون ہے ابوسفیان نے کہا وہ ایک نوجوان مرد ہے قیصر نے پوچھا

اوس کا حسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ ہم لوگوں میں صاحب حسب ہے اور سپر کسی
 شخص کو فضیلت نہیں دی جاتی قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا اوس کے
 پیرو اور تابعین کون لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا نو عمر اور کم دھڑ لوگ ہیں قیصر نے کہا یہ نبوت
 کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے کہ جو لوگ تم لوگوں میں سے نکل کر اوس کے
 پاس جاتے ہیں وہ پرتھاری طرٹ پلٹ کے آتے ہیں ابوسفیان نے کہا نہیں بلکہ میں
 قیصر نے کہا کہ یہ نبوت کی نشانی ہے قیصر نے پوچھا جو آدمی اوس کے اصحاب میں سے نہ ہو
 پاس آتا ہے کیا وہ اوس کے پاس پلٹ کے جاتا ہے ابوسفیان نے کہا ہاں پلٹ کے
 جاتا ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے۔ قیصر نے پوچھا جو وقت وہ اوس کے اصحاب
 جنگ کرتے ہیں کیا کبھی جنگ سے وہ ہرجاتا ہے ابوسفیان نے کہا ہاں کبھی ایسا ہی ہوتا
 ہے قیصر نے کہا یہ نبوت کی نشانی ہے وحیہ نے کہا پھر قیصر نے مجھ کو بلایا اور کہا اگر اپنے
 صاحب کو یہ بات پہنچا دو کہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کی ہیں ولکن میں اپنا ملک نہیں چھوڑ
 سکتا پھر قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خط لیا اور اوس کو اپنے سر پر رکھا
 پھر اوس کو پوس دیا اور دیا اور حریر میں اوس کو لپیٹا اور جامہ دان میں رکھ دیا اور اسقف
 جو تھا اوس کی شان یہ تھی کہ یکشنبہ کے روز نصاریٰ ہمیشہ اوس کے پاس جمع ہوا کرتے تھے
 وہ نصاریٰ کی طرف نکل کر آتا اور اونکو وعظ اور نصیحت کرتا اور اونکے سامنے قصص بیان کرتا
 تھا پھر وہ اپنی جگہ میں داخل ہو جاتا تھا اور یکشنبہ کے دن تک بیٹھا رہتا تھا وحیہ نے کہا ان
 اوس کے پاس جاتا تھا اور وہ مجھے پوچھا کرتا تھا جبکہ یوم یکشنبہ آیا نصاریٰ نے اوس کا انتظار
 کیا کہ اونکے پاس نکل کر آدینگا وہ نہیں نکلا اور اون سے مرض کا حیلہ کیا اور ایسا حیلہ اکثر کیا
 یہاں تک کہ آخر اس امر کا یہ ہوا کہ نصاریٰ لوگ حاضر ہوئے مگر اوس کے پاس کسی کو بھیجا کر کہا
 بھیجا کہ مجھ کو ضرور نکلنا چاہیے اگر تو نہ نکلے گا تو ہم تیرے پاس غزوہ داخل ہونگے اس لئے
 کہ جیسے یہ مرد عربی آیا ہے ہم تیری حالت بدلی ہوئی پاتے ہیں اسقف نے میرے پاس

ایک آدمی بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تم اپنے صاحب کے پاس جاؤ اور اون کو میرا سلام کہدو اور یہ خبر کرو کہ میں یہ شہادت دیتا ہوں لا الہ الا اللہ و انہ رسول اللہ پر اسقف نصاریٰ کے پاس نکل کر آیا نصاریٰ نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

ابو نعیم نے ابوسفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر قتل نے بطریقون اور اشراف نصاریٰ کو جمع اور وہ ایک ایسی بلند جگہ میں بیٹھا کہ نصاریٰ اوس پر قدرت نہ پاسکین پہ اوس نے کہنے کیواسطے حکم دیا اوس کے دروازے بند کر دے گئے پہر اوس نے نصاریٰ کے سامنے خطبہ پڑھا اور کہا کہ یہ وہ نبی ہے جسکی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمکو دی ہے تم اس نبی کا اتباع کرو اور اوس پر ایمان لاؤ اون سب نے ایک کر کے غصہ اور انکار کیا پہر وہ کہنے میں دوڑنے لگے اوس کو بند پایا ہر قتل تک اونکا ہاتھ نہیں پہونچا جبکہ ہر قتل نے اون کی یہ حالت دیکھی تو اون سے کہا تم سب لوگ بیٹھ جاؤ میں تمہارے آزمائش کا ارادہ کیا تھا اور جسکو یہ ڈرتا کہ تم لوگوں کو تمہارے دین میں کوئی فریب دیکر بہرہ و یگا تمہاری جو حالت میں دین میں دیکھی اوس نے مجھکو سہر کیا ہر قتل کے قاضی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے نصاریٰ نے اوسکو پکڑا اور اوسکو مارنے لگے اور دانتوں سے اوسکو کاٹنے لگے یہاں تک کہ نصاریٰ نے اوسکو مار ڈالا۔

سعید بن منصور نے عبد اللہ بن شداد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب روم کو لکھا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں جبکہ یہ خط ہر قتل کے پاس آیا اوس نے اسکو پڑھا اوس کا بہائی کٹرا ہو گیا اور اوس نے کہا کہ میں خط کو نہ پڑھتا تھا پہلے انبی ذات سے اس میں ابتدا کی ہے (یعنی اپنا نام پہلے اور تیرا نام اوس کے بعد لکھا ہے) اور مجھکو بادشاہ بنخین لکھا تھا مجھکو صاحب روم گردانا ہر قتل نے کہا اگر یہ امر ہے کہ اس کے کہنے والے نے اپنے نفس سے ابتدا کی ہے سو کہنے والا

وہی ہے جس نے مجھے لکھا ہے اور اگر میرا نام صاحب الروم کہا ہے تو میں صاحب الروم ہوں اہل روم کا کوئی صاحب میرے سوا نہیں ہے ہر قتل کتاب پڑھنے لگا اور اوسکی پیشانی سے اوس خط کے کرب سے عرق ٹپک رہا تھا اوس وقت ہر قتل سردی کے سخت موسم میں تھا ہر قتل نے پوچھا اس مرد کو کون شخص پہچانتا ہے کسی کو ابوسفیان کے پاس بھیجا اور ابوسفیان سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ابوسفیان نے کہا ہاں میں پہچانتا ہوں ہر قتل نے پوچھا تم کو کون میں اوس کا نسب کیا ہے ابوسفیان نے کہا وہ نسب میں ہم لوگوں میں اوسط ہے ہر قتل نے پوچھا تمہارے قریب میں اوس کا گھر کہاں ہے ابوسفیان نے کہا ہمارے قریب کے وسط میں ہے ہر قتل نے کہا کہ یہ امور اوس کے آیات نبوت سے ہیں اور باقی حدیث آگے کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور اسمین استغفرتے قتل کا ذکر ہے۔

سعید بن منصور نے ابن المہدی سے روایت کی ہے کہاب ہے جبکہ قیصر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط پڑھا یہ کہا کہ یہ وہ خط ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے بعد بیٹے ایسا خط نہیں سنا۔ قیصر نے ابوسفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو بلایا اور دونوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حالات پوچھے دونوں نے قیصر کو آپ کے احوال سے خبر دی قیصر نے کہا کہ میرے قدموں کے تحت میں جو ملک ہے وہ ضرور اوس کا مالک ہوگا۔

ابونعیم نے دمشق میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہاب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ ایسا کون شخص ہے جو میرا خط طاغیر روم کی طرف لیاوے اوس کے واسطے جنت ہے انصار میں سے ایک مرد کٹرا ہو گیا اور جس کا نام عبید اللہ بن عبدالحق تھا کہا کہ میں حاضر ہوں وہ مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکر گیا یہاں تک کہ طاغی تک پہنچا اور اوس مرد انصاری نے کہا رسول رب العالمین کا میں رسول ہوں طاغی روم نے اوس مرد کو اذن دیا وہ اوس کے پاس داخل ہوا طاغیتہ الروم نے پہچان لیا کہ وہ

مرد مرحق کو بنی مرسل کے پاس سے لایا ہے اوس مرد انصاری نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا
خط قصیر کے سامنے پیش کیا اوس نے اہل روم کو اپنے پاس جمع کیا پھر اوس خط کو اس کے
سامنے پیش کیا جو شے وہ مرد لایا تھا اونہوں نے اوس سے کراہت کی اور اہل روم میں
سے ایک مرد آپ کے اوس خط پر ایمان لے آیا۔ ایمان لانے کے وقت قتل کر دیا گیا پھر وہ
انصاری مرد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پلٹ کے آیا اور اوس نے قیصر اور اوس
مرد کے واقعہ سے جو قتل کیا گیا تھا آپ کو خبر کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ اوس
مقتول کو اللہ تعالیٰ امت واحدہ مبعوث کرے گا۔

ابن عساکر نے وجہ انکلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے خط کے ساتھ بادشاہ روم کے پاس بھجوا دیا بادشاہ روم اس وقت دمشق میں تھا۔
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اوس کو دے دیا اوس نے اپنی انگشتری اوتار کے جس شے
پر مٹیا ہوا تھا اوس کے نیچے رکھ دی پھر اوس نے یکارا بطریق اور اوس کی قوم کے لوگ جمع ہو گئے
بادشاہ روم کے واسطے ٹکے دوہرے کر کے گئے وہ اونپر کھڑا ہوا اہل فارس اور اہل روم
ایسے تکیوں پر کھڑے ہوتے تھے اون کے منبر پر تھے پھر اوس نے اپنے اصحاب کو خطبہ سنلایا
اور یہ کہا کہ یہ خط اوس بنی کا ہے جسکی بشارت ہم کو مسیح علیہ السلام نے دی ہے جو اسمعیل بن
ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہے اہل روم نے سن کر غصہ کے طور پر عقد کیا اور نفرت کی
بادشاہ نے اون کا یہ احوال دیکھ کر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ ٹھیر جاؤ پھر اون سے کہا کہ میں
تمہاری آزمائش کرتا تھا کہ تمہاری نصرت نصرتیہ کے واسطے کیونکر ہے وجہ نے کہا بادشاہ
روم نے دیکھ کر دن کسی کو میرے پاس مخفی طور سے بھیجا اور مجھ کو ایک ایسے عظیم مکان
میں داخل کیا جس میں تین سو تیرا تصویریں تھیں بیکایک بیٹھے دیکھا کہ وہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی
تصویریں ہیں اوس نے مجھے پوچھا کہ ان انبیاء کی تصویریں میں سے تم دیکھو تمہارا صاحب
کہان ہے بیٹے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر دیکھی ایسا پایا گیا آپ بائیں کر رہے ہیں بیٹے

کہا یہ ہے اوس نے کہا تم نے سچ کہا اوس نے پوچھا آپکی دہن طرف کس شخص کی صورت ہوئی ہے کہا آپکی قوم میں سے ایک مرد ہے جسکا نام ابو بکر ہے اوس نے پوچھا آپ کے بائیں طرف کون شخص ہے میں نے کہا آپکی قوم میں سے ایک مرد ہے جسکا نام عمر ہے اوس نے کہا سو ہم کتاب میں یہ پاتے ہیں کہ آپ کے ان دونوں دوستوں سے اللہ تعالیٰ اس دین کو پورا کرے گا وحیہ نے کہا جبکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کو اس واقعہ سے خبر کی آپ نے فرمایا کہ پادشاہ روم نے سچ کہا ابو بکر اور عمر کے سبب اللہ تعالیٰ اس دین کو میرے بعد پورا کرے گا اور فتح دے گا۔

بہیقی اور ابو نعیم نے ابی امامۃ الباہلی سے روایت کی ہے اوہنوں نے ہشام بن العاص سے روایت کی ہے کہ یہ ہے کہ میں اور ایک مرد فریسی ابو بکر الصدیق کے زمانہ میں ہرقل صاحب الروم کے پاس بھیجا گیا ہم اوس کو اسلام کی طرف بلاتے تھے اپنی جگہ سے ہم نکل کے گئے یہاں تک کہ ہم غوطہ تک یعنی دمشق تک آئے اور حبیلہ بن الایم غسانی کے پاس اترے اور ہم اوس کے پاس داخل ہوئے لیکانیک پہننے دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اوسنے ہمارے پاس اپنے ایک قاصد کو بھیج دیا کہ ہم اوس سے کلام کریں پہننے کہا واللہ ہم قاصد سے کلام نہ کریں گے ہم پادشاہ کے پاس بھیجے گئے ہیں اگر وہ ہم کو اذن دے گا تو ہم اوس سے کلام کریں گے ورنہ ہم قاصد سے کلام نہ کریں گے وہ قاصد اوس کے پاس پہنٹ کے گیا اھا اوسکو ہماری اس گفتگو سے خبر کی اوس نے ہم کو اذن دیا اوس سے ہشام نے گفتگو کی اور اوسکو اسلام کی طرف بلایا لیکانیک پہننے دیکھا کہ اس کے جسم پر سیاہ کپڑے ہیں ہشام نے اوس سے پوچھا کہ یہ سیاہ لباس تیرے جسم پر کیسا ہے اوس نے کہا کہ میں نے اس لباس کو پہنا ہے اور اس کے ساتھ ہی میں نے یہ حلفت کیا ہے کہ میں اس لباس کو نہ اتاروں گا یہاں تک کہ نکو شام سے نکال دوں گا پہننے اوس سے کہا واللہ تیرے یہ بیٹھے کی جاے جو ہے ہم اوسکو ضرور تجھ سے لے لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک اعظم کو لے لیں گے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو اسکی خبر دی ہے اوسنے کہا کہ تم لوگ وہ نہیں ہو کہ یہ ملک لوگ جو لوگ اس ملک کو لیں گے وہ

وہ قوم ہے جو دن میں روزہ رکھے گی اور رات میں افطار کرے گی تمہارا روزہ کیونکر
ہوتا ہے جتنے اوس کو خبر کی سکر اوس کا چہرہ سیاہی سے بہر گیا اور ہمے کہا تم اٹھ جاؤ اور
ہم رے ساتھ اوس نے ایک قاصد کو بادشاہ کے پاس بھیجا ہم ملک روم کے پاس یہ
حال میں داخل ہوئے کہ اپنی سواریوں پر سوار تھے اور ہم اپنی تلواریں اپنے گلے میں
ڈالے ہوئے تھے یہاں تک کہ بادشاہ روم بے غوفہ تک ہم پہنچے اور ہم نے اوس
غوفہ کی جڑ میں اپنے اونٹ بٹھا دئے اور وہ ہماری طرف دیکھ رہا تھا جتنے لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہا وہ غوفہ اس آواز سے شق ہو گیا یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا گویا انگور یا کھجور
خوشہ کی ایسی خالی شاخیں ہیں جن کو ہوا ہلاتی ہے یہ صورت غوفہ کے منہم ہونے اور
ویرانی کی حالت تشبیہاً ہے) پھر ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے کہا کہ اگر تم
لوگ اپنے آپس میں جس طور سے تحیہ کرتے ہو اگر میرے ساتھ تحیہ کرتے تو تمہارا ضرر نہ تھا
ہم نے اوس سے السلام علیک کہا اوس نے پوچھا تم اپنے بادشاہ کو کیونکر سلام کرتے ہو ہم نے کہا اسی
کلمے سلام کرتے ہیں اوس نے پوچھا تمہارا بادشاہ سلام کا جواب کیونکر دیتا ہے ہم نے کہا اسی
کلمے سے جواب دیتا ہے اوس نے پوچھا تمہارا اعظم کلام کیا ہے ہم نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ہے جبکہ ہم نے یہ کلمہ کہا تو غوفہ شق ہو گیا یہاں تک کہ بادشاہ روم نے غوفہ کی طرف سر ہٹا
دیکھا اوس نے پوچھا تم نے جو یہ کلمہ کہا غوفہ اس سے شق ہو گیا جسوقت تم لوگ اپنے گہرین یہ کلمہ
کہتے تو کیا تمہارے مکانات تم پر گر پڑتے ہیں ہم نے کہا ایسا نہیں
ہوتا ہے ہم نے مکانون کو اس کلمہ سے شق ہوتے ہوئے ہرگز نہیں دیکھا
مگر تیرے پاس اوس نے کہا کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ جسوقت تم لوگ
یہ کلمہ کہو تو ہر ایک شے شق ہو کے پتھر گر پڑے اور میں اپنے نصف ملک سے خارج ہو جاؤں
ہم نے اوس سے پوچھا تو یہ کس واسطے چاہتا ہے اوس نے کہا یہ امر زیادہ آسان اوس کلمہ کی شان کے
واسطے اور زیادہ لائق اس لئے ہو کہ یہ کلمہ امر نبوت سے نہ ہو اور یہ کلمہ آدمیوں کی جلد سے نہ ہو

آدمیوں کے حیلہ کو میں نصف ملک چھڑ کر دفع کر سکون گا اور اگر امر نبوت سے ایسا امر ہوگا کہ
 کلمہ لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ہر چیز شوق ہو جائے گی تو میں کیا کر سکون گا (پہر اوس نے جس
 کا ارادہ کیا ہے پوچھا ہے اوسکو خبر کی بہر اوس نے پوچھا تم لوگوں کی نماز اور روزہ کیونکر ہے
 ہے اوسکو خبر کی اوس نے ہے کہا تم لوگ اب برخاست کر دو ہم اوٹھ کھڑے ہوئے اوس نے
 ہمارے واسطے ایک اچھی اور ترے کی جگہ اور کثیر کمانے پینے کی اشیاء جو مہمانوں کو کسلائی
 جاوین اون کے واسطے حکم دیا ہم لوگ تین دن ٹھہرے رہے پہر اوس نے رات میں ہمارے
 پاس اپنا آدمی بھیجا ہم اوس کے پاس داخل ہوئے اوس نے ہم سے ہمارے قول کا اعادہ
 چاہا ہے جو کچھ اوس سے بیان کیا تھا اوس کا اعادہ کیا پہر اوس نے ایک ایسی شے
 منگائی کہ عظیم بٹارے یا صندوق کی ہیئت پر تھی جس پر طلائی کار تھا اور اوس میں چھوٹے چھوٹے
 خانے تھے اور ان خانوں پر دروازے تھے اوس نے ایک گہرا دروازے کے قفل کو کھولا اور ایک
 سیاہ حریر نکالا اور اوسکو پہلایا ایک ایک اوس حریر میں ایک سرخ تصویر دیکھی گئی اوس میں ایک
 ایسا مرد موجود پایا گیا جسکی دونوں آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور دونوں کان بڑے بڑے تھے اوسکی
 گردن اس قدر لانی تھی کہ میں نے اوس کے طول کی مثل نہیں دیکھا اور ایک ایک میں دیکھا کہ اوس میں
 کی ڈاڑھی نہیں ہے اور ایک ایک اوس کے دو خفیرے دیکھے اللہ تعالیٰ نے جو مخلوق پیدا
 کی ہے اوس سے وہ حسن تھا اوس نے ہے پوچھا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے ہو ہے
 کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہے اونکو دیکھا کہ بہ نسبت
 اور آدمیوں کے اون کے بال اکثر تھے پہر اوس نے ہمارے واسطے دوسرا دروازہ کھولا اور
 اوس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک میں اوس میں ایک سفید تصویر موجود پائی اور
 میں نے دیکھا کہ اوس کے بال گونگے یا لہے ہیں اور اوسکی دونوں آنکھیں سرخ ہیں اور اوس کا
 سر بڑا ہے اور ڈاڑھی خوبصورت ہے اوس نے ہے پوچھا کیا تم لوگ اس شخص کو پہچانتے
 ہو ہے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پہر اوس نے

دوسرا دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک ہننے ایک ایسے مرد کی تصویر دیکھی جو نہایت گورا تھا اور اسکی آنکھیں خوبصورت کشادہ پیشانی کشیدہ رخسار سفید ڈاڑھی تھی اس کی ایسی شان تھی گویا وہ تیسرے کمرہ سے اسنے سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہننے کہا ہم نہیں پہچانتے اس نے کہا یہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر اس نے ایک دوسرا دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک ہننے اس میں ایک گوری صورت موجود پائی ہننے دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس نے ہننے سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہننے کہا بیشک ہم پہچانتے ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں وہ کہنے لگے کہ ظور پر کھڑا ہوا ہے وہ بیٹھ گیا اور اس نے کہا واللہ وہ ضرور وہی ہے ہننے کہا بیشک وہ ضرور وہی ہے وہ تھوڑی دیر ٹھہرا رہا پھر اس نے کہا تم لوگ سنو میں نے جو خانہ کہولا وہ آخر خانہ تھا لیکن میں نے تمہارے لئے اس کے کہنے میں عجالت کی تاکہ جو شے تمہارے پاس ہے میں اسکو دیکھوں (یعنی محمد پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویر تمہارے ہی بنی کی ہے یا تمہارے نبی کی صورت اس تصویر سے ملتا ہے۔)

پھر اس نے ایک اور دروازہ کہولا اور اس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا لیکا ایک اوس میں ایک ایسی صورت موجود تھی کہ گندمی رنگ اور رنگ میں سیاہی تھی اور لیکا ایک ایک ایسا مرد نظر آیا جس کے پیچیدہ کہو نگہاے چھوٹے چھوٹے بال تھے اور اسکی آنکھیں بیٹھی ہوئی تھیں اور تیز نظر تھا اور منہ بنا ہے ہوئے تھا اس کے دانت اس طور سے تھے کہ ایک دانت دوسرے دانت پر تھا اس کا ہونٹ سکڑا ہوا تھا گویا وہ غضبناک تھا اس نے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہننے کہا ہم نہیں پہچانتے اس نے کہا یہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور انکے پہلو میں ایک تصویر تھی جو اون کے مشابہ تھی مگر اس صورت کی ایسی شان تھی کہ سر میں چکنان تھا جیسے تیل ڈالا ہوا اور چوڑی پیشانی تھی اس کی دونوں آنکھوں میں ایسی کچی تھی جنکی سیاہی ناک کی طرف پہلی ہوئی تھی اس نے ہننے سے پوچھا کیا تم

اس مرد کو پہچانتے ہوئے کہ ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر
اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمین ایک
ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گندم گون تھا اور اوس کے سر کے بال نلکے ہوئے تھے اور میانہ قدر
تھا گو یا وہ غضبناک تھا اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے
اسنے کہا یہ لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا ایک ایک اوسمین
ایک ایسے مرد کی صورت نظر آئی جو گورا تھا اور اوس کے رنگ میں سرخی ملی ہوئی تھی اوس کی
ناک بلند تھی اوس کے دونوں رخساروں پر گوشت کہ تھا خوبصورت چہرہ تھا اوس نے ہم سے
پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ اسحاق علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہیں بہر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک
اوسمین ایک ایسی صورت موجود دیکھی گئی جو اسحاق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہ تھی
مگر اتنا فرق تھا اوس کے ہونٹ پر ایک تل تھا اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے
ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر اوس نے
ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمین سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک اوسمین ایک گورے
خوبصورت مرد کی صورت تھی اور اوس کی ناک بلند تھی اوس کا قد خوبصورت تھا اوس کے
چہرہ پر نور بلند ہوا تھا اور اوس کے چہرہ سے خشوع پھانا جاتا تھا اور اوس کے چہرہ میں سرخی
غالب تھی اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے
کہا یہ اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تمہارے نبی کے دادا ہیں۔ بہر اوس نے ایک اور دروازہ
کھولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمین ایک روشن صورت تھی گو یا وہ
آدم علیہ السلام کی صورت تھی گو یا اوس کا چہرہ آفتاب تھا اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد
کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں بہر
اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوسمین سے ایک سفید حریر نکالا ایک ایک اوسمین ایک

ایسے مرد کی صورت موجود نظر آئی جو سرخ رنگ تھا اس کی پینڈ لیمین پتلی پتلی تھیں اور دونوں آنکھیں چھوٹی چھوٹی تھیں بڑا سپٹ تھا اور میانہ قدر تھا اور اس کے گلے میں تلوار بڑی ہوئی تھی اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور ایک سفید حریر نکالا اوس میں ایک ایسے مرد کی صورت تھی جس کے چوتھڑے بڑے تھے اور پاؤں لائے لائے تھے اور وہ گھوڑے پر سوار تھا اوس نے پوچھا کیا تم اس مرد کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر اوس نے ایک اور دروازہ کھولا اور اوس میں سے ایک سیاہ حریر نکالا ایک ایک اوس میں ایک گوری صورت تھی ایک ایسا مرد جوان تھا کہ جبکی ڈاڑھی نہایت سیاہ تھی اور بال کثرت سے تھے اور چہرہ خوبصورت تھا اوس نے ہم سے پوچھا کیا تم اس کو پہچانتے ہو ہم نے کہا ہم نہیں پہچانتے اوس نے کہا یہ ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم نے اوس سے پوچھا یہ صورتیں تمہارے پاس کہاں سے آئی ہیں اس لئے کہ ہم جانتے ہیں کہ یہ صورتیں اوس حالت پر ہیں جس حالت پر انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صورتیں بنائی گئی ہیں اس لئے کہ ہم نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت آپ کی مثل دیکھی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی کل انبیا کی صورتیں اون کی مثل ہوں گی) اوس نے کہا کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے یہ سوال کیا تھا کہ اون کی اولاد میں سے جو انبیا ہیں اون کی صورتیں اون کو اللہ دکھا دے اللہ تعالیٰ نے اون انبیا کی صورتیں آدم علیہ السلام پر نازل کی تھیں اور کل صورتیں آدم علیہ السلام کے خزانہ میں مغرب شمس کی جگہ موجود تھیں ان صورتوں کو ذوالقہن نے مغرب شمس سے نکالا تھا اور دانیال علیہ السلام کو دے دیا تھا پھر اوس نے کہا تم سنو اللہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میں اپنے ملک سے نکلیں اور میرا نفس اس بات سے خوش ہو اور تم لوگوں میں از روئے مملکت کے جو ہند ہے میں اوس کا غلام ہو جاؤں یہاں تک کہ میں مرجاؤں پھر اوس نے ہم کو

انعام دیا اور اچھے طور سے انعام دیا اور ہیکو بھیجا جبکہ ہم لوگ حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے پاس آئے جو کچھ سمجھنے دیکھا تھا اور جو کچھ اوس نے سمجھا تھا اوس سے ہم نے آپکو خبر دی ان واقعات کو سنکر حضرت ابوبکر الصدیقؓ روتے اور فرمایا وہ مسکین ہے اگر اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا تو کچھ اوس نے کہا تھا وہ کرنا بہتر حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیکو خبر دی ہے کہ دشمنی اور ہود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت انجو پاس باتوین اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے بھی کی ہے ہر اس قصہ میں غرقہ کے شوق ہونے کو کہا ہے کہ ہبوط ان لوگوں نے لا الہ الا اللہ کہا غرقہ شوق ہو گیا یہ امر بات پر دلالت نہیں کرتا ہے کہ انبیاء کی موت کے بعد انبیاء کے معجزات سے پایا جاوے جیسے کہ انبیاء کی بعثت سے پہلے اس معجزہ کے ایشال انبیاء کے قرب بعثت کو وقت از روئے اعلام اور انداز پائے جاتے ہیں۔

ابو بعلی نے اور عبد اللہ بن احمد نے (زوائد سند) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے سعید بن ابی راشد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر قل کے رسول تنوخی سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا گیا تھا میں نے ملاقات کی میں نے اوس سے کہا کہ ہر قل نے جو تم کو قاصد بنا کے بھیجا ہے کیا اوس سے مجھ کو تم خبر بندہ کے تنوخی نے کہا میں خبر دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنوک میں تشریف لائے اور آپنے وحیہ کو ہر قل کے پاس بھیجا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہر قل کے پاس آیا تو اوس نے روم کے قسیسوں اور بطریقوں کو بلایا پھر اوس نے اپنے اوپر اور اوپر مکان کے دروازے بند کر دئے اور اوس نے اردن سے یہ کہا کہ اس مرد نے میرے پاس اپنا قاصد بھیجا ہے اور وہ مجھ کو دین کی دعوت دیتا ہے واللہ تم جو کتابیں پڑھتے ہو تم نے انہیں پڑھا ہے کہ جو ملک میرے تحت قدم ہے وہ اوسکو ضرور دیگا تم لوگ میری طرف آؤ ہم اوس مرد کا اتباع کریں لون قسیسوں اور بطریقوں نے متحد القول ہو کے غصہ کیا اور سخت باتیں کیں جبکہ ہر قل کو یہ گمان ہوا کہ یہ لوگ اگر میرے پاس سے نکل کے جا دیں گے تو اہل روم کو مجھے

بگاڑینگے اوس نے اون لوگوں سے کہا کہ میں نے تم سے یہ بات اسلئے کہی تھی کہ تمہارے دین
 میں جو کچھ صلاست تمہاری ہے مجھ کو اُس کا علم ہو جاوے پہر ہر قتل نے مجھ کو بلایا اور کہا کہ
 میرا یہ خط اوس مرد کے پاس لیجاؤ وہ مرد جو بات کہے اوسکو منالغ نہ کیجے اور تین خصلتیں میں
 واسطے یاد رکھو تو غور کیجو کیا وہ مرد اوس صحیفہ کا کچھ ذکر کرتا ہے جو مجھے اوس نے لکھا ہے
 اور تو غور کیجو حیوت وہ مرد میرا خط پڑھے کیا بات کا ذکر کرتا ہے اور تو دیکھو کیا اوس مرد کی
 پشت پر کچھ ایسی شے ہے جو تجھ کو شک میں ڈالے تنوخی نے کہا ہر قتل کا خط لیکر میں
 گیا یہاں تک کہ میں تبوک میں آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خط دے
 دیا اپنے فرمایا اے براور تنوخ میں نے کسی کو اپنا خط لکھا اوس نے اوس خط کو ٹکڑے
 کر ڈالا اللہ تعالیٰ اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا اور میں اوسکا مالک ہو گیا اور میں نے نجاشی
 کو ایک صحیفہ لکھا نجاشی نے اوس صحیفہ کو پھاڑ ڈالا اللہ تعالیٰ اوس کو اور اوس کے ملک کو
 پہاڑ ڈالنے والا ہے اور میں نے تیرے صاحب کے پاس ایک صحیفہ لکھا اوس نے اوس
 صحیفہ کو اپنے پاس رکھ لیا جب تک وہ زندہ ہے آدمی ہمیشہ اوس سے خوف پادینگے
 میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہر قتل نے مجھے تین باتوں کے واسطے جو وصیت کی تھی اون
 تین میں سے ایک یہ بات ہے پہر اپنے ہر قتل کے صحیفہ کو ایک مرد کو دے دیا جو آپ کے بائیں
 طرف تھا اوس نے اوس صحیفہ کو پڑھا لیا ایک اوس صحیفہ میں یہ مضمون موجود پایا گیا اپنے
 مجھ کو ایسی جنت کی طرف بلایا ہے جکا عرض آسمان اور زمین ہے و مدخ کہاں ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا سبحان اللہ جو وقت دن آیا تو رات کہاں پہر
 آپ نے مجھے فرمایا اے براور تنوخ آؤ آپ جو وہ باندہ ہے ہوئے تھے اپنی پشت مبارک
 سے اوسکو کہول ڈالا پہر اپنے فرمایا کہ جس چیز کے واسطے تم کو امر کیا گیا ہے یعنی ہر قتل نے
 تم سے کہا ہے اس جگہ جاؤ میں آپ کی پشت مبارک کے پیچھے گیا اور شانہ کے غضروف کی
 جگہ میں نے خاتم نبوت دیکھی وہ ایسی تھی جیسے بچنے لگانے کی بڑی موٹی جگہ ہو۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کسری کو حسب وقت خط بھیجا تھا اوس وقت واقع ہوئی ہے

بخاری نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسری کے پاس بھیجا جبکہ کسری نے اس کو پڑھا ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے کے طور پر ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں۔

بیہقی نے ابن شہاب کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے عبدالرحمن بن عبدالقاری نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خط کسری کے پاس بھیجا کسری نے اوس خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسری نے اپنا ملک ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

بزار اور بیہقی اور ابو نعیم نے وحیہ سے یوں روایت کی ہے کہ حسب وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری کو خط لکھا کسری نے اپنے وزیر کو جو صنعا میں تھا لکھا اور اوس کو ڈرایا کہ اتنا ایک ایسے مرد کو میرے لئے کفایت نہیں کر سکتا ہے جس نے تیری سرزمین میں ظہور کیا۔ یہ اور وہ مجھ کو اپنے زمین کی طرف بلاتا ہے تمہیں چاہئے کہ اوس کو تو کفایت کرے۔ اگر ایسا نہ کرے گا تو میں تجھے برے طور پر پیش آؤں گا صاحب صنعا اپنے آدمی اور خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا جبکہ اپنے اوسکا خط پڑھا اون لوگوں کو جو صاحب صنعا کی طرف سے آئے تھے پندرہ راتوں تک چھوڑ دیا اعداؤں سے کچھ نہ فرمایا پھر اس کے بعد اون سے فرمایا تم اپنے صاحب کے پاس چلے جاؤ اور اوس سے یہ کہو کہ میرے رب نے تیرے رب کو جو کسری تھا آجکی رات قتل کر ڈالا وہ لوگ چل گئے اور صاحب صنعا کو خبر کی وحیہ نے کہا پھر خبر آئی کہ کسری اوس رات میں قتل کیا گیا۔

ابن اسحاق اور بیہقی اور ابو نعیم اور خریطی نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے یہ روایت کی ہے اون کو یہ خبر پہونچی ہے کہ کسری اوس درمیان کہ اپنی مملکت کے قصر میں تھا اوس کے لئے کوئی آنے والا لایا گیا اور اوس نے امرحق کو اوس کے در و پیش کیا کسری کے پاس اچانک ہنرین آیا مگر ایک مرد جو یہ رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں عصا تھا اوس مرد نے پوچھا اے کسری کیا تجھ کو اسلام میں رغبت ہے قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ دوں کسری نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ وہ مرد پیٹھ پھیر کے چلا گیا جبکہ وہ مرد چلا گیا تو کسری نے اپنے حاجیوں کے پاس آدمی بھیجا اور اون سے پوچھا کہ کس شخص نے اس مرد کو میرے پاس آنے کی واسطے اجازت دی حاجیوں نے کہا کہ تیرے پاس کوئی شخص داخل نہیں ہوا کسری نے کہا تم لوگوں نے جو بول کہا اوس نے اون پر سختی کی پھر اون کو چوڑ دیا جبکہ آغا رسال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوس کے ساتھ عصا تھا اوس نے کسری سے پوچھا اے کسری قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ دوں تجھ کو اسلام میں رغبت ہے اوس نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ جبکہ وہ مرد کسری کے پاس سے چلا گیا کسری نے اپنے حاجیوں کو بلایا اور اون سے پوچھا کس شخص نے اس مرد کو اون دیا حاجیوں نے اس امر سے جو اوس کے پاس کوئی شخص داخل ہوا ہوا انکار کیا جو سزا اور جزا کسری سے حاجیوں نے اول بار دیکھی تھی وہی اس بار بھی دیکھی یہاں تک کہ جبکہ آئندہ سال تھا کسری کے پاس وہی مرد آیا اوس کے ساتھ عصا تھا اوس نے پوچھا اے کسری قبل اس کے کہ میں اس عصا کو توڑ دوں تجھ کو اسلام میں رغبت ہے کسری نے کہا بیشک رغبت ہے تو اس عصا کو نہ توڑ تو اس عصا کو نہ توڑ اوس نے اوس عصا کو توڑ دالا اوس کے ٹوٹنے کے وقت اللہ تعالیٰ نے کسری کو ہلاک کر دیا۔ یہ حدیث مرسل اور صحیح الاسناد ہے نہ ہری اور عمر ابن عبد القوی نے ابو سلمہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نہ ہری سے عقیل اور عبد اللہ بن ابی بکر اور صلح بن کیسان وغیرہم نے روایت کی ہے اور اس حدیث

کی واقعہ اور ابو نعیم نے ابو سلمہ سے ابو ہریرہؓ سے موصول طور پر روایت کی ہے اور ابو نعیم نے عکرمہ سے اسکی مثل روایت کی ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ اس سبب سے ابن کسری نے باذان کو لکھا اور اس امر سے باذان کو منع کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حرکت دے اور جو کچھ اوسنے دیکھا تھا اوس نے دیکھا تھا اوس سے اوس نے خوف کیا ابو نعیم اور ابن النجاری نے حسن بصریؒ سے یہ روایت کی ہے کہ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کی حجت کسری پر آپکے معاملہ میں کیا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسری کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا جس نے اپنا ہاتھ کسری کے اوس مکان کی دیوار میں سے نکالا تب میں وہ تھا اوس ہاتھ سے نوز کی ایک بجلی چمکی جبکہ کسری نے اوس ہاتھ کو دیکھا تو وہ ڈر گیا اس فرشتہ نے کہا اے کسری تو کوسا سٹے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک رسول کو بھیجا ہے اوپر کتاب نازل کی ہے تو اوس رسول کا اتباع کر تیری دنیا اور آخرت سلامت رہے گی کسری نے کہا میں دیکھوں گا۔

بیہقی نے ابن عون کطریق سے عمیر بن اسحاقؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر اور کسری کی طرف لکھا قیصر نے پکے خط کو کرکھ لیا اور کسری نے آپکے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ مجس لوگ ٹکڑے ٹکڑے کئے جاویں گے اور قیصر کی قوم والوں کو بقا ہوگی۔

ابو نعیم نے ابوامامہ الباہلی سے روایت کی ہے کہ کسری کے سامنے ایک مرد عربیہ اور ذہین متشہد ہوا اس کے ساتھ ایک سبز عصا تھا اسکی پشت خمیدہ ہو گئی تھی وہ یہ کہتا تھا اس کسری تو اسلام قبول کرورنہ میں تیرے ملک کو اسطو سے شکستہ کر ڈالوں گا جیسے میں اس عصا کو توڑ ڈالوں گا کسری نے کہا تو عصا کو نہ توڑ پیر وہ مرد کسری کے پاس سے پشت پیسہ کے چلا گیا۔

ابو نعیم نے محمد بن کعب القرظی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک بوڑھے شخص نے مجھے مدائن میں یہ حدیث کی ہے کہ اس کسری نے خواب میں دیکھا کہ ایک سیڑھی ہیں

میں آسمان تک رکھی گئی ہے اور اس کے اطراف آدھی جمع ہوئے ہیں یکایک ایک ایسا مرد
 سامنے سے آتا جس کے سر پر عمامہ ہے اور جسم پر چادر اور تمسک ہے وہ اس بیڑی پر چڑھ گیا وہ
 اس بیڑی کی ایک جگہ میں تہا یہ نہا کی گئی فارس کہاں ہے اور فارس کے مرد اور عورتیں
 اور زمین اور خزانے کہاں ہیں اکہمی آئے ان سب چیزوں کو گونہ میں بہر دیا ہر وہ گونہ
 اس مرد کو دے دی گئیں جو بیڑی پر چڑھا تھا کسریٰ اس خواب سے صبح کو خوف کی حالت
 میں اڑھا اور اس نے اس واقعہ کو اپنے فوجی افسروں سے ذکر کیا وہ لوگ اس امر کو کسریٰ پر
 آسان کرنے لگے (یعنی یہ کہنے لگے کہ یہ کچھ بات نہیں ہے) وہ ہمیشہ غلگین رہتا تھا یا شاید
 کہ اس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا اور ابو نعیم نے سعید بن جبیر سے روایت
 کی ہے کہا ہے کہ کسریٰ نے خواب میں یہ دیکھا کہ ایک بیڑی زمین پر رکھی گئی ہے اور وہ
 آسان تک ہے اس کے بعد اچر کی مثل واقعہ کو ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ کسریٰ نے
 باذن عامل بن کو لکھا کہ اس مرد کے پاس کسی کو بھیج اور اس کو امر کر تاکہ وہ اپنی قوم کے
 دین کی طرف رجوع کرے ورنہ یہ مرد ایک دن تجھ کو ڈرائے گا تم لوگ اس دن مقابلہ
 کرو گے اور اس سے قتال کرو گے باذان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 دو مرد بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو مقام کرنے کے واسطے امر
 فرمایا وہ لوگ کچھ دنوں تک ٹھہر رہے ہیں پر ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ایک دن بیچ کے وقت کسی کو بھیجا اور فرمایا کہ تم دونوں باذان کے پاس چلے جاؤ
 اور اس کو آگاہ کر دو کہ میرے رب نے آج رات کسریٰ کو قتل کر دیا وہ دونوں باذان
 کے پاس گئے اور اس کو خبر کی باذان کے پاس ویسے ہی خبر آئی کہ کسریٰ قتل کیا گیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے ابن عباسؓ سے اور مسور بن رفاعہ اور علاء
 بن انخضرؓ سے روایت کی ہے بعض ان راویوں کی حدیث بعض کی حدیث میں
 داخل ہو گئی ہے ان راویوں نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کو

لکھا کسری نے یاذان کو جو اوس کا عامل یمن پر تھا لکھا کہ اپنے پاس سے دو بہادر مردوں کو اوس مرد کے پاس بھیج جو حجاز میں ہے وہ دونوں اوس مرد کو میرے پاس لیکر آویں یاذان نے دو مرد بھیجے اور اوان کے ساتھ ایک خط لکھ کر بھیجا جبکہ اوان دونوں نے یاذان کا خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے تبسم فرمایا اور اوان دونوں کو اسلام کی دعوت دی اور اوان دونوں کا یہ حال تھا کہ اوان کے شائے کانپ رہے تھے آپ نے اوان دونوں کو فرمایا کہ آج کے دن تم دونوں میرے پاس سے پلٹ کے چلے جاؤ اور کل کے دن صبح کو میرے پاس دونوں آؤ جس بات کا میں ارادہ کروں گا تم کو اوس سے خبر دون کا دوں دن صبح کو وہ دونوں آنحضرت صلعم کے پاس آئے آپ نے فرمایا کہ تم دونوں اپنے صاحب کو یہ خبر پہنچا دو کہ میرے رب نے یاذان کے رب کسری کو آج کی رات سات گھڑی گزرنے کے بعد قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے اوس پر اوس کے بیٹے شیر دیہ کو مسلط کر دیا اوس نے کسری کو قتل کر ڈالا اس خبر کے ساتھ وہ دونوں یاذان کے پاس پلٹ کے آئے یاذان اور اوانا زمان جو یمن میں تھے مسلمان ہو گئے۔

ابونعیم نے (اور ابن سعد نے) (شرف المصطفیٰ) میں ابن اسحاق کے طریق سے زہری سے زہری نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط کسری کے پاس آیا کسری نے اپنے عامل یاذان کو جو یمن میں تھا یہ لکھا کہ وہ مرد جو حجاز میں ہے اوس کے پاس دو بہادر مرد اپنے پاس بھیج دے تاکہ وہ دونوں اوس کو میرے پاس لیکر آویں یاذان نے اپنے قہرمان اور ایک اور مرد کو بھیجا اور اوان کے ساتھ ایک خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا جس میں یہ لکھا کہ اوان دونوں کے ساتھ کسری کی طرف آپ متوجہ ہوں اور یاذان نے اپنے قہرمان سے کہا کہ اوس مرد کو تو غور سے دیکھو وہ کس شان کا مرد ہے اور اوس سے گفتگو کیجیو اور اوس کی خبر میرے پاس لے کر آؤ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو یاذان اور کسری کے ارادہ سے خبر کی آپ نے اوان دونوں

سے فرمایا کہ تم دونوں پلٹ کے جاؤ یہاں تک کہ میرے پاس کل کے دن تم آؤ جبکہ دوسرے دن وہ دونوں آپ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہ خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے کسری کو قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے فغان رات اور فغان پہینہ میں چھ رات گزرنے کے بعد کسری پر اوس کے بیٹے شیرویہ کو سلاطہ کر دیا دونوں پہنچا پہنچا کیا آپ جانتے ہیں آپ یہ کیا کہتے ہیں ہم اسکی خبر اپنے بادشاہ کو کر دیں آپ نے فرمایا بیشک میری طرف سے تم دونوں اوسکو خبر کرو اور دونوں اُس سے کہہ دو کہ میرا دین اور میری سلطنت جہاں تک ملک کسری پہنچا ہے قریب میں پہنچیں گے اور جہاں تک اوش اور گورے پہنچتے ہیں وہاں تک میرا دین اور سلطنت منتہی ہوگی اور تم دونوں اوس سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جائے گا تو جو ملک تیرے تحت تصرف میں ہے میں تجھکو عطا کر دوں گا وہ دونوں باذان کے پاس آئے اور اوسکو خبر کی اوس نے سن کر کہا واللہ یہ کلام بادشاہ کا کلام نہیں ہے جو کچھ اپنے فرمایا ہے ہم البتہ اوسکو دیکھیں گے کہ کیونکر ہوگا باذان کچھ دونوں نہیں ٹھیرا کہ اوس کے پاس شیرویہ کا خط آیا اوسمیں لکھا تھا انا بعد میںے فارس کے سبب سے کسری کو غضب سے قتل کر ڈالا اور اس سبب سے میںے قتل کر ڈالا کہ فارس کے اشتران کے قتل کو وہ حلال سمجھتا تھا جو لوگ تیرے سامنے ہیں میری طاعت کا اون سے عہد لے لے اور جس مرد کے سبب سے کسری نے تجھکو لکھا تھا اوسکو کچھ برا لکھتے تھے کہ جبکہ باذان نے شیرویہ کے خط کو پڑھ لیا کہ یہ مرد ضرور نبی مرسل ہے باذان مسلمان ہو گیا اور ابنائے آل فارس بھی مسلمان ہو گئے اور باذان نے اپنے قہرمان سے پوچھا وہ مرد کیسا ہے قہرمان نے کہا میرے نزدیک یہ بات ہے کہ اوس مرد سے زیادہ کسی ہیبت ناک مرد سے میںے کلام نہیں کیا باذان نے پوچھا کیا اوس مرد کے ساتھ کوئی سردار ہے قہرمان نے کہا نہیں ہے اور ابو نعیم نے حباب بن عبد اللہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

احمد اور بنزار اور طبرانی اور نعیم نے ابی کبرہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

امیہ وسلم نے کسری کو نامہ لکھا کسری نے اپنے عامل باذان نامی کو جو زمین پر تھا یہ لکھا کہ تجھے یہ
 جبر پونجی ہے کہ تیری سرزمین کی طرف سے ایک مرد نے ظہور کیا ہے وہ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ
 نبی ہے تو اس مرد سے کہہ دے کہ اس دعویٰ سے باز آئے یا میں اون لوگوں کو اس کی طرف
 بھیجوں گا جو اسکو اور اس کی قوم کو قتل کر ڈالیں گے باذان نے آپ کے پاس اپنا زادہ بھیجا
 آپ سے اس قاصد نے یہ پیام کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ امر نبوت اپنی
 طرف سے میرا کیا ہوا کام ہوتا تو ضرور میں اس سے رک رہتا و لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے
 مجھ کو رسالت پر مبعوث کیا ہے اور آپ نے باذان کے رسول کو اپنے پاس بھیجا اور پھر اس
 سے آپ نے یہ فرمایا کہ میرے رب نے کسری کو ہلاک کر دیا آج کے دن کے بعد کسری نہیں
 ہے اور قیصر بھی قتل کیا گیا اور آج کے دن کے بعد قیصر بھی نہیں ہے آپ کا یہ قول جس امت
 اور جس دن اور جس مہینہ میں آپ نے فرمایا تھا اس نے لکھ لیا پھر وہ رسول باذان کی طرف
 پاٹ کے آیا اس نے یکایک یہ پایا کہ کسری مر گیا تھا اور قیصر بھی مر گیا تھا۔

دہلی نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسری عظیم فارس کے دونوں اون قاصدوں سے جبکہ
 کسری نے اون کو آپ کے پاس بھیجا تھا فرمایا کہ میرے رب نے تمہارے رب کو آج کی رات قتل
 کر دیا کسری کو کسری کے بیٹے نے قتل کر ڈالا اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو اس پر سلا کر دیا تم
 دونوں اپنے صاحب سے کہہ دو کہ اگر تو مسلمان ہو جاوے گا تو جو ملک تیرے ہاتھ کے نیچے ہے میں
 تجھ کو بخش دوں گا اور اگر تو اسلام قبول نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر امانت کرے گا۔

باب اس شے کے بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حارث غسانی کو حیو قوت نامہ لکھا ہے ظہور میں آئی ہے

ابن سعد نے واقدی کے طریق سے واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اوہوں نے

کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شجاع بن وہب الاسدی کو حارث بن ابی
 شمر افسانی کے پاس بھیجا اور اون کے ساتھ ایک نامہ لکھا شجاع نے کہا میں حارث
 کے پاس ایسے حال میں پہنچا کہ وہ غوطہ و مشق میں تھا میں اوس کے حاجب کے پاس آیا اور
 بیٹھے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہوں اوس نے کہا تم اوس تک نہ پہنچ
 سکو گے یہاں تک کہ وہ فلاں فلاں دن اگلے کا حارث کا حاجب ایک رومی مرد تھا اسکا
 نام حری تھا وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات پوچھنے لگا میں اوس سے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اور جس شے کی طرف آپ بلاتے تھے بیان کیا کرتا تھا اوسکو
 رقت ہوتی تھی میاں تک کہ اوس پر و نا غالب ہو جاتا تھا وہ یہ کہتا تھا کہ میں نے انجیل پڑی ہے میں
 اس نبی کی صفت بعینہ بتاتا ہوں میں آپ پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کی تصدیق کرتا ہوں
 اور حارث سے میں یہ خوف کرتا ہوں کہ وہ مجھے قتل کر ڈالے گا حارث مکان سے نکلا اور
 بیٹھا اور اوس نے تلح اپنے سر پر رکھا اپنے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ دیدیا
 اوس نے اوسکو پڑھا اور ہنسیک دیا اور کہا کہ میرا ملک مجھے کون شخص چہن سکتا ہے میں اپنی
 طرف خود جاتا ہوں اور اگر آپ میں ہیں ہی ہوتے تو میں آپ کے پاس جاتا اوس نے حکم دیا
 کہ میرے پاس آدمیوں کو لاؤ وہ یہ قصد ہی کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو گیا اور گھوڑوں کی
 غلبندی کیو اسطے حکم دے دیا مجھے کہا تم نے جو کچھ دیکھا ہے اپنے صاحب کو اوس سے
 خبر کرو اور قیصر کے پاس آپ کی خبر لکھی قیصر نے حارث کو لکھا کہ تو آپ کی طرف بھاؤ اور
 آپ کے خیال سے ہٹ جا جبکہ حارث کے پاس قیصر کا نامہ آیا اوس نے مجھے بلایا اور مجھے
 پوچھا تم کب جاؤ گے میں نے کہا کہ میں راجاؤنگا حارث نے ایک سو مشقال طلائی کیو اسطے
 میرے لئے حکم دیا اور کہا کہ میرا سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہد جو میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے حارث کے اور قیصر کے خط و کتابت وغیرہ امور سے
 آپ کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اوسکا ملک ہلاک ہو گیا حارث سال فتح مکہ میں مر گیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جن وقت مقوقس کو نامہ لکھا اور وقت وہ شے واقع ہوئی

بہیقی نے حاطب بن ابی بلتعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مقوقس ملک اسکندریہ کے پاس بھیجا حاطب نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ لیکر اوس کے پاس گیا اوس نے اپنے مکان میں مجھ کو ادا دار اور بن اوس کی پاس ٹھیکر کیا پھر اوس نے میرے پاس کسیکو بھیجا اور اوس نے اپنے بطریقوں کو جمع کیا اور مجھے کہا کہ میں تم سے ایک کلام کے ساتھ کلام کروں گا اور میں اس ام کو دوست رکھتا ہوں کہ تم مجھے اوس کلام کو سچی لوجا طبعی کہا میں نے مقوقس سے کہا کہ اوس نے کہا تم اپنی صاحب کی مجھے خبر دو کیا وہ بنی زینین ہے میں نے کہا بیشک وہ اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اوس نے کہا کہ اوس شخص کو کیا ہو گیا ہے وہ بنی تھا اور سکی قوم نے اوس کو اوس کے شہر سے غیر شہر کی طرف نکال دیا اور اوس نے اونپر بد دعائیں کی حاطب نے کہا میں نے کہا کہ عیسیٰ بن مریم جو بن کیا تم شہادت نہیں دیتے ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کو وقت کیا ہو گیا تھا کہ ان کی قوم نے ان کو پکڑ لیا اور یہ ارادہ کیا کہ ان کو سولی پر چڑھا دیں اور اوس وقت عیسیٰ علیہ السلام کو چاہئے تھا کہ اونپر لون بدعا کرتے کہ لون لوگون کو اللہ تعالیٰ غرور ملایا کر دے اونہوں نے بد دعائیں کی بیان تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف دینا کے آسمان پر اڑا لیا مقوقس نے کہا تم وہ حکیم ہو کہ ایک حکیم کے پاس سے آئے ہو۔

واقعی اور ابو نعیم نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ جب وقت مغیرہ بنی ملک کے ساتھ مقوقس کی طرف گئے مقوقس نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنے طایفہ سے نکل کر میرے پاس ایسے حال میں کیوں کر ہو پوچھے کہ محمد صلعم اور آپ کے اصحاب میرے اور تمہارے درمیان حائل تھے ان لوگوں نے کہا کہ ہم دریا سے مل گئے اور

تیرے پاس اس آنے میں جتنے محمد صلعم سے خوف کیا ہے اس نے پوچھا جس شے کی طرف
محمد صلعم نے ٹکوبلایا تھا تھے اوس میں کیا تدبیر کی اور انہوں نے کہا ہم لوگوں میں سے ایک مرد نے
بھی اولکاء اتبع نہیں کیا مقوقس نے پوچھا کس واسطے اتبع نہیں کیا اور انہوں نے کہا کہ محمد صلعم ایک
اسیر نے دین کو لائے ہیں کہ نہ ہمارے باپ دادا اس دین پر چلتے تھے اور نہ باوشاہ اس دین پر
ہے اور ہم لوگ اسی دین پر ہیں جس دین پر ہمارے باپ دادا تھے مقوقس نے پوچھا محمد صلعم کی
قوم نے کیونکر معاملہ کیا اور انہوں نے کہا آپ کی قوم کے کم سن آدمیوں نے آپکا اتبع کیا ہے اور
آپ کی قوم کے لوگوں میں سے اور آپ کی قوم کے سوا جو لوگ عرب میں سے ہیں جنہوں نے آپ سے
خلافت کیا اکثر مقامات میں اور انہوں نے آپ سے جنگ کی ہے کبھی ان کو ہزیمت سے ضرر
ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسروں کی ہزیمت سے نفع مقوقس نے کہا کیا مجھ کو خبر دے گا کہ محمد صلعم
کس چیز کی طرف بلا تے ہیں ان لوگوں نے کہا اس طرف بلا تے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تنہا
عبادت کریں جبکہ کوئی شریک نہیں ہے اور ہمارے باپ دادا جس شے کی عبادت کرتے
تھے ہم اس کو چھوڑ دین اور محمد صلعم نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کے واسطے کہتے ہیں
مقوقس نے پوچھا کیا نماز اور زکوٰۃ کا کوئی ایسا وقت ہے کہ بچا ناجاتا ہے اور ان دونوں
کی کچھ تعداد ہے کہ یہ ہر ایک اس عدد کی طرف منہی ہوتا ہے ان لوگوں نے کہا وہ لوگ
رات اور دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں وہ کل نمازیں اپنے اوقات اور شمار سے ہیں
اور جو مال کہ بیس مثقال کو پہنچتا ہے اس سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور پانچ اونٹوں میں
ایک بکری زکوٰۃ کی ہوتی ہے پھر انہوں نے کل اموال کے صدقہ کی خبر دی مقوقس نے
پوچھا کیا تم لوگوں نے دیکھا ہے کہ جب وقت وہ صدقہ محمد صلعم نے لیا اس کو کہاں رکھا کہا
وہ صدقہ قوم کے فقیروں پر تقسیم کر دیتے ہیں اور صلہ رحمی اور عہد کی وفا اور تحریک زنا اور ربا
اور خمر کی واسطے امر کرتے ہیں اور جس فیجہ بر اللہ تعالیٰ کا نام نہ لیا جاوے اور غیر کے نام
سے ذبح کیا جاوے اس کو نہیں کہاے مقوقس نے یہ باتیں سن کر کہا کہ آپ کا فائدہ الناس کے

واسطے نبی مرسل ہیں اور اگر قبط اور روم کو یہ دین پہنچے گا تو وہ لوگ آپ کی پیروی کریں گے ان
 لوگوں کو عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ان امور کو واسطے امر کیا ہے اور یہ امر جسکی تم صفت
 آپ سے کرتے ہو اس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام پہلے مبعوث کیے گئے ہیں اور آپ
 کا نیک انجام ہو گا بیان تک کہ آپ کو کسی شخص منازعت نہ کرے گا اور آپ کا دین جہان کا
 اونٹ اور گھوڑے جا سکتے ہیں اور جہاں بھر کی انتہی ہوتی ہے وہاں تک ظاہر ہو گا ان لوگوں
 نے کہا ہنے مقوقس سے کہا اگر کل آدمی آپ کے ساتھ داخل ہو جائیں گے ہم داخل نہ ہونگے مقوقس
 نے اونکی گفتگو سن کر اپنا سر ہلایا۔ اور کہا تم لوگ کہیں اور بازی میں مصروف ہو پھر مقوقس نے
 پوچھا محمد صلعم کا نسب اونکی قوم میں کیوں نہ کرے ہنر کہا اندر سے نسب کے وہ اپنی قوم میں اوسط ہیں
 مقوقس نے کہا ایسی ہی انبیاء اپنی قوم کے نسب میں مبعوث ہوتے ہیں مقوقس نے پوچھا
 آپ کی بات کی سچائی کیوں نہ کرے ہنر آپ کے صدق کے سبب کہا آپ کا نام نہیں لیا جاتا ہے مگر
 امین مقوقس نے کہا تم اپنے امور کی طرف دیکھو کیا تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ تمہارے اور اس
 نبی کے درمیان جو امر ہے اوس میں وہ سچ کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کہیں گے مقوقس
 نے پوچھا کن لوگوں نے آپ کا اتباع کیا ہے انہوں نے کہا نوح لوگوں نے مقوقس نے کہا
 کہ آپ سے پہلے جو مینا تھے اونکے تابعین نوح لوگ ہی تھے مقوقس نے پوچھا یہود و شراب جو
 اہل تورات ہیں اونہوں نے کیا کیا انہوں نے کہا یہود نے آپ سے مخالفت کی آپ اونسے
 لڑے اور انکو قتل کیا اور ان کو مردہ بنایا یہود ہر طرف متفرق ہو کے چلے گئے مقوقس نے
 کہا یہود وہ قوم ہے جس نے آپ سے حسد کیا ہے لیکن وہ آپ کے امر کو اسطور پر پچانتے ہیں جیسے
 ہم لوگ پچانتے ہیں مغیرہ نے کہا ہم مقوقس کے پاس سے اونٹ نہ کھڑے ہوئے اور ہنر
 مقوقس سے ایسا کلام سنا جس سے ہم محمد صلعم کے مطیع ہو گئے اور ہنر خضوع کیا اور ہنر نے کہا
 کہ بلوک عجم جو بعید الارحام ہیں آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ سے ڈرتے ہیں اور ہم لوگ
 آپ کے اقربا اور آپ کے ہمسایہ ہیں آپ کے ساتھ ہم داخل نہیں ہوئے اور ہمارے گھون پر آپ

دعوت اسلام دینے کیلئے آئے مغیرہ نے کہا میں اسکندر میں بیٹھ گیا میں کسی کنیس کو نہیں چھوڑتا
مگر اوس میں داخل ہوتا تھا اور کنیس کے سقف جو قبلی اور روم سے تھے اور محمد صلعم کی صفت
اپنے پاس پالتے تھے میں اُن سے آپ کی صفت پوچھتا تھا ایک سقف قوم قبط سے تھا میں نے
اجتہاد میں اشد اوس سے کسی کو نہیں دیکھا میں نے اوس سے کہا مجھ کو خبر دے کیا انبیاء میں سے کوئی
نبی باقی رہا ہے اوس نے کہا بیشک وہ آخر انبیاء ہے اور اوس کے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان
کوئی نبی نہیں ہے عیسیٰ علیہ السلام نے اوس نبی کے ابتلع کے واسطے امر کیا ہے وہ نبی امی اور عربی
ہے اوس کا نام احمد ہے وہ نہ طویل القامت ہے اور نہ قصیر القامت اوس کی دہلیز آنکھوں
میں سرخی ہے اور نہ وہ زیادہ گورا ہے اور نہ گندم گون ہے اپنے سر کے بال چھوڑے گا اور
جو لباس کہہ دیا ہو گا وہ اوس کو پہنے گا اور جو کھانا پالو لگیا اوس پر وہ قناعت کر لگیا اوس کی تلوار اوس کے
کا ندھے پر رہے گی اور جو لوگ اوس سے جنگ کریں گے اُن سے وہ پردہ نہ کر لگیا اور اپنی
ذات سے قتال کی مباشرت کر لگیا اور اوس کے ساتھ اوس کے ایسے اصحاب ہوں گے
جو اپنے نفوس اوس پر فدا کریں گے اور اپنے باپ دادا اور اولاد سے اوس کے ساتھ محبت میں
اشد ہوں گے وہ نبی ایک حرم سے آویگا اور دوسری حرم کی طرف ایسی سرزمین میں ہجرت
کرے گا جو شورہ راز اور نخل کی ہوگی اور دین ابراہیم اوس کا دین ہوگا مغیرہ نے کہا میں نے
اوس سے کہا اوس نبی کی صفت مجھے زیادہ بیان کرو اوس نے کہا وہ اپنے وسط جسم پر
تہمد باندھ لگیا اور اپنے ہاتھ پاؤں دھو لگیا اور اوس نے اوس کے ساتھ مخصوص ہوگا جس کے
ساتھ انبیاء اوس سے پہلے مخصوص نہ تھے ہر ایک نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا
اور وہ نبی کل مخلوق کی طرف مبعوث کیا جاو لگیا اور کل روئے زمین اوس کے واسطے مسجد
اور طاہر کی گئی ہے جہاں کہیں اوس کو نماز پڑھے گی یعنی نماز کا وقت آویگا وہ تیمم کر لگیا
اور نماز پڑھ لگیا اور اوس نبی سے پہلے جو لوگ تھے اون پر سختی کی گئی تھی کہ وہ نماز نہیں
پڑھتے تھے مگر کنیسوں اور صومعوں میں مغیرہ نے کہا کہ اسقف اور دوسرے نصاریٰ نے

نہ یہ باتیں مجھے کہی تھیں بے کل کو محفوظ رکھا اور میں پلٹ کے آیا اور مسلمان ہو گیا۔
ابن سعد نے واقفی کے طریق سے انکر شیوخ سے روایت کی ہے اور شیوخ نے کہا
ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقوقس عظیم قبط کو خط لکھا مقوقس نے آپ کو یہ لکھا کہ
عجب کو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ ایک نبی باقی رہ گیا ہے میں یہ گمان کرتا تھا کہ وہ نبی ملک شام
بن خردج کرے گا مگر آپ کے قاصد کا اکرام کیا اور آپ کی طرف پہنچے یہ یہی ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حمیر کو حیوقت نامہ لکھا تھا واقع ہوئی تھی

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث
اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کو حمیر سے تھے نامہ لکھا اور عیاش بن ربیعہ المخزومی کے
ساتھ اوس نامہ کو بھیجا اور اوس سے فرمایا کہ حیوقت تم حمیر کی سرزمین میں پہنچو تو رات میں ہرگز
ہرگز داخل نہ ہو جو بیان تک کہ تم صبح کو اوثو پہ صبح کو طہارت کیجو اور اچھے طور سے طہارت کیجو
اور دو رکعت نماز پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی اور قبول چاہو اور اللہ تعالیٰ سے
پناہ مانگیو اور میرا نامہ اپنے دہنے ہاتھ میں لیجیو اور ان لوگوں کے دہنے ہاتھ میں وہ نامہ
دیکھو وہ لوگ اوس کو قبول کرنے والے ہیں اور ان کے سامنے تم کہیں الذین کفروا من اهل الکتاب
والمنشکین والمنفکین پڑھو جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو آمنت بحد وانا اول المؤمنین کہو
تمہارے سامنے کوئی حجت نہ آویگی مگر باطل ہو جاویگی اور نہ کوئی کتاب ایسی آویگی جو آتائش
سخن سے اوس میں زمینیت ہو مگر اوس کا نور چلا جاویگا اور وہ لوگ تمہارے سامنے کچھ پڑھنے
والے ہیں حیوقت وہ غیر زبان عربی میں تھے کلام کرین تو تم یہ کیسو کہ تم ترجمہ کرو اور حبیبی اللہ
آمنت بما انزل اللہ من کتاب و امرت لاعدل بینکم اللہ تعالیٰ کے قول وایہ المصدیر تک
پڑھو حیوقت وہ لوگ مسلمان ہو جاوین تو اوس سے اول کی اوس تین شاخوں کو پوچھو کہ حیوقت

وہ حاضر کی جاتی ہیں تو وہ لوگ اونکو مسجد کرتے ہیں اور وہ شاخین جہاد کے درخت کی ہیں ایک شاخ سفیدی اور زردی سے طمع کی ہوئی ہے اور ایک شاخ ایسی ہے جس میں گڑھے ہیں گویا وہ شاخ خیزران ہے اور ایک شاخ نہایت سیاہ ہے گویا وہ آبنوس کی شاخ ہے یہ تم اُن شاخوں کو نکالو اور اُن کے بازار میں اونکو بیلا بیچو عیاش نے کہا میں اسلئے گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا ہے میں اوسکا کروں یا نہ کہ میں اہل حمیر کے پاس پہنچا میں نے اُن لوگوں سے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا میں نے وہ کیا اُن لوگوں نے میرا کنا قبول کر لیا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ویسے ہی ہوا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلندی کو جس وقت نامہ لکھا تھا واقع ہوئی ہے

ثیمہ نے کتاب (الروۃ) میں ابن اسحاق سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن العاص کو جلندی کے پاس جو عمان کا بادشاہ تھا بھیجا آپ اسکو اسلام کی طرف بلااتے تھے اوس نے کہا کہ اس نبی امی کی طرف مجھکو اس امر نے راہبری کی ہے کہ وہ کسی غیر کو اسلئے اور نہیں کرتا ہے مگر پہلے وہ اسکو اختیار کرتا ہے اور وہ کسی شے سے نہیں کرتا ہے مگر پہلے وہ اسکا تارک ہوتا ہے اور وہ غالب ہوتا ہے اپنے غلبہ سے نہیں اترتا اور تکبر نہیں کرتا اور پھر لوگ غلبہ کرتے ہیں مگر اوس کے اصحاب اسکو نہیں چوڑتے اور وہ عہد کی وفا کرتا ہے اور وعدہ پورا کرتا ہے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ نبی ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت بنی حارثہ کو نامہ لکھا واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے اُن شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے نبی صارتہ بن عمرو بن قریظ کو لکھا آپ اوسکو اسلام کی طرف بلا تے تھے اونہون نے آپ کے صحیفہ کو لیا اور اوسکو دھو ڈالا اور اوس سے اپنے ڈول میں پیوند لگایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اون لوگوں کو کیا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اون لوگوں کی عقلوں کو سلب کر دیا ہے اور فرمایا کہ وہ لوگ ڈرپوک اور اہل عجلت ہیں اور اون کا کلام مختلط ہے یعنی انکی باتیں سمجھنے کے لائق نہیں ہیں اور وہ بے وقوف لوگ ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے اون کے بعض آدمیوں کو دیکھا کہ وہ کلام کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا اور خوبی سے کلام ظاہر نہیں کر سکتا تھا

باب

یہی نے انس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک مرد کو شکرین کے سردار دن میں سے ایک بڑے سردار کے پاس بھیجا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف اوسکو بلا تے تھے اوس مشرک نے پوچھا یہ اہل حبشی کی طرف آپ مجھے بلا تے ہیں وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا پیتل کا ہے آپکا رسول اوسکی گفتگو سنکر بلیٹ آیا اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک بجلی بھیجی اوس نے اوس مشرک کو جلا دیا ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد راستہ میں تھا اوسکو اسکا علم نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے صاحب کو ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے دیرسل الصواعق آخر آیت تک نازل فرمایا۔

یہ اون معجزوں کا ذکر ہے کہ حیوئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قاصد آئے تھے اور سوقت واقع ہوئے تھے

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو نبی ثقیف کے قاصد کے

آنے کے وقت واقع ہوئی ہے

سبیقی اور ابو نعیم نے موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے زہری سے اور عروہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عروہ بن مسعود الثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے پھر آپ سے اذن چاہا کہ اپنی قوم کی طرف پلٹے چلے جاوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا مجھ کو یہ خوف ہے کہ تمہاری قوم کے لوگ تم کو قتل کر ڈالیں گے اور اس حدیث میں عروہ کا یہ لفظ ہے کہ وہ لوگ تم سے جنگ کرینگے عروہ بن مسعود نے کہا کہ اگر وہ مجھ کو سوتا پاؤں گے تو بیدار نہیں کرینگے یعنی میری ہیبت اون کے دلوں میں اتنی ہے کہ مجھ کو خواب سے بیدار نہیں کر سکتے عروہ اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے اور اونکو اسلام کی طرف بلایا اون لوگوں نے اونکی نافرمانی کی اور اون کو ایذا دہ باتیں سنائیں جبکہ عروہ سحر کے وقت اڑے اور فجر طلوع ہوئی عروہ اپنے غمزہ پر کھڑے ہو گئے اور صلاۃ کے واسطے اذان دی اور کلمہ شہادت پڑھا ایک مرد نے جو ثقیف سے تھا اون کے تیر مارا اور اونکو قتل کر ڈالا جو وقت عروہ کے قتل کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپ نے فرمایا کہ عروہ کی مثل صاحب یس کی مثل ہے جو اونہوں نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا قوم نے اونکو قتل کر ڈالا عروہ کے قتل کے بعد بنی ثقیف میں سے اونیس آدمی سفارت پر آئے جنہیں کنانہ بن عبدیلیل اور عثمان بن ابی العاص تھے وہ مسلمان ہو گئے حاکم نے اس حدیث کی روایت عروہ کے طریق سے کی ہے اور ابن سعد نے اسکی مثل واقندی کے طریق سے عبد اللہ بن یحییٰ سے عبد اللہ نے اکثر اہل علم سے روایت کی ہے اس حدیث میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم سے اس وقت قتال کرینگے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جو وقت عروہ کے تیر لگا اونہوں نے کہا اشمدان محمد رسول اللہ مجھ کو اپنے خبر دی تھی کہ تم لوگ مجھ کو قتل کر ڈالو گے۔

ابو نعیم نے واقندی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے

پلٹے عروہ بن مسعود نے غیلان بن مسلمہ سے کہا کیا تو اس امر کی طرف نہیں دیکھتا ہے کہ اس مرد کا ارادہ اللہ تعالیٰ نے قریب کر دیا ہے اور کل آدمیوں نے آپکا اتباع کر لیا ہے اب آدمیوں کی یہ حالت ہے کہ کوئی تو راغب ہے اور کوئی خائف ہے اور ہم لوگ آدمیوں کے نزدیک عرب میں زیادہ دانشمند اور سخت ترین مخلوق ہیں اور جس شخص کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہجو بھارتے ہیں مثل ہمارے اوس سے جاہل نہیں ہو سکتا اور آپ نبی ہیں اور میں تجھے ایک ایسے امر کو ذکر کرنے والا ہوں کہ مینے اوسکو کسی سے ہرگز ذکر نہیں کیا ہے میں تجارت کی حالت میں بخران میں قیل اسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ظہور کریں گے اور بخران کا اسقف میرا سچا دوست تھا اوس نے مجھے کہا اے ابولعیفور ہمارے نبی کا وقت آگیا ہے تمہاری حرم میں ظہور کرے گا اور وہ نبی آخر الانبیاء ہے اور وہ اپنی قوم کو ضرور قوم عادی کی مثل قتل کرے گا جو بوقت وہ نبی ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاوے تو تم اوس نبی کا اتباع کیجیو مینے اسقف کی ان باتوں میں سے ایک حرف کو کسی ثقفی یا غیر ثقیف سے اس گٹری تک ذکر نہیں کیا اور میں آپکا اتباع کرنے والا ہوں عروہ مدینہ منورہ میں آئے اور مسلمان ہو گئے۔

بیہقی نے وہب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے جابر سے پوچھا کہ جو بوقت ثقیف نے بیعت کی اون کی کیا شان تھی جابر نے کہا ثقیف نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فخر ط کی کہ نہ وہ صدقہ دینگے اور نہ جہاد کریں گے جابر نے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ثقیف صدقہ دینگے اور جہاد کریں گے جو بوقت وہ اسلام قبول کر لیں گے۔

مسلم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے عرض کی یا رسول اللہ شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حایل ہو گیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے اوسکا نام خرب ہے جو بوقت تکوین شیطان محسوس ہو تو تم اعوذ باللہ فرمیں اور اپنے بائیں طرف تین یا تھوگ دیجو عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مجھے دفع کر دیا۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ دیا کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طایف کی طرف بھیجا میری ناز میں کوئی شے مجھ کو ظاہر ہوئی میری یہ حالت ہو گئی کہ میں یہ نہیں جانتا تھا کہ میں کیا پڑھتا ہوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان ہے میرے قریب آؤ میں آپ کے نزدیک ہو گیا آپ نے فرمایا اپنا منہ کھولو اور آپ نے میرے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور میرے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا اور فرمایا اے عدو اللہ نکل جا ایسا تین بار کیا پھر آپ نے فرمایا کہ جو عمل متا را ہے تم وہ کرو اس کے بعد شیطان مجھ پر ظاہر نہیں ہوا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے حاتم کی بُرائی کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی کہ مجھ کو قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہے آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے اس کا نام خرب ہے اے عثمان میرے نزدیک آؤ میں آپ کے قریب گیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا میں نے دست مبارک کی ٹنڈک اپنے دونوں شانوں کے درمیان پائی اور آپ نے فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا اس کے بعد میں نے کوئی شے نہیں سنی مگر اس کو میں نے حفظ کر لیا۔

بیہقی اور طبرانی نے دوسری وجہ سے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ دیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ قرآن شریف مجھے فوت ہو جاتا ہے آپ نے شکر اپنا دست مبارک میرے سینہ پر رکھا اور فرمایا اے شیطان عثمان کے سینہ سے باہر نکل جا جس چیز کے حفظ کا میں ارادہ کرتا اس کے بعد میں اس کو نہیں بھولتا تھا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرفت) میں عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ دیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہائے حال میں آیا کہ میرے ایسا درد تھا قریب تھا کہ مجھ کو ہلاک کر ڈالے آپ نے فرمایا بسم اللہ اعوذ باللہ وقد رتہ من شر ما اجد سات بار پڑھو اور اپنے دہنے ہاتھ کو ساتھ بار درو کی جاے پر پیر دینے ارشاد کے موافق کیا جو تکلیف

لی مجھ کو ہی اللہ تعالیٰ نے اوسکو دفع کر دیا میں ہمیشہ اپنے اہل اور غیر لوگوں کو اس دغا کے
واسطے امر کرتا ہوں -

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو بنی حنیفہ کی قاصدوں کے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں

شیخین نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ابیہ کہ سیدۃ الکذاب اپنی قوم کے کثیر
ادیہوں میں مدینہ منورہ کو آیا اور یہ کہنے لگا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم امر نہوت کو اپنے بعد میرے واسطے
ٹھیرا دینگے تو میں آپ کا اتباع کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے ساتھ
ثابت بن قیس بن شماس تھے اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں اوسوقت
ایک ٹکڑا کھجور کی شاخ کا تھا یہاں تک آپ تشریف لا کر میلہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ نے
فرمایا کہ اگر تو مجھے کھڑی کے اس ٹکڑے کا سوال کر دینا تو میں یہ ٹکڑا ہی تجھ کو نذر دے گا اور تجھ میں
اللہ تعالیٰ کا امر ہرگز سجاو نہ کر دینا اور اگر تو پشت پیر کے جاو دینا تو اللہ تعالیٰ تیری کو بچیں ہزار
کائے گا جو کچھ میں نے دیکھا ہے جس حالت میں مجھے دکھایا گیا ہے میں تجھ کو وہی مردمان کرتا ہوں
اور یہ ثابت بن قیس بن میری طرف سے تجھ کو جواب دین گے پر آپ پلٹ کے تشریف لے
گئے ابن عباس نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو پوچھا جو کچھ میں نے دیکھا ہے جس
حالت میں مجھ کو دکھایا گیا ہے میں تجھ کو وہی مردمان کرتا ہوں اس کا کیا معنی ہے ابو ہریرہؓ
نے مجھ کو یہ خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان کہ میں سو رہا تھا مجھ کو خواب
میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں اور کنگنوں کی شان نے مجھ کو
عمگین کیا خواب میں مجھ کو یہ وحی بھی گئی کہ ان کنگنوں پر پونک مار دینے اور پونک ماری
وہ دو تون اوڑ گئے میں نے ان دونوں کی یہ تاویل کی ہے کہ میرے بعد دو کذاب ظہور کریں گے

سولن دونوں بیچ ایک غنسی صاحب صنعا ہے اور دوسرا میلہ صاحب الیمامہ ہے
شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس درمیان زمین سوڑا تا یا ایک میرے پاس روئے زمین کے خزانے لائے گئے
اور میرے ہاتھوں میں دو کنگن طلائی پہنائے گئے وہ کنگن مجھ پر بڑے شاق ہوئے اور مجھ کو اونٹوں
نے غمگین کیا مجھ کو یہ وحی کی گئی کہ میں اپنی بیوی نک ماروں میں نے دونوں پر ہونک ماری میں نے
اس خواب کی یہ تاویل کی ہے کہ دو کذاب ہونگے جنکے درمیان میں ہوں ایک صاحب صنعا
اور دوسرا صاحب یمامہ ہے۔

ابن عدی نے محمد بن جعفر کے طریق سے روایت کی ہے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا
ہے میرے باپ میرے دادا اسنان بن علق الیمانی سے ذکر کرتے تھے کہ جو سفیر بنی حنیفہ کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے میں انھیں اول تسلیم کیا آپ کو ایسے حال میں پایا
کہ آپ اپنا سر مبارک دھو رہے تھے آپ نے فرمایا اے یمامہ کے بھائی بیٹھ جاؤ اور اپنا سر دھو ڈالو
بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک دھونے کے باقی پانی وغیرہ سے میں نے اپنا سر دھویا پھر میں
اسلمان ہو گیا پھر آپ نے میرے واسطے ایک نامہ لکھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اپنی قمیص
مشریف کا ایک ٹکڑا مجھ کو عطا فرمائے تاکہ اس کے ساتھ میں انس پکڑوں آپ نے مجھ کو قمیص
مبارک کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا محمد بن جابر نے کہا کہ میرے باپ نے مجھ سے حدیث کی ہے
کہ وہ ٹکڑا امن کے پاس رہتا تھا اور مرض کے واسطے وہ دھو کے دیتے تھے اس سے
وہ شفا پاتا تھا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے کہ عبد القیس کے سفیر جبریت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر واقع ہوئی ہیں

ابو یعلیٰ اور بیہقی نے ترمذیہ العسری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ السلام اپنے اصحاب سے باتیں کر رہے تھے یکا یک اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تمہارے پاس اس جگہ سے ایک گروہ آئیگا وہ لوگ خیبر اہل مشرق ہیں یہ بات سنا کر حضرت عمرؓ کھڑے ہو گئے اور اونکی طرف چلے گئے اور تیرہ ہاشم سوار اونکو ملے اون سے پوچھا تم کس قوم کے لوگ ہو اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہم بنی عبد القیس ہیں سے ہیں۔

ابن سعد نے عروہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کی صبح کو اُفق کی طرف نظر فرمائی جس رات کی صبح کو عبد القیس کے سفیر آئے آپ نے فرمایا کہ ہاشم سوار ان کی ایک جماعت مشرق کی طرف سے آرہی ہے وہ لوگ اسلام لانے پر کراہت نکریں گے اون لوگوں کا یہ حال ہے کہ اونہوں نے اپنی سواری کے اونٹوں کو راستہ کی مشقت سے دبلا اور اپنے زاد راہ کو فنا کر دیا ہے اونکے صاحب میں ایک علامہ ہے آپ نے اونکے واسطے یہ دعا کی اللھم اغفر لعبد القیس اتونی لایسا لونی مالاہم خیر اہل المشرق اے میرے اللہ تعالیٰ تو عبد القیس کی مغفرت کر وہ میرے پاس آویں گے مال عجبہ سے طلب کریں گے وہ لوگ خیر اہل مشرق ہیں ہمیں مرد آئے اون کے سردار عبد اللہ بن عوف الاشجعی تھے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اونہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے اونکو سلام کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم لوگوں میں عبد اللہ بن عوف الاشجعی کون صاحب ہیں عبد اللہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ہوں اور عبد اللہ حقیر بد صورت مرد تھے اونکی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد اللہ نے کہا مرد مکے چھوٹے میں پانی نہیں بہرتے میں مرد سے حاجت نہیں ہوتی ہے مگر اوسکی چھوٹی چھوٹی دو چیزوں سے ایک خیر زبان ہے اور دوسری چیز قلب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ دوست رکھتا ہے عبد اللہ نے آپ سے پوچھا وہ دونوں خصلتیں کیا ہیں آپ نے فرمایا ایک حلم ہے دوسرا وقار عبد اللہ نے پوچھا کیا کوئی ایسی شے ہے جو نئی پیدا

ہو گئی ہے یا جیلی خصلتیں ہیں اپنے فرمایا کوئی شے نئی پیدا نہیں ہوئی ہے بلکہ تم اس صفت پر پیدا کئے گئے ہو (یعنی تمہاری خلقت ہی میں یہ اوصاف ہیں)۔

حاکم نے انسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ عبد القیس کے سفیر جواہل ہجر سے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوس درمیان کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ یکایک اون کی طرف متوجہ ہوئے اور اون سے اپنے فرمایا تمہارے خرے میں تم اولکایا نام لیتے ہو اور خرے میں اون کا نام تم ایسا لیتے ہو یلن تک کہ اون کے خرمون کے کل اقسام کو اپنے گن دیا اوس قوم کے ایک مرد نے کہا میرے مان باپ آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ اگر آپ مقام ہجر کے درمیان پیدا ہوتے اس گٹری جو علم آپ کو ہے اس سے زیادہ آپ کو علم نہ ہوتا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں اپنے فرمایا کہ تمہارے زمین جس وقت کے تم میرے پاس بیٹھے ہو میرے واسطے بند کی گئی ہے میں نے اوسکو قریبے بعید تک کو دیکھ لیا ہے تمہارے خرمون میں چبا خرقا قسم برنی ہے جو بیماری کو دفع کرتا ہے اور اوس میں کوئی بیماری نہیں ہے۔

احمد اور طبرانی نے وازع سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں اشج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شتر سواروں کے ایک گروہ میں آیا اور ہمارے ساتھ ایک مرد تھا جس پر تین تہائی غرض کی یا رسول اللہ میرے ساتھ میرا مومن ہے اور سپہرچن ہے آپ اوس کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے اپنے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آؤ میں اوسکو آپ کے پاس لایا اپنے اپنی چادر مبارک کا ایک حصہ پکڑا اور اوسکو اوٹھایا یا شک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا پھر اوسکی پٹھیا پر اپنے مارا اور فرمایا اے عدا اللہ نکل جا وہ سامنے آکر صحیح نظر سے دیکھنے لگا اوسکی وہ نظر اول کی نظر نہ تھی چہرے اوسکو اپنے سامنے بٹھلایا اور اوس کے لئے دعا کی اور اوس کے چہرہ پر اپنے اپنا دست مبارک پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے بعد سفیرون میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جسکو اد سپہر فضیلت دی جاتی یعنی اوس کے کل صفات صوری و معنوی سب سفیرون سے اچھے اور افضل ہو گئے تھے۔

احمد نے شہاب بن عبدوس سے یہ روایت کی ہے اونہوں نے عبد القیس کے لوہس سفیروں سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ شیخ نے عرض کی یا رسول اللہ ہماری سرزمین ثقیل ہے یعنی آب و ہوا دہائی ہمارے موافق نہیں ہے اور ہم لوگ جو وقت یہ پینے کی چیزیں نہیں پیتے ہیں تو ہمارے رنگوں کو بیمار ہوتا ہے اور ہمارے پیٹ بڑھ جاتے ہیں آپ ہر کون مشروبات کے استعمال کے واسطے اتنی مقدار سے اجازت دیجیے اھل شیخ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو کہو لکر مقدار بتلائی تا حضرت صلعم نے فرمایا اسے شیخ اگر میں تم کو اس مقدار کی شل میں رخصت پینے کی دوں گا اور آپ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا کہ ایسے تم پیو گے اس مقدار کی شل اس کے بعد اپنے اپنے دونوں ہاتھ کہو لہے اور ادھر کو پھیلا یا یعنی اتنی بڑی مقدار اپنے ہاتھوں سے بتلائی کہ اشیخ کی مقدار ہر دو کف دست سے نہایت صحیح عظیم تھی اور فرمایا کہ یہاں تک تمہارے لوگوں میں سے کسی نے شراب پی کا وہ اپنے ابن عم کی طرف کھڑا ہو کر اوسکی پٹلی پر تلوار مارے گا یعنی اوسکو زخمی کر دیا گیا۔ قوم کے لوگ جھائے ہوئے تھے اور وقت اونہیں ایک مرد تھا جسکا نام حارث تھا شراب نوشی میں اوسکی پٹلی پر تلوار کا زخم پہنچا تا سبب اوس کا یہ ہوا تا کہ حارث نے اون لوگوں کی عورتوں میں سے ایک عورت کے ساتھ قصیدہ کی ایک بیت میں تمہل کیا تا میں شراب نوشی میں ایک مرد نے اوسکی پٹلی پر تلوار مار دی حارث نے کہا جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بڑائی سعی میں اپنا کپڑا لٹکانے لگا اور میری پٹلی میں تلوار کی ضرب جو تھی اوسکو میں ڈبا پینے لگا اور ایسا حال تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اوس ضرب کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تحقیق ظاہر کر دیا تھا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی عامر کے سفیروں کے آنیکے وقت واقع ہوئی ہیں

بہیقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نبی عامر کے سفیر آئے ابنہیں عامر بن الطفیل اور ابوبکر بن قیس اور خالد بن جعفر تھے یہ لوگ قوم کے رئیس

اور خنیا طین تھے عامر بن الطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ لوگ
یہ ارادہ نہ کیا کہ آپسے بے وفائی اور دھوکہ کرے عامر نے اربد سے کہا جو وقت ہم اس مرد کے پاس
آویں گے تو میں تیری طرف سے اسکا منہ پیر دنگا جب میں ایسا کروں گا تو تو اس کے تلوار مار دیجو جبکہ
وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عامر نے کہا اے محمد مجھ کو چوڑی بچے اپنے فرمایا
نچوڑو لگا ہیا تنگ کہ تو اللہ تعالیٰ واحد پر ایمان لاوے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسکی خواہش سے انکار کر دیا تو عامر نے کہا سن بیٹھے واللہ اس شہر کو سرخ رنگ گھوڑوں اور
مردوں سے آپ پر بہرہ دنگا یعنی آپ پر جائے تنگ کرو لگا جبکہ عامر نے پیٹھ پیری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل جبکہ یہ لوگ نکلا کر گئے عامر نے اربد سے
کہا اے اربد تیرا بھلا ہو جس شے کے واسطے میں تجھ کو مار کیا تا وہ کمان ہے یعنی تو نے آپ پر
وار کیوں نہیں کیا اربد نے کہا واللہ جس چیز کے واسطے تو نے مجھ کو مار کیا تا اس کا قصد میں
نہیں کیا مگر میرے اور اس مرد کے درمیان تو داخل ہو گیا کیا تلوار سے میں تجھ کو مار تا ہر وہ لوگ اپنے
شہروں کی طرف پلٹتے ہوئے چلے گئے جبکہ وہ لوگ بعض راستہ میں تھے اللہ تعالیٰ نے عامر
پر اسکی گردن میں طاعون کو بھیج دیا اللہ تعالیٰ نے اسکو ایک عورت کے مکان میں جو بنی سلول
سے تھی قتل کر ڈالا پھر اس کے اصحاب بنی عامر کی سرزمین میں آئے قوم نے پوچھا اے اربد کیا خبر لایا
ہے اس نے کہا ہلکا ویسی شے کی عبادت کی طرف بلایا ہے کہ میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں
کہ وہ شے میرے نزدیک ہوتی اور میں اپنے تیریا تنگ اس کے مارتا کہ اسکو مار ڈالتا
اربد اس گفتگو کے ایک دن یا دو دن بعد اپنے مقام سے اپنا اونٹ بیچنے کے واسطے نکلا اللہ تعالیٰ
نے اربد اور اربد کے اونٹ پر صاعقہ کو بھیج دیا اس نے دولین کو جلا دیا۔ اور ابو نعیم نے اس
حدیث کی روایت عرفہ بن الزبیر سے اسکی مثل کی ہے۔

بیہقی نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عامر بن الطفیل پر تیس صبح تک دعا فرماتے رہے آپکی دعا یہ تھی اللھم اکفنی عامر بن الطفیل

ہما شئت والبعث الیہ دار الفیۃ اللہ تعالیٰ نے عامرؓ پر طاعون کو بھیج دیا اوس نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

بہقی نے مول بن جمیل سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ کر عامر بن الطفیل بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اپنے اوس سے فرمایا اے عامر تو مسلمان ہو جا اوس نے کہا کہ اس شرط پر میں مسلمان ہوتا ہوں کہ کل اہل بوا دی میرے واسطے رہیں اور اہل شہر آپ کے لئے رہیں یعنی بادیہ پر میں حکمران رہوں اور شہر پر آپ حکمران رہیں آپ نے اس سے انکار فرمایا عامر ٹوٹ پھوٹ پیر کے گیا اور یہ کہتا جاتا تھا ما لشراے محمد آپ کے شہر کو اھیل گھوڑوں اور زچہ ان مردوں سے بہرہ دون گنا اور ہر ایک کجور کے درخت سے ایک گھوڑے کو ضرور باندھو لگا اپنے یہ دعا کی اللھم اکنفی عامرا و اہل قومہ وہ چلا گیا یہاں تک کہ جوقت وہ مدینہ کے درمیان بنی سلول کی ایک عورت کے مکان میں تھا اوس کے حلق میں ایک غدو دخل آیا اوسوقت اوس نے اپنے گھوڑے پر جست کی اور اپنا نیزہ لیا اور اُس کو جولان دیتا ہوا آیا اور وہ یہ کہتا تھا کہ یہ غدو دامنٹ کے غدو کی مثل ہے اور میری موت سلولہ کے گھر میں ہے اوس کا یہی حال تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھوڑے پر سے مرا ہوا اگر اور حاکم نے مسلم بن الماکوع کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اربد بن قیس اور عامر بن الطفیل دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عامر نے کہا کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو کیا آپ امر نبوت کو اپنے بعد میرے واسطے ٹھیرائیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امر نہ تیرے واسطے ہے اور نہ تیری قوم کے واسطے عامر نے کہا واللہ مدینہ کو گھوڑوں اور مردوں سے بہرہ دون گنا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس فضل سے باز رکھے جبکہ دونوں آپ کے پاس سے نکل کے گئے عامر نے کہا اے اربد بن محمد صلعم کو گفتگو کے ساتھ تجھے غافل رکھو لگا تو آپ کو تلوار سے مار دیکو اربد نے کہا تو ایسا ہی کر وہ دون پلٹ کے آئے عامر نے کہا اے محمد آپ میرے ساتھ کھڑے ہو جائے میں آپ سے گفتگو کروں گا نبی صلعم اوس کے ساتھ

کھڑے ہو گئے اور بد نے اپنی تلوار نیام سے نکال لی جبکہ اوس نے اپنا ہاتھ تلوار پر رکھا اوس کا ہاتھ
تغیر پر خشک ہو گیا وہ عامر کے پاس بنیں آیا اور تلوار مارنے سے تاخیر کی پھر دونوں پلٹ کے
چلے گئے جبکہ دونوں مقام رقم میں جو ایک چشمہ سے پونچے اللہ تعالیٰ نے اربد پر بجلی کو بھیج دیا بجلی
نے اوس کو قتل کر ڈالا اور عامر پر زخم کو بھیج دیا اوس نے اوس کو لے لیا عامر گیا اللہ تعالیٰ نے اپنا قتل
اللہ تعالیٰ کا عمل کل انتی اپنے قول شہید الحمال تک نازل فرمایا ابن عباس نے کہا ہے کہ معقبات
اللہ تعالیٰ کے امر سے ہیں وہ ہر ایک شے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے۔
یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عمرو بن العاص کو اسلام اور اونکے
آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی اور ابوالخیر نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اسلام سے میں کنارا
تھا اور جبکہ اسلام سے عداوت تھی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ میں حاضر ہوا میں نے نجات پائی
پھر میں جنگ احد میں حاضر ہوا میں نے نجات پائی پھر میں خندق میں حاضر ہوا اور میں نے نجات پائی میں نے
اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو کتنی دولت اور ثانی ہوگی واللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قریش پر ضرور غالب ہو جاوے گا
جبکہ میں حدیبیہ میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلح کی حالت میں واپس پہرے اور
قریش مکہ کو پلٹ کے آئے میں اپنے دل میں یہ کہتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں اپنے اسباب کے
ساتھ آئندہ سال میں داخل ہو جاؤں گے اس وقت نہ مکہ میرے کی جگہ ہے اور نہ طائف خروج سے
اچھی کوئی شے نہیں ہے اور میں اب تک اسلام سے دوری چاہتا ہوں میں یہ بہتر دیکھتا ہوں کہ اگر
محل قریش اسلام قبول کر لیں گے میں مسلمان نہ ہوں گا میں مکہ میں آیا اور میں نے اپنی قوم کے آدمی جمع کئے
وہ لوگ میری رائے کو وقعت سے دیکھا کرتے تھے اور میری بات سننے تھے اور جو امر دشوار و آسان
زمانی سے اونہر آتا او میں وہ مجھ کو مقدم کرتے تھے یعنی اوں لوگوں سے جو جہاں میں تم لوگوں میں کہو نہ
ہوں او نہوں نے کہا ہم لوگوں میں تم صاحب الراے ہو میں نے اوں سے کہا تم لوگ جانتے ہو

واللہ میں دیکھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا عظیم امر ہے جو کل امور پر منگھڑ سے علو کرنے والا ہے تحقیق میں ایک رائے دیکھی ہے اونہوں نے پوچھا وہ کیا رائے ہے کہا ہم نجاشی کے پاس چلے جاویں اور اس کے ساتھ رہیں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہو جائیں گے تو ہم نجاشی کے پاس رہیں گے اور نجاشی کے ہاتھ کے نیچے ہم رہیں گے تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ دوست ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے نیچے رہیں اور اگر قریش غالب ہو گئے تو ہم وہ لوگ ہونگے جو معروف ہیں سب نے کہا یہ اعلیٰ رائے ہے عمرو نے اون سے کہا کہ تم جو میری نجاشی کو یہ بھیجا کرتے ہو اسکو جمع کرو بہت کثرت سے نجاشی کو ہماری سرزمین کی جو چیزیں بھی جاتی تھیں اون میں زیادہ دوست تحفہ چھڑاتا چلے جمع کئے پر ہم اپنے ملک کے نکلے یہاں تک کہ ہم نجاشی کے پاس آئے واللہ میں نجاشی کے پاس ہی تھا کیا ایک اس کے پاس عمرو بن امیہ الضمری آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن امیہ کو اپنا نامہ دیکر نجاشی کے پاس بھیجا تھا اور نجاشی کو لکھا تھا کہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان کانکح میرے ساتھ کرو عمرو بن امیہ نجاشی کے پاس داخل ہوا پر اس کے پاس سے نکل کے چلا گیا میں نے اپنے اصحاب سے کہا یہ عمرو بن امیہ ہے اگر میں نجاشی کے پاس داخل ہوں گا اور نجاشی سے عمرو بن امیہ کے واسطے سوال کروں گا اگر نجاشی نے مجھ کو اسے دے دیا تو میں عمرو بن امیہ کی گردن مار دوں گا جو وقت میں یہ کام کروں گا تو میں قریش کو مسرور کروں گا اور جو وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو میں قتل کروں گا لوں گا۔ تو قریش کی طرف سے میں کفایت کروں گا میں نجاشی کے پاس داخل ہوا جیسے میں سجدہ کیا کرتا تھا میں نے اسکو سجدہ کیا اس نے مجھے رحبا کہا اور دوست صادق لکھ کر پوچھا کیا اپنے ملکوں سے میرے واسطے کوئی شے بدیہ لایا ہے میں نے کہا ہاں اسے بادشاہ میں تیرے واسطے بہت سے چمچے بدیہ لایا ہوں پھر میں نے اون چمچوں کو اس کے پاس پیش کیا اس نے بہت پسند کئے اس نے اون چمچوں میں سے بہت سے اپنے بھائیوں کو تقسیم کر دیے اور باقی چمچوں کے واسطے حکم دیا وہ ایک جگہ میں داخل کئے گئے جبکہ میں نے اس تحفہ کے نجاشی کے نفس کو خوش دیکھا میں نے اس سے کہا اے بادشاہ میں نے ایک مرد کو دیکھا ہے جو تیرے پاس سے وہ نکل کے گیا ہے وہ مرد ہمارے شہر کا

سفیر ہے اوس دشمن نے ہلکواکیلا کر دیا ہے اور ہمارے اشرفوں اور ہمارے اچھے لوگوں کو قتل کر ڈالا ہے تو اوس قاصد کو مجھے دے دے میں اوسکو قتل کر ڈالوں گا نجاشی میری یہ گفتگو سنکر غضبناک ہوا اور اوس نے اپنا ہاتھ اڑھایا اور میری ناک پر نہایت زور سے مارا جس سے میں نے یہ گمان کیا کہ میری ناک اوس نے توڑ ڈالی میرے غمنوں سے خون بہنے لگا میں اوس خون کو اپنے کپڑوں میں لیتا تھا مجھکو اسقدر ذلت پہونچی کہ اگر زمین ہیٹ جاتی تو میں اوس میں سما جاتا خون جو بہ رہا تھا کچھ اوس کے مٹیڑا پر میں نے اوس نجاشی سے کہا اے بادشاہ اگر مجھکو یہ گمان ہوتا کہ جو بات میں تجھے کہوں گا تو اوسکو مکروہ جانے گا تو میں اوس کا سوال تجھے نہ کرتا نجاشی نے کہا اے عمرو تو اوس شخص کے قاصد کو مجھے مانگتا ہے کہ جس کے پاس وہ ناموس اکبر آتا ہے جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے پاس آتا تھا تاکہ تو اوسکو قتل کر ڈالے عمرو نے کہا کہ جس حالت پر میں تھا اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو اوس سے متغیر کر دیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس حق کو عرب اور عجم نے پہچان لیا اور تو اوس کی مخالفت کرتا ہے میں نے پوچھا اے بادشاہ کیا تو اسکی شہادت دیتا ہے اوس نے کہا بیشک اللہ کے نزدیک میں اسکی شہادت دیتا ہوں اے عمرو تو میری اطاعت کر اور اوس نبی کا اتباع کرو اللہ ضرور وہ نبی حق پر ہے اور وہ نبی اون لوگوں پر ضرور غالب ہوگا جو لوگ اوس کے مخالف ہوں گے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اوکے لشکر پر غالب ہوئے تھے میں نے نجاشی سے پوچھا کیا اسلام پر اوس نبی کے واسطے تو مجھے بیعت لیتا ہے اوس نے کہا بیشک اوس نے اپنا ہاتھ پہلایا اور اسلام پر مجھے بیعت لی۔ اور اسی حدیث کو ابن ہشام اور بیہقی نے دوسری وجہ سے عمرو بن العاص سے روایت کیا ہے۔

بیہقی نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ عمرو بن العاص سرزمین حبشہ سے آئے تو وہ خانہ نشین ہو گئے اور دوستوں کی طرف نکل کے نہیں گئے اقل لوگوں نے کہا عمرو کا کیا حال ہے کہ گھر سے باہر نہیں نکلتے عمرو نے کہا کہ حبشی لوگ یہ زعم کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا صاحب نبی ہے۔

ابن عساکر نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی رات تمہارے پاس ایک مرد چھکی مہجرت کر کے آئیگا عمرو بن العاص آئے اور مسلمان ہو گئے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو دوس کو سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن سعد نے کہا ہے ہمے واقعہ کی حدیث کی ہے واقعہ سے ولید بن مسلم نے سفیرین عبید اللہ الدوسی سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ ام شریک الدوسیہ کا شوہر جوالو العکر تھا مسلمان ہو گیا اور اس نے ابو ہریرہؓ اور دوس کے قبیلہ کے ساتھ ہجرت کی جو وقت دوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی ام شریک نے کہا میرے پاس ابو العکر کے قرابت دار آئے اور انہوں نے مجھ سے بڑھ چا شاید تو اس نبی کے دین پر ہے میں نے کہا واللہ میں اسی کے دین پر ہوں انہوں نے منکر کہا ہم تجھ کو ضرور عذاب شدید دینگے انہوں نے میرے ساتھ ایک ایسے اونٹ پر سوار کیا جو نہایت کم رفتار تھا جبکی رفتار سے سوار کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور اون کے اونٹوں میں بد اونٹ اور زیادہ سخت تھا مجھ کو وہ شہد کے ساتھ روٹی کھاتے اور پانی کا ایک قطرہ نہیں پلاتے تھے یہاں تک کہ جو وقت دو پہر دن ہو گیا اور آفتاب گرم ہوا ہم لوگ گرمی کی شدت سے ٹھیرنے والے تھے ہمارے ساتھ کے لوگ اتر پڑے اور انہوں نے اپنے مکمل اور ڈیرے کھڑے کر دیے اور مجھ کو انہوں نے دھوپ میں چھوڑ دیا میری یہ حالت ہوئی کہ میری عقل اور میری سماعت اور میری بصیرت جاتی رہی انہوں نے میرے ساتھ یہ معاملہ دین دن تک کیا اور تیس دن مجھے کہا جس دین پر تو ہے اوسکو تو ترک کر دے ام شریک نے کہا کہ میں نہیں سمجھ سکی کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں مگر میں نے ایک کل بعد ایک کل تین دن بھی (یعنی میرے حواس مختل ہو گئے تھے) میں آسمان کی طرف اپنی اونٹنی سے توجہ رکھا اٹھا کہ اتنی ہی

ام شریک نے کہا واللہ میں اس حالت پر تھی اور مجھ کو نہایت مشقت اور تکلیف پہنچتی تھی۔
 ایک بٹیک نے ایک ڈول کی خنکی اپنے سینہ پر بٹکی بیٹے اوس ڈول کو لے لیا اور اوس میں سے ایک سانس
 بہر پانی پیا پھر وہ ڈول مجھے لے لیا گیا میں اوسکو دیکھنے لگی یکایک بیٹے اوسکو دیکھا کہ وہ ڈول آسمان
 اور زمین کے درمیان معلق ہے مجھ کو اوس قدرت نہیں ہوئی پھر وہ دوسری بار میری طرف ٹسکایا گیا
 بیٹے اوس میں سے ایک سانس بہر پانی پیا پھر وہ ڈول اوپر اٹھایا گیا میں اوسکو دیکھتی رہی یکایک
 بیٹے دیکھا کہ وہ ڈول آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہے پھر وہ ڈول تیسری بار میری طرف
 ٹسکایا گیا بیٹے اوس میں سے اتنا پانی پیا کہ میں سیراب ہو گئی تھی بیٹے اوسکو اپنے سر اور چہرہ اور کپڑوں
 پر بٹھوایا ام شریک نے کہا وہ لوگ اپنے اپنے دیروں میں سے باہر نکلے اور اوسوں نے دیکھا اور
 مجھے پوچھا تیرے پاس کمانے یہ پانی آیا بیٹے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے مجھ کو نصیب ہوا ہے
 اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نصیب کیا ہے وہ لوگ یہ دیکھ کر اوسکر اپنی اپنی مشکون اور ظروف کی طرف
 جلد دوڑے ہوئے گئے اور انہوں نے اون کو سربستہ پایا اون کے منہ نہیں کھلے تھے اونہوں
 نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو تیرا رب وہی ہمارا رب ہے اور اس جگہ میں جو شے تجھ کو نصیب
 کی ہے اوسی رب نے نصیب کی ہے اس کے بعد کہتے تیرے ساتھ جو معاملہ کیا وہ کیا وہی
 رب ہے جس نے اسلام کو شروع کیا ہے وہ سب لوگ مسلمان ہو گئے اور اونہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور میری جو فضیلت اور پیرتی اور جو احسان اللہ تعالیٰ
 نے مجھ پر کیا تھا وہ اوسکو پہنچاتے تھے ام شریک وہی عورت ہے جس نے اپنا نفس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو بہہ کر دیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہا جس عورت نے اپنا نفس کسی مرد کو
 جبوقت بہہ کر دیا اوس میں خیر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وامرأة مومنہ ان
 وہبت نفسها للنبی جبکہ یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تیری ہی میں اللہ تعالیٰ
 تیرے واسطے ضرور عزت کرتا ہے۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہجو عارم بن الفضل نے خبر دی ہے اون سے حماد بن زید نے

یحییٰ بن سعید سے حدیث کی ہے کہ ام شریک الدوسیہ نے آخر رات میں ہجرت کی یکایک سوکری
سیسہ پر ایک ڈول ملا ایک توشہ دان رکھا ہوا موجود پایا گیا اس نے پانی پیا پھر اردن لوگوں کو آخر شب
کے اندھیرے میں کوئی کرنے کے لئے اٹھایا ایک یہودی نے کہا میں آواز کو زیادہ سننے والا ہوں
ام شریک راستہ میں یہودی کے ساتھ جا رہی تھیں اور روزہ رکھ لیا تھا یہودی نے اپنی زوجہ کے
کہا کہ اگر تو اس عورت کو پانی پلائے گی تو میں تیرے ساتھ بڑے طور سے پیش آؤں گا ام شریک
بے طعام اور بے آب رہیں یہودی عورت ام شریک کو پانی پلاتی تھی ام شریک کتنی تھیں واللہ انہ
مجھ کو پانی نہیں پلایا راوی نے کہا ہے ام شریک کے پاس ایک عکہ تھا جو شخص اس کے پاس
آتا اسکو وہ عاریت دے دیتی تھیں ایک موتے اسکی قیمت کرنی چاہی ام شریک نے کہا میں
تینچٹ بھی نہیں ہے پھر انہوں نے اس عکہ میں ہونک بھری اور اسکو دھوپ میں لٹکا دیا۔
ایک ایک سوہ عکہ گئی سے بھرا ہوا موجود پایا گیا راوی نے کہا ہے لوگ یہ بات کہتے تھے کہ ام شریک
کا عکہ اللہ تعالیٰ کی آیات میں سے تھا اور اس حدیث کے موصو لہ طرق بھی ہیں کہ باب تکثیر طعام
اور اس سے جو باب ملا ہوا ہے اس میں وہ طرق آئینگے۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو بنی سلیم کے سفیرون کے آنے
میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے روایت کی ہے کہ کچھ ہشام بن محمد نے بخروی ہے اور انکو بنی سلیم کے ایک مرد نے
بخروی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد کا نام قدر بن عمار تھا مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس سفیر ہو کر آیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے آپ سے یہ عہد کیا کہ اپنے قوم کے ایک ہزار
آدمی سب سوار آپ کے پاس لاؤں گا پھر اس مرد کی قوم کے لوگ آئے اس کے ساتھ نو سو آدمی نکلے
انھیں مدینہ میں ایک سوا دھبی چمچے رہ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا ایک ہزار
کا نکلنا کہاں ہے لوگوں نے عرض کی کہ ایک سو مرد اس خوف سے کہ ہمارے اور بنی کنانہ کے

درمیان حرب ہستی قبیلہ میں رہ گئے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اونکی طرف کیا کچھ ہوتا ہے اس سال میں کوئی ایسی شے جسکو تم مکروہ سمجھتے ہو نہ مانگیں اون لوگوں نے باقی سواروں کے پاس کسی کو بھیجا وہ لوگ مقام ہدآہ میں آپ کے پاس آئے جبکہ لوگوں نے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز سنی عرض کیا یا رسول ہمارے پاس مخالف لوگ آ رہے ہیں آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس میں تمہارا نفع ہے تمہارا منہ نہیں ہے یہ سلیم بن منصور ہیں جو آئے ہیں۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو زیادہ اسلامی کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے کہ حکم ہشام بن محمد نے خبر دی ہے ہشام کو جعفر بن کلاب الجعفری نے نبی عام کے شیوخ سے خبر دی ہے اون شیوخ نے کہا ہے کہ زیاد بن عبد اللہ بن مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئے آپ نے اونکے واسطے دعا کی اور اپنا دست مبارک اون کے سر پر رکھا پھر آپ اپنا دست مبارک اونکی ناک کی طرف پراتے ہوئے آئے نبی ہلال یہ کہتے تھے کہ ہم ہمیشہ زیاد کے چہرہ میں برکت کو پہچانتے تھے اور ایک شاعر نے علی بن زیاد کی تعریف میں یہ اشعار کہے ہیں۔

یا ابن الذی سح الرسول براہ	و دعا لہ بالخیبر عند الجحہ
اے ابوبکر! جس کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک پیرا ہے اور اوس کے لئے مسجد میں قبر ہے ساتھ دعا فرمائی ہے۔ ۱۲	
یعنی زیاد والا پیدہ سوا ہ	من غائر اور تمہم او منجہ
سیری مراد وہی زیاد ہے نہ دوسرا شخص جو زیاد کے سوا غور کار ہنے والا ہے یا تمامہ کار ہنے والا ہے یا خب کا رہنے والا ہے۔ ۱۲	
ما زال ذاک النور فی عینہ	حتی تبوء بیتہ فی لمحہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا جو ذرہ بتا دہ ہمیشہ اوسکی ناک پر قنایا خشک کر اوسکی زیادہ نے اپنا گھر قبر
میں طیسرا یا یعنی وہ مر گیا ۱۲

یہ باب اوس شجر کے بیان میں ہے جو ابوسبرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہوشام بن محمد نے خبر دی ہے اون سے ولید بن عبد اللہ الجعفی نے اپنے
باپ سے حدیث کی ہے اور اُن کے باپ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے اون شیوخ نے
کہا ہے کہ ابوسبرہ زید بن مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفیر ہو کر آئے اور اون کے ساتھ
اونکے دو قرآن سبرہ اور عزیز تھے ابوسبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے پشت دست میں ایک
رسولی ہے جس نے میری سواری کے اونٹ کی مہارت ماننے سے جبکہ باز رکھا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیز جبین بیکان نہ تھی مانگا اور اوسکو اوس رسولی پر مارنے لگے اور
ابوسبرہ دست مبارک پیرتے رہے وہ رسولی چلی گئی۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو جریر کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

بہیقی نے جریر البجلی سے روایت کی ہے کہ اے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے
اپنا حلقہ پنا اور میں داخل ہوا آپ اوس وقت خطبہ پڑھ رہے تھے آدمیوں نے مجھ کو دیکھنا شروع کیا
میں نے اپنے مجلس سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے امر کا کچھ ذکر کیا ہے اوس نے
کہا ہاں تمکو اچھے طور سے یاد فرمایا ہے اوس درمیان کہا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ کے روبرو
کوئی شخص پیش آیا اپنے فرمایا کہ اس دروازہ سے یا اس راستہ سے تم لوگوں کے پاس وہ شخص
داخل ہو گا جو بہتر اس میں کا ہے اور اوس کے چہرہ میں بادشاہی کی علامت ہے۔

شیخین نے جریر سے روایت کی ہے کہ اے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا تم مجھ کو صاحب خلعہ سے راحت نہ دو گے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں گھوڑے کی پیٹھ پر

قائم نہیں رہ سکتا ہوں آپ نے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللہم ثبتہ واجعلہ ماویا مہدیا
آپ کی دعا کے بعد میں غلصہ کی طرف حملے کے دیر ہوسواروں میں گیا ہم سب سوار وہاں آئے
اور بننے اوسکو جلا ڈالا۔

ابونعیم نے جریر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں گھڑے پر قائم نہیں رہ سکتا تھا میں یہ
واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینہ پر مارا تاکہ
کہ میں آپ کے دست مبارک کا اثر اپنے سینہ پر دیکھوں اور آپ نے میرے لئے یہ دعا فرمائی اللہم ثبتہ واجعلہ
ماویا مہدیا اگلے بعد آپ کی دعا کے اثر سے اب تک میں اپنے گھڑے پر سے نہیں گرا۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیروں کے آنے

میں واقع ہوئی ہیں

بہیقی نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر آئے اونہیں سے زید انخل
تھے وہ لوگ مسلمان ہو گئے اور زید انخل کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید انخیل رکھا پھر
زید انخیل اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زید مدینہ کی
سب سے ہرگز نجات پناوینگے جبکہ شہر نجد کے پانیوں میں سے ایک پانی تک پہنچے
او کو توبہ آگئی اور وہ وہیں مر گئے اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے ابوعمیر الطائی سے
اسکی نقل کی ہے اور ابن درید نے اخبار مشورہ میں ابی مخنف سے اسکی نقل روایت کی ہے۔
نجاری نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اس درمیان کہ میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھا ایک ایک آپ کے پاس ایک دمی آیا اس نے آپ سے فاقہ کی شکایت کی
اور دوسرا آدمی آیا اس نے زہنی کی شکایت کی آپ نے فرمایا ابے عدی بن حاتم اگر متاری
حیات دماز ہوگی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ہودن نشین عورت حیرہ سے کچھ کرے گی یہاں تک
کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی وہ کسی کا خوف کرے گی مگر اللہ تعالیٰ کا منہ اپنے اور اپنے نفس کے

اس آیت اور کلام سے مراد یہ ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کرنے والے
کو کعبہ کی طرف سے کچھ کرے گی
یہاں تک کہ وہ کعبہ کا طواف کرے گی

درمیان یہ گفتگو کی کہ بنی طی کے وہ راہزن کمان جاوینگے جنہوں نے شہرون کو آگ لگا دی ہے اور آپ نے فرمایا اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم کسریٰ کے خزانوں کو ضرور فتح کرو گے میں عرض کی کیا کسریٰ بن ہرز کے خزانے اپنے فرمایا کسریٰ بن ہرز کے خزانے اور آپ نے فرمایا اگر تمہاری حیات دراز ہوگی تو تم ضرور دیکھو گے کہ مرادیسے حال میں باہر نکلیگا کہ اپنے دونوں ہاتھ سونے سے یا چاندی سے بھرے ہوگا اور وہ اس شخص کو ڈھونڈے گا کہ جو اس سے وہ سونا یا چاندی ملے وہ کسی کو بچا لے گا عدی نے کہا میں ہوں جن نشین عورت کو دیکھا کہ وہ کوفہ سے کوچ کرتی تھی بیان تاک کہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتی تھی وہ کسی کا خوف نہیں کرتی تھی مگر اللہ تعالیٰ کا اور جن لوگوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کئے تھے اون میں میں متاع عدی نے کہا اگر تم لوگوں کی حیات دراز ہوگی تو تم لوگ تیسری بات کو بھی دیکھ لو گے کہ سونے روپے کا لینے والا کوئی نہ ملیگا۔ یہی حق ہے کہ تیسری بات حضرت عمر ابن عبد العزیزؓ کے زمانہ میں واقع ہوئی پھر عمر بن اسید بن عبد الرحمن بن زید ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اس نے عمر ابن عبد العزیزؓ کو ہائی سال تک والی رہے واللہ عمر ابن عبد العزیزؓ نے مرے تھے کہ مرد ہمارے پاس عظیم مال لیکر آتا اور وہ یہ کہتا کہ جس جگہ تم لوگ فقرا میں مناسب دیکھو اس مال کو تقسیم کر دو آدمی وہ مال لیکر فقروں کو ڈھونڈتا اور کسی کو نہیں پاتا تا بیان تاک کہ اس کا مال لیکر پلٹ آتا اور وہ یہ کہتا کہ کن لوگوں کو یہ مال دون جنکو دیا جاتا وہ اون کو نہیں پاتا تا اصل مالک اپنا مال لیکر پلٹ جاتا تا حضرت عمر ابن عبد العزیزؓ نے آدمیوں کو غنی کر دیا تھا۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو طارق بن عبد اللہ کے آئے

میں واقع ہوئی ہے

یہی حق ہے طارق بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اس نے ہم لوگ مدینہ میں آئے جبکہ ہم مدینہ کی دیواروں کے نزدیک آگئے ہم اوتر بڑے لباس پہن رہے تھے پکا ایک چنے ایک ایسے مرد کو

موجود پایا جو دو چادرین اور اسکے جسم پر تین اور اس نے سلام علیک کی اور ہم سے پوچھا کہ ان کا ارادہ رکھتے ہوئے کما اس مدینہ کا اور وہ رکتے ہیں اور اس نے پوچھا تمہاری کیا حاجت اس مدینہ میں ہے ہم نے کہا کہ مدینہ کے غرمے اپنی قوت کی واسطے لینگے اور سوت ہمارے ساتھ ہماری ایک زنائی سواری تھی اور ہمارے ساتھ ایک سرخ اونٹ تھا اور اسکے مہارنگی ہوئی تھی اور اس مرد نے پوچھا کیا تم لوگ اپنا یہ اونٹ بیچتے ہو ہم نے کہا اتنے اتنے صاع تم کو ہم فروخت کرینگے طارق نے کہا ہمنے اونٹ کے عوض میں جو کچھ کاتا اور اس مرد نے اس میں سے کچھ کم نہیں کرایا اور اونٹ کی مہار پگڑالی اور چلا گیا جبکہ ہماری آنکھوں سے غائب ہو گیا ہم نے کہا ہم نے کیا کیا کہ ہم نے اپنا اونٹ اور شخص کے ہاتھ فروخت کیا جسکو ہم نہیں پہانتے اور نہ ہم نے اس کی قیمت لی جو عورت ہمارے ساتھ تھی اور اس نے کہا آپس میں ملامت نہ کرو واللہ میں نے ایسے مرد کا چہرہ دیکھا ہے جو تم سے بے وفائی نہ کرے گا میں نے کوئی شبیہ جو وہ ہوں رات کے چاند کے ساتھ شبہ اس کے چہرہ سے نہیں دیکھی تمہارے اونٹ کی قیمت کی میں ضامن ہوں وہ عورت یہ کہہ رہی تھی کہ دیکھا ایک مرد سامنے سے آیا اور اس نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رسول ہوں تمہارے غرمے یہ ہیں تم کماؤ اور سیر ہو جاؤ اور اونکو باپ لہو اور پورے لے لو۔

یہ باب اور آیتوں کے بیان میں ہے جو حضرت موت کے سفیروں کے

آنے میں واقع ہوئی ہیں

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے وائل بن حجر سے روایت کی ہے کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر پہنچی میں آپ کے پاس آیا آپ کے اصحاب نے مجھ کو یہ خبر دی کہ میرے آنے سے قریب پہلے آپ اپنے اصحاب کو میرے آنے کی خبر دی تھی۔

ابن سعد نے زہری اور عکرمہ اور عاصم بن عمر بن قتادہ وغیرہم سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے کہ حضرت موت کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ مسلمان

ہو گئے مخرس سے عرض کی یا رسول اللہ آپ دعا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ میری زبان کی روکاؤٹ کو دفع کر دے آپ نے اونکے لئے دعا فرمائی۔

ابن سعد نے کہا ہے کہ ہشام بن محمد نے ہکمو خبر دی ہے اور بنی ہاشم کے مولیٰ نے ابی عبیدہ سے جو عمار بن یاسر کے فرزندوں سے ہیں حدیث کی ہے کہا ہے کہ مخرس بن معد کرب سفارت پر اون لوگوں میں جو اونکے ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر آپ کے پاس سے وہ چلے گئے مخرس کو لقوہ ہو گیا اون لوگوں میں سے ایک جماعت پلٹ کے آئی اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ عرب کے سردار کو لقوہ نے مارا ہے آپ اوسکی دوا برہمہری فرمائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوئی لو اور اوسکو آگ میں گرم کرو پھر اوس کی آنکھ کے پوٹے پر سپرد و اسمین اوسکی شفا ہے اور اوسکی طرف اوس کی مصیر ہے واللہ اعلم بحوققت تم لوگ میرے پاس سے گئے تھے کیا کتا جس کے سبب سے یہ حادثہ واقع ہوا جو علاج آپ نے فرمایا کتا مخرس کیواسطے وہی کیا گیا مخرس کو صحت ہو گئی۔

ابن سعد نے کہا ہے ہکمو ہشام بن محمد نے خبر دی ہے ہشام سے عمرو بن مہاجر الکندی نے حدیث کی ہے کہ خصر موت سے کلیب بن اسد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے بحقوقت وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اونہوں نے یہ اشعار کہے۔

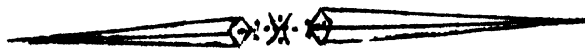
مثن و فر بہوت قوی بی غدا فرۃ	الیک یا خیر من یحیی و یتعل
ستر زمین پر بہوت سے جو خصر موت کا جنگل ہے لاری ہے جھکوا و قنی آپ کی طرف سے اچھے اون لوگوں میں سے جو برہنہ رہتے ہیں اور جو جو تاپنتے ہیں ۱۲	
شہرین اعلیٰ انصاف علی و جیل	ارجو نیاک ثواب اللہ یا رجل
دو مدینوں سے نہایت تیز چلا رہا ہوں اوسکو خوفناک راستہ میں اور اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ثواب کی اے مرد میں امید رکھتا ہوں ۱۳	
انت النبی الذی کن نخبہ	و بشرتنا بک التوراة والرسل

آپ وہ نبی ہیں جسکی ہم آدمیوں سے خبر دریافت کرتے تھے اور ہم لوگوں کو قوراۃ اور رسولوں نے آپ کی
بشارت دی تھی ۱۲۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے جو اشیعہ میں کے آنے کے وقت واقع ہوئی ہیں

ابن سعد اور بیہقی نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے
باس وہ قوم آتی ہے جو تم لوگوں سے قلوب میں زیادہ نرم ہے اس کے بعد اشیعہ میں آئے
جنہیں ابو موسیٰ اشعری تھے۔

عبدالرزاق نے کہا ہے ہکو معمر نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی
علیہ وسلم اپنے اصحاب میں ایک دن بیٹھے ہوئے تھے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اخرج اصحاب
السفینہ پیر آپ تھوڑی دیر ٹھہر گئے پھر آپ نے فرمایا سفینہ گزر گیا جبکہ وہ لوگ مدینہ کے قریب آ گئے
آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ آ گئے اون کو ایک مرد صالح لارہا ہے راوی نے کہا وہ لوگ جو سفینہ
میں تھے اشیعہ میں تھے اور وہ مرد جو اون کو لارہا تھا عمرو بن حمق انحر اعی تمہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم لوگ کہاں سے آئے ہو اور انہوں نے عرض کی ہم زبید سے
آئے ہیں آپ نے دعا فرمائی بارک اللہ فی زبید اون لوگوں نے عرض کی کہ موضع رمح کے باب میں دعا
فرمائیے آپ نے دوسری بار بھی دعا فرمائی بارک اللہ فی زبید انہوں نے عرض کی کہ موضع رمح کے باب میں دعا
فرمائیے آپ نے تیسری بار رمح کے باب میں فرمایا وہی رمح۔ اس حدیث کی روایت بیہقی نے کی ہے۔
ابن سعد نے عیاض الاشعری سے اللہ تعالیٰ کے قول فسوف یأتی اللہ بقوم یحییٰ ویموت
میں روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ قوم ابو موسیٰ الاشعری
کی قوم ہے۔



یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو عبدالرحمن بن عقیل کے آسنے میں واقع ہوئی ہیں

بیہقی نے عبدالرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہے کہ اسے اون سفیرون میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تھے میں گیا ہم سب لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے اور رہنے دروازے پر اپنے اونٹ بیٹھا دئے اور ہماری اسوقت یہ حالت تھی کہ جس مرد کے پاس ہم داخل ہوئے اوس سے بغض ہمارے نزدیک کوئی نہ تھا اور جبکہ ہم نکلے آؤ میوں میں کوئی شخص اوس مرد سے ہمارے نزدیک احب اناس نہ تھا جس کے پاس ہم داخل ہوئے تھے (یعنی رسول اللہ کے پاس جب ہم گئے آپ ہمارے نزدیک بغض اناس تھے اور جبکہ ہم آپ کے پاس سے نکل کے آئے تو آپ ہمارے نزدیک احب اناس تھے) ہم لوگوں میں سے ایک کہنے والے نے کیا رسول اللہ آپ اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام کے ملک کی مثل ملک کیوں نہیں چاہتے یہ بات سنا کر آپ ہنس دئے پھر اپنے فرمایا یقین ہے کہ تمہارا صاحب اللہ تعالیٰ کے نزدیک سلیمان سے افضل ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بعوث نہیں کیا مگر اوس کو ایک دعا عطا فرمائی ہے اور انبیاء میں سے وہ ہیں جنہوں نے اوس دعا سے دنیا کو لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا عطا فرمائی ہے اور ان انبیاء میں سے وہ ہیں کہ جسوقت ان کی قوم نے نافرمانی کی اوس دعا سے انہوں نے اپنی قوم پر دعا کی ہے قوم کے لوگ اوس دعا سے ہلاک کئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایک دعا عطا فرمائی ہے جس سے اوس دعا کو اپنے رب کے پاس چہا رکھا ہے وہ دعا قیامت کے دن میری امت کی شفاعت ہے۔

یہ باب اوس شعر کے بیان میں ہے جو ماغر بن مالک کے آسنے میں واقع ہوئی ہے

بیہقی نے جابر بن عبدالرحمن بن ماغر سے روایت کی ہے کہ ماغر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے

آپنے ایک تھوڑا ماعر کو یون دی کہ ماعر قوم سے آخر مسلمان ہوا ہے ماعر کا گناہ نہ کر لگا مگر ماعر کا ہاتھ ماعر نے اس شرط پر آپ سے بیعت کی۔ ماعر کا قصہ مشہور ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں جو فریضہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے نعمان بن مقرن کے بہت طرق سے روایت کی ہے کہ آپ کے مریضہ اور جنیہ کے چار سو مردوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا اپنے اپنے امر کے ساتھ ہر کو امر فرمایا پر آپ نے فرمایا اے عمران کو تو شہ راہ دو عمر فرمے گا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر کچھ ہوئے کچھ تمہیں اپنے پہر فرمایا ان کو زاد راہ دو عمر فرمے ہمارے واسطے ایک بالا خانہ کموا جہین توڑے خرے تھے اور وہ اس ہیئت پر تھے جیسے اونٹ بیٹھا ہوا ہوا دون خرمون میں سے چار سو شتر سواروں نے زاد راہ لی راوی نے کہا کہ جو لوگ کہ نخل کے گئے اونہیں آخر میں تمہیں اور خرمون کی طرف متوجہ ہوا مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ ان خرمون میں سے ایک خرمی کی ہی ہیکہ میں مفقود نہیں کی سب اپنی جگہ پر تھے اور گویا ہم نے ایک خرابی کم نہیں کیا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے زکین بن سعید سے روایت کی ہے کہ آپ کے ہم چار سو شتر سواروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے ہمیں کمانا لگا اپنے فرمایا اے عمر تم انکو بیجاؤ اور ان کو طعام کلاؤ اور انکو طعام دو عمر فرمے عرض کی میرے پاس نہیں ہیں مگر کچھ صلح کر کے جن سے میرے عیال قوت کرتی ہے ابو بکر فرمے گا اے عمر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو عمر نے کہا میں نے سننے کے طور پر سنا اور میں اطاعت کرتا ہوں عمر فرمے یہاں تک کہ بالا خانہ تک آئے اور قوم کے لوگوں سے کہا کہ بالا خانہ میں آؤ اور لو اونہیں سے ہر ایک مرد نے خبیس مقدار کو دوست رکھا اور تنے لئے پھر میں خرمون کی طرف توجہ سے دیکھا اور وقت قوم کے لوگوں میں سے میں آخر تمام مجھ کو یہ معلوم ہوا گویا ہم نے ایک خرابی کم نہیں کیا ہے۔

یہ باب اولن آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی سحیم کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

رضاطی نے ابو عبیدہ سے یوں روایت کی ہے کہ انفس بن سلمہ نبی سحیم کے سفیرون میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں
کو ان کی قوم کی طرف واپس کر دیا اور ان کو یوں امر فرمایا کہ اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاؤ اور
ان کو بانی کا ایک آفتابہ عطا فرمایا جس میں آپ نے لعاب دہن مبارک ڈال دیا تھا یا کھلی کر کے ڈالی
تھی اور اپنے فرمایا کہ نبی سحیم کی طرف پیغام لے جاؤ یہ لوگ اس آفتابہ کا بانی نبی سحیم کی سببی میں چہر
دین اور اپنے سر اوپے رکھیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سر اسلام کی عزت سے اوپے کئے ہیں۔
ساوی نے کہا ان لوگوں میں سے کسی مرد نے نیلہ کی پیروی نہیں کی اور ان میں سے ہرگز کوئی
خارجی نہیں نکلا۔

یہ باب اولن آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی شیبان کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن سعد نے قیلہ بنت خرمہ سے روایت کی ہے کہ اسے شیبان کے سفیر کے ساتھ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور سوقت آپ ایسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے
پاؤں پر حلقہ کے طور پر تھے جبکہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کی حالت میں بیٹھے دیکھا
میں خوف سے کانپنے لگی آپ کے ایک جلیس نے کہا یا رسول اللہ یہ سیکینہ کا نب رہی ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو نہیں دیکھا اور سوقت میں آپ کی پشت مبارک کے پاس تھی اور یہ فرمایا
اے سیکینہ آرام کر اور امینان کر کہ جبکہ آپ نے اس کلمہ کو فرمایا میرے دل میں جو رعب داخل ہوا
اللہ تعالیٰ اس کو لے گیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو نبی عذرہ کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے (طبقات) میں اور ابوسعید نے (شرف المصطفیٰ) میں علی بن مقداد بن زحل بن عمر الخدری سے زحل نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ زحل بن عمرو الخدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارت پر آئی اور اپنی قوم کے بت سے جو باتیں سنی تھیں آپ کو اوس نے خبر دی آپ نے فرمایا کہ وہ سون جن ہے سوسلمان ہو گیا ہے۔

ابن عساکر نے متصل سند سے زحل بن عمرو الخدری سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نبی عذرہ کا ایک بت تھا جس کا نام حمام تھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا ہم لوگوں نے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تھا یا نبی ہذا بن حرام ظہر الحق واودی حمام ووقع الشکر الاسلام راوی نے کہا ہم اس سے گبر لگے اور اس آواز نے ہم کو خوف میں ڈالا ہم کچھ دنوں ٹھہرے رہے پھر سنے ایک آواز سنی وہ یہ کہتا تھا۔

یا طارق یا طارق لبعث البنی الصادق یوحی تالوق صدع صاوع یا رض تہامہ تہامہ اسلامتہ ولحاضیہ السلامتہ و ہذا الوداع منی الی یوم القیامہ پھر وہ بت لوند ہا گر پڑا زحل نے کہ میں نے کچھ کر دیا یا شک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میری قوم کی ایک جماعت آئی میں سلمان ہو گیا اور سنے جو کچھ بتاتا اوس سے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا وہ کلام جن کا کلام ہے۔

یہ باب اون آیتوں کے بیان میں ہے جو نبی نجران کے سفیرون کے آنے میں واقع ہوئی ہیں

ابن اسحاق اور یحییٰ نے اور طبرانی نے (موسط) میں کرزن علقمہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ نجران کے نصاریٰ کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سات شتر سوار تھے اون میں حارث بن علقمہ تھا کہ نصاریٰ کا عالم اور ان کا امام تھا اور دم کے بادشاہوں نے اوس کو خلعت اور کثیر مال

دئے تھے اور اوسکی خدمت کی تھی اور اوس کے لئے بہت سے کنبے بنائے تھے اوس کے ساتھ اسلئے
 اپنی عطائیں اور بخششیں وسیع کی تھیں کہ دین نصاریٰ میں جو کچھ وہ اجتہاد کرتا تھا اور عمل اوسکا تھا
 اؤ کو اوس کے عمل اور اجتہاد کی خبر پہنچتی تھی جبکہ نصاریٰ نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 طرف بھیجا ابو حارثہ اپنے بخلہ پر سوار ہوا اور اوس کا بہائی کرز بن علقمہ اوسکو لہ جارا ہاتا کیا یک ابو حارثہ
 کے بخلہ نے ٹھوکر کھائی کرز نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدو عادی کہ آپ کو ہلاکت ہو ابو حارثہ نے
 سکر اپنے بہائی سے کہا بلکہ تو ہلاک ہو کر زرنے پوچھا اے بہائی میں کس لئے ہلاک ہوں ابو حارثہ
 نے کہا واللہ ضرور وہ وہی نبی ہے جسکا ہم انتظار کرتے تھے کرز نے اوس سے پوچھا تو اس امر کو جانتا
 ہے پہ پہنچو کون چیز اسلام سے منع کرتی ہے اوسنے کہا کہ قوم نصاریٰ اور قوم نصاریٰ کے لوگوں نے
 جو احسانات ہمارے ساتھ کئے ہیں کہ ہم کو خلعت دے ہیں بزرگی دی ہے اموال دئے ہیں اور پہلا
 اکرام کیا ہے یہ امور مانع ہیں قوم نصاریٰ نے آپ کی سمجیت سے انکار کیا ہے اور خلاف اختیار کیا
 ہے اگر میں اسلام قبول کروں گا تو جو چیزیں تو دیکھتا ہے وہ کل ہٹے وہ لوگ چھین لینگے اوس کے
 بہائی کرز نے ان باتوں کو اپنے دلمین چسپایا یہاں تک کہ اسکے بعد کرز سلمان ہو گیا۔ اور ابن
 سعد نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے مرسل طور پر کی ہے اور اوس حدیث میں
 یہ ہے کہ کرز کے بہائی نے کہا بلکہ تجھ کو ہلاکت ہو تو اوس مرد کو برا کہتا ہے جو مرسلین سے ہے وہ
 نبی ضرور وہ ہے جسکی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی ہے اور اوس کا ذکر تورات میں ہے ابو حارثہ
 کے بہائی نے یہ سکر پوچھا اوس کے دین سے تجھ کو کون چیز منع کرتی ہے ابو حارثہ نے کہا کہ قوم نصاریٰ
 نے ہم کو خوف دیا ہے خلعت دئے ہیں اور باقی باتیں اوپر کی حدیث کی مثل وارد ہوئی ہیں یہ سکر
 اوس کے بہائی نے حلف کیا کہ میں اپنے بالوں کو نہیں بٹونگا یہاں تک کہ میں زمین آؤں گا اور آپ
 پر ایمان لاؤں گا۔ اور اس حدیث کی روایت بھیقی نے نبی سعید بن عمر کے طریق سے کی ہے
 سعید نے اپنے باپ سے اونکے باپ سے اونکے دادا سے روایت کی ہے اور یہ روایت حدیث طویل
 کے درمیان ہے اور اس حدیث کی روایت ابو نعیم نے محمد بن المنکدر کے طریق سے کی ہے

محمد نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ہماری نے حذیفہ بن الیمان سے یوں روایت کی ہے کہ سید اور عاقب دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اپنے ملاعنت کا ارادہ کیا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے صاحب کے کہ آپ سے ملاعنت نہ کرو اللہ اگر آپ نبی ہونگے اور تو ملاعنت کر لگیا تو ہکو فلا حیت نہ ہوگی اور ملاعنت کے بعد ہمارا پس ماندہ کوئی نہ رہیگا آپ سے اون لوگوں نے کہا جو چیز آپ چاہتے ہیں ہم آپ کو دیتے ہیں۔ مسلم نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجو کو ہجران کی طرف بھیجا اون لوگوں نے کہا ہکو خیر و تم لوگ (یا اخت ہارون) کیا پڑھتے ہو اور جو فاصلہ زمانہ کا موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے درمیان ہے تم نے اس کو جان لیا ہے مغیرہ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے مجھے فرمایا کیا تم نے اون کو یہ خبر نہیں دی کہ جو انبیا اور صاحبین اون سے قبل تھے وہ لوگ اون کے ناموں سے انہی لوگوں کے نام رکھتے تھے۔

ابونعیم نے ابن عباس سے یوں روایت کی ہے کہ ہجران کے سفیر آئے اس وقت مباحلہ کی آیت نازل ہوئی اونہوں نے کہا ہکو تم دن کی صلت دیجئے وہ لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر کے پاس گئے اور اون سے مشورہ کیا اونہوں نے یہ اشارہ کیا کہ آپ صلح کرو اور آپ سے ملاعنت نہ کرو آپ وہی نبی ہیں جن کو ہم تو رات اور انجیل میں پاتے ہیں اہل ہجران نے آپ سے اس شرط پر صلح کر لی کہ دو ہزار حصے ہم آپ کو دیا کریں گے۔

ابونعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ آپ سے یہ ذکر کیا گیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل ہجران پر عذاب نازل ہو چکا تھا اگر وہ مباحلہ کرتے تو روئے زمین سے اون کی بیخ کنی ہو جاتی۔

ابونعیم نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ آپ سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس اہل ہجران کی ہلاکت کی سطرے بشارت دینے والا آگیا تھا میانک جو طائر خربت پرستے اور جو چڑھیں درخت پر تھیں وہ بھی اون کی ہلاکت کی بشارت دیتی تھیں اگر اہل ہجران ملاعنت پر اصرار

کرتے تو ہلاک ہو جاتے۔

احمد اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو جہل نے کہا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مین کھجے کے پاس دیکھوں گا کہ نماز پڑھ رہے ہیں مین آپ کے پاس ضرور آکے آپ کی گزوں کچل ڈالوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ اگر ابو جہل ایسا فعل کرے گا تو ظاہری طور سے ملائکہ اوسکو پکڑ لینگے اور اگر بیہوشی کی تمنا کرے گا تو سب مرد جاوینگے اور وہ لوگ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرینگے اور اپنی جگہ سے نکلیں گے اور اپنے مکانوں کو پلٹ کے جاوینگے نہ اپنے مال کو وہ پائینگے اور نہ اپنے اہل کو سب کو ہلاک ہوا دیکھیں گے خطیب نے مفسر اور متفق پر ایسی سند سے حسین محمود راوی بن قیس بن الربیع کے طریق سے شمرول بن قباث الکلبی سے یوں روایت کی ہے کہ وہ بخران کے سفیرون مین تھا اوس نے پوچھا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر خدا مین مین طاعت کرتا تھا جسکو کیشتے حلال ہے اپنے فرمایا کہ رگ کی نصد اور اگرچہ تجھکو کوئی مجبور کرے تو نیزہ وغیرہ کے زخم کا علاج کججو اور اپنی دو امین شیم کو شریک نہ کیجو اور سنا کو اپنے ذمہ لازم پکڑ لو اور جب تک تم بیماری کو نہ پہچانو تو کسی کا علاج کججو شمرول نے سنکر آپ کے زانوون کو بوسہ دیا اور کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہر طلب مین آپ مجھے زیادہ عالم ہیں۔ ابن ابی الدینا اور ابن عساکر نے ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین گھوڑا دوڑایا عبل کے نیچے سے اونکی ران کسل گئی ہاں بخران مین سے ایک مرد تھا اوس نے حضرت عمرؓ کی ران مین جو خال تھا اوسکو دیکھ لیا اوس نے کہا یہ وہی شخص ہے جسکا وصف ہم اپنی کتاب مین پاتے ہیں یہ شخص ہکو ہمارے ملکون سے باہر نکال دے گا۔

یہ باب ادون آیات کے بیان مین ہرکہ حشر کے سفیرون کے آنے مین واقع ہوئی ہیں

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسحاق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مرد بن عبد اللہ الاسدی آئے نبی اسد

یمن جو سفیر آئے تھے اونہیں وہ مسلمان ہو گئے انکی قوم کے جو لوگ مسلمان ہو گئے تھے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے صرد کو اونبرا میر مقرر کیا اور اون کو حکم دیا کہ جو لوگ تمہارے ساتھ مسلمان
 ہوئے ہین اونکے ہمراہ اون مشرکین سے جو تمہارے قریب رہتے ہین جہاد کرو صرد لنگھ کر گئے یہاں تک
 کہ جرش میں اونترے اور اوسکا محاصرہ ایک مہینہ کیا پھر اون کے پاس سے پیٹھ کے چلے آئے
 جو وقت وہ اونکے اوس پہاڑ میں تھے جبکا نام کشر تھا اہل جرش نے یہ گمان کیا کہ صرد اونکے پاس
 سے منہ پھیر کے یمن گئے ہین مگر نہایت کی حالت میں جرش کے لوگ صرد کی طلب میں نکلے یہاں تک کہ
 جو وقت اونہوں نے صرد کو پالیا صرد اونکی طرف مڑے اور اون سے سخت قتال کیا اور اہل جرش نے
 اپنے آدمیوں میں سے دو مردوں کو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا اون دونوں
 کی ایسی حالت تھی کہ کسی چیز کو ڈھونڈ رہے ہین اور دیکھ رہے ہین (یعنی گمراہ ہوئے تھے) اوس
 درمیان کہ وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عشا کے وقت افطار کے بعد تھے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا کہ تم نے بلا میں شکر ہے دونوں جرش میں نے کہا کہ
 ہمارے بلا میں ایک پہاڑ ہے جبکا نام کشر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہاڑ کشر میں
 ہے ولیکن وہ شکر ہے اون دونوں نے پوچھا اوس پہاڑ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 کی فرمائی کے اونٹ اب اوس پہاڑ کے پاس ذبح کئے جاتے ہین وہ دونوں مرد حضرت ابوبکر الصديق
 اور عثمان کے پاس بیٹھ گئے دونوں حضرات نے اون دونوں جرش میں سے کہا تمہارا بلا ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں کو تمہاری قوم کے مرنے کی خبر سناتے ہین تم دونوں آپسے یہ
 چاہو کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دین تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری قوم سے عذاب اٹھائے وہ دونوں
 آپ کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور آپسے اپنی قوم کی واسطے سلامتی کی دعا چاہی آپ نے یہ دعا فرمائی
 اللهم ارفع عنهم وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسے حال میں نکلے کہ اپنی
 قوم کی طرف پلٹے والے تھے اون دونوں نے قوم کو ایسے حال میں پایا کہ جسدن صرد بن عبد اللہ
 اون کے پاس پہنچے تھے یہ لوگ قتل ہوئے تھے اور وہ دن تھا جسدن رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کچھ کہ فرمایا تھا اور جس گٹری میں جو کچھ اپنے ذکر فرمایا تھا وہ فرمایا تھا اور
اوسدن اوسی گٹری میں قوم حرش قتل ہوئی تھی پھر حرش کے سفیر نکلے یہاں تک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے

یہ باب ادس شے کے بیان میں ہے جو معاویہ بن حیدرہ کے آنے میں واقع
ہوئی ہے

بیہقی نے معاویہ بن حیدرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا جبکہ میں آپ کی طرف پہنچا گیا اپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا تھا کہ تم لوگوں
پر اللہ تعالیٰ مجھ کو ایسی فتح سالی کے ساتھ اعانت کرے کہ تم کو ایسی تکلیف دے کہ تم حد سے زیادہ
الحاح کرو اور تمہارا سہ دلون میں اللہ تعالیٰ رعب ڈالے معاویہ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے
اشارہ کیا کہ آپ سنے میں نے ایسا ایسا حلف کیا تھا کہ میں آپ پر ایمان نہ لاؤں گا اور آپ کا اتباع
نہ کروں گا سو فتح سالی مجھ کو ہمیشہ حد سے زیادہ تکلیف دیتی رہی اور ہمیشہ رعب میرے قلب میں
رہا یہاں تک کہ میں آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

باب

ابن سعد نے زائل بن عمرو الجذامی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فروہ بن عمرو الجذامی روم کی
طرف سے عمان پر جوافض بلقا سے ہے عامل تھا وہ مسلمان ہو گیا اور اوس نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو لکھا کہ میں مسلمان ہو گیا فروہ کے اسلام کی خبر ملک روم کو پہنچی اوس نے اوس کو بلایا
اور کہا کہ تو اپنے دین کی طرف سے پہر جا ہم تجھ کو ملک کا مالک کر دینگے فروہ نے کہا کہ میں محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے دین کو چھوڑوں گا اور تجھ کو یہ معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت دی ہے
ولیکن تو اپنے ملک کے سبب بخل کرتا ہو ملک روم نے فروہ کو قید کر دیا پھر قید سے نکالا اور قتل کیا

اور سولی چڑھایا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو فرارہ کے سفیرون کے آنے میں

واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور بیہقی نے ابو جرحہ زید بن عبید السعدی سے روایت کی ہے کہ اسے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے تشریف لائے اور ہجرت کا فوان سنہ تھا آپ کے پاس بنی فرارہ کے سفیر آئے انہیں مرد تھے اور ان میں سے ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے شہر محط ناک ہو گئے اور ہمارے مویشی ہلاک ہو گئے اور ہمارے باغات خشک ہو گئے اور ہمارے عیال بہو کے ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے واسطے دعا فرمائے آپ منبر پر چڑھے

اور آپ نے دعا کی اور یہ کیا اللھم اسق بلادک و بساتنک و انشر حمتک و احی بلدک لمیت اللھم اسقنا غیشا مغیشا مریام لیا طبقا و اسقنا عاجلا غیر اجل نافعنا غیر ضرار اللھم اسقنا سفیارتا تقیا

عذاب و لا ہدم و لا غرق و لا محن اللھم اسقنا الغیث و انصرنا علی الاعداء اسقنا من ابو لبابین عبدالمذکر کہ ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ خرے خرمن کی جگہ میں ہیں ایسا نہ ہو کہ پانی سے اون کو نقصان پہنچے آپ نے فرمایا اللھم اسقنا حتی یقوم ابو بابر و یانایسہ قطبہ مریدہ بانارہ پانی اسقدر ہر سا کہ

چھ دن تک آدمیوں نے آسمان کو نہیں دیکھا اور اباباہ برہنہ کڑی ہو گئے خرمن کی جگہ کی دوری کو پڑتہ سے بند کرتے تھے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اسواں ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے کوئی آمد و رفت نہیں کر سکتا یہ بات سنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے

اور آپ نے دعا کی اللھم جو اینا و لا علینا اللھم علی الاکام و انظر اب و بطون الادویہ و سائب و الفجرینہ منورہ میں سے ابراہیسا پٹ گیا جیسے پلٹ پٹ جاتا ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو کعب بن مرہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے کعب بن مرہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی ضریر بد دعا کی میں آپ کے

پاس آیا اور آپسے مینے یہ عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصرت دی اور آپ نے جو کہا آپ کو عطا کیا اور آپ کی دعا قبول کی اور آپ کی قوم ہلاک ہو گئی آپ اللہ تعالیٰ سے اون کے واسطے دعا کیجئے آپ نے یہ دعا کی اللھم استغنا غیشنا مغیثا ہم کیا مر گیا عقد قاطبنا فاعنا غیرنا عا جلا غیرنا کثنا غنا غیرنا کعبے کما کہ ہم پر جمعہ نبین آیا یہاں تک کہ ہمارے واسطے بارش ہوئی۔

ابونعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی مفر کے کچھ آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اونہوں نے آپسے یہ سوال کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ ہکو پانی سے سیراب کرے آپ نے یہ دعا کی اللھم استغنا غیشنا مغیثا ہم کیا مر گیا عقد قاطبنا فاعنا غیرنا عا جلا غیرنا کثنا غنا غیرنا کعبے کما کہ ہم پر جمعہ نبین آیا یہاں تک کہ سات دن تک اون کو پانی برتا رہا۔

یہ باب ادب شے کے بیان میں ہے کہ بنی مرہ بن قیس کے سفیرون کے

آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابونعیم نے واقعی کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھے عبدالرحمن بن ابراہیم المری نے اپنے شیوخ سے حدیث کی ہے اونہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹے تشریف لائے تھے بنی مرہ کے سفیر نے سحری میں آپ کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا ملک کیونکر ہیں اونہوں نے عرض کی واللہ ہم لوگ قحط زدہ ہیں اور مال میں اصل اور خالص نہ رہا آپ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے آپ نے یہ دعا فرمائی اللھم استغنا غیشنا مغیثا ہم کیا مر گیا عقد قاطبنا فاعنا غیرنا عا جلا غیرنا کثنا غنا غیرنا کعبے کما کہ ہم پر جمعہ نبین آیا یہاں تک کہ سات دن تک اون کو پانی برتا رہا۔

ہر چند ہر دین دن خوب پانی برستا ہے اور مینے اونٹوں کو دیکھا وہ بیٹھے ہوئے کساتے ہیں گھاس
اتنی بڑھ گئی ہے اور ہماری بکریز میں ہمارے گھروں سے کہیں مجھے نہیں ہوتی ہیں وہ بیٹ کر آجاتی ہیں
اور ہمارے اہل میں دو پر کو رہتی ہیں یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محمد بن عبد اللہ
ہو صنف ذلک۔

یہ باب اس شے کے بیان میں ہے جو دایمین کے سفیرون کے آنے میں
واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری کے طریق سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے طریق سے روایت کی ہے کہ ماہ
کہ دایمین کے سفیر ایسے حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے پلٹ کے آ رہے تھے
آئے وہ دس آدمی تھے اون میں تمیم تھے وہ سب مسلمان ہو گئے تمیم نے عرض کی یا رسول اللہ
ہمارے ہمسایہ اہل روم ہیں اون کے دو قریے ہیں ایک کا نام عربی ہے اور دوسرے کا نام بیت
عینون ہے اگر اللہ تعالیٰ آپ کو شام کی فتح دے تو وہ دو نون قریے مجھ کو عطا فرما دیجئے آپ نے
فرمایا وہ دو نون تمہارے لئے ہیں اور تمیم کو اون قرین کیواسطے اپنے لکھدیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق
خلافت پر قائم ہوئے تو وہ قریے اون کو دے دئے۔

مسلم نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ ماہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
تمیم الداری آئے اور اونہوں نے آپ کو یہ خبر دی کہ وہ دریائے سوار ہوئے کشتی اونکو غیر راستہ
پر لے گئی وہ ایک جزیرہ میں اوتر پڑے اور اس جزیرہ کی طرف وہ نکل کر پانی کی طلب میں گئے ایک
ایسے آدمی کو اونہوں نے دیکھا جس کے بال اتنے بڑے تھے کہ وہ اون کو کیچ کر چیل رہا تھا انہوں نے
اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا میں جہاں سے ہوں اونہوں نے کہا تو مجھ کو بیان کی خبر دے
اوس نے کہا میں تنکو خبر ندنگی لیکن تم اس جزیرہ میں جاؤ اور اس میں بہرہ منکو معلوم ہو جائیگا ہم لوگ
جزیرہ میں داخل ہوئے لیکر ایک ایک مرد کو مقید نظر آیا اوس نے ہم سے پوچھا تم کون لوگ ہو کہنے

کہا ہم عرب میں سے آدمی ہیں اوس نے پوچھا وہ بنی جو تم لوگوں میں ظاہر ہوئے تھے وہ کیا ہوئے
 کہنے لگا اوس بنی پہ آدمی ایمان لائے ہیں اور اسکی تصدیق کی ہے اور اسکا اتباع کیا ہے اوس نے کہا
 یہ امر آدمیوں کے واسطے خیر ہے جو انہوں نے کیا ہے اوس نے کہا کیا (عین زعر) کی مجھ کو خبر ندو گے
 وہ کیا ہوا ہے اسکی خبر اسکو دی اوس نے سنا اس طور سے جس کی قریب تھا کہ دیوار کے اوس
 طرف نکل جاتا پھر اوس نے پوچھا کہ بیان کا نخل کیا ہوا کیا اس کے پہل بچتے ہوئے ہیں کہنے اوس کو
 خبر دی کہ اس کے پہل بچتے ہوئے ہیں یہ سنکر پہلی بار کی مثل اوس نے پھر جس کی پھر اوس نے
 کہا کہ اگر مجھ کو اذن دیا جائیگا تو میں کل شہزوں میں پہونگا غیر طیبہ کے فاطمہ نے کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم ان واقعات کو آدمیوں سے بیان کرو اور اپنے فرمایا
 یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

یہ باب اوس شہر کے بیان میں ہے جو حارث بن عبدکلال کے آنے میں
 واقع ہوئی ہے

ہمدانی نے انساب میں کہا ہے کہ حارث بن عبدکلال الحمری میں کے ایک بادشاہوں میں سے
 تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل اسکے کہ حارث داخل ہوا صحابہ
 یہ فرمایا اس راستہ سے تمہارے پاس ایک ایسا مرد داخل ہوگا کہ کریم الجبرین اور جمیع الخضرین ہے
 اس ارشاد کے بعد حارث داخل ہوئے اور مسلمان ہو گئے اپنے والد سے معاف کیا اور
 ان کے واسطے اپنے اپنی چادر مبارک پہنا دی۔

یہ باب اوس شہر کے بیان میں ہے جو بنی البکاء کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد اور ابن شاہین نے اور ثابتنے (دلائل) میں جب بن عبد اللہ بن ماعر البکائی کے
 طریق سے روایت کی ہے جب نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ سنہ نو میں تین آدمی بنی البکاء کے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک معاویہ ابن سہرود و سہراؤ نکا میثا بشر تیسرا جمیع بن عبد اللہ اور عینون کے ساتھ عبد عمر و نامی تمام معاویہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے مس کرے کی برکت میں چاہتا ہوں میرے فرزند بشر کے چہرہ پر آپ اپنا دست مبارک پیر کیے آپ نے بشر کے چہرہ پر ہاتھ پیرا اور انکو خاکستری رنگ بیٹریں عطا فرمائیں اور اوپر برکت کیو اسطے دعا کی جبکہ نے کہا کہ نبی بکا کو اکثر اوقات قحط سالی ہوئی اور اون لوگوں کو قحط سے کچھ مدد نہ نین پہونچا محمد بن بشر بن معاویہ نے اس باب میں اشعار کہے ہیں ۵

و ابی الذی مسح الرسول براسہ	و دعا لہ بالخیر و البرکات
میرا باپ وہ شخص ہے جسکے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پیرا اور اسکے لئے خیر اور برکات کے ساتھ دعا کی ۱۲	
اعطاه احمد اذا تاه اعمنرا	اعفوا لوالجل سن بالعبجات
عطا کین احمد نے میرے باپ کو بیٹریں جو وقت میرا باپ احمد کے پاس آیا وہ بیٹریں سفید رنگ کریم انسل جین توڑے درود والی تین تین ۱۲	
یطلان وفدا کے کل عشیتہ	ولیعو و ذاک الملاء بالعدوات
قحط بیٹریں ہر دینی تین جی میں آنے والوں کو عشا کے وقت درود سے اور وہ بہرنا عمو کرنا تا بہت سی صبحی اوقات میں	
لو کن من شمع دیورک ما سخا	و علی منی ما حیدیت صلاتی
وہ بیٹریں برکت دی گئیں احمد کی بخششوں سے یا درود سے برکت دی گئیں اور برکت دیا گیا بخششیں کرنے والا اس بخشش کرنے والے پر جب تک میں زندہ رہوں میری طرف سے درود پہونے۔	
بخاری نے تاریخ میں اور بخاری اور ابن مندہ نے (صحابہ) میں صاعد بن العلاء بن بشر کے طریق سے روایت کی ہے صاعد نے اپنے باپ سے اور کے باپ نے اون کے دادا بشیر بن معقل سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھ رسول اللہ صلی وسلم کے پاس آئے اپنے اون کے سر پر دست مبارک پیرا اور اون کے لئے دعا کی اون کے چہرہ پر رسول اللہ صلی وسلم	

کے مسکھ کی وجہ سے غم کی مثل تھا بشر کسی چیز پر ہاتھ نہیں پیرتے تھے مگر وہ عیب یا بیماری سے بری ہو جاتی تھی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو نجیب کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے کہا ہے واقعہ نے ہکو خبر دی ہے واقعہ نے کہا ہے جسے عبد اللہ عمرو بن زہیر نے ابو الجوہر شہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجیب کے سفیر سندوفین آئے اور انہیں ایک لڑکا تھا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میری حاجت روائی فرمائی آپ نے اوس سے دریافت فرمایا تیری کیا حاجت ہے اوس نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرما دین کہ میری مغفرت کرے اور مجھ پر رحم کرے اور میرے دل میں غنا پیدا کرے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم اغفر لہ وارحمہ واجعل غناہ فی قلبہ وہ سفیر لیٹ کے چلے گئے پھر وہ لوگ موسم حج میں بمقام منیٰ منیٰ سلمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے آپ نے اوس لڑکے کا احوال پوچھا اور لوگوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز اوس کو نصیب کی ہم نے اوس لڑکے کی مثل زیادہ قانع اوس چیز کے ساتھ نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتا ہوں کہ جمع سالہ میں وہ کامل ہو کے مرے گا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو سلمان کے سفیروں کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے واقعہ کے طریق سے واقعہ نے اپنے شیوخ سے یہ روایت کی ہے کہ سلمان کے سفیر شوال سلمہ میں آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے پوچھا تمہارے نزدیک تمہارے شہر کیونکر ہیں انہوں نے عرض کی قحط ناک ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے کہ ہمارے شہر میں اللہ تعالیٰ ہکو سیراب کرے آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم استقم فی بلادہم اور لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ آپ دعا میں اپنے ہاتھ اٹھائیے آپ نے ہاتھ اٹھانے سے باز کی کثرت ہوگی اور یہ امر اطیب ہوگا آپ نے

تبسم فرمایا اور اپنے ہاتھ یانٹک اٹھائے کہ آپکی دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی یہ وہ لوگ اپنے شہروں کی طرف پلٹ کے چلے گئے ادا اونوں نے اپنے شہروں کو ایسی حالت میں پایا کہ جہنم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تھی اوسیدن اور اوسی گھری میں پانی ہر ساتا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو محارب کے سفیرون کے آئینہ واقع ہوئی ہو

ابن سعد نے کہا ہے واقدی نے ہکجو خبری ہے واقدی نے کہا مجھے محمد بن صالح نے ابو جرہ اسہ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ سلمین محارب کے سفیر حجۃ الوداع میں آئے وہ دس آدمی تھے اون لوگوں میں ابوالحارث اور اونکا بیٹا خیر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمیہ کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا ایک چمکدار روشن سفیدی اونسکے چہرہ پر ہوگئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو جنات کے سفیرون کے آئے میں واقع ہوئی ہو

ابونعیم نے کہا ہے کہ جنات کا اسلام اور انکی سفارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہوئی ہے جیسے انسانوں کی سفارت فوج فوج اور قبیلہ بعد قبیلہ کے مکہ میں ادھر جرت کے بعد ہوئی ہے اور ابونعیم نے عمرو بن غیلان الشقفی کے طریق سے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل صفہ میں سے ہر ایک مرد کو اس مرد نے نیا جو عشا کا کانا ادا کرکے لانا تھا اور میں چوڑو یا گیا مجھ کو کسی نے نہیں لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حضرت ام سلمہ کے حجرہ کی طرف لے لیا پھر آپ اپنے ہمراہ مجھ کو لے گئے یانٹک کہ ہم بقیع غرقہ میں آئے آپ نے اپنے عصا سے ایک خط کینچا پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ اس خط میں تم بیٹھ جاؤ اور جب تک میں آؤں تم اس خط سے باہر نہ جایو۔ پھر آپ چلے گئے آپ جارہے تھے اور میں آپکی طرف نخل کے درمیان دیکھ رہا تھا جبکہ اتنی دوری تھی کہ میں آپ کو اس جگہ سے دیکھ رہا تھا ایک سیاہ غبار کی مثل براگینختہ ہوا اور متفرق ہو گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں میں یہ گمان کرتا ہوں کہ یہ ہوا زن کے لوگ

ہین اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر لیا ہے تاکہ آپ کو قتل کر ڈالیں مین لوگوں کے مکانوں کی طرف دوڑ کر جاؤں اور اذن سے استغاثہ کروں پھر میں نے اس بات کو یاد کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ وصیت کی تھی کہ جس جگہ بدین ہوں مین وہین رہوں میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن کو عصا سے مار رہے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ بیٹھ جاؤ وہ جنات لوگ بیٹھ گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ عمود صلیع شق ہو جائے پھر وہ لوگ اڑے اور چلے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ وہ لوگ جنات کے سفیر تھے اور انہوں نے مجھے تمنع اور زاد راہ چاہا تھا میں نے اذن کو ہر ایک استخوان سے جبکہ رنگ متغیر ہو گیا ہوا اور گوبر اور مینگینوں سے تمنع دیا وہ کوئی استخوان نہ پاؤں گے مگر اسپر وہ گوشت پاؤں گے کہ جب میں وہ گوشت کھایا گیا تھا اس پر وہ موجود ہو گا اور وہ کسی گوبر کو نہ پاؤں گے مگر اس میں وہ غلہ پاؤں گے جس دن کہ وہ کھایا گیا تھا۔

ابوالفہیم نے زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسکو صلیع کی نماز میں نہ کی مسجد میں پڑھائی جبکہ آپ مسجد سے پہرے تو اپنے دریافت فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کون شخص میرے ساتھ جنات کے سفیروں کی طرف آج رات کو جائیگا میں آپ کے ساتھ گیا ہم اتنی دور گئے کہ مدینہ کے کل پہاڑ ہم سے چپ گئے اور ہم ایک زمین فراخ کی طرف پہنچے یکایک بنے ایسے دراز قدمروں کو موجود پایا گیا وہ درازی میں نیزے تھے اور اپنے پاؤں کے درمیان اپنے کپڑے دھوتی کے طور پر یا اسطور پر بیٹھے ہوئے تھے جیسے پہلوان لنگوٹ کو پیٹ لیتے ہیں جبکہ میں نے انکو دیکھا جبکہ شدید لرزہ نے ڈھانپ لیا یہاں تک کہ خون سے میرے پاؤں مجھ کو روک نہیں سکتے تھے جبکہ ہم اوسے نزدیک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور مجھے فرمایا کہ اس کے درمیان تم بیٹھ جاؤ جبکہ میں بیٹھ گیا تو شک کی قسم سے جوشے تھی وہ کل مجھے دفع ہو گئی اور میرے اور ان کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزر گئے آپ نے قرآن شریف پڑھا وہ لوگ یہاں تک پہنچے کہ

فجر طلوع ہوئی پھر آپ تشریف لائے اور اپنے فرمایا کہ ہمارے پاس آجاؤ میں آپ کے ساتھ جلا گیا
 ہم تو بڑی دور گئے تھے آپ نے فرمایا کہ مڑو اور دیکھو جس جگہ وہ لوگ تھے کیا تم اس جگہ کسی کو
 دیکھتے ہو میں نے عرض کی کثیر سیاہی کو دیکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک
 زمین کی طرف نیچے کیا آپ نے گوبر کے ساتھ ایک ہڈی کو شریک کیا اور اسکو اونکی طرف پھینک دیا
 اور فرمایا کہ انہوں نے مجھے زاد طلب کیا میں نے اونکے واسطے ہر ایک استخوان اور گوبر زاد پھینکا
 ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا آپ نے
 فرمایا میرے واسطے پتھر تو بڑے لافین استنجا کرو لگا دو ہڈی اور گوبر نہ لاؤ میں نے عرض کی کہ ہڈی
 اور گوبر کی کیا حالت ہے یا رسول اللہ آپ کیوں منع فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کے
 سفیر جو قصبین کر رہے ہیں ان کے واسطے دعا کی وہ کسی بڑی اور کسی گوبر نہ کریں گے مگر اسطرح موجود پاویں گے۔
 ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ منورہ
 میں جنات کا ایک گروہ ہے جو وہ سلمان ہو گئے ہیں ان جنات میں سے جو شخص کچھ دیکھے تو تین
 دن تک افان دے اگر تیسرے دن کے بعد اسکو ظاہر ہو تو وہ اسکو قتل کر ڈالے اس لئے کہ
 وہ شیطان ہے۔

ابو نعیم نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے سفیر
 جزیرہ سے آئے جتنے دن جاہا انہوں نے اتنے دن آپ کے پاس اقامت کی پھر انہوں نے اپنے
 شہر میں کی طرف پلٹ جانے کی واسطے ارادہ کیا اور انہوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ انکو زاد راہ
 دین آپ نے فرمایا میرے پاس وہ چیز نہیں ہے جس میں تکو زاد راہ دون۔ ولیکن تم جاؤ جس ہڈی کے
 پاس سے تم گزرو گے وہ ہڈی تمہارے واسطے نازہ گوشت ہو جائے گی اور جس گوبر کے پاس سے
 تم گزرو گے وہ گوبر تمہارے لئے خرم ہو جائیگا اسلئے آپ نے گوبر اور ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے
 ممانعت فرمائی۔

احمد اور نزار اور ابو یعلیٰ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ایک مرد خیر سے لگا، اسکا پیچھا دومردوں نے کیا اور دوسرا مرد اون دونوں کے قدم بقدم چلا رہا تھا اور اون سے کتا متا کہ تم دونوں پلٹ جاؤ یہاں تک کہ اس دوسرے مرد نے اون دونوں کو بالیا اور دونوں کو پیر دیا پھر وہ مرد اس مرد سے جا ملا جو خیر سے نکلا تھا اور اس سے کہا کہ یہ دونوں شیطان تھے میں اون کے ساتھ ساتھ تیا یہاں تک کہ میں نے اون دونوں کو تجھے پیر دیا جو وقت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو میرا سلام آپ سے کہہ دیجو اور آپ کو یہ خبر کہ جو کہ میں اپنی قوم کے صدقات جمع کرنے میں مصروف ہوں اگر وہ صدقات آپ کے پاس بھیجنے کی صلاحیت رکھیں گے تو تو ہم آپ کے پاس بھیج دیں گے جبکہ وہ مرد مدینہ میں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو واقعہ سے خبر کی اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہائی سے امانعت کی۔

ابوالمشنج نے (العظمت) میں اور ابو نعیم نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سے کثیر نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ان کے دادا سے روایت کی ہے بلال بن اسحاقؓ نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے بعض سفر میں مقام عرج میں اترے جبکہ میں آپ کے قریب آیا میں نے آواز میں اور باہمی غور ایسے مردوں کا سنا جنکی زبانوں سے زیادہ تیز زبانیں میں ہرگز نہیں دیکھی تھیں یا وہ خصوصیت کے طور پر باتیں کرتے تھے میں یہاں تک ٹھہرا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہنس رہے تھے اپنے فرمایا کہ میرے پاس مسلمان جنات اور مشرکین جنات نے خبر لگا پیش کیا اور انہوں نے مجھے یہ سوال کیا کہ میں اونکو سکونت کی جگہ دوں میں مسلمان جنات کو جلس میں رہنے کی جگہ دی اور مشرکین کو غور میں کثیر نے کہا ہے کہ جلس قرعے اور پھاڑ میں اور غور وہ جگہ ہے جو پھاڑوں اور دریاؤں کے درمیان ہے کثیر نے کہا ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ جلس میں جسکو کچھ صدمہ پہنچا مگر وہ سلامت رہا اور غور میں کسی کو آفت اور صدمہ نہیں پہنچا مگر وہ قریب نہیں رہا کہ سلامت رہے یعنی اسکو سلامتی نہیں ہوئی (یعنی مشرکین جنات کی خباثت کی وجہ سے اسکو صحت نہیں ہوئی)۔

خلیب نے (رواۃ مالک) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اے کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تین چیزیں دیکھیں تھیں اگر آپ قرآن شریف نہ لاتے میں ضرور آپ پر ایمان لانا
 ہم پرے صحرا میں گئے جسکے اوسط راستے منقطع ہوتے تھے یعنی اوس سے آگے راستہ نہ تھا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آبدست کا پانی لیا اور دو متفرق نخل دیکھے آپ نے فرمایا اے جابر
 اون نخلوں کے پاس جاؤ اور اوس سے کھدو کہ دونوں ایک جائے جمع ہو جاؤ میں گیا اور اپنے
 اون سے کھادہ دونوں آئیے جمع ہو گئے گویا ایک جڑ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وضو کیا میں نے آپ کی طرف سبقت کی پانی لے گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کے شکم مبارک سے
 جو شے نکلے ہے شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو اوس پر مطلع کر لگا میں اوس کو کمالوں گا میں نے زمین کو صاف کر دیا
 پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے آبدست نہیں کیا آپ نے فرمایا بیشک آبدست
 کیا ہے ولیکن ہم انبیاء کے گروہ جو زمین کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ پاخانہ اور پیشاب کی قسم سے
 جو شے ہم لوگوں میں سے خارج ہو زمین اوس کو چپا دے پھر وہ دونوں نخل جدا ہو گئے اس درمیان
 کہ ہم چارہ تھے یکا یک ایک سیاہ سانپ سامنے سے آیا وہ نر ثعبان تھا اوس نے اپنا سر
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں رکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دھن مبارک
 اوس کے کان پر رکھا اور اوس سے اپنے سر کو شیشی کی پھر وہ ایسا غائب ہو گیا گویا زمین اوس کو
 نگھل گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوس سانپ سے آپ ڈر گئے تھے اپنی فرمایا کہ یہ جنات کا سفیر
 متاجنات ایک سورۃ کو بول گئے تھے اونہوں نے اس کو میرے پاس بھیجا تھا میں نے اون پر قرآن
 شریف کو کہو لے یا پھر ہم ایک قریہ تک پہنچے آدمیوں کا ایک گروہ ایک جاریہ کے ساتھ
 آیا وہ جاریہ ایسی حسین تھی گویا چاند کا ٹکڑا تھا جو وقت ابراہیم سے دور ہو جائے
 اور مجنوتہ تھی اوس کے اہل نے کہا یا رسول اللہ اس جاریہ کے باب میں اللہ تعالیٰ سے
 ثواب لیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اوس پر جو جن تھا اوس سے فرمایا تیرا
 براہو میں محمد رسول اللہ ہوں اوس کے پاس سے چلا جا اس ارشاد کے ساتھ ہی اوس جاریہ نے

اپنا نقاب پہن لیا اور حیا کی اور صحت کی حالت میں پلٹ کے چلی گئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حریم بن فاکت کے آنے

میں واقع ہوئی ہے

طبرانی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ ہر کہ حریم بن فاکت نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ سنیے میں اپنی ابتداء اسلام کی خبر دیتا ہوں اوس میں کیا کہ میں اپنے اونٹوں کی طلب میں تھارت ہو گئی میں نے بلند آواز سے بیچہ ندا کی اے خود بغیر ہذا وادی میں سخما قومہ یکا یکت میں نے سنا کہ ایک ہاتف جھکو آواز دیتا ہے اور وہ بیچہ اشعار پڑھتا ہے۔

عذیافتی باللہ ذی الجلال والمجد والنعمار والافضال

پناہ مانگ تولے جو ان اس اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو صاحب جلال اور صاحب مجد اور صاحب نعمار اور صاحب افضال ہے۔

واقترایات من الافعال ووحده الله ولا تبال

اور سورہ افعال کی آیتوں کو پڑھ اور اللہ تعالیٰ کو ایک جان اور پھر کسی چیز سے پرواہ نہ کر۔ میں یہ اشعار سنکر شدت سے خوف زدہ ہو گیا جبکہ میں اپنے میں آیا میں نے یہ اشعار کہے۔

یا ایہا الباقف ما تقول اے ہاتف تو کیا کہتا ہے۔

ارشد عندک ام تفصیل میں لسان ہدایت ما سبیل

کیا تیرے پاس رشد ہو یا اگر ہی ہے تجھ کو ہدایت ہو ہم سے بیان کر کیا راستہ ہے۔ اوس ہاتف نے یہ اشعار پڑھے۔

ہذا رسول اللہ ذو النجرات بشرب يدعو الی النجاة

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب خیرات ہیں شرب میں نجات کی طرف بلائے ہیں۔

جاء بیاسین وحامیمات وسورعب مفصلات

آپ یاسین اور حامیات اور دوسری سورتیں بعد منکرات کے لائے ہیں ۵

محرمات و محلات	یا مرن بالضموم و الصلوة
----------------	-------------------------

اور حرام اور حلال کو لائے ہیں روزہ اور نماز کے ساتھ ہم کو امر فرماتے ہیں ۵

وینزع الناس عن المنات	ینہی عن المنکر لالطاعات
-----------------------	-------------------------

باز رکھتے ہیں آدمیوں کو بدکاری سے منع کرتے ہیں منکرات سے نہ طاعات سے۔

یہ اشعاشکریں شہر پسر ہوا اور مدینہ میں داخل ہوا اور مسجد میں آیا۔ ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ میری طرف نکل کے آئے اور فرمایا حکم اللہ آؤ ہم کو تمہارے اسلام کی خبر پہنچ چکی ہے میں ایسے حال میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے آپ یہ فرما رہے تھے۔

ما من عبد مسلم توفاه حسن الوضوء ثم صلى صلوة يعقلها ويحفظها الا دخل الجنة

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنکر کہا کہ اس واقعہ کے گواہ ہمارے پاس لا حضرت عثمان نے خریم کی گواہی دی اور ابن عساکر نے دوسری وجہ سے قیس بن الربیع اسدی سے روایت کی ہو کہ اس نے خریم نے کہا اور اس کی حدیث کی مثل ذکر کیا اور شعر کے بعد یہ زیادہ کیا کہ خریم نے کہا میں نے ہاتھ سے کہتا رکھا کہ تو کون شخص ہو اس نے کہا میں عمر بن آثال ہوں اور نجد میں جو مسلمان جنات ہیں اون پر آپکا عامل ہوں اور میں تیرے اونٹوں کی کفایت یہاں تک کروں گا کہ تو اپنے اہل کے پاس جاوے گا میں وہاں سے نکلا یہاں تک کہ میں مدینہ کو آیا ایک مرد مجھے ملا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے اسلام کی خبر مجھ کو پہنچ چکی ہو میں نے اس مرد سے پوچھا تم کون ہو اوصوفیون نے کہا میں ابو ذر ہوں میں ایسی حال میں مسجد میں داخل ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے میں نے ایسی شہادت دی جو حق کی شہادت تھی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اپنے فرمایا کیا تم کو علم نہیں ہوا کہ اس شخص نے تمہارے اونٹ تمہارے اہل کے پاس پہنچا دیئے۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی اور ابن عساکر نے بھی دوسری وجہ سے خریم سے کی ہو اور اس میں بھی یہ کہ میں نے پوچھا تو کو

ہے اوس نے کہا میں مالک بن ابی بکر بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بحد کے جنات کے پاس بھیجا ہے میں نے اوس جتنی سے کہا کاش کوئی ایسا شخص ہو تا جو میرے یہ اونٹ میرے اہل کے پاس پہنچا دیتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ضرور جاتا اور سلمان ہو جاتا اوس جتنی نے کہا کہ تمہارے اونٹ تمہارے اہل کے پاس میں پہنچا دوں گا اون اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر میں سوار ہوا اور میں آیا یکایک میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر پایا جبکہ اپنے مجھ کو دیکھا فرمایا وہ مرد کیا ہوا جو تم سے اس امر کا خاص ہو ا تھا کہ تمہارے اونٹ پہنچا دیگا تم آگاہ ہو جاؤ کہ اوس مرد نے تمہارے اونٹ سالم پہنچا دیا

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو خنا فر بن التوئم الحمیری کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن درید نے (اخبار مشورہ) میں روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے چچا نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے ابن الکلبی سے اور انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خنا فر بن التوئم کا ہن تھا جبکہ میں کے سفیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام ظاہر ہوا اوس نے مراد کے اونٹ لوٹ لئے اور اپنے مال اور لکھو لیکر نکل گیا اور پھر کے ساتھ ملحق ہو گیا اور عہد جاہلیت میں اوس کا ایک جن تابع تھا اسلام کے زمانہ میں اوس نے اوس کو گم کر دیا تھا وہ اوس کے پاس نہیں آتا تھا اوس نے کہا کہ میں ایک رات اوس صحرا میں تھا یکایک وہ جن میری طرف اس طور سے اوتر ا جسطور پر عقاب اوترتا ہن خنا فر نے کہا میں نے پوچھا کیا شعرا ہن اوس نے کہا مجھ سے تو سن میں کہتا ہوں میں نے اوس سے کہا تو کہو میں سنتا ہوں اوس نے کہا میں جو بات کہتا ہوں تو اوس کو یاد رکھ اور غنیمت جان وہ یہ ہے۔ لکل ذمی امد نہایت وکل ذمی ابداء الی غایت وکل دولۃ

الی اجل ثم یتاح لہما جول وقد انشخت النحل ورجعت الی حقایقہا الملل انی ایت با الشام

تفر من ال العدم حکما علی الحکام نیر برون داروق من الکلام لیس بالشعر المولف ولا السبح

المکلف یا صغیت فرجرت فعاوت فطلعت فقلت یم یم یوم والی م تغترو فقاو اخطاب

کبار جاؤ من عند المملکت الجبار فاسمع یا شصار لصدق الاخبار واسک اوضح الامار شیخ من اذار النسا
 فقلت وماذا الکلام قالوا فرقان بین الکفر والایمان اتی به رسول من مضر ثم من اهل الدار ابعت قطیہ
 بقول قدرہ و اوضح نہ جا قدر برہنہ مواعظ لمن اعبر قلت ومن ہذا المبعوث بالای الکبر قالوا احمد خیر البشر
 فان آمنت عطیت البشر وان خالفت اصلیت سقر ہر ایک صاحب نہایت کے لئے نہایت ہر
 اور ہر ایک صاحب ابتداء غایت کی طرف جانے والا ہر مین نے کہا ہاں ایسا ہی ہے شصار نے کہا
 ہر ایک دولت ایک وقت تک ہے پھر اُس کے لئے انقلاب مقدر کیا ہوا ہے اور تحقیق باطل مذاہب
 منسوخ کئے گئے اور کل مذاہب اپنی حقیقتوں کی طرف آئے مین آں عدم سے جو ایک گروہ ہر مین اوس کے
 پاس ملک شام مین گیا وہ گروہ حاکمون پر حاکم ہے وہ لوگ رونق دار کلام سے کلام کرتے ہیں
 وہ کلام تالیف کیا ہوا شعر نہیں ہے اور نہ ایسی سجع ہے جس مین تکلف کیا گیا ہو وہ کلام مین نے
 سنا مین زجر کیا گیا پھر مین نے عود کیا اور مین ظاہر ہوا مین نے اون لوگوں سے پوچھا تم کس چیز کے ساتھ
 گنگنا تے ہو اور کہاں تک دھوکا دو گے ان لوگوں نے جواب دیا کہ یہ کلام ہم جو پڑھتے ہیں یہ بڑا
 بزرگ خطاب ہر ملک حبار کے پاس سے آیا ہے یہ زیادہ سچی خبر مین اے شصار تو اون کو سن لے
 اور زیادہ واضح راستہ پر تو چل آگے شعلوں سے تو نجات پاویگا مین نے پوچھا یہ کیا کلام ہے انھوں نے
 جواب دیا کہ کفر اور ایمان کے درمیان یہ کلام فرق کرنے والا ہے اس کلام کو ایک رسول لایا ہے
 جو مضر سے ہے پھر وہ اہل دار سے مبعوث ہوا ہے اور ظاہر ہوا ہے اور غالب ہوا ہے وہ رسول ایسے
 قول کو لایا ہے جو روشن ہے اوس رسول نے اوس راستہ کو واضح کر دیا ہے جس سے آدمیوں نے ہمیشہ
 پھیری تھی جو لوگ نصیحت پکڑتے ہیں اوس قول مین اون کے لئے عبرت ہے مین نے اون سے پوچھا
 یہ رسول جو بزرگ آیتوں کے ساتھ بھیجا گیا ہے کون شخص ہے کہا وہ احمد ہے جو خیر البشر ہے اگر تو اوپر
 ایمان لائیگا تو تجھ کو بشارتیں دی جاویں گی اور اگر تو اوس سے خلاف کریگا تو دوزخ مین داخل کیا جائیگا
 یہ سنکر مین ایمان لایا اور تیرے پاس آنے مین مین نے مبادرت کی تو ہر ایک نبی کافر سے بچ اور ہر
 مومن ظاہر کی تو شایعت کرورنہ وہ میرے اور تیرے درمیان فراق ہے خافرنے کہا مین نے اپنے اہل کو

سوار کیا اور اونٹوں کو اون کے مالک کے پاس پھیر دیا پھر مین معاذ بن جبل کے پاس صنعا میں آیا اور اون کے
بعیت اسلام کی اور مین سراب میں بیٹھ کہتا ہوں۔ ۵

الم تر ان الله عاد بعنصله	وانفذ من كف الجحيم خافرا
---------------------------	--------------------------

کیا نہیں دیکھا تو نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کو پٹا دیا اور دوزخ کی لپٹ سے خاف کو چھڑا دیا۔ ۵

دعانی شصار للتی لو رفضتها	لاصلیت جبراسن نطی الہول جبارا
---------------------------	-------------------------------

شصار نے مجھ کو اوس راستہ کی طرف بلایا اگر مین اوس کو چھوڑ دیتا تو دوزخ کی ایسی بھرکنے والی آگ میں
ہو جاتا جو خوف سے ہے

بھ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حجاجہ کے آنے میں میں واقع ہوئی ہے

ابن ابی شیبہ نے عطاء بن یسار کے طریق سے حجاجہ الغفاری سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی قوم کے ایک اکو
گروہ کے ساتھ آئے جو اسلام کا ارادہ کرتا تھا وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب میں
حاضر ہوئے (ف اصل کتاب میں اتنی حدیث ہے اور مصحح مطبع نے اس حدیث کے متعلق حاشیہ پر یہ تحریر
کی ہے کہ تمام قصہ مصنف سے یا کاتب سے رہ گیا ہے اور اس حدیث میں ایک معجزہ ہے اور تمام قصہ یوں ہے)
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری کے واسطے فرمایا وہ دوہی گئی حجاجہ نے اوس کا دودھ پی لیا پھر دوسری
دوہی گئی اوس کا دودھ بھی پی لیا پھر دوسری دوہی گئی اوس کا دودھ بھی پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا
دودھ پیا پھر صبح کو حجاجہ اٹھا اور مسلمان ہو گیا اوس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بکری کے واسطے فرمایا اوس کا دودھ دوہا گیا حجاجہ نے اوس کا دودھ پی لیا پھر اپنے دوسری بکری
کے واسطے فرمایا وہ اوس کا پورا پی سکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن یشرب فی معاودہ
والکافر یشرب فی سبتہ معاً۔ مسلمان ایک آنت میں پیلتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

بھ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو راشد بن عبد

کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابو نعیم نے حکیم بن عطاء السلمی کے طریق سے جو راشد بن عبد ربہ کے فرزندوں میں سے ہیں اور انھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے انھوں نے راشد بن عبد ربہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ بت جس کا نام سواع ہے معلاۃ میں جو رہا ط کے متعلقات سے ہے بنو ظفر نے مجھ کو ہدیہ کے ساتھ اوس کی طرف بھیجا میں فجر کے ساتھ سواع بت کے پاس پہنچنے سے پہلے ایک بت کے پاس پہنچا یکایک میں نے سنا کہ ایک پکارنے والا اوس کے پیٹ میں سے پکار رہا ہے العجب کل العجب من خروج بنی من بنی عبد المطلب یحرم الزنا والزبا والذبح للاصنام وحرست السماء ورسینا بالشہب پھر ایک آواز دینے والے نے دوسرے بت کے پیٹ میں سے پچھ آواز دی ترک الضمار وکان یعبد فرج احمد بنی یصلی الصلوۃ ویامر بالذکوۃ والصیام والبر والصلوات للما رحمہم پھر قمریہ بت کے پیٹ میں سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی۔ ۵

ان الذی ورث القبۃ والحد	بعد ابن مریم من قریش مہندی
-------------------------	----------------------------

وہ شخص جو نبوت اور ہدایت کا وارث ہوا ہے ابن مریم علیہا السلام کے بعد قریش سے ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔ نبی بخیر باسبق یوما یكون فی غد وہ ایسا نبی ہے جو گذرے ہوئے کی اور اوس شے کی خبر دیتا ہے جو کل کے دن ہوگی۔

راشد نے کہا کہ سواع کو میں نے فجر کے وقت پایا یکایک میں نے دیکھا کہ دو لوٹر میں جو شے اوس کے اطراف میں ہے پاٹ رہی ہیں اور جو شے اوس کے لئے ہدیہ بھیجی گئی ہے وہ اوس کو کھا رہی ہیں پھر وہ دونوں اوس پر چڑھتی ہیں اور اوس پر پیشاب کر دیتی ہیں اس واقعہ کے مشاہدہ کے وقت راشد کہتے ہیں۔ شہر

ارب یبول الثعلبان براسہ	لقد ذل من بالست علیہ الثعلب
-------------------------	-----------------------------

کیا وہ رب ہے جس کے سر پر دو لوٹر میں پیشاب کریں جس کے سر پر دو لوٹر میں پیشاب کیا تحقیق وہ ذلیل ہو گیا۔

یہ واقعہ اسوقت کا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی طرف تشریف لیکئے تھے راشد اپنی جگہ سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے اور آپ سے بیعت کی پھر راشد نے آپ سے ایک قطعہ زمین کا رباط طلب کیا آپ نے راشد کو خاص وہ قطعہ عطا فرمایا اور اون کو پانی کا ایک آفتابہ دیا جو پانی سے بہا ہوا تھا اور اس میں آپ نے لعاب دہن مبارک ڈالا تھا اور راشد سے ارشاد فرمایا کہ اس آفتابہ کے پانی قطعہ زمین کے اوپر کے حصہ پر بوند بوند کر دے اور اس کے بقیہ پانی سے آدمیوں کو منع کیجیو راشد نے ارشاد موافق کیا وہ پانی جاری اور کثیر آجکے دن تک ہے راشد نے اوس زمین پر کھجور کے درخت بونے لوگ کہتے ہیں کہ کل رباط اوس پانی کو پیتا ہے اور آدمیوں نے اوس پانی کا نام ماء الرسول رکھا ہے اور رباط کے رہنے والے اوس پانی سے غسل کرتے ہیں اور اوس پانی کے سبب سے شفا پاتا ہے

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حجاج بن علاط کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن ابی الدینانے (مواتف) میں اور ابن عساکر نے واثکہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ اس نے حجاج بن علاط کے اسلام کا سبب یہ تھا کہ وہ اپنی قوم کے چند شتر سواروں کے قافلہ میں مکہ کی طرف گئے تھے جبکہ اون کو رات ہو گئی او کو کو وحشت ہوئی وہ کہہ رہے ہو گئے اور اپنے اصحاب کی حراست کر رہے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔

اعیذ بنفسی و اعیذ بصحبی	من کل جستی بہذا النعب
-------------------------	-----------------------

میں اپنے نفس کی اور اپنے ہمراہی کی پناہ مانگتا ہوں ہر ایک جن سے اس راہ میں ہے

حتی اعدو سالک و رقبی

یہاں تک کہ میں اور میری جماعت سلامت پلٹ جاوے۔

حجاج نے سنا ایک پڑھنے والا یہ پڑھ رہا تھا یا معشر ابنی والانس ان استطعم ان تغذو من اقطار

والارض آخرت تک جبکہ حجاج مکہ میں آئے قریش کو اوس کی خبر دی قریش نے کہا جس امر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم زعم کرتے ہیں سچا ہوں پر نازل ہوا ہے حجاج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال پوچھا لوگوں نے اوس سے کہا آپ مدینہ میں ہیں حجاج مسلمان ہو گئے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو رافع بن عمیر کے اسلام لانے میں واقع ہوئی ہے

خزاعی نے (ہوائق) میں سعید بن جبیر سے یوں روایت کی ہے کہ بنی تمیم کا ایک مرد جس کا نام رافع بن عمیر ہے اوس نے اپنے اسلام کے آغاز امر کو ذکر کیا کہا کہ میں ایک تہہ ریک میں ایک رات جا رہا تھا ایک خواب مجھ پر غالب ہو گیا میں اوٹرا اور میں نے کہا اعدو بعلظیم ہذا لواءہ من الجن اور قصہ کو بیان تک ذکر کیا کہ یکا یک میں نے دیکھا جنات میں سے ایک بوڑھا مرد مجھ پر ظاہر ہوا اور اوس نے مجھ سے کہا اے شخص جو بوقت تو صحرانین سے کسی صحرا میں اوترے اور اوس کے ہول سے تو خوف کھتا تو یہ کہو اعدو باللہ رب محمد من ہول ہذا لواءہ اور جنات میں سے کسی کے ساتھ پناہ نہ مانگ جنات کا امر باطل ہو گیا ہے میں نے اوس بوڑھے سے پوچھا یہ محمد کون شخص ہے اوس نے کہا ہذا نبی عربی لائے والا عربی بعثت یوم الائنہ میں نے اوس بوڑھے سے پوچھا اوس نبی کا مسکن کہاں ہے اوس نے کہا شرب ہے جو نخل والی جگہ ہے میں اپنے شتر پر سوار ہوا اور چلنے میں میں نے کوشش کی یہاں تک کہ میں مدینہ میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور میری باتیں جو مجھ پر گذری تھیں مجھ سے کہیں قبل آئے کہ میں آپ سے کچھ اوس کا ذکر کروں اور آپ نے مجھ کو اسلام کی طرف بلایا میں مسلمان ہو گیا۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حکم بن کیسان مولیٰ بنی مخزوم کے اسلام میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے مقدار بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حکم بن کیسان کو اسیر کیا اور ہم اوس کو ایک

لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی سلام کی طرف جاتے تھے اوس نے وقت کو طول دیا مسلمان نہوا حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ کس امید پر آپؐ اس شخص سے کلام کرتے ہیں واللہ یہ شخص آخر ابد تک مسلمان نہ ہوگا آپؐ مجھ کو چھوڑ دیجئے میں اس کی گردن مار دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمرؓ کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ حکم مسلمان ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نہ تھا وہ مگر یہ کہ میں نے حکم کو دیکھا وہ مسلمان ہو گیا پہلے اور آخر کے امر نے مجھ کو غم میں ڈالا میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس امر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ عالم ہیں میں اوس امر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کینہ کر رہا ہوں (پہلی بات حکم کے قتل کا ارادہ اور آخر امر اونا کا مسلمان ہونا)

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو ابو صفہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن مندہ اور ابن عساکر نے محمد بن غالب بن عبد الرحمن بن زید بن المہلب بن ابی صفہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے یہ ذکر کیا ہے کہ ابو صفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس ارادہ پر آئے کہ آپؐ سے بیعت کریں اون کے جسم پر زور دیا تھا اپنے پیچھے سے اوس کے دامن کھینچتے ہوئے آ رہے تھے اور ابو صفہ کے قامت میں طول اور صورت دیکھنے کے لائق اور جمال اور فصاحت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم کون ہو ابو صفہ نے کہا میرا نام قطع ابن سارق ابن ظالم ابن عمرو بن شہاب بن مرہ بن الملقا بن الجندی بن المستکبر بن الجندی ہے اور جندی وہ تھا کہ یا خدا کل سفینہ غضبہ ہر ایک شتی کو از روئے غضب کے لیتا تھا میں پادشاہ ہوں اور پادشاہ کا بیٹا ہوں یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابو صفہ ہو سارق اور ظالم کو چھوڑ دو ابو صفہ نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ حقاً میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر اولاد مجھ کو بیٹی نصیب ہوئی ہے میں نے اوس کا نام صفہ رکھا ہے۔

یصحہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو عکرمہ بن ابو جہل کے آنے میں واقع ہوئی ہے

حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا ابو جہل میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ سے بیعت کی جبکہ
خالد سلمان ہوئے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب
کو سچ کیا یہ خواب خالد کا اسلام تھا آپ نے فرمایا کہ ضرور اس کے غیر ہو گا یہاں تک کہ عکرمہ
بن ابو جہل سلمان ہوئے اور ان کا یہ اسلام آپ کے خواب کی تصدیق تھا۔
حاکم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو جہل کے
واسطے جنت میں میں نے ثمر دار کھجور کا درخت دیکھا جبکہ عکرمہ سلمان ہوئے میں نے کہا کہ وہ
درخت یہ ہے۔

ابن ہشاک نے انس سے روایت کی کہا ہے کہ عکرمہ بن ابو جہل نے صخر الانصاری کو قتل کیا خیر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ منکر بنے انصاری نے کہا یا رسول اللہ آپ نہتے ہیں کہ آپ کی
قوم کے ایک مرد نے ہماری قوم کے ایک مرد کو مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اس امر نے مجھ کو نہیں ہنسایا
ولیکن اس امر نے ہنسایا کہ اوس نے اوس کو قتل کیا اور وہ اوس کے درجہ میں ہے۔

یصحہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو مخنخ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن شامین نے ابو الحسن المدائنی کے طریق سے ابو الحسن کے شیخ سے روایت کی ہے اور شیخ
نے کہا ہے کہ میں نے مخنخ کے سفیر محمد بن مسند دس میں آئے اور پذیرارہ ابن عمرو امیر تھذرارہ نے
عرض کی یا رسول اللہ میں نے راستہ میں ایک ایسا خوب دیکھا ہے جس نے مجھ کو ڈرا دیا ہے میں نے

ایک مادہ خردیکی جس کو مین نے اپنے اہل کے پاس چھوڑ دیا تھا وہ ایک بچہ مگری کا جنی ہے جس کا رنگ کالا کبرائل بسرخی ہے اور مین نے ایسی آگ دیکھی ہے جو زمین سے نکلی اور میرے اور میرے بیٹے کے درمیان حائل ہو گئی اور مین نے نعمان بن المنذر کو دیکھا اوس کے کانوں میں دو مندر سے مین اور دو بانو اوس کے بندھے مین اور اوس کے جسم پر خوشبودار دو حلقے مین اور مین نے ایک عجوز دیکھی جس کے سیاہ اور سفید بال مین وہ زمین سے نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اپنے پیچھے ایسی لونڈی چھوڑ دی ہے جو سرور کرنے والی ہو حالہ ہے زرارہ نے عرض کہ بیشک ایک جاریہ حامل چھوڑی آپ نے فرمایا کہ اوس نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ تمہارا بیٹا ہے زرارہ نے عرض کی کہ اوس لڑکے کا یہ کیا حال ہے کہ وہ کالا کبرا ہے اپنے فرمایا میرے نزدیک تو زرارہ آپ کے قریب ہو گئے آپ نے اون سے پوچھا کیا تکو برص ہے تم اوس کو چھپاتے ہو زرارہ نے عرض کی بیشک میرے برص ہے قسم ہے اوس ذات کجی نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے مخلوق میں سے کسی نے آپ سے پہلے اوس کو نہیں جانا آپ نے فرمایا کہ وہ کبریاں وہ برحق آپ نے فرمایا کہ تم نے آگ جو دیکھی ہے وہ ایک فتنہ ہے جو میرے بعد ہو گا زرارہ نے پوچھا وہ کیا فتنہ ہے آپ نے فرمایا کہ آدمی اپنے مام کو قتل کریں گے اور یہاں تک منازعت کریں گے کہ مومن کا خون پانی کے سینے سے زیادہ شیریں اور گوارہ ہو جائیگا اگر تم مجاؤ گے تو وہ فتنہ تمہارے فرزند کو پاؤیگا اور اگر تم زندہ رہو گے تو وہ فتنہ تم کو پاوے گا زرارہ نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ فتنہ مجھ کو نہ پاوے آپ نے زرارہ کے واسطے دعا فرمائی۔

راوی نے کہا کہ زرارہ کا بیٹا عمر و مخلوق میں اول آدمی تھا جس نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے بیعت کیا آپ نے فرمایا کہ نعمان اور اوس کے جسم پر جو چیزیں تم نے دیکھی ہیں وہ عرب کا پادشاہ ہموہ افضل خوبی اور زینت سر ہوا گیا اور وہ عجوز جس کے بال کچڑی مین وہ بقیہ دنیا ہے اس حدیث کا ابن سعد نے (طبقات) میں بیان کیا ہے

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو خفاف بن نضلہ کے آنے میں واقع ہوئی ہے

بیہی نے اور ابو سعید نے (شریٰ المصطفیٰ) میں روایت کی ہے مرزبانی نے بمعجم الشعرا میں کہا ہے خفاف بن
نضد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے حضور میں یہ شعر پڑھے۔

انی انا فی المنام محبہ	من خیر دجۃ فی الامور موافی
------------------------	----------------------------

میرے پاس خواب میں ایک ایسا خبر دینے والا جو خیر دجہ سے ہے اور امور میں موافق ہے

یدعوا لیک لیا لیا و لیا لیا	ثم اخرا ل وقال است بآتے
-----------------------------	-------------------------

وہ خیر دینے والا مجھ کو آپ کی طرف کئی راتیں بلاتا تھا پھر وہ لنگڑا ہو گیا اور اس نے کہا میں نہ آؤں گا

فمرکت ناجیۃ اضرب بها	جبرئیل علی الکلمات
----------------------	--------------------

میں اوس اونٹنی پر سوار ہوا جس کے نفس کو وہ چال ضرر پہنچاتی تھی جس چال سے وہ ٹیلون پر دوڑائی جاتی

سہ حتی وردت الی المدینہ جاہدا	کیما اراک فتفسر ج الکلمات
-------------------------------	---------------------------

یہاں تک کہ میں مدینہ میں وارد ہوا کوشش کی حالت میں تاکہ میں آپ کو دیکھوں اور آپ میری سختیوں کو کھولیں

پچھ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو بنی تمیم کے

آنے میں واقع ہوئی ہے

ابن سعد نے زہری اور سعید بن عمرو سے روایت کی ہے وہ دونوں راویوں نے کہا ہے کہ بنی تمیم کے سفیر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اون لوگوں نے عطار دبن حاجب کو آگے کیا عطار دبن
خطیب پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے ارشاد فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ اور ہون کے
خطیب کو جواب دو ثابت خطیب کی قسم سے پڑھنا کچھ نہیں جانتے تھے اور اس سے پہلے انھوں نے خطیب کا
قصہ ہی نہیں کیا تھا کہ کیا پڑھیں ثابت نے خطیب پڑھا پھر تمیم کا زبر قاضی کھڑا ہوا اور اس نے اشعار
پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حسان تم اون کے اشعار کا جواب دو اور اپنے
فرمایا ان اللہ لیوید حسانا بروح القدس ما نفع عن نبیہ تحقیق اللہ تعالیٰ حسان کو روح القدس کے ساتھ
ضرورتاً دیکھا جب تک حسان اللہ تعالیٰ کے نبی کی طرف سے خصومت کریں گے حسان رضی اللہ

کھڑے ہو گئے اور بدیہہ اشعار پڑھے اور سفیرون میں سے بعض کے پاس بعض نے تمنائی کی اور ان کے کسی کہنے والے نے کہا تم جانتے ہو واللہ بدیہہ مرد من جانب اللہ مؤید ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ساتھ احسان کیا گیا ہے واللہ اس مرد کا خطیب ہمارے خطیب سے زیادہ خطیب ہے اور اس کا شاعر ہمارے شاعر سے زیادہ شاعر ہے اور یہ لوگ ہم سے زیادہ عقل والے ہیں۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو ایک اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی ہے

بزار اور ابو نعیم نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میں سلمان ہو گیا آپ مجھ کو کوئی شے دکھلائے جس سے یقین کو میں کروں آپ نے اوس اعرابی سے پوچھا وہ کیا چیز ہے جس کے دیکھنے کا تو ارادہ کرتا ہے اوس نے عرض کی کہ آپ اوس درخت کو بلائے آپ کے پاس وہ ضرور آجاویگا آپ نے فرمایا کہ توجا اور اوس کو بلاوہ اور اوس درخت کے پاس گیا اور اوس نے درخت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قبول کرو۔ وہ درخت اپنے اطراف میں سے ایک طرف کو جھک گیا اور اس کے ریشے اور جڑیں قطع ہو گئیں پھر وہ دوسری طرف کو جھک گیا اس کی جڑیں قطع ہو گئیں یہاں تک کہ وہ درخت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے السلام علیک یا رسول اللہ کہا اعرابی نے یہ واقعہ دیکھ کر کہا مجھ کو کافی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا تو پلٹ کے چلا جا وہ پاٹ گیا اور اپنے رک و ریشہ پیچھے اعرابی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو یہ اذن دیجئے کہ میں آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دوں اپنے اذن دیا اوس نے آپ کے سر مبارک اور پاؤں کو بوسہ دیا پھر اوس اعرابی نے عرض کی آپ مجھ کو اذن دینا کہ میں آپ کو سجدہ کروں آپ نے فرمایا کہ کوئی کسی کے واسطے سجدہ نہیں کرتا ہے۔

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے بریدہ بنی یونس روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ میں آپ کے پاس سلمان آیا ہوں اور شاہدان لا الہ الا اللہ واکت عبودہ ورسولہ اوس نے کہا او

کہا میں بھی لڑا وہ کرتا ہوں کہ آپ اس سرسبز درخت کو بلائے وہ آپ کے پاس آجا و یحییٰ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا آجا اوس درخت نے اپنے دہنے اور بائیں جانب اپنی جڑوں پر ٹھیکادیا پھر وہ اونڈا گر گیا یہاں تک کہ اوس کے رگ و ریشہ قطع ہو گئے اور پھر وہ سیدھا ہو گیا پھر وہ درخت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنے ریشوں کو کھینچ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت سے فرمایا اے درخت تو کس چیز کی شہادت دیتا ہے درخت نے اٹھہا ان لا الہ الا اللہ و ایک رسول اللہ کہا اپنے فرمایا تو نے سچ کہا اعرابی نے عرض کی کہ آپ اس درخت کو حکم دیجو تاکہ اپنی جائے پر پٹ جاوے آپ نے اوس سے فرمایا تو اپنی جگہ پر پٹ جا اور جس طور پر توتھا ویسی ہی ہو جاوہ درخت اپنے کڑھے کی طرف پٹ کے چلا گیا اور اوس نے اپنے رگ و ریشہ کو کڑھے میں لٹکا دیا اوس کا ہر رگ و ریشہ جس جگہ میں تھا اپنی اوس جگہ میں واقع ہو گیا پھر اوس پر زمین لگائی اعرابی نے عرض کی کہ میں اپنی اہل اور اپنی قوم کے پاس جاتا ہوں اٹھ خبر سے اون کو خبر دیتا ہوں اور اون لوگوں میں سے ایک طایفہ مومن کو آپ کے پاس لاتا ہوں۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو ایک اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی ہے وہ اعرابی بنی عامر بن صعصعہ ہے

احمد نے اور بخاری نے تاریخ میں اور دارمی اور ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے اور ابن دو تون علمائے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم اور ابویعلیٰ اور ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی بنی عامر بن صعصعہ میں سے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کس چیز میں آپ کو پہچانوں کہ آپ رسول اللہ ہیں آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو کہو اگر میں درخت کی شاخ کو بلا لوں گا تو کیا تو یہ شہادت دیگا کہ میں رسول اللہ ہوں اعرابی نے کہا بیشک آپ نے درخت کی شاخ کو بلایا وہ شاخ درخت سے اترنے لگی یہاں تک کہ زمین پر اتر آئی اور دوڑنے لگی اور ابونعیم کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ آپ پاس وہ شاخ لگی اور آپ کو سجدہ

سجدہ کرتی تھی اور اپنا سر اٹھاتی تھی یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ تکت آپہنچی اور آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو اپنی جگہ پر بیٹھا جا وہ شاخ اپنی جگہ پر بیٹھ کے چلی گئی اور اعرابی نے یہ واقعہ دیکھ کر کہا اشہد انک رسول اللہ اور وہ ایمان لے آیا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو دوسرے اعرابی کے آنے میں واقع ہوئی

دارمی اور ابویعلیٰ اور طبرانی اور بزار اور ابن جبان اور بیہقی اور ابونعیم نے صحیح سند سے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر میں تھے ایک اعرابی سامنے سے آیا جبکہ وہ نزدیک آگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کسان کا ارادہ رکھتا ہے اوس نے عرض کی اپنے اہل کی طرف جاتا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا تم کو خیر میں کچھ رغبت ہے اوس نے پوچھا وہ کیا خیر ہے آپ نے اوس سے فرمایا شہدان لا الہ الا اللہ وعدہ لا شرک لہ وان محمد عبده و رسولہ اوس اعرابی نے پوچھا جو بات آپ فرماتے ہیں اوس پر کون شخص شاہد ہے آپ نے فرمایا یہ درخت تھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس درخت کو بلایا اور وہ درخت اوس وقت صبح کے کنارہ پر تھا وہ درخت آپ کے سامنے ایسی حالت سے آیا کہ زمین کو شکاف کرنے کے طور پر شکاف کرتا تھا یہاں تک کہ آپ کے سامنے آگیا آپ نے اوس سے تین بار شہادت چاہی جیسے آپ نے فرمایا اوس نے ویسے شہادت دی پھر وہ درخت اپنے اوگوں کی جگہ کو بیٹھ گیا اور وہ اعرابی اپنی قوم کی طرف بیٹھ کے گیا اور یہ کہہ گیا کہ اگر میری قوم کے لوگوں نے میرا اتباع کیا تو میں ان کو آپ کے پاس لیکر آؤں گا اگر نہیں کیا تو میں آپ کے پاس آؤں گا اور آپ کے ساتھ رہوں گا۔

یہ باب اون آیتوں اور معجزوں کے بیان میں ہے جو حجۃ الوداع میں واقع ہوئے ہیں

ابویعلیٰ اور بیہقی نے یہی سند سے روایت کی ہے جس کو ابن حجر نے (مطالب عالیہ) میں جس کہا ہے اُس

بن زید سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا آپ کے ساتھ ہم اوس حج میں گئے یہاں تک کہ جو وقت ہم بطن روحا میں تھے آپ نے ایک عورت کی طرف نظر کی کہ وہ پہچا قصد کر کے آرہی تھی آپ نے اپنے شتر کو روک لیا جبکہ وہ عورت آپ کے نزدیک آگئی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میرا بیٹا ہے جس روز سے میں نے اوس کو جنا ہے اوس روز سے آج کے دن اوس کو افاقہ نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو اوس عورت سے لے لیا اور اوس کو اوس جگہ بٹھلایا کہ آپ کے سبب مبارک اور کجاوہ کے واسطہ کے درمیان تھی پھر آپ نے اوس کے دہان میں اپنے دہان مبارک کا لعاب ڈالا اور فرمایا اسے دشمن اللہ تعالیٰ کے کھجی میں رسول اللہ ہوں پھر اپنے اوس لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا اور فرمایا اس کو لے اس پر کچھ خوف نہیں ہے اسامہ نے کہا جبکہ آپ نے اپنا حج ادا کر لیا آپ پھر یہاں تک کہ جو وقت بطن روحا میں آپ اتے وہ عورت آپ کے پاس ایک بکری لالی حبکو اوس نے بریان کیا تھا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اوس کا ذراع مجھ کو دو میں نے آپ کو دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا کہ ذراع مجھ کو دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ دو ہی ذراع ہوتے ہیں میں نے آپ کو دو نوں دیدئے ہیں آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم خاموش رہو جب تک کہ تم سے ذراع مانگتا تم مجھ کو ذراع دیتے رہتے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو کوئی درخت یا کوئی پہر ہے میں نے عرض کی کہ میں نے کچھ رکے درخت آپس میں قریب قریب دیکھے ہیں اور پتھر چنے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کہ تم ٹخنوں کی طرف جاؤ اور اوس سے بچھ کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے فرماتے ہیں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت کے واسطے آپس میں نزویت ہو جاؤ اور اسی کے مثل پتھروں سے بھی کہدو میں درختوں کے پاس آیا اور میں نے آپ کا ارشاد درختوں سے کہدیا تم میں اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں درختوں کی طرف دیکھنے لگا وہ اس طرز سے چلتے تھے کہ زمین کو شق کرنے کے طور پر شق کرتے تھے یہاں تک کہ وہ سب ایک جگہ جمع ہو گئے اور میں پتھروں کی طرف دیکھ رہا تھا وہ آپس میں کو درہے تھے یہاں تک کہ درختوں کے پیچھے وہ ایک ایسا

ڈھیر ہو گئے جیسے کوئی بچہ اوپر چڑھ دیتا ہے جبکہ آپ نے اپنی حاجت قضا کی اور آپ پھر سے
آپ نے مجھ سے فرمایا کہ دختر وں اور پتھروں کی طرف پلٹ کے جاؤ اور اون سے یہ کہہ دو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو امر فرماتے ہیں کہ تم اپنی اپنی جگہوں کو ملٹ جاؤ۔

دارمی اور ابن راہویہ اور ابن ابوشیبہ اور بیہقی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں گیا اور آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ جب رفع حاجت کا ارادہ فرماتے تو
دور چلے جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کو کوئی نہیں دیکھتا تھا ہم ایک ایسی منزل میں اترے جو پتھری پڑی
تھی نہ اوس میں کوئی بہار تھا اور نہ کوئی درخت تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے جابر تم پانی کا آفتاب
لو اور چلو میں نے آفتاب کو پانی سے بھرا اور ہم گئے اور ہم یہاں تک چلے گئے کہ ہم نہیں دیکھتے تھے
یکایک ہم نے دو درخت موجود دیکھے کہ جن کے درمیان چند ذراع کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا اے
جابر تم جاؤ اور اس درخت سے کہہ دو کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں کہ تو اپنے صاحب سے ملتی ہو جانا کہ میں تمہارے پیچھے بیٹھوں میں نے حسب الارشاد کہا وہ
درخت دوسرے درخت سے مل گیا آپ اون دونوں کے پیچھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ نے اپنی
حاجت قضا کی پھر ہم وہاں سے بیٹھے اور ہم سوار ہو گئے اور چلے گئے یہاں تک کہ عورت موجود ہو گئی
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئی اوس کے ساتھ ایک بچہ تھا جسکو وہ
اٹھائے ہوئے تھی اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کو شیطاں بکڑ لیتا ہے اور
ہر روز قین بار کھڑتا ہے اوس کو وہ نہیں چھوڑتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیہ سن کر ٹھہر گئے
آپ نے اوس لڑکے کو لے لیا اور آپ نے اوسکو اپنے اور مقدم کجاوہ کے درمیان بٹھلایا اور
آپ نے قین بار فرمایا اے دشمن اللہ تعالیٰ کے دور ہو جا میں رسول اللہ ہوں پھر آپ نے اوس
لڑکے کو اوس عورت کو دیدیا جب کہ ہم پلٹ کے آئے وہ عورت ہمارے سامنے آئی اوس کے ساتھ
دو میٹھے تھے وہ اون کو کھینچ کر لا رہی تھی اور لڑکے کو گود میں لئے ہوئے تھی اوس نے آکے عرض کی
یا رسول اللہ میرا یہ بچہ میری طرف سے آپ قبول فرمائے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو

حق کے ساتھ بھیجا ہر ایک اور شیطان نے اس لڑکے کی طرف عہد نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں مینڈکوں میں کا ایک اس عورت سے لے لو اور دوسرا پیٹو پھر ہم جلد سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھے آپ کے پاس ایک اونٹ پکارتا ہوا آیا جبکہ سہ ماہی کے درمیان تھا وہ سجدے میں گر پڑا آپ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے انصار میں سے چند جوان تھے اونھوں نے کہا وہ اونٹ ہمارا ہے آپ نے پوچھا اس کا کیا احوال ہے اونھوں نے عرض کی کہ ہم نے اس پر بیس سال پانی بھرا ہے جبکہ اس گیسرین ہو گیا ہم نے ارادہ کیا کہ اسکو ذبح کر ڈالیں اور اپنے غلاموں میں تقسیم کر دیں آپ نے پوچھا کیا اسکو ہمارے ہاتھ سے پیچھے ہوا اونھوں نے عرض کی آپ ہی کا ہے آپ نے لیجئے آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ یہاں تک نیکی کرو کہ اس کی اجل آ جاوے ۔

براز اور طہرائی اور بیہوشی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مکہ کے سفر میں تھے اور طہرائی کا لفظ یہ ہے کہ غزوہ حنین میں تھے ابن مسعود نے کہا کہ آپ رفع حاجت کے واسطے گئے آپ نے کوئی ایسی شے نہیں پائی جس کے ساتھ اپنے آپ کو چھپا دیں پھر دو درخت دیکھے پھر دونوں درختوں کے قعہ اور اونٹ کے قعہ کو حدیث جابر کی مثل ذکر کیا ہے ۔

احمد اور ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہوشی نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا میں نے آپ سے عجیب شے دیکھی ہم ایک نزل میں اترے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اون دونوں درختوں پاس جاؤ اور یہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں سے فرماتے ہیں کہ تم جمع ہو جاؤ میں گیا اور میں نے اون درختوں سے کہا اون درختوں میں سے ہر ایک دخت اپنی اپنی جگہ سے نکلے اور ہر ایک نے اپنے ساتھی کی طرف جہت کی اور دونوں باہم مل گئے آپ نے اون کے اوس طرف اپنی حاجت قضا کی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور دونوں درختوں سے کہہ دو کہ ہر ایک اپنی اپنی جگہ کی طرف پلٹ جاوے میں دونوں درختوں کے پاس آیا اور میں نے اون سے

آپ کا ارشاد کہدیا ہر ایک درخت اپنی جگہ سے اوکڑا ہوا تنک کہ اپنی اپنی جگہ میں ہر ایک نے عروج
اور آپ کے پاس ایک عورت آئی اوس نے کہا میرے اس بیٹے کو ساتھ برس سے ایک قسم کی دیوانہ
ہے اور ہر روز دو بار اسکو کپڑتی ہے آپ نے فرمایا اوسکو میرے پاس لاؤ اپنے اوس کے منہ میں
اپنا لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور آپ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن نکل جا میں رسول اللہ
ہوں اور آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ جس وقت ہم پلٹ آویں گے تو ہکو آگاہ کریجو کہ اس کا حوا
کیسا رہا جب کہ آپ پلٹ کے آئے وہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس نے کہا قسم جو اوس ذات
مجھ جس نے آپ کو بزرگی دی جو جب سے آپ نے ہکو چھوڑا ہر ہم نے اوس کے ساتھ کوئی شے نہیں
دیکھی پھر آپ کے پاس ایک اونٹ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا آپ نے دیکھا اوس کے دو نوں کان
سے آنسو بھر رہے تھے آپ نے اونٹ کے مالک کے پاس کیا پوچھا اور اون سے پوچھا کہ تمہارے اس
کو کیا ہوا ہے کہ تمہاری شکایت کرتا ہے اونھوں نے کہا کہ ہم اس سے کام لیتے تھے چھپچھپ کہ وہ بوڑھا
ہو گیا تو اوس کا کام جاتا رہا ہم نے اس کے بیچ کرنے کے لئے کل کے دن آپس میں وعدہ کیا تھا آپ نے
ارشاد فرمایا کہ اس اونٹ کو بیچ نکرو اور اونٹوں میں چھوڑ دو اور اس حدیث کی روایت یہی
اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اوس میں یہ ہر آپ نے فرمایا کہ یہ اونٹ کہتا ہے کہ میں
نے ان لوگوں کے پاس بچے دئے اور اونھوں نے مجھ سے کام لئے یہاں تک کہ میں جسوقت
بوڑھا ہو گیا تو اونھوں نے یہ ارادہ کیا کہ مجھکو ذبح کر ڈالیں۔

احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے یعلیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تین چیزیں ہیں
جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی ہیں اوس دریاں کہ میں آپ کے ساتھ جا رہا
تھا یکایک ہم ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس پر پانی بھرا جاتا تھا جبکہ اونٹ نے آپ کو
دیکھا آواز کی اور زمین پر اپنی گردن رکھ دی آپ نے اوس کے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ
اس اونٹ نے کثرت عمل اور قلت علف کی شکایت کی ہر قسم اس کے ساتھ نیکی کرو پھر وہ
چلے گئے یہاں تک کہ ہم ایک منزل پر اترے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ایک درخت آیا جو زمین کو شق کر رہا تھا یہاں تک کہ اوس نے آب کو ڈھانپ لیا پھر وہ درخت اپنی جگہ پر پٹ گیا جب کہ آپ خواب سے بیدار ہوئے تو میں نے آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ وہ درخت وہ ہے جس نے اپنے رب سے اس باب میں اذن چاہا تھا کہ مجھ کو وہ سلام کرے رب نے اوس کو اذن دیا پھر راوی نے ایک لڑکے کا قصہ ذکر کیا۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے غیلان بن سلمۃ الشقفی سے روایت کی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہم نے عجب امر دیکھا ہم ایسی زمین پر گئے جس پر کھجور کے چھوٹے چھوٹے درخت متفرق تھے آپ نے فرمایا اے غیلان کھجور کے ان دونوں درختوں کے پاس تم جاؤ اور ان میں سے ایک سے کہدو کہ اپنے ساتھی سے ملجاوے میں گیا اور میں دونوں کے درمیان کھڑا ہو گیا اور میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے ایک کو حکم دیتے ہیں کہ اپنے ساتھی کے ساتھ ملجاوے ایک درخت اون میں کا جھک گیا پھر وہ زمین سے اٹھ کر زمین کو شق کرتا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی سے مل گیا آپ اترے اور آپ نے اون کے پیچھے آبدست کیا پھر آپ سوار ہو گئے اور درخت نے اپنی جگہ پر ایسے حال میں عود کیا کہ زمین کو اپنی جگہ تک شق کرتا جاتا تھا پھر ہم ایک منزل پر اترے ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لڑکا مجھ کو میرے اس بیٹے سے زیادہ دوست نہ تھا اوس کو جنون ہو گیا ہے میں اللہ تعالیٰ سے اس کی موت کی تمنا کرتی ہوں آپ اوس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے کو اپنے نزدیک بلایا پھر آپ نے تین بار بسم اللہ انا رسول اللہ اخرج عدو کہا پھر آپ نے اوس عورت سے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو لیجا انشاء اللہ تو ہرگز خوف نہ کی کیسی پھر ہم چلے گئے اور ہم ایک منزل پر اترے ایک مرد آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ ہے میری اور میرے عیال کی زندگی اوس پر ہے اور میرے دو اونٹ آٹکش میں وہ دونوں مست ہو گئے ہیں اور ان دونوں نے مجھ کو اپنے پاس باغ میں

پسے پہن رکھے ہیں۔ ابھی پہن رہے ہیں۔
 احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طبرانی اور البغیم نے سلیمان بن عمرو بن الاحوص کے طریق سے روایت کی ہے اور انھوں نے اپنی ماں ام جندب سے روایت کی ہے کہ یہی منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ العقبہ کے پاس دیکھا آپ نے رمی جمار کیا اور آدمیوں نے رمی جمار کیا پھر آپ وہاں سے پھرے ایک عورت آئی اور اوس کے ساتھ اوس کا بیٹا تھا اوس کو آسیب ہو گیا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس بیٹے پر بلا ہے مجھے بات نہیں کرتا یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا وہ پتھر کا ایک برتن لائی جس میں پانی تھا آپ نے اوس کو اپنے دست مبارک میں لے لیا اور اوس میں آپ نے کلی کی اور اوس پر دو عابثی اور سچے آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ اوس کو پلا دے اور اوس نے اس میں غسل دیدیا پھر جندب نے کہا

میں اوس عورت کے پیچھے گئی اور میں نے اوس سے کہا مجھ کو اوس پانی میں سے دیدے
 اوس نے کہا اس میں سے لے لے میں نے اوس پانی میں سے دونوں ہاتھوں کی مقدار میں
 لے لیا اور میں نے اوس کو اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا وہ جیتا رہا جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا
 کہ وہ ہوسپرے بیٹے کی زندگی آپکی نیکی اور بخشش سے ہوئی ام حندب نے کہا میں نے اوس عورت
 سے ملاقات کی وہ بھروسہ سے کہتی تھی کہ اوس کا بیٹا اچھا ہو گیا اور ایسا لڑکا جس سے اچھا
 کوئی لڑکا نہیں ہے۔ اور ابو نعیم کا یہ لفظ ہے وہ لڑکا ایسا اچھا اور عقل میں ایسا عاقل ہوا کہ آدمیوں
 کی عقلوں کی سی عقل اوس کی نہیں ہے بڑا دانشمند ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے معقیب یانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے وہ حج کیا جو حجۃ الوداع تھا میں
 مکہ میں ایک مکان میں گیا اوس مکان میں نبین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے
 میں نے عجب امر دیکھا ایک مرد اہل یمہ سے ایک لڑکے کو آپ کے پاس لایا جو اوس دن پیدا ہوا تھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس لڑکے سے پوچھا اے لڑکے میں کون ہوں اوس نے کہا آپ
 رسول اللہ ہیں آپ نے فرمایا تو نے سچ کہا اور آپ نے اوس کو دعا دی بارک اللہ فیک پھر میں
 لڑکے نے اوس کے بعد کلام نہیں کیا یہاں تک کہ وہ جوان ہو گیا ہم لوگوں نے اوس کا نام مبارک لیا
 ابن نجار نے احمد بن محمد بن عبد اللہ الجوسری ابن الحسن سے انھوں نے محمد بن عبد الجبار سے روایت
 کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے جعفر بن محمد الکوفی نے ایک مرد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 رکن غریبی تک پہنچے اور اوس سے گزرے رکن نے کہا یا رسول اللہ آپ کے رب کے بیت کے کون
 میں سے کیا میں ایک رکن نہیں ہوں مجھ میں کیا عیب ہے جو لوگ مجھ کو بوسہ نہیں دیتے آپ اوس کے
 نزدیک گئے اور فرمایا تجھ پر سلام ہے تو تھیر رہا ہو مجھ کو لوگ پہچان کرینگے۔

بیہقی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا اے لوگو جو میں تم سے
 کہتا ہوں وہ کرو میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ اس سال کے بعد اس توقف میں شاید تم لوگوں سے
 نہ ملاقات کروں گا اے لوگو میری بات سنو میں نے تم لوگوں میں وہ چیر چھوڑی ہے کہ اگر تم اوس کے ساتھ

اعتقاد کرو گے تو ہرگز گمراہ نہو گے ایک کتاب اللہ ہے اور دوسرے میری سنت ہے۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ ہاجرین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنے اونٹ پر سے قربانی کے دن کنکریاں مار رہے تھے اور فرماتے تھے کہ تم لوگ اپنے مناسک کو مجھ سے سیکھ لو اس لئے کہ میں بھی نہیں جانتا ہوں شاید اپنے اس حج کے بعد میں حج نہ کروں گا۔ ابن سعد نے ابن عمرؓ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اس حج میں جس میں آپ نے حج کیا کھڑے ہوئے اور آدمیوں سے دریافت فرمایا یہ کون دن ہے (راوی نے یہ حدیث لفظ ان قال تک روایت کی ہے) پھر آپ نے پوچھا کیا میں نے تم لوگوں کو حکم الہی کی تبلیغ کر دی ہے آدمیوں نے کہا بیشک آپ نے فرمایا اے میرے اللہ تو شاہد ہو پھر آپ نے آدمیوں کو رخصت کیا آدمیوں نے کہا یہ حجۃ الوداع ہے۔

بیہقی اور ابونعیم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں بیٹھا تھا ایک انصاری مرد اور ایک ثقفی مرد آیا اون دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا اگر تم دونو چاہتے ہو کہ جس شے کے ساتھ تم مجھ سے سوال کرو گے میں تمکو خبر دوں تو میں تمکو خبر دیتا ہوں اور اگر تم دونوں یہ چاہتے ہو کہ میں ساکت رہوں اور تم مجھ سے سوال تو مجھ سے تم سوال کرو اور دونوں نے کہا کہ ہکو یا رسول اللہ خبر دیجئے کہ ہم اپنا ایمان زیادہ کریں آپ نے مرد ثقفی سے فرمایا کہ تم اس لئے آئے ہو کہ اپنی رات کی نماز اور اپنے رکوع اور اپنے سجود اور اپنے روزہ اور اپنے غسل جنابت کو مجھ سے پوچھو اور آپ نے مرد انصاری سے فرمایا کہ تم اس لئے آئے ہو کہ تم مجھ سے یہ پوچھو کہ میں اپنے گھر سے بیت کو کا قصد کر کے ایسے حال میں نکلوں کہ میرا مال گھر میں ہے اور میں عرفات میں ٹھہروں اور اپنا سر منڈ ہوا کروں اور بیت اللہ شریف کا طواف کروں اور رمی حرام کروں یہ ارشاد سن کر دونوں نے عرض کی قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ معوث کیا ہے ضرور یہی چیزیں ہیں کہ ہم آپ سے اون کے پوچھنے کے واسطے آئے ہیں اور اوس کی مثل ابن عمرؓ کی حدیث سے واضح ہے۔

وہ حدیث آگے آئے گی۔

طبرانی اور ابو نعیم اور حاکم نے اس حدیث کی عبد اللہ بن قرط سے روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے پانچ پاجھے اونٹ سردی کے دن میں آئے وہ شترارادہ کرتے تھے اور آپ کے نزدیک اس لئے پڑھ رہے تھے کہ جس کے ساتھ آپ چاہیں قربانی کی ابتدا احمد اور بیہقی نے عاصم بن حمید السکونی سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا آپ اون کے ساتھ نکلے وصیت فرما رہے تھے جبکہ وصیت سے آپ فایع چکے تو آپ نے فرمایا اے معاذ قریب ہے کہ تم مجھ سے اس سال کے بعد نہ ملاقات کرو گے اور شاید تم میری قبر اور میری مسجد پر گزر کر رو گے یہ کنکر معاذ رحمہ روئے لگے اور اس حدیث کی روایت احمد نے عاصم سے انھوں نے معاذ سے موصول طور پر کی ہے۔

بیہقی نے زہری کے طریق سے ابن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہر کہ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا معاذ رحمہ کو یمن کی طرف بھیجا معاذ حضرت ابوبکر کے پاس یمن سے ایسے حال میں آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے۔

خطیب نے ایسی سند سے روایت کی ہے جس میں مجہول راوی ہیں حضرت عائشہ رحمہ سے روایت ہے کہ ہر کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکوج کرایا اور مجھ کو عقبہ الحجون کے پاس ایسے حال میں لے گئے کہ آپ رو رہے تھے حنین اور غلین تھے پھر گئے اور ایسے حال میں پلٹ کے آئے کہ آپ تہتم کر رہے تھے اور خوش تھے میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں اپنی ماں کی قبر پر گیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ چاہا کہ اے اللہ تعالیٰ زندہ کر دے وہ زندہ ہوئیں اور وہ مجھ پر ایمان لائیں پھر اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کی حالت پر پھیر دیا پھر یہ بھی اُن یقیمہ حجرون کا ذکر ہے جو ابواب سابقہ میں نہیں ہوئیں یہ بھی باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انکشتان شریفہ سے پانی

نکلنے اور آپ کی برکت کے سبب سے اوس کی کثرت ہونیکے بیان

مین ہے ایسا اکثر ہوا ہے

بخاری نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہجو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے آپکو مین نے ایسے حال مین دیکھا کہ عصر کی نماز آگئی تھی اور ہمارے ساتھ سوا بچے ہوئے پانی کے اور پانی نہ تھا وہ پانی ایک برتن مین کیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک اوس برتن مین داخل کر دیا اور اپنے انگشتان مبارک کھول دیں اور فرمایا کہ تم لوگ وضو کے واسطے آؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہر مین نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے جاری ہو رہا تھا آدمیوں نے وضو کیا اور پانی پیا اوس وقت تک ایک ہزار چار سو آدمی تھے۔

شیخین نے اسحاق ابن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہ ہجو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال مین دیکھا کہ عصر کی نماز قریب ہو گئی تھی آدمیوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا اور زمین پایا وضو کا پانی لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس برتن مین رکھ دیا جس مین وہ پانی تھا اور آدمیوں سے فرمایا کہ اس پانی سے وہ وضو کریں مین نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے نیچے سے پانی جاری ہو رہا تھا آدمیوں نے وضو کیا یہاں تک کہ سب سے آخر جو تھا اوس نے بھی وضو کر لیا۔

شیخین نے ثابت کے طریق سے انس رضی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا ایک ایسا قح لایا گیا جس کا منہ فرخ تھا اور اوچھن پانی تھا آپ نے اپنی انگشتان مبارک اوس قح مین رکھ دیں مین نے پانی طرف دیکھنا شروع کیا آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ وضو کرنے لگے جن آدمیوں نے اوس پانی سے وضو کیا مین نے اون کی تعداد کی نشر اشی کے درمیان تھے۔

بیہقی نے دوسرے طریق سے ثابت سے اور ثابت نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ ہجو کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبا کی طرف تشریف لے گئے اہل قبلہ کے بعض مکانات سے ایک چھوٹا قلعہ لایا گیا آپ نے اپنا دست مبارک قلعہ میں داخل کیا قلعہ میں گنجائش نہ تھی آپ نے اپنی چار انگلیوں داخل فرمائیں اور آپ اپنا انگوٹھا داخل نہ کر سکے پھر آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا کہ پانی کی طرف آؤ انس نے کہا میری آنکھوں نے دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک سے پانی نکل رہا تھا قوم کے لوگ قلعہ پر وارد ہو رہے تھے یہاں تک کہ اوس سے سب سیراب ہو گئے۔

بخاری نے حمید کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے نماز موجود ہو گئی جن لوگوں کا قریب مکان تھا کھڑے ہو گئے وہ اپنے اہل کے پاس وضو کر رہے تھے اور ایک قوم باقی رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کا ایک برتن لایا گیا جس کو مخضب کہتے ہیں اوس میں پانی تھا وہ اس چھوٹا تھا کہ آپ اپنا دست مبارک اوس میں گھول نہ سکے قوم کے کل آدمیوں نے وضو کر لیا ہم نے پوچھا وہ آدمی کتنے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی تھے یا زیادہ تھے۔ اور بخاری نے اس حدیث کی روایت حسن کے طریق سے اس کی مثل کی ہے۔ بیہقی نے کہا ہمارے انس سے جو بیہقی روایت میں اس کے مشابہ ہیں کچھ کھل روایتیں ایک ہی واقعہ کی ہوں اور بیہقی واقعہ اوس وقت کا ہو کہ آپ قبا کو تشریف لے گئے تھے۔ اور قبا وہ کی روایت انس سے جو ہر وہ اس کے مشابہ ہے کہ دوسرے واقعہ کی خبر ہو۔

شیخین نے قبا وہ کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے بیہقی روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب زور امین تھے آپ نے ایک قلعہ مانگا جس میں پانی تھا آپ نے اپنا ہاتھ اوس میں رکھ دیا پانی آپ کی انگلیوں سے اور انگلیوں کے اطراف سے نکلنے لگا آپ کے جمیع اصحاب نے وضو کر لیا میں نے انس سے پوچھا کتنے آدمی تھے کہا کہ تین سو آدمیوں کے اندازہ میں تھے۔

بیہقی نے یحییٰ بن سعید کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے بیہقی روایت کی ہے اہل قبلہ کے کنوین کے واقعہ کو کسی نے پوچھا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کنواں تھا اور ایک آدمی اوس کنوین کا پانی کھینچ کے اپنے گدھے پر بجاتا تھا ب کنوین کا پانی کھینچ جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں تشریف لائے آپ نے

ایک ڈول کے واسطے فرمایا وہ بہر گیا یا سیدہ امروہ کہ آپ نے اوس سے وضو کیا یا اوس میں لعاب
 و مہن مبارک ڈالا پھر آپ نے اوس ڈول کپانی کے واسطے فرمایا وہ کنوے میں پھر ڈال دیا گیا اب تک
 اوس کنوے کا کل پانی نہیں کھینچا گیا (یعنی کثیر پانی ہو گیا ہے کھنچ نہیں سکتا۔

ابن سعد نے بن رقیش کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ساتھ قہا کی طرف آئے آپ بیہ غرس تک پہنچے اور اوس کنوے کا ایک گدہ ہے پر پانی بھرجاتا تھا پھر ہم
 تمام دن کھرے رہتے تھے ہم اوس میں پانی نہیں پاتے تھے اپنے ڈول میں مٹی کی اور اوس کے پانی
 کو کنوے میں پھر پھیر دیا کنوے نے سیراب کرنے والے پانی سے جوش مارا اور ابل پڑا۔

عارت بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں اور یہیقی اور ابوالنعیم نے زیاد بن الحارث الصدیقی سے یوں
 روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے جسوقت فجر طلوع ہوئی آپ اتر پڑے اور قصائے حاجت
 کے لئے سحر کی طرف گئے پھر وہاں سے پھر کے میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے پوچھا اسے
 براور صد گیا پانی ہی میں نے عرض کی نہیں ہر گز تھوڑا سا پانی وہ آپ کو کفایت نکرے گا آپ نے فرمایا
 اوس کو ایک برتن میں ڈال دو پھر اوسکو میرے پاس لے آؤ میں نے پانی برتن میں ڈالا اور آپ کے
 پاس لے کر آیا آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا میں نے آپ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں
 میں ایک چٹمہ دیکھا جو کہ جوش مار رہا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا میرے اصحاب میں سے جس شخص کو
 پانی کی حاجت ہو اوسکو نڈا کر دو میں نے اصحاب میں پکار دیا اصحاب میں سے جس شخص نے پانی
 کا ارادہ کیا ہے لیا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک کنواں ہے جسوقت سردی کا موسم ہوتا ہے تو اس
 کا پانی ہمکو فراخی سے ہوتا ہے اور ہم لوگ اوس پر جمع ہو جاتے ہیں اور جبکہ گرمی کا موسم ہوتا ہے تو ہم لوگ
 وہاں پانیوں پر حفر ق ہو جاتے ہیں جو ہمارے اطراف میں ہوتے ہیں اور ہم لوگ مسلمان ہو گئے ہیں
 ورنہ لوگ جو ہمارے گرد رہتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں آپ ہمارے واسطے ہمارے کنوین کے باہر
 ہیں یہ دعا کیجئے کہ اوس کا پانی ہمکو فراخی سے ملے پھر ہم اوس کنوین پر جمع رہیں اور دوسرے پانیوں پر متفرق
 ہوں آپ نے سات کنگریں مانگیں اور اپنے دست مبارک میں انکو ملا اور ان میں دعا کی پھر آپ نے

فرمایا کہ کنکریوں کو لیجا وجبکہ تم کنوے پر آؤ تو ایک ایک کنکری اللہ تعالیٰ کا نام لیکر کنوین میں ڈالتے جاؤ
صدائی نے کہا کہ آپ نے جو کچھ ہم سے ارشاد فرمایا تھا ہم نے وہ کیا ہم کو سبہ قدرت نہ ہو سکی کہ ہم
اوس کنوے کے قعر کو دیکھ سکیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے طلق بن علی سے روایت کی ہے کہ ہر کہانہ بجا ت مسافات
ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور ہم نے آپ کو سبہ خبر دی کہ ہمارے ملک میں ہمارا ایک کنسیہ
ہو اور ہم نے آپ سے یہ چاہا کہ آپ اپنے وضو کا بچا ہوا پانی ہکو عنایت کریں آپ نے پانی مانگا اور امین
کلی کی پھرا دس پانی کو ہمارے واسطے آپ نے ایک لوٹے میں ڈال دیا اور فرمایا کہ اس کو لیجا وجبکہ تم اپنے
شہر میں جاؤ تو تم اپنے کنسیہ کو توڑ ڈالو اور اوسکی جگہ میں اس پانی کو چھڑک دیجو اور کنسیہ کی جگہ مسجد
اختیار کیجو ہم نے عرض کی یا نبی اللہ گرمی شدید ہو اور شہر دور ہے پانی ایسی حالت میں خشک ہو جاتا ہے تو
فرمایا کہ اس پانی کو اور پانی سے مدد کیجو تاکہ نہ سوکھے وہ ملا ہوا پانی اس پانی ککنوئی اور زیادہ کر لیا اوس
لوٹے کے اوٹھانے میں ہم نے آپس میں حرص کی اور ہم نے کہا کہ ہم لوگوں میں سے کون شخص اوس کو
اوٹھائیگا ہم نے اپنے درمیان اوس لوٹے کی باری ٹھیرائی کہ ہر روز ایک مرد اوس کو اوٹھا کر لے چلے
جبکہ ہم اپنے شہر میں آئے جس بات کے واسطے آپ نے ہم سے فرمایا تھا ہم نے وہ بات کی ہم لوگوں کا کہ آپ
بھی لے کا تھا ہم نے نماز کے واسطے مذاکی اوس راہب نے کہا کہ یہ حق کی دعوت ہے پھر وہ راہب
وہاں سے بھاگ گیا اور اب تک نہیں دکھائی دیا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہر کہانہ بجا ت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے حال یہ تھا کہ لشکر میں پانی نہ تھا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ لشکر
میں پانی نہیں ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ پانی ہے اوس نے عرض کی ہاں ہے وہ ایک
برتن لایا جس میں کچھ پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے منہ میں اپنی انگلیں رکھیں
اور اوکو کھولا راوی نے کہا کہ میں نے چشموں کو دیکھا کہ آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے
نکل رہے تھے آپ نے ہلال سے فرمایا کہ وضو کے اس مبارک پانی کے واسطے آدمیوں میں مذاکرہ و

دارمی اور ابو نعیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ہجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا اور پانی طلب کیا بلال نے عرض کی پانی نہیں ہے واللہ میں نے پانی نہیں پایا آپ نے دریافت فرمایا کوئی مشکیزہ ہے بلال آپ کے پاس مشکیزہ لائے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوس میں پھیلا دیئے آپ کے دست مبارک کے نیچے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا ابن مسعود اوس پانی کو پی رہے تھے اور انکو ہوا جو لوگ تھے وہ وضو کر رہے تھے۔

بخاری نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ ہجرہ کہ تم لوگ آیات کو حذاب شمار کرتے ہو اور ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد میں اون آیات کو برکت شمار کرتے تھے ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور ہم طعام کی تسبیح سنتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا آپ کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکلنے لگا آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اس مبارک پانی کو آکے لو اور برکت من جانب اللہ ہے یہاں تک کہ ہم کل میوں نے وضو کر لیا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے ابویلی الانصاری سے روایت کی ہے کہ ہجرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفیرین تھے یہ کہوشنگی معلوم ہوئی ہم نے آپ سے شکایت کی آپ نے ایک گڑھا کھودنے کے واسطے امر فرمایا میں نے گڑھا کھودا اور آپ نے اوس پر ایک چمڑا رکھ دیا اور اپنا دست مبارک چمڑے پر رکھا اور درخت فرمایا کیا پانی ہے پانی لایا گیا جس کے پاس پانی کا ٹوٹا تھا آپ نے اوس سے فرمایا کہ میرے ہاتھ پر پانی ڈالو اور بسم اللہ کہو اوس مرد نے بسم اللہ کہلے آپ کے دست مبارک پر پانی ڈالا ابویلی نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگشتان مبارک کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ قوم کے سب لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے اپنی سواری کے اونٹوں کو پانی پلایا۔

ابو نعیم نے قاسم بن عبد اللہ بن ابی رافع کے طریق سے روایت کی ہے کہ قاسم نے اپنے باپ سے قاسم کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفیرین گئے اور آخر شب میں سب لوگ اتر پڑے آپ نے فرمایا اے قوم کے لوگو ہر ایک مرد اپنے لوٹے میں پانی ڈھونڈ لے گا ایک مرد کے اون لوگوں نے اپنے لوٹوں میں پانی نہیں پایا آپ نے اوس کو ایک برتن میں ڈالا پھر

آپ نے فرمایا کہ وضو کرو راوی نے کہا میں نے پانی کبھی طرف دیکھا کہ آپ کے انگشتان مبارک سے جوش کے ساتھ نکل رہا تھا یہاں تک کہ کل قافلہ نے وضو کر لیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو جمع کر لیا میں اوسکو خیال نہیں کرتا ہوں مگر اوسا پانی پانی تھا جو اول بار طرف میں ڈالا گیا تھا۔

ابونعیم نے مطلب بن عبد اللہ بن خثلب کے طریق سے عبد الرحمن بن عمر الانصاری سے روایت کی ہے عبد الرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہجر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنغزوہ کیا تھا ہم آپ کے ساتھ اوس غزوہ میں تھے اوس وقت آدمیوں کو بھوک لگی تھی پھر آپ نے کوزہ طلب فرمایا اور اوس کو اپنے سامنے رکھ دیا پھر آپ نے پانی مانگا اور اوس کو کوزہ میں ڈال دیا پھر آپ نے ٹکڑی کر کے اوس میں ڈال دی اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے تکم کیا (یعنی آپ نے کچھ پڑھا) اوس کا علم نہیں ہے کہ آپ نے کیا پڑھا) پھر آپ نے کوزہ میں اپنی خضر مبارک داخل کی میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کو دیکھا کہ اونیچے چمے جا رہے تھے پھر آپ نے آدمیوں سے فرمایا اوتھو میں نے پانی پیا اور پلایا اور اپنی مشکین اور چھاگلین وغیرہ بھریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے ہنسے کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا اشد ان لا الہ الا اللہ و اشد ان محمد عبدہ و رسولہ ان دونوں کلموں کے ساتھ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے قیامت کے دن ملاقات نہ کرے گا مگر وہ خستہ میں داخل ہو گا۔

ابونعیم نے (صحابہ) خدیج بن سدرہ بن علی السلمی کے طریق سے جواہل قبا سے ہن روایت کی ہے اور اوتھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گریہاں تک کہ ہم (قاحہ) میں اوترے اور قاحہ وہ مقام ہے جو آج کے دن اوس کا نام (سقیاء) ہے قاحہ میں پانی نہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکو بنی غفار کے پانیوں پر پہنچا قاحہ سے وہ پانی ایک میل پر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدروادی میں اوترے اور آپ کے بعض اصحاب بطن وادی میں لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ سے تھریلی زمین کھدوئی اور ان کا

اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی اور آدمیوں کو پانی پلایا اور سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے
 انھوں نے پانی پھر لیا یہاں تک کہ انھوں نے اتنا پانی لے لیا کہ اون کو کافی ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ یہ مقام سقیاء ہے اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اوس کا پانی پلایا ہر اوس مقام کا نام سقیاء رکھا گیا
 طبرانی اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ساتھ گئے یہاں تک کہ جس وقت ہم بعض راستہ میں تھے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ ہم کی آواز
 سنی گئی یہ دونوں صاحبزادے روتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے
 سے دریافت فرمایا کہ میرے ان دونوں بیٹوں کا کیا احوال ہے حضرت فاطمہؓ نے کہا کہ پیاس سے روتے
 ہیں آپ نے آدمیوں میں نہ کی کیا کوئی شخص تم لوگوں میں سے ایسا ہے جس کے ساتھ پانی ہے کسی
 اون لوگوں میں سے پانی کا ایک قطرہ ہمیں پائے آپ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ ان دونوں میں
 ایک صاحبزادے کو مجھے دید و حضرت فاطمہؓ نے ایک صاحبزادے کو آپ کو پر دے کے نیچے سے دیدیا
 آپ نے لے لیا اور اون کو اپنے سینہ پر رکھا وہ رو رہے تھے اور خاموش نہیں ہوتے تھے آپ نے انکی
 زبان مبارک نکال دی وہ اوسکو چوسنے لگے یہاں تک کہ روتے سے ٹھہر گئے اور اون کو سکون ہو گیا
 اون کا رونا نہیں سنا اور دوسرا صاحبزادہ رو رہا تھا جیسے کہ رو رہا تھا وہ خاموش نہیں ہوا تھا آپ
 فرمایا دوسرے صاحبزادے کو مجھے دید و حضرت فاطمہؓ نے اون کو دیدیا آپ نے اون کے ساتھ بھی
 ویسا ہی کیا دونوں صاحبزادے خاموش ہو گئے میں اون کی آواز نہیں سنتا تھا۔

یہ روایت درستی دونوں
 صحیحین میں ہے اور ابن عساکر
 نے بھی اسے روایت کیا ہے

شیخین نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 سفر میں تھے آدمیوں نے آپ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے حضرت علیؓ اور دوسرے ایک مرد
 کو بلایا اور اون سے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اور میرے واسطے پانی ڈھونڈ کر لاؤ دونوں صاحب گئے دونوں
 صاحب ایک عورت سے ملے اوس کی دونوں فراڈوں یا دونوں سطیحوں میں اوس کے اونٹ پر پانی تھا
 اور وہ فراڈوں کے بیچ میں بیٹھی تھی دونوں صاحبوں نے اوس سے پوچھا پانی کہاں ہے اوس نے
 کہا کہ کل کے روز سے اس گھڑی تک پانی کے ساتھ میرا ہمدرد یعنی پانی اتنی دور ہر کھل کے دن

اسی وقت میں پانی پر تھی دو لڑکا صاحب اوس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے پانی کا ایک برتن مانگا اوس میں دونوں مردوں کے دھانوں سے پانی ڈال لیا آپ نے پانی میں کلی کی اور اوس پانی کو دونوں مردوں کے دھانوں میں پھیر دیا اور ان دھانوں کو باندھ دیا اور مردوں کے چھوٹے منہ جن سے پانی نکالتے ہیں چھوڑ دئے گئے اور آڈیوں کو پکارا لیا کہ پانی پلاؤ اور پانی پھر جس نے چاہا پانی پلایا اور جس نے چاہا پانی پھر لیا اور دوسرے کو پلایا وہ عورت کھڑی ہوئی دیکھ رہی تھی کہ آپ اوس کے پانی کے ساتھ کیا کرتے ہیں قسم قسم اللہ تعالیٰ کی ہر ایک مراد سے پانی لیا گیا سب کو بھی خیال ہوتا تھا کہ پہلی بار جو مرد میں ابتدا کی گئی تھی پانی لینے کے بعد بھی وہ اوس سے زیادہ بھر لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کے واسطے کھانے کی چیزیں جمع کرو آڈیوں نے مجموعہ جو قسم خرما سے ہو وہ اور آٹا اور سب جو جمع کئے یہاں تک کہ اوس کے واسطے کثیر کھانا جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے فرمایا تو جانتی ہو اللہ ہم نے تیرا پانی کچھ کم نہیں کیا لیکن اللہ تعالیٰ غرو جل ہی نے ہمو پانی پلا دیا راوی نے کہا وہ عورت اپنے اہل کے پاس آئی اور وہ اپنے اہل سے رک رہی تھی۔

(یعنی اوس کو آنے میں دیر ہو گئی تھی) انھوں نے اوس سے پوچھا اے فلاںی تجھ کو کس چیز نے روکا تھا وہ کہا تعجب کی بات میں نے دیکھی ہی مجھ سے دو مرد ملے اور مجھ کو وہ دو لڑکا اوس مرد کے پاس لے گئے جس کو صابی کہتے ہیں اوس نے میرے پانی سے ایا کیا اور ایا کیا جو واقعہ ہو گیا تھا اوس نے ہمو کو بیان کیا اور اوس نے اپنے دو لڑکا انکلیوں وسطی اور ستبابہ سے آسمان اور زمین کی طرف اشارہ کر کے کہا واللہ وہ مرد ان لوگوں میں زیادہ سا ہے جو اس آسمان اور زمین کے درمیان ہیں یا وہ مرد اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہو راوی نے کہا کہ اوس عورت کے اطراف جو مشرکین رہتے تھے مسلمان ان کو ٹوٹتے تھے اور جو گروہ اپنے اونٹ لیکر پانی پر اترتا اور وہ عورت ان میں ہوتی اوس جماعت کو کچھ تکلیف نہ پہنچاتے تھے اوس عورت نے ایک دن اپنی قوم سے کہا میں گمان کرتی ہوں کہ یہ قوم لوگوں کو عداوت کرنے سے چھوڑ دیتی ہو کیا تم لوگوں کو اسلام کی رغبت ہو انھوں نے اوس عورت کی اطاعت کی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

بہتھی نے عمران بن الحصین سے روایت کی کہ کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب
 رات کو ایک سفر میں گئے راوی نے کہا اصحاب کو نہایت تشنگی ہو گئی آپ کے اصحاب میں سے دو مرد
 آئے راوی نے کہا میں گمان کرتا ہوں وہ دونوں حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے یا
 اون کے سوا دو مرد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ تم دونوں ایک ایسی عورت
 کو پاؤ گے اور وہ ایسی ایسی جگہ تکوٹے گی جس کے ساتھ ایک اونٹ ہو جس پر دو مرد وین میں تم دونوں
 اوس کو میرے پاس لے آؤ راوی نے کہا وہ دونوں اوس عورت کے پاس آئے اور اوس کو ایسی حالت
 میں پایا کہ وہ دو مردوں کے درمیان اونٹ پر سوار ہو اور انھوں نے اوس عورت سے کہا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو بلے میں تو چل اوس نے پوچھا کون رسول اللہ کیا بھیہ صابی ملتا ہے اور انھوں نے
 کہا تو جس سے مراد رکھتی ہو وہی شخص تجھ کو ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہے دونوں صاحب اوس
 عورت کو لیکر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کی دونوں مردوں سے ایک برتن میں پانی کیا گیا
 پھر ہر کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ آپ پڑ میں آپ نے دھا کے طور پر پڑ ہا پھر اوس پانی کو دونوں مردوں میں
 ڈال دیا پھر اون مردوں کے چھوٹے دہانوں کے کھولنے کے واسطے فرمایا وہ کھول دئے گئے پھر آپ نے
 آدمیوں سے فرمایا انھوں نے اپنے اپنے برتن اور اپنی مشکیں بھر لیں اور اوس دن کسی برتن اور کسی
 مشک کو انھوں نے نہ بھیچوڑا اگر اوس کو بھر لیا عمران نے کہا کہ مجھ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ مردوں نے زیادہ
 نہیں کیا مگر پھر ہو جانے کو یعنی پہلے سے زیادہ بھری خیال کی جاتی تھیں عمران نے کہا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے اوس کے کپڑے کے واسطے امر فرمایا وہ بچھا دیا گیا پھر اپنے اپنے اصحاب سے فرمایا وہ اپنے
 خوشوں میں سے لائے یہاں تک اوس کو کھانا دیا کہ اوس کا کپڑا انھوں نے کھنکھوڑا پھر آپ نے
 اوس عورت سے فرمایا تو چلی جا ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ نہیں لیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہم کو
 پانی ملا اور سیراب کیا وہ عورت اپنے اہل کے پاس آئی اور اوس نے اون کو خبر کی کہ میں کھا
 پالیں سحر التاس کے پاس سے آئی ہوں یا وہ البتہ اللہ تعالیٰ کا برحق رسول ہے وہاں اونٹوں کا بڑا گروہ
 تھا اوس کے سب مالک یہ خبر سنکر آئے اور سلمان ہو گئے ۔

بہتقی نے اور بھی دوسری وجہ سے عمران بن الحکمین سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شتر سواروں میں تشریف لے گئے اور اپنے اصحاب کو لے گئے اصحاب صبح کے قبل ٹھہر گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سو گئے یہاں تک سوئے کہ آفتاب طلوع ہو گیا حضرت بوکر الصدیق بیدار ہوئے اور انھوں نے دیکھا کہ آفتاب طلوع ہو چکا ہے انھوں نے سبحان اور ابتداء کہا اور گویا انھوں نے اس امر سے کراہت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرین یہاں تک کہ حضرت عمرؓ بیدار ہوئے حضرت عمرؓ کا بیدار ہونا ایک بڑے آواز والے شخص کا بیدار ہونا تھا حضرت عمرؓ نے سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا اور اپنی آواز کو خوب شش سے بلند کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے آپ کے اصحاب میں سے ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ہم سے نماز فوت ہو گئی آپ نے فرمایا تم سے نماز فوت نہ ہوئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا وہ سب سوار ہو گئے اور آہستگی اور وقار سے گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوپر بڑے اور اصحاب آپ کے ساتھ اُترے جس جگہ آپ نماز سے سو گئے تھے گویا اوس جگہ میں رہنے سے آپ نے کراہت فرمائی تھی اسلئے وہاں سے چلے گئے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس پانی لاؤ آپ کے پاس آدمی آتا تھا واپانی لائے کہ ایک گھونٹ کی مقدار سے بھی کم لوٹے میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کو ایک برتن میں ڈال دیا پھر آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں رکھ دیا پھر آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ وضو کرو تقریباً شتر مردوں نے وضو کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے واسطے مذاکیجاوے مذاکی گئی پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اپنے دو کرتین پڑھیں پھر اپنے نماز کے واسطے فرمایا اتنا کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی جبکہ آپ نماز سے پھرے تو یکایک آپ نے اپنے اصحاب میں سے ایک مرد کو کھڑا پایا جبکہ اوس کو آپ نے دیکھا اوس سے پوچھا نماز سے کس چیز نے ٹکون منع کیا اوس مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو حجاب ہو گئی ہے آپ نے فرمایا پاک ٹہم سے تیمم کر جو وقت تم تیمم سے فارغ ہو جاؤ نماز پڑھ لو اور جو وقت تم کو پانی مل جاوے تو تم غسل کر لیجو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب صبح کو اٹھے نہیں جانے تھے کہ پانی ان کے سر پر آچکا تھا علیؓ کہہ رہے تھے کہ اچھے

آپ کے اصحاب میں سے چند مرد گئے کہ آپ کے واسطے پانی ڈبوئیں حضرت علی اصحاب میں سے چند لوگوں کے ساتھ گئے اور آپ اوس دن اور اوس رات چلے گئے پھر ایک عورت سے ملے جو اپنے اونٹ پر دو فرادوں کے درمیان بیٹھی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اوس عورت سے پوچھا تو کہاں سے آئی ہو اوس نے کہا میں آئی ہوں تمہیوں کے واسطے پانی بھر کے لائی ہوں

جبکہ اوس عورت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اور اون کو خبر دی کہ اون کے اور پانی کے درمیان ایک رات اور اوس سے زیادہ کی راہ ہر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے ہمراہیوں سے کہا و اگر ہم جاویں گے نہ پہنچیں گے یہاں تک کہ ہماری سواری کے چوہے ہلاک ہو جاویں گے اور جو شخص ہم لوگوں میں سے ہلاک ہوگا وہ ہلاک ہو جاوے گا پھر یہ کہ ہم ان دونوں فرادوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاویں گے تاکہ آپ پانی کے باب میں غور فرماویں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب آئے اور اوس عورت کو لے کر دو فرادوں کے درمیان اپنے اونٹ پر بیٹھی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر قربان ہوں ہم نے اس عورت کو ایسی ہی جگہ پایا اور میں نے اوس سے پانی کو پوچھا تو بھروسہ سے کہا کہ اوس اور پانی کے درمیان ایک دن اور ایک رات کا راستہ ہے اور راوی نے اوپر کی حدیث کی مثل اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

مسلم نے اپنی فتاویٰ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے رات میں راقع کی پھر آپ سو گئے آپ بیدار نہ ہوئے مگر اوس وقت آفتاب آپ کی پشت مبارک پر آگیا آپ نے وضو کا لوٹا ہنگا جو میرے ساتھ تھا اوس میں کچھ پانی تھا آپ نے اوس لوٹے سے وضو کیا اور پھر فرمایا کہ اپنے لڑکے کو حفاظت سے رکھو قریب میں اس کی کوئی خیر ہونے والی ہے پھر آپ چلے گئے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا آدمیوں نے کہا کہ ہم ہلاک ہو گئے اور ہم یہاں سے ہو گئے آپ نے سکر فرمایا کہ ہلاکت نہ ہوگی پھر اپنے فرمایا کہ میرے چھوٹے قح کی طرف جاؤ اسکو لیکر آؤ اور آپ نے وضو کا لوٹا نکالی صلی اللہ علیہ وسلم قح میں پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابوقح وہ اونکو پانی پلاتے جاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی طور سے بھرو تم کل لوگ سیراب ہو جاؤ گے یہاں تک کہ کل آدمی سیراب ہو گئے کوئی تشنگی نہ رہا۔

سنو
اسے اس کا اصل
میں کچھ عبارت چھوڑ دی ہے

بیہقی نے بوقتاوہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تشریف لے گئے جبکہ آپ بعض راستہ میں تھے آپ اپنی بعض حاجت طے سمجھے رہ گئے اور آپ کے ساتھ مین وضو کا لوٹا لیکر پیچھے رہ گیا آپ نے اپنی حاجت قضا کی اور مین نے لوٹے سے پانی ڈالا آپ نے وضو کیا اور مجھ سے فرمایا کہ اس لوٹے کو حفاظت سے رکھو یقیناً ہر اسکے باقی پانی کی کوئی شان ہوگی لشکر چلایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لشکر کے لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ کی اطاعت کریں گے تو وہ اپنے نفوس کے ساتھ نرخی کریں گے اور اگر وہ ان دونوں حضرات کی نافرمانی کریں گے تو اپنے نفوس سے شقاوت کریں گے بوقتاوہ نے کہا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ نے اہل لشکر کو یہ اشارہ کیا تھا کہ وہ نہ اتریں یہاں تک کہ پانی آجاوے اور بقیہ آدمیوں نے کہا ہم اتریں گے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آجاوے وہ لوگ اتر پڑے ہم ان کے پاس دوپہر کے وقت آئے ہم نے ان کو اسی حال میں پایا کہ پاس سے ہلاک ہو رہے تھے آپ نے مجھ کو لوٹے کے ساتھ بلایا میں آپ کے پاس لوٹا لایا آپ نے اوس کو غفل میں لے لیا پھر آپ آدمیوں کو پانی ڈالنے لگے اور انھوں نے پانی یہاں تک سیراب ہو گئے اور وضو کیا اور ہر ایک برتن جو ان کے ساتھ تھا اوس کو پھر لیا یہاں تک کہ آپ یہ فرمانے لگے کیا کوئی پانی بھرنے والا ہر بوقتاوہ نے کہا میرے خیال میں آیا کہ وہ لوٹا پانی لایا ہی تھا جیسا کہ آپ نے لیا تھا اوس وقت لشکر میں بہتر مرد تھے۔

ابن عدی اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کر کے مشرکین کی طرف بھیجا اہل لشکر میں حضرت ابوبکر الصدیقؓ تھے آپ نے اہل لشکر سے فرمایا کہ اچھی رفتار سے چلو اس لئے کہ تمہارے اور مشرکین کے درمیان پانی ہر اگر مشرکین پانی کی طرف ہجرت کریں گے تو آدمیوں پر بھیہ امر دشوار ہو جاوے گا اور تمہارے چوپائے نہایت درجہ شبنہ ہو جائیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ آدمیوں میں پیچھے رہ گئے مین اونکا نوان آدمی تھا اور آپ نے اصحاب سے پوچھا کیا تم کو خواہش ہر کہ ہم تمھوڑی دیر رات میں بھیج جاوےں پھر آدمیوں سے طحاوین گئے اصحاب نے عرض کی بہتر ہر رات میں سب اتر پڑے ان سب کو کسی نے بیدار

نہیں کیا مگر آفتاب کی گرمی نے اپنے اون سے فرمایا آگے بڑھو اور اپنی حاجتیں قضا کر لو سب نے اپنی
 اپنی حاجت قضا کی پھر آپ کے پاس پٹ کے آئے آپ نے پوچھا کیا تم لوگوں میں سے کسی کے
 پاس پانی ہے اون میں سے ایک مرد نے کہا میرے پاس ایک ٹوٹا ہوا جرس میں کچھ پانی ہے آپ نے فرمایا
 اوس کو لیکر آو وہ اوس کو لیکر آیا آپ نے وہ ٹوٹا لے لیا اور اپنا دست مبارک اوس پر پھیرا
 اور برکت کے واسطے اوس میں دعا کی پھر اصحاب سے فرمایا آؤ اور وضو کرو اصحاب آئے آپ اون
 پانی ڈالتے جاتے تھے یہاں تک کہ سب نے وضو کر لیا اور آپ نے اون کو ناز بڑھائی اور ٹوٹے والے
 صاحب سے فرمایا کہ اپنے ٹوٹے کی حفاظت کرو اسکی آئندہ کوئی خیر ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم آدمیوں سے پہلے سوار ہو گئے اور اپنے اصحاب سے پوچھا جو آدمی گئے ہیں وہ کہاں گئے
 تم کیا لگاتے ہو انہوں نے کیا کیا اصحاب نے عرض کی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول زیادہ عالم
 ہے آپ نے فرمایا کہ اون آدمیوں میں ابوبکر الصدیق اور عمر فاروق ہیں آدمی راہ حق پر ثابت قدم رہے
 حال میں تھا کہ شکرین اس بانی پر پہلے سے پہنچ گئے تھے آدمیوں پر بھیہ امر و شوار ہو گیا تھا آدمی اور انکا
 سواری کے اونٹ اور اون کے چوپائے شدید پیاسے ہو گئے تھے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ٹوٹے والے صاحب سے فرمایا کہ اپنا ٹوٹا میرے پاس لاؤ وہ ٹوٹا لیکر آئے اسوقت ٹوٹے میں کچھ پانی تھا
 آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ آؤ اور پانی پو آپ اون کو پانی دیتے جاتے تھے یہاں تک کہ کل آدمیوں نے
 پانی پی لیا اور انہوں نے اپنے چوپایوں اور سواری کے اونٹوں کو پانی پلایا اور ہر ایک بہن اور بڑا
 رشک اور مزادہ کو بھر لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب شکرین کی طرف اونٹوں کے انڈے
 نے ایک ہوا کو پسج دیا ہوا نے شکرین کے ہنہ پر پڑا نیچے مارے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نصرت نازل فرمائی اور
 شکرین کے پشت پھیرنے سے مسلمانوں کو قدرت دی اصحاب نے شکرین میں سے اتنے قتل کئے کہ غلیم قتل
 ہوا اور شکرین کو کثرت سے قید کیا اور کثیر غنائم اپنے ساتھ ہانک لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور کل آدمی پٹنے کی حالت اور صلح کی حالت میں واپس آئے اسلامتی سے واپس آئے۔

عنه من اسلین
 من دار علیہ السلام
 من بنی ہاشم
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب
 من بنی عبدالمطلب

بقوی اور ابن ابی شیبہ اور ماوردی اور طبرانی نے جہان بن بکر سے روایت کی ہے کہ ہاجر میری قوم

مسلمان ہو گئی اور مجھ کو بھیہ خبر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی طرف ایک لشکر تیار کر کے بھیجا ہے میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے یہ عرض کی کہ میری قوم اسلام پر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا ایسی ہی ہر من نے عرض کی بیشک وہ اسلام پر میں جان نے کہا میں رات سے صبح تک آپ کے ساتھ رہا جبکہ میں صبح کو اٹھا میں نے منانے کے واسطے اذان دی اور آپ نے مجھ کو ایک برتن دیا میں نے اوس سے وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک برتن میں رکھ دیں آپ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے آپ نے فرمایا تم لوگوں میں سے جو شخص وضو کا ارادہ کرے وہ وضو کر لے۔

ابن السکن نے ہام بن نفیل السعدی سے روایت کی ہے کہ ہر کدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کے واسطے ایک کنواں کھودا گیا وہ کنواں شور نکلا آپ نے مجھ کو ایک لوم دیا اوس میں پانی تھا اور آپ نے فرمایا کہ اس پانی کو اوس کنوین میں ڈال دو میں نے وہ پانی کنوین میں ڈال دیا وہ کنواں شیریں ہو گیا وہ کنواں ملک بین میں زیادہ شیریں پانی کا کنواں ہے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجزوں میں ہے کہ کھانے کی کثرت میں واقع ہوئے ہیں یہ معجزے اون معجزوں کے سوا ہیں جو آگے بیان ہو چکے ہیں

مسلم نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ ہر کدین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے آپ کے اصحاب کے ساتھ بیٹھا پایا آپ اونسے باتیں کر رہے تھے اور آپ نے اپنے شکم مبارک پر ایک کپڑا باندھا تھا میں نے آپ کے بعض اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شکم مبارک پر کپڑا کس واسطے باندھا ہے اصحاب نے کہا بھوک سے باندھا ہے میں ابو طلحہ کے پاس گیا اور اون کو میں نے خبر کی وہ میری مان کے پاس گئے اور اون سے پوچھا کیا کوئی شے ہر اونھوں نے کہا ہاں میرے پاس روٹی کے ٹکڑے اور خرے ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اکیلے آویں گے تو ہم اون کا پیٹ بھر دینگے اور اگر آپ ہمارے پاس کسی کو لیکر آویں گے تو

تو اون لوگوں کے واسطے کھانا تھوڑا ہو جاوے گا ابو طلحہ نے مجھ سے کہا اے انس تم جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب کھڑے رہو جو وقت آپ کھڑے ہوں تو تم آپ کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپ کے اصحاب چلے جاوے پھر تم آپ کے پیچھے جاؤ یہاں تک کہ جو وقت آپ دروازے کے پردہ کے پاس کھڑے ہو جاوے یا دروازے کی دہلیز کے پاس کھڑے ہو جاوے تو تم یہ عرض کرو کہ میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے جو کچھ میرے باپ نے مجھ سے کہا تھا میں نے اس طور سے کیا جبکہ میں نے آپ سے یہ عرض کی کہ میرے باپ نے آپ کو بلایا ہے آپ نے اپنے اپنے اصحاب سے فرمایا اے لوگو! آپ کو پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کو مضبوط پکڑا پھر آپ اپنے اصحاب کے ساتھ آئے جو وقت ہم اپنے مکان کے قریب آگئے آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا میں مکان میں ایسے حال میں داخل ہوا کہ جو لوگ آپ کے ساتھ آئے تھے اون کی کثرت کے سبب سے میں عریض تھا میں نے اپنے باپ سے کہا اے باپ! تم نے جو بات مجھ سے کہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی تھی آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا اور آپ اپنے اصحاب کو لیکر تمہارے پاس آئے میں یہ سنکر ابو طلحہ مکان سے باہر نکلے اور عرض کی یا رسول اللہ میں نے انس کو آپ کے پاس اس لئے بھیجا تھا کہ وہ نہا آپ کو بلا کر لاوے جن آدمیوں کو میں دیکھتا ہوں میرے پاس آتا کھانا نہیں ہے کہ وہ سیر ہو میں آپ نے فرمایا تم مکان میں جاؤ جو کھانا تمہارے پاس ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیگا ابو طلحہ مکان میں گئے اور کہا کہ تمہارے پاس جو شے ہے اس کو جمع کر لو پھر اس کو آپ کے پاس لاؤ ہمارے پاس جو کچھ روٹی اور خضر تھے ہم آپ کے پاس لے گئے اور ہم نے اپنے ایک بوریے پر اس کو رکھ دیا آج اس میں برکت کے واسطے دعا مانگی اور فرمایا کہ میرے پاس آٹھ آدمی آویں میں نے آپ کے پاس آٹھ آدمی داخل کئے آپ نے اپنا دست مبارک کھانے کے اوپر رکھ دیا اور فرمایا کھاؤ اور بسم اللہ کہو آدمیوں نے آپ کی انگشتان مبارک کے درمیان سے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ آٹھوں سیر ہو گئے پھر آپ نے مجھ سے امر فرمایا کہ آپ کے پاس میں آٹھ آدمیوں کو داخل کروں آپ آٹھ آٹھ آدمیوں کے واسطے فرماتے گئے یہاں تک کہ آپ کے پاس انہی مرد آئے اور ہر ایک مرد اون میں کا کھانا کھاتا یہاں تک کہ وہ سیر ہو جاتا تھا پھر آپ نے مجھ کو اور میری ماں اور ابو طلحہ کو بلایا اور فرمایا کہ تم لوگ کھانا کھاؤ ہم نے یہاں تک کھایا کہ ہم سیر ہو گئے پھر آپ نے اپنا دست مبارک

ابونعیم اور ابن عساکر نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ ہر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینبؓ
 حش سے نکاح کیا میری ماں نے مجھے کہا اسے انس بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے عروسی کی حالت میں صبح
 کی ہر اور میں نہیں دیکھتی تھیں کہ آپ کے واسطے صبح کا کھانا ہو تم وہ عکہ اور خرے لے آؤ ضرور کھانا
 بدل گیا تھا میری ماں نے آپ کے واسطے حش تیار کیا اور مجھ سے کہا کہ اس حش کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بی بی کے پاس لجاو میں اس حش کو آپ کے پاس پہنچے ایک طباق میں لایا
 آپ نے فرمایا کہ اسکو مکان کے ایک گوشہ میں رکھ دو اور تم جاؤ اور میرے پاس ابو بکر اور عمر اور عثمان اور
 علیؓ اور اصحاب میں سے ایک گروہ کو بلا کے لے آؤ پھر میرے پاس اہل مسجد کو اور ابن ابی بکر کو بلا کر لاؤ
 جن کو تم راستہ میں دیکھو میں قلت طعام اور آدمیوں کی کثرت سے جنگو آپ نے بلایا تھا تعجب کر رہا تھا میں
 نے اون کو بلایا اتنی آدمی آئے کہ مکان اور حجرہ مبارک بھر گیا پھر آپ نے فرمایا اسے انس وہ حش لاؤ میں
 طباق لیکر آیا آپ نے اس میں اپنی تین انگلیاں ڈالیں وہ حش بڑھتا اور اونچا ہوتا جاتا تھا آدمی کھاتے
 جانے اور مکان سے نکلتے جاتے تھے یہاں تک کہ جو وقت سب لوگ فارغ ہو گئے طباق میں اسی ہوائی باقی بچا
 بقدر میں لایا تھا آپ نے فرمایا کہ اس حش کو زینب کے سامنے رکھ دو ثابت نے کہا میں نے انس سے
 پوچھا جن آدمیوں نے وہ حش کھایا تم گمان کرتے ہو کتنے آدمی تھے انس نے کہا بہتر آدمی تھے۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن ابی قیسہ کے طریق سے واہد بن الاسقع سے روایت کی ہے
 کہا ہے کہ اصحاب صفہ نے جو میں مرد تھے مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا وہ لوگ بھوک کی شکایت
 کرتے تھے آپ نے اپنے گھر میں دیکھا اور پوچھا کچھ اہل خانہ نے کہا ہاں ایک ٹکڑا ہی باقیہ کہا ٹکڑے
 میں اور کچھ دودھ ہو وہ ٹکڑا یا ٹکڑے اور دودھ آپ کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو باریک توڑا
 پھر اس پر دودھ ڈالا پھر آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے یہاں تک ملا یا کہ اس کو خرید کی
 مانند کر دیا پھر آپ نے فرمایا اسے دائیہ تم اپنے اصحاب میں سے دس کو بلا لو اور دس کو پیچھے چھوڑو
 میں نے دس کو بلا یا اور دس کو چھوڑ دیا آپ نے اون دس سے فرمایا بسم اللہ اسکے اطراف سے
 کھاؤ اور اس کے سر کو چھوڑ دو اس لئے کہ برکت اس کے اوپر سے آتی ہے اور وہ بڑھتا جاتا ہے

میں نے اون دس مردوں کو دیکھا کہ وہ کھارہے تھے اور آپ کے انگلستان مبارک کے درمیان سے نکال رہے تھے یہاں تک کہ سیری سے وہ بھر گئے پھر وہ چلے گئے اور دوسرے آدمی آئے جیسے آپ نے پہلے آدمیوں سے فرمایا تھا اوس کے مثل انہیں بھی فرمایا اور انھوں نے اوس کھانے میں سے یہاں تک کھایا کہ سیری سے بھر گئے یہاں تک کہ کھانے والے انتہی کو پہنچ گئے یعنی سب کھا چکے اور برتن میں باقی کھانا موجود تھا میں نے جو کچھ دیکھا اوس سے میں تعجب کی حالت میں اٹھا۔

طبرانی اور ابونعیم نے سلیمان بن حبان کے طریق سے واثق بن اسحاق کے طریق سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں اصحاب صفہ میں سے تھا میرے اصحاب نے مجھے بھوک کی شکایت کی اور انھوں نے کہا ہے واثق تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور ہمارے واسطے کھانا مانگو میں آپ کے پاس آ گیا عرض کی کہ میرے اصحاب بھوک کی شکایت کرتے ہیں آپ نے منکر فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس کچھ ہے حضرت عائشہ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر روٹی کے ٹکڑے ہیں آپ نے فرمایا اون ٹکڑوں کو لے آؤ اور ایک طبق مانگا اور روٹی کو طبق میں ڈالیا پھر آپ اپنے دست مبارک سے ٹرید بنائے لگے اور وہ ٹرید بڑھتا جاتا تھا یہاں تک بڑا کہ طبق بھر گیا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنے اصحاب میں سے دس کو لے آؤ جب وہ آ گئے تو آپ نے اون سے فرمایا کہ بسم اللہ طبق کے اطراف سے لو اور کھانے کی چوٹی پر سے نہ لو اس لئے کہ اوس کے اوپر کی جانب سے برکت اور ترقی ہر اون آدمیوں نے یہاں تک کھایا کہ وہ سیر ہو پھر وہ اٹھ گئے اور جتنا کھانا طبق میں تھا اوس کی مثل باقی بگیا پھر آپ اوس کو اپنے دست مبارک سے دس کرنے لگے اور کھانا بڑھ رہا تھا یہاں تک کہ طبق بھر گیا آپ نے فرمایا کہ اپنے اصحاب میں سے دس آدمیوں کو لے آؤ دس آدمی آئے اور انھوں نے پہلے دس آدمیوں کے طور پر کھانا کھایا پھر آپ نے دریافت فرمایا کیا کوئی آدمی باقی رہ گیا ہے میں نے عرض کی ہاں دس آدمی باقی ہیں آپ نے فرمایا اون دس کو لے آؤ وہ آئے اور انھوں نے یہاں تک کھایا کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور جتنا کھانا طبق میں اوس کی مثل بگیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو حضرت عائشہ کے پاس لیجاؤ۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے یزید ابن مالک کے طریق سے واثق بن اسحاق

سے روایت کی ہو کہا ہر کہ ہم تین دن تھیرے رہے ہم نے کھانا نہیں کھایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے دریافت فرمایا کچھ شے ہو ایک جا رہیہ نے عرض کی کہ ان روٹی اور جیسے ہوئے گھی کا ایک ٹکڑا ہے آپ نے وہ منگایا پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے روٹی کو توڑا اور مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور دس آدمیوں کو بلا لاؤ میں دس آدمیوں کو بلا کر لایا ہم نے یہاں تک کھانا کھایا کہ ہم ہٹ گئے اور کھانے کی یہ حالت تھی گویا ہم نے اوس میں اپنی انگلیں ڈالی تھیں کچھ کم نہیں ہوا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو میرے پاس بلا کر لے آؤ راوی نے ذکر کیا ہر کہ میں نے اوس آدمیوں کے کھانے کے بعد دس دس کے درمیان سے آدمیوں کو بلایا اور راوی نے یہ کہا ہر کہ انھوں نے کھانا تو چھوڑ دینے کے طور پر چھوڑ دیا۔

طبرانی نے (راوسط) میں صفیہ ام المومنین سے روایت کی ہو انھوں نے فرمایا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کچھ چیزیں ہیں بھوکا ہوں میں نے عرض کی کچھ شے نہیں ہو مگر دو داتا ہے آپ نے فرمایا کہ اوس کو گرم کرو یعنی بریان کرو میں نے آٹے کو ہانڈی میں ڈالا اور اوس کو پکایا اور میں آپ سے عرض کی کہ آٹا پک گیا پھر آپ نے روغن زرد کی مشک مانگی جس میں نہ تھا مگر تھوڑا گھی آپ نے اوس کے دونوں کنارے ہانڈی میں پھوڑے اور آپ نے اس بات مبارک اوس پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ اپنی بہنوں کو بلا لو اس لئے کہ میں جانتا ہوں مجھ کو علم ہے جس میں بھوک پاتا ہوں اوس کے مثل وہ بھی کھا پاتی ہیں میں نے اون کو بلایا ہم سب نے یہاں تک کھایا کہ ہم ہر ہو گئے پھر حضرت ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ آئے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے پھر ایک اور مرد آیا اور انھوں نے اوتنا کھایا کہ سیر ہو گئے اور اون سے بچ رہا۔

احمد نے (زہد) میں اور بزار اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو مہمان کیا اور اوس کے کھانے کے واسطے کچھ طلب فرمایا کچھ نہ پایا مگر ایک ٹکڑا جو سوکھا ہوا کسی سوراخ میں پڑا تھا اوس ٹکڑے کو آپ نے لے لیا اور اوس کے چبے ٹکڑے کے اوس پر اپنا دست مبارک رکھ دیا اور اعرابی کو بلایا اور اوس سے فرمایا کھاؤ اعرابی نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گیا اور بچنے کے

لو پر تکرر ہے پھر یہ اعرابی آپ کی طرف دیکھنے لگا اور بھیہ کنسے لگا کہ آپ ضرور صالح مرد ہیں۔

وآرمی اور ابن ابی شیبہ و ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور ان علماء نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابو نعیم نے سمرہ بن جندب سے یوں روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کا ایک پیالہ لایا گیا جبین کھانا تھا صبح کے وقت سے ظہر تک آدمی باہم متعاقب آ رہے تھے ایک قوم کھانا کھا کے اٹھ کھڑی ہوتی اور دوسری قوم اوس کے بعد بیٹھتی تھی ایک مرد نے سمرہ سے پوچھا کیا کھانا بڑھتا تھا سمرہ نے کہا نہیں بڑھتا تھا مگر اس حکم سے اور آسمان کی طرف اشارہ کیا یعنی منجانب اللہ کھانا بڑھتا تھا۔

بیہقی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے واسطے کھانا پکوا یا اوس قدر تھا کہ آپکو اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کفایت کرتا ہیں وہ کھانا آپ کے اور ابو بکر کے پاس لایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جاؤ اور میرے پاس تین آدمی اشرف انصار میں سے بلا کے لے آؤ مجھے امر مجھ پر دشوار ہوا اور میں نے اپنے دلمیں کہا کہ میرے پاس کچھ شے نہیں ہے جو میں اوس کو زیادہ کر دوں میری یہ حالت ہو گئی گویا میں غافل ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا تم جاؤ اور میرے پاس تین آدمی اشرف انصار سے لے آؤ میں نے تین آدمیوں کو بلایا وہ آئے آپ نے فرمایا کہ کھانا کھاؤ وہ ان سب نے یہاں تک کھایا کہ کھانے سے ہٹ گئے پھر اونھوں نے یہ شہادت دی کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اونھوں نے جانے سے پہلے آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا میرے پاس ساٹھ آدمیوں کو بلا کے لاؤ میں آدمی آئے یہاں تک کہ آپ کے اوس کھانے سے انصار میں سے ایک سو اسی مردوں نے کھایا۔

بخاری نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں میں سے کسی کے ساتھ کھانا ہے بکا یک عابد ہوا کہ ایک مرد کے ساتھ ایک صاع یا ایک صاع کی مثل غلہ ہے وہ غلہ میں گونہ ہا گیا یہ ایک مرد ایک بکری لایا جس کے وہ ہانک رہا تھا آپ نے اوس مرد سے بکری خرید فرمائی اور اوس بکری کے واسطے حکم دیا وہ فوج کی گئی اور بکالی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی کلیجی کے واسطے فرمایا کہ بھرنی جاوے قسم اللہ تعالیٰ

کہ اون ایکس آدیسون میں سے کوئی آدمی نہ تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے واسطے بکری کی کلیجی کا ایک ٹکڑا قطع کیا اگر آدمی موجود تھا تو اوس کو کلیجی کا ایک ٹکڑا دیدیا اور اگر آدمی اوس وقت حاضر نہ تھا تو اوس کے لئے آپ نے ایک ٹکڑا چھپا کر رکھ لیا۔ اوی نے کہا کہ اوس بکری کے گوشت سے دو پیالے تیار کئے گئے ہم کل آدیسون نے اوس بکری کے گوشت میں سے کھایا اور ہم سب سیر ہو گئے اور دونوں پیالوں میں اوس کا گوشت بچ رہا اور دونوں پیالے اونٹ پر رکھ دیئے گئے۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی عنہ نے یوں قسم کھا۔ سس کے کہا ہے واللہ انہی لالا الہ الامور وی زمین پر میں اپنے جگر پر بھوک کا بھر دسا کرتا تھا (یعنی میں سمجھتا تھا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ بھوک کی برداشت کوئی نہیں کر سکتا) اور میں بھوک سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں راستہ پر ٹھہر گیا میرے پاس سے ابو بکر گزرے میں نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور میں نے اون سے آیت کو نہیں پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھ کو اپنے ساتھ لیں وہ چلے گئے اور مجھ کو ساتھ نہیں لیا پھر میرے پاس سے عمر گزرے میں نے اون سے کتاب اللہ کی ایک آیت پوچھی اور میں نے اون سے آیت کو نہیں پوچھا مگر اس لئے کہ وہ مجھ کو اپنے ساتھ لے جا دیں وہ چلے گئے اور مجھ کو ساتھ نہیں لے گئے پھر میری طرف سے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جو وقت آپ نے مجھ کو دیکھا تب تم فرمایا اور جو بات میرے دل میں تھی اور میرے چہرے میں تھی اور کن آپ نے پہچان لیا پھر آپ نے فرمایا ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ہو لو اور آپ چلے گئے میں آپ کے پیچھے ہوا آپ مکان میں داخل ہو گئے میں نے اذن چاہا آپ نے مجھ کو اذن دیا میں مکان میں داخل ہوا میں نے ایک قعج میں دودھ پایا آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے گھر کے آدیسون نے کہا کہ اس کو آپ کے واسطے فلاں مرد نے یا فلاں عورت نے بطور ہدیہ بھیجا ہے آپ نے فرمایا ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اہل صفہ کے پاس پہنچو اور اون کو میرے پاس بلا کے لے آؤ ابو ہریرہ رضی عنہ نے کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے نہ اہل کے پاس ٹھکانہ رکھتے تھے اور نہ مال تھا جس وقت آنحضرت صلعم کے پاس صدقہ آتا تو آپ اہل صفہ کے پاس بھیجتے تھے اور صدقہ میں سے آپ کچھ نہیں لیتے تھے اور جس وقت آپ کے پاس ہدیہ

آپ ان کے پاس آدمی بھیجے اور اس پر یہ سے آپ لیتے اور اہل صفہ کو اس میں شریک فرماتے تھے آپ نے کہا
 کے پاس جو مجھ کو بھیجا یہ امر مجھ کو ناگوار ہوا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دودھ اہل صفہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے
 : یعنی تمہارا ہر اور مجھ کو بھیجا یہ سیدھی کہ سیاست کی ہذا مجھ کو مجا دیکھی کہ مجھ کو اس سے قوت ہوگی اور میں آپکا
 بھیجا ہوا ہوں جو قوت اہل صفہ آویں گے آپ مجھ کو بھیجے حکم دینگے کہ میں ان کو دودھ دیدوں اور یہ ہوگا کہ اس
 دودھ میں سے مجھ کو کچھ بھونچے اس وقت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی طاعت سے مجھ کو چارہ رہا تھا
 میں اہل صفہ کے پاس آیا اور ان کو میں نے بلایا اہل صفہ آئے اور بھان میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے آپ نے
 مجھ کو پکارا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ دودھ کو لو اور اہل صفہ کو
 دو میں نے دودھ کا قحج لیا میں ہر ایک آدمی کو دودھ کا وہ قحج دے دیتا اور وہ پتیا ہانک کہ وہ سیراب
 ہو جاتا پھر وہ مرد مجھ کو قحج پھر دیتا میں دوسرے مرد کو دیدیتا تھا وہ اتنا پتیا کہ سیراب ہو جاتا پھر وہ مجھ کو قحج
 پھر دیتا تھا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اور قوم کے کل آدمی اس وقت سیراب ہو چکے
 تھے آپ نے قحج مجھ سے لے لیا اور اپنے دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھا اور آپ نے تبسم فرمایا اور
 فرمایا اے ابو ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ میں اور تم باقی رہ گئے ہیں میں نے عرض کی
 یا رسول اللہ آپ نے سچ ارشاد فرمایا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور دودھ پلو میں نے دودھ پیا پھر آپ نے
 فرمایا میں نے پھر پیا آپ مجھ سے یہی فرماتے تھے کہ پو او بیٹھتا تھا یہاں تک کہ میں نے کہا اب ہمیں پتیا قسم ہو اس
 ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہر دودھ کے واسطے میں کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں میں نے قحج
 آپ کو دیدیا آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لیا اور بچا ہوا دودھ پی لیا۔

ابن سعد نے حضرت علی رضی سے روایت کی کہ کہا ہر کہ ہم ایک شب بغیر شب کے کھانے کے رہے میں صبح کو اٹھا
 میں نے جستجو کی مجھ کو وہ شہر ملی کہ میں نے غلہ اور گوشت ایک درہم کو خرید کیا پھر میں اس کو حضرت فاطمہ کے پاس
 لایا حضرت فاطمہ نے روٹی پکائی اور گوشت پکایا جب آپ پکانے سے فارغ ہو گئیں تو مجھ فرمایا کاش میرے باپ
 کے پاس آپ جاتے اور ان کو بلکے لاتے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ بیٹھے ہوئے تھے اور
 آغوش باندھ من الجوع فرما رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کھا ہر آپ تشریف لے چلے آپ ایسے

حال میں تشریف لائے کہ ہانڈی جوش مار رہی تھی آپ نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے نکال لو اونھوں نے ایک رکابی میں اون کے واسطے نکال لیا پھر آپ نے فرمایا کہ حفصہ کے واسطے نکال لو اونھوں نے ایک رکابی میں اون کے واسطے نکال لیا یہاں تک کہ حضرت فاطمہ نے آپ کی جمیع عورتوں کے واسطے جو نو تھیں کھانا نکالا پھر آپ نے فرمایا کہ اپنے باپ اور اپنے شوہر کے واسطے نکال لو اونھوں نے کھانا نکالا پھر آپ نے فرمایا کہ تم اپنے واسطے نکالو اور کھاؤ حضرت فاطمہ نے فرمایا میں نے اپنے واسطے بھی کھانا نکالا پھر میں نے ہانڈی کو اٹھا لیا وہ لبالب تھی حسب قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم نے اوس میں سے کھانا ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا کہ میرا اہل صفہ کو بلا کے لاؤ میں نے اون کو بلا کر آپ نے ایک طبق رکھا جس میں جو کھا کھانا پکا ہوا تھا میں گھان کر تا ہوں ایک مدی مقدار میں تھا آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ تو ہم نے جتنا چاہا اوس میں سے کھایا اور ہم لوگ باہر نکلے تھے مردوں کے تھے پھر ہم نے کھانے سے اپنے ہاتھ اٹھا لئے جو قوت وہ کھانا رکھا گیا تھا وہ کھانا اوس کی مثل تھا مگر اتنی بات تھی کہ اوس کھانے میں اونگلیوں کے نشان تھے۔

طبرانی نے (اوسط) میں صحیح سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے میری ماں نے کھانا پکایا اور مجھ سے کہا کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور آپ کو بلا کے لاؤ میں آپ کے پاس گیا اور میں نے مخفی طور سے آپ سے کہا آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ کھڑے ہو جاؤ آپ کے ساتھ بیچائیں مواد نکھر آئے آپ نے ہوں سے فرمایا کہ دس دس آدمی مکان میں داخل ہوں سب نے یہاں تک کھانا کھایا کہ میرے گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اوس کے مقدار میں بچ رہا۔

ابو نعیم نے صہیب سے روایت کی ہے کہ ہمارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کھانا پکایا اور میں آپ کے پاس آیا آپ اوس وقت اپنے چند اصحاب میں تھے میں آپ کی حیا کی وجہ سے کھڑا ہو گیا جبکہ آپ نے میری طرف دیکھا میں نے آپ کی طرف اشارہ کیا آپ نے فرمایا کہ میرے آدمی جو میں نے عرض کی تھیں آپ سن کر چپ ہو رہے اور میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا جبکہ آپ نے میری طرف دیکھا میں نے آپ سے اشارہ کیا

آپ نے دو بار یاقین بار فرمایا کہ مجھے آدمی جو مین میں نے غرض کی بیشک یہ آدمی مین میں نے آپ کے واسطے
تھوڑی شہر کائی ہر غرض سب اصحاب نے کھایا اور کھانا اون سے بچ رہا۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے عبد اللہ بن لہفہ کے ایک فرزند سے روایت
کی ہر اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جس وقت مہمان
جمع ہو جاتے آپ فرماتے کہ ہر ایک مرد ایک مہمان کو اپنے ساتھ لیکر گھر کو بلٹ جاوے یہاں تک کہ ایک رات
تھی سچ میں بہت سے مہمان جمع ہو گئے آپ نے فرمایا کہ ہر ایک مرد اپنے اپنے مجلس کو لیکر بلٹ جاوے مین اوں آدمیوں
مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بلٹ کے گیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا کچھ شہر کائی ہر اونھوں
نے کہا ہاں حویسہ ہر جو مین نے آپ کے افطار کے واسطے مہیا رکھا ہر ایک چھوٹی قعب مین وہ حویسہ آپ کے پاس
لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مین سے کچھ کھایا اور پھر اوس کو ہمارے آگے بڑھا دیا پھر آپ نے فرمایا
بسم اللہ کھاو ہم نے اوس حویسہ مین سے یہاں تک کھایا واللہ ہم سیری کی وجہ سے اوس کی طرف نہیں دیکھتے تھے پھر
آپ نے دریافت فرمایا کیا کچھ پینے کی شے ہے حضرت عائشہ نے کہا کہ تھوڑا سا دودھ ہے جو آپ کے افطار کے
واسطے مین نے مہیا رکھا ہے دودھ لیکر آئیں آپ نے اوس مین سے تھوڑا سا پیا پھر آپ نے فرمایا بسم اللہ
ایک پوچھو واللہ ہم نے یہاں تک پیا کہ ہم سیرابی کی وجہ سے اوس کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابو سلمہ سے اونھوں نے یعیش بن لہفہ سے روایت کی ہر کہا کہ میرا باپ
اہل صفہ سے تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل صفہ کے واسطے فرمایا اصحاب مین سے ہر ایک آدمی ایک
آدمی کو اور دو آدمیوں کو لے جانے لگا اور مین اوں آدمیوں مین گیا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھر
آپ نے فرمایا اے عائشہ مکھو کھانا کھلا حضرت عائشہ جیش لائے ہم نے جیش کھایا پھر قطا کی مثل طلبہ
سے حبیبہ لائیں ہم نے حبیبہ کھایا پھر آپ نے فرمایا اے عائشہ مکھو پلا حضرت عائشہ نے ایک چھوٹا سا لہ دودھ
کا لائیں ہم نے دودھ پیا۔

لہ جیش گہن اور ستر پے ہوے جو ہاڈی مین ڈالکر بچاے جاوین اور اوس مین گوشت یا خرما ڈالا جاوے ۱۷
یہ قطا ایک طائر کا نام ہے جو قریب قدم رکھتا ہے ۱۸

ابوعلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کئی دن تک ٹھہرے رہے اور آپ نے کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ بھوکا رہنا آپ پر دشوار ہو گیا آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اون سے فرمایا اے میری بیٹی کیا تمہارے پاس کچھ شہد ہے جو اونھوں نے کہا کچھ شہد نہیں ہے جبکہ آپ اون کے پاس سے چلے گئے تو اون کی ایک ہمسایہ عورت نے دو چپائین اور گوشت کا ایک ٹکڑا بھیجا حضرت فاطمہ نے اوس کو ایک پیالہ میں رکھ دیا اور اوس پر کوئی چیز ڈھانپ دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے بھیجا آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملے آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ شہد دی ہیں آپ کے واسطے چھپا رکھی تھیں آپ نے فرمایا لیکر آؤ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے کر آئیں آپ نے پیالہ کو کھول دیا کیا ایک وہ پیالہ روٹی اور گوشت سے بہرہ ہوا تھا جبکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اوس کو دیکھا وہ متحیر ہو گئیں اور اونھوں نے بھیہہ چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ برکت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا اے میری پیاری بیٹی تمہارے پاس یہ کہاں سے آیا اونھوں نے کہا اے بابا یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ آپ نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی جس اللہ تعالیٰ نے تمکو سیدہ نسا بنی اسرائیل کا بیٹیہ کیا ہے اوس کو حمد سزاوار ہے اس لئے کہ سیدہ نسا بنی اسرائیل کی بیٹیہ شان تھی جسوقت اللہ تعالیٰ اون کو کوئی شے نصیب کرنا اور اون سے آدمی پوچھتے کہ یہ شہد تمہارے پاس کہاں سے آئی ہے وہ یہ جواب دیتی تھیں ہوتا

عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا پھر آپ نے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم نے وہ کھانا کھایا اور آپ کی جمیع ازواج مطہرات اور آپ کے جمیع اہل بیت نے کھایا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور پیالہ جیسا تھا ویسا ہی باقی رہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بقیہ کھانا اپنے ہمراہیوں کے پاس بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے اوس کھانے میں کثیر خیر و برکت کی۔

ابن سعد نے ائمہ عامر اسماعیل بن زید بن النکن سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ہماری مسجد میں مغرب کی نماز پڑھی میں اپنے مکان میں آئی اور میں آپ کے

پاس ایسی ٹہری جس پر گوشت تھا اور روٹین لائی اور میں نے عرض کی میرے مان باپ آپ پر فدا ہوں آپ
عشا کا کھانا نوش فرمائے آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ آپ نے اور آپ کے اول اصحاب
نے جو آپ کے ساتھ آئے تھے اور اون آدمیوں نے جو اہل خانہ سے حاضر تھے وہ گوشت اور چائین
کھائیں قسم ہر اوس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہو میں بعض استخوان کو دکھا کہ اوس کا
گوشت کم نہیں ہوا تھا اور تمام روٹین کم نہیں ہوئی تھیں اور اوس وقت قوم کے آدمی چالیس مرتبے
پھر آپ نے میرے پاس ایک ایسی مشک میں پانی پیا جو عظیم ڈول کے مشابہ تھی پھر آپ تشریف لے گئے
میں نے اوس مشک پر چکنائی لگائی اور اوس کو پیٹ کے رکھ دیا ہم اوس مشک سے عیار کو پانی پلاتے
تھے اور بیماری کی موت کے وقت میں برکت کی امید سے ہم اوس مشک سے پانی پلاتے تھے۔

طبرانی نے سعد بن خالد سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کبری
بھیجی پھر میں اپنی حاجت کے واسطے چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کبری کا ایک حصہ ہمارا
لوگوں کو پھیر دیا جب میں ہٹ کے آیا کیا ایک میں نے گوشت موجود پایا میں نے پوچھا اے ام خناس یہ
کیسا گوشت ہر اوس نے کہا جو کبری تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجی تھی آپ نے اوس کا
گوشت ہمو کو پھیر دیا ہر میں نے اوس سے کہا تم کو کیا ہو گیا ہر کہ تو اپنے بچوں کو یہ گوشت نہیں کھلاتی اوس
نے کہا کہ یہ گوشت اون کا پس خور وہ ہر اور کل کو میں نے کھلا دیا ہر وہ لوگ دو بکریں اور تین بکریں
ذبح کیا کرتے تھے اور اون کو کافی نہیں ہوتی تھیں۔

طبرانی نے اوسط میں صحیح سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ مکان کو جاؤ اور یہ کہو کہ جو کھانا تمہارے پاس ہو وہ لاؤ اہل مکان نے مجھ کو ایک
رکابی دی جس میں عسیدہ تھا اور اوس کے ساتھ کھجوریں دین میں اوس کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے
عظیم برفا شجب کا ترجمہ ہر جو اصل حدیث میں آیا ہر شجب ایسی مشک ہوتی ہر جو نیچے جسی جاتی ہے اور

اوپر سے اوس کا سرکٹ دیا جاتا ہے عظیم ڈول کے مشابہ ہوتی ہے ۱۲

عسیدہ - آٹے اور گھی اور میٹھے سے پکاتے ہیں ۱۳

مجھ سے فرمایا کہ اہل مسجد کو میرے پاس بلاؤ میں نے اپنے دل میں کہا کہ مجھ کو ملاکت ہو کہ میں کھانا تھوڑا دیکھتا
اور اس امر سے مجھ کو ملاکت ہو کہ آپ کی نافرمانی میں کروں کہ آدسوں کو نہ بلاؤں میں نے اہل مسجد کو بلایا
اہل مسجد جمع ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصیدہ میں اپنی انگلیں جا دین اور اس کے اطراف کو دوب لیا اور دیکھنا
سے فرمایا بسم اللہ کھاؤ اور ٹھون نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور میں نے کھایا یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا اور
میں نے اوس کو اٹھایا وہ عصیدہ اپنی اوسی ہیٹ پر تھا جیسے میں نے اوس کو رکھا تھا مگر اوس میں نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی انگشتان مبارک کی نشانیاں تھیں۔

ابن سعد نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اکیڈن اپنے مکان سے نکل کے مسجد کو گیا مجھ کو مکان سے نبین
نکالا مگر مجھ کو نے میں نے لیک گروہ کو پایا اور ٹھون نے مجھ سے کہا کہ یہ مکانوں سے نہیں نکالا مگر مجھ کو نے ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے انکو خبر کی آپ نے ایک طبق منگایا جس میں خرگوش
اور آپ نے ہر ایک آدمی کو دو دو خرگوش دئے اور فرمایا کہ ان دو دو خرگوش کو کھا لو اور ان پر پانی پی لو یہ
دو دو خرگوش تمکو آج کے دن کفایت کریں گے۔

شیخین نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی تین مہانوں کو لائے اور نبی صلی
علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور عشا کا کھانا کھالیا پھر وہاں ٹھیرے رہے اور بقی رات گزرا اللہ تعالیٰ نے
چاہا اوس کے گزرنے کے بعد آئے ابو بکر رضی کی بی بی نے اون سے پوچھا کہ تمکو کس امر نے تمہارے مہانوں سے
روک دیا جو تم نہ آئے حضرت ابو بکر رضی نے پوچھا کیا تم نے مہانوں کو شب کا کھانا نہیں کھلایا اون کی بی بی نے کہا
تمہارے مہانوں نے کھانا کھانے سے انکار کیا یہاں تک کہ تم آ جاؤ حضرت ابو بکر رضی نے کہا واللہ میں کبھی نہ کھا
راوی نے کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی قسم کوئی قوم نہیں لیتے تھے مگر اوس نعمہ کے اسفل سے آسا بڑھ جانا کہ نعمہ سے
اکثر ہو جانا تھا ہم سب لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا تھا اوس سے زیادہ تر ہو گیا ابو بکر رضی نے اوس کھانے
کی طرف دیکھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ تمہارا اوس سے اکثر تھا حضرت ابو بکر رضی نے اپنی بی بی سے پوچھا اے
بی بی فراس کی بہن یہ کیا واقعہ ہوا ان کی بی بی نے کہا مجھ کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم ہے اس سے پہلے جو
کھانا تھا یہ کھانا اس وقت اوس سے تین مرتبہ زیادہ ہوا اوس کھانے میں سے حضرت ابو بکر رضی نے کھایا

اور کہا میں نے جو کھانا کھانے سے قسم کھائی تھی وہ فعل شیطان کی جانب سے تھا پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کھانا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے وہ کھانا صبح تک آپ کے پاس رہا راوی نے کہا ہمارے
 اور قوم کے درمیان عہد تھا عہد کی مدت گزر گئی تھی ہم نے معاہدہ میں سے بارہ آدمیوں کو قوم کا
 شناسندہ ٹھہرایا اور بارہ آدمیوں میں سے ہر ایک مرد کے ساتھ اور بہت سے آدمی تھے اللہ تعالیٰ
 کو زیادہ علم ہے کہ ہر ایک مرد کے ساتھ کتنے کتنے آدمی تھے ہر ایک علم نہیں سوا اس کے کہ یہ متحقق ہے کہ ہر ایک
 مسلم نے ان شناسندوں کے ساتھ اور آدمیوں کو بھیجا تھا اوس کھانے میں سے اور تمام آدمیوں نے
 ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوالعالیہ کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرے لیکر آیا اور میں نے عرض کی کہ آپ میرے واسطے ان
 خرمن میں برکت کی دعا فرمائے آپ نے وہ خرے لے لئے پھر ان میں برکت کے واسطے دعا کی پھر آپ نے
 فرمایا کہ ان خرمن کو لے لو اور ان کو اپنے گوشہ دان میں رکھ دو جو بوقت تم یہ ارادہ کرو کہ ان میں
 سے لو تو گوشہ دان میں اپنا ہاتھ ڈال گئے لی جاؤ اور بکیر نے کے طور پر ان کو نہ بکیر یا ضایع نہ کج
 فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم میں نے ان خرمن میں سے اتنے اتنے وسق فی سبیل اللہ دئے اور
 ابن سعد کا لفظ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایسے ایسے اونٹ دئے اور میں ان خرمن میں
 سے کھاتا تھا لوگوں کو کھلاتا تھا اور وہ خرے میرے گوشہ دان میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے دن
 تک تھے وہ گوشہ دان گر پڑا اور وہ خرے چلے گئے۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن سیرین کے طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم ایک غزوہ میں تھے اصحاب کے پاس طعام کی قلت ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ شہرہ میں نے عرض کی میرے گوشہ دان میں کچھ
 خرے ہیں آپ نے فرمایا اوس کو لے آؤ میں گوشہ دان لے گیا آپ نے فرمایا چم بچھانے کا لے
 میں ایک نطع لے گیا اور میں نے اوس کو بچھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک
 گوشہ دان میں ڈالا اور خرے لئے یکایک وہ انکس خرے نکلے پھر آپ نے بسم اللہ کہا اور ہر ایک خرے

آپ رکھنے لگے اور ہر ایک خرمے پر بسم اللہ کہتے گئے یہاں تک کہ آپ سب خرمون پر گزرے اور اون پر
 بسم اللہ کہا اور اون کو جمع کیا اور آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلاو وہ سب آئے
 اور خرمے یہاں تک کھائے کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ نے فرمایا کہ فلان اور اوس کے اصحاب کو بلا
 وہ لوگ آئے اور سب نے خرمے کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے اور خرمے بچ رہے آپ نے
 مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا آپ نے اور میں نے خرمے کھائے اور خرمے بچ رہے آپ نے اون کو
 لیا اور توشہ دان میں داخل کر دیا اور مجھ سے فرمایا کہ جس وقت تم کچھ لینے کا ارادہ کرو تو اپنا ہاتھ
 توشہ دان میں داخل کر کے لیجو اور توشہ دان کو اونڈہا نہ کیجو میں خرمون کا ارادہ نہیں کرتا مگر اپنا
 ہاتھ توشہ دان میں ڈالتا میں نے اون خرمون سے پچاس دس لیکر فی سبیل اللہ دئے توشہ دان
 میرے کجاوے کے پیچھے لٹکتا رہتا تھا وہ توشہ دان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں گر پڑا خرمے چلے گئے
 بیہقی اور ابوغسیم نے ابو منصور کے طریق سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے اسلام میں مجھ کو
 تین مصیبتیں پہنچیں جیسی وہ تین مصیبتیں ہیں مجھ کو اوس کی مثل کوئی مصیبت نہیں پہنچی ایک مصیبت
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو دوسری مصیبت حضرت عثمان کا قتل ہو اور تیسری مصیبت توشہ دان
 آدمیوں نے اون سے پوچھا توشہ دان کی حقیقت کیا ہے بیان کرو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہم لوگ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے ساتھ کچھ
 شہر ہو میں نے عرض کی کہ توشہ دان میں خرمے ہیں آپ نے فرمایا کہ اوسکو لیکر آدمیوں نے توشہ دان سے
 خرمے نکالے اور اون کو آپ کے پاس لیکر آیا آپ نے اون کو مس کیا اور اون کے باب میں دعا
 کی پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیوں کو بلا لو میں نے دس آدمیوں کو بلا لیا اونھوں نے خرمے پہلے
 کھائے کہ سیر ہو گئے پھر اسی طور سے دس دس آدمی آئے اور اونھوں نے پیٹ بھر کے خرمے کھائے یہاں
 کہ کل لشکر نے خرمے کھائے اور توشہ دان کے خرمون میں سے باقی رہ گئے آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ابو ہریرہ
 جس وقت تم ارادہ کرو کہ خرمون میں سے کچھ لو تو اپنا ہاتھ توشہ دان میں ڈال کر لیجو اور توشہ دان کو
 اونڈہا نہ کیجو میں نے اون خرمون میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم

کے عہد حیات تک کھائے جب کہ عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے جو کچھ سامان میرے مکان میں تھا وہ لوٹا گیا اور تو مشہدان اوس کے ساتھ لوٹا گیا تم لوگ آگاہ ہو جاؤ میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں نے اون غرمون میں سے کتنے خرے کھائے میں نے قحط و سق سے زیادہ تر خرے کھائے۔

تسخین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حال میں وفات پائی کہ میرے مکان میں کوئی شے باقی نہیں رہی تھی مگر تھوڑے سے جو میرے رف میں باقی رہ گئے میں نے اون جون سے یہاں تک کھائے کہ مجھ پر ایک مدت گذر گئی میں نے اون کو پیمانہ سے ناپا وہ فنا ہو گئے۔

مسلم اور بیہقی اور بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلہ مانگنے کے واسطے آیا آپ نے اوس کو آدھے دست جو دئے یا دست سے کچھ حصہ جو دئے وہ بڑھ اور اوس کی بی بی اور جو لوگ کہ اوس کے یہاں ہوتے اوس غلہ میں سے کھاتے تھے یہاں تک کہ اوس مرد نے پیمانہ سے وہ جو ناپے اور پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اگر تم اون جون کو نہ ناپتے تو کھاتے رہتے اور تمہارے پاس وہ جو قائم رہتے۔

حاکم اور بیہقی نے نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ اوصخون نے اپنی ترویج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد چاہی آپ نے اون کو قس صاع جو دئے نوفل نے کہا ہم نے اون جون میں سے نصف سال کھائے پھر ہم نے اون کو پیمانہ سے ناپا ہم نے اون کو دسہی یا دھیسے ہم نے اون کو داخل کیا تھا میں اس واقعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم اون جون کو نہ ناپتے تو جب تک تم زندہ رہتے اون جون میں سے کھاتے رہتے۔

حسن بن سفیان نے اپنی (مسند) میں اور نسائی نے (کتاب الکفای) میں اور طبرانی اور بیہقی نے خالد بن عبد الغری بن سلامہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے ایک بکری ذبح کر کے بنوائی اور حال یہ تھا کہ خالد کی عیال کثیر تھی وہ بکریاں ذبح کرتے اپنے عیال کو ایک ایک ہڈی لے رہے۔ ایک چوڑی لکڑی جس کے دونوں سرے دیوار میں ہوتے ہن اور اوس پر گھرا کھد سامان رکھتے ہن۔

ہم تقسیم نہیں کر سکتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کبریٰ کے گوشت میں سے کھایا پھر آپ نے دعا فرمایا اے ابو خناس اپنا ڈول مجھ کو دکھلاؤ آپ نے اون کے ڈول میں بقیہ گوشت کبریٰ کا کر دیا پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لابی خَنَاسِ ابو خَنَاسِ اوس گوشت کو لیکر اپنے گھر کو پہرے اور اپنے عیال کے روبرو اوس کو بکھیر دیا اور اون سے کہا کہ اس گوشت میں برابر برابر لے لو اوس گوشت میں سے اوجھل عیال نے کھالیا اور اوس کو چھوڑ دیا۔

بیہقی نے فضل بن عمر و الغفاری سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک برتن میں دودھ دوہا آپ نے دودھ پایا اور بچا دودھ اوس برتن کا فضلہ نے پایا اون کا پیٹ بھر گیا فضلہ دہنے کہا یا رسول اللہ میں سات بکریوں کا دودھ پیتا تھا میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا۔

احمد اور بزار نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ ہر کہا ہے کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے ایک لڑکا آپ کے پاس آیا اور اوس نے کہا میرے باپ مان آپ پر خدا ہوں یا رسول اللہ میں تیس لڑکا ہوں اور میری ایک بہن تمیہ ہے اور میری مان محتاج ہے آپ ہکو کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ کے پاس جو شے ہو اللہ تعالیٰ اوس میں سے آپ کو کھلاوے گا آپ نے اوس سے فرمایا کہ ہمارے اہل کے پاس جاؤ اور تم جو چیز اون کے پاس پاؤ وہ ہمارے پاس لے آؤ وہ اکیس خرے لیکر آیا اور اون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور ہم لوگ دیکھ رہے تھے کہ آپ برکت کے واسطے دعا کر رہے ہیں پھر آپ نے فرمایا اے لڑکے سات خرے تیرے واسطے ہیں اور سات تیری مان کے واسطے اور سات تیری بہن کے واسطے تو ایک خرہ غنا کو کھائیو اور دوسرا خرہ مجھ کو کھائیو۔

بخاری نے شعبی کے طریق سے یوں روایت کی ہے کہ جابر کا باپ یوم احد میں شہید ہو گیا اور چھو لڑکیاں اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا جابر نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے کہ میرا والد شہید ہو گیا اور اپنے ذمہ کثیر قرض چھوڑا ہے میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ قرض خواہ لوگ آپ کو دیکھ لیں آپ نے فرمایا کہ تم جاد اور کل خرہ من کو ایک طرف ڈبیر دو

ارشاد کے موافق میں نے ڈھیر کر دیا پھر میں نے آپ کو بلایا خرمون کے ڈھیروں سے جو بڑا ڈھیر تھا آپ نے اوس ڈھیر کے اطراف تین پھیرے کئے پھر آپ اوس پر بیٹھ گئے پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے اصحاب کو بلالو آپ قرض خواہوں کے واسطے وہ خرمے مانپنے لگے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے باپ کی امانت کو ادا کر دیا اور میں اس بات پر راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت کو ادا کر دے اور میں اپنی بہنوں کے پاس ایک خرمالیکر پلٹ کے نجاون والند کل ڈھیر خرمون کے سلامت رہے یہاں تک کہ میں اوس ڈھیر کو دیکھتا تھا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے گویا اوس ڈھیر میں سے ایک خرمابھی نہیں کھاتا تھا۔

شینین نے وہب بن کیسان کے طریق سے جابر رضی سے یہ روایت کی ہے کہ جابر کا باپ مر گیا اور اوس نے اپنے ذمہ ایک یہودی مرد کے تیس دسوق چھوڑے جابر نے اوس سے مہلت چاہی یہودی نے مہلت سے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گفتگو کی کہ آپ یہودی سے سفارش فرما دیں آپ نے یہودی سے یہ گفتگو کی کہ اوس دین کے عوض میں جو اوس کا ہر وہ درختوں کے خرمے لے لے یہودی نے اس بات کے قبول کرنے سے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختوں میں داخل ہوئے اور انہیں آپ نے مٹی کی پھر آپ نے فرمایا اسے جابر اوس یہودی کا جو دین ہر خرمون کو توڑ کے اوس کو پورا ادا کر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہٹکے جانے کے بعد جابر نے خرمے توڑ کے تیس دسوق یہودی کو ادا کر دیئے اور جابر کے واسطے شہرہ دسوق بیچ رہے جابر نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس واقعہ سے خبر کی حضرت عمر نے کہا کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرمون کے درختوں میں مٹی فرما رہے تھے میں نے یہ بات جان لی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان خرمون میں ضرور برکت دیگا۔ یہی بتی نے کہا ہے کہ یہ حدیث اول کی حدیث کے مخالف نہیں ہے اسلئے کہ یہ برکت اور زیادتی تمام اون قرض خواہوں کے پاس میں واقع ہوئی ہے جو وہ اولاً حاضر ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے یہاں تک کہ اون سب کا قرض پورا کر دیا تھا اور یہ واقعہ اوس یہودی کے باب میں واقع ہوا

جو جابر رضہ کے پاس اون قرص خواہوں کے بعد آیا تھا اور اوس نے اپنے قرص کا سطلابہ کیا تھا اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون خرمن کو توڑ کے دینے کے واسطے امر فرمایا تھا جو خرمن خرمن
پر باقی رہ گئے تھے۔

حاکم نے فیج الغنمی کے طریق سے جابر رضہ سے روایت کی ہے جابر نے کہا ہر کہ جس وقت میرا
باپ قتل کیا گیا اوس نے قرص چھوڑا اس حدیث کو راوی نے ذکر کیا اس حدیث میں
یہ ہر جابر نے کہا میں نے اپنی بی بی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج دوپہر کو میرا
پاس تشریف لاوین گے آپ آگئے میری بی بی نے آپ کے واسطے چھوٹا بچھا دیا آپ سو گئے
اور میں نے آپ کے واسطے ایک بچہ بکری کا ذبح کیا جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے اوس کو
آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ابو بکر رضہ کو بلا لاؤ پھر آپ نے اپنے اون
حواریں کو بلایا جو آپ کے ساتھ تھے وہ مکان میں آئے اور اونھوں نے کھانا کھایا یہاں تک
کہ اون کے پیٹ بھر گئے اور اوس بکری کے بچہ کا کثیر گوشت بچ رہا۔

طبرانی اور ابو نعیم نے (کتاب المعرقہ) میں اور ابن عساکر نے ابو جاس سے روایت کی ہے
کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے نکلے یہاں تک کہ بعض انصار کے ایک باغ
میں داخل ہوئے آپ نے اوس انصاری کو ایسے حال میں موجود پایا کہ وہ پانی بھر رہا تھا آپ نے
اوس سے پوچھا اگر میں تمھارے باغ کو سیراب کر دوں گا تو مجھ کو تم کیا دو گے اوس انصاری
مرد نے کہا کہ میں کوشش اور محنت کرتا ہوں کہ اس باغ کو سیراب کروں میں اس امر کی طاقت نہیں
رکھتا کہ آپ سے پانی بھراؤں آپ نے اوس سے فرمایا کیا تم متواضع مجھ کو دیدو گے اگر میں
اس باغ کو سیراب کر دوں گا اوس انصاری نے کہا بیشک میں دوں گا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ڈول لے لیا کچھ دیر نہیں کی کہ اوس باغ کو سیراب کر دیا یہاں تک کہ اوس مرد نے
کہا میرا باغ غرق ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو خرمن لے لئے اور آپ نے اور
آپ کے اصحاب نے وہ خرمن کھائے یہاں تک کہ سیر ہو گئے پھر سو خرمن جو اوس انصاری سے

لئے تھے آپ نے اوس کو پھیر دئے ۔

بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت بنی دوس کی تھی اوس کا نام ام شریک تھا وہ مسلمان ہو گئی وہ آئی اوس شخص کو ڈھونڈ رہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ہمراہ اوس کو لیجاوے اوس نے ایک یہودی مرد سے ملاقات کی اوس نے کہا آؤ میں تیرا ساتھ ہوں اوس عورت نے یہودی سے کہا تو میرا انتظار کر کہ میں اپنی شک میں پانی بہاؤں یہودی نے کہا میرے پاس پانی ہے وہ عورت یہودی کے ساتھ گئی اور دونوں جیلے گئے یہاں تک کہ شام ہوئی یہودی اوتا اور اوس نے ایسا دسترخوان بچھایا اور شہ کھانا کھانا اور کھانا اے ام شریک شرب کے کھانے پر آؤ ام شریک نے کہا مجھ کو پانی پلاؤ میں پیاسی ہوں اور میں یہ طاقت نہیں رکھتی ہوں کہ جب تک پانی نہ پی لوں کھانا کھاؤں یہودی نے کہا میں تجھ کو پانی کا ایک قطرہ نہ دے گا یہاں تک کہ تو یہودی ہو جاوے ام شریک نے کہا واللہ میں کبھی یہودی نہ ہوگی ام شریک اپنے اونٹ کی طرف آئی اور اوس کو باندھ دیا اور اپنا سر اونٹ کے گھٹنے پر رکھ کر سو رہی ام شریک نے کہا میں ایسی سو گئی کہ مجھ کو کسی چیز نے بیدار نہیں کیا مگر اوس ڈول کی خشکی نے جو میری پیشانی پر واقع ہوا میں نے اپنا سر اٹھایا اور یکایک میں نے دیکھا ایسا پانی ہر کہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہر میں نے وہ پانی یہاں تک پیا کہ میں سیراب ہو گئی پھر وہ پانی میں نے اپنی مشک پر چھڑکا وہ تر ہو گئی پھر میں نے مشک کو بھریا پھر وہ ڈول میرے سامنے اٹھالیا گیا اور میں اوس کو دیکھ رہی تھی یہاں تک کہ وہ ڈول آسمان میں مجھ سے غائب ہو گیا جبکہ میں صبح کو اٹھی تو وہ یہودی آیا اور اوس نے مجھ سے پوچھا اے ام شریک کیا حال ہے میں نے کہا واللہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانی پلایا اوس نے پوچھا کہا نے تجھ پر پانی اوتا را گیا کیا آسمان سے پانی اوتا را گیا میں نے کہا بیشک واللہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے مجھ پر پانی کو نازل کیا پھر وہ میرے سامنے اٹھالیا گیا یہاں تک کہ وہ مجھ سے آسمان میں غائب ہو گیا پھر وہ آئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوئی اور اوس نے اپنے بضع کو آپ کو بخش دیا آپ نے اوس کا پنجہ زید سے کر دیا اور اوس کے واسطے آپ نے تیس صاع دینے کو حکم دیا اور فرمایا کہ اوس کو کھائیو اور

نہ ناپو اتم شریک کے ساتھ گھمی کا ایک عکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہریہ کے طور پر تھا اور
 نے اپنی کنیز سے کہا اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا دے وہ کنیز اوس عکہ کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ کے آدمیوں نے اوس عکہ کو لے لیا اور اوس کو خالی کر دیا عکہ
 کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس کو لٹکا دیجو اور اسکو ڈاٹ نہ لگائیو آدمیوں نے اوس
 عکہ کو اتم شریک کے مکان میں لٹکا دیا اتم شریک اپنے مکان میں داخل ہوئی اوس نے دیکھا کہ عکہ گھمی سے
 بھر ہوا ہے اوس نے کنیز سے کہا اے فلائی کیا میں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ تو یہ عکہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس لے جا اوس کنیز نے کہا واللہ میں اوس عکہ کو جیسے تم نے کہا تھا لیکر گئی تھی پھر میں اوس
 عکہ کو ٹپکاتی تھی اوس سے کوئی شے نہیں ٹپکتی تھی ولیکن آپ نے فرمایا تھا کہ اس عکہ کو لٹکا دیجو اور اوس کے
 منہ کو نہ باندھو میں نے اوس کو اوسکی جگہ لٹکا دیا اوس عکہ میں سے یہاں تک گھمی اونھون نے کھایا
 کہ وہ فسا ہو گیا پھر اونھون نے جوون کو پیانہ سے مانپا اون کو تیس صاع پایا اون پر سے کچھ کم نہیں ہوئے تھے
 یہ عکہ باب گھمی کی مشک اور پانی کی مشک اور چکی اور ذراع کے

قصہ میں ہے

مسلم نے جابر رض سے یوں روایت کی ہے کہ اتم مالک بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنے عکہ میں سے
 گھمی ہدیہ بھیجا کرتی تھیں اتم مالک کے شرکے اون کے پاس آتے اور اون سے سالن مانگتے اور اون
 کے پاس کچھ چیز ہوتی تو وہ عکہ کی طرف قصہ کرتیں اوس میں گھمی پاتی تھیں ہمیشہ اتم مالک کے گھر کا
 سالن قائم رہتا تھا یہاں تک کہ اونھون نے اوس عکہ کو خچور لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 آئیں آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے عکہ کو خچور لیا اتم مالک نے عرض کی ہاں میں نے خچور لیا
 آپ نے فرمایا اگر تم اوس عکہ کو نہ خچور تین تو گھمی ہمیشہ قائم رہتا۔

ابن سعد نے ابوالزبیر کے طریق سے جابر رض سے اونھون نے اتم شریک سے روایت کی ہے کہ اون کا
 پاس گھمی کا ایک عکہ تھا اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھمی ہدیہ بھیجا کرتی تھیں اون سے
 ایک دن اون کے لڑکوں نے گھمی طلب کیا گھمی نہ تھا وہ عکہ کی طرف کھڑی ہوئیں تاکہ دیکھیں کیا

انھوں نے عکہ کو دیکھا کہ بہ راہ ہرام شریک نے کہا میں نے ٹرکون کو گھی اونڈلیکر دیا اونھوں نے ایک وقت گھی کھایا پھر اتم شریک گئیں کہ دیکھیں کتنا گھی باقی رہ گیا ہر اونھوں نے اوس کو سب اونڈل دیا وہ گھی فنا ہو گیا پھر اتم شریک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے اون سے پوچھا کیا تم نے گھی اونڈل لیا تم سن لو اگر تم اوس کو نہ اونڈل تین تو تمہارے واسطے ایک زمانہ تک وہ قائم رہتا ابن ابی شیبہ اور طبرانی اور ابونعیم نے یحییٰ بن جعدہ سے اون سے ایک مرد نے ام مالک الانصاری سے حدیث کی ہے کہ اتم مالک گھی کا ایک عکہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں آپ نے بلال سے فرمایا اونھوں نے اوس عکہ کو کھوڑ لیا پھر وہ عکہ اتم مالک کو دیدیا وہ پلٹ کے چلی گئیں بچا گیا انھوں نے دیکھا کہ وہ عکہ گھی سے بھرا ہوا ہرام مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ یہ وہ برکت ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تم کو جلد دے دیا ہے۔

طبرانی اور بیہقی نے ام اوس البہزیہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ میں نے اپنے گھی کو پکا کے درست کیا اور اوس کو ایک عکہ میں بھرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو قبول فرمایا اور عکہ میں تھوڑا گھی چھوڑ دیا اور آپ نے عکہ میں پھونکا اور برکت کے واسطے دعا کی پھر اپنے فرمایا کہ ام اوس کا عکہ اون کے پاس پھیر دو آدمیوں نے وہ عکہ اون کے پاس پھیر دیا وہ گھی سے بھرا ہوا تھا اتم اوس نے یہ گمان کیا کہ آپ نے اوس کو قبول نہیں فرمایا وہ ایسے حال میں آئیں کہ اون کی آواز رونے کی سی تھی اونھوں نے اگر عرض کی یا رسول اللہ میں نے گھی کو اسلے گرم کیا تھا کہ آپ کھاؤ آپ نے اون کی بات سن کر یہ جانا کہ آپ نے جو برکت کے لئے دعا کی تھی قبول ہو گئی کہ عکہ گھی سے بھرا ہے آپ نے آدمیوں سے فرمایا جاؤ اتم اوس سے کہہ دو کہ وہ اپنا گھی کھاوین اور برکت کے واسطے دعا کریں اتم اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بقیہ عمر اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کی ولایت کے زمانہ تک رہا تک کھایا کہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ اور معاویہ کا امر واقع ہوا جو کچھ واقع ہوا۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے انس رضی سے روایت کی ہے کہ اون کی ماں ام سلیمہ اپنی

اپنی کبریٰوں سے ایک حکم میں لکھی گئی اور اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے اوس کو خالی کر لیا اور اوس کو پھیر دیا وہ حکم ایک سچ سے لکھا دیا گیا ام سلمہ آمین اونھوں نے حکم کو دیکھا کہ بھر ہوا ہر اوس سے لکھی ٹیکر ہا ہر ام سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آمین اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا تم اس سے تعجب کرتی ہو جیسے تم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کو لکھی کہلایا تو لکھو اللہ تعالیٰ لکھی کہلادے تم کھاؤ اور اوروں کو کھاؤ ام سلمہ نے کہا میں مکان میں آئی اور میں نے ایک قصب میں اتنا اتنا تقسیم کیا اور میں نے حکم میں اتنا لکھی چھوڑ دیا کہ ہم نے ایک مہینہ یاد دہینے اوس سے سالن کیا۔

طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے کثیر بن زید کے طریق سے محمد بن عمرو بن حمزہ الاسلمی سے اونھوں نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا آپ کے اصحاب میں دور کرتا تھا ایک رات اس کے پاس اور ایک رات اوس کے پاس ایک رات مجھے بھی دور کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا کھا یا پھر میں اوس کو لیکر گیا لکھی کی مشک لڑک لکھی اوس میں جو کچھ لکھی تھا وہ بٹ گیا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میرے ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا گر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ لکھی کی مشک کے پتے جاوین نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو شرم سے طاقت نہیں ہر کہ سب لکھی مجھ سے گر گیا میں پلٹا جاوین نے سنا کہ لکھی کی مشک سے قب قب کی آواز آرہی جو میں نے اپنے دل میں کہا کہ بچا ہوا لکھی جو میں نے بچا ہر میں نے مشک کو کھینچ لیا یکا یک میں نے اوس کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں دستوں تک بھری ہوئی میں نے اوس کا منہ باندھ دیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور بیچہ واقعہ میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سن لو اگر تم اوس کو چھوڑ دیتے تو وہ مشک اپنے منہ تک بھر جاتی۔

ابن سعد نے کہا ہر کہ ہمو سعید ابن سلیمان نے خبر دی ہر اور ان سے خالد بن عبد اللہ نے نصیب اور ان سے سالم بن ابی العبد نے حدیث کی ہر کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض امین دو مردوں کو بھیجا اونھوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کوئی ایسی شے نہیں ہے جسکو ہم زور راہ بناوین آپ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک مشک لے آو وہ دونوں ایک مشک لے آئے

راوی نے کہا ہم سے آپ نے امر فرمایا ہم نے اوس کو بھریا پھر آپ نے اوس کا منہ باندھ دیا اور آپ نے فرمایا کہ تم دو ٹھیلے جاو یہاں تک کہ تم ایسی ایسی جگہ پہنچو گے اللہ تعالیٰ تمکو رزق دے گا وہ دونو چلے گئے یہاں تک کہ جس وقت وہ دونوں اوس جگہ میں آئے جس جگہ کے ساتھ آپ نے اون کو امر فرمایا تھا اون کی مشک کھل گئی یکایک اونھوں نے دودھ اور بکری کا مسکہ موجود پایا دونوں نے مسکہ کھایا اور دودھ پیا یہاں تک کہ وہ دونوں سیر ہو گئے۔

بیہقی نے ابن سیرین کے طریق سے ابوہریرہ رضی سے روایت کی ہے کہ ہر کہ ایک مرد اپنے اہل کے پاس آیا اور جو حاجت اون کی تھی اوس نے دیکھی وہ صحرا کی طرف چلا گیا اور اوس نے یہ دعائیں اللہم ارزقنا العجن وخبثہ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ وہ شہر دے کہ ہم آنا گوندھیں اور روٹی پکاؤں یکایک اوس کے گھر میں ایک ایسا پیالہ موجود ہو گیا جس میں روٹیاں تھیں اور چکی آٹا پس رہی تھی اور تنویر بریان پسلیوں سے بھرا ہوا تھا وہ اپنی زوجہ کے پاس آیا اور اوس نے پوچھا کیا تمھارے پاس کوئی شہر ہے اوس نے کہا ہاں اللہ تعالیٰ نے رزق دیا ہر اوس نے چکی کو اٹھالیا اور اوس کے اطراف میں جوتا تھا اوس کو جھاڑیاں اوس مرد نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے سن کر فرمایا کہ اگر تو اوس چکی کو اوس کی حالت پر چھوڑ دیتا تو وہ روز قیامت تک پھرتی رہتی بیہقی نے سعید بن ابی سعید سے ابی سعید نے ابوہریرہ رضی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد انصار بنی حنظلہ تھا وہ ایک دن اپنے مکان سے باہر گیا اور اوس کے اہل کے پاس کچھ شہر نہ تھی اوس کی عورت نے کہا اگر میں اپنی چکی چلاتی اور اپنے تنور میں خرے کے درخت کی شاخیں ڈالتی اور میرے ہمسایہ لوگ چکی کی آواز سننے اور آگ کا دھواں دیکھتے تو وہ یہہ مکان کرتے کہ ہمارے پاس کھانا ہے ہر کو روٹیشی کی حالت بنیں ہر وہ عورت اپنے تنور کے پاس گئی اور اوس کو روشن کیا اور چکی خود حرکت میں آگئی اتنے میں اوس کا شوہر آگیا اور اوس نے چکی کی آواز سنی اور اوس سے پوچھا تو کیا پستی ہے اوس نے اپنے شوہر کو واقعہ سے خبر کی وہ ایسے حال میں مکان میں داخل ہوا کہ اوس کی چکی پھر رہی تھی اور آٹا ڈال رہی تھی اوس مکان میں کوئی برتن باقی نہ رہا مگر وہ بھریا گیا پھر وہ عورت اپنے تنور کی طرف گئی اوس نے

تنور کو ایسے حال میں پایا کہ روٹیوں سے بھرا ہوا تھا اور عورت کا شوہر آیا اور اوس نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اوس سے پوچھا چکی کیا ہوئی اوس مرد نے کہا میری عورت نے اوس کو اٹھایا اور اوس کا آٹا جھاڑ لیا آپ نے فرمایا اگر تم لوگ اوس چکی کو چھوڑ دیتے تو تمہاری حیات کے واسطے وہ چکی ویسہی چلتی رہتی اور آٹا دیتی رہتی اس حدیث کی اسناد صحیح ہے۔

احمد اور دارمی احمد ابن سعد اور طبرانی اور ابونعیم نے شہر بن حوشب کے طریق سے ابوعبیدہ روایت کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک ہانڈی پکائی آپ نے اٹھا کر فرمایا مجھ کو ذراع دو اونھوں نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو انھوں نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو راوی نے کہا میں نے عرض کی یا نبی اللہ بکری کے کتنے ذراع ہوتے ہیں آپ نے فرمایا قسم میری ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو اگر تم چپ رہتے جتنے میں ذراع تم سے مانگتا تم مجھ کو بہت سے ذراع دیتے رہتے۔ احمد اور ابن سعد اور ابونعیم اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے چار طریقوں سے ابورافع سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک بکری ذبح کی آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دے دیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے ہنہیں ہوتے ہیں مگر دو ذراع آپ نے فرمایا اگر تم چپ رہتے جتنے ذراع میں تم مانگتا تم مجھ کو دیتے رہتے۔

ابونعیم نے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے ایک بکری پکائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ ذراع دو میں نے آپ کو ذراع دیدیا پھر آپ نے فرمایا مجھ کو ذراع دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے ہنہیں ہوتے ہیں مگر دو ذراع آپ نے فرمایا سنو اگر تم ڈھونڈتے تو ذراعوں کو ضرور پاتے ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابوسریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک بکری ذبح کی اور آپ نے فرمایا اسے لڑکے اوس کا شانے آدھ لڑکا اوس کا شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ کے لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا وہ شانہ آپ کے پاس لایا پھر آپ نے اوس سے شانہ لانے کے واسطے فرمایا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ذبح نہیں کی گئی مگر ایک بکری اور میں آپ کے پاس تین شانے لایا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو چپ رہتا جتنے شانے میں مانگتا تو دے دیتا۔

ابو نعیم نے تیسری وجہ سے ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروغ مانگا اور اوس کو نوش فرمایا پھر آپ نے دوسرا ذراع مانگا اور اوس کو نوش کر لیا پھر آپ نے دوسرا ذراع مانگا اوسوں نے عرض کی یا رسول اللہ بکری کے نہیں ہوتے مگر ذراع آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ معذرت کیا ہے اگر تم لوگ چپ رہتے ضرور تم بہت سے ذراعوں کو پاتے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان اخبار سے دلالت کی وجہ آپ کا اپنی فضیلت سے مخلوق کو اس طور پر خبر دینا تھا کہ جس شے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عادت جاری نہیں ہوتی ہے جسوقت آپ اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں آپ کی فضیلت اور تخصیص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے کچھ بڑھ کر دیتا ہے۔

یہ کہ باب اوس طعام کے بیان میں ہے کہ آپ کے پاس آسمان اور جنت آیا

احمد اور دارمی اور نسائی اور حاکم نے روایت کی ہے اور اوس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ہزار اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے سلمہ بن نفیل اسکوئی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بکا یک ایک کہنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کو آسمان سے کھانا دیا گیا ہے اور ایک لفظ میں سمجھ وار دہر گیا آپ کی جنت سے کھانا دیا گیا ہے آپ نے فرمایا بیشک دیا گیا ہے قائل نے پوچھا کس چیز میں دیا گیا ہے آپ نے فرمایا ایک سخنہ میں دیا گیا ہے اوس نے پوچھا کیا اوس میں آپ کا بقیہ کھانا رہ گیا تھا آپ نے

سخنہ میں دیا گیا ہے

فرمایا

فرمایا ہاں رہ گیا تھا اوس نے پوچھا وہ کہاں گیا آپ نے فرمایا کہ آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا اور آپ نے فرمایا
مجھ کو وحی بھیجی گئی ہے کہ میں مرنے والا ہوں تم لوگوئیں ٹھیرنے والا نہیں ہوں اور تم لوگ میرے بعد ٹھیرنے
والے نہیں ہو مگر تھوڑی مدت تک تاکہ تم لوگ کوئی بات کہو اور تم لوگ میرے پاس ایسی حالت میں آؤ
کہ سٹھے ہوئے ہو اور بعض تمہارا بعض کے پیچھے جاوے اور میرے روبرو قیامت ہو دو موتیں شدید ہوگی
اور اوس کے بعد ایسے سال آویں گے جن میں زلزلے ہوں گے یعنی آفات اور حوادث ہوں گے۔
وہابی نے (مختصر مستدرک) میں کہا ہے کہ یہ حدیث غرائب صحاح سے ہے۔

ابن عساکر نے حادث بن محمد کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے اوس مرد نے حدیث کی جس کی کثرت
ابو سعید تھی اوس نے کہا میں مدینہ منورہ کو آیا میں نے سنا کہ ایک مرد اپنے صاحب سے کہتا تھا
کہ آج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی ہوئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گیا میں نے پوچھا یا رسول اللہ مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ آج رات آپ کی مہمانی کی گئی آپ نے
فرمایا بیشک میں نے پوچھا وہ کیا شے تھی آپ نے فرمایا وہ ایک طعام تھا جو مسخنے میں تھا میں نے پوچھا
اوس کھانے کا بچا ہوا کیا ہو آپ نے فرمایا اٹھا لیا گیا۔

ابن عساکر نے حفص بن عمر الدمشقی کے طریق سے عقیل بن خالد سے عقیل نے ابن شہاب سے
انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے
اور مجھ کو آپ کے پاس انگور کے اس خوشہ کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو کھاویں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وہ خوشہ انگور کالے لیا۔ اس حدیث کی روایت میں حفص بن عمر الدمشقی جو صاحب حدیث
اللطیف مشہور ہے بخاری رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ حفص پر وثوق نہیں کیا جائیگا حفص نے سنہ میں انتقال کیا
ابو عبد الرحمن اسلمی نے (کتاب الاطعمہ) میں ایسی سند سے جس میں کذاب میں حوطہ بن قرہ سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کیا آپ کو جنت کے طعام سے کچھ شے
دی گئی ہے آپ نے فرمایا ہاں دی گئی جبریل علیہ السلام میرے پاس جنت کے خبیصون میں سے

یہ حدیث صحیح ہے
جس میں کذاب ہے

ایک قسم کا خبیثہ لائے میں نے اس کو کھایا۔ ابن حجر نے اسباب میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اون معجرون کا ذکر جو اقسام

حیوانات میں واقع ہوئے ہیں

یہ باب اونٹ اور اونٹنی کے قصہ میں ہے

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے یوں روایت کی ہے کہ بعض نبی سلمہ کے پانی بھرنے کا اونٹ بہت ہو گیا اور اون پر اس نے حملہ کیا اور پانی بھرنے سے مانع ہوا یہاں تک کہ اون کے نخل نشہ ہوئے اس کی شکایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گئے یہاں تک کہ باغ نخل کے دروازے تک پہنچ گئے کسی نے آپ سے عرض کی یا رسول اللہ آپ باغ میں داخل ہوں ہم اس مست اونٹ سے آپ پر خوف کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم لوگ باغ میں داخل ہو جاؤ تم پر کچھ خوف نہیں ہے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ ایسی حالت میں کہ ہاتھ اٹھا کر اپنا سر نیچے ڈالے ہوئے تھا وہ آکر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر اس نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے اونٹ کے پاس آ جاؤ اور اس کو چار لگا دو بیہقی اور ابوالخیر نے عبد اللہ بن اوفی سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ایک آنے والا آپ کے پاس آیا اور اس نے یہ کہہا کہ بنی فلان کے پانی بھرنے کا اونٹ اون سے سرکشی کر کے بھاگ گیا ہے یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی اوٹھ کھڑے ہوئے اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس اونٹ کے قریب نہ جائے ہم کو آپ پر خوف ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کے نزدیک گئے جب کہ اونٹ نے آپ کو دیکھا سجدہ کیا پھر یہ کہہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست

من خبیثہ حلو اور گھمست پکتا ہے ۱۲

سہا

مبارک اوس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا کہ سفار لاؤ سفار لائی گئی آپ نے اونٹ کے سر پر اوس کو
والدیا اور فرمایا اونٹ کے مالک کو میرے پاس بلاؤ وہ آپ کے پاس بلایا گیا آپ نے اوس کو
فرمایا کہ اس کو چارہ اچھی طور سے دیجو اور کام لینے میں اس پر سختی اور دشواری نہ کیجیو۔

بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک قوم نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے پاس آئی اور قوم کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارا اونٹ باغ میں ٹھہر گیا ہے
باغ پر قبضہ کر لیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آواز دی کہ آجاؤ وہ اونٹ
پنا سر جھکائے ہوئے آگیا آپ نے اوس کو ہمارا لگا دی اور اوس کے مالک کو اوسے دیدیا ابوبکر
نے پوچھا یا رسول اللہ گویا اوس اونٹ نے یہ جان لیا کہ آپ نبی میں آپ نے فرمایا کہ لاہتین کے
درمیان کوئی شے نہیں ہے مگر یہ جانتی ہے کہ میں نبی ہوں مگر کفار جس اور کفار انس نہیں جانتے
بیہقی نے حواہن سلمہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ایک بوڑھے آدمی سے سنا جو بیہقی
میں سے تھا وہ اپنے باپ سے حدیث کرتا تھا اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس
تشریف لائے اور ہمارے پاس ایک سخت اونٹنی تھی جس پر ہم قدرت نہیں رکھتے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس گئے اور آپ نے اوس کے ہنوں پر ہاتھ پھیرا اوس کے تھن دوڑ
سے بھر آئے آپ نے اوس کا دودھ پوڑا اور پیا۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابونعیم نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری مرد کے باغ میں تشریف لے گئے یکایک آپ نے وہاں ایک اونٹ کو مچھڑ
پایا جبکہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ آپ کا مشتاق ہوا اور اوس کی آنکھوں سے آنسو
بہنے لگے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس اونٹ کا مالک کون شخص ہے انصاری میں سے ایک جوان
ایا اوس نے عرض کی یہ میرا اونٹ ہے آپ نے فرمایا کیا تو اس بہیمہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے
نہیں ڈرتا ہے کہ اللہ نے تجھ کو اوس کا مالک کیا ہے اوس نے تیری شکایت مجھ سے کی ہے کہ تو
اوس کو بھوکا رکھتا ہے اور کام لینے میں اوس سے کوشش کرتا ہے اور اوس کو تھکاتا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور دارمی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بنی نجار کے باغ کی طرف گئے پکایت ایک ایسا اونٹ اوس باغ میں موجود پایا گیا کہ کوئی شخص باغ میں داخل نہیں ہوا مگر وہ اونٹ اوس پر حملہ کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس کو آپ نے بلایا وہ ایسی حالت سے آپ کے پاس آیا کہ اپنے لب زمین پر رکھے ہوئے تھا یہاں تک کہ وہ اونٹ آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا مہار لاو آپ نے اوس کو بھار لگا دی اور اوس کے صاحب کو اوس کو دیدیا پھر آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا آسمان سے زمین تک کوئی شے نہیں ہو مگر یہ بات جانتی ہے کہ میں رسول اللہ ہوں مگر عاصی الجبن اور انسان نہیں جانتے ہیں۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہ اس درسیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں تھے یکایک ایک بھاگا ہوا اونٹ آیا اور اوس نے اپنا سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش میں رکھ دیا اور بڑبڑایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اونٹ یہ زعم کرتا ہے کہ وہ ایک مرد کا اونٹ ہے اور وہ مرد یہ ارادہ کرتا ہے کہ اپنے باپ کی جانب سے کھانا لوگوں کو دے اور اوس کو آپ ذبح کر ڈالے یہ اونٹ اگر استغاثہ کر رہا ہے پھر آپ اونٹ کے مالک کے پاس آئے اور اوس پر چھایا اوس نے آپ کو خبر کی کہ اوس نے اوس کے ذبح کا ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خواہش کی کہ وہ مرد اوس اونٹ کو ذبح کرے اوس نے اوس کو ذبح نہیں کیا۔

احمد اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ میں تشریف فرما تھے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

بزار نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے ایک اونٹ آیا اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا۔

ابو نعیم نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ اس آدمی نے نبی سلمہ سے ایک اونٹ مول لیا جس پر پانی بھرا تھا اوس مرد نے اوس اونٹ کو اپنے شتر خانہ میں داخل کیا تاکہ اوس پر بوجھ

بوجہ لا دیا جائے اوس کو خارشس ہو گئی کسی نے یہ قدرت نہیں پائی کہ اوس کے پاس داخل ہو سکے
مرد وہ اوس کو ہاتھوں سے کچلتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ سے یہ واقعہ ذکر
کیا گیا آپ نے فرمایا اوس کی رسیاں وغیرہ کھول ڈالو آدمیوں نے کہا ہم کو اوس سے آپ بڑھ
ہوتا ہے آپ نے فرمایا اوس کو کھول ڈالو جبکہ اونٹ نے آپ کو دیکھا وہ سجدے میں گر اقوم کے آدمیوں
نے یہ حالت دیکھ کر تسبیح کہی یعنی سبحان اللہ کہا اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ سجدہ کرنے کے واسطے
اس حیوان سے زیادہ حق رکھتے ہیں آپ نے فرمایا اگر مخلوق میں سے کسی شیئر کو یہ سزا دے دے کہ اللہ
کے سوا وہ کسی شیئر کو سجدہ کرے البتہ اس امر کو ضرور میں چاہتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

طبرانی اور ابونعیم نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن باہر
گئے ایک اونٹ آیا وہ آواز کر رہا تھا یہاں تک کہ اوس نے آپ کو سجدہ کیا مسلمانوں نے ڈانٹ کر
کہا ہم اس کے اتنی ہن کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کریں آپ نے فرمایا اگر میں کسی کو یہ امر کرنے
والا ہوتا کہ غیر اللہ تعالیٰ کے وہ کسی کو سجدہ کرے تو میں عورت کو ضرور یہ امر کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو
ضرور سجدہ کرے تم لوگ جانتے ہو بیہ اونٹ کیا کہتا ہے یہ زعم کرتا ہے کہ اوس نے اپنے مالکوں کی چالیس
سال خدمت کی یہاں تک کہ جس وقت یہ بوڑھا ہو گیا تو اونٹوں نے اس کا چارہ کم کر دیا اور
اوس سے کام لینے میں زیادتی کر دی ہے یہاں تک کہ جس وقت اون لوگوں میں شادی کی مہمانی
تھی تو اونٹوں نے چھری کی تاک اوس کو زچ کر ڈالیں آپ نے اونٹ کے مالکوں کے پاس کسی کو بھیجا
اور اون سے یہ واقعہ بیان کیا اون لوگوں نے سن کر کہا واللہ یا رسول اللہ اس اونٹ نے سچ کہا ہے
فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم اس اونٹ کو میرے واسطے چھوڑ دو۔

ابونعیم نے بریدہ سے یوں روایت کی ہے کہ ایک مرد انصاریں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا ایک اونٹ ہے جو گھم میں آدمیوں پر حملہ کرتا ہے اور
ہم لوگوں میں سے کوئی شخص قدرت نہیں رکھتا کہ اوس کے پاس جا دے یا اوس کی ناک میں نیلیل
ڈالے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مرد کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ

کہڑے ہو گئے آپ اوس دروازے پر آئے جس مکان میں اونٹ تھا اور اوس کو کھولا جبکہ اونٹ نے
 آپ کو دیکھا آپ کے پاس آیا اور اوس نے آپ کو بچھڑکایا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کا سر کڑا اور اوس پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے ہمارا طلب کیا
 اور ہمارا اوس کو لگا دی پھر اوس اونٹ کو اوس کے مالک کو دیدیا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
 بوجھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ نے آپ کو پہچان لیا کہ آپ نبی اللہ ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شہنشاہ
 ہے تمہیں جانتی ہو کہ میں رسول اللہ ہوں سو اکفارجن وانس کے کہ وہ نہیں پہچانتے کہ میں رسول اللہ ہوں
 ابو نعیم نے ابو ظلال کے طریق سے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد تھا
 جس کا ایک اونٹ تھا وہ اوس سے بھڑک گیا اوس مرد نے عرض کی یا رسول اللہ میرا ایک اونٹ ہے
 جو مجھ سے بھڑک گیا ہے اور وہ میری زمین کے منہ میں ہے اور میں یہ طاقت نہیں رکھتا ہوں کہ اوس
 پاس جاؤں مجھ کو یہ خوف ہے کہ وہ مجھ کو کڑے گا آپ اوس کی طرف گئے جبکہ اونٹ نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھا وہ آپ کی طرف بولتا ہوا آیا اور اوس نے اپنی گردن زمین پر رکھ دی یہاں تک
 کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اور اوس کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں آپ نے فرمایا
 اے فلان میں تیرے اونٹ کو دیکھتا ہوں کہ وہ تیری شکایت کرتا ہے اور اوس کے ساتھ تو نیکی کر اور اس
 مالک ایک دہسی لایا اور اوس نے اونٹ کے سر میں ڈال دی احمد اور پر از اور ابو نعیم نے
 حفص کے طریق جو انس رضی اللہ عنہ کے ہتھیے میں انس سے اوپر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس حدیث
 میں یہ ہے کہ اونٹ آیا یہاں تک کہ آپ کے سامنے سجدے میں گرایا یہ واقعہ آپ کے اصحاب نے دیکھ کر کہا کہ یہ
 ہے کچھ نہیں جانتا ہے اور اوس نے آپ کو سجدہ کیا ہم اس کے احقر ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔
 ابو نعیم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی کہ انصار کے باخون میں سے ایک باغ میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یکایک آپ نے اوس باغ میں دو اونٹ موجود پایے کہ وہ
 چلائے تھے اور ایسے گرج رہے تھے جیسے رعد گرجتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے
 قریب ہو گئے ان دونوں اونٹوں نے زمین پر اپنی اپنی گردنیں رکھ دیں جو شخص آپ کے ساتھ تھا اوس نے

کہا ہر کہ اون دونوں نے آپ کو سجدہ کیا۔

مسلم نے جابر سے روایت کی ہر کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہ کر خبر کیا آپ ایسے حال میں مجھ سے ملے کہ میری سواری میں ایک اونٹ تھا جو وہ تھک رہا تھا اور نہیں چل سکتا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہر میں نے عرض کی علیل ہر آپ نے اُسکو دُنا اور اوس کے واسطے دعا فرمائی میرے سامنے جو اونٹ جا رہے تھے وہ اون کے آگے جا رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا تم اپنے اونٹ کو کیسا پاتے ہو میں نے عرض کی میں اوس کو خیر کے ساتھ پاتا ہوں آپ کی برکت اوسکو پہنچی ہے۔

مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہیں بھیجا وہ آپ کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میری اونٹنی نے مجھکو تھکا دیا وہ نہیں چلتی یہ سنکر آپ اوس کی اونٹنی کے پاس آئے اور آپ نے پاؤں سے اوس کے ٹھوکریں مار دیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم ہر اوس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اوس اونٹنی کو دیکھا کہ جو شخص اوس کو کھینچ کے لیجا رہا تھا وہ اوس سے آگے بڑھ جا رہی تھی۔

ابن حبان نے (کتاب الصحابہ) میں اور حسن بن سفیان نے اور ابن ابی عاصم اور لغوی اور طبرانی نے حکم ابن ایوب سے جن کو ابی الحارث اسلمی کہتے ہیں اون سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک میری اونٹنی جگہ سے نہیں ٹکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دُنا وہ سب اونٹوں سے آگے ہو گئی۔

حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگوں نے مجھکو سارق ٹھہرایا ہر اونٹنی نے دروازہ کے پیچھے سے کہا قسم ہر اوس ذات کی جس نے آپ کو کرامت کے ساتھ مبعوث کیا ہر اس اعرابی نے مجھکو نہیں چرایا اور اسکے سوا کوئی میرا مالک نہیں ہوا ہے حاکم نے کہا ہر کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور اس کی روایت میں یحییٰ بن عبد اللہ المصری ہے جو عبد الرزاق سے روایت کرتا ہر میں اوس کو نہیں پہچانتا ہوں اور اونٹ

کچھ جرح بھی نہیں ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یحییٰ بن عبد اللہ المصری وہی شخص ہے جس نے اس حدیث کو بنایا ہے (شیخ جلال الدین رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کا دوسرا طریق ہے۔ طبرانی نے ایسی سند سے روایت کی ہے جس میں مجہول راوی میں زید ابن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرنوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا اس لعزہ نے اس اونٹ کو چرایا ہے اونٹ ایک ساعت تک آواز کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش کا لگائے ہوئے تھے پھر آپ نے اوس مرد سے فرمایا کہ تو اس سے باز آ اونٹ نے تجھ پر یہ کوہمی دی ہے کہ تو جھوٹا ہے۔

ابن شامین اور ابن مندہ نے عبد المطلب بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حارث بن سواد کے بیٹوں سے پوچھا کیا تمہارا باپ وہی ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے انکار کیا تھا حارث کے بیٹوں نے مجھ سے کہا یہ بات نہ کہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے باپ کو ایک جوان قوی اونٹ عطا کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تجھ کو اس اونٹ سے برکت دیگا ہم کسی مبارک اور نامبارک اونٹ کو نہیں مانگتے ہیں مگر وہ اوس اونٹ کی نسل ہے

یہہ بن جکلی بکری اور بھیر وغیرہ کے قصہ میں ہے :

ابن سعد اور بیہقی اور ابوالغسیم اور ابن السکن نے نافع بن اسحاق بن الککدہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار سو مردوں کی مقدار میں تھے ان میں وہ آپ کے ساتھ تھے کہا ہیکو آپ نے جہان پانی نہ تھا وہاں اوتارا آدمیوں پر سختی مولیٰ یکا یک ایک بھیر بھر رہی تھی آگئی یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اوس کے دونوں سینک تیز تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو دو دیا اور اپنے تمام شکر کو سیراب کیا اور آب بھی سیراب ہوئے پھر آپ نے فرمایا اے نافع اس کے تم مالک ہو جاؤ اور میں گانہ نہیں کرتا ہوں کہ تم اس کے مالک ہو سکو مالک نے کہا میں نے ایک لکڑی لی اور اوس کو میں نے زمین میں گاڑا اور ایک

رستی لی اور بکری کو باندھ دیا اور اوس سے اوس کو میں نے جگر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے
اور آدمی بھی سو رہے اور میں بھی سو رہا پھر میں خواب سے بیدار ہوا یکایک میں نے دیکھا کہ جس شخص سے
میں نے اوس کو باندھا تھا وہ کھلی پڑی ہے اور یکایک بکری نہیں ہے میں نے اس واقعہ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا کیا میں نے تمکو خبر نہیں دی تھی کہ تم اوس کے مالک نہ ہو
جو اوس کو لایا تھا وہی اوس کو لے گیا۔

ابن عدی اور بیہقی اور طبرانی اور ابونعیم نے حسن کے طریق سے سعد مولیٰ ابو بکر رضی سے روایت کی کہ
کہا ہر کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم ایک منزل میں اترے آپ نے
مجھ سے فرمایا اے سعد اس بھیر کو تم دودھ لو حال بھیہ کہ اوس جگہ میں جس وقت سے میں تھا کوئی بھیر
نہ تھی میں آیا یکایک میں نے ایک بھیر دیکھی جس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہیں میں نے اوس کو
دو ہا میں بھیہ نہیں جانتا ہوں کہ میں نے کتنے بار اوس کو دوہا اور میں نے اوس سے بھیہ سب کی
حفاظت کی اور اوس کے واسطے آدمیوں سے وصیت کی کوچ کے سبب سے ہم اوس بھیر سے
ہو گئے وہ بھیر گم ہو گئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ بھیر گم ہو گئی آپ نے فرمایا کہ اوس کا رب اوس کو
طیلسی اور ابن سعد اور بیہقی نے جناب بن الارت کی بیٹی سے روایت کی ہر اونھوں نے کہا ہر کہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بکری لائی آپ نے اوس کے پاؤں باندھے اور اوس کو
دوہا اور آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تمھارے برتنوں میں جو بڑا برتن ہو وہ لاؤ ہم لوگ آپ کے پاس
کو غنہ ہنے کا کٹھن لائے آپ نے اوس میں دودھ دوہا یہاں تک کہ اوس کٹھن کو بھر دیا پھر آپ نے فرمایا
کہ تم پی لو اور تمھارے ہمسایے پی لیں ہم لوگ اوس بکری کو آپ کے پاس لیجا یا کرتے تھے ہم کو آپ نے
فراخ سالی میں دیا یہاں تک کہ میرا باپ آیا اوس نے اوس بکری کو لیا اور اوس کے پاؤں باندھے بکری
نے اپنے دودھ پر جو دیا (یعنی جتنا دودھ وہ پہلے دیتی تھی اتنا ہی دینے لگی) میری ماں نے میرے پاس
کہا تم نے ہماری بکری کو ہم پر فاسد کر دیا میرے باپ نے پوچھا وہ کیا امر جو میں نے بکری کو فاسد کر دیا
میری ماں نے کہا کہ بھیہ بڑا پیالہ بھوکے دوہی جاتی تھی میرے باپ نے پوچھا اس کو کون شخص دوہتا تھا

میری ماں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوہتے تھے میرے باپ نے کہا تو نے آپ کی برابر محکوم جاکھا
اللہ آپ برکت میں اعظم من۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور طبرانی اور ابن سعد نے خواب کی بیٹی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں میرا باپ نمازیوں میں گھر سے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گھاہداشت اور خبر گیری کرتے تھے آپ ہماری بھیر کو دوہا کرتے تھے ہمارے کٹھلے میں اوس کا دودھ دوہتے تھے بھرجاتا تھا جبکہ خواب آئے اوتھوں نے اوس کو دوہا اوس کا دودھ پہلی حالت پر آگیا جیسے کہ تھا۔

ابو نعیم نے ابو قریصہ سے روایت کی کہ کہا کہ میرے اسلام کی ابتدا یہ تھی کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے درمیان تسمیم تھا اور میں اپنی بکریوں چراتا تھا میری خالہ اکثر مجھ سے یہ کہا کرتی تھی کہ اے میرے پیارے فرزند تو اس مرد کی طرف بجاؤ (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بجاؤ) تجھ کو اغوا کر گیا اور گمراہ کر دیا میں چراگاہ کی طرف جاتا اور اپنی بکریوں کو چھوڑ دیتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا میں آپ کے پاس رہتا اور آپ کی باتیں میں سنتا رہتا تھا میں اپنی بکریوں میں شام کو ایسے حال میں لیجا کرتا تھا جن کے پیٹ پیٹھ سے لگے ہوئے اور تھکنے میری خالہ مجھ سے کہتی کہ تیری بکریوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ان کے تھن سوکھے ہوئے ہیں میں کہتا تھا مجھ کو معلوم نہیں پھر میں نے دوسرے دن بھی ویسا ہی کیا پھر تیسرے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف عود کیا اور میں مسلمان ہو گیا اور میں نے آپ سے اپنی خالہ کے اور بکریوں کے امر کی شکایت کی آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی بکریاں میرے پاس لے آؤ میں بکریاں آپ کے پاس لایا آپ نے انکی تھنوں اور پیٹھوں پر دست مبارک پھیرا اور ان میں برکت کے واسطے دعا کی وہ بکریں چری اور دودھ سے بھر گئیں جب کہ میں ان کو لیکر اپنی خالہ کے پاس آیا تو میری خالہ نے کہا اے میرے پیارے بیٹے اسی طور سے انکو چرا کر میں نے اپنی خالہ کو واقعہ سے خبر کی میری خالہ اور میری ماں مسلمان ہو گئی۔

مسلم نے مقداد بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہر کرین اور میرے دو دوست ایسی حالت میں آئے کہ قریب تھا کہ سختی فاقہ اور تنگ عیشی کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور بصارت چلی جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رہنے کی جگہ میں ہکوٹھ کا نادیا اور وقت آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین بھیریں تھیں اون کو وہ دو ہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے درمیان دودہ کو بانٹا کرتے تھے اور ہم لوگ آپ کا حصہ آپ کے پاس پہنچا دیتے تھے آپ تشریف لاتے اور اسطور سے سلام علیک کرنے کہ بیدار آدمی سنتا اور سوتے ہوئے کو آپ بیدار نہیں کرتے تھے شیطان نے مجھ سے کہا کہ اگر تو میہ ایک گھونٹ دودہ پی لیتا تو بہتر ہوتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے پاس آتے ہیں انصار آپ کو تحفے دیتے ہیں شیطان مجھ سے یہی کہتا رہا تھا کہ میں نے اوس دودہ کو پی لیا جبکہ میں نے وہ دودہ پی لیا اس نے مجھ کو نادم کیا اور مجھ سے کہا تو نے کیا کام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آویگئے اور اپنے پیئے کا دودہ نہ پادینگے تو مجھ پر بد دعا کرین گے تو ہلاک ہو جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبیہ آیا کرتے تھے آئے اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز چاہی آپ نے پڑھی پھر آپ نے اپنے دودہ کی طرف دیکھا آپ نے کچھ چیزیں دیکھی آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اوٹھائے میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب آپ مجھ پر بد دعا کرین گے آپ نے میہ دعا مانگی اللہم اطعم من اطمعنی واسق من سقانی میں نے چہر الیا اور میں بکریوں کی طرف گیا میں اون کو ٹٹولنے لگا کہ ان میں کون سی بکری زیادہ موٹی ہے تاکہ اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بچ کر وں چاکیک میں نے دیکھا کہ کل بکریں دودہ سے بھری ہوئی ہیں میں نے آل محمد کا وہ برتن لیا جس میں وہ طبع کرتے تھے کہ دودہ دو ہا جاوے میں نے یہاں تک دودہ دو ہا کہ برتن کے اوپر جھاگ آگئے۔

بیہقی نے ابوالعالیہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نو مکانوں کی طرف آدمی کو بھیجا آپ کھانا طلب کرتے تھے اوس وقت آپ کے پاس آپ کے اصحاب تھے کوئی چیز کھانے کی نہیں پائی گئی اپنے مکان میں ایک بھیر کے بچے کی طرف دیکھا جس نے کوئی بچہ نہیں جانتا

آپ نے اس کے تہنوں کی جگہ دست مبارک پھیرا وہی نے کہا کہ بھڑکے اوس بچے نے اپنے تھن اپنے
 حال میں دے دئے جو دونوں پاؤں کے درمیان لٹک رہے تھے آپ نے ایک قب لنگائی اور
 دودھ دوہا اور اپنے گھروں کو بی بیوں کے پاس ایک ایک قب دودھ بھیجا پھر آپ نے دودھ دوہا
 سو اصاب نے اوس کو پیا۔

عبدالرزاق نے مصنف میں کہا ہے کہ محمد ابن راشد نے خبر دی ہے اوصخون نے کہا ہر مجھ سے
 مرعین بن عطاء نے حدیث کی ہے کہ ایک قصاب نے ایک دروازہ کھولا جس میں بکری تھی تاکہ اوسکو
 ذبح کرے وہ بکری اوس کے پاس سے بھاگ گئی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور
 قصاب اوس کے پیچھے آیا اور اوس نے بکری کو پکڑ لیا اور اوسکو اوس کے پاؤں سے کھینچ رہا
 تھا آپ نے بکری سے فرمایا کہ امر الہی سے تو صبر کر اور قصاب سے فرمایا تو اوس کو موت کی
 طرف ہانک مگر نرمی سے۔

ابولغیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں ایسے حال
 میں داخل ہوئے کہ آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر رض انصار کے مردوں میں تھے اوسوقت باغ میں بکریاں
 تھیں اوصخون نے آپ کو سجدہ کیا ابو بکر صدیق نے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ آپ کے سجدے کے واسطے
 ان بکریوں سے ہم لوگ زیادہ حق دار ہیں آپ نے فرمایا کہ میری امت میں یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ کوئی
 کسی کو سجدہ کرے اور اگر یہ امر سزاوار ہوتا کہ کسی کو سجدہ کرتا تو میں نہ دربارہ امر کرنا کہ عورت
 مرد کو سجدہ کرے۔

یہ باب ہرنی کے قصہ کے بیان ہے

طبرانی نے (کبیر) میں اور ابولغیم نے ام سلمہ رض سے روایت کی ہے کہ اس کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم صحرا میں تھے ایک سنا کہ ایک منادی کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ کہہ کر پکار رہا ہے اپنے غزوہ دیکھا کسی کو جو نہیں کھاتا
 غزوہ کر دیکھا کیا آپ نے ایک ایسی ہرنی دیکھی جو بندھی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ میرے
 پاس آنے آپ اوس کے نزدیک گئے اور اوس سے پوچھا تیری کیا حاجت ہے اوس ہرنی نے کہا کہ اس

اس پہاڑ میں میرے بچے میں آپ مجھ کو کھول دیجئے تاکہ میں جاؤں اور اون کو دودھ پلاؤں پھر آپ
 پاس پلٹ کے آجاؤں آپ نے اوس ہرنی سے پوچھا کیا تو دودھ پلا کر واپس آجائیگی اوس نے
 کہا اگر میں ایسا کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ کو عذاب عذاب سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ
 ہرنی چلی گئی اور اوس نے اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا پھر پلٹ کے آگئی آپ نے اوس کو بازو دیا
 اعرابی بیدار ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی کوئی حاجت ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ
 حاجت ہے کہ تو اس ہرنی کو چھوڑ دے اعرابی نے اوس ہرنی کو چھوڑ دیا وہ دوڑتی ہوئی جاری
 تھی اور یہ کہتی تھی اشد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ اس حدیث کی اسناد میں اب
 بن تیمیہ ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے کثیر طرق ہیں جو اس پر شہادت دیتے ہیں کہ اس قصہ کی اصل
 طبرانی نے (اوسط) میں اور ابونعیم نے صالح المری کے طریق سے روایت کی ہے اور صالح ضعیف
 راوی ہے صالح نے ثابت سے ثابت نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر گزرے جنھوں نے ایک ہرنی پکڑی تھی اور انھوں نے اوس کو
 خیمہ کے ستون سے باندھ دیا تھا اوس ہرنی نے کہا یا رسول اللہ میں جہنمی ہوں۔ اور میرے دو بچے
 میں آپ میرے لئے ان لوگوں سے اجازت چاہئے کہ میں اون کو دودھ پلا دوں یہاں تک کہ میں
 پلٹ کے آجاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دونا کہ اپنے
 دونوں بچوں کے پاس جاوے اور اون کو دودھ پلاوے اور تمھارے پاس آجاوے اون لوگوں
 نے کہا یا رسول اللہ تمھارے واسطے کون شخص ذمہ دار ہوگا آپ نے فرمایا میں ذمہ دار ہوں انھوں نے
 ہرنی کو چھوڑ دیا وہ چلی گئی اور اوس نے بچوں کو دودھ پلایا پھر اون کے پاس پلٹ کے آگئی انھوں نے
 اوس کو باندھ دیا آپ نے اون سے پوچھا کیا تم اس ہرنی کو بچتے ہو انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ
 ہرنی آپ ہی کے واسطے ہے اوس کا راستہ انھوں نے چھوڑ دیا اور اوس کو کھول دیا وہ چلی گئی۔
 لے عشاء اوس اونٹنی کو کہتے ہیں جس پر حمل کے دس مہینے گزر گئے ہوں اور اوس پر بوجہ لا داجاؤ
 اور وہ مشقت اور تکلیف سے فریاد کرے ۱۲

سہتی نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہرنی کی
 طرف سے گزرے جو ایک خیمہ کی طرف بندھی ہوئی تھی اوس نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ کو کھول دیجئے تاکہ
 میں جاؤں اور اپنے بچے کو دودھ پلاؤں اور پھر پٹ کے آجاؤں آپ مجھ کو باندھ دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ ایک قوم کا شکار ہے اور ایک قوم کی باندھی ہوئی ہے آپ نے اوس سے عہد لیا اوس نے
 قسم کھائی آپ نے کھول دیا وہ چلی گئی نہیں ٹھیری مگر تھوڑی دیر یہاں تک کہ آگئی اور اوس کے تمنون میں جو
 دودھ تھا وہ خالی کر آئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو باندھ دیا آپ کے اصحاب آگئے اور کہنے
 ان لوگوں سے اوس ہرنی کے بخشدینے کے واسطے فرمایا اوتھوں نے آپ کو وہ ہرنی بخش دی آپ نے اوس کو کھول دیا
 سہتی اور ابونعیم نے زید ابن ارقم سے روایت کی ہے کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ
 کی بعض گلیوں میں تھا ہم ایک اعرابی کے خیمہ کی طرف گئے یکایک ہم نے دیکھا کہ ایک ہرنی خیمہ کے پاس
 بندھی ہوئی ہے اوس نے کہا یا رسول اللہ اس اعرابی نے مجھ کو سید کیا ہے اور میرے دو بچے صحرا میں بنا
 اور میرے تمنون میں دودھ جم گیا ہے نہ وہ اعرابی مجھ کو بیچ کر نہ ہر کہ مجھ کو راست ہو جائے اور نہ وہ مجھ کو چھوڑ
 کہ میں اپنے بچوں کے پاس صحرا میں پٹ کے جاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہرنی سے پوچھا
 اگر میں تجھ کو چھوڑ دوں تو کیا تو پٹ کے آئے گی اوس نے کہا ہاں میں پٹ کے آؤں گی ورنہ اللہ تعالیٰ مجھ کو
 عذاب عشار سے عذاب دے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا وہ نہیں ٹھیری کہ آگئی اور بار بار زبان چاٹ رہی تھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کو خیمہ کی طرف باندھ دیا اس میں اعرابی آگیا اوس کے ساتھ پانی کی ایک مشک تھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو اس ہرنی کو میرے ہاتھ بیچتا ہے اوس نے عرض کی یا رسول اللہ یہ ہرنی
 آپ ہی کے لئے ہے آپ نے اوس کو چھوڑ دیا زید ابن ارقم نے کہا واللہ میں نے اوس ہرنی کو دیکھا وہ صحرا میں جا رہی
 تھی اور یہ کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بیسٹ باب پھیرے کے قصہ میں ہے

احمد اور ابن سعد اور بزار نے اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے اور ان دونوں علمائے اس
 حدیث کی صحت کی ہے اور ابونعیم نے متعدد طریقوں سے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے

کہا ہر کہ اوس در میان کہ ایک چرواہا پتھر ملی زمین میں کبریاں چارہا تھا اوس کی کبریوں میں سے ایک
 کبری کے سامنے چاک ایک ایک بھیر آیا وہ چرواہا کبری اور بھیر سے کہے در میان حائل ہو گیا بھیر یا اپنی دم
 پر بیٹھ گیا پھر اوس نے راعی سے کہا کیا تو خدا سے نہیں کرتا ہر گز میرے اور میرے اوس رزقی کے
 در میان حائل ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجا ہے چرواہے نے سن کر کہا اس بھیر سے تعجب
 ہے کہ انسان کے کلام سے کلام کرتا ہر بھیر سے چرواہے سے کہا سن لے میں اپنے کلام کرنے سے زیادہ
 تعجب ناک بات تجھ سے کہتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرقین کے در میان سابق زمانہ
 کی خبروں کے ساتھ آدمیوں سے باتیں کرتے ہیں اوس چرواہے نے یہ بات سن کر اپنی کبریوں کو
 ہانک دیا یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ میں آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داخل ہوا اور
 بھیر سے کی بات سے اوس نے بات کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس نے سچ کہا
 سچ کہا آگاہ ہو جاو درندوں کا آدمیوں سے باتیں کرنا قیامت کے شرائط سے ہر قسم ہر اوس ذات
 کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت جب تک قائم ہوگی یہاں تک کہ درندہ انسان
 سے کلام کرے اور مرد سے اوس کی جوتی کا تمہ بات کرے گا اور اوس کے کورے کا پھندا اوس سے
 کلام کرے گا اور انسان کے گھر سے جانے کے بعد اوس کے اہل نے جوتی بات پیدا کی ہوگی اوسکی ان دو کونجری
 بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی اور ابوغنیم نے امیان بن اوس سے روایت کی ہر کہ وہ اپنی کبریوں میں
 تھے اون کبریوں میں سے ایک کبری پر ایک بھیر سے نے حملہ کیا اونھوں نے بھیر سے پر شور کیا بھیر یا اپنی
 دوسری بیٹھ گیا امیان نے کہا بھیر سے نے مجھ سے خطاب کیا اور کہا جس دن تو کبریوں سے غافل ہوگا
 اوس دن کبریوں کا کون نگہبان ہوگا کیا تو مجھ سے میرے اوس رزق کو چھینتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے
 مجھے نصیب کیا ہر بھیر سنکر میں نے کہا واللہ میں نے اس امر سے زیادہ تعجب ناک کوئی شے نہیں دیکھی نہ
 بھیر سے نے مجھ سے کہا تو اس امر سے تعجب کرتا ہر حال میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان جنھوں کے
 در میان آدمیوں سے زمانہ سابق کی خبریں کہتے ہیں اور جو امور آئندہ ہونے والے ہیں اونکی خبریں سننے
 میں اور آپ اللہ تعالیٰ کی طرف مخلوق کو بلا تے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے فرماتے ہیں

اہلبان میثریہ سے یہ خبر سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو اس واقعہ کی خبر کی اور مسلمان ہو گئے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہر اوس در میان کہ ایک چرواہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اپنی بکریوں میں تھا یکا یک ایک بھیڑیا آیا اور اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہا نے جست کی یہاں تک کہ اوس بکری بھیڑیہ کے منہ سے چھین لیا اوس چرواہے سے بھیڑیہ نے کہا سن لے کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا ہر کہ تو مجھ کو اوس خوراک سے منع کرتا ہر جو اللہ تعالیٰ نے مجھ دی ہر تو مجھ سے اوس کو چھینتا ہے چرواہے نے کہا بھیڑیہ سے تعجب ہر کہ کلام کرتا ہے بھیڑیہ نے سنکر کہا تو سن لے میں تجھ کو اوس امر کی طرف رہنمائی کرتا ہوں جو میرے کلام سے زیادہ تعجب خیر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلٹوں میں آدھیوں سے اولین اور آخرین کی باتوں کی خبر دیتے ہیں یہ سنکر وہ چرواہا گیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس واقعہ کی آپ کو خبر کی اور مسلمان ہو گیا۔

ابو نعیم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہٴ ہوک میں تھا میں نے اپنی بکریں بائڈالین ایک بھیڑیا لگیا اور اون بکریوں میں سے ایک بکری اوس نے لی چرواہے اوس کے پیچھے دوڑے بھیڑیہ نے کہا کہ یہ وہ خوراک ہر جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دی ہے تم لوگ اوس کو مجھ سے چھینتے ہو یہ سنکر لوگ تعجب ہو گئے بھیڑیہ نے کہا بھیڑیہ کے کلام سے تم کیا تعجب کرتے ہو ایسا حال ہر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی ہے۔ احمد اور ابو نعیم نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے چرواہے کی طرف آیا اور بکریوں میں سے اوس نے ایک بکری کو پکڑا چرواہے نے یہاں تک کوشش کی کہ بھیڑیہ سے بکری چھین لی راوی نے کہا بھیڑیا ایک نیلے پر چڑھا اور اپنی دم پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں نے اوس رزق کا قصد کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مجھے نصیب کیا تھا تو نے مجھ سے اس کو چھین لیا چرواہے نے سنکر کہا اللہ تعالیٰ کی قسم ہر اگر میں نے آجکے دن کی مثل کسی بھیڑیہ کو پکڑا

کہ وہ کلام کرتا ہی بھڑیے نے جواب دیا کہ اس امر سے زیادہ تعجب ناک یہ امر ہے کہ ایک مرد تخلص میں
حزین کے درمیان تم لوگوں کو گزشتہ واقعات اور تمہارے بعد جو امور ہونے والے ہیں اون کی
خبر دیتا ہی وہ چرواہا یہودی مرد تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی نبی صلی
علیہ وسلم نے اس کی تصدیق کی۔

ابن عساکر نے محمد بن جعفر بن خالد اللہ شقی سے روایت کی ہے کہ رافع بن عمیرہ العلانی
جو بن آدمی یہ نعم کرتے ہیں اون سے بھڑیے نے باتیں کی ہیں اس وقت رافع اپنی بھڑیوں میں تھے
اون کو چارہ ہے تھے رافع کو بھڑیے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا اور آپ کے
پاس پہنچنے کے واسطے اونکو امر کیا رافع کے اشعار میں چنانچہ انھوں نے اس باب میں کہے ہیں ۵

رعت الضان احمہا زمانا	من القطع الخفی وکل ذیب
-----------------------	------------------------

میں نے بھڑیوں کو چرایا اور اون کی حمایت ایک زمانہ تک ہنڈار اور ہر ایک بھڑیے سے میں کرتا رہا
(یہ دونوں جانور بھڑیوں کے دشمن ہیں) ۵

فلما ان سمعت الذیب نادى	یہ شرنی باحمد من قریب
-------------------------	-----------------------

جبکہ میں سننا کہ بھڑیا بچا رہتا ہی اور مجھکو احمد کی خوش خبری قریب سے دیتا ہے۔ ۵

سعیت الیہ قد شمرت ثوبی	عن الساقین قصد اللکریب
------------------------	------------------------

میں احمد کی طرف دوڑا اور چچا اپنے کپڑے کو پٹنڈلیوں سے لپیٹ لیا یعنی نہایت مستعدی کی حالت
میں دوڑا اور حالیکہ تخلص کا قصد کرنے والا تھا ۵

فالیفت الشی لبقول قولاً	صدوقایس بالقول الکذب
-------------------------	----------------------

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے حال میں پایا کہ آپ سچی بات فرماتے ہیں اور آپ کی بات
جھوٹی نہیں ہے۔ ۵

فبشرنی لدین الحق حقی	ثمنت الشریعة للنیب
----------------------	--------------------

آپ نے مجھکو دین حق کی بشارت دی یہاں تک کہ شریعت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ کرنے

کے واسطے ظاہر ہوگی۔ ۵

و ابصرت الضیاء یضئ حولی	امامی ان سمیت وعن جنوبی
-------------------------	-------------------------

اور میں نے ضیاء کو دیکھا جو میرے اطراف روشن ہے اور میرے آگے روشن ہے اگر میں چاہتا ہوں اور میرے دھننی طرف سے روشن ہے ۵

الا بلع بنی عمرو ابن عوف	واخو قسم جدیہ ان حبیبی
--------------------------	------------------------

آگاہ ہو جا پیچہ خبر: عمر ابن عوف اور اون کے بھائیوں کو پھونچا دے جو بنی جدیلہ میں کہ تم میرے کہنے کو قبول کرو ۵

ادعاء المصطفی لاشک فیہ	فانک ان اجبت فلن تحبیبی
------------------------	-------------------------

دینا حق کی طرف مصطفی صلعم ملانے میں کچھ شک نہیں ہے اگر تم قبول کرو گے تو تم کو کوئی نقصان نہ ہوگا
بزار اور سعید ابن منصور اور بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھیڑیا آیا اور وہ اپنی دم پر آپ کے روبرو بیٹھ گیا پھر وہ اپنی دم ملانے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بھیڑیوں کا سفیر ہے تو تم سے سوال کرتا ہے کہ تم لوگ اپنے اموال میں سے اس کے لئے کچھ بھیڑا دو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری کے طریق حمزہ بن ابی اسید سے روایت کی ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے جنازہ میں گئے یکایک آپ نے ایک بھیڑیے کو راستہ پر موجود پایا جو اپنے ہاتھ دراز کئے ہوئے بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں سے فرمایا کہ یہ بھیڑیا تم لوگوں سے اپنا حصہ معین کرنا چاہتا ہے تم لوگ اس کے واسطے حصہ معین کر دو آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کی رائے مبارک اس معاملہ میں کیا ہے آپ نے فرمایا کہ ایک بکری صحر کے ہر ایک ریوڑ میں سے ہر سال دینا چاہئے آدمیوں نے عرض کی کہ یہ کثیر ہے آپ نے بھیڑیے سے اشارہ فرمایا کہ اون کی بکری میں تو اوچک لیجا یا کہ یہ سنکر بھیڑیا چلا گیا۔

ابن سعد اور ابو نعیم نے مطلب بن عبد اللہ بن جنطب سے روایت کی ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک بھٹیڑا سامنے سے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کھڑا ہو گیا اور اس نے آواز کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری طرف بھیہ درندوں کا سفیر ہے اگر تم لوگ اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اس کے لئے کچھ وظیفہ معین کر دو تو اس سے بغیر کی طرف اس کو تباہ و زنا کرنے دو گے اور اگر تم اس امر کو دوست رکھو گے کہ اس کو بے نصیب چھوڑ دو تم اس سے خوف کی حالت میں رہو گے اور جو چیز وہ لے لیگا وہ اس کا رزق ہوگا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے واسطے کچھ دینے کو ہمارے نفوس خوش نہیں ہوتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنی تین انگلیوں سے یہ اشارہ فرمایا کہ اون کی بکریاں تو اوجھ لیجا کر وہ بھٹیڑا پیٹھ پھر کے چلا گیا اور دوڑ رہا تھا اور سر ہلاتا جاتا تھا و آرمی نے اور ابن مہنیہ نے اپنی سہیلیوں اور ابولغیم نے شمر بن عطیہ کے طریق سے شمر نے ایک ایسے مرد سے جو فرینہ یا جہینہ سے تھا روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی یکایک آپ نے سو بھٹیڑوں کے قریب دیکھے جو وہ اپنی دسوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ بھٹیڑوں کے سفیر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمیوں نے پوچھا کیا تم لوگ اپنے کھانے میں سے ان بھٹیڑوں کو تھوڑی بخشش کر سکتے ہو اور اس کے ماسوا جو شربے اس سے تم امن میں رہنا چاہتے ہو یعنی تمہارا اور مال بکریوں وغیرہ کی قسم سے جو محفوظ رہیگا اور تم کو بھٹیڑوں سے امن ہوگا (آدمیوں نے شکایت کی کہ ہم خود حاجت مند ہیں آپ نے فرمایا ان بھٹیڑوں کو اذن دید کہ چلے جائیں اون کو لوگوں نے اذن دید یا وہ چلے گئے وہ پکار رہے تھے جارہے تھے۔

واقعی اور ابولغیم نے سلیمان بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرمین شریف لائے یکایک آپ نے دیکھا کہ ایک بھٹیڑا آپ کے روبرو کھڑا ہے آپ نے فرمایا اس بھٹیڑے کا نام اویس ہے یہ بھٹیڑا بکری کے ہر ایک چرنے والوں میں سے ایک بکری چاہتا ہے آدمیوں نے بکری کے دینے سے انکار کیا آپ نے اپنی انگشتان مبارک سے اس کو اشارہ کیا وہ پیٹھ پھر چلا



یہ باب قصہ حمزہ کے بیان میں

بیہقی اور ابو نعیم نے اور ابو اسحاق نے (کتاب الغنیمۃ) میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ہم ایک ایسے درخت کی طرف گزرے جس پر حمزہ کے دو بچے تھے ہم نے اون دونوں کو پکڑ لیا حمزہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئی اور وہ آپ کے سامنے آتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس شخص نے اس حمزہ کو اس کے دو بچوں کے سبب سے دکھ پہنچایا ہے ہم نے عرض کی ہم لوگوں نے اون کو پکڑا ہے آپ نے فرمایا دونوں بچوں کو اون کی جگہ پھیر دو ہم نے آپ کے ارشاد سے اون دونوں بچوں کو اون کی جگہ پھیر دیا۔

یہ باب وحشی جانور کے قصہ کے بیان میں ہے

احمد اور ابو یعلیٰ اور برار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی اور ابو نعیم اور داؤد قطنی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کہا ہے کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وحشی جانور تھا جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لیجاتے وہ کھیلتا اور چلا جاتا اور آجاتا تھا اور جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لاتے تو اپنی جگہ اگر بیٹھ جاتا اور کسی قسم کی حرکت نہیں کرتا تھا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں رہتے تھے اس حدیث کی صحت شبہی نے کی ہے۔

یہ باب گھوڑے کے قصہ کے بیان میں ہے

بیہقی نے جعل سے روایت کی کہ کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے حال میں جہاد کیا کہ میں اپنے ایسی گھوڑی پر سوار تھا جو دہلی اور ضعیف تھی اس سبب سے میں سب آدمیوں کے آخر جماعت میں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آ پہنچے اور مجھ سے فرمایا اے صاحب فرس چلو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گھوڑی دہلی اور ضعیف ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھوڑا تھا آپ نے اوس کو اٹھایا اور گھوڑی کو مارا اور آپ نے یہ دعا کی اللہم بارک فیہا

میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اوس کا سر روک نہیں سکتا تھا وہ سب آدمیوں سے آگے ہو گئی
اوس کے پیٹ سے جب بچے پیدا ہوئے میں نے بارہ ہزار کو فروخت کئے۔

شیخین نے حماد بن زید کے طریق سے ثابت سے ثابت نے انس سے روایت کی ہو کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس اور اجدد الناس اور اشجع الناس تھے ایک رات اہل مدینہ
ڈر گئے آپ ابو طلحہ کے گھوڑے کی سنگی پیٹھ پر سوار ہو کر گئے آپ کے بعد آدمی اپنے گھوڑے باہر
نکلے یکایک اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ آدمیوں سے پہلے اوس طرف
تشریف لے گئے تھے جس طرف سے ہوناک آواز آئی تھی اور آپ خبر کی تحقیق کر چکے تھے آپ آدمیوں
سے یہ فرماتے تھے کہ تم لوگ ہرگز خوف نہ کرو گے (یعنی کوئی خوف ناک امر نہیں ہے) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہم نے اس گھوڑے کو ایک بھرا یا یا بھیر فرمایا کہ یہ ضرور ایک بھیر ہو۔ حادثے نے کہا ہر مجھ سے
ثابت نے حدیث بیان کی ہے یہ بھیر کہا ہر کہ ثابت سے دوسرے راوی کے ذریعہ مجھ کو روایت ہوئی
ہے کہا ہر کہ اس کے بعد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس گھوڑے پر سوار ہوئے کوئی گھوڑا
اوس سے آگے نہ بڑھا اور پہلے وہ گھوڑا راست رفتار تھا۔

یہ باب گد ہے کے قصہ کے بیان میں ہے

ابن سعد نے اسحق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سعد سے طاقات کی اون کے پاس آپ نے قیلو ل کیا جبکہ ٹھنڈا وقت ہو گیا اون کے
پاس ایک لعابی حمار تھا کہ تنگ قدم آہستہ رفتار تھا اوس کو آدمی لائے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے واسطے اوس پر ایک روٹی دار کپڑا بچھا دیا آپ اوس پر سوار ہو گئے اور مکان پر پہنچے
کے بعد اوس کو پھیر دیا وہ حمار ایسی حالت میں واپس آیا کہ خوب رفتار اور فراخ گام تھا اور
چلنے میں اوس سے کوئی جانور برابر ہی نہیں کر سکتا تھا۔

طبرانی نے عظمت میں مالک انطلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبا کے پاس ہم سے طاقات کی جبکہ اپنے پلٹنے کا ارادہ کیا ہم آپ کے پاس ایک ایسا گد ہالائے

جو تک قدم اور آہستہ رفتار تھا آپ اوس پر سوار ہو گئے اور پہونچنے کے بعد اوس کو پھیر دیا وہ ایسی حالت میں آیا کہ فراخ گام اور خوب رفتار تھا اوس سے رفتار میں کوئی جانور برابر ہی نہیں کر سکتا ابن عساکر نے ابن منظور سے روایت کی ہے کہ ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا ایک سیاہ رنگ گدھا آپ کو ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس گدھے سے کلام کیا اوس گدھے نے آپ سے کلام کیا آپ نے اوس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوس نے کہا یزید بن شہاب میرے دادا کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ گدھے پیدا کئے اون کل گدھوں پر کوئی شخص سوار نہیں ہوتا تھا مگر نبی میں آپ سے توقع رکھتا تھا کہ آپ مجھے پر سوار ہوں میرے دادا کی نسل سے میرے سوا کوئی نہیں رہا اور آپ کے سوا انبیاء سے کوئی نہیں رہا آپ سے پہلے میں ایک یہودی مرد کی ملک میں تھا اور اوس کے سوار ہونے کے وقت عدا میں ٹھوکر کھا کے اوس کو گریاؤ تھا وہ یہودی میرے پیٹ کو درد پہونچاتا اور میری پیٹھ پر مارتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کہ تو یعفور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کو کسی مرد کے پاس بھیجتے وہ اوس کے مکان کے دروازے پر آتا اور اپنے سر سے دروازہ کھٹ کھٹاتا جس وقت صاحب مکان اوس کے پاس نکلتے آتا یعفور اوس کو بھیہ اشارہ کرتا کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہیں آپ کے پاس آؤ جبکہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی یعفور ابی الہثم بن النہان کے کنوین کے پاس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی جرع سے کنوین میں گر پڑا۔

ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ خیبر میں تھے ایک گدھا سیاہ رنگ آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا کہ میں عمرو بن فلان ہوں ہم تین بھائی تھے ہم ہر ایک پر انبیاء علیہم السلام سوار ہونے میں اپنے اور ان بھائیوں سے اصغر ہوں اور میں آپ کے واسطے تھا یہودی ہے ایک مرد میرا مالک ہو گیا میں ایسی حالت میں تھا کہ جس وقت آپ کو میں یاد کرتا تو اوس یہودی کو لیکر گر پڑتا تھا وہ مجھ کو مار سے دکھ پہونچاتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ تو یعفور ہے۔

باب

ابن سبع نے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے یہ امر ہو کہ ہر ایک جو پایہ جس پر آپ سوار ہوئے ہیں وہ جوانی کی اسی مقدار پر رہا جس مقدار پر کہ تھا اور آپ کی برکت سے وہ بوڑھا نہیں ہوا۔

یہ باب گوہ کے قصہ کے بیان میں ہر

طبرانی نے (اوسط اور صغیر) میں اور ابن عدی نے اور حاکم نے (معجزات) میں اور بیہقی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی محفل میں تھے یکایک ایک اعرابی جو بی سلیم سے تھا آیا اوس نے ایک گوہ شکار کی تھی اوس نے کہا قسم ہے لات اور غزلی کی میں جب تک ایمان نہ لاؤں گا یہاں تک کہ یہ گوہ آپ پر ایمان لاوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے گوہ میں کون ہوں گوہ نے ایسی عربی مبین زبان حکو جمیع قوم سمجھتی تھی یہ کہا لبتیک و سعدیک یا رسول رب العالمین آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو کس کی عبادت کرتی ہے اوس

کہا الذی فی السماء وعرشہ فی الارض سلطانہ فی البحر سبیلہ فی الجنۃ رحمۃہ فی النار عذابا آپ نے اوس سے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا انت رسول رب العالمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقت وقد خاب من کذب وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اس حدیث کی اسناد میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کے حال میں غور کیا جاوے سوئی محمد بن علی بن الولید البصری اسلمی کے کہ طبرانی اور ابن عدی کا شیخ ہے بیہقی نے کہا ہر کہ اس حدیث میں حمل محمد بن علی کے ذمہ ہے۔ اور بیہقی نے کہا ہر کہ یہ حدیث دوسرے طریقوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابوسریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے اور ابن دحبہ نے یہ زعم کیا ہر کہ یہ حدیث موضوع ہے اور ایسا بھی ذہبی نے زعم کیا ہر (میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کا دوسرا طریق ہے جس میں محمد بن علی بن الولید نہیں ہے اوس کی روایت ابونعیم نے کی ہے اور بھی اسی حدیث کی مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی حدیث سے وارد ہوا ہے جس کی روایت ابن عساکر نے کی ہے۔

یہ باب شیر کے قصہ کے بیان میں ہے

ابن سعد اور ابوالعلیٰ اور تبرا اور ابن مندہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواج سے روایت کی ہے کہ ہاجرہ دریا میں ایک کشتی پر مین ہوا وہ کشتی ٹوٹ گئی اوس کے ایک تختہ پر مین ہوا ہو گیا اوس تختہ نے جھک کر اوس نستان کے پاس نکلا جس میں شہ تھایا ایک شیر سامنے آ گیا جب کہ مین نے اوس کو دیکھا مین نے کہا اے ابوالحارث مین سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں وہ آیا اور دم ملانے اور چالوسی کرنے لگا یہاں تک کہ وہ میرے پہلو کے پاس پہنچا ہو گیا پھر میرے ساتھ چلنے لگا یہاں تک کہ اوس نے جھک کر راستہ پر لگا کر کہہ دیا پھر اوس نے اپنے سینہ میں آواز پھر آئی مین نے دیکھا کہ وہ جھک کر خست گرتا ہے۔ اور نبوی اور ابن عساکر نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ ہاجرہ کہ جھک کر ایک شیر ملائے اوس سے کہا مین سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مولیٰ ہوں سفینہ نے کہا اوس نے اپنی دم زمین پر ماری اور بیٹھ گیا۔

یہ باب طائر کے قصہ میں ہے

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرم حرم حاجت کا ارادہ کرتے تو دور چلے جاتے تھے آپ ایک دن حاجت کے واسطے گئے مین آپ کے پیچھے گیا ایک دخت کے نیچے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے اپنے موزے اتار ڈالے پھر ایک موزہ پہنا تھا کہ ایک طائر آیا اوس نے دوسرا موزہ لے لیا اور اوس کو آسمان میں حرکت دی اور اوس سے ایک ایسا کالا سانپ جس کی کھلی نکل گئی تھی دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہندہ کرامۃ اکرمی اللہ بہا یہ وہ کرامت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرا کرام کیا ہے۔

ابونعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ ہاجرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں موزے

موزے مانگے دونوں میں کا ایک موزہ آپ نے پہنا پھر ایک کو آیا اوس نے دوسرے موزے کو اٹھالیا اور اوس کو پھینک دیا اوس میں سے ایک سانسپ بھلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخر پر ایمان لاتا ہو اوس کو چاہئے کہ اپنے دونوں موزے نہ پہنے یہاں تک کہ اون کو جھاڑ ڈالے۔

خزاعی نے (مکارم الاخلاق) میں ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنے کا ارادہ کیا آپ نے اپنے دونوں موزے اوتاڑ ڈالے موزے میں سے ایک کا لاسانپ بے کچی کا نکلا یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہذا کرامتہ اگر کسی اللہ بہا اللہم انی اعوذ بک من شر من مشی علی رجلي۔

یہ باب قصہ عفت کے بیان میں ہے

شیخین نے محمد بن زیاد کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے ابو ہریرہ رضی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ جنات میں سے ایک عفت نے مجھ پر رات میں اس لئے تھوک دیا کہ میری غار مجھ پر قطع کر دے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اوس پر قدرت دی میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے سہارا دے دیا کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے اوس کو باندھنا تاکہ تم لوگ صبح کو اٹھو اور اوس کو دیکھو سو مجھ کو میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی عفت دعا یاد آئی رب اغفر لی وہب لی ملکاً لا ینفخ لاجد من بعدی میں نے اوس کو دستکار کے پھیر دیا۔

ابی سلمہ کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے ابو ہریرہ رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میرے مصلے پر شیطان میرے سامنے آیا میں نے اوس کا حلق پکڑ لیا یہاں تک کہ اوس کی زبان کی سردی میں نے اپنی ہتیلی پر پائی اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور تم لوگ اوس کو دیکھتے۔

یہی نے ابن سعد رضی سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس

سے شیطان گزرا میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے اوس کا گلہ گھونٹا یہاں تک کہ اوس کی زبان نکل پڑی میں نے اوس کی زبان کی خشکی اپنے ہاتھ پر پائی شیطان نے کہا کہ آپ نے مجھ کو دکھ دیا آپ نے مجھ کو دکھ دیا اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی موتی تو اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے صبح کو وہ لٹکا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے لڑکے اوس کو دیکھتے ہوتے۔

حاکم نے عقبہ بن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ ہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبڑے ہو گئے صبح کی نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا دست مبارک اپنے سامنے بڑھایا آپ سے کسی نے ہاتھ بڑھانے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا شیطان آیا میں نے اوس کو جھڑک دیا اگر میں اوس کو پکڑ لیتا تو اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے اوس کو ضرور باندھ دیتا یہاں تک کہ اہل مدینہ کے لڑکے اوس کے گرد پھرتے ہوتے۔

بیہقی اور نزار اور ابو نعیم نے جابر بن سمرہ رضی سے روایت کی ہے کہ ہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہکو فجر کی نماز پڑھائی آپ نماز میں تھے ایسا ہاتھ آگے بڑھا ہوا ہے تھے جبوقت آپ نماز سے پہرے تو قوم کے لوگوں نے آپ سے ہاتھ بڑھانے کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ شیطان میرے پاس آیا آگ کا شراب میرے اوپر ڈالتا تھا تاکہ مجھ کو فتنہ میں ڈالے میں نے اوس کو لے لیا تھا اگر میں اوس کو پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے نہیں چھوٹ سکتا یہاں تک کہ اس مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے لٹکا دیا جاتا اور اوس کو اہل مدینہ کے لڑکے دیکھتے۔

مسلم نے ابو دردا سے روایت کی ہے کہ ہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبڑے ہوئے میں نے منہ آپ آخوذ بانہ منک فرما رہے تھے پھر آپ نے تین بار اللعنک بلغتہ اللہ فرمایا پھر آپ نے اپنا ہاتھ دراز کر لیا گویا آپ کوئی شے لیتے ہیں جبکہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لایا تھا کہ اوس کو میرے منہ پر ڈالے میں نے اوس کے پکڑنے کا ارادہ کیا اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ مانگی موتی تو وہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور اہل مدینہ کے لڑکے اوس کے ساتھ کھیلے ہوتے۔

ابو نعیم نے ابن الملقب کے طریق سے ابو ہریرہ رضی سے یہ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اس درمیان کہ میں سو رہا تھا میرے سامنے شیطان آیا میں نے اوس کا حلق پکڑ لیا اور اوس کا
 گلہ میں نے گھونٹا یہاں تک کہ اوس کی زبان کی خشکی میں اپنے انگوٹھے پر پاتا ہوں اللہ تعالیٰ سلیمان علیہ
 پر رحم کرے اگر انھوں نے دھانہ مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بند ہا ہوا ہوتا مگر اوس کو دیکھتے۔

طبرانی نے (اوسط) میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا
 کہ میں بیت اللہ میں داخل ہوا ایک میں نے شیطان کو دروازہ کے پیچھے موجود پایا میں نے اوس کا گلہ
 گھونٹا یہاں تک کہ اوس کی زبان کی خشکی میں نے اپنے ہاتھ پر پائی اگر عبد صالح کی دعا ہوتی یعنی حضرت
 سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی ہوتی تو وہ صبح کو بند ہا ہوا ہوتا اوس کو آدمی دیکھتے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات میں جو مردوں کے زندہ اور ان کو ساتھ لائے کر زمین میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کو زندہ کیا تھا باب حجۃ الوداع میں اس کا
 بیان آگے آچکا ہے اور باب غزوہ خیبر میں زہرا کو دیکری کا کلام کرنا آچکا ہے اور باب غزوہ بدر میں
 اصحاب قلیب کا زندہ کرنا۔ اور زہرا کو دیکری کے بچہ کا کلام کرنا بیان کیا گیا ہے اور ابن عبد
 اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار
 میں سے ایک جوان تھا اوس کی ہم بے عیادت کی اور اوس کے پاس اوس کی بوڑھی ماں
 ناسینا تھی ہم وہیں تھے کہ وہ مر گیا ہم نے اوس کی آنکھیں چھپا دیں اور اوس کے ہنہ پر کپڑا
 ڈال دیا اور ہم نے اوس کی ماں سے کہا کہ تو خدا سے تعالیٰ سے اس کے ثواب کی امید کر اور اس
 پوچھا کیا تحقیق مر گیا ہم نے کہا بیشک اوس نے آسمان کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے اور

اوس نے یہ دعا کی اللہم ان کنت تعلم انی ہاجرۃ الیک والی نبیک رجاؤ ان یغفر لی عند
 کل شدۃ فلا تمحل علی ذہب المصیبتۃ الیوم انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ واللہ ہم وہاں سے نہیں ٹلے تھے کہ اوس
 مردہ نے اپنے چہرہ پر سے کپڑا الگ کر دیا اور اوس نے کھانا کھایا اور ہم نے اوس کو ساتھ کھانا کھا

بیہقی نے دوسرے طریق سے انس رضی سے روایت کی ہے کہا ہم کہ میں نے اس امت میں تین چیزوں
 کو پایا ہے اگر وہ تین چیزیں بنی اسرائیل میں ہوتیں تو ان کو امتیں آپس میں تقسیم نہ کر سکتیں پہلی
 پونچھا وہ تین چیزیں کیا ہیں انس رضی نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صفیہ رضی
 کہ ایک مہاجرہ عورت آپ کے پاس آئی اور اوس کے ساتھ اوس کا ایک بیٹا تھا جو
 سن بلوغ کو پہنچ گیا تھا وہ نہیں ٹھہرا کہ اوس کو مدینہ کی وبا ہو گئی وہ کچھ دنوں مریض رہا پھر وہ
 مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کی آنکھیں چھپا دیں اور اوس کی تجھیز و تکفین کے واسطے
 آپ نے امر کیا جبکہ ہم نے اوس کے غسل دینے کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا اے انس تم اس کی
 مان کے پاس جاؤ اور اوس کو خبر کرو و انس نے کہا میں نے اوس کو آگاہ کر دیا کہ تیرا بیٹا مر گیا وہ بھی
 خبر سن کر آئی اور اوس کے دونوں قدموں کے پاس بیٹھ گئی اور ان دونوں قدموں کو پکڑ لیا پھر اوس نے
 یہ دعا کی اللہم انی اسلمت لک طوعاً و خلعاً الا واثان زہدا و ہاجرت الیک رغبۃ اللہم لا تموت
 بی عبدۃ الا واثان ولا تحملنی من ہذہ المصیبتہ ما لا طاقت لی بحملہا انس رضی نے کہا واللہ اوس عورت
 نے اپنا کلام پورا ادا نہیں کیا تھا کہ اوس کے بیٹے نے اپنے دونوں قدم ہائے اور اپنے چہرہ پر سے
 کپڑا پھینک دیا اور وہ یہاں تک زندہ رہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قبض کیا اور اوس کی مان
 بھی مر گئی انس رضی نے کہا حضرت عمر رضی نے ایک لشکر تیار کیا اور اوس پر علاء بن الحضرمی کو افسر بنایا
 اور میں اوس لشکر کے غازیوں میں تھا ہم لوگ اپنی جہاد کی جگہوں میں آئے ہم نے قوم کو ایسے حال
 میں پایا کہ ان کو ہمارا علم ہو گیا تھا اس لئے انہوں نے پانی کی نشانیاں مشادی تعین انہیں نے
 کہا اوس وقت شدید گرمی تھی پیاس نے ہم کو اور ہمارے چوپایوں کو مشقت اور محنت میں ڈال
 دیا تھا جبکہ آفتاب مائل ہوا تو علاء رضی نے ہم کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر انہوں نے
 اپنا ہاتھ پھیلا یا اور ہم لوگ آسمان میں کچھ نہیں دیکھتے تھے واللہ انہوں نے ایسا ہاتھ نیچے نہیں
 کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا کو بھیجا اور ابر کو پیدا کر دیا یہاں تک برساکہ نالاب اور گھاٹین پانی
 سے بھر گئیں ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پیا اور بھریا پھر ہم لوگ اپنے دشمن کی طرف آئے وہ

لوگ خلیج بحر سے پار اتر کے ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے علاؤ الدین بن الخضر می خلیج پر کھڑے ہوئے اور انھوں نے یا علی یا عظیم یا کریم کہا پھر ہم لوگوں سے کہا بسم اللہ پار اتر جاؤ ہم پانی سے اس طور سے پار اترے کہ پانی ہمارے چو پائیوں کے سمون کو تر نہیں کرتا تھا علاؤ الدین نبیرے مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ انھوں نے وفات پائی ہم نے اون کو دفن کر دیا اس کے بعد کہ ہم اون کے دفن سے فارغ ہوئے تھے ایک مرد آیا اور اوس نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ہم نے کہا یہ خیر البشر ہے پھر ابن الخضر نے اوس سے کہا کہ یہ زمین مردوں کو باہر پھینک دیتی ہے اگر تم انکو ایک سیل یا دو سیل پر نقل کر دو گے تو زمین قبول کر لے گی ہم نے یہ سن کر آپس میں کہا کہ ہمارے صاحب کی کیا جزا ہوگی اگر ہم اوس کو درندوں کے سامنے کر دینگے وہ کھا جائیگے (یعنی جب زمین اونکو باہر پھینک دیگی تو درند اونکو کھا جائیں گے) ہم نے اون کی لاش نکالنے کے واسطے اتفاق کیا جب کہ ہم لحد کے پاس پہنچ چکے تھے ہم نے دیکھا کہ ہمارا صاحب لحد میں نہیں ہے اور یکایک ہم نے دیکھا کہ جہاننگ نگاہ پہنچتی ہے لحد نور سے روشن اور چمک رہی ہے ہم نے یہ حالت دیکھ کر قبر پر پھر مٹی ڈال دی پھر ہم نے وہاں سے کوچ کر دیا۔

ابو نعیم نے روایت کی کہ ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے اور اون سے عبدالرحمن بن محمد بن حامد اور اون سے ابو زہرہ محمد بن ابی ہاشم مولیٰ بنی ہاشم نے اور اون سے ابو کعب البدیع بن سہل الانصاری نے اپنے باپ سہل بن عبدالرحمن سے اور سہل نے اپنے باپ عبدالرحمن بن کعب سے اور انھوں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ جابر بن عبداللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ کے چہرہ مبارک کو تغیر دیکھا وہ پلٹ کے اپنی عورت کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کو تغیر دیکھا ہے اور میں آپ کے چہرہ کے تغیر کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر صبح کے سے کیا تمہارے پاس کوئی شے ہو اون کی بی بی نے کہا واللہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے مگر سیہ بکری اور بچا ہوا توشہ اون کی بی بی نے بکری کو ذبح کیا اور جو غلہ اون کے پاس تھا اوس کو پیسا اور روٹی پکائی اور گوشت پکایا پھر ہم نے اپنے کٹھن میں اوس کا ترمید بنا یا پھر میں اوس کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اے جابر اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر دین آدھیوں کو آپ کے پاس لایا آپ نے فرمایا کہ انکو میرے پاس انتظام سے چھوڑو وہ لوگ کھانا کھاتے تھے جسوقت ایک قوم سیر ہو جاتی وہ نکل کے چلی جاتی اور دوسرے آدمی داخل ہوتے یہاں تک کہ سب نے کھانا کھا لیا اور کٹھلے میں خننا کھانا تھا اوس کی مثل بیچ رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن سے فرماتے تھے کہ کھانا کھاؤ اور ہڈی کو نہ توڑو پھر آپ نے ہڈیوں کو کٹھلے کے درمیان جمع کیا اور اپنا دست مبارک اوس پر رکھا پھر آپ نے ایسے کلام سے کلام کیا جسکو میں نے نہیں سنا کیا ایک بکری کہڑی ہو گئی جو اپنے دونوں کان جھا رہی تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی بکری لے لو میں اپنی عورت کے پاس آیا اوس نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کونسی بکری ہے میں نے کہا واللہ مہا ہی چھ وہی بکری ہے جس کو بیچ کیا تھا آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اوس کو ہمارے واسطے زندہ کیا میری بی بی نے کہا میں یہ شہادت دیتی ہوں کہ آپ رسول اللہ ہیں۔

ابو الشیخ اور ابن حبان نے عبید بن مرزوق کی مرسل حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں تھی وہ مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ عورت مرگئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس کا علم نہیں ہوا آپ اوس کی قبر کی طرف گزرے اور آپ نے پوچھا یہ کونسی قبر ہے آپ نے کہا ام محجن کی قبر ہے آپ نے پوچھا اوس عورت کی قبر ہے جو مسجد میں جھاڑو دیتی تھی آدھیوں نے کہا ہاں آپ نے آدھیوں کی صف بنائی اور اوس پر پنا ز پڑی پھر آپ نے فرمایا کونسا عمل تو نے افضل پایا آدھیوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ عورت سستی ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس سے زیادہ نہیں سستے ہو پھر آپ نے ذکر کیا کہ اوس عورت نے جواب دیا (شیخ حلال الدین رحمہ فرماتے ہیں) کہ باغیغہ احمہ میں آگے آچکا ہے کہ شہداء اور حمزہ نے سلام کا جواب دیا تھا اور اوس کو آدھیوں نے سنا اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام وغیرہ کی قبر سے قرآن شریف کی قرأت آدھیوں نے سنی ہے۔

ابن ابی الدینا نے (کتاب القبور) میں ایسی سند سے جس میں ابہام ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بقیع کی طرف گئے اور کہا السلام علیکم یا اہل القبور جو

جو امور ہمارے پاس ہو رہے ہیں اون کی یہ خبریں ہیں کہ تمہاری عورتوں نے دوسروں سے نکاح کر لئے ہیں اور تمہارے شہروں میں دوسروں نے سکونت اختیار کی ہو اور تمہارے اموال تقسیم کئے گئے ہیں حضرت عمرؓ کو ہاتھ نے جواب دیا اے عمر ابن الخطاب جو امور ہمارے پاس ہیں اون کی یہ خبریں ہیں کہ جن چیزوں کو ہم نے پہلے بھیج دیا تھا اون کو ہم نے پایا اور جن چیزوں کو ہم نے خرچ کیا اوس سے ہم نے نفع پایا اور جن چیزوں کو ہم نے اپنے بعد چھوڑ دیا ہم اوس سے ٹوٹے میں رہتے۔

حاکم نے (مارج نیشاپور) میں اور بیہقی اور ابن عساکر نے ایسی سند سے جس میں مجہول راوی ہر سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم مدینہ منورہ کے مقبروں میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ داخل ہوئے حضرت علیؓ ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے پکارا یا اہل القبور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کیا تم اپنے اخبار سے ہم کو خبر دو گے یا ہم کو خبر دین سعید نے کہا ہم نے ایک آواز علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا امیر المؤمنین کی سنی اور یہ سننا کہ ہمارے بعد جو امور ہوئے ہیں اون کی خبر آپؓ کو دیکھئے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ تمہاری بی بیوں نے نکاح کر لئے اور تمہارے اموال تقسیم کئے گئے اور تمہاری اولاد یتیموں کے گروہ میں جمع کی گئی ہو اور وہ مکانات جن کو تم نے بنایا تھا اون میں تمہارے دشمن سکونت پذیر ہوئے ہیں جو امور کہ ہمارے پاس ہیں یہ اون کی خبریں ہیں اور تمہارے پاس جو امور ہیں اون کی کیا خبریں ہیں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کو ایک میت نے جواب دیا کہ غن پارہ پارہ ہو گئے اور بال بکھر گئے اور پوست تکرے تکرے ہو گئے اور آنکھیں بہ کر رخساروں آگئیں اور تنہوں نے سپ اور میل کو بہایا ہے اور جو شوہر ہم نے آگے بھیج دی تھی اوس کو ہم نے پایا ہے اور جو شوہر ہم نے پیچھے چھوڑ دی تھی اوس سے ہکو ٹوٹا رہا اور ہم اعمال میں بہن ہیں۔

حاکم نے یحییٰ بن ایوب الخزازی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اوس شخص سے سنا ہے جو وہ یہ ذکر کیا کرتا تھا کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک جوان کی قبر پر گئے اور اوس کو

پکار کر کہا یا فلان و لمن خاف مقام ربہ خشتان حضرت عمرؓ کو جو ان نے قبر کے اندر سے جواب دیا اے عمران دونوں جنتوں کو میرے رب نے جنت میں دوبارہ جھکودیا شیخ جلال الدین رحم فرماتے ہیں کہ یہ قصہ دراز سے میں اس قصہ کو (کتاب البرزخ) میں لایا ہوں اور اس کتاب میں اس منط سے کثیر اخبارین لایا ہوں کہ صحابہ اور تابعین اور اذن کے بعد جو لوگ گزرے ہیں مردوں سے کلام سننے کا اور ان کو اتفاق ہوا ہے اور بہت ہی رحم نے کہا ہر کہ ایک جماعت سے صحیح اسناد سے کلام کرنے کے باب میں مرنے کے بعد روایت کیا گیا ہر پھر بہت ہی تحفہ اللہ بن عبید اللہ الانصاری سے یوں روایت کی ہر کہ مسئلہ کے مقتولین میں سے ایک مرد نے کلام کیا اور محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عثمان الامین الرحیم کہا راوی کہتا ہوں میں نہیں جانتا کہ اس مرد نے حضرت عمرؓ کے واسطے کیا کہا۔

ابو نعیم نے صخرہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ ایک مرد کی بکریں تھیں اور اس کا ایک بیٹا تھا جو وقت وہ دودھ پھرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لایا کرتا تھا پھر ایسا ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گم کر دیا یعنی آپ کے پاس وہ نہیں آیا اس کا باپ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو خبر کی کہ میرا بیٹا مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تو سچہ ارادہ کرتا ہر کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ تیرے لئے اس کو زندہ کر دے یا تو صبر کرے اور روز قیامت تک اللہ تعالیٰ اس کو تیرے لئے آخر میں رکھے پھر قیامت کے دن تیرا بیٹا تیرے پاس آوے اور تیرا ماتھے پکڑے اور تجھ کو جنت کے دروازے تک لیجاوے اور تو جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چکا داخل ہووے اس مرد نے کہا یا نبی اللہ کون شخص ہر جو میرے واسطے ایسا کرے گا آپ نے فرمایا تیرا بیٹا تیرے واسطے اور ہر ایک مومن کا بیٹا اس کے واسطے ہر۔

بہت ہی نے روایت کی ہر اور اس حدیث کو اسمعیل بن ابی خالد کے طریق سے صحیح حدیث کہا ہے ابی سبرۃ الخفی سے روایت ہر کہا ہے کہ میں سے ایک مرد آیا جس کے وہ بعض راستہ میں تھا اور کہا ہر کہ یہ کھڑا ہوا اور اس نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی پھر اس نے یہ دعا کی۔

اللہم انی جئت مجاہد فی سبیلک وابتغاء مرضاک وانا اشہد انک تجبی الموتی و تبعث من فی القبور
 لا تجعل لاحد علی الیوم منہ اطلب الیک ان تبعث لی حارمی اس دعل کے ساتھ ہی گدہا ہے
 حال میں کھڑا ہو گیا کہ اپنے دونوں کان جھاڑ رہا تھا بیہقی نے کہا ہے کہ یہ اسناد صحیح ہے اور
 کہا ہے کہ جہان کہیں ایسا امر ہوگا صاحب شریعت کی کرامت سے ہوگا پھر بیہقی اور ابن ابی اللیث
 نے دوسری وجہ سے اسمعیل بن ابی خالد سے اس کی مثل شعبی سے روایت کی ہے شعبی نے روایت
 میں یہ زیادہ کیا ہے کہ میں نے اس گدے کو دیکھا ہے کہ کن سے میں بیع کیا جاتا تھا بیہقی نے کہا ہے کہ
 کہ اسمعیل نے اس حدیث کو اون دونوں راویوں سے سنا ہوگا پھر بیہقی اور ابن ابی الدینانہ
 اس حدیث کی روایت مسلم بن عبد اللہ ابن شریک التخفی سے بھی کی ہے کہا ہے کہ باتہ بن یزید بنی
 نخع سے ایک مرد تھا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جہاد کے واسطے نکلا پھر اوپر کی حدیث کی مثل ذکر کیا
 اور یہ زیادہ کیا ہے کہ اس مرد کے گروہ میں سے ایک مرد نے اشعار کہے ہیں اون اشعار میں سے
 ایک بیت یہ ہے ۵

ومنا الذی احبى الاله حماره وقد مات منه کل عضو ومفصل

ہم لوگوں میں سے وہ شخص ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے گدے کو زندہ کر دیا ایسے حال میں کہ گدے کا ہر ایک عضو اور
 ہر ایک مفصل مر گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیتوں کے
 بیان میں ہے جو گونگے اور اندھے کے صحیح کرنے میں پہنچا
 اون آیات کے سوا میں حج آگے گزر چکی ہیں

بیہقی نے شمر ابن عطیہ کے طریق سے اونھوں نے بعض شیوخ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس ایک عورت ایک لڑکے کو لیکر آئی جو جوان ہو گیا تھا اس نے آپ سے عرض کیا

کہ جس دن سے میرا یہ بیانیہ ہوا ہر اوس نے بات نہیں کی کہ آپ نے اوس سے پوچھا میں کون ہوں اوس نے کہا آپ رسول اللہ ہیں۔

ابن ابی شیبہ اور ابن السکون اور بغوی اور بیہقی اور طبرانی اور ابوسعید نے حبیب بن فدیہ سے روایت کی ہے اور فدیہ کو فدیہ بھی کہتے ہیں حبیب کو اون کا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اون کی دونوں آنکھیں ایسی سفید تھیں جن سے کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے آپ نے اون سے دریافت فرمایا کہ کیا صدر پہ پونچا ہے اونھوں نے کہا میرا پاؤں سانپ کے انڈوں پر گر گیا تھا میری بصر جاتی رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی دونوں آنکھوں میں پونچا اور بری کر دیا راوی نے کہا میں نے اون کو دیکھا ایسے حال میں وہ ڈور اسو کی مین پر وتے تھے کہ اون کی عمر اوس وقت اسی سال کی تھی اور اون کی دونوں آنکھیں سفید تھیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات کے بیان میں ہے جو بیماروں اور دوسرے اہل رستہ اور سیون کو آپ نے اچھا کیا اس سے آگے جو آیات گزر چکے ہیں یہ اون کے سنوں

بیہقی نے محمد بن ابراہیم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد لایا گیا جس کے پاؤں میں ایسا قرحہ تھا کہ اوس نے اطبا کو عاجز کر دیا تھا آپ نے اپنی انگشت مبارک اپنے لعاب دہن پر رکھی پھر طرف خنصرہ کو اٹھایا اور اپنی انگشت مبارک مٹی پر رکھی پھر اوس کو اٹھایا اور اوس کو قرحہ پر رکھ دیا پھر آپ نے یہ فرمایا بسمک اللهم رقی بعضنا بعضا ارضنا لیشی مستقیمنا بادن ربنا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

بیہقی نے سماک بن حرب کے طریق سے محمد بن حاطب سے روایت کی ہے کہ میرے ہاتھ پر ہانڈی گر پڑی میرا وہ ہاتھ جل گیا میری ماں مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ اوس پر تھوکتے جاتے اور دیکھ فرماتے جاتے تھے اذہب الباس رب الناس میں اچھا ہو گیا

بخاری نے تاریخ میں کہا ہر ہم سے سعید بن سلیمان نے اور اون سے عبد الرحمن بن عثمان بن ابرہہ
 بن محمد بن حاطب نے اپنے باپ سے اور اونھوں نے اون کے دادا سے اور اونھوں نے محمد بن حاطب
 سے اور اونھوں نے اپنی ماں ام حمیل سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں تجھ کو سرزمین حبشہ سے
 لیکر آئی یہاں تک کہ میں مدینہ سے ایک رات کے فاصلہ پر تھی میں نے چکانے کی چیز چکانی لکڑی
 سب چل گئیں کچھ باقی نہیں میں لکڑی میں ڈھونڈنے کو نکلی تو نے ہانڈی کولے لیا اور اپنی تھالی پر
 ہانڈی کو اونڈیل دیا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی آپ تیرے ہاتھ پر تھوک تے

جاتے اور یہ فرماتے جاتے تھے اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شفاء
 الا شفاءک شفاء لا یغادر سقاماً آپ کے پاس سے میں تجھ کو لیکر نہین کھڑی ہوئی یہاں تک کہ
 تیرا ہاتھ اچھا ہو گیا اس حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے کی ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن السکن اور ابن مندہ اور بیہقی نے شرح جلیل الجعفی سے روایت کی
 ہے کہا ہر کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میرے ہاتھ میں گرہ
 تھی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس گرہ نے تجھ کو ایذا دی ہے اگر وہ تلوار کا قبضہ اور گھوڑے
 کی باگ پکڑتا ہوں تو مجھ پر گرہ میرے اور میری تلوار کے قبضہ اور باگ کے درمیان حائل ہو جائے
 آپ نے میرے ہاتھ پر پھونکا اور آپ نے اپنا دست مبارک میری گرہ پر رکھا آپ اپنی ہتھیلی سے
 اوس کو ملنے رہے یہاں تک کہ اپنا دست مبارک اوس گرہ پر سے اٹھالیا میں سچا اوس کا نشان نہیں
 بیہقی نے واقعی سے روایت کی ہے کہ ابوسبرہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرے ہاتھ میں ایسی
 گرہ ہے جس نے مجھ کو شتر کی مہار پکڑنے سے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر
 منگایا اور آپ اوس گرہ پر مارتے جاتے اور اپنا دست مبارک اوس پر پھرتے جاتے تھے
 گرہ چلی گئی۔

ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابیض بن حمال سے روایت کی ہے اون کے چہرہ پر داؤ تھا
 اوس دادا سے اون کا چہرہ سفید ہو گیا تھا اور ایک لفظ میں بھیہ آیا ہے کہ اوس دادا نے اون کی

تاک کمالی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا
اوس دن سے رات نہیں ہونے پائی تھی کہ اوس داو کا اثر تک نہ رہا۔

یہتی نے حبیب بن یساق سے روایت کی جو کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کی ایک جگہ میں حاضر ہوا میرے کانہ سے پرتلواری کی ایسی ضرب لگی کہ میرا ہاتھ لٹکنے لگا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس زخم میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور اوس کو جوڑ دیا وہ زخم ٹپ گیا اور میں اچھا ہو گیا اور جن مردے میرے تلواری میں تھے میں نے اوسکو قتل کر ڈالا۔ یہتی نے اسما بنت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اون کے سر اور چہرہ میں درم آگیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے سر اور چہرہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا بسم اللہ اذہب عنہا سورہ فحشہ بجموعۃ نیک الطیب المبارک المکین عندک ایسا تین بار فرمایا ورم چلا گیا۔

ابن سعد نے عبید بن عیمر سے یہ روایت کی ہے کہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گردن میں ورم تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس پر دست مبارک پھیرتے جاتے اور یہ دعا فرماتے تھے اللہم عافنا من فحشہ واذاہ۔

احمد اور داری اور طبرانی اور ہیثمی اور ابوالفہیم نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ میرے اس لڑکے کو جنون ہے اور وہ جنون اوس کو ہمارے صبح اور شام کے کھانے کے وقت کھاتا ہے ہمارا کھانا وہ ہم پر فاسد کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے سینے پر پھیرا اور اوس کے واسطے دعا کی اوس نے قے کرنے کے طور پر قے کی اوس کے پیٹ میں سہ درندے کے کالے بچے کی مثل نکلا اور اوس نے شفایابی۔

یہ بھی نے محمد بن سیرین سے یہ روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائی اور اس نے عرض کی کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اس پر ایسی ایسی بیماری

آئی ہے وہ جیسا کہ آپ اوس کو دیکھ رہے ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ اوس کو کھانا
 آپ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ اسکو شفا دے اور یہ جوان جو جاو
 اور صالح مرد ہو اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جنگ کرے اور قتل کیا جاوے اور جنت
 میں داخل ہو آپ نے اوس کے واسطے دعا کی اللہ تعالیٰ نے اسکو شفا دی اور وہ جوان ہو گیا اور
 وہ صالح مرد تھا اور اوس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کیا اور مارا گیا۔ یہی نے کہا ہے کہ یہ
 حدیث مرسل ہے اور جید ہے۔

یہی نے زید بن نوح بن ذکوان سے یہ روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کی یا
 رسول اللہ میرے دانت میں درد ہو اوس نے مجھکو ایذا دی ہے مجھے پتہ وہ ایذا دشوار ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے اوس رخسار پر رکھا
 جس میں درد تھا اور آپ نے ساتھ باریک دعا کی اللہم اذہب عنہ سوء یا یجد و خشرہ بوعوۃ
 فیک المبارک المکین عندک اللہ تعالیٰ نے اون کو شفا دی قبل اس کے کہ وہ وہاں سے کھانے
 پہنچے اور ابو نعیم نے (صحابہ) میں رافع بن رافع سے روایت کی ہو کہ ہمارے کھانے میں نے چڑی
 لی اوس کو کھل گیا اوس سے میں ایک سال بیمار رہا پھر میں نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے پیٹ پر پھیرا میں نے اوس چڑی
 کو قے سے ایسے حال میں ڈالا کہ وہ ہری تھی قسم اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ
 ستوت کیا ہر اس گھڑی تک مجھکو پیٹ کی شکایت نہیں ہوئی۔

طبرانی نے جبرید سے یہ روایت کی ہو کہ اونھوں نے اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ اونھوں نے عرض
 کی کہ دہنے ہاتھ کو صدمہ پہنچا ہر آپ نے اوس ہاتھ پر پھونک دیا جب تک وہ مرے
 اونھوں نے ہاتھ کی شکایت نہیں کی

طبرانی نے عبد اللہ بن انیس سے روایت کی ہو کہ ہے کہ ستیر بن رزام یہودی نے میرے

چہرہ پر تلوار ماری میرے سر کی ہڈی یا اوس کے اوپر کا پردہ کٹ گیا یا دماغ پر زخم لگا میں اوس زخم کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے اوس کو کھولا اور اوس پر بیویکیا مجھ کو اوس زخم سے کسی شے نے ایذا نہیں دی۔

ابو نعیم نے وازع سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے مجنون لڑکے کو لیکر گئے آپ نے اوس کے چہرہ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اوس کے لئے دعا کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے بعد سفارت میں کوئی آدمی اوس سے زیادہ عاقل نہ تھا۔

واقفی اور ابو نعیم نے عودہ بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ طاعب الاسنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کسی کو بھیجا اور ان کے پیٹ میں دنبل ہو گیا تھا اوس کے درد سے شفا چاہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے ایک ڈھیل لیا اور اوس پر تھوکا پھر وہ ڈھیل اوس بھیجے ہوئے مرد کو دیدیا اور اوس سے فرمایا کہ اس ڈھیلے کو پانی میں گھول دو پھر وہ طاعب الاسنہ کو ملا اور ارشاد کے موافق عمل کیا اور ان کو شفا ہو گئی اور لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے طاعب الاسنہ کے پاس شہد کا ایک عکبہ بھیجا وہ اوس شہد کو چاٹا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اچھے اور تندرست ہو گئے ابن سعد نے روایت کی ہے کہ ہکمو واقفی نے خبر دی ہے ان سے ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ سے حدیث کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معتد اصحاب سے سنا ہے جن میں ابو اسید اور ابو حمید اور ابی سہل بن سعد ہیں یہ روایت کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر بطناء پر تشریف لائے اور اپنے ڈول میں وضو کیا اور اوس کے پانی کو گنویں میں پھیر دیا اور دوسرے بار ڈول میں آپ نے مکلی کی اور لعاب دہن مبارک اس میں ڈالا اور اوس کو نوے کا پانی پیا جس وقت آپ کے عہد میں کوئی مریض بیمار ہوتا آپ فرماتے تھے کہ اوس کو بطناء کے پانی سے غسل دو وہ غسل کرنا اس طور سے اچھا ہو جاتا گویا رستی ہو بندھا تھوڑا شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری عیادت بنی سلیمہ میں کی مجھ کو ایسی حالت میں پایا کہ میں کچھ نہیں پہچانتا تھا آپ نے پانی مانگا اور

وضو کیا اور کپانی میں سے مجھ پر چھڑکا میں نے افاقہ پایا میں نے کہا میں اپنے مال میں کنیز مکرمل کروں
پس یہ آیت یوحیکم اللہ نازل ہوئی۔

ابن التکون نے اور ابو نعیم نے (صحابہ) میں معاویہ بن الحکم سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے میرے بھائی علی بن الحکم نے اپنے گھوڑے کو خندق
کدایا گھوڑا خندق کو دے سے قاصر رہا خندق کی دیوار نے اون کی پٹلی کچل ڈالی ہم اون کو
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گھوڑے پر لائے آپ نے اون کی پٹلی پر دست مبارک
پھیرا وہ گھوڑے پر سے نہیں اترے یہاں تک کہ وہ اچھے ہو گئے معاویہ بن الحکم نے اپنے قہقہے پر

وانزاهما علی وہی تہوے	ہو اللہ الو مترعتہ بدل
-----------------------	------------------------

علی نے گھوڑے کو ایسے حال میں کدایا کہ وہ اسطور پر گر تا تھا جیسے بھرا ہوا ڈول لٹکانے کے سبب سے گبہ

صفوف الخدقین فاہرقتہ	موتیہ منظم السحالیین غل
----------------------	-------------------------

اوس گھوڑے کو خندق کی دو صفوں میں کدایا اوس کا خون وادی کے اوس گڑھے نے بٹوایا جرات دن تاریک
رہتا ہے اور اوس میں علامت بوجہ تاریکی کے نہیں ہے ۱۲

فغصب رجلہ فما علیہا	سمو الصقر صا دف یوم طس
---------------------	------------------------

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے پاؤں پر پی باندھ دی وہ اوس گھوڑے پر اسطور سے چڑھ گئے جیسے مقرر سایہ کا لون
پاکر بندی پر چڑھتا ہے یعنی اسی وقت آرام سے گھوڑے پر سوار ہو گئے ۱۳

فقال محمد صلی علیہ	لیک الناس ہذا خیر فعل
--------------------	-----------------------

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نیک فعل ہے اللہ تعالیٰ محمد پر درود بھیجے رحمت نازل کرے ۱۴

لعلک فاستمر بہا سویا	وکانت بعد ذاک اصبح رجل
----------------------	------------------------

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو شفا دے سو ہیئتہ وہ صبح رہا اور اوس کے بعد وہ پاؤں زیادہ صبح تھا ۱۵۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون آیات میں

ہے جو آدمیوں کی بھوک اور پیاس اور تعب اور غیرت اور
صرارت اور برودت اور آنسوؤں کے روکنے میں واقع ہوگی

بیہقی اور ابو نعیم نے عمران بن حصین رضی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا یکایک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آمین اور آپ کے سامنے کھڑی ہو گئیں آپ نے اون کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ اون کا چہرہ بھوک کی شدت سے زرد تھا آپ نے اپنا دست مبارک اونٹھایا اور اوس کو اون کے سینہ پر اوس مقام میں رکھا جس جگہ ہار پہنتے ہیں اور اپنی اونٹلیوں کو کھول دیا پھر آپ نے فرمایا

اللهم شبع البجاعة ورافع الوضیعة ارفع فاطمة بنت محمد عمران نے کہا میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ اون کے چہرہ زردی چلی گئی تھی پھر اس کے بعد میں اون سے ملا اونھوں نے مجھ سے کہا اے عمران اب تک میں بھوک کی نہیں بولی۔

بیہقی نے کہا ہر ظاہر یہی امر ہے کہ عمران نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قبل حجاب کے دیکھا

قاسم بن ثابت نے (دلائل) میں موسیٰ بن عقبہ کے طریق سے سوربن مخزومہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کو گئے جس وقت ہم لوگ مقام عرج میں تھے یکایک راستہ پر ہم نے سنا کہ ایک ہاتف کہہ رہا ہے ہر جا وہم لوگ ٹہر گئے اوس نے

پوچھا کیا تم لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس سے فرمایا جوابات تو کہتا ہے کیا تو اوس کو سمجھ کر کہتا ہے اوس نے کہا بیشک میں سمجھ کر کہتا ہوں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اوس نے سنکر انا للہ کہا اوس نے پوچھا آپ کے بعد کون شخص والی ہو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

پوچھا کیا وہ تم لوگوں میں ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اونھوں نے وفات پائی اوس نے سنکر انا للہ کہا پھر اوس نے پوچھا اون کے بعد کون شخص والی ہو کہا اے اوس نے پوچھا کیا وہ

وہ تم لوگوں میں ہیں حضرت عمرؓ نے کہا عمر وہ ہر جو تجھ سے خطاب کر رہا ہو اس نے سکر
 الغوث الغوث کہا حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا تو کون شخص ہو اس نے کہا میں جنس بن عقل
 بنی نضلہ میں سے ایک شخص ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بنی حمال کے پہرہیلی زمین کے
 پشت پر پڑے تھے اور مجھ کو اسلام کی طرف بلا یا تھا میں مسلمان ہو گیا آپ نے مجھے ہرے ستون میں
 مجھ کو ملائے ہمیشہ جبکہ میں پیاسا ہوتا ہوں تو اس کی سیرابی کو پاتا ہوں اور جبوقت بھوکا ہوتا ہوں
 تو اس کی سیری کو پاتا ہوں پھر میں نے اس الامیض کا قصد کیا دس برس ہوئے کہ میں اور میرے
 اہل ہمیشہ وہیں رہتے ہیں ہر روز پانچ وقت کی نماز میں پڑھتا ہوں اور رمضان کے مہینہ کے
 روزے رکھتا ہوں اور دسویں ذی الحجہ کو قربانی ذبح کرتا ہوں ایسا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مجھ کو تعلیم کیا ہر حال یہ کہ مجھ کو قحط سالی کا صدمہ پہنچا ہر حضرت عمرؓ نے کہا تیرے پاس غوث
 اگیا ہو (یعنی تیری فریاد سنی میں کروں گا) تو مجھ کو پانی پہنچا دے راوی نے کہا جبکہ ہم حج سے پٹنے
 ہم نے پانی کے مالک سے اس شخص کو پوچھا اس نے بتلایا کہ وہ اس کی قبر ہے حضرت عمرؓ اس
 کی قبر کے پاس آئے اور رحم اللہ کہا اور اس کی مغفرت کی دعا کی۔

ابو بعلی اور بہیقی اور ابن عساکر نے بہت سے طریقوں سے ابی غالب سے اونھوں نے ابی امامہؓ
 سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو میری قوم کی طرف بھیجا میں اون
 لوگوں کے پاس پہنچا میں بھوکا تھا اور وہ لوگ خون کھا رہے تھے اونھوں نے مجھ سے کہا آؤ اور
 کھاؤ میں نے کہا میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم کو اس کے کھانے سے منع کروں اونھوں
 نے مجھ سے ٹھما کیا اور مجھ کو جھوٹا ٹھیرایا اور مجھ کو پیہ دیا میں اون کے پاس سے ایسے حال میں چلا گیا
 کہ میں بھوکا اور پیاسا تھا مجھ پر شدید شقت نازل ہوئی تھی میں سو گیا میرے پاس خواب میں آیا
 آنے والا آیا اس نے مجھ کو ایک برتن دیا جس میں دودھ تھا میں نے اس کو لے لیا اور پی لیا
 میرا پیٹ بھر گیا اور میں میرا بھو گیا میرا پیٹ عظیم ہو گیا اون لوگوں میں سے بعض نے بعض سے کہا
 کہ تمہارے پاس تمہاری قوم کے سرداروں میں سے ایک مرد آیا تم نے اس کو پھیر دیا تم اس کے

جاؤ جو کھانے اور پینے سے اوس کی خواہش ہو تم اوس کو کھلاؤ اور پلاؤ وہ لوگ میرے پاس اپنے کھانے اور پینے کی چیزیں لائے میں نے اون سے کہا مجھکو اس کی حاجت نہیں ہو انھوں نے کہا ہم نے نگو جھوک کی حالت میں دیکھا تھا میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو کھانا کھلایا اور پلایا اؤ میں نے اپنا پیٹ اون کو دکھلایا وہ لوگ پیہ واقعہ دیکھ کر سب مسلمان ہو گئے اور اس حدیث کے بعض طرق میں ابن عساکر کے نزدیک یہ خبر کہ میں اؤ کو اسلام کی طرف بلانے لگا وہ مجھ سے اسلام کا انکار کرتے تھے میں نے اون سے کہا تمہارا بھلا ہو مجھکو تھوڑا پانی پلاؤ میں نہایت پیاسا ہوں انھوں نے کہا ہم بانی نہیں پلاؤ میں گے و لیکن تم مجھکو ایسی حالت میں چھوڑ دین گے کہ تو پیاس سے مر جاؤ گا میں غلین ہوا اور میں نے اپنا سر عبا میں چھپا لیا اور میں طبعی زمین پر سخت مری میں سو رہا ایک آنے والا میرے خواب میں آیا اور یک ایسا پیالہ زجاج کا لایا کہ آدمیوں نے اس سے احسن نہیں دیکھا ہو گا اوس پیالے میں پینے کی ایسی چیز تھی کہ آدمیوں نے اوس سے زیادہ لذیذ چیز نہیں دیکھی ہوگی اوس شخص نے مجھکو اوس پر قدرت دی میں نے اوس کو پی لیا جسوقت میں اپنے پینے سے فائدہ ہو میں بیدار ہو گیا اوس کے پینے سے اب تک واللہ میں نہ پیاسا ہوا اور نہ میں بھوکا ہوا۔

بیہقی نے ثابت اور ابی عمران الجونی اور ہشام بن حسان سے روایت کی عمران راویوں نے کہا ہجر کہ ام امین نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اون کے ساتھ زاد راہ نہ تھا جبکہ وہ مدینہ کے پاس تھیں شدید پیاسی ہو گئیں ام امین نے کہا میں نے ہوا کی شدید آواز اپنے سر پر سنی میں نے اپنا سر اٹھایا یک ایک میں نے سفید رسی سے بندھا ہوا ایک ڈول دیکھا جو آسمان سے ٹٹکا ہوا تھا میں نے اس ڈول کو اپنے ہاتھ میں لے لیا یہاں تک کہ میں اُسکو تھلے نہی پھر میں نے اوس سے پیابہا تک کہ میں سیراب ہو گئی ام امین نے کہا کہ اوس پینے کے بعد شدید حرارت کے دن میں میں روزہ رکھتی ہوں پھر میں دہوپ میں پھرتی ہوں تاکہ میں پیاسی ہو جاؤں لیکن اب تک اؤ کے پینے کے بعد سے میں پیاسی نہیں ہوئی۔ اور اسی حدیث کی روایت ابن تیمیہ نے اپنی مستدرکین کی ہے کہ ہم سے روح نے اون سے ہشام نے عثمان بن القاسم سے اسکی مثل حدیث

کی ہر اور اسی حدیث کی ابن سعد نے ابی اسامہ سے انھوں نے جریر بن حازم سے اونھوں نے عثمان بن القاسم سے روایت کی ہے۔

بیہقی نے ابی بکر بن عبد الرحمن بن المحارث بن ہشام سے روایت کی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اون کو خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے شادی کرنا چاہا میں نے کہا میری مثل عورت نکاح کر لیتی ہے لیکن میں نکاح نہیں کرتی ہوں میری اولاد ہے اور میں غیور اور صاحب عیال ہوں اپنے فرمایا کہ میں تم سے اکبر ہوں لیکن غیبت جو تو اللہ تعالیٰ اوس کو دور کر دے گا لیکن تمھارے عیال جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے ذمہ ہوں گے آپ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لیا راوی نے کہا نکاح کے بعد ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایسی شان تھی کہ وہ آپ کی ازواج مطہرات میں ایسی تھیں انگوٹیاں اون میں سے نہیں ہیں اور دوسرے ازواج اپنے میں جو غیر پاتی تھیں اور باہم جو رشک تھا حضرت ام سلمہ کچھ رشک اور غیرت اپنے نفس میں نہیں پاتی تھیں۔ اور ابن ضعیف نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے عمر بن ابی سلمہ سے اسکی مثل کی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابولعلی او عبد بن احمد نے (رفاۃ الزہد) میں انس کی حدیث سے اس کی مثل کی ہے۔

ابونعیم نے ام اسحاق سے روایت کی ہے کہ ابی بکر نے اپنے بھائی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی میرے بھائی نے مجھ سے کہا میں تمھیں اپنا نفقہ بھول کر آیا ہوں وہ اپنے بلٹ گئے کہ اپنا نفقہ لے آؤ میں میرے بھائی کو میرے شوہر نے قتل کر ڈالا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے میں نے عرض کی کہ میرا بھائی قتل کر دیا گیا کہا آپ نے ایک چلو پانی لیا اور اوس کو میرے چہرہ پر چھڑک دیا ام اسحاق کی یہ شان ہو گئی تھی کہ اون پر مصیبت آتی اون کی دونوں آنکھوں میں آنسو دکھتے تھے اور اون کے رخسار پر ہنسنے بہتے تھے۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابونعیم نے ایوب بن سیار کے طریق سے اونھوں نے محمد بن المنکدر سے اونھوں نے جابر بن عبد اللہ سے اونھوں نے ابی بکر سے اونھوں نے بلال سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ میں نے صبح کے سر وقت میں اذان دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لے

آپ نے مسجد میں کیونہیں پایا آپ نے پوچھا ہے بلال آدمی کہاں ہیں میں نے عرض کی کہ سردی نے اوکو آنے سے منع کیا ہے آپ نے دعا فرمائی اللہم اذهب عنہم البرد بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آدمیوں کو دیکھا کہ نماز صبح کے وقت یا صبح کے وقت پنکھا جھل رہے تھے اس حدیث کے ساتھ ابوبکرؓ احمد اور ابن سعد اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ سے روایت کی ہر اون سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام کیا ہے اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام سفینہ رکھا ہر آدمیوں نے پوچھا سفینہ کس واسطے نام رکھا ہر کہا کہ آپ باہر تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب تھے اون کا سامان اون پر بوجہ ہو گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ میں نے چادر پھیلا دی اصحاب نے اپنا سامان چادر میں رکھ دیا اور اوس کو مجھ پر لا دیا آپ نے فرمایا کہ اوٹھاؤ کہ تم سفینہ ہو اوس دن سے اگر میں ایک اونٹ کا یا دو کا یا تین کا یا چار کا یا پانچ کا یا چھ کا یا سات کا بوجہ اوٹھاتا ہوں تو مجھ پر بھاری نہیں ہوتا ہے۔

بیمہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات میں ہے
کہ آپ آدمیوں کے نسیان اور بیہودہ گوئی دفع کر دیتے تھے اور قرآن سے آدمیوں کو حفظ اور علم اور فہم اور حیا حاصل ہوتی تھی

شیخین نے ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہم سے باتیں کیں آپ نے فرمایا کون شخص اپنا کپڑا بچھاتا ہے تاکہ میں اپنی بات کو اوس کپڑے میں ڈالوں پھر وہ شخص اپنا کپڑا اپنی طرف لے لے میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا پھر آپ نے ہم سے باتیں کیں میں نے اپنا کپڑا اپنی طرف لے لیا واللہ میں نے آپ سے جس شئی کو سنا اوس کو میں نہیں بھولا۔

بخاری رحمہ اللہ نے ابوبکرؓ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے کثیر حدیثیں سنتا ہوں اون کو بھول جاتا ہوں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اپنی چادر بچھاؤ میں نے اس کو بچھا دیا آپ نے اوس چادر میں اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا پھر آپ نے

فرمایا کہ اپنی چادر سمیٹ لو میں نے اوس کو سمیٹ لیا اوس کے بعد کسی بات کو نہیں بھولا
حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت علی رضی
روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو مین کی طرف بھیجا میں نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو مین کو بھیجتے ہیں حال یہ کہ میں جوان ہوں اور لوگوں کے درمیان
میں قصارت کرونگا میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ قصارت کیا چیز ہے آپ نے اسادت مبارک
میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا کی اللہم اہ قلبہ وثبت لسانہ قسم ہر اوس ذات کی جس نے دائرہ
کو چیرا ہے میں نے دو آدمیوں کے درمیان جو حکم کیا اوس میں میں نے کچھ شک نہیں کیا۔
ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو
مین کی طرف بھیجا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھ کو ایسی قوم کی طرف بھیجتے ہیں جو شیون
میں میں خوف کرتا ہوں کہ مجھ کو ان کے معاملات میں اصابت رسے ہو آپ نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ثابت رکھے گا اور قلب کو ہدایت کریگا۔

طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت تھی جو مردوں کے ساتھ
فحش کرتی تھی اور یہودہ گو تھی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ اوقت
شرید کھا رہے تھے اوس نے آپ سے شرید مانگا آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کہا آپ
دہان مبارک میں جو ہے وہ مجھ کو کھلائے آپ نے اوس کو دیدیا اوس نے کھالیا اوس
پر ایسی حیا غالب ہو گئی کہ کسی کے ساتھ فحش گوئی نہیں کی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔
بیکھ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اون آیات کے بیا
مین ہے کہ تیر اندازی کی قوت حاصل ہونے میں واقع ہوئی ہے

بیہقی نے سلمہ بن الاکوع سے یوں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اون آدمیوں کے پاس تشریف لے گئے کہ بنی اسلم سے تھے وہ لوگ باہم تیر اندازی

کر رہے تھے آپ نے فرمایا کہ بیچہ کھیل اچھا ہے تم لوگ تیر اندازی کرو اور میں ابن الاکوع کے ساتھ رہتا ہوں آپ کا بیچہ کلام سنگرد میون نے اپنے ہاتھ تیر اندازی سے روک لئے اور انھوں نے کہا واللہ ہم ایسے حال میں تیر اندازی نہیں کریں گے کہ آپ ابن الاکوع کے ساتھ ہوں گے وہ ہلکو تھکا دین گے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں اور لوگوں نے اپنے اوس تمام دن تیر اندازی کی پھر سواات کی حالت میں اپنی اپنی جگہ چلے گئے بعض نے بعض کو نہیں تھکایا۔

بیچہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کو بیان میں ہے

ابن سعد نے سعید بن المسیب کے ایک بیٹے سے روایت کی ہے انھوں نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اون کے دادا حزن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا نام ہو میں نے کہا حزن جو آپ نے فرمایا بلکہ تمہارا نام سہل ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کبرسی کے بعد اپنے نام کو میں بدل ڈالوں راوی نے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں اب تک خزونت یعنی سختی ہمیشہ چلی آرہی ہے۔

ابن سعد نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دادا حزن سے فرمایا کہ تم سہل ہو میرے دادا نے کہا کہ سہولت یعنی نرمی گدھے کے واسطے ہے اور اوس نے سہل نام قبول کرنے سے انکار کیا سعید نے کہا واللہ ہم لوگ خزونتہ کو اپنے درمیان پہچانتے ہیں۔

بخاری نے زہری کے طریق سے ابن المسیب سے روایت کی ہے انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ اون کے باپ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا تمہارا کیا نام ہے انھوں نے کہا حزن ہے آپ نے فرمایا کہ تم سہل ہو انھوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا جو میں اوسکو تغیر نہ دنگا ابن المسیب نے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں ہمیشہ سے خزونت اب تک رہی۔

بھہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں ہے

حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا نبی اللہ سیر الیک بھائی ہے اوس کے ایک درد ہے آپ نے اوس سے پوچھا اوس کو کیا درد ہے اوس نے عرض کی کہ اوس کو دیوانگی ہے آپ نے اوس سے فرمایا تو اوس کو لیکر آؤ اعرابی اوس کو لیکر آیا اور آپ کے سامنے اوس کو رکھ دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاتحہ کتاب یعنی الحمد اور سورہ بقرہ کی چار آیتیں اور بھہ دو آیتیں والہکم الہ واحد اور آیتہ الکبریٰ اور ایک بھہ آیت اعراف کی ان ربکم اللہ اور آخر سورۃ المؤمنین قل تعالیٰ اللہ الملک الحق اور ایک آیت سورہ جن وانہ تعالیٰ جبر بنا اور سورہ صافات کی اول دس آیتیں اور سورہ حشر کی تین آیتیں اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھیں وہ مرد اس طور پر کہڑا ہو گیا گویا اوس نے کسی شے کی ہرگز گت نہیں کی

بھہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آیت کے بیان میں جن کے

استعاذہ میں سے

بہتقی نے ابی امامہ بن سہل بن ضیف سے بھہ روایت کی ہے کہ ایک گروہ انصار کا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تھا اوس نے آپ کو بھہ خبر دی کہ ایک مرد نصف شب میں اس لئے کہڑا ہوا کہ وہ اوس سورت کو پڑھے جسکو اوس نے یاد کیا تھا اوس مرد نے اوس سورہ میں سے کسی شے پر قدرت پڑھنے کی نہیں پائی مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑا اور یہی امر آپ کے اصحاب میں سے بہت سے آدمیوں کو واقع ہوا وہ لوگ صبح کو اٹھے اور اونہمون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس سورت کو پوچھا آپ ایک ساعت تک ایسے ساکت رہے کہ اون لوگوں کو آپ نے کچھ جواب نہ فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ وہ سورت آج شب کو نسخ کی گئی ہے اس لئے اون کے سینوں سے بھی نسخ کر دی گئی ہے اور جس شے میں وہ سورت تھی اوس شے سے بھی وہ

نسخ کر دی گئی ہے۔ یہی ہے کہ اس میں نبوت کی دلائل و دلائل سے ایک ظاہر و دلائل ہے۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون معجزوں کا ذکر جو انواع
 جمادات میں واقع ہوئے ہیں بھیر باب سنگریزوں اور رکھانے کے
 تسبیح پڑھنے کے بیان میں ہے

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابوالغیم اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا بیٹھے ہوئے تھے میں آیا یہاں تک کہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا
 پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اونھوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے پھر حضرت عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اس وقت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریں تھیں آپ نے اون کو لے لیا اور اون کو انہی
 ہتھیلی پر رکھا اور کنکریوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے
 شہد کی مکھیوں کی بھن بھناہٹ ہوتی ہے پھر اون کنکریوں کو آپ نے رکھ دیا وہ گونگی ہو گئیں
 پھر آپ نے اون کنکریوں کو لیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کنکریوں نے تسبیح
 پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز مکھیوں کی آواز کی مثل سنی پھر آپ نے اون کو رکھ دیا وہ
 گونگی ہو گئیں پھر آپ نے اون کو لے لیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اونھوں نے تسبیح
 پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی آواز ایسی سنی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے پھر آپ نے اون کو رکھ دیا
 وہ گونگی ہو گئیں پھر آپ نے اون کنکریوں کو لیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھ دیا اور اونھوں نے
 تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے اون کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوتی ہے پھر آپ نے
 اون کو رکھ دیا وہ گونگی ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نبوت کی خلافت ہے۔ اس
 ابن عباس نے انس رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست پر
 میں کنکریاں لیں اور اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ میں نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں رکھ دیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیدیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دیدیا اونھوں نے تسبیح پڑھی یہاں تک کہ ہم نے تسبیح سنی پھر آپ نے اون کنکریوں کو ہم لوگوں میں سے ایک ایک مرد کے ہاتھ میں دیا اون کنکریوں میں سے کسی کنکری نے کسی کے ہاتھ میں تسبیح نہیں پڑھی۔

ابو نعیم نے سدی کے طریق سے روایت کی ہر اونھوں نے ابی مالک سے اونھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ حضرت موت کے ملوک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اون میں اشعث بن قیس تھے اون ملوک نے کہا کہ ہم نے ایک امر کو چھپانے کی طو سے چھپایا ہر وہ کیا امر ہر آپ بتلائی آپ نے فرمایا سبحان اللہ بیچہ کام تو کاہن کے ساتھ کیا جاتا ہر اور کاہن اور کہا نہ دونوں دوزخ میں داخل ہونے والے ہن اونھوں نے کہا کہ ہم لوگ کیونکر جانیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہتھیلی کی مقدار میں کنکریاں ہن اور فرمایا کہ بیچہ گواہی دیتے ہن کہ میں رسول اللہ ہوں کنکریوں نے آپ کے دست مبارک میں تسبیح پڑھی اونھوں نے بیچہ دیکھ کر کہا ہم شہادت دیتے ہن کہ آپ رسول اللہ ہن۔

ابو اشیح نے (کتاب العظمت) میں انس ابن مالک سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس طعام لایا گیا جو خرید تھا آپ نے فرمایا کہ بیچہ کھانا تسبیح پڑھتا ہر اور ہن نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ اسکی تسبیح سمجھتے ہن آپ نے فرمایا بیشک پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد سے فرمایا کہ اس کھیلے کو اوس مرد کے قریب کر دو اوس نے اوس کے قریب کھیلہ رکھ دیا اوس مرد نے عرض کی بیشک یا رسول اللہ بیچہ کھانا تسبیح پڑھتا ہر پھر اوس کھیلے کو دوسرے آدمی کے قریب رکھا پھر دوسرے مرد کے پاس رکھا اون دونوں نے اوس

مرد کی مثل عرض کی کہ یہ کھانا تبیج پڑتا ہے پھر اوس کٹھلے کو آپ نے پھیر دیا ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کاش آپ اس کٹھلے کے دورہ کرنے کے واسطے جمیع قوم کے پاس امر فرماتے تو بہتر ہو تا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کٹھلا اگر کسی مرد کے پاس ساکت ہو جائیگا تو لوگ کہیں گے کہ کسی گناہ کی وجہ سے اس کے پاس کھانا تبیج سے ساکت ہو گیا ہے تو اوس کو پھیر دے تو اوس کو پھیر دے۔

ابو اشیح نے خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو الدرداء کھانے کی ہانڈی پکا رہے تھے وہ ہانڈی اٹھائی ہو گئی اور تبیج پڑ بننے لگی۔

بہقی اور ابو نعیم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس دریان کہ ابو الدرداء اور مسلمان ایک طبق میں کھانا کھا رہے تھے طبق نے اور اوس کھانے نے جو طبق میں تھا یکا یک تبیج پڑی۔

یہ بھی باب نخل کے تنہ کے فرما د کرنے کے بیان میں ہے

بخاری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ درخت کا ایک تنہ تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے پاس کھڑے ہوتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر رکھا گیا ہم نے سنا کہ وہ تنہ درخت مثل دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کے جیسے بوجہ رکھا جاوے فرما د کرتا تھا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اتر آئے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا وہ ساکت ہو گیا۔

بخاری رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نخل کے پاس کھڑے ہوتے تھے اصحاب نے آپ کے واسطے منبر بنایا جبکہ جمعہ کا دن تھا آپ منبر کے پاس تشریف لے گئے اوس نخل نے ایسی فریاد کی جیسے بچہ روتا ہے آپ منبر پر سے اتر آئے اور آپ نے اوس کو چپٹا لیا وہ اس طور سے نالہ کرنے لگا جیسے بچہ نالہ کرتا ہے اور نالہ سے بھر جاتا ہے راوی نے کہا ہے وہ نخل اس لئے روتا تھا کہ اوس کے پاس جو ذکر ہوتا تھا وہ اوس کو سنتا تھا۔

دارمی نے عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے روایت کی ہے عبد اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ نے اپنے دست

منبر اختیار کیا جبکہ آپ نے اوس تنہ درخت کو چھوڑا اور اوس منبر کی طرف قصد کیا جو آپ کے واسطے بنایا گیا تھا اوس تنہ نے فریاد کی اور اسطور سے نالہ کیا جیسے اوٹنی نالہ کرتی ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اور اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا اور آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو یہ امر اختیار کر کہ میں تجھ کو اوس جگہ بودون جس جگہ کہ تو پہلے تھا جیسا تو پہلے تھا ویسا ہی ہو جاویگا اور اگر تو یہ چاہتا ہو کہ تجھ کو میں جنت میں بودون اور تو جنت کی نہروں اور اوس کے چشموں سے پانی پئے اور تیرا اوگنا اچھا ہو اور تجھ میں پھل آوین اور تیرے پھل اولیاء اللہ تعالیٰ کھاوین تو تو اس کو اختیار کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اوس نے آپ سے دوبار کہا بہتر ہو مینے اوس کو قبول کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا اوس نے کیا کہا آپ نے فرمایا اوس نے یہ امر اختیار کیا کہ میں اوس کو جنت میں بودون۔ اور اس حدیث کی روایت طبرانی نے (اوسط) میں کی ہو اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے حضرت عائشہ رض سے روایت کی ہو۔

بقوی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ابن کعب رض سے روایت کی ہے کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اوس تنہ درخت نے فریاد کی آپ نے اوس سے فرمایا کہ ٹھیر جا اگر تو چاہتا ہو تو تجھ کو میں جنت میں بودون گا صالحین تیرے پھل کھاوین گے اور اگر تو چاہتا ہو تو تجھ کو میں جہنم میں حالت پر پھیر دوں گا تو تر و تازہ ہو جاوے گا جیسا کہ تو پہلے تھا اوس نے آخرت کو دنیا پر اختیار کیا ابن ابی شیبہ نے اور دارمی اور ابو نعیم نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ آپ منبر پر کھڑے ہوئے اوس تنہ درخت نے اس طور سے فریاد کی جیسے ناقہ اپنے بچے کے واسطے فریاد کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اوتر کے اوس کے پاس آئے اور اوس کو چھپا لیا وہ ساکن ہو گیا۔

بخاری رحمۃ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا آپ منبر کی طرف پھر گئے اوس تنہ درخت نے فریاد کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کے پاس آئے اور اوس پر دست مبارک پھیرا وہ ساکن ہو گیا۔

احمد اور ابن سعد اور دارمی اور ابن ماجہ اور ابونعیم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے قبل اسکے کہ آپ منبر اختیار کریں جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا اور منبر کی طرف پھر گئے تو اوس تنہ درخت نے فریاد کی آپ اوس کے پاس آئے اور آپ نے اوس کو بغل میں لے لیا وہ ساکن ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ اگر میں اوس کو اپنے آغوش میں نہ لیتا تو وہ روز قیامت تک فریاد کرتا رہتا۔

دارمی اور ترمذی اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابونعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہو کہ ابے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس کھڑی ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار فرمایا اور اوس پر آپ بیٹھے اوس تنہ درخت نے ایسی آواز کی جیسے بیل آواز کرتا ہو یہاں تک کہ اوس کی آواز کے سبب سے مسجد ملنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اتر کے اوس کی طرف تشریف لائے اور اوس کو چٹا لیا وہ ساکن ہو گیا آپ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو اگر میں اوس کو نہ چٹا لیتا تو وہ روز قیامت تک میرے غم سے ایسا ہی فریاد کرتا رہتا۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی سند میں اور بیہقی نے ہبل ابن سعد الساعدی سے یہ روایت کی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہوتے تھے جبکہ آپ نے منبر اختیار کیا تو اوس لکڑی نے فریاد کی آدمی اوس کے پاس آئے اور اوس کی پہلو کی طرف کھڑے ہو گئے اور اوس کی فریاد سے اون کو رقت ہوئی یہاں تک کہ اون کی بچا کی کثرت ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر سے اترے اور اوس کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھ دیا وہ ساکن ہو گیا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ایک لکڑی تھی جو وقت آپ خطبہ پڑھتے اوس سے ٹیکالگایا کرتے تھے آپ کے واسطے منبر بنایا گیا جبکہ اوس نے آپ کو کھودیا تو ایسی آواز کی جیسے بیل آواز کرتا ہے یہاں تک کہ اوس آواز کو اہل مسجد نے سنا آپ اوس کے پاس تشریف لائے اور اسکو بیل میں لے لیا وہ فریاد مانگنے لگا وارمی اور ابن ماجہ اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابی ابن کعب رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تنہ درخت کے پاس خطبہ پڑھا کرتے تھے منبر بنایا گیا جب کہ آپ اسکو چھوڑ کر منبر کی طرف گئے اوس نے یہاں تک فریاد کی کہ چھٹ گیا اور تنہ ہو گیا آپ منبر پر سے اتر آئے اور اوس پر آپ نے اپنا دست مبارک پھیرا یہاں تک کہ وہ ساکن نہ رہا زبیر بن بکار نے (اخبار المیدینہ) میں مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وقت خطبہ پڑھتے تو مسجد میں ایک تنہ درخت سے اپنی پشت مبارک کو تکیہ لگاتے تھے جبکہ آپ کے واسطے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر بیٹھے جیسے بیل آواز کرتا ہے اور اوس آواز کی آپ اوس کے پاس آئے یہاں تک کہ آپ نے اسکو چٹایا وہ ساکن ہو گیا اور آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ اسکو ملا مت نکر واسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو نہیں چھوڑا مگر وہ شہر آپ کے واسطے غلین ہوئی۔

بیہقی نے ابی حاتم الرازی کے طریق سے روایت کی ہے عمر بن سواد نے کہا ہے مجھ سے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو وہ شے نہیں دی جو شہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی عمرو نے کہا میں نے امام شافعی رحمہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ کے زندہ کرنے کا رتبہ عطا فرمایا تھا حضرت امام شافعی رحمہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تنہ درخت کے فریاد کا رتبہ عطا فرمایا تھا یہ رتبہ اوس مرتبہ سے اکبر ہے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے وقت دروازے کی چوکھٹ اور مکان کی

دیوارون نے آمین کہا

بیہقی اور ابونعیم نے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تک تمہارے پاس میں نہ آجاؤں کل صبح کو تم اور تمہارے فرزند اپنا مکان چھوڑ کے بنامین اس لئے کہ تم لوگوں سے میری ایک حاجت ہے جبکہ آپ صبح کو اٹھتے تو اون کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کہ آپس میں قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ جبوقت آپ کو اونھوں نے موقع دیا آپ نے اپنی چادر مبارک اون پر اوڑھا دی اور یہ دعا

یا رب ہذا عی و صنواہی و مہولاء اہل بیتی فاستترتم من النار کستری ایاہم بملاتی ہذہ آپ کی اس دعا پر دروازہ کی چوکت اور مکان کی دیوارون نے آمین آمین کہی۔

ابونعیم نے عبد اللہ بن الغیل سے روایت کی ہے کہ ہاجر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا حضرت عباس کے پاس تشریف لے گئے اور اون سے فرمایا اے حیا اپنے بلیوں کو میرے ہمراہ کر دو آپ اونکو لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو مکان میں داخل کیا اور اونکو اپنے شملہ سے ڈھانپ لیا اور یہ دعا کی اللہم ہولاء اہل بیتی وغیرہ فاستترتم من النار کما سترتم بہذہ الشملہ راوی نے کہا کہ مکان میں کوئی دیوار اور دربان نہ تھا مگر اوس نے آمین کہا۔

یہ باب پہاڑ کے حرکت کرنے کے بیان میں ہے

شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہاجر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد پر یا حرا پر چڑھے اور وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما غنیم تھے پہاڑ نے اونکو ہلا دیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا پاس مبارک پہاڑ پر مارا اور فرمایا کہ ثابت ہر جا تجھے پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں اور بیہقی اور ابوالغیل نے سہیل ابن سعد الساعدی کی حدیث سے اوپر کی حدیث کی مثل لفظ او کے ساتھ روایت کی ہے اور سلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اوس کی مثل روایت کی ہے۔ اور یہ زیادہ

کیا ہر کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تھے آپ نے پہاڑ سے فرمایا ساکن ہو جا تجھ پر
ہنیں ہر گرنہ یا صدیق یا شہید اور اس حدیث کی روایت احمد نے بریدہ کی حدیث سے
لفظ حرا کے ساتھ کی ہے۔

یہ باب منبر کے حرکت کرنے کے بیان میں ہے

احمد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہر اوسوقت آپ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے
کہ جبار اپنے آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے گا پھر یہ فرمائے گا کہ انا جبار و ابن الجبار و
ابن المتکبر و اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی عین اور کبھی یسار کی طرف جھومتے
جاتے تھے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ منبر کے نیچے کی شے جو منبر میں سے تھی منبر وہاں سے جنبش کر
تھا اوس کو دیکھ کر میں اپنے دل میں کہتا تھا کہ منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گرا دیگا۔
حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے کہا ہے کہ مجھ سے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حدیث کی ہے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اس آیت کو پوچھا و ما قدر و الله حق قدره والارض جميعا قبضته يوم القيامة والسموات مطويات
بيمينه آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہوں میں میں مون اور رب اپنے نفس کی تکمیل
کرے گا اس کے فرمانے کے ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر نے ایسی جنبش کی
کہ آپ کو ہلا دیا یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل میں کہا کہ آپ منبر پر سے ضرور گر پڑیں گے۔

بزار اور ابن عدی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
منبر پر یہ آیت پڑھی و ما قدر و الله حق قدره یہاں تک کہ آپ عیاشی کون تک پہنچے منبر نے
ویسہی پڑھا جیسے آپ نے پڑھا اور تین بار آئے اور گئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کے بیان میں

اوس شخص کے باب میں ہے جو مرگیا اور اوسکو زمین پر قبول نہیں کیا
 بیہقی اور ابو نعیم نے قبیلہ بن ذویب سے روایت کی ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے شرکین کی ایک جماعت کو نواہ لوگ بھاگے مسلمانوں میں سے
 ایک مرد ایک شرک کے پاس آیا وہ شرک بھاگا ہوا تھا جبکہ سیدہ ارادہ کیا کہ اوس پر تلوار اٹھا دے
 اوس شرک نے لا الہ الا اللہ کہا اوس مسلمان مرد نے اوس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اوس کو قتل کر ڈالا
 پھر اوس نے اپنے دل میں اوس کے قتل سے ایک بات پائی کہ میں نے اوس کو قتل کر ڈالا اور وہ کلمہ
 پڑھتا تھا اوس نے اوس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس کا دل چیر کر دیکھا تھا تو گون کو تھوڑا زمانہ نہیں گزرا
 کہ یہ مرد قاتل مرگیا اور دفن کیا گیا دفن کے بعد زمین پر آگیا اوس مرد کے گہرانے کے لوگ آئے
 اور اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوس کو دفن کر دو اونھوں
 نے دفن کر دیا پھر وہ زمین پر آگیا ایسا واقعہ تین بار ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ زمین نے اس امر سے انکار کیا ہے کہ اوس کو قبول کرے اسکو غاروں میں سے ایک غار میں ڈالو
 اور طبرانی اور بیہقی نے حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ
 کی حدیث کی مثل ذکر کیا ہے اور یہ زیادہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ
 سن لو کہ زمین اس مرد سے زیادہ شریک کو قبول کر لیتی ہے ولیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اوس
 مرد کو تم لوگوں کے واسطے نصیحت گردانے تاکہ تم لوگوں میں سے کوئی مرد اوس شخص کے قتل پر
 تقدیم نہ کرے جو لا الہ الا اللہ کہے یا یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں اوس مرد کو بنی فلان کے شعب میں
 تم لیجاؤ اور دفن کر دو وہ زمین اوس کو قبول کرے گی آدمیوں نے اوس کو اوس شعب میں دفن
 کر دیا بیہقی اور ابو نعیم نے اس حدیث کی مثل اسی زیادتی کے ساتھ عمران بن حصین کی حدیث سے
 عاصم الاحول کے طریق سے روایت کی ہے سہیط سے روایت ہے۔ اور ابو نعیم اور ابن اسحاق نے
 حسن رحمہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس میں یہ وارد ہے کہ وہ مرد سات دن کے بعد

مرگیا اور وہ مرد محمد بن جثمہ تھا۔

بیہقی نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ہر کہول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہیں بھیجا اوس نے آپ پر جھوٹا کہا آپ نے اوس پر بددعا کی وہ ایسے حال میں مر ہوا یا گیا کہ اوسکا پیٹ پھٹ گیا تھا اوس کو زمین نے قبول نہیں کیا تھا۔

شیخین اور احمد اور بیہقی اور ابو نعیم نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی نازل ہوتی تھی ایک مرد اوس کو لکھتا تھا وہ آپ کے سامنے علیما حکیم لکھتا آپ اوس سے فرماتے سمیعاً بصیر لکھو وہ آپ سے بھی کہتا آپ جسطرح چاہتے ہیں میں لکھتا ہوں اور وہ آپ کے پاس سمیعاً بصیر لکھتا اور پھر علیما حکیم لکھتا وہ مرد مرتد ہو گیا اور شہر مکہ میں جا ملا اور کہا کہ میں محمد کے ساتھ زیادہ عالم ہوں میں جو کچھ چاہتا تھا لکھتا تھا وہ مرد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین اوس کو قبول نہ کرے گی وہ دفن کیا گیا اوس کو زمین نے قبول نہیں کیا اوطول لکھنے لکھنے کے بعد کہ جس زمین پر وہ مرا تھا میں وہاں آیا اور میں نے اوس کو ایسے حال میں پایا جو وہ پھیکا ہوا پڑا تھا میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا واقعہ ہے آدمیوں نے کہا ہم نے اوس کو دفن کیا تھا زمین نے اوس کو قبول نہیں کیا۔

یہ باب ایک آیت میں اوس شخص کے حق میں ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جھوٹ کہا اور آپ نے اوس کے قتل کا حکم دیا

عبدالرزاق نے (مصنف) میں اور بیہقی نے سعید ابن جبیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد انصار کے قریب میں ہے ایک قریہ میں آیا اور اوس نے یہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو تمھارے پاس بھیجا ہے اور تم کو بھیجا ہے کہ غلامی عورت جو تم لوگوں میں کی ہے اوس سے میرا نکاح کر دو اور حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو

کو نہیں بھیجا تھا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا اور اون سے فرمایا کہ تم دونوں جاؤ اگر تم اوس کو پاؤ تو قتل کر ڈالو اور مجھ کو گمان نہیں ہے کہ تم دونوں اوس کو پاؤ گے وہ دونوں صاحب گئے اور اوس کو ایسے حال میں پایا کہ سانپ نے اوس کو کاٹا تھا اور اوس کو مار ڈالا تھا۔

بیہقی نے عطابن السائب کے طریق سے عبداللہ بن الحارث سے یہ روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا وادائیں میں آیا اور اہل میں جو ایک عورت تھی اوس پر عاشق ہو گیا اور اوس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو بھیجہ امر فرماتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم نے عہد کیا ہے اور آپ زنا کو حرام کرتے ہیں پھر اہل میں نے ایک مرد کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا اور فرمایا اوس کے پاس تم جاؤ اگر تم زندہ پاؤ تو اوس کو قتل کر ڈالو اور اگر مردہ پاؤ تو اوس کو آگ سے جلا دیجو جب کہ داد ارات کو پانی بھرنے کے واسطے نکلا اوس کو سانپ نے کاٹ کھایا اور اوس کو مار ڈالا یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو ابیرق کے فرزند کے

باب میں واقع ہوئی ہے

ابن اسحاق نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے قتادہ بن نعمان سے یہ روایت کی ہے کہ ابو طعمہ بشیر بن ابیرق منافق تھا اور اوس نے بن رفاعہ بن زید کا غلہ اور تہیاری بالا خانہ پر سے چرسے اوس کے حق میں انا انزلنا ایک اللہ کتاب بالحق لتحکم بین الناس باراک اللہ آخر آیات تک نازل ہوا وہ بھاگ گیا اور مکہ میں پہونچا یہاں تک کہ سلامہ بنت سعد کے پاس آؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کو برا کہنے لگا حسان نے اوس کی جو اشعار میں کی جبکہ حسان کے اشعار سلامہ کو پہونچے تو سلامہ نے اوس کو اپنے گھر سے نکال دیا وہ طائف میں پہونچا اور ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں کوئی شخص نہ تھا مکان اوس پر گر پڑا اور اوس کو قتل کر ڈالا قریش بھیہ کہنے لگے واللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہوں

کوئی شخص محمد صلعم کو نہیں چھوڑتا جس میں کسی طرح کی خیر ہو۔
 یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو حکم کے حق میں واقع ہوئی ہے
 حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور طبرانی نے عبد الرحمن بن ابی بکر
 الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حکم بن ابی العاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتا تھا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام کرتے تو وہ اپنا منہ بنایا
 کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو ایسی حالت میں رہو وہ ہمیشہ اپنا منہ
 بناتا رہتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا
 اور ایک مرد آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل اور آپ کی عیب جوئی کا ارادہ کرتا تھا نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو ایسا ہی ہو جا کہ تو میری نقل اور عیب جوئی کیا کرے اوس کو لوگ اوس کے
 اہل کے پاس اٹھا کے لے گئے اور وہ دو مہینہ تک بیہوش پڑا رہا پھر اوس نے افاقہ پایا جس وقت کہ
 افاقہ پایا وہ اوس حالت پر تھا جیسو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکایت کی تھی۔
 بیہقی نے مالک بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے ہند بن خدیجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی زوجہ نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حکم کی طرف
 تشریف لے گئے وہ آپ کی طرف آنکھ سے اشارہ کرنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے
 اشارے کو دیکھ لیا اور یہ دعا کی اللہم اجعل بہ وزعا اوس کو اوس کی جائے پر عرشہ پیدا ہو گیا
 اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور کہا ہے کہ حکم مروان کا باپ ہے۔ اور عبد اللہ بن
 احمد نے (زوائد الزہد) میں اسکی مثل روایت کی ہے اور کہا ہے کہ حکم بن ابی العاصی ہے اور
 کہا ہے کہ وہ کھڑا نہیں ہوا یہاں تک کہ اوس کو عرشہ پیدا ہو گیا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو حارث کی بیٹی کے حق میں واقع
 ابن فتحون نے طبری سے یہ ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حارث بن ابی عاصی کے

پاس حمزہ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے واسطے پیام بھیجا حارث نے کہا اوس میں عیب ہو اور جیسا کہ حارث نے کہا ایسا امر نہ تھا یعنی اوس کو کوئی عیب نہ تھا راوی نے کہا حارث بڑھ کے آیا اور اوس عورت کو ایسے حال میں پایا کہ اوس کو برص کی بیماری ہو گئی تھی۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے جو آگ کے بائیں واقع ہوئی ہے ابن وہب نے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے کہ اسود الغنسی نے جبکہ نبوت کا دعویٰ کیا اور صنعا پر وہ غالب ہو گیا اوس نے ذویب بن کلیب کو پکڑ لیا اور اس سب سے اوس کو آگ میں ڈال دیا کہ ذویب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی تھی ذویب کو آگ نے کچھ ضرر نہیں دیا۔ اس واقعہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ذکر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے سن کر کہا الحمد للہ الذی جعل فی امتنا مثل ابراہیم الخلیل۔ عبدان نے (کتاب الصحاح) میں کہا ہے کہ یہ ذویب ابن کلیب ابن ربیعہ الخولانی وہ ہیں جو اہل یمن میں سے اول اسلام میں ابن عساکر نے ابی بشر جعفر بن ابی حشیشہ کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد خولان میں سے مسلمان ہوا اوس کی قوم نے چاہا کہ پھر کفر پر پھر دے اوس نے کفر اختیار نہیں کیا اور بخون نے اوس کو آگ میں ڈال دیا اوس کے جسم میں سے کچھ نکلا مگر وہ جگہیں جو پچھلے زمانہ میں اون جگہوں میں وضو کا پانی نہیں پہنچتا تھا وہ مرد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ میرے واسطے دعاے مغفرت کیجے حضرت ابوبکر الصدیق نے کہا کہ اس دعا کے واسطے تم اتنی ہمت آگ میں ڈالے گئے اور تم نہیں چلے اون کے لئے انہوں نے دعا کی پھر وہ شام کی طرف چلے گئے اون کو آدمی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تشبیہ دیتے تھے۔

ابن عساکر نے اسمعیل بن عیاش کے طریق سے شریحیل بن مسلم الخولانی سے یہ روایت کی ہے کہ اسود بن قیس نے نبوت کا دعویٰ یمن میں کیا اوس نے کسی آدمی کو ابوسلمہ خولانی کے پاس بھیجا وہ اوس کے پاس آئے اوس نے ابوسلمہ سے پوچھا کیا تم یہ شہادت دیتے ہو کہ میں

رسول اللہ ہون انھوں نے کہا میں نہیں سنتا ہوں اس نے پوچھا کیا تم بھی شہادت دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول اللہ ہیں ابوسلم نے کہا بیشک اسود نے ایک عظیم آگ جلانے کے واسطے حکم دیا پھر اس میں ابوسلم کو ڈال دیا اون کو آگ نے کچھ ضرر نہ دیا آدمیوں نے اسود سے کہا کہ اگر تو اس شخص کو اپنے پاس سے نہ نکال دے گا تو یہ شخص اون لوگوں کو جنہوں نے تیرا اتباع کیا ہر گز ڈیگا اسود نے ابوسلم کو کوچ کر دینے کے واسطے امر کیا ابوسلم مدینہ منورہ میں اس وقت آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے تھے اور حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ ہو گئے تھے ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسلم کو دیکھ کر کہا اللہ اللہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نہیں مارا یہاں تک کہ مجھ کو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اس شخص کو دکھلایا جس کے ساتھ وہ معاملہ کیا جو معاملہ خلیل الرحمن کے ساتھ کیا تھا (یعنی جیسے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو آتش نمرود سے نجات دی تھی ویسے ہی ابوسلم کو آسودہ آتش سے نجات دی) خولانی لوگ غنیموں سے یہ کہہ کرتے تھے کہ تمہارا صاحب اسود وہ کذاب ہے جس نے ہمارے صاحب کو آگ میں جلایا اور آگ نے اونکو کچھ ضرر نہیں دیا ابن سعد نے کہا ہر دم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث کی جو اور یحییٰ کو ابو عوانہ نے ابی بلج سے اور ابی بلج کو عمرو بن میمون نے خبر دی ہے کہا ہر کہ مشرکین نے عمار بن یاسر کو آگ میں جلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس جاتے اور اپنا دست مبارک اون کے سر پر پھیرتے اور فرماتے یا مار کوئی بردا و سلاما علی عمار کہا کنت علی ابراہیم تقتلک الفتنۃ الباغیہ تمکو گر وہ باغی قتل کرے گا۔

ابونعیم نے عباد بن عبد الصمد سے روایت کی ہے کہا ہر کہ ہم انس بن مالک کے پاس آئے انھوں نے کنیز سے کہا کہ مایہ لاؤ ہم کھانا کھاویں وہ کنیز مایہ لائی پھر انھوں نے کنیز سے کہا منڈیل لاؤ وہ ایک سیلا منڈیل لائی انھوں نے کنیز سے کہا کہ تنور کو گرم کرو کنیز نے تنور بھڑکایا انھوں نے منڈیل کے واسطے امر فرمایا کہ تنور میں ڈال دو وہ ڈال دیا گیا اور ایسا سفید نکلا گویا وہ دودھ تھا

ہم نے انس بن مالک سے پوچھا کہ یہ کیسا منديل ہوا انس بن مالک نے کہا کہ یہ منديل ہر جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا چہرہ مبارک پونچھا کرتے تھے جبوقت یہ میلا ہو جاتا ہو تو ہم اس کو آگ میں ڈال دیتے ہیں اس کا میل جل جاتا ہو اور یہ سفید ہو جاتا ہو اس لئے کہ آگ اوس شے کو نہیں جلاتی ہر جو شے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے چہروں پر پہنچ جاتی ہے۔ بیہقی اور ابونعیم نے معاویہ بن حمرل سے روایت کی ہو کہا ہو کہ ایک آگ حروہ سے نکلی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمیم داری کے پاس آئے اور اون سے فرمایا کہ اوس آگ کی طرف چلو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں اون دونوں حضرات کے پیچھے مولیا یہ حضرات آگ تک چلے گئے تمیم داری آگ کے اطراف ہو کر اوس کو اسطور سے ہاتھ سے ہانکنے لگے جیسے جال کی طرف شکار کو ہانکتے ہیں یہاں تک کہ آگ گھائی میں یا پانی کے راستہ میں داخل ہو گئی اور تمیم داری اوس کے پیچھے داخل ہوئے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلمہ تین بار فرمایا کہ جس شخص نے دیکھا ہو وہ اوس شخص کی مثل نہیں ہے جس نے نہیں دیکھا۔

ابونعیم نے مرزوق سے یہ روایت کی ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں ایک آگ نکلی تمیم داری اوس کو اپنی چادر سے دفع کرنے لگے یہاں تک کہ وہ آگ ایک غار میں چلی گئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمیم سے فرمایا اے ابارقیمہ اس امر کی مثل کے واسطے ہم تم کو چھپا کر رکھتے تھے۔

یہ باب عصا اور کوٹے اور انگلیوں کے روشن ہونیکے بیان میں ہے حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی عبس بن جہیر سے یہ روایت کی ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز میں پڑھا کرتے تھے پھر وہ بنی حارثہ کی طرف پلٹ کے چلے جاتے تھے وہ ایک ایسی رات میں نکلے جو تا یک تھی اور پانی برسا رہی تھی اون کے عصا میں نور پیدا ہو گیا یہاں تک کہ وہ بنی حارثہ کے گھرمیں داخل ہو گئے۔

بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو مرد آپ کے پاس سے ایسے حال میں اندھیری رات میں نکلے کہ اون کے ساتھ مثل دو چراغوں کے تھے جو اون کے

سانے روشن تھے جوقت وہ دونوں آپس سے راستہ میں جدا ہوئے تو اون دونوں میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ ہو گیا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس آیا۔

ابن سعد نے اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے دوسری وجہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباد بن بشر و اسید بن حفصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت سے تھے یہاں تک کہ ایک گھڑی رات گزر گئی وہ رات شدید ظلمت تھی پھر وہ دونوں آپ کے پاس سے نکلے اسوقت اون دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں عصا تھا اون دونوں کے عصاؤں میں سے ایک کا عصا اون کے واسطے روشن ہو گیا وہ دونوں اوس کی روشنی میں چل رہے تھے یہاں تک کہ جوقت راستہ نے اون کو جدا کیا دوسرا عصا اوس کے واسطے روشن ہو گیا اون دونوں میں سے ہر ایک شخص اپنے عصا کی روشنی میں چلا گیا یہاں تک کہ ہر ایک اپنے اپنے اہل کے پاس پہنچ گیا۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر الصدیق کے پاس باتیں کہیں باتیں کر رہے تھے یہاں تک کہ رات چلی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے نکلے اور ابوبکر الصدیق ساتھ ہو گئے ایسی رات میں جو تاریک تھی دونوں صاحبوں سے ایک کے پاس عصا تھا دونوں صاحبوں کے واسطے وہ عصا نور دینے لگا اور دونوں صاحبوں پر اوس کا نور تھا یہاں تک کہ ان کا چہرہ چمک اٹھا بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی اور ابونعیم نے حمزۃ الاسلمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ سفر میں تھے اندھیری رات میں ہم آپس سے جدا ہو گئے میری اونگلیں روشن ہو گئیں یہاں تک کہ اون کی روشنی میں آدمیوں نے اپنی سواری کے اونٹ وغیرہ اور جو شکر کھو گئی تھی اوسکو جمع کر لیا اور حال بھیہ تھا کہ میری اونگلیں نور دے رہی تھیں۔

ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے بھیہ روایت کی ہے کہ ایک رات ایسی تھی کہ پانی برس رہا تھا تھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشا کی نماز کے واسطے نکلے ایک نوچکا آپ نے قناتہ

بن النعمان کو دیکھا اون سے فرمایا کہ اے قتادہ جو بوقت تم نماز پڑھ چکو تم اپنی جگہ قائم رہو یہاں تک کہ مین تکو حکم دوں جبکہ آپ نماز سے پھرے تو قتادہ کو آپ نے درخت کی ایک شاخ عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو لے لو تمہارے آگے دس قدم اور پیچھے دس قدم روشنی دیگی۔

باب

ابو نعیم نے (علیہ) میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میرے پاس رہے پھر میں خواب سے بیدار ہو گئی آپ کے واسطے مجھ کو وحشت ہوئی میں آپ کا حس سنا آپ نماز پڑھ رہے تھے میں نے وضو کیا پھر میں آئی اور میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے رات میں دعا مانگی ایک ایسا نور آیا کہ کل مکان روشن ہو گیا جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ نور ٹھہرا رہا پھر چلا گیا حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا مانگ رہے تھے جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ ٹھہرے رہے پھر ایک ایسا نور آیا جو پہلے نور سے ضیا میں اشد تھا یہاں تک کہ اگر میرے مکان میں رائی پڑی ہوتی تو میں یہ گمان کرتی ہوں کہ اس کو چننے کے طور پر میں چن لیتی پھر وہ نور چلا گیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ کیا نور تھا جس کو میں نے دیکھا آپ نے مجھ سے پوچھا اے عائشہ کیا تم نے وہ نور دیکھا میں نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے سوال کیا اون لوگوں میں سے میرے رب نے ثلث کو مجھے عطا کیا میں نے اس عطا پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور اس کا شکر کیا پھر میں نے بقیہ امت کے واسطے سوال کیا میرے رب نے دوسرے ثلث مجھ کو عطا کیا میں نے اپنے رب کی حمد کی اور اس کا شکر کیا پھر میں نے تیسرے ثلث کا سوال کیا میرے رب نے مجھے اس ثلث کو عطا فرمادیا میں نے اپنے رب کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا۔

محمد بن علی نے ہم سے حدیث کی بڑوں سے ابو العباس بن قتیبہ نے اون سے محمد بن عمر الغزالی نے اون سے عطاء بن خالد نے محمد بن ابی کبیر بن مطر بن عبد الرحمن بن عوف سے حدیث کی کہ

کہا ہو کہ حضرت عایشہ نے کہا پھر ادھر کی حدیث کو ذکر کیا اس روایت میں عطا بن ضعیف اور
 یحییٰ باب اوس روشنی کے بیان میں ہیں جو حضرت حسن و حسین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واسطے حکمی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوسیرہ
 سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز عشا پڑھ
 رہے تھے آپ نماز پڑھ رہے تھے جبوقت آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن و حضرت حسین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کی پشت مبارک پر کود کے پیچھے جاتے جبوقت آپ اپنا سر مبارک
 اونٹھاتے تو آپ دونوں صاحبزادوں کو لیکر بہت نرمی سے تھلکا دیتے تھے جبوقت آپ سجدہ
 کرتے تو آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے تھے یکے آپ نے نماز پڑھ لی تو ایک صاحبزادہ
 کو اس جگہ اور ایک صاحبزادہ کو اس جگہ تھلکا دیا میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی یا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا میں ان دونوں صاحبزادوں کو ان کی مان کے پاس لیجاؤں
 آپ نے فرمایا نہیں ایک نور چمکا آپ نے دونوں صاحبزادوں سے فرمایا کہ تم دونوں اپنی
 مان کے پاس چلے جاؤ دونوں صاحبزادے اس نور میں جا رہے تھے یہاں تک کہ مکان
 میں دونوں داخل ہو گئے۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے ابوسیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن و حسین
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اندھیری رات میں تھے اور آپ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نہایت
 درجہ محبت رکھتے تھے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنی مان کے پاس جاتا ہوں میں نے عرض
 کی یا رسول اللہ میں حضرت حسن کے ساتھ جاؤں آپ نے فرمایا نہیں آسمان سے ایک
 چمک نور کی آئی حضرت حسن اس کے نور میں چلے گئے یہاں تک کہ اپنی مان کے پاس پہنچ گئے
 یحییٰ باب اس بیان میں ہے کہ آفتاب کو غروب ہونے کے بعد

آپ نے پھیر دیا تھا

ابن مندہ اور ابن شامہ اور طبرانی نے اون استاد سے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح شریعت پر من اسماء بنت عیسٰی سے روایت ہو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی پہنچی گئی تھی اوسوقت آپ کا سر مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے آغوش میں تھا اونھوں نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللہم اِنَّہ کان فی طاعتک وطاعت رسولک فارود علیہ الشمس اسماء نے کہا میں نے آفتاب کو دیکھا کہ وہ غروب ہو گیا پھر میں نے اوس کو دیکھا کہ طلوع ہوا اس کے بعد کہ غروب ہو گیا تھا اور طبرانی کے ایک لفظ میں یوں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آفتاب طلوع ہوا یہاں تک کہ آفتاب پہاڑوں پر اور زمین پر پھیر گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہو گئے اور وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی اور پھر غایب ہو گیا یہ واقعہ یہاں میں واقع ہوا۔

ابن مردویہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں سو گئے کہ آپ کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آغوش میں تھا اور اونھوں نے عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے تو اون کے واسطے آپ نے دعا کی آفتاب اون پر پھیر دیا گیا یہاں تک کہ حضرت علی نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر آفتاب دوسرے بار غروب ہوا۔

طبرانی نے صحیح سند سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آفتاب کو امر کیا وہ دن کی ایک ساعت تک ٹھہرا رہا۔

یہ باب اوس تصویر کے بیان میں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا اور اوسکو دو کر دیا

یہ بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے میں ایک ایسا کپڑا اڑھ سے جو ہے تمہی جس میں ایک تصویر تھی آپ نے اوس تصویر کو پھاڑ دالا پھر آپ نے

فرمایا کہ روز قیامت میں جس لوگوں کو شدید عذاب دیا جاوے گا وہ وہ لوگ ہیں جو مخلوق الہی کی مشابہ بناتے تھے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس ایک سپر لائے جس میں عقیاب کی صورت تھی آپ نے اوس پر اپنا دست مبارک رکھ دیا اللہ تعالیٰ نے اوس تصویر کو دہرا کر دیا۔

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر نے کمال سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سپر تھی جس میں منیڈھے کے سر کی تصویر تھی جس جگہ پر وہ تصویر تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کو وہاں پر لکھ دیا تھا ایسے حال میں آپ صبح کو اٹھے کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو دہرا کر دیا تھا۔

یہ باب اولیٰ لون کے بیان میں ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک رکھا وہ سفید نہیں ہو کر
بخاری نے تاریخ میں۔ اور ابن منکدہ اور بیہقی اور ابن النکن اور ابن سعد اور ابن عساکر نے آمنہ بنت ابی الشعثاء اور قطبہ دونوں سے روایت کی ہے ان دونوں نے مد لوک ابی السفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہوالی کے ساتھ آیا اور میں سلمان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر بھیرا ان دونوں راویوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس جگہ سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تھا ہم نے دیکھا اوس جگہ سر سیاہ تھا اور اس کے ماسوا جتنا سر تھا وہ سفید ہو گیا تھا۔

ابن سعد اور ابن منکدہ اور بخاری اور بیہقی اور ابن عساکر نے عطا مولیٰ اسائب بن یزید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اسائب کا سر کھوپری سے پیشانی تک سیاہ تھا اور سر کا باقی حصہ سفید تھا میں نے کہا اے میرے مولیٰ میں نے آپ کے سے تعجب خیز بال کسی کے نہیں دیکھے اسائب نے کہا اے میرے بیٹے تو کیا جانتا ہے کہ یہ بال ایسے کسوا سطے میں واقعہ بھیہ ہے کہ میرے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے میں اوس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے مجھ سے پوچھا

لوگوں میں نے کہا میں سائب بن زید بن آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور یہ دعا دی بارک اللہ فیک یہ سر کبھی سفید نہ ہوگا۔

بخاری نے تاریخ میں اور بیہقی نے یونس بن انس کے طریق سے روایت کی ہوا انھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہو کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اس وقت میں دو ہفتہ کا لڑکا تھا مجھ کو آپ کے پاس لوگ لائے آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور میرے واسطے برکت کی دعا فرمائی اور فرمایا کہ اس کا نام میرا نام رکھو اور اس کی کنیت میری کنیت رکھو اور آپ نے جو وقت حج الوداع ادا کیا اس وقت میں دس سال تھا یونس نے کہا کہ میرے باپ نے اتنی عمر پائی کہ اون کی کل شہر سفید ہو گئی اور جس جگہ اون کے سر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک رکھا تھا وہ جگہ اون کے سر کی سفید نہیں ہوئی تھی اور نہ اون کی ڈاڑھی کی جگہ سفید ہوئی تھی اور طبرانی نے محمد بن فضالہ انطفری سے اس حدیث کی شش برابر روایت کی ہے۔

بخاری نے اپنی معجم میں اور بیہقی نے ابی الوضائہ بن سلیمان الجہنی کے طریق سے روایت کی ہوا انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے عمرو بن تغلب الجہنی سے روایت کی ہو کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا میں سلمان ہو گیا آپ نے اپنا دست مبارک میرے چہرہ پر پھیرا عمرو بن تغلب مر گئے اور یہ حال تھا کہ اون کی سو برس کی عمر ہو گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے چہرہ اور سر کے جن بالوں پر دست مبارک پھیرا تھا کوئی بال سفید نہیں ہوا تھا۔

طبرانی اور ابن السکین نے مالک بن عمیر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے سر اور چہرہ پر رکھا انھوں نے اتنی عمر پائی کہ اون کا سر اور ڈاڑھی سفید ہو گئی اور جس جگہ اون کے سر اور ڈاڑھی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک رکھا تھا سفید نہیں ہوئی۔

زبیر بن بکار نے (اخبار مدینہ) میں محمد بن عبد الرحمن بن سعد سے یہ روایت کی ہو کہ نبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبادہ بن سعد بن عثمان الزرقی کے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اون کے لئے دعا کی عبادہ ایسے حال میں مرے کہ اسی برس کے سن میں تھے اور وہ بوڑھے نہیں ہوئے تھے اور اون کا سر سفید نہیں ہوا تھا۔

ابن عساکر نے اور اسحاق الرطبی نے اپنے (فوائد) میں بشیر بن عقرتہ الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہر جبکہ میرا باب جنگ احد میں قتل کیا گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میں اور تھا آپ نے مجھ سے فرمایا تم کیوں روتے ہو کیا تم اس امر سے خوشنود نہیں ہوتے ہو کہ میں تمہارا باپ ہوؤں اور عائشہ رضہ تمہاری ماں ہوں آپ نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا آپ کے دست مبارک کا اثر میرے سر میں بیکہ ہو کہ سیاہ ہو اور باقی سر سفید ہو اور میں گند زبان تھا اور اسحاق کی روایت میں بیکہ لفظ ہے کہ میری زبان میں گرہ تھی میں صاف طور سے بات نہیں کر سکتا تھا آپ نے اوس میں لعاب دہن مبارک ڈال دیا کہ جو زبان میں تھی کھل گئی اور آپ نے مجھ سے پوچھا تمہارا کب نام ہو میں نے کہا بکیر ہو آپ نے شکر فرمایا بلکہ تمہارا نام بشیر ہے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح کہا ہے حلی بن احمد کے طریق سے ابی زید الانصاری سے روایت ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر اور دائرہ ہی پر اپنا دست مبارک پھیرا پھر آپ نے یہ دعا کی اللہم جملہ راوی نے کہا وہ ایک سو نو سنہ کو پہنچے اون کی دائرہ ہی میں کسی قسم کی سفیدی نہ تھی اور اون کا چہرہ شگفتہ اور فراخ تھا اور نہیں سکڑا تھا یہاں تک کہ وہ حرکتے ابن ابی شیبہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی نہیک الازدی کے طریق سے ابی زید الانصاری عمر بن الخطاب سے روایت کیا ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی مانگا میں آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور پانی میں ایک بال پڑا ہوا تھا میں نے اوس کو نکال ڈالا

پھر من نے آپ کو وہ پانی دیدیا آپ نے میرے واسطے یہ دعا کی اللہم حملہ راوی نے کہا میں نے
 بوزید کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ترانے برس کے تھے اور اون کے سر اور دائرہ میں کوئی
 سفید بال نہ تھا۔

بیہقی نے شماسہ کے طریق سے انس رحم سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم کی ریش مبارک کی اصلاح کی آپ نے اوس کے واسطے یہ دعا کی اللہم حملہ اوس کے
 بعد کہ اوس کی دائرہ ہی سفید تھی سیاہ ہو گئی۔

عبدالرزاق نے معمر سے اور معمر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی نے نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوٹنی دوہی آپ نے اوس کے لئے یہ دعا کی اللہم حملہ اوس کے
 بال سیاہ ہو گئے یہاں تک کہ سیاہی میں یہاں سے اور وہاں سے زیادہ شدید ہو گئے معمر نے کہا ہے
 کہ قتادہ کے سوا بھی میں نے سنا ہے وہ راوی ذکر کرتا تھا کہ وہ شخص نو دہ برس زندہ رہا اور اوس
 کے بال سفید نہیں ہوئے اس حدیث کی روایت ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد نے مرسل حدیث
 میں کی ہے اور بیہقی نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ماقبل کی
 حدیث کے واسطے شاہد ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس آیت کے بیان
 میں ہے جو آپ کے دست مبارک کے اثر سے شفا ہوتی تھی اور
 جھمکا ہٹ اور خوش بو پیدا ہوتی تھی اور بال اوگتے تھے

احمد نے اور بخاری نے (تاریخ) میں اور ابن سعد اور ابویعلیٰ اور بغوی نے اور حسن ابن
 سفیان نے اپنی (مسند) میں اور طبرانی اور بیہقی نے خطلہ بن حذیم سے یہ روایت
 کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اون کے سر پر پھیرا اور اون کے
 واسطے فرمایا بورک فیک ذبال نے کہا ہے کہ میں نے خطلہ کو دیکھا کہ اون کے پاس ایسی بکری

جس کے تہنوں پر ورم ہوتا اور اونٹ اور آدمی جبکہ ورم ہوتا لائے جلتے تھے وہ اپنے ہاتھ پر تھوکتے اور کبھی اور اونٹ اور آدمی کے ورم اور گرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سچے کہتے بسم اللہ علیٰ اشیرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اونٹ اور آدمی ہاتھ پھیرتے پھر ورم کی جگہ پر ہاتھ پھیرتے ورم چلا جاتا۔

بیہقی نے ابو العلاء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قتادہ بن یحییٰ کے مرض میں میں نے اون کی عیادت کی ایک مرد موخر مکان سے گزرا میں نے اوس کا عکس قتادہ کے چہرہ میں دیکھا جیسے آئینہ میں دکشا اون کے چہرہ کی چمک اس لئے تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا تھا اور کمتر اتفاق ہوتا کہ میں اؤ کو دیکھتا مگر میں اون کو ایسے حال میں دیکھتا تھا گویا اون کے چہرہ پر روغن ہو۔

بخاری نے (تاریخ) میں اور بغوی اور ابن منذر اور ابو نعیم اور ابن شاپین نے اور ثابت نے (دلائل) میں بہت سے طریقوں سے بشر بن جاحیہ سے روایت کی جو وہ اپنے باپ معاویہ بن ثور کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اون کے چہرہ اور سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اون کے واسطے دعا کی بشر کے چہرہ میں آپ کے ہاتھ پھیرنے کی وجہ سے ایسا اثر تھا جیسے گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی ہوتی ہے اور بشر کسی شجر پر ہاتھ نہیں پھیرتے تھے مگر اوس کو صحت ہو جاتی تھی۔

ابن شاہین نے خزمیہ بن عاصم العکلی سے روایت کی ہے کہ خزمیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اون کے چہرہ پر پھیرا اون کا چہرہ ہمیشہ تازہ رہتا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

طبرانی نے (کبیر اور اوسط) میں حیدر سند سے اور بغوی نے ام عاصم عتبہ بن فرقہ کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عتبہ کے پاس ہم چار عورتیں تھیں ہم میں سے کوئی عورت نہ تھی مگر وہ خوشبو کے استعمال میں کوشش کرتی تھی تاکہ وہ اپنی صاحبہ سے زیادہ خوشبودار ہو اور عتبہ خوشبو کو

چھوٹے نہ تھے حال یہ تھا کہ ہم لوگوں سے خوشبو میں وہ زیادہ تھوڑا اور عقبہ حبوت آدمیوں کی طرف جلتے تو آدمی یہ کہتے تھے کہ ہم نے عقبہ کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ خوشبو نہیں سونگھی ہم سب عورتوں نے عقبہ سے اس خوشبو کے باب میں پوچھا عقبہ نے کہا مجھ کو سرخ باوہ پاجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہو گئی میں نے اس بیماری کی شکایت آپ سے کی آپ نے مجھ سے کپڑے اتارنے کے واسطے امر فرمایا میں برہنہ ہو گیا اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا اور اپنی شرمگاہ پر میں نے اپنا کپڑا ڈال لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک پر پھونکا پھر آپ نے اپنا دست مبارک میری پیٹھ اور پیٹ پر رکھا اوس روز سے یہ خوشبو مجھ سے مہکتی رہتی ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے واثل بن حجر سے روایت کی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کرتا تھا یا میری جلد آپ کے دست مبارک سے چھو جاتی میں تین دن کی بعد پانچھ میں مشک کی بو سے زیادہ خوشبو پہناتا تھا۔

بیہقی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد بنی لیث سے تھا جس کا نام فراس بن عمرو تھا اوس کے سر پر شدید درد تھا اوس کا باپ اوس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کی آنکھوں کے درمیان جو پوست ہوا اوس کو پکڑ کر کہینچا جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیں تھیں اوس کی پیشانی سے ایک بال اٹھا اور اوس کا درد سہ جاتا رہا اور اوس کو پھر درد سر نہ ہوا ابو الطفیل نے کہا میں نے اوس بال کو دیکھا گویا وہ سیئی کا بال تھا ابو الطفیل نے کہا کہ فراس نے اہل حوراء کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر خروج کا قصد کیا اوس کے باپ نے اوس کو پکڑا اور باندھ ڈالا اور قید کر دیا وہ بال گر پڑا فراس پر بال کا گر جانا دشوار ہو گیا آدمیوں نے اوس سے کہا کہ اوس سب سے یہ بال گر پڑا کہ تو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کا قصد کیا تھا تو جید توبہ کر اوس نے توبہ کی

ابو الطفیل نے کہا میں نے اوس بال کو او گنے کے بعد دیکھا تھا جو گر گیا اور پھر میں نے اوس بال کو دیکھا جو وہ اوگنا۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اوس کے ایک بیٹا پیدا ہوا وہ مرد اپنے اوس بیٹے کو آپ کے پاس لایا آپ نے اوس کے واسطے برکت کی دعا کی اور آپ نے اوس کی پیشانی بکڑی اوس کی پیشانی سے ایک بال اوگنا گویا وہ بال گھوڑے کا بہت موٹا بال تھا وہ لڑکا جوان ہو گیا جبکہ خواجہ کا زمانہ تھا تو وہ اونکا مطیع ہو گیا اوس کی پیشانی سے دو بال گر پڑا ہم لوگوں نے اوس کو نصیحت کی اور ہم نے اوس سے کہا کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت نہیں دیکھی جو وہ بال گر پڑا ہم اوس کو بھی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ اوس نے توبہ کی اللہ تعالیٰ نے بال کو اوس کے چہرہ میں پھر پھیر دیا اور ابن سعد نے اپنے (الطبقات) میں کہا ہے کہ ہلب بن یزید بن جدی سفیر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اوس کے سر پر مطلق بال تھے اپنے اوس کے سر پر دست مبارک پھیرا اوس کے سر میں بال اوگے اس لئے ہلب نام رکھا گیا۔

مدائنی نے اپنے رجال احادیث سے روایت کی ہے کہ اسید بن ابی ایاس کے چہرہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک پھیرا اور اپنا دست مبارک اون کے سینہ پر رکھا اسلم تاریک مکان میں داخل ہوتے وہ گھر روشن ہو جاتا تھا اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے بھی کی ہے

یہ باب دوسری آیت کے بیان میں ہے

حاکم نے حنظلہ بن قیس سے یہ روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن عامر بن کمر بن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گئے آپ نے اون پر لعاب دہن مبارک ڈالا اور قرآن شریف کی آیتیں اور دعائیں پڑھیں عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن مبارک کو ارائی سے پینے لگے آپ نے فرمایا کہ مجھ شخص لوگوں کو سیراب کرنے والا ہے وہ کسی زمین میں پانی کے واسطے تدبیر نہیں کرتے مگر اون کو پانی ظاہر ہو جاتا تھا یعنی جس زمین سے پانی نکلتے پانی نکل آتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی شریف کی آیت میں

بیہقی نے سعید بن المسیب سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہ
 زید بن خاریجہ الانصاری پھر بنی الحارث بن الخزرج سے جو تھے اونھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں وفات پائی اون پر کپڑا ڈھانپ دیا گیا پھر آدمیوں نے اون کے
 سینہ میں گھنٹہ یا گرج کی آواز سنی پھر اونھوں نے باتیں کیں کہا احمد احمد کتاب اول میں مذکور
 ہیں آپ صادق تھے آپ صادق تھے ابوبکر الصدیق اپنے نفس کے معاملہ میں ضعیف تھے اور
 اللہ تعالیٰ کے امر میں قوی تھے ان کا ذکر اول کتاب میں ہر وہ صادق تھے وہ صادق تھے۔
 عمر بن الخطاب قوی امین تھے ان کا ذکر اول کتاب میں ہر وہ صادق تھے وہ صادق تھے عثمان
 بن عفان آنحضرت کے راستوں پر چار سال ان کی خلافت کے گزر گئے ہیں اور وہ
 باقی رہ گئے ہیں فتنے آگئے اور شدید نے ضعیف کو کھالیا اور قیامت قائم ہو گئی اور تم لوگو
 کے جیش سے تمھارے پاس بیراریس کی خبر آئی اور بیراریس کیا شے ہے۔ پھر ایک مرد خط میں
 سے مرگیا اور وہ اپنے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا اوس کے سینہ میں گھنٹہ یا گرج کی آواز سنی گئی
 پھر اوس نے باتیں کیں اور کہا کہ بنی الحارث بن الخزرج کے بھائی نے (جس کا اوپر کی حدیث میں
 ذکر ہوا ہے) سچ کہا ہے سچ کہا ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ بیراریس کے باب میں یہ امر ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگشتری لی تھی وہ آپ کے دست مبارک میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت
 ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ
 میں تھی پھر وہ انگشتری حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی یہاں تک کہ حضرت عثمان
 کی خلافت سے چھ برس گزر گئے کہ وہ خاتم بیراریس میں گر گئی اوس کے گرنے کے وقت اون کے
 اعمال اون سے تغیر ہو گئے اور فتنوں کے اسباب ظاہر ہوئے جیسے زید بن خاریجہ کی زبان سے کیا
 گیا تھا یہاں تک بیہقی کا قول ہے اور اس حدیث کو بخاری رحمہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتری آپ کے دست مبارک میں تھی اور آپ کے بعد حضرت
 ابوبکر الصدیق کے ہاتھ میں تھی اور حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھی جبکہ

حضرت عثمان تھے وہ بیر ایس پر بیٹھے اور انگوٹھی نکال لی اور اس سے کھینچنے لگے وہ بیر ایس میں گر پڑی انس بن نے کہا کہ تین روز تک ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جاتے آتے تھے اور کنوے کا پانی نکالاجاتا تھا ہم نے انگشتی نہیں پائی بعض علما نے کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی میں اس قسم کے اسرار میں سے ایک شے تھی جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتی میں تھی اس لئے کہ جبکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی انگشتی کو گم کیا تھا اور انکی حکومت اور ملک زائل ہو گیا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتی مبارک کو کھو دیا تو ان کا املافت اون پر اتر ہو گیا اور خروج کرنے والوں نے اون پر خروج کیا اور انگشتی کا گم ہونا اون فتنوں کی ابتدا ہوئی جو حضرت عثمان کے قتل تک پہنچی اور وہ فتنے آخر زمانہ تک متصل رہے۔

یہ باب دوسری آیت خاتم کے بیان میں

ابن عساکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ میری اس انگشتی پر محمد بن عبد اللہ نقش کر اور وہ کل انگشتی چاندی کی تھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقاش کے پاس آئے اور اس سے کہا اس پر نقش کھود دے اس نے کہا میں کھو دوں گا مگر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے نقش کھودنے پر ایک شرط کی اس نقاش کو ایسے حال میں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ پھیر دیا تھا اس نے (محمد رسول اللہ) نقش کر دیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا میں اس کے کھودنے کے واسطے تجھ کو امر نہیں کیا تھا نقاش نے کہا اللہ تعالیٰ نے میرا ہاتھ پھیر دیا واللہ میں نے ایسے حال میں اس کو لکھا کہ مجھ کو شعور نہ تھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تو نے سچ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ کو واقعہ انگشتی سے خبر کی آپ نے سن کر تبسم کیا اور فرمایا میں رسول اللہ ہوں۔

یہ باب منبر کی آیت کے بیان میں ہے

زبیر بن جبار نے (اخبار مدینہ) میں ولید بن ربیع سے روایت کی ہے کہ ہر کہ جس بدن معاویہ نے منبر میں زیادتی کی اوس دن ایسا کسوف شمس ہوا کہ سارے دیکھے گئے۔

یہہ اون معجزوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معانی کو صورت جسمانی میں ملاحظہ فرمایا ہے

یہہ باب اس بیان میں ہے کہ آپ نے رحمت اور سکینہ کو دیکھا حاکم نے اس حدیث کی روایت سلمان سے کی ہے اسکو حدیث صحیح کہا ہے وہ ایک ایسی جماعت میں تھے کہ اہل جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگوں کی طرف گزرے اور اون کی طرف قصد التشریف لائے یہاں تک کہ اون کے پاس پہنچ گئے وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے ذکر سے رک رہے آپ نے اون سے پوچھا تم لوگ کیا کہہ رہے تھے میں نے دیکھا کہ تم لوگوں پر رحمت نازل ہو رہی تھی میں اس امر کو دوست رکھا کہ رحمت میں تمہارا میں شریک ہو جاؤں۔

ابن عساکر نے سعد بن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مجلس میں تھے آپ نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی پھر آپ نے اپنی نگاہ نیچے کر لی پھر آپ نے نگاہ کو اٹھایا کسی نے آپ سے اس امر کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ یہ اہل مجلس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے تھے ان لوگوں پر وہ سکینہ نازل ہوئی جس کو فرشتے اٹھا رہے تھے اور وہ ایک قبۃ کی مثل تھی جبکہ وہ سکینہ اون سے قریب ہوئی تو ایک مرد نے جواب میں مجلس سے تھا ایک باطل بات کہی وہ سکینہ اون لوگوں سے اٹھالی گئی۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

باب

بخاری نے (تاریخ) میں ابو بقیہ اور ابو نعیم اور ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں ایسے حال میں مسجد کی طرف گیا کہ مسجد میں ایک

ایک قوم تھی جو اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا مانگ رہی تھی آپ نے مجھ سے پوچھا جو شخص میں
اون کے ہاتھ میں دیکھتا ہوں کیا تم دیکھتے ہو میں نے پوچھا ان کے ہاتھ میں کیا شے ہے
آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں نور ہے میں نے آپ سے عرض کی کہ آپ دعا فرمائیے
کہ اللہ تعالیٰ وہ نور مجھ کو دکھلا دے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے وہ نور مجھ کو دکھلا دیا۔

باب

ابن عساکر نے ابی الاحوس حکیم بن عمیر الغنسی سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حنظل اور بے دروازوں کے بند کر دینے کے واسطے امر فرمایا یہ فرمایا کہ باب
ابوبکر کو بند کر دو بحالت خود رہنے دو ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ نہیں ہے
مگر اس پر ظلمت ہے مگر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جو دروازہ ہر اس پر نور ہے۔

ابن عساکر نے مقدمہ سے روایت کی ہے کہ کہ ہے کہ عقیل بن ابی طالب اور ابوبکر رضی اللہ عنہما
عنہما نے آپس میں گالی گالج کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ رہے ہو گئے اور فرمایا کیا
تم لوگ میرے صاحب کو پیچھے ڈو گے تمہاری شان اور اس کی شان میں بٹا فرق ہے واللہ تم
لوگوں میں سے کوئی مرد نہیں ہے مگر اس کے گھر کے دروازہ پر ظلمت ہے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جو
دروازہ ہے اس پر نور ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تپ کو دیکھا اور
تپ کا کلام آپ نے سنا

ابن سعد اور بیہقی نے ام طارق سے جو سعد کی مولاہ ہر روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور اذن چاہا سعد چپ ہو رہے پھر آپ نے اذن چاہا سعد چپ
رہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹپ کے چلے گئے ام طارق نے کہا سعد نے مجھ کو آپ
کے پاس بھیجا اور یہ کہا بھیجا کہ ہم کو منع نہیں کیا کہ ہم لوگ آپ کو اذن دین مگر اس امر نے کہ
ہم نے یہ ارادہ کیا کہ آپ کو اذن سے ہماری عزت افزائی فرما دین راوی نے کہا میں نے

دروازے پر ایک آواز سنی کوئی اذن چاہتا ہے اور میں کسی شخص کو نہیں دیکھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تو کون ہے اوس نے جواب دیا میں ام قندم آپ نے فرمایا لا مرحبا لک ولا اہلاً کیا تو اہل قبائلی طرف جانے کا ارادہ کرتی ہے اوس نے کہا بیشک آپ نے اوس سے فرمایا کہ اہل قبائلی کے پاس چلی جا۔

بیہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس آئی اور آپ کے پاس آنے کے واسطے اوس نے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا میں ام قندم ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اہل قبائلی کے پاس جانے کا ارادہ کرتی ہے اوس نے کہا ہاں جابر نے کہا اہل قبائلی کو تب لگئی اور تب سے اونھوں نے سختی دیکھی اور آپ سے تب کی شکایت کی اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کے پاس تب پہنچ گئی آپ نے فرمایا اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ تب دفع ہو جائے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اوس کو دفع کر دیگا اور اگر تم چاہتے ہو تو تمھارے واسطے ذنوب سے طہارت ہوگی اہل قبائلی نے کہا ہم چاہتے ہیں تمھارے واسطے طہور ہو اور تب رہے۔

بیہقی نے سلمان سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ تب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کے واسطے اذن چاہا آپ نے اوس سے پوچھا تو کون ہے اوس نے کہا میں تب ہوں بنی کرشت کو قطع کرتی ہوں اور خون کو چوستی ہوں آپ نے اوس سے فرمایا تو اہل قبائلی کے پاس چلی جاتو اہل قبائلی طرف آئی اہل قبائلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسی حالت میں آئے کہ ان کے چہرے زرد تھے وہ لوگ تب کی شکایت کرتے تھے آپ نے اہل قبائلی سے فرمایا اگر تم لوگ چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے تب کو دفع کر دیگا اور اگر تم چاہتے ہو تو اوس کو چھوڑ دو تمھارے گناہ وہ ساقط کر دے گی یہ بات سنکر اہل قبائلی نے کہا بلکہ ہم اوس کو اوس کی حالت پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیہقی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

پاس آئی اور اوس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو اپنی ایسی قوم کی طرف بھیج دیجے جو آپ کے نزدیک پاک و دوست ہو آپ نے فرمایا قرآنصار کی طرف چلی جاتے انصار کی طرف گئی اور اون پر بٹ پڑی اور انصار کو پچھاڑ ڈالا انصار نے کہا یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری ٹھکانے واسطے دعا فرمائیے آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے تپ کو انصار سے دفع کر دیا یہی نے کہا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ یہ امر اون لوگوں میں واقع ہوا ہو جو انصار میں سے دوسری قوم ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنوں کا مشاہدہ کیا ہے

شیخین نے اسامہ بن زید سے اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہوں کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے آپ نے آدمیوں سے فرمایا جو بنو نضیر دیکھتا ہوں تم کو نہیں دیکھتے ہو جہاں جہاں فتنے واقع ہوں گے میں اون جگہوں کو دیکھتا ہوں۔

طبرانی نے بلال سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھائی اور یہ فرمایا سبحان الذی یسل علیہم الفتن ارسال القطر۔ طبرانی نے اسی حدیث کی مثل جبر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو دیکھا اور اوس کی باتیں سنیں

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے (شعب الایمان) میں زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اونہوں نے پانی پینے کے واسطے مانگا اون کے لئے پانی اور شہد لایا وہ پینا شروع کرے کہ اپنے اصحاب کو رولا دیا اصحاب نے پوچھا آپ کیوں روئے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے آپ کو دیکھا کہ اپنے نفس سے کسی شے کو دفع کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ اسوقت کسی شخص کو میں نے نہیں دیکھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ کس چیز کو آپ اپنے

نفس مبارک سے دفع فرما رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ مجھ دنیا پر جو میرے سامنے صورت پکڑ کے آئی ہے میں نے اس سے کہا مجھ سے پرے ہٹ پھر وہ میرے طرف پلٹی اور اس نے کہا اگر آپ مجھے چھوڑ دینگے تو لوگ کہ آپ کے بعد ہوں گے وہ مجھ سے ہرگز ہرگز فوت ہوں گے اور اس حدیث کی روایت بزار نے اس لفظ سے کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ دنیا نے مجھ پر احسان رکھا اور اپنا فضل اور زیادتی دکھائی میں نے اس سے کہا مجھ سے پرے ہٹ دنیا نے مجھ سے کہا سنئے آپ مجھ کو پانے والے نہیں ہیں۔

احمد نے زید بن عطاء بن سيار سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دنیا ایسی حالت میں آئی کہ سر سبز تھی اور شیریں تھی اور اس نے میرے واسطے سر اٹھایا اور میرے واسطے اوس نے زینت کی میں نے دنیا سے کہا میں تیرا ارادہ نہیں کرتا میں اوس نے مجھ سے کہا اگر آپ مجھ سے فوت ہو جاؤ میں گے آپ کے سوا جو لوگ ہیں وہ مجھ سے ہرگز نہیں بچھ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز جمعہ اور قیامت کو دیکھا ہے

بزار اور ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن ابی الدنیا نے حیدہ طبریٰ نے اس سے روایت کی ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اون کے ہاتھ میں ایک روشن آئینہ تھا جس میں ایک سیاہ رنگ تھا میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا شے ہے جبریل نے کہا کہ یہ جمعہ ہے آپ کا رب اوس کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہے تاکہ آپ کے اور آپ کے قوم کے واسطے عید ہو میں نے پوچھا کہ اس آئینہ میں یہ سیاہ رنگ کیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا یہ قیامت ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملکوت سموات اور ارض کی کبلی ہوئی پڑ پڑ

احمد اور طبرانی نے عبد الرحمن بن عائش انھری سے اونھوں نے ایک مرد سے جو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ہر روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صبح کو ایسے حال میں ہمارے پاس باہر آئے کہ آپ بہت مسرور تھے اور آپ کا چہرہ چمک رہا تھا ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا مجھ کو کہنے سے کوئی امر نافع نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ آج کی رات میرا رب میرے پاس احسن صورت میں آیا اور مجھ کو یا محمد کہنے کا راز میں نے کہا البیک ربی وصدق میرے رب نے مجھ سے پوچھا ملا اعلیٰ کس معاملہ میں مجھ کو بلایا میں نے کہا میں نہیں جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا یہاں تک کہ میں نے اوس ہاتھ کی خشکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پالی یہاں کہ جو چیزیں آسمانوں اور زمینوں کے درمیان تھیں وہ مجھ پر ظاہر ہو گئیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پھر یہ آیت شریفہ پڑھی وکذا لک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من المؤمنین اس حدیث کے بہت سے طرق ہیں جو وہ مطول ہیں۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں عبد الرحمن بن سابط سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے احسن صورت میں تجلی کی اور مجھ سے پوچھا کہ کس چیز میں ملا اعلیٰ نے مجھ کو اکیا ہر میں نے کہا اے سب مجھ کو اوس کا علم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اوس ہاتھ کی خشکی اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان پالی اللہ تعالیٰ نے مجھ سے کسی شے کو نہیں پوچھا گو میں نے اوس شے کو جان لیا اور اس حدیث کی روایت بزار نے ثوبان کی حدیث سے کی ہے اوس میں یون وارد ہے جو شے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اوس کی صورت مجھے نظر آئی۔ (یہ تحیل کی طور پر محسوس ہوا صورت خیالی دو طور سے ہوتی ہے یا خواب میں کسی شے کی صورت نظر آتی ہے یا کسی شے کے خیال کرنے سے بیداری میں اوس کی صورت ذہن میں محسوس ہوتی ہے اس حدیث میں لفظ خیال واقع ہوا ہے اس لئے یہ بھی تاویل کی گئی ہے) اور ابن عمر کی حدیث میں یون الفاظ ہیں کہ میں نے اپنے ناز پڑنے کی جگہ نماز پڑھی مجھ کو خواب آگیا میرے پاس میرا رب تبارک و تعالیٰ احسن صورت میں آیا اچھا حدیث اور اس حدیث

کی روایت طبرانی نے ابی امامہ کی حدیث سے کی جو اس میں یہ لفظ ہے کہ میرے پاس میرا رب احسن صورت میں آیا اور مجھ سے پوچھا کس معاملہ میں ملا اعلیٰ جبرائیل نے کہا میں نہیں جانتا میرے رب نے اپنا دست مبارک میرے دونوں چھاتیوں کے درمیان رکھ دیا دنیا و آخرت کے امر سے جس شے کا مجھ سے سوال کیا میں نے اپنے اوس خواب یا اپنے مقام میں اوس کو معلوم کر لیا۔
یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو برزخ اور بہشت اور دوزخ کے احوال پر آپ کو اطلاع ہوئی ہے اور آگے اس سے جو کچھ برزخ وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے یہ اوس کے سوا ہے

ابن ماجہ نے فاطمہ بنت الحسین کے طریق سے روایت کی ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ عنہ نے جبکہ وفات پائی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میں اس امر کو دوست رکھتی تھی کاش اللہ تعالیٰ اوس کو یہاں تک زندہ رکھتا کہ اپنی شیرخوارگی کی مدت پوری کر لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قاسم کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کاش مجھ کو اس کا علم ہو جاوے کہ قاسم کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی تو حضور اوس کا امر مجھ پر آسان ہو جاوے گا یعنی مجھ کو قتل ہو جائیگی آپ نے فرمایا اگر تم چاہتی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تم کو قاسم کی آواز سنادے گا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں یہ نہیں چاہتی بلکہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی تصدیق کرتی ہوں۔

احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اونہوں نے مشرکین کے اطفال کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو ادنیٰ آواز جو دوزخ میں جتنے ہیں سنوا دیتا ہوں۔

احمد اور بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

کے نخلستان میں تشریف لے گئے آپ نے اون مردوں کی آواز سنی جو بی تبار سے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں مر گئے تھے اپنی قبروں میں وہ عذاب دئے جا رہے تھے آپ گمبہر اگر نکلے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ عذاب قبر سے وہ پناہ مانگیں۔

مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہوا اس درمیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نجار کے بلغ میں اپنے بعلہ پر سوار تھے اور ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے بعد یکایک مر گیا قریب تھا کہ آپ کو گرامہ کو یکایک چھپے یا پانچ یا چار قبریں دیکھیں آپ نے پوچھا کون شخص ان قبروں کے اصحاب کو بھیجتا ہے ایک مرد نے کہا میں بھیجتا ہوں آپ نے پوچھا پھر لوگ کب مرے ہیں اس نے کہا یہ لوگ مشرک کی حالت میں مرے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ کہہ کر وہ اپنی قبروں عذاب میں مبتلا رہے اگر یہ مرد نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن نہیں کئے جاتے تو میں اللہ تعالیٰ سے ضرور یہ دعا کرتا کہ جو با عذاب قبر کی میں سنتا ہوں اللہ تعالیٰ شکوہ نہ دیتا۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو بزرگ پر گز رہے آپ نے فرمایا کہ یہ دو نون عذاب دئے جا رہے ہیں اور یہ دو نون گناہ کیسے ہیں عذاب نہیں دئے جاتے میں ان دونوں میں کا ایک اپنے پیٹیاں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چنل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ نے ایک ہری شاخ کھجور کی لی اور اس کو چیر کے دو کر لیا اور ہر ایک قبر پر ایک ایک کو رکھ دیا اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے یہ شاخیں قبروں پر کس واسطے رکھ رکھنے آپ نے فرمایا جب تک یہ شاخیں خشک نہ ہوں گی یقین ہے ان سے تخفیف عذاب قبر ہوگی۔

ابن جریر نے کتاب السنہ میں ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع النرقد میں تشریف لائے اور دو قبروں کے پاس جو نسا کی تھیں کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس جگہ فلان اور فلانی کو دفن کیا ہے یا آپ نے فرمایا فلان اور فلان کو تم نے دفن کیا ہے آدمیوں نے کہا بیشک ہم نے دفن کیا ہے آپ نے فرمایا کہ فلان اس وقت بھلا گیا ہے اور اس کو مار پڑ رہی ہے پھر آپ نے فرمایا قسم ہوا اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت

میں میری جان ہے اسکو ایسی مار ماری گئی ہے جس کو خلاق نے سنا ہے مگر انسان اور جنوں نے نہیں سنا اور اگر تمہارے دلوں میں تخلیق نہ ہوتی اور بانوں میں زیادتی کرنا نہ ہوتا تو جو امر کہ میں سنتا ہوں تم لوگ ضرور اس کو سنتے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ شخص اس وقت پٹا ہو کر نیچے فرما
قسم ہوا وراثت کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان پڑے شخص کو ایسی مار دے گی کہ اس کی کوئی ہڈی باقی نہیں رہی
ہے مگر منقطع ہو گئی ہے اور اس کی قبر آگ کو اڑا رہی ہے آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ
ان دونوں آدمیوں کا کیا گناہ ہے جو اس طور سے ان پر مار پڑ رہی ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص
میشاب سے نہیں بچتا تھا اور یہ شخص آدمیوں کا گوشت کھاتا تھا یعنی آدمیوں کی غیبت کرتا تھا
حاکم نے اس حدیث کو حدیث صحیح کہا ہوا اس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس دریا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ہلال بمقبع میں جا رہے تھے آپ نے پوچھا اے ہلال
جو بات میں سنتا ہوں کیا تم اس کو سنتے ہو ہلال رض نے عرض کی واللہ یا رسول اللہ میں
نہیں سنتا ہوں آپ نے پوچھا کیا تم اہل قبور کی آواز نہیں سنتے ہو جو عذاب دے جا رہی ہیں
بیہقی نے یعلیٰ بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ قبروں پر گئے میں نے ایک قبر میں ضغطہ کی آواز سنی میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میں نے ضغطہ کی آواز ایک قبر میں سنی آپ نے مجھ سے پوچھا اے یعلیٰ کیا تم نے ضغطہ
کی آواز سنی میں نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ یہ شخص تھوڑے امر میں عذاب دیا
جا رہا میں نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے فرمایا کہ یہ شخص تمامی کرتا تھا اور پیشاب سے نہیں بچتا تھا
احمد نے حسن سند سے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے ایک بدبو آؤٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے
پوچھا کیا تم جانتے ہو یہ کیسی بدبو ہے یہ بدبو اون لوگوں کی ہے جو ہوسنوں کی غیبت کیا کرتے تھے
اصحنا فی نے (ترغیب) میں جبریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے یہاں تک کہ ہم صحرا کی طرف چلے گئے یہاں

کہ ایک ایک شترسوار کو ہم نے دیکھا جو تیزی کے ساتھ سامنے سے آ رہا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا تم کہاں سے آ رہے ہو اوس نے کہا میں اپنے مال اور اولاد اور اپنے کنبہ کے پاس سے آ رہا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کہاں کا ارادہ کرتے ہو اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تو پہنچ گیا آپ نے اوس کو اسلام سکھلایا اوس کے اونٹ کا ہاتھ چوبوں کے سوراخ میں واقع ہو گیا اونٹ گر پڑا اور وہ سر کے بل اونٹ پر سے گرا اور اسی وقت مر گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے دو فرشتوں کو دیکھا وہ اوس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے ہیں اور ابن عباس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد کو قبر میں داخل کیا اور آپ دیر تک ٹھہرے رہے پھر آپ باہر نکلے اور آپ نے فرمایا اکل حور العین اونٹن کو آئین ہر ایک حور یہ کہتی تھی یا رسول اللہ ہماری تزویج اس شخص کے ساتھ کر دیجئے میں اوس کی قبر سے نہیں نکلا یہاں تک کہ ستر حوروں کے ساتھ میں نے اوس کی تزویج کر دی اس حدیث میں یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اختیار ہے کہ جس عورت کو جس حور عین سے چاہیں تزویج کر دیں جیسے کہ آپ کو یہ اختیار ہے کہ دنیا میں جس مرد کا دنیا کی جس عورت سے چاہیں تزویج کر دیں شیخین نے اسماؤ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسوف فتنہ کی نماز پڑھی پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شتا کی پھر اپنے فرمایا کہ ایسی کوئی شے نہیں ہے جو مجھ کو نہیں دکھائی گئی ہو مگر میں نے اوس شے کو اپنے اس مقام میں دیکھا ہے یہاں تک کہ میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

شیخین نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آفتاب کو کسوف ہوا آپ نے نماز کسوف خمس پڑھی پھر آپ نماز سے پلٹ کے آئے آؤمیون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا آپ اپنے مقام پر کوئی شے لے رہے تھے

پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہر گئے آپ نے فرمایا میں نے جنت کو دیکھا میں نے انگوروں کو خوشہ دیکھا کر لیا چاہا اگر میں وہ خوشہ لے لیتا جب تک دنیا باقی رہتی تم لوگ کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا میں نے آجکے دن دوزخ کو دیکھا ہر کسی ایسے در ماندہ کرنے والا منظر کو ہر گز نہیں دیکھا اور اکثر اہل دوزخ عورتیں تھیں۔

حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھی اور اپنا دست مبارک آگے بڑھایا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹا لیا ہم نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ جنت میرے سامنے پیش کی گئی میں نے جنت میں ایسی شاخیں لٹکی ہوئی دیکھیں جنکے خوشہ اور میوے قریب تھے میں نے یہ ارادہ کیا کہ اون میوہ جات میں سے میں کچھ لوں اور دوزخ میرے سامنے اتنی نزدیک تھا کہ میں اور میرے درمیان پیش کی گئی کہ میں نے اپنا سایہ اور تمہارا سایہ دوزخ میں دیکھا۔

شیخین نے عمران بن حصین سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں جنت سے مطلع ہوا میں نے اکثر اہل جنت فقر کو دیکھا اور میں دوزخ سے مطلع ہوا میں نے اکثر اہل دوزخ عورتوں کو دیکھا۔

حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے جنت میں قرأت سننے میں نے پوچھا یہ قاری کون شخص ہے مجھ سے کہا کہ یہ حارث بن النعمان ہے تمہارے نیکو کار لوگ ایسے ہیں تمہارے نیکو کار لوگ ایسے ہیں مجھ دو بار کہا۔

ابن عساکر نے ابو بکر بن عیاش کے طریق سے حمید سے اونھوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل کیا گیا میرے واسطے ایک قصر بلند کیا گیا میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے فرشتوں نے مجھ سے کہا یہ قصر عمر بن الخطاب کے واسطے ہے مجھ کو اس قصر میں داخل ہونے سے کسی شے نے منع نہیں کیا

مگر اسے عمر تمہاری غمخواری نے ابو بکر بن عیاش نے کہا میں نے حمید سے پوچھا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں وہ قصر دیکھا یا بیداری میں حمید نے کہا کہ خواب میں نہیں دیکھا بلکہ بیداری میں دیکھا۔

بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا کہ اسکی انٹریں دوزخ میں کہنچی جاتی تھیں اور عمر وہیلا وہ شخص جس نے سایہ کی ابتدا کی سایہ وہ اونٹنی جو تونکے نام چھوڑی جاتی تھی اور اوپر سواری نہیں کرتی تھی بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جہنم کو دیکھا بعض جہنم کا بعض کو کچل ڈالتا ہے اور میں نے عمرو کو دیکھا اسکی انٹریں کہنچی جاتی ہیں عمر وہیلا وہ شخص جس نے سایہ کی ابتدا کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبریل علیہ السلام نے میرا تمہہ لکھا اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھلایا جس دروازہ سے میری امت داخل ہوگی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس امر کو درست رکھتا کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا یہاں تک کہ میں اس دروازہ کو دیکھتا آپ نے فرمایا سنو میری امت کے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کا اول تم ہو گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خضر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام جمع ہوئے۔

ابن عدی اور بیہقی نے کثیر ابن عبد اللہ بن عمرو بن عوف سے اور بخاری نے اپنے باپ سے ان کے باپ نے ان کے دادا سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے آپ نے مسجد کے اوسط طرف سے کلام سنایا ایک آپ نے سنا کہ ایک کہنے والا کہتا تھا اللہم اعنی علی یا یغنی ماعوفتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے جسوقت یہ دعا سنی آپ نے فرمایا اس دعا کی ہر دعا کے ساتھ شریک کیوں نہیں کہتے
 ہو اور اس مرد نے کہا اللھم ارزقنی شوق الصالحین الی ما شوقتم الیہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے انس رضی سے کہا کہ اس مرد کے پاس جاو اور اس سے کہدو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہتے ہیں کہ تم میرے واسطے مغفرت کی دعا کرو انس رضی نے اور اس مرد کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیام پہنچا دیا اور اس مرد نے پوچھا اے انس کیا تم رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے میرے پاس آئے ہو انس نے کہا بیشک اس مرد نے کہا تم جاو
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل انبیاء پر ایسی
 فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینہ کو کل مہینوں پر فضیلت دی ہے اور آپ کی امت کو
 کل انبیاء کی امتوں پر فضیلت دی ہے جیسے روز جمعہ کو کل دنوں پر فضیلت دی ہے اور آپ کی امت کے
 دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے یکایک دیکھا کہ وہ خضر علیہ السلام ہیں۔

دارقطنی نے (افراد) میں اور طبرانی نے (اوسط) میں اور ابن عساکر نے تین طریقوں سے انس رضی
 سے روایت کی ہے کہ کہتے ہیں کہ ایک رات میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ باہر گیا میرے
 پاس وضو کا پانی تھا آپ نے سنا کہ ایک دعا مانگنے والا یہ دعا مانگ رہا تھا اللھم غفر لی یا عیسیٰ
 خوفتم منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے انس وضو کا پانی رکھ دو اور اس
 مرد کے پاس جاو اور اس سے کہو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ دعا
 کرو کہ اللہ تعالیٰ اس امر میں آپ کی اعانت کرے جس امر کے ساتھ آپ کو رسالت پر مبعوث
 کیا ہے اور آپ کی امت کے واسطے یہ دعا کرو کہ اونکا نبی جو چیز امر حق سے اون کے واسطے لایا ہے
 اہل امت اس پر عمل کریں انس نے کہا میں اس مرد کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا
 اس مرد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحبا اور میں اس امر کا حق تھا کہ میں
 آپ کے پاس آتا میرا سلام تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہدو اور آپ سے

یہ کہہ دو کہ خضر آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کل نبیوں پر آپ کو ایسی فضیلت دی ہے جیسے رمضان کے مہینہ کو باقی مہینوں پر فضیلت دی ہے اور آپ کی امت کو کل امتوں پر ایسی فضیلت دی ہے جیسے جمعہ کے دن کو باقی دنوں پر فضیلت دی ہے جبکہ میں نے اس طرف سے جو خضر علیہ السلام تھے پیٹھے پھیری میں نے سنا وہ یہ کہتے تھے اللہم اجعلنی من ہذہ الامم الخیرۃ علیہا۔

ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے یکایک ہم نے خنکی اور ایک ہاتھ دیکھا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ یہ سردی جو ہم نے دیکھی کیسی سردی ہے اور یہ کیسا ہاتھ ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا تم لوگوں نے سردی اور ہاتھ کو دیکھا ہم نے عرض کی بیشک آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام تھے انہوں نے مجھ کو سلام کیا۔ اور ابن عساکر نے اس حدیث کی روایت دو طرح سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کی ہے۔

باب

ابن عساکر نے زہری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ مجھ کو قوم عاد کے مردوں میں سے ایک مرد کو دکھلائے اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے ایک ایسے مرد کو دکھلایا جس کے دونوں پاؤں مدینہ میں تھے اور اس کا سر ذوالحلیفہ میں تھا۔

باب

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے امینہ بن مخنف سے یہ روایت ہے کہ ایک مرد کھانا کھا رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ رہے تھے اس نے کہا میں پر بسم اللہ نہیں کہی تھی یہاں تک کہ وہ آخر کھانے میں تھا اس نے کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان اس مرد کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا یہاں تک کہ اس نے بسم اللہ کہی شیطان کے پیٹھے میں کوئی شے باقی نہیں رہی مگر اس نے اس کو قے کر دیا

یہ باب اولیٰ معجزات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے ملائکہ کو دیکھا اور انکی باتیں سنیں اور یہ معجزات اُن معجزات میں سے ہیں جن کا ذکر آگے نہیں آیا شیخین نے ابی عثمان النہدی کے طریق سے روایت کی ہے کہ مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ جبریل علیہ السلام ایسے حال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے کہ آپ کے پاس حضرت ام سلمہ تھیں حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کون شخص تھا ام سلمہ نے کہا وحیہ الہی تھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں گمان نہیں کیا مگر خاص وحیہ الہی کا یہاں تک کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ سنا آپ نے حضرت جبریل کی خبر دی راوی نے کہا میں نے ابی عثمان سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا ہوا ابی عثمان نے کہا اسامہ سے میں نے سنا ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ دیوں کے پاس باہر تھے آپ کے پاس ایک مرد آیا اور اس نے آپ سے پوچھا ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تو من بالحد و ملائکہ و کتابہ و رسلہ و تو من بالبعث اوس مرد نے پوچھا اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعبد اللہ ولا تشک بشیئہ و تقیم الصلوٰۃ و توی الزکوٰۃ و تقوم رمضان اوس مرد نے آپ سے پوچھا احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک اوس مرد نے آپ سے پوچھا قیامت کب ہے آپ نے فرمایا جس سے سوال کیا گیا وہ سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہیں ہے اور میں تکو قیامت کے شرائط سے خبر دیتا ہوں وہ شرطیں یہ ہیں کہ جہنم لوٹدی اپنی مالکہ کو جسے گی اور جس وقت سیاہ اونٹوں کے چرانہوں کے سمارتوں کے بنانے میں تھاول کریں گے اور پانچ چیزیں ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا ہر مگر اللہ تعالیٰ پھر وہ مرد پشت پھیر کے چلا گیا آپ نے آدمیوں سے فرمایا اوس کو پھیر کے لاؤ آدمیوں نے

شرائط
یعنی علامات
مسکین و غیر

جا کے دیکھا کوئی شہر نہیں دیکھی۔ آپ نے فرمایا یہ جبریل تھے اس لئے آئے تھے کہ آدمیوں کو اون کے دین کی تعلیم کریں۔

ابوموسیٰ المدینی نے (معرفۃ) میں تیم بن سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس در بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں گیا ایک ایک مرد آپ کے پاس سے پھر اوس نے اوس کی طرف ایسے حال میں دیکھا کہ وہ پیٹھ پھیر کے جا رہا تھا عمامہ باندھے ہوئے تھا اور اوس کو اپنے پیچھے چھوڑ رکھا تھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا آپ نے فرمایا یہ جبریل علیہ السلام تھے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حارثہ بن النعمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ کے ساتھ اوس وقت جبریل علیہ السلام تھے میں نے آپ کو سلام کیا اور میں چلا گیا جبکہ ہم بیٹھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اوس مرد کو دیکھا جو میرے ساتھ تھا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور اونھوں نے تمھارے سلام کا جواب دیا تھا۔

ابن شامین نے قاسم سے یہ روایت کی ہے کہ حارثہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ ایک مرد سے سرگوشی کر رہے تھے حارثہ بیٹھ گئے اور سلام نہیں کیا جبریل علیہ السلام نے آپ سے کہا اگر یہ مرد سلام علیک کرتا ہم اوس کے سلام کا جواب ضرور دیتے۔ ابن سعد نے حارثہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمر بھرمین میں جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا ہے ابن سعد اور طبرانی نے محمد بن عثمان سے اونھوں نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے کہ حارثہ بن عثمان کی بصر جاتی رہی تھی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس رضی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں تھا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس سے سرگوشی کر رہے تھے اوس وقت رسول اللہ میرے باپ کے ساتھ اعراض کرنے والے شخص کی مثل پیش آئے ہم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نخل کے چلے آئے میرے باپ نے مجھ سے کہا اے میرے پیارے بیٹے کیا تو نے اپنے چچا کے بیٹے کو نہیں دیکھا کہ مجھ سے اعراض کرنے والے شخص کی مثل پیش آیا میں نے کہا اے بابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد تھا آپ اوس سے سرگوشی کر رہے تھے عباس رضی اللہ عنہ کے آپ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے عبد اللہ سے ایسا کہا ایا کہا عبد اللہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کے پاس ایک مرد تھا جو آپ سے سرگوشی کر رہا تھا کیا آپ کے پاس کوئی شخص تھا آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ تم نے اوس مرد کو دیکھا میں نے کہا بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا وہ مرد جبریل علیہ السلام تھے اودھون ہی نے مجھ کو تم سے غافل کر دیا ابن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دوبار دیکھا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے واسطے دوبار دعا کی ہے۔

حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جبکہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کسی مخلوق نے جبریل علیہ السلام کو نہیں دیکھا مگر انہی ہو گئی مگر یہ کہ مخلوق میں سے نبی ہو تو نبی کو دیکھنے کے بعد جبر کا نقصان نہیں ہوتا ولیکن یہ امر یعنی نابینا ہونا تمہاری آخر عمر میں ہوگا۔

یہی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد انصاری کی عیادت کی جبکہ آپ اوس مرد کے مکان کے قریب میں پہنچے آپ نے سنا وہ مرد مکان کے اندر باتیں کر رہا ہے جبکہ آپ مکان میں داخل ہوئے تو آپ نے کسی کو نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد انصاری سے پوچھا کس کے ساتھ تم باتیں کر رہے تھے اوس مرد انصاری مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ایک داخل ہونے والا میرے پاس داخل ہوا آپ کے بعد میں نے کسی کو اوس مرد سے مجلس میں اکوٹ اور بات کرنے میں احسن نہیں دیکھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تم لوگوں میں سے بہت سے ایسے مرد ہیں کہ اگر ان میں کا کوئی اللہ تعالیٰ کی قسم کھاوے تو اللہ تعالیٰ اوس کو قسم میں پورا اقرار دے

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں گیا کہ آپ اپنا خنجر ایک مرد کے خنجر پر رکھے ہوئے تھے (یعنی سرگوشی کر رہے تھے) میں نے سلام نہیں کیا پھر میں پٹ کے چلا گیا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ سلام کرنے سے کون تم کو مانع ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو دیکھا آپ نے اوس مرد سے ایسی بات کی کہ اویوں میں سے کسی کے ساتھ ایسی بات نہیں کی مجھ کو بھیہ امر مکر وہ معلوم ہوا کہ آپ کی بات کو میں کاٹ دوں یا رسول اللہ وہ مرد کون شخص تھا آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے۔

حاکم نے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے جبریل علیہ السلام کو ایسے حال میں اپنے اوس حجرے میں کھڑا ہوا دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون سے سرگوشی کر رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ کون مرد ہر آپ تھے پوچھا کس مرد کے مشابہ سمجھتے ہو میں نے کہا وحیہ سے مشابہ ہر آپ نے فرمایا تم نے جبریلؑ کو دیکھا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نہیں بھیری مگر تھوڑی مدت یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اے عایشہ بھیہ حضرت جبریل علیہ السلام میں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا وعلیہ السلام خیر ابن ابی الدنیا اور ابن عساکر نے محمد بن المنکدر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر الصديقؓ کے پاس داخل ہوئے اون کو بیمار دیکھا آپ اون کے پاس سے نکلے اور حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے آپ حضرت عایشہ کو ابو بکر الصديقؓ کی بیماری کی خبر دیر ہے تھے یکایک ابو بکر الصديقؓ رہ آئے اور اون چاہ رہے تھے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اون کی آواز سن کر کہا کہ میرا باپ ہر ابو بکر الصديقؓ رضی اللہ عنہما میں داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر سے تعجب کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو جلد عافیت دے دی ابو بکر الصديقؓ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ دیر نہیں گزری مگر بھیہ کہ آپ میرے پاس سے گئے میں تھوڑی ٹیند سو یا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور اونھوں نے مجھ کو سعادۂ دیا میں کہرا ہو گیا اور میں اچھا ہو گیا۔

بیہقی اور ابن عباس نے حدیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہکو نماز پڑھائی پھر آپ چلے گئے میں آپ کے پیچھے گیا یکا یک ایک پیش آنے والا آپ کے سامنے آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اوس سامنے آنے والے کو دیکھا جو میرے سامنے آیا میں نے عرض کی بیشک میں نے دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ ملائکہ میں سے ایک فرشتہ ہے کہ اس سے پہلے زمین پر نہیں اترتا اوس نے اپنے رب سے اجازت لی اور آیا اور اوس نے مجھ کو سلام کیا اور مجھ کو بھیہ بشارت دیتا ہے کہ حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دونوں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ زہرا اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ سلم نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملائکہ مجھ سے سلام علیک کیا کرتے تھے جبکہ میں نیند کا استعمال کیا تو ان کا سلام مجھ سے منقطع ہو گیا جبکہ میں نے نیند کا استعمال ترک کر دیا تو ملائکہ پھر آنے لگے۔

ترمذی نے (تاریخ) میں اور بیہقی اور ابونعیم نے غزالہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عمران بن حصین ہکو یہ امر کرتے تھے کہ ہم گھر کو جھاڑیں اور صاف کریں اور ہم لوگ اسلام علیکم السلام علیکم کی آواز سنتے تھے اور کسی شخص کو نہیں دیکھتے تھے ترمذی نے کہا ہے کہ یہ ملائکہ کی ایک ابونعیم نے یحییٰ بن سعید القطان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہمارے پاس بصرہ میں مسیحی میں سے کوئی شخص عمران بن حصین سے افضل نہیں آیا اونکو تیس سال گزرے تھے کہ اونکو ملائکہ اون کے مکان کے اطراف سے سلام کرتے تھے۔

ابن سعد نے قتادہ سے یوں روایت کی ہے کہ ملائکہ عمران بن حصین سے مصافحہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اونھوں نے نیند کا استعمال کیا ملائکہ اون سے دور ہو گئے۔

شیخین نے براہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھا کرتا تھا اور اوس کے ایک جانب میں اکیلے گھوڑا بندھا ہوا تھا اوس مرد کو ایک ابر نے ڈانپ لیا اور وہ اوس کے نزدیک ہوتا تھا اور اوس کا گھوڑا بھاگنے لگا جبکہ صبح ہوئی وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کے پاس آیا اور آپ سے اوس نے واقعہ ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابرسکینہ تھا جو قرآن شریف کے سبب سے نازل ہوا تھا۔

شیخین نے اسید بن حفصیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ وہ رات میں سورہ بقرہ پڑھ رہے تھے اور اون کا گھوڑا بند ہوا تھا یکایک گھوڑا کو داوہ چپ مور ہے گھوڑا کو دے سے ٹھیر گیا اونھوں نے پڑھا گھوڑا پھر کو داوہ پڑھنے سے خاموش ہو گئے گھوڑا بھی کو دے سے ٹھیر گیا اونھوں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا یکایک او کو مثل ایکسا یا یا ابر کے دکھائی دیا جس میں مثل چراغوں کے تھے وہ ابر آسمان کی طرف چڑھ گیا یہاں تک چڑھا کہ اوس کو نہیں دیکھ سکے جبکہ صبح کو اٹھے تو اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا وہ ملائکہ تھے تمہارے پڑھنے کی آواز کے سبب سے قریب آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو آدمی ضرور او کو دیکھتے وہ آدمیوں سے نہیں جھپٹے اس حدیث کی روایت کے اسید سے دوسرے طریق بھی ہیں اور بعض طرق میں یہ وارد ہوا ہے اسے اسید تم پڑھو کو آل داؤد علیہ السلام کے فرامیر دے گئے ہیں اسید خوش آواز تھے۔ اور بعض طرق میں یہ وارد ہے وہ فرشتہ ہے وہ قرآن شریف سنتا ہے اوس کی روایت ابو نعیم نے کی ہے۔

ابو نعیم نے عاصم کے طریق سے زرارہ بن ابی وائل سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا کہ کہ اسید بن حفصیر نے کہا کہ میں نماز پڑھا تھا یکایک کوئی شرمیر سے پاس آئی اور اوس نے مجھ کے سایہ والا پھر وہ شرمیر اوپر اٹھ گئی میں صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو میں نے خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ سکینہ تھا جو نازل ہوا تھا قرآن کو سن رہا تھا۔

ابو عبید نے (فضائل القرآن) میں محمد بن جریر بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ مدینہ منورہ کے شیوخ نے اون سے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کہا کیا آپ نے ثابت بن قیس بن شماس کو نہیں دیکھا کہ شب بھراؤن کے مکان میں چراغ روشن کیے پڑے ہوئے سنکر فرمایا شاید اونھوں نے سورہ بقرہ کو بڑا ہوگا کسی نے ثابت سے اس واقعہ کو پوچھا اونھوں نے

کہا بن نے سورہ بقرہ پڑھی تو

ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہ ہر کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے ایک رات میں نے آپ کو گم کیا میں آپ کے ڈھونڈنے کے واسطے گیا یکایک میں نے دیکھا کہ معاذ بن جبل اور عبداللہ بن قیس کہڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں دونوں اصحاب نے کہا ہم کو علم نہیں ہے کہ آپ کہاں ہیں سو اس بات کے کہ ہم نے ایک آواز صرا کے اعلیٰ جانب سے سنی یکایک ایک آواز چلکی کی آواز کے مثل سنی گئی اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگئے اپنے فرمایا کہ ایک آنے والا میرے رب کے پاس سے میرے پاس آیا اور مجھ کو اس امر کے درمیان مختار کیا کہ میری آدمی امت جنت میں داخل ہو اور اس امر کے درمیان مختار کیا کہ میں اون کی شفا کروں میں نے شفاعت کو اختیار کیا۔

ابن ابی الدنیل نے (کتاب الذکر) میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ابی ابن کعب نے کہا کہ میں ضرور مسجد میں جاؤنگا اور ضرور نماز پڑھوں گا اور ضرور اللہ تعالیٰ کی مدد اور محبت سے کرونگا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کسی نے اون محمد سے نہیں کی ہے جبکہ ابی ابن کعب نے ہمارے پڑائی اور بیٹھے گئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کریں یکایک ابی ابن کعب نے ایک بلند آواز اپنے پیچھے سے سنی کہ کوئی یہ کھڑا ہے اللھم لک الحمد کلمہ ولک الملک کلمہ و بیک النجیر کلمہ والیک یرجع الامر کلمہ علانیۃ و سرہ لک الحمد اے علی کل شیء قدیر اغفر لی ما مضی من ذنوبی و اعصم فی ما بقی من عمری و ارزقنی اعمالاً زاکیۃ ترضی بہا معنی و تب علی لستہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے ابی ابن کعب نے آپ سے اوس واقعہ کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ دعا پڑھنے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔

بخاری اور بیہقی نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہو گئی اون کی بہن رو رہی تھیں اور یہ کہتی تھیں و اجلاہ وغیرہ وغیرہ ابن رواحہ کو جس وقت غشی سے

فاقہ ہوا اونھوں نے اپنی بہن سے کہا کہ تم نے میرے واسطے کوئی بات نہیں کہی مگر مجھ سے یہ کہنا
یہ یہ مایوسی ہو جیسے تمھاری بہن تکو کہتی ہو

ابن سعد نے ابی عمران الجونی سے یہ روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہو گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کے پاس آئے اور اپنے یہ دعائی اللہم ان کا
قد حضر اجل فیسر علیہ وان لم یکن حضر علیہ اجل فاشفعہ انھوں نے بیہوشی سے خفت پائی اور
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں واجیلہہ واطہرا کہتی تھی اور حال یہ تھا کہ فرشتہ نے بوسہ
کا بڑا ہتھوڑا اٹھایا تھا اور مجھ سے پوچھتا تھا کہ تو ایسا ہو جیسے تیری ماں تجھ کو کہتی ہو واجیلہہ
اگر میں فرشتہ سے ہاں کہتا تو وہ فرشتہ اوس ہتھوڑے سے مجھ کو مار دیتا۔

طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کی ہو کہا ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر بیہوشی طاری ہوئی مرنکی
خبر بیتہ والی عورتیں رونے کے واسطے کھڑی ہوئیں اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اون کے پاس تشریف لے عبد اللہ نے افاقہ پایا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھے بیہوشی طاری
ہو گئی اور عورتوں نے فریاد شروع کی اور ماتم کیا اور واغراہ اور واجیلہہ اور واطہرا کہنا
ایک فرشتہ کھڑا ہو گیا اوس کے ساتھ ایک بڑا ہتھوڑا تھا اوس ہتھوڑے کو میرے دونوں
پاؤں کے درمیان کیا اور مجھ سے پوچھا کیا تو ویسا ہو جیسے عورتیں تجھ کو واغراہ واجیلہہ
واطہرا کہتی ہیں میں نے اوس سے کہا میں ایسا نہیں ہوں اور اگر میں اوس سے ہاں کہتا
تو وہ مجھ کو ہتھوڑا مار دیتا۔

طبرانی نے حسن رض سے یہ روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل پر بیہوشی طاری ہو گئی اون کی
بہن واجیلہہ کہنے لگیں جبکہ معاذ رض نے بیہوشی سے افاقہ پایا تو اپنی بہن سے کہا آج کے دن
تم مجھ کو ہمیشہ کے لئے ایذا پہنچانے والی ہو گئی تھیں اون کی بہن نے کہا یہ امر مجھ پر دشوار
ہو تا کہ میں تکو ایذا دیتی معاذ نے کہا ایک فرشتہ سخت سرزنش کر رہا تھا جسوقت تم نے جواب
کہا اوس نے مجھ سے پوچھا کیا تم ایسی ہو جیسے کہتی ہو میں اوس فرشتہ سے یہ کہتا تھا میں ایسا نہیں ہوں

تکو نفع دیکھا جو قوت تم اپنے بستر پہ جاؤ تم آیت الکرسی کو پورا پڑھو اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ تمہاری ہمیشہ حافظ ہوگی ۱۰ رہنا رے پاس شیطان صبح تک نہ آویگا میں صبح کو اٹھا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا سنو اس نے آیت الکرسی کے باب میں تم سے سچ کہا اور وہ جھوٹا ہوا ہے ابو ہریرہؓ مکتو علوم ہر تم تین راتوں سے کس کے ساتھ خطاب کرتے ہو میں نے عرض کی مجھ کو نہیں معلوم آپ نے فرمایا کہ وہ غلطہ لیجانے والا شیطان ہے۔

نسائی اور ابن مردویہ اور ابونعیم نے ابوالمتوکل الناجی کے طریق سے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہر کہ ابو ہریرہؓ رض کے پاس صدقہ کے مکان کی کچی تھی اس مکان میں خر تھے ابو ہریرہؓ رض ایک دن گئے دروازہ کھولا ہے تھے اونھوں نے خرمون کو ایسی حالت میں دیکھا کہ ہاتھ بھر کے مقدار میں لئے گئے ہیں اور دوسرے دن اس مکان میں داخل ہوئے یکایک اونھوں نے دیکھا کہ ہاتھ بھر کی مقدار میں خر لئے گئے ہیں پھر تیسرے دن اس مکان میں داخل ہوئے اور یکایک دیکھا کہ پہلے کی مثل خر لئے گئے ہیں ابو ہریرہؓ رض نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی اون سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس امر کو دوست رکھتے ہو کہ اپنے اس صاحب کو کپڑا لو ابو ہریرہؓ رض نے عرض کی بیشک کپڑا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا جو قوت تم مکان کا دروازہ کھولو تو مجھ کہو۔

سبحان من یحکم الحمد ابو ہریرہؓ رض گئے اور اونھوں نے دروازہ کھولا اور مجھ کہہ سبحان من یحکم الحمد یکایک اونھوں نے اس کو اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا اے عدواند تو ہی چرانے والا ہے اس نے کہا ہاں مجھ کو چھوڑ دو میں پھر نہ آؤنگا میں خرمون کا لینے والا نہ تھا مگر جنوں میں کے اون اہلبیت کے واسطے جو فقیر ہیں ابو ہریرہؓ رض نے اس کو چھوڑ دیا وہ پھر دوسرے بار اور تیسرے بار آیا میں نے اس سے پوچھا کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ تو پھر نہ آوے گا آج تجھ کو میں چھوڑوں گا یہاں تک کہ تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤنگا اس نے کہا مجھ کو نہ لیجاؤ میں تم کو وہ کلمات

سکھاتا ہوں کہ اگر تم وہ کلمات پڑو گے تو جنوں میں سے کوئی تمہارے پاس پھر نہ آوے گا وہ کلمات آیۃ الکرسی ہے۔

تجاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اسی سند سے جس کے رجال ہر دو والے میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کے خرچے میرے سپرد کئے ہیں نے اون کو اپنے ایک غرض میں رکھ دیا ہر روز زمین اون میں کمی پاتا اس کی شکایت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا وہ شیطان کا کام ہو تم اوسکے انتظار میں رہو میں رات میں شیطان کے انتظار میں رہا جبکہ رات کا ایک ٹکڑا چلا گیا شیطان اوتا اور باقی کی صورت میں آیا جبکہ اوس غرض کے پاس کے دروازے پر پہنچا تو دروازے کے درزون میں سے اوس صورت کے غیر صورت میں گھسا اور خرمنوں کے پاس پہنچا اور اونکو نکلنے لگا میں نے اپنے کپڑے باندھے اور اونکو کمر سے باندھ لیا اور میں نے کہا اشہد ان لا اله الا اللہ وان محمد عبده ورسوله اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو صدقہ کے خرمنوں میں کو دپڑا ہی میں نے اوس کو پکڑ لیا اور میں نے یہ کہا کہ آدمی ان خرمنوں کے واسطے تجھ سے زیادہ حقدار تھے میں تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ضرور لیجاؤنگا اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ میں پھر نہ آؤنگا صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کہاں ہے میں نے عرض کی اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا ہے کہ پھر نہ آؤنگا آپ نے فرمایا وہ پھرنے والا ہو تم اوس کی تاک میں رہو میں دوسری رات کو اوس کی تاک میں رہا اونکو آکر پہلی رات کی مثل حرکات کئے اور میں نے بھی پہلے کی مثل کیا اوس نے مجھ سے یہ عہد کیا کہ پھر نہ آؤنگا صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ وہ پھرنے والا ہے میں تیسری رات کو اوس کی تاک میں رہا اوس نے پہلے کی مثل کیا میں نے اوس سے کہا اے اللہ تعالیٰ کے دشمن تو نے مجھ سے دوبار عہد کیا اور کچھ تیسری باری ہو اوس نے کہا کہ میں صاحبِ عیال ہوں اور میں تمہارے پاس نہیں آیا مگر

نصیبین سے اور اگر کوئی شہر میں ان خرمون کے سوا پاتا تو میں تمہارے پاس نہ آتا اور ہم لوگ تمہارے اس شہر میں رہتے تھے یہاں تک کہ تمہارے صاحب یعنی رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے جب کہ آپ پر دو آیتیں نازل ہوئیں ہم اس شہر سے بھاگ گئے اور ہم نصیبین میں واقع ہوئے وہ دونوں آیتیں تین بار کسی مکان میں نہیں پڑھی جاتی مگر اس مکان میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔ اگر تم میرا راستہ چھوڑ دیتے ہو تو میں تمکو وہ دونوں آیتیں سکھلا دیتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تمکو چھوڑ دیتا ہوں اس نے کہا ایک آیت الکرسی ہر اور دوسری آیت آخر سورہ بقرہ کے آمن الرسول آخر تک ہر میں نے اس کو چھوڑ دیا پھر صبح کو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا مگر وہ چھوٹا ہے۔

بیہقی نے بریدہ رخ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ میرا غلہ تھا اس میں کمی ظاہر ہوئی میں رات میں موجود تھا یکایک میں نے ایک غول کو دیکھا جو غلہ پر اوترامیں نے اس کو پکڑ لیا میں نے اس سے کہا تمکو نہ چھوڑ دوں گا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تمکو لے جاؤں گا اس نے کہا میں گریز کرتا ہوں تمکو چھوڑ دوں پھر نہ آؤں گی اس نے مجھ سے قسم کھائی میں نے اس کو چھوڑ دیا میں آیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا کہ اس نے جھوٹ کہا ہر اور وہ جھوٹی ہے وہ دوسرے بار آئی میں نے اس کو پکڑ لیا اس نے جیسے پہلے بار مجھ سے کہا تھا ویسے ہی کہا اور قسم کھائی کہ پھر نہ آؤں گی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اس نے جھوٹ کہا اور وہ جھوٹی ہے پھر وہ تیسرے بار آئی میں نے اس کو پکڑ لیا اس نے کہا مجھکو چھوڑ دو میں تمکو ایسی شے سکھاتی ہوں جو بوقت تم اسکو پڑھو گے تو ہم لوگوں میں سے کوئی تمکا مال کے پاس نہ آؤں گا جو بوقت تم اپنے بستر پر آرام کرو تو اپنے نفس اور اپنے مال پر آیت الکرسی پڑھو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے فرمایا اس نے آیت الکرسی کے باب میں سچ کہا اور وہ جھوٹی ہے

احمد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہر اس کو حسن کہا ہر اور حاکم نے روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہر اور ابونعیم نے ابویوب الانصاری سے روایت کی ہر کہ وہ بالا خانہ پر تھے اور غول آئی تھی اور خرے لیتی تھی اوس کی شکایت ابویوبؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے اون سے فرمایا جو قوت تم غول کو دیکھو تو اوس سے یہ کہو بسم اللہ اچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ غول آئی ابویوب نے ویسہی کہا اور اوس کو پکڑ لیا اوس نے کہا میں پھر نہ آؤنگی اوس کو چھوڑ دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا تمہارا قیدی کہاں گیا اونھوں نے کہا میں نے اوس کو پکڑا تھا اوس نے کہا میں پھر نہ آؤنگی میں نے اوس کو چھوڑ دیا آپ نے فرمایا وہ پھر آنے والی ہر ابویوب نے کہا میں نے اوس کو دو بار یا تین بار پکڑا ہر بار وہ یہ کہتی تھی میں پھر نہ آؤنگی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے وہ آنے والی ہر اوس نے تیسرے بار میں کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تم کو ایسی شے سکھاتی ہوں تم اوس کو پکڑو گے تو کوئی شے تمہارے پاس نہ آوے گی وہ شہ آیت الکفری ہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس نے آیت الکفری کے باب میں سچ کہا ہر اور وہ چھوٹی ہر۔

ابونعیم نے ابویوب رض سے دوسری وجہ سے روایت کی ہر کہا ہر کہ میرے بالا خانہ پر میرے خرے تھے میں اون کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ کم ہوتے جاتے تھے یہ واقعہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تم کل کے دن اون خرمن میں ایک بتی کو پاؤ گے تم اوس سے یہ کہو اچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبکہ دوسرا روز تھا میں نے اون خرمن میں ایک بتی پائی میں نے اوس سے کہا اچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتی سے وہ ایک بوڑھی عورت ہو گئی راوی نے ہاتھک حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے دوسری وجہ سے اس حدیث کی روایت عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے اونھوں نے اپنے باپ سے یوں کی ہے کہ ابویوب کا ایک بالا خانہ تھا پھر حدیث کو ذکر کیا اور حاکم نے تیسری وجہ سے ابن عباس سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابویوب کے پاس ایک عورت تھیں

یہ حدیث صحیح ہے
چونکہ اس میں
کوئی شک نہیں

اوترے ہوئے تھے اور ابویوب کا طعام ایک سلتہ میں تھا اور وہ سلتہ ایک کوٹھری میں
ہی کی ہیئت پر کوئی شے سوراخ سے آتی تھی اور سلتہ میں سے طعام لے لیتی تھی ابویوب نے اسکی شکایت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ وہ بتی غول ہر جوقت وہ آوے تو تم
یہ کہو غرم علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لا تبرحی وہ غول آئی ابویوب نے
اوس سے ویسہی کہا جیسے آپ نے فرمایا تھا اوس غول نے کہا مجھکو چھوڑ دو واللہ میں پھر نہ آؤں گی
حاکم نے اس کے بعد تمہ حدیث کو ذکر کیا ہے۔

طبرانی اور ابونعیم نے حید سند سے ابی اسید الساعدی سے روایت کی ہر اونھوں نے اپنے باغ کے
خرے توڑے اور اون کو غرفہ میں رکھ دیا ایک غول خرمون میں اون کے بالا خلدہ میں آتی جاتی تھی
اون کے خرمے چراتی تھی اور اون خرمون کو فاسد کر دیتی تھی اونھوں نے اسکی شکایت نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا اے اباسید وہ غول ہر تم اوس پر کان رکھو جوقت اوس کے
داخل ہونے کو تم سنو تو بسم اللہ جیسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو ابواسید نے ویسہی
کیا غول نے کہا اے ابواسید اس تکلیف سے مجھکو معاف کہو کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے پاس جاؤں۔ میں تمکو اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ اعتماد اور عہد دلاتی ہوں کہ میں پھر نہ آؤں گی
اور میں تمکو ایک آیت بتاؤں گی تم اوسکو اپنے برتن پر پڑھو جو چیز کہ برتن ڈھانی گئی ہوگی۔
وہ اوس پر ڈھنپی رہیگی نہ کھلے گی وہ آیت آیۃ الکرسی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنگم
فرمایا کہ اوس غول نے آیت کے باب میں سچ کہا اور وہ جھوٹی ہے۔

ابویعلیٰ اور حاکم نے روایت کی ہر اور اس حدیث کو صحیح کہا ہر اور بیہقی اور ابونعیم نے ابی ابن
کعب سے روایت کی ہر کہا ہے کہ اونکی ایک جگہ خرمے خشک کرنے کی تھی اوس میں خرمے تھے وہ
اوس کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے اونھوں نے خرمون کو ایسی حالت میں پایا کہ کم مور ہے تھے
ایک رات اونھوں نے اوسکی حراست کی یکایک اونھوں نے ایک جانور کو دیکھا جو ایک باغ
الرحمے کے مشابہ تھا ابی ابن کعب نے کہا میں نے اوس سے سلام علیک کی اوس نے سلام کا جواب

جواب دیا میں نے اوس سے پوچھا تو کیا چیز ہو گیا جنوں میں سے ہر یا انسان تو میں نے اوس سے
 جواب دیا میں جنوں میں سے ہوں میں نے اوس سے کہا تو اپنا ہاتھ مجھکو دے اوس نے
 اپنا ہاتھ مجھکو دیدیا کیا ایک میں نے اوس کے ہاتھ کو دیکھا کہ کتے کا ہاتھ ہے اور اوس چپکے
 کے سے بال میں میں نے اوس سے پوچھا کیا جن ایسے ہی پیدا کئے گئے ہیں اوس نے کہا کہ جنوں
 کو یہ علم ہے کہ او نہیں مجھ سے زیادہ سخت کوئی شخص ہنچ میں نے اوس سے پوچھا تو نے جو میل
 کیا ہے مجھکو اس پر کس شے نے برائی تھہ کیا اوس نے کہا ہمجو یہ خبر ہو چکی ہے کہ آپ ایک ایسے مرد
 ہیں جو صدقہ کو دوست رکھتے ہیں اس لئے ہم نے اس امر کو دوست رکھا کہ تمہارا طعام ہم بھی
 پائیں اوںھوں نے اوس سے پوچھا وہ کیا شے ہے جو ہم لوگوں کو تم سے چہڑا دے اوس نے کہا
 آیت الکرسی جو جبکہ صبح ہوئی ابی ابن کعب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور خبر کی آپ
 کہ خبیث نے سچ کہا ہے۔

ابو الشیخ نے (عظمتہ) میں ابو اسحاق سے روایت کی ہے کہ زید بن ثابت ایک رات باغ
 باغ کو گئے اوںھوں نے شور و غوغا سنا آدمیوں سے پوچھا یہ کیا شور و غوغا ہے جنات میں سے
 ایک مرد نے کہا ہمجو قحط سالی کی تکلیف ہوئی ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمہارے پہلوں میں
 سے مجھکو ہونچے تم خوشی سے ہمجو دوزید نے کہا بہتر ہے زید نے اوس سے پوچھا کیا تم ہمجو ایسی خبر کی
 خبر نہ سنے کہ تم لوگوں سے ہمجو وہ پناہ دے اوس نے کہا آیت الکرسی ہے۔

ابو عبید نے (فضائل القرآن) میں اور داعی اور طبرانی اور بیہقی اور ابوالنعمان ابن مسعود رحمہ سے
 یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد مدینہ شریف کے کوچوں میں سے ایک کوچہ میں شیطان سے لاشیطان
 نے اوس مرد سے کشتی لڑی شیطان کو اوس نے پچھاڑ ڈالا شیطان نے کہا مجھکو چھوڑ دو میں نکو ایسی
 کی خبر دوں گا جس سے تمکو تعجب ہوگا اوس مرد نے اسکو چھوڑ دیا شیطان نے پوچھا کیا تم سوڑ
 بقرہ پڑھا کرتے ہو اوس مرد نے کہا ہاں پڑھتا ہوں شیطان نے کہا کہ شیطان سورہ بقرہ میں سے
 کچھ چیزیں سننا ہر گز پٹ پھیر کے چلا جاتا ہے اور گدھے کی طرح گوز مارتا ہے اور ابن مسعود رحمہ سے

کسی نے پوچھا وہ مرد کون تھا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے
طبرانی نے حسن سند سے سدیہ مولانا حفصہ سے روایت کی کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب سے عمر رضی اللہ عنہ لائے شیطان اُن سے نہیں ملا مگر
اوند ہاگر پڑا

ابوشیخ نے (عظمتہ) میں اور ابو نعیم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے آپ نے عمار سے فرمایا تم جاؤ اور ہمارے واسطے پانی لے آؤ ہمارے شیطان اُن کے سامنے ایک حبشی غلام کی صورت میں آیا اور اُن کے درمیان حائل ہو گیا ہمارے اُس کو پچھاڑ ڈالا اور اُن سے شیطان نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں عمار نے اُس کو چھوڑ دیا پھر وہ آیا عمار نے دوسرے بار اُس کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا اور اُس نے کہا مجھ کو چھوڑ دو میں تمہارے اور پانی کے درمیان سے ہٹا جاتا ہوں اُنھوں نے چھوڑ دیا پھر وہ آیا اور عمار نے تیسرے بار اُس کو پکڑا اور پچھاڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ شیطان عمار اور پانی کے درمیان بصورت غلام حبشی حائل ہو گیا ہے اور اللہ تعالیٰ عمار کو اُس پر طہریٰ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ہم لوگوں نے عمار سے ملاقات کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا اُس سے ہم نے اُن کو خبر دی عمار نے کہا سنیئے واللہ اگر مجھ کو یہ معلوم ہوتا کہ وہ غلام حبشی شیطان ہے تو میں اُس کو ضرور قتل کر دیتا بیعتی نے اس حدیث کی روایت کی اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہا ہر کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنوے کی طرف مجھ کو بھیجا میں نے شیطان سے ملاقات کی جو انسان کی صورت میں شہادہ مجھ سے لڑا میں نے اُس کو پچھاڑ ڈالا میرے ساتھ ایک تہیل کی برابر تھیں اُس سے اُس کو پکھنے لگا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کنوے کے پاس عمار نے شیطان کو دیکھا اور اُس سے لڑے عمار نے کہا کچھ دیر نہیں گزری کہ

کہین پلٹے آیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ بیہقی نے کہا ہر کہ اس حدیث کی تائید ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول کرتا ہے کہ اہل عراق سے کہا تھا کیا تم لوگوں میں وہ عمار بن یاسر نہیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر شیطان سے چھڑایا تھا شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں نے یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کی روایت کلمہ ابن سعد اور ابن راہویہ نے اپنی سند میں عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رکبہ میں نے انسان اور جتوں سے جنگ کی جو ہم نے اون سے پوچھا جنوں سے تم نے کیونکر جنگ کی ہے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں اترے میں نے اپنا ڈول اور مشک لی تاکہ پانی بھر کے لاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم سنو تمہارے پاس ایک آنے والا آدھکا جو پانی بھرنے سے منکومع کر گیا جبکہ میں کنوے کے سر پر تھا یکایک میں نے ایک حبشی مرد کو دیکھا گویا وہ سخت جنگ آزمودہ تھا اور کہا واللہ آج کے دن تم اس کنوے سے ایک ڈول بھی نہ بھرو گے میں نے اوس کو اور اوس نے مجھ کو پکڑا میں نے اوس کو پھپھار ڈالا پھر میں نے ایک پتھر لیا اور اوس سے میں نے اوسکی ناک اور منہ کو توڑ ڈالا پھر میں نے اپنی مشک بھری اور اوسکو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تمہارے پاس پانی پر کوئی شخص آیا تھا میں نے آپ کو واقعہ سے خبر دی آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے۔

بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ کے پاس ایک ایسا مرد آیا جو چہرے میں آدمیوں سے زیادہ قبیح تھا اور اوس کے کپڑے نہایت برے اور نہایت بدبودار تھے اور ننگے پاؤں تھا آدمیوں کی گردن پر سے چلتا ہوا آ رہا تھا یہاں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور اوس نے پوچھا آپ کو کس نے پیدا کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اوس نے پوچھا آسمان کو کس نے پیدا کیا ہر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اوس نے پوچھا

زمین کو کس نے پیدا کیا جو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جو اوس نے پوچھا اللہ تعالیٰ کس نے پیدا کیا جو آپ نے سبحان اللہ کہہ کر اپنی پیشانی پکڑ لی اور اپنا سر مبارک نیچے کر لیا وہ مرد کھڑا ہو گیا اور چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ اوس مرد کو ہمارے پاس لاؤ ہم لوگوں نے اوس کو ڈھونڈا وہ ایسا مفتوحہ ہو گیا گویا نہین تھا آپ نے فرمایا وہ مرد ابلیس علیہ اللعنة تھا اس نے آیا تھا کہ تمکو تمھارے دین میں شک پیدا کر اس

باب

بہیقی نے ابو دجانہ سے روایت کی ہے کہا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اوس درمیان کہ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا یکایک میں نے اپنے مکان میں ایک ایسی آواز سنی جیسے چلی کی آواز ہوتی ہے اور ایسی بھنبھناہٹ سنی جیسی شہر کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور ایسی چپک دیکھی جیسے چلی کی چپک ہوتی ہے میں نے اپنا سر اٹھایا میں درہوا اور غیبی حالت میں تھا یکایک میں نے ایک سیاہ سایہ دیکھا جو وہ انگڑا تھا اور مکان کے صحن میں اوپر کو جا رہا تھا اور دراز ہوتا جاتا تھا میں اوسکی طرف جھکا اور میں نے اوسکی جلد کو ٹٹو لیا یکایک میں نے اوسکی جلد کو سیٹی کی جلد کی مثل پایا اوس نے میرے چہرہ پر آگ کے شراروں کی مثل پھینکے میں نے سچہ مکان کیا کہ اوس نے مجھ کو جلا دیا آپ نے منکر فرمایا اے ابو دجانہ وہ شہر برے مکان کو آباد کرنے والی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دو دوات اور کاغذ لاؤ دو دوات اور کاغذ لا یا گیا آپ نے دوات اور کاغذ حضرت علی ابن ابی طالب

کرم اللہ وجہہ کو دیا اور فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار من العمار والزوار والعصالحین الاطراق بطریق الخیر مارحمنا آما بعد فان لنا ولکم فی الحق منفعۃ فان تک عاشق مولعا و فاجر مقتدا و راعیا حقا مبطلا ہذا کتاب اللہ یطوق علینا و علیکم باحی انما کننا سنخ ما کنتم تعلمون و رسلنا یکتبون ما کنتم نکررون اترکو اصحاب کتابی ہذا و انظروا الی عبدۃ الاصنام والی من یرغم ان مع اللہ الہ آخر لا الہ الا ہو کل شیء ما لک الا وجہہ

وجہ لہ احکم والیہ ترجعون ثقلون حم لا تنصرون حم عسق تفرق اعداء اللہ وبلغت حجة البشر
 ولا حول ولا قوة الا باللہ فیکیفیکہم اللہ ومو اسمیع اعلمیم البود جانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم کے اس نگہائے ہوئے کو میں اپنے مکان میں لے گیا اور اوسکو میں نے اپنے
 سر کے نیچے رکھ لیا اور رات کو میں سو رہا میں خواب سے بیدار نہیں ہوا مگر ایک فریاد کرنے
 والے کی فریاد سے وہ مجھ کہتا تھا اے البود جانہ لات اور غری کی قسم ہے ان کلمات
 نے مجھ کو جلا دیا اس کتاب کے صبا کی قسم ہے جبکہ تم اس کتاب کو لوگوں سے اٹھا کر
 تمہارے مکان اور تمہارے پڑوسی کے مکان میں مہار اچھا آنا ہو گا میں صبح کو اٹھا اور
 میں نے صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور جو باتیں جن سے
 میں نے سنی تھیں ان سے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اے البود جانہ اس قوم سے یہ تکلیف اٹھاؤ
 قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہر جن لوگ روز قیامت
 تک عذاب کا الم پاویں گے۔

باب

بیہقی نے ایک مرد سے جو صحابہ رض سے تھا روایت کی ہے کہا ہم کہ اندھیری رات میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں جا رہا تھا آپ نے ایک مرد کو سنا کہ وہ
 قل یا ایہا الکافرون پڑہ رہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سنو مجھ
 شخص شرکت سے بری ہو گیا اور ہم چلے گئے ہم نے ایک مرد کو سنا کہ وہ قل ہو اللہ احد
 پڑہ رہا ہے آپ نے فرمایا سنو مجھ شخص جو ہے اسکی مغفرت کی گئی میں نے اپنے اونٹ کو روک لیا
 تاکہ میں دیکھوں پڑھنے والا کون شخص ہے میں نے دہنے اور بائیں جانب دیکھا میں نے سیکو نہیں دیکھا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیب کی باتوں کی خبر
 دینی اور آپ نے جیسے خبر دی ہے ویسے ہی ہوا ہے ان

معجزوں کا ذکر بھی پہلے بابوں کے سوا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نجاشی نے جسدن وفات پائی
آپ نے اوسی دن نجاشی کے مرنے کی خبر دی

شیخین نے ابو ہریرہ رض سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جسدن نجاشی نے وفات پائی اوسی دن آدمیوں کو نجاشی کے مرنے کی خبر کی اور آدمیوں کو
نماز پڑھنے کی جگہ لے گئے اور اون کی صف بنائی اور چار تکبیریں آپ نے کہیں۔
شیخین نے جابر رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
آج کے دن مرد صالح اٹھ کر تم لوگ اوس پر نماز پڑھو۔

بیہقی نے ام کلثوم سے روایت کی ہے کہا ہے جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے
تزوج کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے مشک کے اوتے اور حلے نجاشی کو بطور ہدیہ بھیجے ہیں اور میں گان
نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ وہ مر گیا ہے اور میں ہدیہ کی نسبت گمان نہیں کرتا ہوں مگر یہ کہ میرے پاس
بھیج دیا جائیگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو نجاشی مر گیا اور ہدیہ
بھیج دیا گیا۔ بیہقی نے کہا ہے واللہ اعلم آپ کا قول کہ میں گان نہیں کرتا ہوں مگر وہ مر گیا نجاشی کے پاس
ہدیہ پہنچنے سے پہلے آپ نے ارادہ کیا ہے اور یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجاشی
کی موت کے قبل صادر ہوا ہے پھر جبکہ نجاشی مر گیا جسدن نجاشی مرنا تو آپ نے اوس کے مرنے کے دن
اوس کی خبر دی اور نجاشی پر نماز پڑھتی تھی۔ انتہی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس شے سے
سبح کیا گیا تھا آپ نے اوس کی خبر دی تھی
ابن سعد اور حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے یہ

زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک مرد تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا اور آپ اوس کو امین جانتے اور اوس پر اعتماد کرتے تھے اوس مرد نے آپ کے واسطے سحر سے گرہن دین اور اوس کو ایک کنوے میں ڈال دیا اس سبب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے گئے آپ کے پاس دو فرشتے آپ کی عیادت کو آئے اون فرشتوں نے آپ کو یہ خبر دی کہ فلان آدمی نے آپ کے واسطے گرہن دی میں اور وہ فلان کنوے میں میں اور اوس کی گریبون کی شمشیر سے کنوے کا پانی زرد ہو گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو کنوے پر بھیجا اوس نے اون گریبون کو نکالا اور پانی کو ایسی حالت میں پایا کہ زرد ہو گیا تھا گرہن کھولی گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو گئے راوی نے کہا اس واقعہ کے بعد میں نے اوس مرد کو دیکھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوا کرتا تھا آپ نے اوس سے کچھ ذکر نہیں کیا اور اوس پر آپ نے کچھ عتاب نہیں فرمایا۔

شیخین نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا گیا آپ کی حالت یہاں تک ہو گئی کہ آپ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ میں نے فلان کام کیا ہر حال یہ تھا کہ وہ کام آپ نے نہیں کیا تھا آپ نے اپنے رب سے دعا مانگی پھر آپ نے فرمایا مجھ کو معلوم ہو گیا جس باب میں میں نے اپنے رب سے فتویٰ چاہا تھا میرے رب نے مجھ کو فتویٰ دیا حضرت عایشہ نے فرمایا میں نے پوچھا دو فتویٰ کیا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس دو مرد آئے اونہیں کا ایک میرے سر کے پاس بیٹھا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھا اون دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھ سے پوچھا اس مرد کی کیا بیماری ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے اوس نے پوچھا کس نے اس کو سحر کیا ہوا اس نے کہا البید بن الاعصم نے اوس نے پوچھا کس چیز میں سحر کیا ہوا اس نے کہا کنگھی اور کنگھن جو بال تھے اور نہ کھجور کی کلی کے غلاف میں سحر کیا ہے اوس نے پوچھا کنگھی وغیرہ کہاں ہوا اس نے کہا بیرزدان میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کنوے پر آئے اور آپ نے فرمایا یہ وہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا ہے گویا اوس کے تخیل شیاطین کے سر میں اور اوس کا

پانی بھگوئی ہوئی ہندی کے رنگ پر تھا آپ نے امر فرمایا وہ گنگمی وغیرہ نکالی گئی۔

بیہقی نے گلابی کے طریق سے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس رض سے روایت کی جو کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مریض ہو گئے آپ کے پاس دو فرشتے آئے ایک آپ کے سر مبارک کے پاس اور دوسرا آپ کے پاؤں کے پاس بیٹھا ایک نے دوسرے سے پوچھا تو کیا گمان کرتا ہے اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے پوچھا کیا سحر ہو اوس نے کہا سحر کیا گیا ہے پوچھا کس نے سحر کیا جو اوس نے کہا لبید بن الاعصم یہودی نے پوچھا وہ سحر کی ہوئی شے کہاں ہے اوس نے کہا آل فلان کے کنوے میں ایک بڑے پتھر کے نیچے ہے جو کنوے میں ہے کنوے کے پاس آو اور اوس کا پانی سب نکال ڈالو اور پتھر کو اٹھا ڈالو پھر وہ صورت جو دفن کی گئی ہے اوس کو لے لو اور اوس کو جلا دو جبکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو اٹھے تو عمار بن یاسر کو ایک گروہ کے ساتھ بھیجا وہ سب لوگ کنوے کے پاس آئے یکایک اوتھوئے اوس نے دیکھا کہ اوس کا پانی ایسا ہی جیسے ہندی بھکھلنے سے ہوتا ہے اون آدمیوں نے اوس کو لے کر سب پانی کھینچ ڈالا پھر اوتھوئے نے ایک بڑے پتھر کو اٹھایا اور اوس کے نیچے سے وہ صورت نکالی جو مدفون تھی اور اوس کو جلا دیا یکایک اوس صورت میں کان کا چلہ پایا اوس میں گیارہ گرہیں تھیں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو سو تین قل آخوذ برب الفلق اور قل آخوذ برب الناس نازل ہوئیں جو وقت آپ نے ایک آیت پر ہی ایک گروہ اوس کی کھل گئی۔ اور ابن سعد نے جو سیر کے طریق سے اوتھوئے نے ابن عباس اٹس کی مثل روایت کی ہے اور ابیہن دونوں صورتوں کے نزول کا بیان ہے اور یہ وارثوں کا جو وقت آپ نے ایک آیت پر ہی ایک گروہ کھل گئی۔

ابو نعیم نے انس رض سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہودی نے آپ کے واسطے کچھ کیا آپ کو اوس کی وجہ سے شدید بیماری عارض ہوئی آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے اور ان دونوں صورتوں سے آپ کے لئے تعویذ پڑھائے آپ اپنے اصحاب کے پاس حالت میں تشریف لے گئے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ کو اعصم کی بیٹیوں
 بید کی بہنوں نے سحر کیا تھا اور بید وہ شخص ہے جو اوس جادو کی شے کو لے گیا تھا اور اس کو
 کنوے کے اندر رکے پتھر کے نیچے دبا دیا تھا اور اعصم کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی چلی اور حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئی اوس نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹھ کو اوپر سمجھا یہ سنکر وہ اپنی بہنوں کے پاس گئی اور اوس کو اس
 واقعہ کی خبر کی اوس میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ نبی ہوں گے تو آپ کو خبر ہو جائے گی اور
 اگر آپ نبی ہوں گے تو یہ سحر آپ کو دیوانہ کر دے گا یہاں تک کہ آپ کی عقل چلی جاوے گی
 اللہ تعالیٰ نے اوس سحر پر آپ کو رہبری فرمائی۔

ابن سعد نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محرم کے مہینہ
 میں اوس وقت سحر کیا گیا تھا کہ آپ حدیبیہ سے لوٹ رہے تھے۔

یہ باب آپ کے اوس خبر دینے کے بیان میں ہے جو سنہ
 یا جوج اور ماجوج کے فتح ہونے کے باب میں ہے

شیخین نے ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم خواب سے ایسی حالت میں بیدار ہوئے کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ تھا اور لا الہ الا اللہ
 کھڑے تھے اور یہ فرماتے تھے عرب کو اوس شر سے افسوس اور مہلکت ہو جو قریب آگیا ہے یا جوج
 اور ماجوج کی دیوار میں سے آج کے دن مثل اس حلقہ کی کشادہ ہو گیا ہے اور آپ نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس باتوں کی خبر دی تھی جو آدمیوں نے انہیں کہتی تھیں
 حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو حدیث صحیح کہہ کر اور طبرانی نے مسند الاکوع سے

روایت کی ہے سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے یکا یک ایک مرد ایک پاس آیا اور اوس نے پوچھا آپ کون ہیں آپ نے فرمایا میں نبی ہوں اوس نے پوچھا نبی کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اوس نے پوچھا قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا کہ امر فیضی ہے اور غیب کو نہیں جانتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اوس نے کہا اپنی تلوار جھکود کھلائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تلوار اوس کو دیدی اوس کو اوس مرد نے ہلایا پھر اوس نے آپ کو پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا سن لے تو نے جس امر کا ارادہ کیا تھا تجھ کو اوس کی قدرت ہرگز نہیں تھی اوس مرد نے کہا میرا ارادہ تحقیق تھا۔ طبرانی نے اس پر بھیہ زیادہ کیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بھیہ مرد آیا اور اس نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کے پاس میں جاؤنگا اور آپ سے سوال کرونگا پھر آپ کی تلوار لے لونگا اور آپ کو قتل کر ڈالونگا پھر اس نے تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔

ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ اور بزار اور بیہقی نے انس رحمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرد کا ذکر کیا اور انھوں نے اوس کی اوس قوت کا ذکر کیا جو جہاد میں اوس نے صرف کی اور عبادت میں جو کوشش کرتا ہے اوس کو ذکر کیا بھیہ ذکر کر رہے تھے کہ اون کے رد پر وہ مرد اگیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اسکے چہرہ میں شیطان کی طرف سے سیاہ دھبہ کا اثر دیکھتا ہوں جبکہ وہ مرد قریب آیا اوس نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا تو نے اپنے نفس سے بھیہ کہا تھا کہ قوم میں مجھ سے اچھا کوئی شخص نہیں ہے اوس نے کہا بیشک پھر وہ چلا گیا اور اوس نے مسجد میں ایک خط کھینچا اور کھڑا ہو گیا نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون شخص اس کے پچھتا ہے اور اس کو قتل کر ڈالتا ہے حضرت ابو بکر کھڑے ہو گئے اور گئے اوس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا پلٹ کے چلے آئے اور کہا میں نے اس کو نماز پڑھتے پایا میں نے مبارک پڑہ نے میں اوس کے قتل کرنے سے خوف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگو

کون ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت عمرؓ کہہ چکے تھے ابوبکرؓ نے کیا تھا ویسے اونھوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں میں سے کون شخص ہے جو اوس کے پاس جاوے اور اوس کو قتل کر ڈالے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے کہا میں اوس کے پاس جاتا ہوں اور قتل کر ڈالتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تم اوس کو ہلاو گے تو قتل کرو گے (یعنی کونا زہر پڑتا ہوا نہیں ملے گا) حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ نے اوس کو نہیں پایا وہ چلا گیا تھا حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ آپؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اول گردہ ہے جو میری امت میں سے نکلا ہو اگر تم اوس کو قتل کر ڈالتے تو اوس کے بعد میری امت میں سے دو آدمی اختلاف نہ کرتے۔

احمد اور بزار اور ابویعلیٰ اور بیہقی اور ابونعیم نے وابصۃ الاسدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اس لئے آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براوراثم کو پوچھوں قبل اس کے کہ میں آپؐ سے سوال کروں آپؐ نے فرمایا اے وابصہ میں تم کو اوس امر کی خبر دون جس کے پوچھنے کے لئے تم آئے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ خبر دیجئے آپؐ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو کہ مجھ سے براوراثم کو پوچھو میں نے کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ سموت کیا ہے میں اسی لئے آیا تھا آپؐ نے فرمایا بروہ فعل ہے کہ جس کے لئے تمہارے سینہ میں انشراح ہو اور اراثم وہ فعل ہے کہ جس سے تمہارے نفس میں خیراتیں اور فلاحیں ہوا گریں اوس فعل کا آدمیوں نے تم کو فتوے دیا ہو۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا یکایک آپؐ کے پاس دو مرد آئے ایک انصاری تھا اور دوسرا ثقیفی وہ آپؐ سے کچھ پوچھتے تھے آپؐ نے مرد ثقیفی سے فرمایا تم اپنی حاجت کو پوچھو اور اگر تم چاہتے ہو تو میں تم کو اوس امر کی خبر دیتا ہوں جس کے پوچھنے کے واسطے تم آئے ہو مرد ثقیفی نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو آپؐ خبر دیجئے بے پوچھے آپؐ کا خبر دینا مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے آپؐ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو

کہ رات میں اپنے نماز پڑھنے اور اپنے رکوع اور سجود اور اپنے روزہ اور غسل جنابت کو پوچھو
 اوس مرد نے سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ
 وہی بات ہے جس کے پوچھنے کے لئے میں آیا تھا پھر آپ نے مرد انصاری سے فرمایا اپنی جنت
 کا سوال کرو اور اگر تم چاہتے ہو تو جو بات پوچھنے کو آئے ہو میں تمکو اوس کی خبر دیتا ہوں مرد انصاری
 نے عرض کی یا رسول اللہ آپ مجھکو خبر دیجئے آپ کا بے سوال کے خبر دینا مجھکو زیادہ پسندیدہ
 ہے آپ نے فرمایا کہ تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ اپنے گھر سے تم نکلو اور بیت عتیق کی نیت کرو اور تم
 اپنے دل میں یہ کہتے ہو کہ اس فعل میں میرے واسطے کیا ثواب ہے اور تم یہ پوچھنا چاہتے کہ میں غاف
 میں ٹھہروں اور اپنا سر منڈاؤں اور بیت اللہ کا طواف کروں اور کنکریاں ماروں اوس نے
 سنکر کہا قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ وہی بات ہے جس کے
 پوچھنے کے لئے میں آیا تھا۔ اور اس حدیث کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے وارد ہوا ہے وہ حدیث
 باب حجۃ الوداع میں آگے آچکی ہے اور عبادہ ابن الصامت کی حدیث سے اس کی مثل

وارد ہوا ہے اسکی روایت ابو نعیم نے کی ہے۔

بیہقی نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب سے چند مرد آئے اون کے
 مصاحف تھے اور اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کے لئے اذن چاہا میں
 آپ کے پاس گیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا مجھکو اور اون کو کیا نفع وہ مجھ سے وہ بات
 پوچھتے ہیں جس کو میں نہیں جانتا ہوں میں ایک بندہ ہوں میں نہیں جانتا ہوں مگر وہ بات جو
 میرے رب نے مجھکو سکھلائی ہے پھر آپ نے وضو کیا اور آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے
 اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر آپ مسجد سے پھرے میں آپ کے چہرہ مبارک میں اوقوت
 سرور دیکھ رہا تھا آپ نے فرمایا کہ قوم کو میرے پاس داخل کرو وہ لوگ آپ کے پاس داخل
 ہوئے آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو جس شے کے پوچھنے کے واسطے تم لوگ آئے ہو میں تم کو
 اوس کی خبر دوں قبل اس کے کہ تم کلام کرو اور اونھوں نے کہا بیشک ہم یہی چاہتے ہیں آپ

ہم کو خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم لوگ ذوالقرنین کا احوال مجھ سے پوچھنے آئے ہو ذوالقرنین کا ابتدائی امر یہ ہے کہ وہ ایک رومی لڑکا تھا اوس کو ملک دیا گیا تھا اوس نے سفر کیا یہاں تک کہ وہ سرزمین مصر کے ساحل تک آیا اور اوس نے ایک شہر بنا لیا جس کا نام اسکندریہ ہے جبکہ اوس شہر کے بنانے سے فارغ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اوس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجا وہ فرشتہ اوس کو اوپر لے کے چڑھا آسمان اور زمین کے درمیان اونچا ہوا پھر اوس فرشتہ نے کہا جو چیز تیرے نیچے ہے تو اوس کو دیکھ ذوالقرنین نے کہا میں دو شہر دیکھتا ہوں وہ فرشتہ اوس کو دوسری بار اوپر لیکے چڑھا اور اوس نے کہا جو شے تیرے نیچے ہے اوس کو تو دیکھ اوس نے کہا میں کوئی شے نہیں دیکھتا ہوں اوس وقت فرشتہ نے ذوالقرنین سے کہا کہ وہ دو شہر جو نظر آنے لگے وہ بحر مستدیر ہے اور اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے ایک مسلک کیا ہے تو اوس مسلک پر چلے گا تو جاہل کو علم سکھلا دیا اور عالم کو اس کے علم پر ثابت رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ پھر اوس فرشتہ نے ذوالقرنین کو اتار دیا ذوالقرنین نے ایسے دو پہاڑوں کے درمیان ایک دیوار بنا لی جو دو پہلا زمین اون دونوں پہاڑوں پر کوئی شے قرار نہیں مگر جیکہ اون دونوں پہاڑوں سے فارغ ہوا اوس نے رومی زمین میں سفر کیا اور ایسی قوم کے پاس آیا جس کے چہرے کتوں کے چہروں کی مثل تھے جبکہ اون سے گزرنا تو ایک قوم کے پاس گیا پھر اوس نے سفر کیا جیکہ اون سے گزر گیا تو ایک ایسی قوم کے پاس گیا جو سانپوں میں سے تھے اور اون میں کا ایک سانپ عظیم تہر کو نگل جاتا تھا پھر ذوالقرنین غرائق کے پاس گیا اون کتابی لوگوں نے سن کر بھیہ کہا ایسی ہی ذوالقرنین کو اپنی کتاب میں پاتے ہیں۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے
جس کو اللہ تعالیٰ نے
جس کو اللہ تعالیٰ نے

بہت ہی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میرا مال لے لے آپ نے اوس کے باپ کو بلایا جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اوس بوڑھے نے اپنے نفس میں کچھ کہا ہے جس کو اس کے کانوں نے نہیں سنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بوڑھے سے پوچھا

کہ تو نے اپنے دل میں کچھ کہا ہے جسکو تیرے کانوں نے نہیں سنا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہماری بصیرت اور یقین کو زیادہ کرے بیشک میں نے کہا ہے آپ نے فرمایا لا کیا ہے اوس نے اشعار پڑھے ۵

غذقک مولودا غتک یا غا	نعل با اجنی علیک و نہسل
ذالیلہ صناقک بالقم لم ابت	لسقمک الا ساہرا تملل

جسوقت بیماری کے سبب سے کوئی رات بچھرتنگ ہو جاتی تیری بیماری سے میں رات کو نہیں رہتا مگر یہ اور بحین ۱۱

تخاف الروی نفسی علیک و انہا	لتعلم ان الموت حتم موکل
-----------------------------	-------------------------

میرا نفس ہلاکت کا بچھیر خوف کرتا تھا حال یہ تھا کہ میرا نفس ضرور جانتا تھا کہ موت واجب اور قضا کی ہوئی سے ۱۲

کانی لا المطروق و ونک بالندی	طرقہ دونی فعیف ہی نسل
------------------------------	-----------------------

جو بیماری بچھیر آئی گویا وہ بیماری مجھ آتی تھی تیری بیماری سے میرے آنکھوں سے آنسو بہتے تھے

فلما بلغت السن والغایۃ التشی	الیک مدی ما کنت فیک اول
------------------------------	-------------------------

جبکہ تو جوان ہوا اور اوس انتہا کو پہنچی جسکی مجھے آرزو تھی۔ ۱۳

جعلت جزائی غلطہ و فطاطہ	اکامک انت النعم المستفضل
-------------------------	--------------------------

تو نے میری جزا سخت کلامی اور بدخونی سے دی گویا تو میرا نعمت دینے والا اور مجھے بخشش کرنے والا ہے

فلینک اذ لم تر عقی ابوتے	کما یفعل البجار المجاور تفصل
--------------------------	------------------------------

جسوقت حق پدری کی تو رعایت نہیں کرتا ہے کاش تجھ سے ویسا معاملہ کیا جاتا جو پڑوسی کے ساتھ پڑوسی کرتا ہے۔ ۱۴

یہ اشعار سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے اور اوس بوزے کے فرزند کا گریبان پکڑا اور فرمایا انت و مالک لابیک۔

بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ کی شادی کا پیام آیا میری مولانا نے مجھ سے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کا پیام آیا ہے مگر اس امر سے کون امر مانع ہے کہ تم حضرت فاطمہ کے باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ میں بھی سن کر آپ کے پاس گیا حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جلال اور ہیبت تھی جبکہ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا میں کچھ بات کر سکا واللہ مجھ کو بھی قدرت ہوئی کہ میں کلام کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے علی تم کیوں آئے کھلیا حاجت ہو میں چپ ہو رہا آپ نے فرمایا شاید تم اس لئے آئے ہو کہ فاطمہ کے ساتھ شادی کی درخواست کرو میں نے عرض کی بیشک میں اس لئے آیا ہوں۔

بیہقی نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سبکو بھوک کی تکلیف ایسی ہوئی کہ اس کی مثل ہرگز ایسی تکلیف نہیں ہوئی تھی میری بہن نے مجھ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے سوال کرو میں آپ کے پاس آیا یکایک میں نے دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص پارسائی چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو عفت دیگا اور جو شخص غنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کرے گا یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا ضرور اس ارشاد سے میں ہی ارادہ کیا گیا ہوں میں آپ سے کسی شے کا سوال نہ کروں گا میں اپنی بہن کے پاس پٹ کے آیا اور آپ کے ارشاد سے خبر کی میری بہن نے کہا تم نے اچھا کیا جبکہ دوسرا دن ہوا اللہ میں نے ایک قلعہ کے نیچے اپنے نفس کو مشغول اور رنج میں ڈالا یکایک میں نے یہود کے درہم بیچ کر ہم پائے ہم نے اون درہم سے کھانے کی چیزیں خریدیں اور کھائیں اور ہمارا ایسا حال ہوا کہ دنیا کی انصاف میں سے کوئی گھروالا مال میں ہم سے زیادہ نہ تھا اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس لفظ سے کی ہے کہ اول آپ مجھ سے متوجہ ہوئے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے یہ قول نہیں فرمایا مگر خاص میرے واسطے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے

میرے واسطے ایسا رزق مقدر کیا کہ میں اسکا شمار نہیں کر سکتا تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم نے منافقوں کی خبر دی تھی

بیہقی نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے پاس خطبہ فرمایا آپ نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو تم میں سے بعض منافقین ہیں جس منافق کا میں نام لوں اوس کو چاہئے کہ کہڑا ہو جاوے آپ نے ہر ایک کا نام لیکر فرمایا اوٹھ اے فلان اوٹھ اے فلان یہاں تک کہ چھبیس منافقوں کو گنتی کیا۔

ابن سعد نے ثابت النبانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ منافقین جمع ہوئے اور انھوں نے اپنے درمیان گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ تم لوگوں میں سے بہت مرد جمع ہوئے انھوں نے ایسا کہا ایسا کہا تم لوگ اوٹھو اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو اور استغفار کہو اور تمھارے واسطے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں وہ لوگ نہیں اوٹھے آپ نے ان سے تین بار ایسا فرمایا پھر آپ نے فرمایا یا تم لوگ اوٹھو یا تم لوگوں کے نام سے میں پکاروں پھر آپ نے فرمایا اوٹھ اے فلان منافقین دلیل اور خوار منہ چھپائے ہوئے اوٹھے

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن عباس رضی عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے حجر بن منہ سے ایک حجرے کے سایہ میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس مسلمانوں میں سے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا اور قریب تھا کہ اوس حجرے سے سایہ کم ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ قریب میں تمھارے پاس ایک ایسا مرد آویگا جو تمھاری طرف شیطان کی آنکھوں سے دیکھے گا تم لوگ اوس سے کلام نہ کیجو تنہا میں ایک مرد ازرق چشم داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا سبب ہے جو تو اور فلان اور فلان مجھ کو گالیوں دیتا ہو وہ آدمی لوگوں

لوگوں کی طرف چلا گیا اور اون کو بلا کر لایا اون لوگوں نے قسم کھائی اور سذر کیا اللہ تعالیٰ
بھی آیت نازل کی یوم یغیثہم اللہ جمیعاً فیحلفون لہ کہا یحلفون لکم آخر آیت تک۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شخص کی خبر دی تھی جس نے اپنے آب کو ذبح کیا

بیہقی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ فلان شخص مر گیا ہے آپ نے فرمایا وہ نہیں مرا اوس نے دوسری بار کہا فلان مر گیا آپ نے فرمایا وہ نہیں مرا پھر اوس نے تیسری بار کہا فلان مر گیا کہ فلان نے ایک چوڑے لائے پیکان والے تیر سے اپنا گلا کاٹ ڈالا آپ نے اوس پر نماز نہیں پڑھی۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو درداء کے اسلام لانے کی خبر دی

بیہقی اور ابو نعیم نے جابر بن نفیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو الدرداء بت کو پوچھتے تھے اور عبد اللہ بن رواحہ اور محمد بن مسلمہ ابو الدرداء کے مکان میں داخل ہوئے اور اوتوں بتوں کو توڑ ڈالا ابو الدرداء پلٹ کے آئے بت کو شکستہ دیکھا اون بت سے کہا تیرا بھلا ہو تو نے اپنے نفس سے کیوں نہیں دفع کیا جو تجھ کو توڑ ڈالا پھر ابو الدرداء نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے ابو الدرداء کی طرف ابن رواحہ نے دیکھا کہ سامنے سے آ رہے ہیں کہا کہ یہ ابو الدرداء آ رہے ہیں اور میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ یہ آئے ہیں مگر یہ کہ ہمارے ڈھونڈنے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہاری طلب میں نہیں آئے ہیں بلکہ اسلام لانے کے واسطے آئے ہیں میرے رب نے ابو الدرداء کے مسلمان ہونے کے واسطے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس ابر کی خبر دی تھی جو مین میں برساتھا

بیہقی نے ابن عباس رضی عنہما سے روایت کی ہے کہا جو ہمارے پاس ایک ابراہیم بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا وہ فرشتہ جو اس صحابہ پر نازل ہے وہ ابھی میرے پاس آیا اور اوس نے مجھ کو سلام کیا اور مجھ کو یہ خبر دی کہ وہ اس صحابہ کو اوس صحابہ کی طرف چلا رہا ہے جو مین میں ہے جس کا نام صریح ہے اس کے بعد ہمارے پاس ایک شتر سوار آیا ہم نے اوس سے صحابہ کا واقعہ پوچھا اوس نے یہ خبر دی کہ ہم لوگوں میں اوس دن پانی برسنا۔ بیہقی نے کہا جو کہ اس حدیث کا ایک شاہد ہے حدیث مرسل ہے کہ ابن عبد اللہ المزنی سے چکی یہ روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابر کے فرشتہ کی خبر دی کہ وہ فرشتہ اوس شتر سے آ رہا ہے اور ان لوگوں میں فلان روز پانی برسا اور آپ نے اوس فرشتہ سے پوچھا ہمارے شہ میں کب پانی برسے گا اوس فرشتہ نے کہا فلان روز پانی برسیگا اوس وقت آپ کے پاس منافقین میں سے کچھ آدمی تھے آپ کے ارشاد کو ان منافقین نے محفوظ رکھا پھر انھوں نے آدمیوں سے ابر کے برسے کو پوچھا انھوں نے اوس کی تصدیق پائی منافقین ایمان لے آئے اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا آپ نے ان کو یہ وعادی زادکم اللہ ایما نا اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو زیادہ کرے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس مرد کی خبر دی تھی جس نے ایک جاریہ کو راہ میں بیچا

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابی میثم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مین نے ایک جاریہ کو مدینہ شریفہ کے بعض راستوں میں

دیکھا میں نے اپنا ہاتھ اوس کی کمر کی طرف جھکایا جب کہ دوسرا دن ہوا تو آدمی نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ سے بیعت کریں میں نے اپنا ہاتھ بیعت کے واسطے بڑھایا
اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے بیعت لیجئے آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم وہ نہیں ہو
کہ کل کے دن تم نے اپنا ہاتھ اوس جاریہ کی طرف بڑھایا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے
بیعت لیجئے واللہ میں عمر بھر بھرا یا فعل نکر و لگا اپنے فرمایا بہتر میں تمہاری بیعت قبول کرتا ہوں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اوس بکری کی خیر دی تھی جو بغیر حق کے لی گئی تھی

بیہقی نے ایک انصاری مروی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی دعوت کی جبکہ کھانا رکھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لقمہ لیا آپ اوس
لقمہ کو اپنے دہان مبارک میں چبانے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ میں ایسی بکری کا گوشت پاتا ہوں جو
بغیر حق لی گئی ہے اوس عورت سے پوچھا گیا اوس نے کہا کہ اوس کی پروسن نے اوس کے
پاس وہ بکری بغیر اذن اپنے شوہر کے بھیجی تھی۔

نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب ایک عورت کے پاس سے گزرے اوس نے
آپ کے اور آپ کے اصحاب کے لئے ایک بکری ذبح کی اور اون کے لئے کھانا تیار کیا جبکہ
آپ اور آپ کے اصحاب پٹ کے آئے اوس نے کہا یا رسول اللہ میں نے آپ کے لئے کھانا تیار
کیا ہے آپ آئے اور کھانا کھائے آپ اور آپ کے اصحاب داخل ہوئے ایک لقمہ آپ نے سنا اگو
یہ قدرت نہیں ہوئی کہ اوس کو حلق کے نیچے اوتا رسکس آپ نے فرمایا کہ بعد وہ بکری جو بغیر
اجازت لینے اہل کے ذبح کی گئی ہے اوس عورت نے کہا یا نبی اللہ ہم لوگ آلِ محمد سے کھلی نہیں کرتے
میں اور وہ لوگ ہم سے یہ تکلف نہیں کرنے ہیں کہ ہم اون کی خیر لے لیں یا وہ ہماری خیر لے لیں

یہ حصہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک چور کے احوال سے خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حارث بن حاطب سے یہ روایت ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں چوری کی نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس وہ لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اسکو قتل کر ڈالو آدمیوں نے کہا اس نے چوری کی ہے اور کوئی فعل اس سے صادر نہیں ہوا آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر اس نے دوسرے بار چوری کی پھر اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر اس نے حضرت ابو بکر الصدیق کے عہد میں چوری کی پھر اس کا پیر قطع کیا گیا پھر اس نے چوری کی اس کا دوسرا پیر قطع کیا گیا یہاں تک کہ اس کے چاروں ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے پھر اس نے پانچویں بار چوری کی ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس شخص کے احوال سے زیادہ عالم تھے اس لئے آپ نے اس کے قتل کے واسطے امر فرمایا تھا اس کو لیجاؤ اور قتل کر ڈالو آدمیوں نے اسکو قتل کر ڈالا۔

یہ حصہ باب اس عورت کے بیان میں ہے جس کے احوال سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ روزہ رکھتی تھی اور غیبت کرتی تھی

یہ تھی نے ابو البختری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت تھی جس کی زبان میں تنزیہ تھی وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس آئی جبکہ اس کو رات ہو گئی آپ نے اپنے گھانے پر اس کو بلایا اس نے کہا میں روزہ دار تھی آپ نے فرمایا تو نے روزہ نہیں رکھا جبکہ دوسرا روزہ ہوا اس نے بعض تحفظ لسانی کیا جبکہ اس کو شام ہو گئی آپ نے اپنے گھانے پر اس کو بلایا اور کہا آج میسر روزہ تھا آپ نے فرمایا تو نے جھوٹ کہا تیرا روزہ نہ تھا جبکہ دوسرا روزہ ہوا اس نے

ایسی زبان کی پوری حفاظت کی اور کچھ تیز زبانی نہیں کی جبکہ اس کو شام ہو گئی آپ نے اپنے کھانے پر اوس کو بلایا اوس نے کہا آج میرا روزہ تھا آپ نے فرمایا آج تو نے روزہ رکھا یہ حدیث مرسل ہے۔

طیالسی اور بیہقی نے (شعب) میں اور ابن ابی الدنیا نے (ذم غیبت) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیوں کو ایک دن کے روزہ کے واسطے امر فرمایا اور فرمایا جب تک میں اذان ندوں کوئی آدمی روزہ افطار کرے آدمیوں نے روزہ رکھا یہاں تک کہ اونھوں نے شام کی ہر ایک مرد آتا اور کہتا یا رسول اللہ میں روزہ دار تھا آپ مجھ کو اذان دیجئے تاکہ میں افطار کروں آپ اوس کو اذان دیدیتے تھے یہاں تک کہ جبوقت ایک مرد آیا اوس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے اہل میں سے دو عورتوں نے روزہ رکھا تھا اور وہ آپ کے پاس آنے سے جیا کرتی ہیں آپ اون دونوں کو اذان دیجئے کہ وہ افطار کریں آپ نے اوس مرد سے عرض فرمایا پھر اوس نے عرض کی آپ نے اوس سے اعراض کیا پھر اوس نے عرض کی آپ نے اوس سے اعراض کیا اور یہ فرمایا کہ اون دونوں بی بیوں نے روزہ نہیں رکھا اور وہ شخص کیونکر روزہ رکھیگا جو آدمیوں کا گوشت کھا دیکھا تم اون دونوں کے پاس جاؤ اور اون سے کہدو کہ اگر تم دونوں نے روزہ رکھا تھا تو تم دونوں قے کرو وہ مرد اون بی بیوں کے پاس پٹ کے آیا اور اون کو خبر کی دونوں بی بیوں نے قے کی ہر ایک بی بی نے خون کا لوتہڑا قے کیا وہ مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پٹ گئے آیا اور آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا قسم ہر اوس ذات کی میری جان جس کے قبضہ قدرت میں ہے اگر یہ تھیں اون کے پیٹوں میں باقی رہ جاتے تو اون دونوں کو آگ کھا لیتی۔

احمد اور ابویعلیٰ نے اور بیہقی نے (شعب) میں اور ابن ابی الدنیا نے (ذم غیبت) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام عبید سے یہ روایت کی ہے کہ دو عورتوں نے

روزہ رکھا اور ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہاں پر دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہے اور ان کی یہ حالت ہے قریب ہے کہ پیاس سے مر جاویں آپ نے فرمایا ان دونوں کو ملا دو دونوں آئین اور بہت بڑا پیالہ لایا گیا آپ نے ان دونوں میں سے ایک عورت سے فرمایا تو قے کر اوس نے خون اور پیپ اور کچھ لہو اور گوشت قے کیا یہاں تک کہ آدھا قے بے قے گیا پھر آپ نے دوسری عورت سے فرمایا تو قے کر اوس نے پیپ اور خون اور کچھ لہو اور قے کر گوشت وغیرہ قے کیا یہاں تک کہ قے بھر گیا آپ نے فرمایا کہ ان دونوں نے اوس شے سے روزہ جسکو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور اوس شے سے اونھوں نے افطار کیا جسکو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئی اور دونوں آپ کا گوشت کھاتی رہیں (یعنی لوگوں کی غیبت کرتی رہیں)۔

ابن ابی الدنیاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک عورت کو کہا کہ یہ طویلہ الذیل مجھے اسکے دامن دراز میں اور میں اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے مجھ سے فرمایا تھو کو تھو کو میں نے گوشت کا تو ٹھکانہ ہے چھینکا حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب میں بیٹھے ہوئے تھے چاک اپ کھڑے ہو گئے اور مکان میں تشریف لے گئے اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوشت بدلتا آیا تھا اوس کی طرف سے کئی قوم کے لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے اونھوں نے کہا اے زید کاش تم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتے اور آپ سے یہ کہتے کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس گوشت میں سے ہمارے پاس بھیجے آپ نے سنکر زید سے فرمایا تم ان آدمیوں کے پاس ملٹ کر جاؤ اونھوں نے تمھارے آنے کے بعد گوشت کھالیا ہے زید نے کہا میں ملٹ کر ان کے پاس آیا اور ان کو خبر کی اور انھوں نے

نے کہا ہم نے گوشت نہیں کھایا اور پیچہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ضرور کسی امر سے حادث ہوا ہے سب لوگ آپ کے پاس آئے آپ نے فرمایا گویا تمہارے دانتوں میں زید کے گوشت کی سبزی میں دیکھ رہا ہوں سب نے کہا یا رسول اللہ سچ ہے آپ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت چاہئے آپ نے اون کی مغفرت چاہی۔

ضیاء مقصد سی نے (المنحارہ) میں انس رضی سے روایت کی ہے کہ عرب میں یہ دستور تھا کہ سفر میں بعض آدمی بعض کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک مرد تھا جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت کیا کرتا تھا دونوں حضرات سو گئے اور دونوں بیدار ہوئے اوس مرد نے اون کے لئے کھانا تیار نہیں کیا دونوں حضرات نے کہا کہ وہ بہت سونے والا ہے اور اوس کو بیدار کیا اور دونوں نے اوس سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور عرض کرو کہ ابوبکر اور عمر دونوں آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے سالن مانگتے ہیں آپ نے یہ پیام سنکر فرمایا کہ اون دونوں نے سالن کھالیا ہے پیچہ ارشاد سنکر دونوں حضرات آئے اور عرض کی یا رسول اللہ کس شے سے ہم نے سالن کیا ہے آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے گوشت کا سالن کیا ہے قسم جو اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اوس کا گوشت تمہارے سامنے کے دانتوں میں دیکھ رہا ہوں دونوں حضرات نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے واسطے مغفرت کی دعا کیجئے آپ نے فرمایا تم دونوں اوس مرد سے کہو تاکہ وہ تمہارے لئے مغفرت چاہے۔

باب

بیہقی اور ابو نعیم نے ام سلمہ رضی سے روایت کی ہے کہ بات کہ میرے پاس گوشت کا ایک ٹکڑا ہے یہ بھی گیا میں نے خادمہ سے کہا اسکو اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجاؤ تین میں ایک سائل آگیا اور وہ دروازے پر کھڑا ہو گیا اوس نے کہا قصد قوا بارک اللہ فیکم ہم نے اوس کو جواب دیا بارک اللہ تعالیٰ فیک سائل یہ سنکر چلا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے میں نے خادمہ سے کہا آپ کے پاس گوشت لیجاؤ خادمہ آپ کے

پاس گوشت لیجا و خادمہ آپ کے پاس گوشت لیکر گئی بچا یک دیکھا گیا کہ گوشت سفید چمکہ اتر پھر ہو گیا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تھا سہ پاس کوئی سائل آیا تھا جسکو تم نے پھیر دیا میں نے کہا بیشک آیا تھا آپ نے فرمایا کہ وہ گوشت اس لئے تہہ ہو گیا وہ تہہ ہمیشہ ام سلمہ کے مکان کے ایک جانب میں تھا اوس پر کوٹنے پینے کی شہو وہ کوٹتی اور پستی تھیں یہاں تک کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وفات پائی۔

باب

طبرانی نے صحیح سند سے ابی سعورہ رضی سے روایت کی ہر کہا ہے کہ ہم لوگ نمازیوں میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آدمیوں کو سخت مشقت اور تکلیف پہنچتی تھی میں نے مسلمانوں کے چہرے اندوہ و غم اور مذاقوں کے چہرے فرج دیکھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ امر بھی آپ نے فرمایا واللہ آفتاب عرب نہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے پاس رزق لاوے گا حضرت عثمانؓ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رحل دونوں صادق ہیں حضرت عثمان رضی نے چودہ اونٹ جن پر غلہ تھا مع غلہ کے خرید کر لئے ان چودہا میں سے نو اونٹ حضرت عثمان رضی نے بنی صلی علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجے اس غلہ کے آنے سے مسلمانوں کے چہرے فرحت پہنچانی گئی اور منافقوں کے چہرے میں غم و اندوہ دیکھا گیا میں نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنے دونوں دست مبارک دعا کے واسطے اتنے اوٹھائے تھے کہ آپ کی دونوں انگلیوں کی سفیدی دیکھی گئی حضرت عثمانؓ کے واسطے آپ وہ دعا مانگ رہے تھے جو اوس سے قبل کسی کے لئے میں نے کوئی دعا نہیں سنی تھی۔

ابو نعیم نے مسعود ابن الضحاک اللخمی سے یہ روایت کی ہر کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کا نام مطاع رکھا اور اون سے فرمایا کہ تم اپنی قوم میں مطاع ہو یعنی قوم تمہاری اطاعت کرے گی اور اون سے فرمایا کہ تم اپنے اصحاب کی طرف جاؤ جو شخص تمہارے اس جھنڈے کے نیچے داخل ہو گا وہ امن پاوے گا وہ قوم کی طرف گئے قوم کے لوگوں نے اون کی اطاعت

کی اور اون کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اون لوگوں نے آپ سے عرض کی آپ ہمارے واسطے دعا فرمائیے کہ ہم جرش پر غالب ہو جاویں آپ نے اون سے فرمایا کہ جرش الاجراش کی کثرت ہوگی اور آدمی قلیل ہو جاویں گے اور عنون نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ نے اس وقت اون کے کثیر ہونے کی دعا فرمائی ہے آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور اون عنون نے مجھ کو یہ خبر دی کہ مسعود آپ سے صبح کو بحالت شرک جنگ کرے گا اور شام کے وقت ایسے حال میں آپ کے پاس آوے گا جو مسلمان ہوگا جبکہ زوالِ شمس کا وقت تھا تو مسعود آئے اور ایمان لائے مسعود کی یہ نشان تھی کہ قوم ونگی ایسی طاعت گزار تھی کہ جس وقت قبایل کے درمیان شرواق ہوتا وہ جھنڈ لیتے اور اون کے درمیان اصلاح کرا دیتے۔

باب

ابن سعد نے ابنی عبد الرحمن الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس درمیان کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے یکایک دو شتر سوار نظر آئے جبکہ آپ نے اونکو دیکھا یہ فرمایا کہ یہ دونوں بنی کندہ اور مذحج سے ہیں یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے پاس آئی یکایک یہ معلوم ہوا کہ وہ دونوں مذحج سے ہیں اور عنون نے آپ سے بیعت کی۔

باب

ابن عساکر نے ابنی عاصم کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے حضرت عثمان غنی کے سولی نے یہ حدیث کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان کے پاس ہر یہ بھیجا آپ کا رسول رک رہا پھر آپ کا رسول آیا اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھا تم کیوں رکے تھے پھر آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو جس امر نے تم کو روک رکھا تھا اس سے میں خبر دوں۔ تم ایک بار عثمان کی طرف دیکھتے تھے اور ایک بار رقیہ کی طرف دیکھتے تھے۔ اور یہ کہتے تھے کہ ان دونوں میں سے کون احسن ہے اس رسول نے عرض کی قسم ہاں اس ذات

کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ وہی امر ہے جس نے مجھ کو روکا تھا۔
ابن عساکر نے زبیر بن بکار کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے محمد بن سلام الحمی نے
حدیث کی ہے کہا ہے مجھ سے ابو المقدم مولیٰ عثمان بن عفان نے حدیث کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کے ساتھ عثمان بن عفان کے پاس بکری کے پائے بھیجے
وہ مرد رک رہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے آنے کے بعد اس سے فرمایا اگر تم
چاہتے ہو تو میں تم کو اس امر سے خبر دیتا ہوں جس امر نے تم کو روک رکھا تھا اس مرد نے
عرض کی بہتر ہے یا رسول اللہ آپ خبر دیجئے آپ نے فرمایا تم عثمان اور رقیہ کی طرف دیکھ
رہے تھے اور دونوں کے حسن سے تعجب کر رہے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے کی

حدیثوں کا جامع ہے

حاکم نے ابن مسعود سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے
کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آویٹھا
حضرت ابو بکرؓ آگئے اور سلام علیک کی پھر وہ بیٹھ گئے۔

احمد نے عمرو بن العاص سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مرد
اول اس دروازے سے داخل ہوگا وہ مرد اہل جنت سے ہے۔ سعد بن ابی وقاص داخل ہوئے
ابو یعلیٰ اور ابن ہدی اور یحییٰ اور ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے ہم لوگ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ تمہارے پاس اس
دروازے سے ایک مرد اہل جنت سے آویٹھا یکا یک سعد بن ابی وقاص نظر آئے۔

بزار نے عمر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس
ایک مرد اہل جنت سے آوے گا اسے میں سعد داخل ہوئے آپ نے تین روز تک یہی فرمایا اور

ہر ایک دن سدا آتے گئے۔

احمد اور بزار اور طبرانی نے (اوسط) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد بن الربیع کی ملاقات کے واسطے تشریف لے گئے آپ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تمہارے پاس اس وقت ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے پھر آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے عمر آئے۔ پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے خنان آئے پھر آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے آتا ہے اور آپ نے یہ دعا کی اے میرے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو ایسا کر کہ وہ مرد علی ہوں حضرت علی نظر آئے۔

طبرانی نے سلمہ ابی رافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی آپ نے فرمایا تمہارے پاس ایک مرد اہل جنت سے ضرور آوے گا کیا ایک میں نے رضا کی آواز سنی میں نے دیکھا کہ حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی کلب میں سے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنا چاہا حضرت عائشہ کو اس کے پاس اس کے دیکھنے کے لئے بھیجا حضرت عائشہ گئیں پھر ملیٹ کے امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے پوچھا تم نے کیا دیکھا اور بخون نے کیا بیٹے کوئی زیادتی نہیں تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا ضرور تم نے زیادتی دیکھی ہے تم نے اس کے رضا پر ایک ایسا خال دیکھا جس کے دیکھنے سے تمہارے جسم کا ہر ایک بال کھڑ ہو گیا حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ سے کوئی راز مخفی نہیں ہے یعنی آپ کو ہر ایک شے کا علم ہے۔

خطیب اور ابن عساکر نے ابن سابط کے طریق سے حضرت عائشہ سے یوں روایت کی کہ کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو ایک عورت کے پاس بھیجا جس کے ساتھ شادی چاہی تھی تاکہ اس کو دیکھیں حضرت عائشہ نے کہا بیٹے کوئی زیادتی نہیں دیکھی آپ نے فرمایا تم نے

اوس کے دشمن پر ایک ایسا خال دیکھا جس سے تمہارے کن پٹیوں کے بال کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ نے کہا میں نے عرض کی آپ سے کوئی راز چھپا نہیں ہے اور کس شخص کو یہ قدرت ہے جو آپ سے کوئی راز چھپا دے۔

ابن سعد نے عباس بن عبد اللہ بن سعید سے یہ روایت کی ہے خالد بن الولید نے مکہ منظم کیا طرف جانے کا ارادہ کیا اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مرد کے باب میں اجازت چاہی جو نبی بکر سے تھا اور ان کے ساتھ جانے کا ارادہ رکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس کو لیجاؤ مگر اپنے اس بھائی بکری سے بے خوف نہ رہنا خالد اوس کو ساتھ لے گئے اور سو گئے اور خالد ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ انھوں نے دیکھا اوس مرد بکری نے تلوار سونتی ہے اور وہ یہ ارادہ کر رہا ہے کہ خالد کو اوس تلوار سے قتل کر ڈالے خالد نے اوس کو قتل کر ڈالا۔

ابو نعیم نے (معرفہ) میں اور ابن سعد نے عمرو بن الفخوار الخزاعی سے روایت کی ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بلایا اور آپ نے یہ ارادہ کیا کہ میرے ساتھ ابوسفیان کے پاس مال بھیجیں کہ وہ قریش میں تقسیم کر دیں۔ امر مکہ کی فتح کے بعد تھا عمرو نے کہا میں اپنے ساتھی کو ڈھونڈ رہا تھا میرے پاس عمرو بن امیہ الصمری آیا اور اوس نے کہا مجھ کو یہ خبر پھونچی ہے کہ تم مکہ کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو میں تمہارا ساتھی رہوں گا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی آپ نے سنکر فرمایا جو وقت تم عمرو بن امیہ کے قوم کے شہر نہین اترو تو اوس سے ڈرتے رہو اس لئے کہ کہنے والے نے کہا ہے اخوک البکری فلا تامنہ اپنے بھائی بکری سے بے خوف نہ رہو عمرو نے کہا ہم گھر سے نکلے یہاں تک کہ جو وقت میں مقام ابواء میں آیا تو عمرو بن امیہ نے مجھ سے کہا میں اپنی قوم سے ایک حاجت رکھتا ہوں ان کے پاس میں جاتا ہوں میرے واسطے ٹھہرے رہو میں نے کہا رشد کی حالت میں جاؤ جبکہ اوس نے پیٹھ پھری مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول یاد کیا میں نے اپنے اوسٹ پر کجا وہ ہاتھ ہا ورین نکلا

اوس کو مین تیز دوڑا رہا تھا یہاں تک کہ جسوقت مین مقام اصافرمین تھا یکایک مین نے دیکھا
 عمرو بن امیہ ایک گروہ کے ساتھ میرے سامنے آ رہا ہر عمرو بن الفخوار نے کہا مین نے
 اونٹ کو تیز کیا اور اوس سے مین آگے بڑھ گیا جبکہ اوس کی قوم نے دیکھا کہ مین اوس سے
 فوت ہو گیا وہ پھر گئے اور عمرو بن امیہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا میری ایک حاجت
 قوم سے تھی مین اس لئے گیا تھا مین نے کہا بیشک اور ہم چلے گئے یہاں تک کہ ہم مکہ میں
 ابولعلی نے صحیح سند سے انس رضی سے روایت کی ہر کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 مکان سے غضب کی حالت میں باہر تشریف لائے آدمیوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم لوگ مجھ سے
 آجکلے روز کسی شے کو نہ پوچھو گے مگر مین اوس شے کی تلو خبر دوں گا ہم لوگ گھان کرتے تھے کہ جبریل علیہ السلام
 آپ کے ساتھ ہیں حضرت عمر رضی نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگوں کو جاہلیت کے زمانہ سے بہت ترسناک
 ہماری برائی آپ ہم پر ظاہر نہ فرماوین آپ ہم سے عفو فرماوین اللہ تعالیٰ آپ سے عفو کریگا۔

ابولعلی نے ابن عمر سے ایسی سند سے روایت کی ہر جس کے ساتھ کچھ خوف ہنہیں ہر ابن عمر رضی سے
 ہر اوفون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہر آپ فرماتے تھے کہ یہ قبیلہ
 جو قریش میں سے ہمیشہ اس میں رہیگا یہاں تک کہ اس قبیلہ کے لوگوں کو لوگ اون کے دین سے
 کفر کی حالت میں پھیر دینگے ایک مرد آپ کے پاس کھڑا ہوا اور اوس نے پوچھا یا رسول مین کیا جنت
 میں جاؤنگا یا دوزخ میں آپ نے فرمایا تم جنت میں ہو گے پھر آپ کے پاس دوسرا مرد کھڑا ہوا اور
 اوس نے پوچھا یا رسول اللہ کیا مین جنت میں ہوں گا یا دوزخ میں آپ نے فرمایا دوزخ میں پھر آپ نے
 فرمایا جب تک مین ساکت رہوں اور تم سے کوئی بات نہ کہوں تم لوگ مجھ سے ساکت رہو کوئی
 بات نہ پوچھو اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن نہ کئے جلتے تو مین اہل دوزخ کے ایک گروہ کی تلو خبر دوں
 خبر دیتا یہاں تک کہ تم اون لوگوں کو پہچان لیتے اور اگر مجھ کو یہ امر کیا جاتا کہ مین تم کو دوزخ کی تلو
 کو بتلاؤں تو مین تلو بتلا دیتا۔

ابن عبدالحکم نے (فتح مصر) مین کھول کے طریق سے معاذ رضی سے روایت کی ہر کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے جند بن اودن کو یمن کی طرف بھیجا اپنے ناقہ پر معاذ کو سوار کرایا اور فرمایا اسے معاذ تم جاؤ یہاں تک کہ تم مقام جند میں پہنچو گے جس جگہ یہ ناقہ ٹکڑا لیا پر پیٹھ جاوے اوس جگہ تم اذان دیکھو اور نماز پڑھو اور اوس جگہ میں مسجد بنا کر معاذ رکے یہاں تک کہ جند تک پہنچے ناقہ نے اودن کو لیکر گردش کی اور پیٹھ نے سے اٹکار کیا جبکہ معاذ نے دیکھا کہ ناقہ ہنیں بیٹھتی آویں سے پوچھا کیا اس جند کے سوا اور جند بھی ہے آدمیوں نے کہا ہاں چند رکامہ ہے جبکہ جند رکامہ کے پاس آئے تو ناقہ نے گردش کی اور پیٹھ گئی معاذ اوس جگہ اتر پڑے اور ندے صلوٰۃ کہی پھر کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھی۔

دہلی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جس رات میں اسود غسی قتل کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آسمان سے خبر آئی آپ مکان سے ہمارے پاس آئے اور آپ نے فرمایا کہ آج رات کو اسود قتل کیا گیا اوس کو ایک ایسے مبارک مرد نے قتل کیا جو ہمارے کنکے ابن بیت سے کسی نے پوچھا وہ کون مرد ہے آپ نے فرمایا فیروز ہے۔

حافظ عبدالغنی بن سعید نے (مہمات) میں مدلوک سے یہ روایت کی ہے کہ منضم بن قادہ کو ایک کالا بچہ اوس عورت سے پیدا ہوا جو نبی عجل سے تھی منضم کو اوس سے وحشت ہوئی اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس امر کی شکایت کی آپ نے اوس سے پوچھا کیا تمہارے اونٹ میں منضم نے کہا ہاں میں آپ نے پوچھا اودن اونٹوں کے کیا رنگ میں منضم نے عرض کی اودن اونٹوں میں احمر ہیں اور اسود ہیں اور اس رنگ کے سوا اور رنگ کے ہیں آپ نے فرمایا وہ رنگ کہاں سے آئے جو احمر اور اسود کے سوا میں منضم نے کہا اصل نے ان رنگوں کی طرف کھینچا ہے آپ نے فرمایا یہ بھی اصل ہے جس نے تمہارے فرزند کو کالے رنگ کی طرف کھینچا ہے یعنی اصلا ب یا ارحام میں کوئی کالا ہوگا جسکی وجہ سے یہ رنگ کالا ہو گا جس کا یہ اثر ہے اور آپ نے کہا نبی عجل کی بریں آئیں اور اونھوں نے یہ خبر کی کہ اس عورت کی دادی کالی تھی۔ اصل حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ کی حدیث سے ہے۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر ایک مرد تھا کہ اوس نے خیر نہیں دیکھی تھی اور نہ اوس کے اعمال کثیر ہیچانے جاتے تھے وہ مر گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگوں کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کو جنت میں داخل کیا قوم نے اس بات سے تعجب کیا کیا ایک مرد اوس کے اہل کی طرف گیا اور اوس کی عورت سے اوس کا عمل پوچھا اوس نے کہا اوس کے کثیر اعمال نہیں تھے سوا اسکے کہ اوس میں ایک خصلت تھی رات اور دن میں وہ مؤذن کی اذان نہیں سنتا مگر مؤذن کے قول کی مثل وہ کہتا تھا وہ مرد آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر قریب تھا کہ وہ آواز سنتا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی کرنے والے نے ندا کی کہ توفلان کے اہل کے پاس گیا اور تو نے اون سے اوسکے عمل کو پوچھا اوس کے اہل نے تجھ کو خبر دی ہر ایسا کہا ہے اور ایسا کہا ہے یہ سن کر اوس مرد نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

باب

بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم اپنی عورتوں کے پاس کلا کھم اور کشادہ روئی سے اس خوف سے بچتے تھے کہ ہمارے باب میں کوئی امر نازل ہو جائے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی تو ہم نے اپنی عورتوں سے کلام کیا ہم ہمیں خوشی سے رہتے بیٹھی نے سہل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہے کہا ہے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم لوگوں میں سے ہر کوئی شخص اپنی عورت کے ساتھ ہر ایک شے سے باز رہتا تھا اور وہ اور اسکی بی بی ایک کپڑے میں ہوتے تھے اس خوف سے باز رہتا کہ ہم کچھ کریں گے تو ہم لوگوں کے باب میں قرآن سے کوئی امر نازل ہو جائے گا۔

یہ باب اون معجزوں کے بیان میں ہے کہ جو امور بعد کو ہونے والے تھے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی خبر دی تھی

جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسہی وہ امور واقع ہوئے
مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
امور کی باتیں کی ہیں جو وہ ہونے والے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

شیخین نے دوسری وجہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں ایک مقام میں کہڑے ہوئے اپنے اوس مقام میں کوئی شے جو قیامت
قائم ہونے تک ہوگی ترگ نہیں کی مگر اوس کو ذکر فرمایا جس نے اوس کو یاد رکھا اوس نے
یاد رکھا اور جس نے اوس کو بھلا دیا اوس نے بھلا دیا اور آپ کی ذکر کی ہوئی چیزوں میں سے
ضرور کوئی شے ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا میں اوس شے کو دیکھتا ہوں اوس کو یاد کر لیتا ہوں
جیسے ایک مرد ایک مرد کے چہرہ کو یاد کر لیتا ہر جوت وہ اوس سے غائب ہو جاتا ہر کچھ جوت وہ اوس
کو دیکھتا ہر تو پہچان لیتا ہے۔

مسلم نے ابو زید سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ فخر کی نماز
پڑھائی پھر آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے ہما خطبہ سنایا یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا پھر آپ منبر پر
سے اترے اور آپ نے نماز پڑھی پھر آپ منبر پر چڑھے اور آپ نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا
یہاں تک کہ سوچ مغروب ہو گیا جو شے ہوئی ہے اور جو شے قیامت تک ہونے والی ہے آپ نے
ہم کو اوس کی خبر دی ہم لوگوں میں جو شخص زیادہ عالم ہو وہ ہم میں زیادہ یاد رکھنے والا ہے
احمد اور ابن سعد اور طبرانی نے ابو زید سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ہما ایسے حال میں چھوڑا ہر کہ کوئی طائر آسمان میں اپنے بازو نہیں پھیرتا ہر مگر آپ نے
ازر سے علم کے اوس کا ہم سے ذکر کیا ہے اور ابو یعلیٰ اور ابن مہیج اور طبرانی نے اس کی
مثل ابو الدرداء سے روایت کی ہے۔

احمد اور بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور طبرانی نے معبرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہر
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں میں ایک مقام پر کہڑے ہوئے قیامت
یک

تک جو مور آپ کی امت میں ہوں گے آپ نے اوس کی ہکو خبر دی جس شخص نے اوس کو محفوظ رکھا اوس نے محفوظ رکھا اور جو شخص اوس کو بھول گیا وہ بھول گیا۔

طبرانی نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہا ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے واسطے دنیا بلند کی گئی ہے میں دنیا کی طرف اور اوس شر کی طرف جو قیامت تک ہونے والی ہے دیکھتا ہوں اور میرا یہ دیکھنا ایسا ہے جیسے میں اپنے ان ہتھیلیوں کو صاف طور سے دیکھتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر ہونے والی شیا کو منکشف کر دیا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر قبل اپنے نبی کے منکشف کر دیا تھا۔

احمد نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہا ہے آفتاب کو کوف ہوا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ کوف پڑھی پھر آپ نے فرمایا واللہ جب سے میں نماز پڑھتا تھا میں نے تمہارے دنیا و آخرت کے اوس امر کو دیکھا جس سے تم لوگ ملنے ولے ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے کے بیان میں ہے کہ آپ کے اصحاب اور آپ کی امت پر دنیا کی کشائش ہوگی اور اصحاب اور آپ کی امت کے لئے منقش فرش ہوں گے اور باہم حسد کریں گے اور جنگ کریں گے

مسلم نے ابوسعید سے اور بخاری نے ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا دنیا شیریں اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دنیا میں خلیفہ کرنے والا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ دیکھے کہ تم لوگ کیونکر عمل کرتے ہو تم لوگ دنیا سے بچو تم لوگ عورتوں سے بچو اس لئے کہ بنی اسرائیل کا پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔

شیخین نے عمرو بن عوف سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

واللہ میں تم لوگوں پر فقر سے خوف نہیں کرتا ہوں ولیکن میں تم لوگوں پر یہ خوف کرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا پھیل رہے جیسے کہ دنیا اون لوگوں پر پھیلی تھی جو تم سے پہلے تھے۔ جیسے اون لوگوں نے دنیا کی رغبت کی تھی تم لوگ دنیا کی رغبت کرو اور جیسے دنیا اون لوگوں کو کھیل اور غفلت میں ڈالتھا تم کو کھیل اور غفلت میں ڈالے۔

شیخین نے جابر رضی سے روایت کی۔ ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگوں کے پاس منقش فروش میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے پاس کہا سے منقش فروش ہونگے آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پاس منقش فروش آونگے راوی نے کہا آج کے روز میں اپنی بی بی سے کہتا ہوں کہ میرے پاس سے یہ منقش فروش دوڑھاؤ میری بی بی مجھ سے کہتی ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے کہ میرے بعد منقش فروش تمہارے واسطے ہوں گے۔

احمد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہر اور بہت ہی نے طلحہ النضری سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہر ایک تم لوگ ایسے زمانہ کو پاؤ گے جو تم لوگوں میں سے ایک شخص کے کھانے کا بڑا پیالہ صبح کو اڈیگا اور شام کو دوسرا اڈیگا استار کعبہ کے مثل لباس پہنو گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آج کے روز اچھے میں یا اوس دن اچھے ہوں گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ آج کے دن اچھے ہو آج کے دن تم لوگ آپس میں محبت رکھتے ہو اور اوس دن تم لوگ آپس میں بغض رکھو گے اور تمہارے بعض لوگ بعض کی گردنیں ماریں گے۔

ابو نعیم نے عبد اللہ بن یزید سے روایت کی ہے عبد اللہ کھانے کے لئے کسی جاے بلاے گئے جبکہ وہ دعوت میں آئے تو اونھوں نے اوس مکان کو اب پر تکلف یا جبکی دیواروں پر پردے پڑے ہوتے تھے عبد اللہ مکان کے باہر بیٹھ گئے اور رونے لگے اون سے کسی نے پوچھا آپ مکان کے باہر کیوں بیٹھے اور کیوں رونے اونھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم نے تین بار فرمایا کہ دنیا تم لوگوں پر ظاہر ہوئی ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ آج کے لئے
 اچھے ہو جو بوقت صبح کو ایک بڑا پیالہ کھانے کا تمہارے پاس آوے گا اور دوسرا بڑا پیالہ شام
 کو اور تم لوگوں میں کا ایک شخص صبح کو ایک لباس پہنے گا اور شام کو دوسرا لباس اور تم لوگ
 اپنے گھروں پر ایسے پردے ڈالو گے جیسے کہ خانہ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں اوس وقت تمہاری
 ایسی حالت سے گی۔ عبداللہ بن عمر نے کہا کیا میں ایسی حالت میں نہ رہوں حال یہ ہے کہ میں نے
 تم لوگوں کو دیکھا کہ اپنے گھروں پر ایسے پردے ڈالتے ہو جیسے خانہ کعبہ پر ڈالے جاتے ہیں۔
 ابو نعیم نے ابن مسعود رضی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ ہم لوگوں کو قحط سالی نے کھالیا آپ نے فرمایا قحط سالی کے
 سوا تم لوگوں پر میں خوف کرتا ہوں کہ دنیا بٹنے کے طور پر تم لوگوں پر بٹ پڑیگی کاش میری سہت
 سونے کو زیور نہ بناتی اور ابو نعیم نے اس حدیث کی شکل ابو ذر اور خذیفہ رضی کی حدیث
 سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے حیرہ کے فتح ہونے کی خبر دی تھی

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے اور بیہقی اور ابو نعیم نے خیرم بن اوس بن حارثہ بن لام
 سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس وقت ہجرت کی کہ آپ تہجد
 سے پھر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیرہ بریضہ ہے جو میرے واسطے بلند
 کیا گیا ہے میں اوسکو دیکھ رہا ہوں اور یثیما بنت نفیلہ لازمیہ ہے جو بخلہ شہیار پر سوا ہے
 اور سیاہ خمار اوڑھے ہوئے ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ اگر ہم لوگ حیرہ میں داخل ہوئے
 اور میں شہیار کو اوس صفت پر پاؤں گا جیسے کہ آپ وصف فرمائے تھے وہ میرے واسطے
 ہوگی آپ نے فرمایا وہ تمہارے لئے ہے جبکہ ابو بکر رضی کی خلافت کا زمانہ تھا اور ہم لوگ

مسئلہ الکذاب سے فارغ ہوئے تھے ہم لوگ حیرہ کی طرف آئے جبوقت ہم حیرہ میں داخل ہوئے اول جو شخص ہم سے ملا وہ شیماء بنت نفیلہ تھی جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا وہ سفید بخلہ پر سوار اور سیاہ خمار اوڑھے ہوئے تھی میں اوس کو پٹ گیا اور میں نے کہا اس عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بخشا ہے خالد بن الولید نے مجھ سے اوس پر گواہ طلب کئے میں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس گواہ لایا اور گواہ اس امر کے محمد بن مسلمہ اور محمد بن بشر الانصاری تھے خالد نے شیماء کو میرے سپرد کر دیا ہم اسے پاس شیماء کا بھائی اوترا ہم سے صلح کا ارادہ رکھتا تھا اوس نے کہا اسکو میرے ہاتھ بیع کر دینے کا اسکی قیمت میں دس سو سے کم نہ ہو گا اوس نے مجھکو ایک ہزار درہم دے دئے مجھ سے آدمیوں نے کہا اگر تم ایک لک درہم کہتے تو شیماء کا بھائی تلو دے دیتا میں نے کہا میں یہی مکان نہیں کرتا تھا کہ عدد دس سو سے اکثر بھی ہوتے ہیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حیرہ مثل کتون کے دانٹوں کے برابر ہے یعنی مثل ہوا یا یہ فرمایا تم لوگ اوس کو فتح کرو گے یہ سنکر ایک مرد کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ نفیلہ کی بیٹی کو مجھے بخش دیجئے آپ نے فرمایا وہ تیری ہوا صحاب نے نفیلہ کو اوس مرد کو دیدیا اوس کا باپ آیا اور اوس نے پوچھا کیا تم اس عورت کو بیچے ہو اوس نے کہا ہاں اوس نے پوچھا کتنے کو اوس مرد نے کہا ہزار درہم کو اوس کے باپ نے کہا اگر تم تیس ہزار کہتے تو میں دیکر اوس کو لے لیتا اس مرد نے پوچھا کیا ایک ہزار سے زیادہ بھی عدد ہوتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے کے بیان میں ہے کہ میں اور شام اور عراق افسح ہو گا۔

شیخین نے سفیان بن ابی زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہر آپ فرماتے تھے میں فتح کیا جاؤ گا اور ایسی قوم آویگی جو وہ چوپایوں کو ہانکتے وقت بس کہے گی وہ لوگ اپنے اہل اور اون لوگوں کو کوچ کراوے گی جو اون کی اطاعت کریں گے کاش ان کو یہ علم ہوتا کہ مدینہ اون کے لئے اچھی جگہ ہے۔ پھر ملک شام فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم کے لوگ آویں گے جو چوپایوں کو ہانکتے وقت بس کہیں گے اور وہ لوگ اپنے اہل اور اون لوگوں کو کوچ کراوے گی جو اون کی اطاعت کریں گے کاش ان کو یہ علم ہوتا کہ مدینہ اون کے لئے اچھی جگہ ہے۔ پھر عراق فتح کیا جاوے گا اور ایسی قوم کے لوگ آویں گے جو چوپایوں کو ہانکتے وقت بس کہیں گے اور وہ لوگ اپنے اہل اور اون لوگوں کو کوچ کراوے گی جو اون کی اطاعت کریں گے کاش اون لوگوں کو یہ علم ہوتا کہ اون کے لئے مدینہ اچھی جگہ ہے (یعنی اون لوگوں کو یہ علم نہیں ہے کہ مدینہ قیام کے لئے بہتر جگہ ہے اگر اون کو یہ علم ہوتا تو وہ مدینہ ہی میں رہتے۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اور بیہقی نے عبد اللہ بن حواری از ابی سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر تم لوگ کوئی شکر جو ایک شکر شام میں ہو گا اور ایک شکر عراق میں اور ایک شکر یمن میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے واسطے جگہ انتخاب فرمائے آپ نے فرمایا تم شام سے بخابو و یمن رہو اور جو شخص شام کے قیام سے انکار کرے اس کو چاہئے کہ یمن میں جاوے اور اس کی بہرہ و ن کا پانی پئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بہرے واسطے شام اور اہل شام کی کفالت کی ہے۔

ابن سعد نے سعد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہا ہر عبد الرحمن بن عوف نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو شام میں ایک جاگیر دی ہے جس کا نام سلیل ہے آپ نے وفات پائی اس کی سند مجھ کو لکھ کر نہیں دی اور مجھ سے یہی فرمایا ہر کہ جس وقت اللہ تعالیٰ ہم کو شام پر فتح دے گا وہ جاگیر تمہاری ہے۔

ابو داؤد اور ابی اور دارقطنی نے حضرت سائتہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے اہل عراق کے واسطے ذات عرق کو حج کے لئے موقت فرمایا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس اور جو ملک کہ اوسکے ساتھ ہے اوس کے فتح ہونے کی خبر دی ہے

بخاری اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے کہ ہر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مجھے چیزوں کی گنتی کرو جو قیامت کے لئے آویں گے اون چھ میں سے ایک میری وفات ہے پھر بیت المقدس کی فتح ہے پھر ایسی دو موہنیں تم لوگوں کو لین گی جیسے مکیوں کو قعاص لیتی ہے اور اون کو فوراً ہلاک کر دیتی ہے پھر تم لوگوں میں مال اس قدر جاری ہوگا کہ ایک مرد کو سوا شتر فین دی جاوینگی وہ خشناک ہوگا پھر ایک ایسا فتنہ ہوگا جو عرب میں کوئی مکان باقی نہ رہیگا مگر وہ فتنہ اوس میں داخل ہوگا پھر تمھارے اور بنی اسرائیل کے درمیان ایک صلح ہو جاوے گی اور بنی الاصفہم سے بد عہدی کریں گے اور وہ تمھارے پاس اتنی جھنڈوں کے نیچے آویں گے اور ہر ایک جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے اور حاکم نے اس حدیث پر بھیہ زیادہ کیا ہے کہ بنی الاصفہم سے بد عہدی کریں گے یہاں تک کہ عورت کا حل تک بے وفائی کریگا۔ جبکہ عام عمواس تھا تو اصحاب نے یہ زعم کیا کہ عوف بن مالک نے معاذ سے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم چھ چیزوں کی گنتی کرو اون چھ چیزوں میں سے تین چیزیں ہو گئی ہیں اور تین چیزیں باقی رہ گئی ہیں معاذ نے کہا کہ ان تین چیزوں کے واسطے ایک مدت باقی ہے ولیکن پانچ چیزیں ہیں جو تم لوگوں میں پہونچی ہیں جو شخص اون پانچ چیزوں میں سے کسی چیز کو پاوے گا (یعنی اوس چیز کے وقت موجود ہوگا) پھر اوس کو یہ قدرت ہو کہ وہ مر سکے نواوس کو مر جانا چاہئے وہ یہ امور میں کہ مہرون پر بیٹھ کر لعنت کرنا ظاہر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا مال سمیٹوں کو دیا جائیگا اور عمار کو

یہ حدیث صحیح ہے
بکریہ بن عوف بن مالک
اشجعی سے روایت ہے
کہ ہر کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا تم مجھے
چیزوں کی گنتی کرو
جو قیامت کے لئے
آویں گے اون چھ
میں سے ایک میری
وفات ہے پھر بیت
المقدس کی فتح
ہے پھر ایسی دو
موہنیں تم لوگوں
کو لین گی جیسے
مکیوں کو قعاص
لیتی ہے اور اون
کو فوراً ہلاک
کر دیتی ہے پھر
تم لوگوں میں
مال اس قدر جاری
ہوگا کہ ایک مرد
کو سوا شتر فین
دی جاوینگی وہ
خشناک ہوگا پھر
ایک ایسا فتنہ
ہوگا جو عرب میں
کوئی مکان باقی
نہ رہیگا مگر وہ
فتنہ اوس میں
داخل ہوگا پھر
تمھارے اور بنی
اسرائیل کے
درمیان ایک
صلح ہو جاوے گی
اور بنی الاصفہم
سے بد عہدی کریں
گے اور وہ تمھارے
پاس اتنی جھنڈوں
کے نیچے آویں گے
اور ہر ایک جھنڈے
کے نیچے بارہ
ہزار آدمی ہوں
گے اور حاکم نے
اس حدیث پر بھیہ
زیادہ کیا ہے کہ
بنی الاصفہم سے
بد عہدی کریں
گے یہاں تک کہ
عورت کا حل تک
بے وفائی کریگا۔
جبکہ عام عمواس
تھا تو اصحاب نے
یہ زعم کیا کہ
عوف بن مالک نے
معاذ سے یہ کہا
کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھ سے
فرمایا تم چھ
چیزوں کی گنتی
کرو اون چھ چیزوں
میں سے تین چیزیں
ہو گئی ہیں اور
تین چیزیں باقی
رہ گئی ہیں معاذ
نے کہا کہ ان تین
چیزوں کے واسطے
ایک مدت باقی ہے
ولیکن پانچ چیزیں
ہیں جو تم لوگوں
میں پہونچی ہیں
جو شخص اون پانچ
چیزوں میں سے
کسی چیز کو پاوے
گا (یعنی اوس
چیز کے وقت
موجود ہوگا) پھر
اوس کو یہ قدرت
ہو کہ وہ مر سکے
نواوس کو مر جانا
چاہئے وہ یہ امور
میں کہ مہرون
پر بیٹھ کر لعنت
کرنا ظاہر ہوگا
اور اللہ تعالیٰ
کا مال سمیٹوں
کو دیا جائیگا
اور عمار کو

میں صرف ہوگا اور بغیر حق و خیر نری ہوگی اور قطعاً حرام کیا جاوے گا۔
 ابن سعد نے ذی الاصابہ سے روایت کی ہے کہ ہاجر بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی کہ
 کہ اگر آپ کے بعد ہم لوگ زندگی کے ساتھ مبتلا ہوں (یعنی ہم جیتے رہیں) اور آپ وفات پا جائیں
 آپ مجھ کو کہاں پر حکم فرماتے ہیں کہ میں وہاں اوترون اور مقیم رہوں آپ نے فرمایا کہ بیت المقدس
 میں تم اترو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایسی ذریت نصیب کرے گا کہ وہ اوس مسجد کو آباد کریں گی
 وہ لوگ صبح کو اوس مسجد میں جاوین گے اور شام کو جاوین گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے فتح مصر کی اور اون واقعات کی خبر دی ہے جو مصیر میں
 حادث ہونے والے تھے

مسلم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم
 لوگ ایسے ملک کو فتح کرو کہ جس میں قیراط کا ذکر کیا جاوے گا تم لوگ اوس ملک کے رہنے
 والوں سے خیر کے ساتھ وصیت کرو اس لئے کہ اون لوگوں کے واسطے ذمہ اور رحم ہے
 جس وقت تم دو مردوں کو دیکھو کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہیں تو تم اوس زمین سے
 نکل جاؤ ابو ذر نے کہا بے بیہوشی اور عباد الرحمن کی طرف بن شرجیل بن حسنہ گئے وہ دونوں
 آپس میں ایک اینٹ کی جگہ پر نزاع کر رہے تھے ابن شرجیل اوس سرزمین سے نکل کے
 چلے گئے

بہقی نے اور ابو نعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہاجر بنی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو وقت تم لوگ مصر کو فتح کرو تو قبط کو خیر کی وصیت
 کیجو اس لئے کہ قبط کے واسطے ذمہ اور رحم ہے (ذمہ اور رحم کی وجہ یہ ہے کہ حضرت اسماعیل
 علیہ السلام کی والدہ قبط سے تھیں اور حضرت ماریہ ام ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم قطبیہ تھیں)

ابونعیم نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی اور فرمایا مصر کے قطبیوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تم لوگ قطب پر غالب آنے والے ہو وہ لوگ تمہارے واسطے ساز و سامان اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اعدا ہوں گے۔

مسلم رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عراق نے اپنے درہم اور اپنے قفیز کو منع کیا ہے اور شام نے اپنے مدی اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور مصر نے اپنے اردب اور اپنے دینار کو منع کیا ہے اور جس حکم سے کہ تم لوگوں نے ابتدا کی تھی اوس جگہ سے تم ملت گئے یحییٰ بن آدم نے یہ کہا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قفیز اور درہم کو اوس کے قبل ذکر کیا کہ حضرت عمر قفیز اور درہم کو زمین پر بطور خراج مقرر کریں۔ ہر وی نے کہا ہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس شے کی خبر دی جو وہ موجود تھی اور وہ شے اللہ تعالیٰ کے علم میں ہونے والی تھی آپ کا لفظ مبارک ماضی کے صیغہ کے ساتھ نکلا اس لئے کہ وہ شے جو ہونے والی تھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں ماضی کا زمانہ تھا۔

شافعی رحمہ نے (کتاب الام) میں حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ کے واسطے ذوالحلیفہ کو حج کے لئے موقت کیا ہے اور اہل شام اور مصر اور مغرب کے واسطے جحفہ کو موقت کیا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ جو لوگ دریا میں جہاد کریں گے اہم حرام اور ان میں سے ہون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس امر کی خبر دی ہے

شیخین نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہم حرام کے پاس آئے

اور ان کے پاس سو رہے پھر آپ ایسے حال میں بیدار ہو گئے کہ ہنس رہے تھے۔
 ام حرام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کیون ہنستے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری امت کو ایسے
 بہت سے آدمی میرے سامنے پیش کئے گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کریں گے۔ اور
 وہ اس دریا کے وسط میں سوار ہوں گے اور اپنی قوم کے رشتہ داروں پر وہ بادشاہ ہونگے ام حرام
 کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمادیں کہ مجھ کو ان لوگوں میں سے کر دے
 آپ نے ام حرام کے واسطے دعا کی پھر آپ نے اپنا سر مبارک تکیہ پر رکھا اور سو رہے پھر آپ ایسے
 حال میں بیدار ہوئے کہ آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرام نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ
 کیون ہنس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے بہت سے آدمی میری امت کے میرے سامنے
 پیش ہو گئے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کریں گے اس دریا کے وسط میں وہ سوار ہوں گے اور اپنی قوم کے قریب لوگوں پر بادشاہ ہوں گے
 میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے یہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اُن آدمیوں میں سے مجھ کو کرے
 آپ نے فرمایا تم ان اول لوگوں میں سے ہو ام حرام اپنے شوہر عبادہ بن الصامت کے ساتھ
 معاویہ کے زمانہ میں دریا میں ایسے حال میں سوار ہوئے کہ غازیہ تھیں۔ جبکہ یہ لوگ اپنے جہاد سے
 پھرے اور پلٹ رہے تھے ام حرام کے قریب ایک چوپایہ کیا گیا تاکہ سوار ہوں اُس چوپایہ
 اُن کو گرا دیا وہ مر گئیں۔

بخاری نے عمر بن الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے ام حرام نے ہم سے حدیث کی ہے
 اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اول لشکر میری
 امت کا دریا میں جہاد کریں گے۔ وہ لوگ اپنے نفوس کے لئے جنت کو واجب کر لینگے میں نے
 عرض کی یا رسول اللہ کیا میں ان غازیوں میں ہوں گی آپ نے فرمایا تم ان میں ہو گی یہ
 پھر آپ نے فرمایا اول لشکر میری امت کا قیصر کے شہر میں جاوے گا اُن کے واسطے نفرت
 ام حرام نے کہا میں نے پوچھا کیا میں ان لوگوں میں ہوں گی۔ آپ نے فرمایا نہیں۔
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ

اور کرمان کی جنگ اور اس قوم کی جنگ کی خبر دی ہے جو بالون کو جوتے پھنے کی

بخاری رحم نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ خوز اور کرمان کے لوگوں سے جو عجمی میں اور اون کا چہرہ سرخ اور چٹھی ناگمین ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی انگلیں ہیں اور اون کے چہرے ایسی ڈھالون کی مانند ہیں جو چھٹی میں جنگ کرو گے۔ اور جب تک قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسی قوم سے جنگ کرو گے جو اون کے جوتے بالون کو ہون گے۔ یہی نے کہا ہے یہ امر واقع ہو چکا ہے اس لئے کہ ایک قوم خوارج میں سے تھی اون لوگوں نے رے کے ناحیہ میں خروج کیا تھا اور اون کے جوتے بالون کو رکھے۔

یہ باب ہند کے غزوہ کے بیان میں ہے

یہی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ ہند کا وعدہ ہم سے فرمایا ہے۔

باب

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ذی خبر سے روایت کی ہے او خوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل روم تم لوگوں سے ایسی مسلح کریں گے جو اس کی مسلح ہوگی۔

یہ باب اُس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فارس اور روم کے فتح ہونے کی خبر دی تھی

یہی اور ابو نعیم اور ثابت نے (دلائل) میں عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے

ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے ہم نے آپ سے برہنگی اور محتاجی اور غصے کی قلت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں کو بشارت ہو واللہ میں تم لوگوں پر شرم کی قلت غصے کی کثرت کا زیادہ خوف کرتا ہوں واللہ یہ امر تم لوگوں میں ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو سرزمین فارس اور روم اور حیرق کرے گا اور یہاں تک ہو گا کہ تم لوگ بڑے بڑے تین لشکر ہو جاؤ گے ایک بڑا لشکر شام میں اور ایک بڑا لشکر عراق میں اور ایک بڑا لشکر یمن میں ہو گا اور یہاں تک ہو گا کہ ایک مرد کو سو درہم یا دینار دی جاویں گے اور ان کے غضبناک ہو گا۔ یعنی اون کو تھوڑا سمجھ کر غصہ کرے گا جیسے عرض کی یا رسول اللہ شام کی کون شخص طاقت رکھتا ہے شام میں اہل روم ایسے ہیں جنہیں بڑی بڑی زمینیں اپنے فرمایا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شام تم لوگوں کو فروغ دے گا اور شام میں تم لوگوں کو خلیفہ کرے گا یہاں تک ہو گا کہ تم لوگوں میں سے ایک مرد کو کالے رنگ پیادہ پا پھرنے والے کے گرد گورے لوگوں کا ایک گروہ حلقہ باندھ کر کھڑا رہے گا جس نے کبوتر اسٹے وہ اون کو امر کرے گا وہ لوگ کرینگے عبد الرحمن بن جبرین فضیل نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے اس حدیث کی مسند جبر بن سہیل اسلمی میں پہنچانی اور وہ اس زمانہ میں عجمیوں پر مسلط تھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وقت مسجد کی طرف جاتے تو جبر بن سہیل کی طرف اور اون لوگوں کو دیکھتے تھے جو اس کے گرد گھڑے ہوتے تھے اصحاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس تعریف سے جو جبر بن سہیل اور اون لوگوں کے باب میں کی تھی تعجب کیا

بیہقی اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن مسر سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہو فارس اور روم تم لوگوں پر فروغ کیا جاوے گا۔ یہاں تک کہ طعام کی کثرت ہو جاوے گی اور اللہ عز وجل کا نام اس طعام پر ذکر کیا جاوے گا یعنی اسم اللہ کہہ کر کھاویں گے اللہ کا نام جو ہر چیز پر

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب وقت میری امت ہاتھ پھینکتی ہوئی ناز سے چلے گی اور اون کے خدنگار اہل فارس اور اہل روم ہوں گے اور اس وقت اون کے اشرار اختیار پر تسلط ہوں گے۔

حاکم نے زبیر سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں پر نوازے گا مگر ایسا ایسا امر یہاں تک کہ فارس اور روم تم لوگوں پر فتح ہو گا تم لوگوں میں کا ایک شخص ایک حد صبح کو پہنچے گا اور ایک حد شام کو اور تمہارے صبح کے کھلنے میں ایک کھٹلا لایا جاوے گا اور شام کو دوسرا کھٹلا لایا جاوے گا۔

ابو نعیم نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب میں کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ فقر کا خوف کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فارس اور روم تکمؤ فتح کرنے والا ہے اور تم لوگوں پر دنیا بٹینے کے طور پر ایسی بٹے گی کہ تم کو میرے بعد اگر تم حق سے پھر و گے تو کوئی چیز نہ پھیرے گی مگر دنیا۔

حاکم اور ابو نعیم نے ہاشم بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میں غازیون میں تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ جزیرہ عرب میں جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمکو اُس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ فارس پر تمکو فتح دے گا۔ پھر تم لوگ روم سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمکو اُس پر فتح دے گا۔ پھر تم لوگ جبال جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اُس پر تمکو فتح دے گا۔

بیہقی نے عمرو بن شریل سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات کو دیکھا گویا کالی بکرین میرے پیچھے آرہی ہیں پھر اون کالی بکریوں کی روئے سفید بکرین ہو گئی ہیں اون میں کالی بکر میں نہیں دکھائی دیتیں حضرت ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کالی بکر میں عرب لوگ ہیں کہ آپ کا اتباع کریں گے پھر عرب کے ردیف اہل عجم ہو جاویں گے یہاں تک کہ عرب عجم میں نہیں دکھائی دیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بیشک ایسی ہوگا اور سحر کے وقت فرشتہ مجھ کو ایسی ہی قبر دی ہے یہ حدیث مرسل ہے۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر
دی ہے کہ کسری اور قیصر ہلاک ہو جاویں گے اور اون کے خزانے
نبڑ جاویں گے اور کسری اور قیصر دونوں کے بعد کسری اور قیصر نہ ہوں گے۔
شیخین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
حبقت کسری ہلاک ہو جاوے گا تو اوس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور حبقت قیصر ہلاک ہو جاوے گا
تو اوس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان
تم لوگ اون دونوں کے خزانے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کر دو گے۔

مسلم اور بیہقی نے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ایک گروہ کسری کے وہ خزانے جو قہر امیض میں ہیں کھولیں گے
جن آدمیوں نے وہ خزانے کھولے ان میں اور میرا باپ تھا اون خزانوں میں سے ہکو
ایک ہزار درہم پہنچے۔

احمد اور ابواللیلیٰ نے حقیف الکندی سے روایت کی ہے کہا ہے میں کہ میں آیا ما اور
میں عباس کے پاس اس لئے گیا کہ اون سے بیع کروں میں حضرت عباس کے پاس مقام
سنی میں تھا اون سے قریب ایک خیمہ تھا اوس میں سے ایک مرد نکلا یکا یک آسمان کی طرف
دیکھا جبکہ سورج کو دیکھا کہ مایل ہو گیا ہے نماز پڑھنے کہڑا ہو گیا پھر ایک عورت خیمہ سے نکلی اور
وہ اوس مرد کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے کھڑی ہو گئی پھر خیمہ سے ایک لڑکا نکلا اور اوس
مرد کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا میں نے حضرت عباسؓ کو یہ شخص ہے حضرت عباسؓ
کہا یہ محمد میرا بیٹا ہے اور اوس کی بی بی خدیجہ اور اوس کا چچا زاد بھائی علی ہے وہ یہ زعم تھا
کہ وہ نبی اوس کے امیرین اوس کا اتباع نہیں کیا ہے مگر اوس کی بی بی اور اوس کے چچا زاد

بھائی نے اور وہ یہ معم کوڑا ہے کہ کسری اور قیصر کے خزانے اسکو فتح ہوں گے۔
 بیہقی نے حسنؑ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسری کے
 کنگن لائے گئے وہ دونوں کنگن سراقہ بن مالک نے ہمیں لئے وہ کنگن سراقہ کے بڑے بھائی
 تک پہنچ گئے حضرت عمرؓ نے دیکھ کر کہا الحمد للہ کہ کسری بن ہریر کے دونوں کنگن سراقہ بن
 مالک جو اعرابی ہے اور بنی مطلق سے ہے ابویں کے دونوں ہاتھوں میں ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ہے اور صحیح دونوں کنگنوں کو سراقہ سے نہیں پہنا۔
 مگر اس سبب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کی کلائیوں کی طرف دیکھ کر فرمایا تھا
 گویا اسے سراقہ میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم نے کسری کے کنگن پہنے ہیں اور اس کا کہنا لگایا
 اور اس کا تاج پہنا ہے۔

بیہقی نے ابن عتبہ کے طریق سے اسرائیل ابی موسیٰ سے ابی موسیٰ نے حسنؑ سے
 یہ روایت کی۔ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک سے فرمایا جو وقت تم
 کسری کے کنگن پہنو گے تمہارا کیا حال ہوگا راوی نے کہا جبکہ حضرت عمرؓ کے پاس
 کسری کے کنگن لائے گئے آپ نے سراقہ کو بلایا اور ان کو کنگن پہنا۔ اور ان سے
 فرمایا کہ الحمد للہ اللہ وہ جس نے کسری بن ہریر سے کنگنوں کو چھینا اور ان کو سراقہ اعرابی کو پہنایا۔
 حارث بن ابی اسامہ نے ابن حجریر سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا فارس ایک یا دو ٹکڑوں کا ہے پھر اس کے بعد فارس کبھی فارس نہوگا
 اور روم میں بہت سے سردار ہوں گے۔ جبکہ ایک سردار ہلاک ہوگا اور سب کا جانشین دوسرا
 ہو جاوے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد خلفا ہوں گے اور پھر لوگ ہونگے اور
 چاروں خلافتوں کی خبر دی ہے اور بنو امیہ بنو العباس کی خبر دی ہے

اور یہ خبر دی ہے کہ امیر قریش میں جب تک رہیگا کہ قریش میں کو
 قائم رکھینگے اور یہ خبر دی ہے کہ ترک اونکو ملک کو سلب کریں گے

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی گھبراہٹ
 اور رعیت واری انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جبکہ ایک بنی ہوقات پاتا اوس کا خلیفہ ایک
 بنی ہو جاتا تھا اور میرے بعد کوئی بنی نہیں ہے میرے بعد خلفاء ہوں گے وہ بہت ترقی کریں گے
 اصحاب نے پوچھا آپ ہکو کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اول کی بیت پھر اول کی بیت کو
 بچھا رکھو اور تم لوگ اون خلفاء کا جو حق ہو اوس کو ادا کیجو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اون سے
 اوس چیز کو پوچھنے والا ہے جس کا نگہ بان اون کو بنایا ہے۔

مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قریش سے بارہ خلیفہ ہوں گے
 پھر کذاب لوگ قیامت کے سامنے ظہور کریں گے۔

بہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا
 میرے بعد ایسے خلفاء ہوں گے جس امر کو جانے گے اوس کو کریں گے یعنی عالم باعمل ہونگے
 اور جس نے کا حکم کریں گے وہ اُس نے کو کریں گے اور اون خلفاء کے بعد وہ خلفاء ہوں گے
 کہ جس امر کا اون کو علم نہ ہو گا اوس کو کریں گے اور وہ فعل کریں گے جس کا اونکو امر نہیں کیا گیا ہے
 بہقی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعب بن عجرہ
 سے فرمایا اللہ تعالیٰ تمکو اون لوگوں کی حکومت سے پناہ دے جو سفہاء ہوں گے کعب نے
 پوچھا سفہاء کی ماہیت کیا ہوگی آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امراء ہوں گے جو میرے خصلت
 کی ہدایت نہ پا دیں گے اور میرے طریق پر نہ چلیں گے۔

تینین نے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا بہت سے ایسے ناخوش احوال اور امور ہوں گے جن کو تم پسند نہ کرو گے اور مکروہ جانو گے اصحاب نے پوچھا ہم لوگوں میں سے جو شخص اون احوال اور امور کو پاوے آپ فرما دیں وہ کیا کرے آپ نے فرمایا جو حق کہ تمہارا ہر ذمہ واجب ہو تم اس کو ادا کیجو اور جو حق تمہارے لئے ہے اس کو اللہ تعالیٰ سے چاہیو۔

ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے عرابض بن ساریہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایسی موعظت بلیغہ سے واعظ کیا جس سے ہمارے دل بیقرار ہو گئے اور اس سے ہماری آنکھوں سے آنسو بہ نکلے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ نصیحت تو دواع کرنے والے کی ہے آپ ہم سے کیا عہد فرماتے ہیں یعنی کیا وصیت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں تمکو یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اگرچہ کوئی حبشی غلام ہو تم اس کے قول کو سنو اور اس کی اطاعت کیجو اس لئے کہ تم لوگوں میں سے جو شخص کہ زندہ رہے گا وہ کثیر اختلاف دیکھے گا اور امور محدثہ سے جو دین میں ہوں تم لوگ اون سے ڈرتے رہو اس لئے کہ وہ امور محدثہ ضلالت ہے جو شخص تم لوگوں میں سے اون امور کو پاوے تو اس پر میری سنت اور اون خلفائے راشدین مہدیین کی سنت واجب ہو میرے بعد ہوں گے اس سنت کو وانتون سے پکڑو یعنی مضبوط پکڑو اور اس پر قائم رہو ابویلی اور حارث بن اسامہ اور ابن حبان اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے احمد بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ سیرت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبی کی حضرت ابوبکر الصدیق ایک پتھر لائے اور اس پتھر کو کہا پھر حضرت عمرؓ ایک پتھر لائے اور اس کو کہا پھر حضرت عثمانؓ ایک پتھر لائے اور اس کو رکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اصحاب میرے بعد امر کے والی ہوں گے۔ ابویعلیٰ اور حاکم اور ابونعیم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسجد کی بنا کیو اسطہ پہلا پتھر وہ تھا جس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھایا تھا پھر حضرت ابوبکرؓ نے ایک پتھر

اودٹھایا پھر حضرت عمر نے ایک پتھر اودٹھایا پھر حضرت عثمان نے ایک پتھر اودٹھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اصحاب میرے بعد خلفاء ہوں گے۔
 ابو نعیم نے قطبہ بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسے وقت گیا کہ آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تھے اور آپ مسجد تہا کی بنیاد ڈال رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس بنا کو ایسے حال میں بنا رہے ہیں کہ آپ کے ساتھ نہیں ہیں مگر یہ تین اصحاب آپ نے فرمایا کہ میرے بعد یہ تینوں آویکلا خلافت ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث بنا کہا ہے اور بیہقی نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات کو ایک مرد صالح کو خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ متعلق ہو گئے ہیں اور عمر ابو بکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ متعلق کر دئے گئے ہیں جابر نے کہا جبکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے اودٹھے تو ہم نے باہم یہ کہا کہ مرد صالح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض کے ساتھ بعض کے متعلق ہونے کو جو ذکر فرمایا ہے وہ لوگ اوس امر کے والی ہوں گے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مبعوث فرمایا ہے۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دو کے ساتھ اقتدا کرو یہ دو نون ابو بکر اور عمر ہیں اور اسی حدیث کی مثل حاکم نے ابن مسعود کی حدیث سے روایت کی ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اوس درمیان کہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو ایک کنوے پر دیکھا جس پر ایک ڈول رکھا ہوا ہے میں نے اوس کنوے سے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا پانی کھینچا پھر اوس

ڈول کو ابو بکر الصدیق نے لیا اور اس کنوے سے ایک یا دو ڈول کینچے اور اون کے پانی بھر کر
میں ضعف تھا اللہ تعالیٰ ابو بکر کی مغفرت کرے پھر وہ چھوٹا ڈول ایک بڑے ڈول سے بدل
ہو گیا اور اس کو ابن الخطاب نے لے لیا میں نے آدمیوں میں سے کسی قومی سردار اور سخت کوشش میں دیکھا
کہ ابن الخطاب کے پانی بھرنے کے طور پر پانی بھرا ہوا تھان تک کہ آدمیوں نے سیراب ہو کر پانی کی
جگہ پکڑی اور تخمین نے اس حدیث کی روایت ابن عمر کی حدیث سے بھی کی ہے۔

بیہقی نے ابو ہریرہ سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا گیا میں سیاہ بکریوں کو پانی پلا رہا ہوں یکا یک اون سیاہ بکریوں
میں بکر میں غلط ہو گئیں یکا یک ابو بکر آئے اور انھوں نے ایک ڈول یا دو ڈول بھرے اور
اونھیں ضعف تھا یکا یک عمر گئے اور انھوں نے ڈول لے لیا وہ ڈول اپنی حالت سے بدل کر
بڑا ڈول ہو گیا انھوں نے کل آدمیوں کو سیراب کیا اور سب بکر میں پانی پیکر بٹ گئیں۔
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اس خواب کی تاویل یہ کی ہے کہ سیاہ بکر میں عرب لوگ ہیں
اور سفید رنگ بکر میں تمہارے جووان بھائی عجمیوں سے ہیں وہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا
کہ انبیاء علیہم السلام کا رویا وحی ہے اور حدیث میں ابو بکر الصدیق کی نسبت پانی بھرنے میں ضعف جو
وارد ہے وہ ابو بکر الصدیق کی مدت خلافت کا قصر اور اون کی وفات کی عجلت سے مراد ہے۔
ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ
مجھ کو ہمیشہ خواب میں دکھایا جاتا ہے کہ میں آدمیوں کے پاخانوں کو روندتا ہوں آپ نے فرمایا تم
ضرور آدمیوں سے ایک راستہ پر ہو گے اور ابو بکر الصدیق نے عرض کی کہ میں نے اپنے سینہ پر
دیکھا رقتیں کی مثل ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ دو سال ہیں۔

ابن سعد نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک خواب دیکھا اور اس کو حضرت ابو بکر الصدیق کے سامنے بیان فرمایا آپ نے فرمایا
اے ابو بکر میں نے دیکھا ہے کہ میں اور تم دونوں ایک میٹر ہی کی طرف سبت کر رہے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ میں نے اپنے سینہ پر
دیکھا رقتیں کی مثل ہیں

یعنی بیٹے چاہا میں آگے چڑھ جاؤں اور تم نے چاہا میں چڑھ جاؤں (میں نے تم سے سیرٹھی کے
 اڑھائی دہائیوں پر سبقت کی ابو بکر الصدیق نے عرض کی یا رسول اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حجت
 اور مغفرت کی طرف قبض کرے گا اور آپ کے بعد میں اڑھائی سال تک زندہ رہوں گا۔
 یثیقین نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اپنے مرض میں مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس اپنے باپ اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ابو بکر کو
 ایک کاغذ لکھ دوں اس لئے کہ مجھ کو خوف ہے کہ کوئی کہنے والا کچھ کہے اور کوئی تمہیں کوئی بلا
 کوئی تمنا کرے اور اللہ تعالیٰ اوس سے اور کل مومنین انکار کرتے ہیں مگر ابو بکر کو چاہتے ہیں
 بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگوں میں بارہ خلیفہ ہوں گے ابو بکر الصدیق پھر
 بعد نہیں ٹھہریں گے مگر عتوڑی مدت اور سرزمین عرب کی چلی کا صاحب ایسی زندگی کر گیا کہ
 حید ہو گا اور شہید مرے گا ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے آپ نے فرمایا
 عمر ابن الخطاب میں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عثمان بن عفان کی طرف متوجہ
 ہوئے اور اودن سے فرمایا کہ تم سے آدمی اوس قبص کے اوتارنے کیواسطے کہیں گے
 جو قبص اللہ تعالیٰ نے تمکو پہنایا ہو گا قسم ہے اوس ذات کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بیٹھ
 کیا ہے اگر تم اوس قبص کو اوتار ڈالو گے تو تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ
 اونٹ سوئی کے روزن میں داخل ہو (یعنی اوس خلافت کے ترک کرنے کے بعد تمہارا جنت میں
 داخل ہونا محال ہو گا)

ابن عساکر نے انس سے روایت کی کہ کہا ہے نبی المصطلق کے سفروں نے مجھ کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا اور اونھوں نے مجھ سے کہا آپ سے پوچھو کہ اگر ہم صلی اللہ
 آوین اور آپ کو نہ پاوین تو ہم اپنے صدقات کس کو دیں آپ نے فرمایا اودن لوگوں سے
 کہدو کہ اپنے صدقات ابو بکر کو دیں میں نے اودن لوگوں سے یہ کہدیا اونھوں نے مجھ سے کہا آپ کہو

اگر ہم ابو بکر الصدیق کو نہ پا دین تو صدقات کسکو دین بیٹے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اُن سے کہو مگر کو دین بیٹے اُن لوگوں سے کہدیا اور انھوں نے کہا آپ سے عرض کرو کہ اگر عمر کو ہم نہ پا دیں تو صدقات کسکو دین بیٹے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا اُن لوگوں سے کہدو کہ وہ صدقات عثمان کو دین اور یہ فرمایا کہ جسدن عثمان قتل کئے جاوین اوس دن تم لوگوں کو ہلاکت ہو۔

طبرانی اور ابونعیم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم امیر اور خلیفہ ہو گے اور تم مقتول ہو گے اور تمہاری ٹاٹھی تمہارے اس سر کے خون رنگین ہوگی۔

حاکم نے نور بن حزام سے روایت کی ہے کہا ہے یوم جمل میں طلحہ کی طرف میں اوس حالت میں گیا کہ اُن میں تھوڑی سی جان تھی اور انھوں نے مجھ سے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو بیٹے کہا امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اصحاب میں سے ہوں طلحہ نے کہا اپنا ہاتھ بڑھا دین تم سے بیعت کروں میں نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا طلحہ نے مجھ سے بیعت کی اور اوس وقت اُن کی روح نکل گئی میں آیا اور بیٹے اس واقعہ کی خبر حضرت علی کو کی حضرت علی نے سن کر فرمایا اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس امر سے انکار کرے گا کہ طلحہ جنت میں داخل ہوں مگر ایسے حال میں کہ میری بیعت اُن کی گردن میں ہو۔

ابن مساکر نے سہل بن ابی خیمہ کے طریق سے عبد الرحمن بن سہل الانصاری الحارثی سے جو جنگ احد کے شہیدوں میں سے ایک ہیں روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز کوئی نبوت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے خلافت تھی اور ہرگز کوئی خلافت نہ تھی مگر اوس کے پیچھے ایک بادشاہ تھا اور ہرگز کوئی صدقہ نہ تھا مگر وہ خراج ہو گیا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابو عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا یہ امر نبوت اور رحمت ظاہر ہوا ہے پھر یہ امر خلافت اور

رحمت ہوگا پھر امر خلافت ایسا ملک چوچانے والا ہے جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا پھر امر مکیلوں
جبریت اور امت میں فساد ہونے والا ہے آدمی فروع کو حلال کر دین گئے (یعنی زنا کرین گئے)
اور شرابوں کو حلال کر دین گئے اور حریر کے پہنے کو حلال کر دین گئے اور اذن امور ممنوعہ پر
مرتب کی نصرت کرین گئے (یعنی جو لوگ کہ اپنے امور کا ارتکاب کرین گئے اذن کو لوگ مدد
دین گئے اور اذن کو پیشہ رزق ملے گا یہاں تک کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے طین گئے یعنی
مرنے وقت تک اذن کا رزق کم نہ ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس دایہ حال میں جاویں گے
کہ جملہ امور کے مرتکب ہوئے ہوں گے۔)

ابوداؤد اور ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو حدیث حسن کہا ہے
اور نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نبوت کی خلافت اور ایک لفظ میں یون واروس ہے کہ خلافت میری امت
میں تیس سال رہے گی پھر بادشاہ ہو گا یہ تیس سال چاروں خلافتوں کی مدت تھی۔

بیہقی نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ پیغمبر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے
آپ فرماتے تھے کہ نبوت کی خلافت تیس سال ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک دیگا مگر
کہا ہم ملک سے راضی ہو گئے۔

بیہقی نے حدیث سے روایت کی کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم
لوگ نبوت کے عہد میں ہو جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے کہ نبوت رہے پھر نبوت کو اللہ تعالیٰ
جو وقت چاہے گا اٹھا لیگا۔ پھر نبوت کے طریق پر خلافت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا
کہ خلافت رہے پھر خلافت کو اللہ تعالیٰ اٹھا لیگا جو وقت چاہے گا پھر خلافت ایسا ملک ہوگا
جو ظلم سے بھرا ہوا ہوگا۔ پھر جبریت ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ جبریت رہے پھر جبریت
اللہ تعالیٰ اٹھا لیگا جو وقت چاہے گا پھر نبوت کے منہاج پر خلافت ہوگی جبکہ عمر ابن عبدالغفر نے
والی ہوئے تو اذن سے یہ حدیث ذکر کی گئی اور اذن سے آدمیوں نے کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ

جبریت کے بعد جو خلافت ہے وہ آپ کی خلافت ہو اس بات کو سن کر عمر ابن العزیز مسرور ہوئے۔
حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی
آپ نے فرمایا ہے کہ خلافت مدینہ منورہ میں ہے اور بادشاہی شام میں ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور بیہقی نے
عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
جس وقت خلافت دیکھی جاوے کہ ارض مقدسہ میں نازل ہوئی ہے تو زلازل اور خرن اور غم و
بڑے بڑے امور آدین گئے اور قیامت آدمیوں سے اس سے زیادہ قریب ہوگی کہ میرا ہم
ہاتھ تمہارے سر سے قریب ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قیامت سے خلافت کے قرن کے منقطع ہونے سے ارادہ فرمایا ہے۔

بزار اور بیہقی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابوالدرداء سے یہ روایت کی ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس درمیان کہ میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ
لشکرون کے تلوار میرے سر کے نیچے سے اٹھان لگتی میں نے یہ گمان کیا کہ وہ چلی گئی ہوئی ہو
بنے اوس کے پیچھے نگاہ کی اوس کو شام کی طرف لیکر۔ اور یہ امر ہے کہ جو وقت نشتہ واقع ہوگا
تو ایمان شام میں ہوگا اور اسی حدیث کی مثل بیہقی نے عمر ابن الخطاب اور ابن عمر کی حدیث
روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عثمان کے بعد مدینہ مدینہ نہیں ہے
اور معاویہ کے بعد فراخی زندگانی نہیں ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) میں عبد الملک
بن عمر کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ہمیشہ خلافت کا طمع کرتا تھا جب
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے معاویہ اگر تم مالک ہو تو مخلوق
اچھا معاملہ کیجو۔

بیہقی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہ نے کہا واللہ مجھ کو خلافت پر

برا نگیختہ نہیں کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول نے آپ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ اگر تم والی امر ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کچھو میں ہمیشہ یہ گمان کرتا تھا کہ میں عمل میں مبتلا ہونے والا ہوں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ سے فرمایا تمہارا کیا حال ہو گا اگر تم کو اللہ تعالیٰ ایک قمیص پہنائے گا یعنی خلافت دے گا ام حبیبہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو قمیص پہنائے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک ولیکن اوس میں بلا اور سختی ہے یہ تین بار ارشاد فرمایا۔

ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اللہ تعالیٰ تم کو اس امت کے امر کا والی کرے گا تم غور کرو تم کیا معاملہ کر رہا ہو حضرت ام حبیبہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا اللہ تعالیٰ میرے بھائی کو یہ مرتبہ دے گا اپنے فرمایا بیشک اور اوس میں بلا اور سختی ہے یہ تین بار فرمایا۔

احمد نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے معاویہ اگر تم والی امر ہو گے تو اللہ تعالیٰ سے ڈریو اور عدل کچھو معاویہ نے کہا کہ میں ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے سبب سے یہ گمان کرتا تھا کہ میں عمل میں مبتلا ہونے والا ہوں یہاں تک کہ میں مبتلا ہوا۔ اور ابو یعلیٰ نے معاویہ کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے حسن کے طریق سے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سنو تم میرے بعد میری امت کے امر کے والی چلنے والے ہو جو وقت یہ امر ہو تو میری امت کے عمن سے غذر قبول کچھو اور میری امت کے ہر شخص سے تجاویز کچھو میں ہمیشہ اوس کی امید کرتا تھا یہاں تک کہ میں اپنے اس مقام میں پہنچا ہوا۔ یعنی امر امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا والی ہوا۔

وہی نے حضرت حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی سے سنا ہے کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ وہ اور راقین نہیں گزریں گے یہاں تک کہ معاویہ مالک ہوں گے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے مسلمہ بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے معاویہ کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے۔ اللہم علمہ الكتاب وکملہ فی البلاد وقر العذاب۔۔۔۔۔ اے میرے اللہ تعالیٰ تو معاویہ کو اپنی کتاب سکھالیتے وہ کتاب پر عمل کرے اور شہر و زمین اوس کو قدرت دے اور عذاب سے اوس کو بچا۔
ابن عساکر نے عروہ بن رویم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے کہا کہ مجھ سے آپ کشتی لڑیے اوس اعرابی کی طرف معاویہ اٹھے اور کہا میں تجھ سے کشتی لڑوں گا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاویہ ہرگز برگزینا نہیں ہوگا معاویہ نے اعرابی کو پچھاڑ ڈالا جبکہ یوم صفین تھا حضرت علی نے کہا اگر یہ حدیث مجھ کو یاد ہوتی تو میں معاویہ سے جنگ نہیں کرتا۔

یہی نے نافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بکویہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ میری اولاد میں ایک مرد ہوگا جس کے چہرہ میں ایسا نشان ہوگا جس سے چہرہ بدنام معلوم ہوگا وہ مرد امر خلافت کا والی ہوگا اور روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ نافع نے کہا ہے کہ میں اوس مرد کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر وہ عمر ابن العزیز ہیں۔

یہی نے نافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے کاش مجھ کو معلوم ہو جاتا کہ وہ کون شخص ہے جو حضرت عمر کی اولاد میں سے ہے اور اوس کے چہرہ میں ایک علامت ہے اور وہ عدل سے روئے زمین کو بھر دے گا۔

یہی نے عبد اللہ بن وینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عمر نے کہا آدمی یہ زعم کرتا ہے کہ

دنیا ہرگز منقضی نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک مرد حضرت عمر کی آل سے والی امر خلافت ہوگا اور حضرت عمر کی عمل کی مثل عمل کرے گا۔ آدمی بلال بن عبد اللہ بن عمرو کو مہر لگانا کر سکتے تھے اس لئے کہ بلال کے چہرہ پر کچھ اثر تھا بلال وہ مرد نہ تھا بلکہ ایک یہ معلوم ہوا کہ وہ مرد عمر بن العزیز بن اورانکی والدہ عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔

عبد اللہ بن احمد نے درواید الزہد میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ بنو اسید پر لعنت نہ کرو اس لئے کہ بنو اسید میں ایک مرد صالح ہوگا یعنی عمر بن عبد العزیز ہوں گے۔

بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے اونھوں نے کہا کہ خلفا حضرت ابو بکر اور دوسرے سعید بن المسیب سے کسی نے پوچھا دوسرا عمر کون شخص ہے اونھوں نے کہا قریب ہے کہ تم اُس کو پہچان لو گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ سعید بن المسیب حضرت عمر بن عبد العزیز سے دو سال قبل رحلت کر گئے اور وہ اس بات کو نہیں کہتے تھے مگر از روئے حدیث بیان کرتے تھے کہ اون کو حضرت عمر ابن عبد العزیز کی حدیث پہونچی تھی۔

ابو یعلیٰ اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قت ابی العاص کے بیٹے چالیس عدد کو پہونچ جاویں گے تو اللہ تعالیٰ کے دین کو تباہ کر ڈالیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام لونڈی کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنی دولت جانیں گے۔

حاکم اور بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو قت ابی العاص کے بیٹے تیس مرد ہو جاویں گے۔ اللہ تعالیٰ کو دین کو امر مضد پکڑیں گے اور اللہ تعالیٰ کے مال کو دولت سمجھیں گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو غلام لونڈی بناویں گے۔

بیہقی نے ابن جوسب سے روایت کی ہے وہ معاویہ کے پاس تھے معاویہ کے پاس

مردان داخل ہوا اور اس نے کہا اے امیر المؤمنین میری حاجت روائی کیجے واللہ میری مؤنت عظیم ہے (یعنی عیال کا جو قوت میرے ذمہ ہے وہ عظیم ہے) میں دس ہون کا باپ ہوں اور دس کا چچا ہوں اور دس کا بھائی ہوں جبکہ مردان پیٹہ پھیر کر گیا اور ابن عباس معاویہ کے پاس تخت پر بیٹھے ہوئے تھے معاویہ نے کہا اے ابن عباس کیا تمکو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت بنو الحکم میں مردوں کی تعداد کو پہنچ جاوین گے تو وہ اللہ تعالیٰ کے مال کو اپنے آپس میں دولت سمجھ کے لیوین گے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو باندی غلام کریں گے اور کتاب اللہ کو امفسد پکڑیں گے جس وقت چار سو تنانوے مردوں کی تعداد کو پہنچیں گے تو اون کی ہلاکت سر پہ زخروں کے چبانے سے ہوگی ابن عباس نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ بیشک ایسہی ہے مردان نے جانے کے بعد اپنی کسی حاجت کو یا کیا اور عبد الملک کو پٹا کے معاویہ کے پاس پہنچا عبد الملک معاویہ سے اس حاجت کے باب میں گفتگو کی جبکہ عبد الملک نے پیٹہ پھیری تو معاویہ نے کہا اے ابن عباس کیا تمکو یہ علم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ چار جابرون کا باپ ہے ابن عباس نے فرمایا اے میرے اللہ تعالیٰ بیشک ایسہی ہے۔

حاکم نے ابو ذر سے روایت کی ہے اور بخون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جس وقت بنو امیہ چالیس مردوں کی تعداد کو پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ کو بندوں کو باندی اور غلام پکڑیں گے اللہ تعالیٰ کے مال کو بلا عوض عطیہ جانیں گے اور کتاب اللہ کو امفسد پکڑیں گے۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا بنی الحکم میرے منبر پر سطور سے کود رہے ہیں جیسا کہ منبر کو دتا ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی نے ہنستے ہوئے

اور خاطر جمع نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔
 بیہقی نے ابن السیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 بنی امیہ کو اپنے منبر پر دیکھا آپ کو یہ امر برا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے آپ کے پاس وحی بھیجی
 اور فرمایا کہ یہ نہیں ہے مگر دنیا میں اون کو دنیا دون گاس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں
 ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے حسن بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے بنی امیہ کو دیکھا کہ آپ کے منبر پر فردا خطبہ پڑھ رہے ہیں یہ امر اچھا
 برا معلوم ہوا۔ پس انا اعطیناکم الکوثرا اور انا انزلناہ فی لیلۃ القدر و ما دراک باللیلۃ القدر
 لیلۃ القدر خیر من الف شہر و دون سورتین نازل ہوئیں ہزار مہینہ تک خلافت کے مالک
 بنی امیہ ہون گئے۔ قاسم بن الفضل نے کہا ہے کہ ہم نے بنی امیہ کے ملک کی مدت کا حساب
 کیا کیا ایک یہ ظاہر ہوا کہ وہ مدت ایک ہزار مہینہ تھے نہ زائد ہوتے ہیں اور نہ کم ہوتے ہیں۔
 ابویعلیٰ اور حاکم اور بیہقی نے عمرو بن مرة الجہنی سے روایت کی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے تھے کہا ہے کہ حکم بن ابی العاصؓ آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے پاس حضوری کی اجازت چاہی آپ نے آدمیوں سے فرمایا حکم کو اذن دو کہ وہ
 آدے آپ نے اسکو حبیہ فرمایا یا ولد حبیہ فرمایا یعنی آپ نے حکم کو سانپ کہا یا سانپ کا بچہ
 کہا اور یہ فرمایا کہ اُس پر لعنت ہے اور اون لوگوں پر لعنت ہے جو اس کی صلب سے
 نکلے گئے مگر مومنین جو اس سے پیدا ہوں گے اون پر لعنت نہیں ہے اور اس امر کو قلیل
 زمانہ ہو گا کہ دنیا میں وہ شرف پاویں گے اور آخرت میں دلیل ہوں گے یہ لوگ مسکار اور
 فریبی ہوں گے انکو دنیا میں دولت دی جاوے گی اور آخرت میں ان کو کوئی حصہ و نصیب نہ ملے گا۔
 فاکہی نے زہری اور عطاء خراسانی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 حکم کو اسطے فرمایا گویا اس کے بیٹوں کی طرف میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے منبر پر چڑھیں
 میں اور اتر رہے ہیں۔

فاجہی نے معاویہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کے واسطے فرمایا ہے کہ جس وقت اس کے بیٹے تیس یا چالیس کی تعداد کو پہنچ جاوین گئے تو وہ امر خلافت کے مالک ہو جاوین گئے۔

ابن نجیب نے اپنے جزائین جبر بن مطعم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ بنے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے حکم بن ابی العاص گزرا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو فتنے اس کے صلب میں ہے میری امت کیواسطے اوس سے خرابی ہے۔

ابن ابی اسامہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی امیہ کے جابرون میں سے ایک جابر کی ناک سے میرے اس منبر پر ضرور خون پیگا عمرو بن سعید بن العاصی کی ناک سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خون بہا یہاں تک کہ منبر کی سیڑیوں پر خون جاری ہو گیا۔

احمد اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک رات کو میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا آپ نے مجھ سے فرمایا ویکہو کیا کوئی ستارہ تم آسمان میں دیکھتے ہو میں نے عرض کی بیشک میں فریاد کو دیکھتا ہوں آنسو فرمایا سنو تمہاری صلب سے جواولا ہوگی ان ستاروں کے عدد کے موافق اس امت کی والی ہوگی اور دو شخص فتنہ کے وقت والی ہون گے۔

بزار اور ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا تم لوگوں میں نبوت ہے اور مملکت۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام الفضل نے مجھ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی آپ نے فرمایا کہ تم ایک لڑکے کے ساتھ حاملہ ہو محبت تم اوس کو جنو تو میرے پاس اوسکو لایو میں نے عرض کی یا رسول اللہ لڑکا کہاں سے ہو گا حال یہ ہے کہ قریش نے یہ حلف کیا ہے کہ وہ اپنی عورتوں کے پاس

نہ جاوین گے آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو جو خبر دی ہے وہی ہو گا ام الفضل نے کہا جبکہ
 پینے لڑکے کو جاتا تو اس کو لے کر آپ کے پاس میں آئی آپ نے اس کے دہنے کان
 میں اذان دی اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں آپ نے اپنا لعاب
 دہن مبارک ڈالا اور اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفا کے باپ کو لیاؤ سینے اس
 واقعہ سے حضرت عباس کو خبر کی حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا پھر
 فرمایا وہ امر وہی ہے جسکی ام الفضل نے تم کو خبر دی ہے یہ لڑکا خلفا کا باپ ہے یہاں تک
 کہ اوں خلفا میں سے ایک سفاح ہو گا اور اوں میں سے ایک مہدی ہو گا یہاں تک کہ انہوں
 سے وہ شخص ہو گا جو عیسیٰ علیہ السلام کو ناز پڑاویگا۔

ابن عدی اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا یکایک آپ کے ساتھ جبریل علیہ السلام تھے اور میں
 جبریل علیہ السلام کو وحیہ الکلبی گمان کرتا تھا اور میں سفید کپڑے پہنے تھا حضرت جبریل
 علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ یہ سفید کپڑوں والا ہے اور اسکی اولاد
 سیاہ لباس پہنے گی ابن عباس نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں
 آپ کے پاس اس وقت آیا تھا کہ آپ کے ساتھ وحیہ الکلبی تھراؤنجی کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ابن عباس سے حضرت جبریل علیہ السلام کا ذکر کیا اور یہ قصہ ذکر کیا کہ تمہاری بھر
 جاتی رہے گی اور تمہاری موت کے وقت تمہاری بھر پھر دی جاوے گی۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ تمہارے اس خزانہ یعنی کعبہ منظرہ کے پاس تین شخص قتال کریں گے وہ کل خلیفہ کے
 بیٹے ہوں گے اوں میں سے ایک کی طرف بھی یہ امر نجاوے گا پھر سیاہ چنڈے خراسان
 کی طرف سے آوین گے تم لوگوں کو اسطور سے قتل کریں گے جس قتل کی مثل تم نے نہیں دیکھا
 بیہقی اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے ادعہ خون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت

کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خراسان سے سیاہ چنڈے بھلین گئے اور چنڈوں کو کوئی
خسے نہ پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ چنڈے ایلیمین نصب کئے جاویں گے۔

بیہقی نے ابان بن الولید بن عقیقہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابن عباس معاویہ کو
پاس آئے اور میں اس وقت حاضر تھا معاویہ نے ابن عباس سے پوچھا کیا تم لوگوں میں سے
ہوئی ابن عباس نے کہا بیشک معاویہ نے اون سے پوچھا تمہارے انصار کون لوگ ہوں گے
ابن عباس نے کہا کہ اہل خراسان ہوں گے اور بنی امیہ کی بنی ہاشم سے بہت لڑائیں ہونگی۔
حاکم اور ابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے ہم وہ اہل بیت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے دنیا پر آخرت کو اختیار فرمایا ہے
(یعنی ہمارے واسطے آخرت ہے دنیا نہیں ہے) اور میرے اہل بیت میرے بعد عظیم
بلا سے ملنے والے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے نکال دئے جاویں گے اور پرانہ کر دئے جائیں گے
اون کی یہ حالت یہاں تک گئی کہ اوس جگہ سے ایک قوم آوے گی اور آپسے اپنے دست مبارک
سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا وہ لوگ سیاہ چنڈوں والے ہوں گے اون سے حق چاہا
جائیگا وہ حق کو نہ دیں گے اون سے جنگ کیجاوے گی اون پر نفرت ہوگی پھر وہ حق کو نہ دیں گے
یہاں تک کہ ایک مروجہ میرے اہل بیت سے ہوگا خلافت اوس کو دیں گے وہ مرد خلافت کے
عدل سے ایسا بھروسے گا جیسے ظلم سے بھر گئی ہوگی۔

حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میرے بعد میری امت سے قتل اور پرانہ کر دیں گے۔
احمد اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد انقطاع زمانہ
اور ظہور فتنوں کے وقت ظہور کرے گا اوس کا نام مفلح ہوگا اوس کی عطا مال ہوگا وہ دنیا
باتھون میں مال بھر کے وے گا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہم لوگوں میں سے سفاح اور منصور اور مہدی ہو۔
بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے تین شخص ہوں گے جو اہل بیت ہیں وہ سفاح اور منصور اور مہدی ہیں۔

زیر بن بکار نے (موفقیات) میں حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اپنے جوفت کہ آپ کو ابن لمزمروو نے مارا یہ وصیت فرمائی اور اپنی وصیت میں یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو ان اختلافات کی خبر دے گی جو آپ کے بعد ہوں گے اور عہد شکنوں اور دین سے نکلنے والوں اور جور و ظلم کرنے والوں سے جنگ کرنے کے لیے مجھ کو امر فرمایا ہے اور یہ ہے جو مجھ کو پہنچا اسکی آپ نے مجھ کو خبر دی ہے اور مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ معاویہ اور اس کا بیٹا یزید امر خلافت کا مالک ہو گا پھر امر خلافت بنی امیہ کی طرف پھر جاوے گا وہ خلافت کو میراث کر لیں گے اور یہ امر بنی امیہ کی طرف ہونے والا ہے پھر بنی العباس کی طرف اور جس خاک پر امام حسین علیہ السلام قتل ہوں گے آپ نے مجھ کو وہ خاک دکھلائی ہے۔

بیہقی نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مجھ سے عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا واللہ بنو امیہ اسلام کو کانا کر دیں گے پھر اسلام کو وہ اندھا کر دیں گے پھر یہ بنانا جائے گا کہ اسلام کہاں ہے اور یہ بنانا جائے گا کہ اسلام کا کون والی ہے پھر اسلام اس جگہ اور اس جگہ واقع ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسلام کی یہ حالت ایک سو چھتیس سال تک رہے گی پھر اللہ تعالیٰ سفیرون کے ایک گروہ کو بھیجے گا کہ وہ بادشاہوں کے سفیرون کے مثل ہوں گے اور ان کی خوشبو پاکیزہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسلام کی سماعت اور بھکپیر دے گا میں نے پوچھا کہ وہ سفیرون کون لوگ ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا کہ وہ لوگ غزاتی اور مشرقی اور عجمی ہوں گے۔

حاکم نے ابوسعود الانصاری سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث

وہ فرقہ کا فرہو جاوے گا اور ایک فرقہ اذن سے سخت قتال کرے گا بقیہ لوگ جو اس فرقہ کے رہ جاوین گے اللہ تعالیٰ اون پر اذن لوگوں کو فتح دے گا۔

احمد اور بزار اور حاکم نے صحیح سند سے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ فرماتے تھے میری امت کو ایک ایسی قوم تین بار ہانکے گی کہ جس کے چہرے چوڑے ہوں گے اور انکھیں جھوٹی ہونگی گویا اونکے چہرے چوڑے بن میں سپر ہوں گے میری امت کے لوگوں کو یہاں تک ہانکینگے کہ اذن کو خیرہ عرب میں پہنچا دیں گے اول بار کے ہانکنے میں یہ ہوگا کہ جو لوگ بھاگ جاوین گے وہ نجات پاوین گے اور دوسرے بار کے ہانکنے میں بعض نجات پاوین گے اور تیسرے بار کے ہانکنے میں جو لوگ کہ باقی رہیں گے اذن کا وہ استیصال کر ڈالیں گے آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہ ترک بن قسم سے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ترک اپنے گھوڑے مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے باندھیں گے۔

میں نے صحیح سند سے روایت کی ہے کہ

ابو بکر نے معاویہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ترک عرب پر ضرور غالب ہوں گے یہاں تک کہ عرب کو شیخ اور قیسوم کے اگنے کی جگہوں میں پہنچا دیں گے (یعنی جیسی یہ دونوں نباتیں پست ہوتی ہیں ویسی ہی عرب لوگ پست ہو جاوین گے۔

طبرانی اور حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے گویا میں ترکوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے پاس وہ ایسے برذون پر آئے ہیں جن کاں پیٹے ہوئے ہیں یہاں تک دیکھ رہا ہوں کہ اون برذون کو فرات کے کنارے پر باندھ رہے ہیں۔

حاکم نے حدیث سے اس حدیث کی روایت کی اس کو صحیح حدیث کہا ہے حدیث نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قبلہ ضر

جو ہے ہر ایک عبد صالح کو ہمیشہ قتل کرے گا اور ہلاک کرے گا اور فدا کرے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے شکرون کو سوار کرے گا کہ وہ اون کے پاس پہنچے گا لشکر قبیلہ مضر کو لوگوں کو قتل کریں گے۔

احمد اور طبرانی نے صحیح سند سے عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسی قوم ہوگی جو بعض کو بعض قتل کر کے ملک لیں گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کو انکی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد اور ابن ابی الاشبہ سے اونھوں نے ایک ایسے مرد سے روایت کی ہے جو خزینہ ہے اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر کے جسم پر لباس دیکھا اور پوچھا کیا یہ لباس جدید ہے یا وہو یا ہوا ہے حضرت عمر نے عرض کی یہ وہو یا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے عمر جدید لباس پہنتے رہو اور حمید زندگی کرو اور شہید مرویہ حدیث مرسل ہے اور احمد اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے اس حدیث کی مثل مرفوع روایت کی ہے اور بزار نے جابر کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ نے صحیح سند سے سہل بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ احمد نے ایسے حال میں جنبش کی کہ اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اعدائے جگہ پر قائم رہو تجھے نہیں مگر ایک نبی یا ایک صدیق یا دو شہید۔

طبرانی نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک

باغ میں تھے حضرت ابو بکر نے اذن چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو اذن دواور
اون کو جنت کی بشارت دو پھر حضرت عمر نے اذن چاہا آپ نے آدمی سے فرمایا کہ انکو
اذن دواور اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو پھر حضرت عثمان نے اذن چاہا آپ نے
آدمی سے فرمایا کہ اون کو اذن دواور اون کو جنت اور شہادت کی بشارت دو۔

طبرانی نے صحیح سند سے عبد الرحمن بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں
حضرت عمر ابن الخطاب کی موت میں حاضر ہوا اوس روز آفتاب کو کسوف ہو گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت عثمان کے قتل کی خبر دی تھی

شیخین نے ابو موسیٰ الاشعری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیرائیں
تھے آپ پیرائیں کے اطراف کی دیوار پر بیٹھ گئے اور اوس کے درمیان ہو گئے پھر اپنے
اپنے دونوں پاؤں کنوے میں لٹکادے اور اپنی دونوں پٹلیں کھول دیں بیٹھے اپنی
ولمیں کہا کہ آج میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دربان رہنمگا اثنیہین ابو بکر صدیق
آگئے۔ اپنے اون سے کہا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور
گیا اور بیٹھے عرض کی کہ یہ ابو بکر آئے ہیں اذن چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دو
اور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت ابو بکر آئے یہاں تک کہ کنوے کی دیوار پر آپ کے
پہلو میں وہی طرف بیٹھ گئے اور اونہوں نے اپنے پاؤں کنوے میں لٹکادے۔ پھر
حضرت عمر آئے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں عرض کی کہ یہ عمر ہیں اذن
چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اون کو اذن دواور اون کو جنت کی بشارت دو حضرت عمر
آئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کنوے کی دیوار پر بائیں
جانب بیٹھ گئے اور کنوے میں اپنے پاؤں لٹکادے۔ پھر حضرت عثمان آئے بیٹھے

عرض کی کہ یہ عثمان بن اذن چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو اذن دو اور اونکو یہ بشارت دو کہ بہت سختیوں اور غمون سے جو تمکو پہنچیں گے تم جنت میں داخل ہو گے حضرت عثمان آپ کے پاس داخل ہوئے اور کنوے کی دیوار پر جگہ بیٹھنے کی نہیں پائی ان حضرات کے مقابلہ میں کنوے کے ایک جانب میں بیٹھ گئے اور کنوے میں اپنے پاؤں لٹکادئے۔ سعید بن المسیب نے کہا ہے کہ میں نے اس واقعہ کی ان حضرات کی قبر سے تاویل کی ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر الصديق اور حضرت عمر فاروق کی قبریں ہونگی اور حضرت عثمان علیہ السلام کے مین مدفون ہون گے طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ یہاں تک کہ تم ابوبکر الصديق کے پاس پہنچو گے اور اذن کو اذن کے مکان میں جو وہ کی حالت میں بیٹھا ہوا پاؤ گے تم اذن کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہاں تک کہ تم تینہ میں پہنچو گے اور حضرت عمر کو ایک گدھے پر سوار ایسی حالت میں دیکھو گے کہ اذن کے مقدم سر کی وہ جگہ جہاں بال نہیں اگتے میں تمکو ظاہر ہوگی تم اذن کو جنت کی بشارت دو پھر تم جاؤ یہاں تک کہ تم عثمان کے پاس پہنچو گے اور تم اذن کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ وہ انبیاء کی خرید و فروخت

کرتے ہوں گے اذن کو تم یہ بشارت دیدو کہ تم شدید سختیوں اور غمون کے بعد جنت میں جاؤ گے راوی نے کہا میں گیا اور میں نے تینوں اصحاب کو اس حالت پر پایا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا میں نے ان تینوں حضرات کو آپ کے ارشاد سے خبر کر دی۔ ابن ابی عثیمہ نے اپنی (تاریخ) میں ابو یعلیٰ اور بزار اور ابو نعیم انس سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں تھا کوئی آنے والا آیا اور اس نے دروازہ مارا آپ نے فرمایا اے انس تم اٹھو اور اس کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی اور میرے بعد خلافت کی بشارت دیدو یکایک میں نے حضرت ابوبکر الصديق

۱۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۲۔ عثمان بن عفان کی بشارت
۳۔ عمر فاروق کی بشارت
۴۔ ابوبکر الصديق کی بشارت
۵۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۶۔ عثمان بن عفان کی بشارت
۷۔ عمر فاروق کی بشارت
۸۔ ابوبکر الصديق کی بشارت
۹۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۱۰۔ عثمان بن عفان کی بشارت
۱۱۔ عمر فاروق کی بشارت
۱۲۔ ابوبکر الصديق کی بشارت
۱۳۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۱۴۔ عثمان بن عفان کی بشارت
۱۵۔ عمر فاروق کی بشارت
۱۶۔ ابوبکر الصديق کی بشارت
۱۷۔ ابوبکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۱۸۔ عثمان بن عفان کی بشارت
۱۹۔ عمر فاروق کی بشارت
۲۰۔ ابوبکر الصديق کی بشارت

پایا پھر ایک مرد آیا اور اس نے دروازہ مارا اور آپ نے مجھ سے فرمایا اسے انس تم اوٹھو اور اس مرد کے لئے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت ابو بکر کے بعد تم خلیفہ ہو گے یکایک مینے حضرت عمر کو پایا پھر ایک مرد آیا اور اس نے دروازہ مارا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ انس تم جاؤ اور اس مرد کے واسطے دروازہ کھولو اور اس کو جنت کی بشارت اور یہ بشارت دیدو کہ حضرت عمر کے بعد تم خلیفہ ہو گے اور وہ مرد مقتول ہو گا یکایک مینے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موجود پایا۔

احمد اور طبرانی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے کجورون کے باغون میں سے ایک باغ میں تھے ایک مرد نے جسکی آواز بہت تھی اذن چاہا آپ نے فرمایا کہ اس کو اذن دیدو اور یہ بشارت دیدو کہ غمون اور سختیوں سے تم جنت میں جاؤ گے یکایک مینے دیکھا کہ وہ مرد حضرت عثمان تھے۔

طبرانی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عثمان میرے پاس ایسے حال میں آئے کہ میرے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا اس نے مجھ سے کہا کہ عثمان شہید ہون گے انکی قوم انکو قتل کرے گی ہم فرشتے عثمان سے حیا کرتے ہیں۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں زبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح میں ایک مرد قریشی کو جبراً قتل کیا پھر آپ نے فرمایا کہ کوئی قریشی آج کے دن کے بعد سے جبراً قتل نہ کیا جاوے گا مگر وہ مرد جو عثمان کو قتل کرے گا تم لوگ اس مرد کو قتل کرو ڈالو اگر تم اس کو قتل نہ کرو گے تو تم بکریوں کی طرح قتل کرو جاؤ گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ نے اس وقت کہا کہ حضرت عثمان محصور تھے مینے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ فتنے ہون گے اور باہم اختلاف ہو گا جتنے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہلکے حکم فرماتے ہیں اور سوت ہم کیا کریں آپ نے فرمایا کہ تم اپنے امیر اور امیر کے اصحاب کو بچھوڑو اور آپ نے حضرت عثمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن ماجہ اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کو بلایا اور اون کی طرف آپ اشارہ کرتے تھے اور عثمان کا رنگ متغیر ہو رہا تھا جبکہ یوم الدار تھا ہم نے عثمان سے کہا آپ جنگ نہیں کریں گے اونھوں نے کھامین جنگ نہیں کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک امر کی وصیت کی ہو میں اوس پر اپنے نفس کو صبر دلانے والا ہوں۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابونعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اونھوں نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان سے یہ فرمایا کہ تمکو اللہ ایک قبیض پہنائے گا اگر منافقین تمہارا ارادہ کریں کہ تم اوس قبیض کو اتار ڈالو تو تم اوس قبیض کو نہ اتارو ابویعلیٰ نے حضرت حفصہ ام المومنین سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان کے پاس کسی کو پہنچا وہ آئے اور اون سے کہا کہ تم مقتول ہو گے اور شہید ہو گے تم صبر کرو اللہ تعالیٰ تمکو صبر دی اور وہ قبیض جو اللہ تعالیٰ تم کو پہنایا بارہ سال چبے مہینہ تک ہرگز ہرگز نہ اتارو جبکہ عثمان نے پیٹھ پھیری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وعادی کہ اللہ تعالیٰ تم کو صبر دی تم قریب میں شہید ہو گے اور تم ایسے حال میں مرو گے تم روزہ سے ہو گے اور میرے ساتھ افطار کرو گے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ابے عثمان تمکو میرے بعد خلافت دیجاوے گی اور منافقین ارادہ کروں

کہ تم اس خلافت کو چھوڑ دو تم خلافت کو نہ چھوڑو اور اوس دن تم روزہ رکھو اس لئے کہ تم میرے پاس افطار کرو گے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن حوالہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسے مرد پر جو وہ چادر سے عمامہ باندھے ہوگا اور آدمیوں سے بیعت لیتا ہوگا اور وہ جنتی ہوگا تم لوگ ہجوم کرو گے آدمیوں حضرت عثمان پر ایسے حال میں ہجوم کیا کہ چادر جبر سے عمامہ باندھے ہوئے تھے اور آدمیوں سے بیعت لے رہے تھے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عثمان تم ایسے حال میں قتل کئے جاؤ گے کہ تم سورہ بقرہ پڑھتے ہو گے اور تمہارے خون کا ایک قطرہ اس آیت شریفہ فسیکفیکہم اللہ پر گرے گا۔ ذہبی نے کہا ہے کہ حدیث موضوع ہے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے عبد اللہ بن حوالہ سے اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جس شخص نے تین چیزوں سے نجات پائی اوس پر ایک امر سے نجات پائی آدمیوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کیا چیزیں ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک میری وفات ہے دوسرے ایسے خلیفہ کا قتل ہے جو وہ حق پر صابر ہوگا اور حق کو دیکھا اور تیسرے وہاں ہے اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل عقبہ بن عامر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہ اسلام کی چکی تین تیس یا چونتیس یا سینتیس سال کے بعد دور کرے گی اگر وہ لوگ ہلاک ہوں گے تو

ادھار استہ اون لوگوں کا ہوگا جو ہلاک ہو گئے اور اگر اون کا مین اون کے لئے
 قایم ہوگا تو ستر سال قایم رہے گا حضرت عمرؓ نے پوچھا یا نبی اللہ کیا یہ نذت اوس قبیل
 جو گزر گئی ہے آپ نے فرمایا نہیں اوس قبیل سے جو باقی ہے یہی ہے کہ نبی امیہ
 ملک ایسا ہی تھا یہاں تک کہ اوس میں سستی داخل ہو گئی اور ملک کے دعوے کرنے
 والوں نے ظہور اور غلبہ خراسان میں ستر برس کی مقدار میں کیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ نے
 مرہ بن کعب نے روایت کی ہے کہا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 سنا ہے آپ فتنہ کا ذکر فرما رہے تھے اور فتنے کے قرب کو ذکر کر رہے تھے اتنے میں
 ایک مرد اپنا منہ کپڑے سے چھپائے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ یہ شخص فتنہ کے دن
 ہدایت پر ہوگا میں اوس مرد کی طرف کھڑا ہوا یکا یک میں نے حضرت عثمان کو دیکھا۔

یہی نے حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ قیامت قایم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ اپنے امام کو قتل کر دو گے اور ایک دوسرے
 کو تلواروں سے مارو گے اور تم لوگوں میں جو شریر ہوگا وہ تمہاری دنیا کا وارث ہوگا۔

یہی نے اور ابو نعیم نے (معرفۃ) میں عبد الرحمن بن عدیس سے روایت کی ہے
 کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایسی آدمی
 خروج کریں گے جو دین سے ایسی سرعت سے گزر جاویں گے جیسے تیر پتاب سے گزر جاتا
 اور وہ لوگ کوہ لبنان میں قتل کئے جاویں گے۔ ابن لمیعہ نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عدیس
 بلوا کرنے والا اہل مصر کے ساتھ حضرت عثمان کی طرف گیا اور اوس نے اون کو قتل کیا
 پھر اس واقعہ کے ایک سال یا دو سال بعد ابن عدیس کوہ لبنان میں قتل کیا گیا۔

حاتھ بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں مہاجر بن حبیب سے روایت کی ہے کہا ہے
 حضرت عثمان نے عبد اللہ بن سلام کے پاس گسیکوا ایسے حال میں بھیجا کہ وہ محصور تھے اور انہیں

یہ کہاکہ تم اپنا سرادٹھاؤ تم اوس روزن کو جو گھر میں ہے دیکھتے ہو اوس روزن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچکی رات جھکو دیکھا اور فرمایا اے عثمان کیا اوس میں نے تمکو محصور کیا ہے میں نے عرض کی ہاں محصور کیا ہے اپنے میرے واسطے ایک ڈول لٹکا دیا میں اوس ڈول سے پانی پیامیں اپنے جگر میں اوسکی خلی بار بار ہون پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے واسطے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ تمکو اون آدمیوں کی نفرت دیکھا جنہوں نے تمکو محصور کیا ہے اگر تم چاہو تو ہمارے پاس افطار کرو میں نے آپکے پاس افطار کو اختیار کیا حضرت عثمان اوسی دن قتل ہوئے۔

ابن منیع نے اپنی (مسند) میں عثمان بن بشیر کے طریق سے ناٹھ بنت القرفصہ زوجہ عثمان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت عثمان محصور کئے گئے روزہ سے تھے جبکہ افطار کا وقت تھا تو اوسوں سے اونھوں نے شیرین پانی مانگا اوسوں نے پانی منع کیا اونھوں نے رات تشنگی میں بسر کی جبکہ سحر کا وقت تھا تو حضرت عثمان نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں اس چہت سے میری پاس تشریف لائے کہ آپکے ساتھ پانی کا ایک ڈول تھا آپ نے مجھ سے فرمایا اے عثمان پانی پیو۔ میں نے پانی پیامیان تک کہ میں سیراب ہو گیا پھر اپنے مجھ سے فرمایا کہ زیادہ پیو یہی بات پانی پیاکہ میرا پیٹ بھر گیا۔

ابونعیم نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب دن حضرت عثمان قتل کئے

گئے میں نے ایک آواز سنی البشیر یا عثمان بروح در یحان۔ البشیر یا ابن عفان رب رب غیر غضبان البشیر یا ابن عفان بغفران در ضوان میں نے ادھر ادھر دیکھا میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

طبرانی اور ابونعیم نے مسہر بن عیش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو رات میں دفن کیا ہکوا ایک سواٹھ نے پیچھے سے ڈھانپ لیا ہم اون لوگوں کے درگاہ تک کہ قریب تھا کہ ہم متفرق ہو جاوین ایک سناوی کہ پیالے نے مذاکی تم لوگ نہ ڈرو انہی جگہ پر

۱۰۰
بخاری میں ہے
جامعہ اسلام

بخاری

قائم رہو ہم لوگ اس لئے آئے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ حضرت عثمان کے جنازہ پر حاضر ہوں مسہر کہا کرتے تھے واللہ وہ لوگ ملایکے تھے۔

ابو نعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عثمان خش کو کب میں تین دن تک رکھے رہے لوگ اون کو دفن نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ہاتف نے آدیوگو آواز دی اور کہا ان کو دفن کرو اور ان پر صلوٰۃ جنازہ پڑھو اللہ تعالیٰ فرما کر پڑھی ہے ابن سعد نے مالک بن ابی عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی اس امر سے اپنے آپ کو بچاتے تھے کہ اپنے مرد دن کو خش کو کب میں دفن کریں عثمان کہا کرتے تھے قریب ہے کہ ایک مرد مصالح ہلاک ہو جاوے گا اور اس جگہ دفن کیا جاوے گا آدمی اس مرد کی اقدار میں گئے خش کو کب میں اول جو شخص دفن کیا گیا حضرت عثمان تھے ابو نعیم نے عثمان بن مرہ سے عثمان نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے جنوں کو سنا ہے کہ حضرت عثمان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کے اوپر تین راتوں تک نوحہ کر رہے تھے نوحہ میں جو اشعار پڑھتے تھے ان اشعار میں سے یہ شعر ہے

لیلة الحصبۃ اذ یرون بالضحی الصلاب
ثم جاؤا بکرة یبنون صقرا کالشہاب

زینہم فی المحی والمجلس ذکاک الرقاب

ابن سعد نے اس روایت کی ہے کہا ہے کہ جن لوگوں نے حضرت عثمان کا محاصرہ کیا تھا ان کو حضرت عثمان نے بالا خانہ سے دیکھا اور ان سے فرمایا کہ اگر تم لوگ مجھ کو قتل کرو گے تو تم کل لوگ کبھی نماز نہ پڑھو گے یعنی نماز کو ترک کر دو گے یا اس کا ثواب تمہیں نہیں ملے گا اور تم کل لوگ جہاد نہ کرو گے یعنی جہاد سے تم کو فائدہ نہ ہو گا اور تمہاری غنیمت تمہارے درمیان تقسیم نہیں کیاوے گی جبکہ ان لوگوں نے باز آنے قتل سے انکار کیا۔ تو حضرت عثمان نے یہ دعا مانگی۔ اللہم احصہم عددا و اقلہم بد و ادلائق منہم احدا۔ مجاہد نے کہا ہے کہ ان لوگوں میں سے اوس فتنہ میں جو مارا گیا وہ مارا گیا یزید نے اہل مدینہ کی طرف

میں ہزار آدمی پہنچے اور مخون نے تین روز تک مدینہ منورہ کو مباح کر دیا اہل مدینہ کی مدافعت سے جو فضل کہ یزید کے لشکر کے لوگوں نے چاہا کرتے تھے۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قتل کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے
حضرت علی نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے
اُسجگہ اور اُسجگہ ایک ضرب لگائی جاوے گی اور آپ نے حضرت علی کی کن پٹیوں کی
طرف اشارہ فرمایا۔ یعنی کن پٹیوں پر ضرب لگائی جاوے گی اور اون دو لون کن پٹیوں کا
خون بہیگا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی رنگین ہو جاوے گی۔ اس حدیث کے حضرت
علی سے کثیر طریق ہیں۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم
عمار بن یاسر سے یہ روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو
فرمایا کہ اُشتی الناس وہ مرد ہے جو تمہاری کن پٹی پر تلوار ماریگا یہاں تک کہ تمہاری
داڑھی خون سے تر ہو جائے گی اور اسی حدیث کی مثل جابر بن سرہ کی حدیث اور
صہیب کی حدیث سے واڑہوا ہے ان دو لون حدیثوں کی روایت ابو نعیم نے کی ہے
حاکم نے اس سے روایت کی ہے کہ میں نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ حضرت علی کے پاس ایسے حال میں داخل ہوا کہ وہ مریض تھے اسوقت
حضرت علی کے پاس حضرت ابوبکر اور حضرت عمر تھے ان دو لون حضرات میں سے ایک
صاحب نے اپنے صاحب سے کہا کہ میں ان کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر ہلاک ہونے والا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہرگز ہرگز نہ مریں گے۔ مگر ایسے حال میں

غیظ سے بھرے ہوئے۔

حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ صبح ہوئی کہ حضرت علی ابن ابی طالب قتل ہوئے بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں اٹھایا گیا مگر اوس کے پیچھے خون پایا گیا۔

ابو نعیم نے زہری کے طریق سے سعید بن السیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جسدِ نبوی قتل ہوئے اوسکی صبح میں کوئی سنگریزہ زمین سے نہیں اٹھایا گیا مگر اوس کے پیچھے خالص خون تھا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت طلحہ اور حضرت زبیر کی شہادت کی خبر دی تھی

مسلم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہِ حرا پر تھے، ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر رضوان اللہ علیہم اوسپر تھے ایک بڑے پتھر نے حرکت کی آپ نے فرمایا اے پتھر ٹھہر جا حرکت نہ کر تجھ پر نہیں مگر نبی یا صدیق یا شہید۔

حاکم اور ابن ماجہ اور ابو نعیم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس امر کو دوست رکھتا ہے کہ وہ اوس شہید کو دیکھے جو برومی زمین پر یا پشتِ زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

طبرانی نے طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو دیکھتے تھے یہ فرماتے تھے کہ جو شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ ایسے شہید کو دیکھے جو روئے زمین پر چلتا پھرتا ہے وہ شخص طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ثابت بن قیس بن شماس کی شہادت کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابونعیم نے زہری کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے جھکو اسمیل بن محمد بن ثابت الانصاری نے اپنے باپ سے یہ خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا کہ اے ثابت کیا تم اس امر سے خوشنود نہ ہو گے کہ تم زندگی میں حمید رہو اور شہید مرو اور جنت میں داخل ہو ثابت نے عرض کی بیشک میں اس امر سے خوشنود ہوں ثابت نے حمید زندگی کی اور یوم سلیۃ الکذاب میں شہید قتل کئے گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر دی تھی

حاکم اور بیہقی نے ام الفضل بنت الحارث سے یہ روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت حسین کو لیکر گئی اور بیرون کو آپ کے آغوش میں دیدیا پھر میں آپ کی طرف متوجہ ہوئی یکایک بنے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چٹان مبارک آنسو بہا رہی ہیں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور جھکو یہ خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی اور میرے پاس اس مقام کی مٹی میں سے جہان یہ قتل ہو کر سرخ مٹی جبریل علیہ السلام لائے۔

ابن راہویہ اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام کے واسطے لیٹے پھر آپ ایسے حال میں بیدار ہوئے کہ غمگین تھے اور آپ کے دست مبارک میں سرخ مٹی تھی آپ اسکو الت پلٹ کر رہے تھے پنے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیسی مٹی ہے آپ نے فرمایا کہ جھکو جبریل علیہ السلام نے

یہ خبر دی کہ حسین سرزمین عراق میں قتل ہو گئے۔ اور یہ مٹی اوس جگہ کی ہے۔
 جہتی اور ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے فرشتے کے ایک
 پاس آنے کے لئے اذن چاہا آپ نے اوس کو اذن دیا تو میں حضرت حسین رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آگئے اور آپ کے دوش مبارک پر بیٹھنے لگے اوس فرشتے
 پر چھا کیا آپ ان کو دوست رکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 بیشک اوس فرشتے نے کہا کہ آپ کی امت انکو قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو
 میں آپکو وہ جگہ دکھاتا ہوں جہاں یہ قتل ہو گئے اوس فرشتے نے اپنا ہاتھ مارا اور سرخ
 مٹی آپکو دکھلائی اوس مٹی کو حضرت ام سلمہ نے لے لیا اور اپنے کپڑے میں باندھ رکھا۔
 ہم لوگ سنا کرتے تھے کہ حضرت حسین کربلا میں قتل ہو گئے۔

ابو نعیم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت
 حسین میرے مکان میں کبیل رہتے تھے جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا اے
 محمد آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو آپ کے بعد قتل کرے گی اور حضرت حسین کی طرف اشارہ
 کیا اور آپ کے پاس جبریل وہ مٹی لائے اپنے اوس کو سونگھا پھر آپ نے فرمایا کہ کرب
 اور بلا کی بو ہے اور آپ نے فرمایا اے ام سلمہ جو وقت یہ مٹی بد لکر خون ہو جاوے تو
 تم یہ جان لیجو کہ میرا یہ بیٹا قتل ہو گیا حضرت ام سلمہ نے اوس مٹی کو ایک شیشے میں رکھا
 ابن عساکر نے محمد بن عمرو بن حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حسین کے
 ساتھ کربلا کی نہر کے پاس تھے اپنے شہر بن ذی الجوشن کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اللہ
 اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے گویا میں کبرے کے کتے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے اہل بیت کو خون کو پی رہا ہے
 شہر ملعون بہر ص تھا۔

ابن اسکن نے اور بغوی نے (صحابہ) میں اور ابو نعیم نے حمیم کے طریق سے

انس بن الحارث سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ جڑاتے تھے کہ میرا یہ بیٹا حسین اوس سرزمین میں قتل کیا جاوے گا جس کا نام کر بلا ہے تم لوگوں میں سے جو لوگ وہاں موجود ہوں تو اون کو چاہئے کہ حسین کو نصرت دین انس بن الحارث کر بلا کے طرف گئے اور کہ بلا میں حضرت حسین کے ساتھ قتل ہو گئے۔

بہیقی نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ روایت کی ہے کہ حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ کے پاس حضرت جبریل حضرت عائشہ کی بلا خانہ میں تھے حضرت جبریل نے آپ سے کہا کہ انکو آپ کی امت قتل کرے گی اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپکو اوس سرزمین کی خبر دیتا ہوں جہاں یہ قتل ہونگے اور جبریل نے اُس زمین کی طرف اشارہ کیا جو عراق کے متصل ہے اور سرخ مٹی لی اور اوس کو آپکو دکھلایا۔ اور بہیقی نے اس حدیث کی روایت دوسرے طریق سے ابی سلمہ سے اور غنوں نے حضرت عائشہ سے موصول طور پر روایت کی ہے۔

بہیقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ابن عمر مدینہ منورہ میں تشریف لائے اونکو یہ خبر دی گئی کہ حضرت حسین عراق کی طرف متوجہ ہوئے ہیں ابن عمر حضرت حسین سے مدینہ منورہ سے دو راتوں کے فاصلہ پر عین سفر میں جلے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان مختار کیا اور آپ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کا ارادہ نہیں کیا اور آپ لوگ اون کے بھٹے ہو اللہ تعالیٰ تم لوگوں میں سے دنیا کا والی کبھی کسی کو نہ کرے گا اور دنیا کو تم لوگوں کو نہیں پہنچا ہے مگر اوس امر کی وجہ سے جو تمہارے واسطے خیر ہے آپ پلٹ چلئے اون سے حضرت حسین نے انکار کیا اور نہیں پلئے ابن عمر نے حضرت حسین سے معاف کیا اور کہا کہ ایسے حال میں آپکو اللہ تعالیٰ کے سپرد میں کرتا ہوں کہ آپ قتل ہیں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ایسی حالت میں کہ اہلبیت کثرت سے گئے ہم یہ شک نہیں کرتے تھے کہ حضرت حسین سرزمین عراق میں قتل کئے جاویں گے۔

ابونعیم نے یحییٰ الحضرمی سے روایت کی ہے یحییٰ حضرت علی کے ساتھ صفین کی طرف گئے جبکہ نینوی کے مقابل ہوئے تو یون پکارا اے ابو عبد اللہ شط فرات پر صبر کرو دینی ٹھکر جائے مینے پوچھا وہ کیا امر ہے حضرت علی نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل نے مجھے یہ حدیث کی ہے کہ حسین شط فرات پر قتل کئے جاویں گے۔ اور اس جگہ کی ایک مٹی جھکود کہلائی ہے۔

ابونعیم نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت علی کے ساتھ حضرت حسین کی قبر کی جگہ پر آئے حضرت علی نے فرمایا کہ اچھو اون کے اونٹ اتریں گے اور اچھو اون کے کجاوے رکھے جاویں گے اور یہ جگہ اون کے خون کے بٹنے کی ہے ایک گروہ آل محمد صلعم کا اس میدان میں قتل کیا جاویگا اور نہر آسمان اور زمین روئیں گے۔ حاکم نے ابن عباس سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی بھیجی اور یہ فرمایا کہ سینے بن ذکر یا علیہا السلام کے عوض میں شتر بزار اور شتر بزار کو قتل کرنے والا ہوں۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے ایک دن دو پہر کی وقت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک کے بال او لچے اور بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں اور آپ کے دست مبارک میں ایک نشیہ ہے حسین خون ہے مینے آپ سے پوچھا یہ کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ یہ حسین اور اصحاب حسین کا خون ہے آج اول دن سے میں اس خون کو اوٹھا رہا ہوں (یعنی جہان جہان اور کما خون گرا ہے میں اس کو اس نشیہ میں بھر رہا ہوں) جس وقت ابن عباس نے یہ خواب دیکھا تھا وہ وقت یاد رکھا گیا جس دن حضرت امام حسین قتل ہوئے تھے وہی دن پایا گیا۔

بیہقی اور حاکم نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر اور ریش مبارک پر مٹی تھی بیٹے پوچھا یا رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے آپ نے فرمایا کہ حسین کے قتل میں ابھی میں حاضر ہوتا ہوں بیہقی اور ابو نعیم نے بصیرۃ الارزیہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حسین قتل ہوئی آسمان سے خون برسایم صبح کو ایسے حال میں اٹھے کہ ہمارے ڈیرے اور ہمارے گھر اور ہماری ہر شے خون سے بھری تھی۔

بیہقی اور ابو نعیم نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ یہ خبر پہنچی ہے کہ جسدن حسین قتل ہوئے بیت المقدس کے پتھروں میں سے کوئی پتھر نہیں پٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے ام جان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے تین دن تک ہم لوگوں پر تاریکی رہی اور ہم لوگوں میں سے کسی نے اپنے اس زعفران کو ہاتھ نہ لگایا جس کو اپنے چہرہ پر ملتے تھے مگر چہرہ جھلس گیا اور بیت المقدس میں کوئی پتھر نہیں پٹایا گیا مگر اوس کے نیچے نہایت سرخ خون پایا گیا۔

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن حضرت حسین قتل کئے گئے آپ کے لشکر میں کا ایک اونٹ آدمیوں نے پایا اور اوس کو اونٹوں نے بیچ کیا اور اسکا گوشت بچا یا غنفل کی مثل ہو گیا لوگوں کو یہ قدرت نہ ہو سکی کہ اوس گوشت کو غنفل سکتے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سفیان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری وادی نے مجھ سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ میں دوس کو دیکھا کہ وہ خاکستر ہو گیا تھا اور میں نے گوشت کو دیکھا کہ آگ ہو گیا تھا جس وقت حضرت حسین قتل ہوئے تھے۔

بیہقی نے علی بن سہر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میری وادی نے مجھ سے حدیث

کی ہے کہا ہے کہ جن ایام میں حضرت حسین قتل کئے گئے تھے میں جو ان لڑکی تھی آسمان بہت دفن تک شدید الحرات تھا اور گریہ کرتا تھا۔

ابو نعیم نے سفیان کے طریق سے اون کی واوتی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسین کے قتل میں جھین سے دودھ حاضر ہوئے تھے اون دو وزن میں سے ایک جو تھا اوس کا عضو تناسل اتنا دراز ہو گیا تھا کہ وہ اوس کو لپیٹ لیتا تھا لیکن وہ بڑا ایک جو تھا وہ پانی کی مشک کو اپنے منہ کے سامنے لاتا یہاں تک کہ وہ مشک کا سب پانی پانی لیتا مگر وہ سیراب نہیں ہوتا تھا۔

ابونعیم نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے جنوں کو سنا کہ وہ حضرت حسینؑ پر زور کرتے اور یہ کہتے تھے ۔

مسح النبی چہینہ فلہ بریق فی اللحدود ابواء فی علیا قریش وجہ و خیر الجودود

ابو نعیم نے حبیب بن ابی ثابت کے طریق سے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی میں جنون کے لوط کرنے کو نہیں سنا مگر آج کی رات کہ وہ نوحہ کرتے ہیں میں اپنے فرزند کو گمان نہیں کرتی ہوں مگر یہ کہ وہ قتل کیا گیا ہے (یعنی حسین قتل کئے گئے) حضرت ام سلمہ نے اپنی کینز سے فرمایا کہ تو باہر جا اور لوگوں سے پوچھ اوس کینز کو لوگوں نے خبر دی کہ حضرت حسین قتل کئے گئے اور یکایک سنا گیا کہ ایک جنبہ نوحہ کر رہی ہے ۔

الایامین فاتبہلی بجمہد
 ومن یکبکی علی الشہداء بعدے
 علی رھط تقودہم المنایا
 الے متجبر فی ملک عبد
 ابو نعیمؒ مزید ابن جابر الحضرمی سے اونھوں نے اپنی مان سے روایت کی ہر
 کہا ہے کہ میں نے سنا جن حضرت حسینؑ پر زوم کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔
 النبی حسینا ہبللا کان حسین جبلا

ابو نعیم نے ابن ہبیرہ کے طریق سے ابی قبیل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت حسین قتل کئے گئے اون کے سر کو لوگوں نے کاٹا اور اول منزل میں وہ لوگ بھیج کر شہر پہنچا پی رہے تھے اون لوگوں کے سامنے نوہے کا ایک قلم دیوار میں سے نکلا اور اوس قلم نے ایک سطر خون سے لکھی۔

ابن عساکر نے سنہال بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ واللہ میں نے حضرت حسین کا سر مبارک دیکھا جو قتل لوگوں نے اوسکو اٹھایا اور میں اوس وقت دمشق میں تھا اور اوس سر کے سامنے ایک مرد سورہ کہف پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مرد اس مقام پر پہنچا ام حسبہ ان اصحاب الکہف والرقیم کا زامن آیا تھا عجبا۔ اللہ تعالیٰ نے اوس سر کو زبان سے گو یا کیا اوس نے کہا اصحاب کہف سے زیادہ تعجب ناک میرا قتل اور میرے سر کا اٹھنا کر یہاں ہے جو تم لئے جاتے ہو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ میرے بعد لوگ مرتد ہو جاویں گے

مسلم نے زبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکوں کو ساتھ مجاہدین گئے یہاں تک کہ وہ جن کو بد جین گئے۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم سنو بہت سے مرد میری حوض پر سے ہانک دئے جا دیں گے جیسے کہ بھٹکا ہوا کوئی اونٹ ہانک دیا جاتا ہے میں اون مردوں کو بجاؤں گا کہ تم آؤ مجھ سے کہا جاوے گا کہ ان لوگوں نے اپنا دین بدل ڈالا تھا میں اون سے کہہ نکا دوں جو جاؤ دوں جو جاؤ۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سنو میری امت کے مرد لائے جاویں گے وہ شمال کی طرف لے جائیں گے کہ جگہ کہ یہ میرے اصحاب ہیں مجھ سے کہا جاویگا کہ ہمارا خون نے آپ کے بعد پیدا کیا ہے آپ نہیں جانتے ہیں جیسے کہ عبد صالح نے کہا ہے میں کہوں گا و کنت علیہم شہیداً ماومت فیہم فلما توفیتہ کنت انت الرقیب علیہم کہا جاوے گا جیسے آپ نے انکو چھوڑا تھا یہ ہمیشہ مرتد رہے اور اپنی آئینہ بن چکے تھے دینی جیسے اسلام میں داخل ہوئے تھے اپنی وفات کے ساتھ ہی اسلام سے پھر گئے تھے

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ جزیرہ عرب میں کبھی بت پرستی نہ ہوگی

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان اس امر سے مایوس ہو گیا ہے کہ نماز پڑھنے والے لوگ اسکی عبادت جزیرہ عرب میں کریں لیکن شیطان نمازیوں کے درمیان برا بیخوشی کرتا رہے گا (یعنی امور کو دہر کی رغبت دلائے گا)

باب

پہلی نے مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یونس بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ یہ فرماتے تھے کہ تم لوگوں کے ساتھ اللہ انسان اہل روم میں اور ادن کی طاقت نہیں ہے مگر قیامت کے ساتھ۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ ہیل بن عمرو اچھی مقام میں قلم ستر

حاکم اور بیہقی نے سفیان بن عیینہ کے طریق سے عمرو سے عمرو بن حسن بن محمد بن حنیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ آپ مجھ کو چھوڑ دیجئے گا میں عمرو کے سامنے کے دو بڑے فاضل نکال دوں وہ اپنی قوم میں خطبہ پڑھنے کے واسطے کبھی کھڑا ہو گا آپ نے فرمایا سہیل کو اس کی حالت پر چھوڑ دو یقین ہے ایک دن تک وہ سرور کرے گا سفیان نے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل مکہ آپ سے بھاگے سہیل بن عمرو کعبہ کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے کہا جس شخص کا محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے محمدؐ نے وفات پائی اور اللہ تعالیٰ زندہ ہے اس کے لئے موت نہیں ہے۔

یونس بن بکر نے مغازی میں اور ابن سعد نے ابن اسحاق کے طریق سے محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سہیل بن عمرو اسیر کیا گیا تو حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں اس کے سامنے کے دو فاضل نکال دوں ان اس کی زبان نکال آویگی۔ پھر یہ کبھی خطبہ پڑھنے کو کھڑا ہو گا سہیل کے ہونٹوں سے جو کلام نکلتا تھا وہ اس سے زیادہ عالم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں مثلاً نہ کروں گا اللہ تعالیٰ جبکہ مثلاً کرے گا اگرچہ میں نبی ہوں یعنی ذاتِ محمدؐ کا لڑا نہ تھا جو ممنوع ہے سہیل ایسے مقام میں کھڑا ہو گا کہ اسے عمر تم اس کو کہو نہ سمجھو گے جس وقت سہیل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر آئی تو سہیل کہ میں کھڑا ہوا اور جو خطبہ حضرت ابو بکرؓ نے پڑھا تھا گو یا سہیل نے حضرت ابو بکرؓ کا خطبہ سنا تھا جس وقت سہیل نے وہی خطبہ پڑھا حضرت عمرؓ کو سہیل کے کلام کی خبر پہنچی تو یہ کہا اشہد انک رسول اللہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمرؓ سے فرمایا تھا کہ یقین ہے سہیل ایسے مقام میں کھڑا ہو گا کہ اسے عمر تم اس کو کہو نہ سمجھو گے ابن سعد نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن کے طریق سے ابو عمرو بن عدی بن الحارث و النخعی روایت کی ہے کہا ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر محمدؐ بن ابی

بنے سہیل بن عمرو کو دیکھا کہ جو خطبہ ابو بکر الصدیق نے مدینہ منورہ میں پڑھا تھا سہیل نے وہ خطبہ ہمارے سامنے پڑھا گویا سہیل نے حضرت ابو بکر کے خطبہ کو سنا تھا جبکہ حضرت عمر کو یہ خبر پہونچی تو اونہوں نے کہا اس شہدان محمد رسول اللہ وان ماجا بحق یہ وہی مقام ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد تھی جو وقت آپ نے مجھے فرمایا تھا کہ یقین ہے وہ ایسے مقام میں کہڑا ہو گا جس کو تم مکروہ بخانو گے اور اس حدیث کی حامل نے اپنی کتاب (ذوالید) میں سعید بن ابی سہد کے طریق سے موصول طور پر عمرہ سے عمرہ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر و نبی میں ہے کہ اگر براہین مالک اللہ تعالیٰ کو قسم دینگے تو ان کی قسم کو اللہ تعالیٰ پورا کر دینگا۔

ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے ایسے نسیف ہیں جنکو لوگ ضعیف جانتے ہیں اور ان کے جسم پر دہلی چادر ڈکڑ سوا نہیں ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کرے گا اور ان لوگوں میں سے براہین مالک ہیں۔ براہین نے ایک لشکر کا تشریف میں مقابلہ کیا مسلمان بھاگ نکلے مسلمانوں نے براہین سے کہا اے براہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قسم دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم پوری کرے گا تم اپنے رب کو قسم دو براہین کہا اے رب میں تجکو قسم دیتا ہوں جبکہ تو فارسیوں کے شانے لکھو بخش دیگا تو وہ اپنے شانے لکھو دیدین گے یعنی وہ پیٹھ پھیر کے بھاگ جاوین گے مسلمانوں کو اونہوں نے اپنے شانے دیدے پھر وہ لوگ مسلمانوں سے سوس کے بل پر مقابل ہوئے اور اونہوں نے مسلمانوں کو دکھ دیا مسلمانوں نے کہا اے براہین اپنے رب کو قسم دو براہین نے کہا

اسے رب نین چھو قسم دیتا ہوں جبکہ تو اون لوگوں کے شانے ہکو بخش دیا تو وہ اپنی شانے
 ہکو دے دیں گے اور یہ قسم دیتا ہوں کہ اپنے بنی کے ساتھ چھو ملحق کر دے پھر مسلمانوں نے
 حلا کیا فارسی مھاگ گئے اور برا شہید قتل کئے گئے۔

باب

ابن السکن اور ابن مندہ دونوں نے صحابہ میں اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ
 میں اقرع بن شعی العلی سے بہت سے طریقوں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مرض کی حالت میں حاضر ہوا اپنے عرض کی میں
 گمان نہیں کرتا ہوں مگر میں اپنے مرض سے مرنے والا ہوں آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ مروجے
 اور تم ضرور باقی رہو گے اور تم ضرور سر زمین شام کی طرف ہجرت کرو گے اور تم وہاں مروجے
 اور ایک ٹیلہ پر جو فلسطین کی زمین سے ہو گا دفن کئے جاؤ گے وہ حضرت عمر کی خلافت میں
 مرے اور مدینہ پر دفن کئے گئے۔

ابن ابی حاتم اور ابن جریر اور طبرانی نے مرۃ البہری سے روایت کی ہے کہا ہے
 کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک مروجے سے فرما تے تھے
 کہ تم ایک ٹیلہ پر مروجے وہ مروجہ پر مروجہ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس خبر دینے میں ہے

کہ عمر محدثین سے میں

تنبیخ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلی امتوں میں محدثین تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے
 تو عمر ہے۔

طبرانی نے (وسط) میں ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر اوس نبی کی امت میں محدثین تھے میری
امت میں محدثین سے اگر کوئی ہے تو وہ عمر ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ محدث
کیونکر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اوسکی زبان پر ملائمہ کلام کرتے ہیں۔

اور تبھی طبرانی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہ تھا مگر اوس کی امت میں ایک معلم تھا یا دو معلم تھے
میری امت میں اگر کوئی معلموں سے ہے تو وہ عمر ابن الخطاب ہے۔

طبرانی نے (اوسط) میں اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ
اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متوافرت تھے ہم لوگ یہ شک نہیں کرتے تھے کہ
سکینہ عمر کی زبان پر ناطق ہوتا ہے (یعنی عمر جو بات کہتے ہیں اوس سے قلب کو طمیان ہوتا ہے)
بیہقی نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ یہ باتیں کرتے تھے
کہ حضرت عمر فرشتہ کی زبان ناطق ہوتے ہیں (یعنی جو بات فرشتہ کہتا ہے وہی بات حضرت
عمر کی زبان پر ہوتی ہے)

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عمر سے نہیں سنا کہ وہ کسی
فحشے کے واسطے کہتے تھے کہ میں ایسا اور ایسا گمان کرتا ہوں مگر ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ گمان
کہتے تھے۔

یہ باب اس میان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی

اون بی بی کی خبر دی تھی جو سب بی بیوں سے اول آپسے لاحق ہوئی والی تھیں
مسلم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بی بیوں میں سے جلد تر میرے پاس آنے والی وہ بی بی ہے جس کے
ہاتھ زیادہ دراز ہیں آپ کی ازواج اپنے ہاتھ آپس میں بڑا بڑا کر دیکھتی تھیں کہ ہم میں

کون سی ایسی بی بی ہے جس کے ہاتھ زیادہ دراز ہیں حضرت زینب کے سب ازواج میں
ہاتھ زیادہ دراز تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے عمل کرتی تھیں اور تصدق کرتی تھیں
(یعنی ادن کی ہاتھوں کی درازی سخاوت تھی)

بیہقی نے شبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ
میں سے کون سی بی بی آپ سے جلد تر ملنے والی ہیں آپ نے فرمایا کہ جس کے ہاتھ زیادہ
دراز ہیں سب بی بی میں اپنے ہاتھوں کو آپس میں ناپتی تھیں کہ ان میں کون سی بی بی
ہاتھوں والی ہے جبکہ حضرت زینب نے وفات پائی تو سب بی بیوں نے یہ جانا کہ زینب
خیر اور صدقہ میں سب بی بیوں سے زیادہ دراز دست تھیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قرآن شریفوں کے لکھے جانے کی خبر دی ہے

ابن عساکر نے بنیہ الاشجعی سے روایت کی ہے کہ جبکہ حضرت عثمان نے مصحف کو لکھا
تو ان سے ابو ہریرہ نے کہا کہ آپ کو احصا بت ہوئی ہے اچھا کا۔ کیا اور آپ کو توفیق الہی
ہوئی میں گواہی دیتا ہوں البتہ میسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ
تھے کہ میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والی وہ قوم ہے جو میرے بعد آئے گی
اور مجھ پر ایمان لاوے گی اور مجھ کو قوم کے لوگوں نے نہیں دیکھا ہوگا وہ لوگ اس شے کے
ساتھ عمل کریں گے جو درق معلق میں ہوگا میں اپنے ولین کہتا تھا وہ کون درق ہوگا یا شک
کہ میں مصحف کو دیکھا حضرت عثمان کو سن کر خوش معلوم ہوا اور ابو ہریرہ کو دس ہزار درم
دینے کے واسطے حکم دیا اور فرمایا مجھ کو معلوم نہ تھا کہ تم اسے ابو ہریرہ ہمارے نبی کی حدیث
ہم سے روگ رکھو گے اور بیان کر دو گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اولیس قرنی کی خبر دی ہے

مسلم نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرد اہل مین سے تمہارے پاس آئے گا وہ مین میں بچہ پڑے گا۔ اسی بچے کو ادس کے جسم پر سفیدی تھی ادس نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ ادس سفیدی کو دفع کر دے اللہ تعالیٰ نے اسکی سفیدی کو دور کر دیا مگر ایک دنیار کی جگہ سفیدی باقی ہے ادس کا نام اولیس ہے تم لوگوں میں سے جو شخص اولیس سے ملاقات کرے ادس کو چاہیے کہ ادس سے کہے کہ میرے واسطے دعائے مغفرت کرو۔

بیہقی نے دوسری وجہ سے حضرت عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تابعین میں ایک مرد قرن سے ہو گا جس کا نام اولیس بن عامر ہو گا ادس کے جسم پر سفیدی ظہور کرے گی وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا کہ ادس سفیدی کو دور کر دے اللہ تعالیٰ دور کر دے گا وہ یہ دعا مانگے گا کہ اے میرے اللہ ادس سفیدی میں سے میری جسم میں اتنی سفیدی تو چھوڑ دے جس سے تیری نسبت کو میں یاد کروں اللہ تعالیٰ اسکو لئے ادس کے جسم میں اتنی سفیدی چھوڑ دے گا تم لوگوں میں سے جو شخص ادس کو پاوی اور ادس کو یہ قدرت ہو کہ وہ اپنے واسطے ادس سے چاہ سکے تو ادس کو چاہیے کہ وہ اپنے واسطے ادس سے استغفار چاہے۔

ابن سعد اور حاکم نے عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ سے روایت کی ہے کہ یہ یمن میں ایک مرد نے جو اہل قہام سے تھا پکارا اور پوچھا کیا تم لوگوں میں ادیس قرنی میں سے ہیں؟ نے کہا ہاں ہیں ادس مرد نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اولیس قرنی خیر التابعین سے ہیں پھر ادس مرد نے اپنے گھوڑے کو مارا اور اپنے اوسوں میں داخل ہو گیا۔

ابن سعد اور حاکم نے اسیر بن جابر کے طریق سے حضرت عمر سے روایت کی ہے اور بخاری نے

اولیں قرنی سے فرمایا کہ آپ میرے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیجئے اور فرمائی
کہا کہ میں آپ کے واسطے کیونکر دعائے مغفرت کروں حال یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک مرد جس کا نام ادیس قرنی ہے وہ غیر تابعین ہے۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عبداللہ بن سلام کے حال کی خبر دی تھی

قیس بن نے عبداللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ادن سے کہا کہ تم اسلام پر رہو گے یہاں تک کہ تم مرو گے۔
قیس بن نے عبداللہ بن سلام سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ادن سے فرمایا کہ وہ شہد اکا مقام ہے تم اس کو ہرگز نہ پاؤ گے۔
ابن سعد اور ہاکم نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس ایک بڑا بالہ لایا گیا آپ نے اس میں سے کہا یا اور بچنے کے طور پر کھانا بچھا
آپ نے فرمایا کہ اس راستہ سے ایک مرد آوے گا کہ جو اہل جنت سے ہے اور اس بچے ہوئی
کھانے کو کھاوے گا عبداللہ بن سلام آئے اور انہوں نے اس بچے ہوئے کھا لیا۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رافع بن خدیج کو شہادت کی خبر دی تھی

طیالسی اور ابن سعد اور بیہقی نے یحییٰ بن عبدالحمید بن رافع کے طریق سے روایت کی
کہا ہے کہ میری دادی نے مجھے وریثہ کی ہے کہ یوم اعدا یوم حنین میں رافع کے تیر لگاؤ
وہ تیر حیات میں تھا رافع نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی

یا رسول اللہ اس تیر کو کنج لیجئے اپنے رافع سے فرمایا اسے رافع اگر تم چاہتی ہو تو تیرا اور تیر کی بیگناہی ان سب کو کنج لیتا ہوں اور اگر تم چاہتی ہو تو تیر کو کنج لیتا ہوں اور اس کی پیکان کو چھوڑ دیتا ہوں اور قیامت کے روز تمہارے واسطے شہادت دوں گا کہ تم شہید ہو رافع نے عرض کی یا رسول اللہ آپ تیر کو کنج لیجئے اور اس کی پیکان کو چھوڑ دیجئے اور قیامت کے دن میرے واسطے شہادت دیجئے تو میں شہید ہوں رافع اس کے بعد زندہ رہے یہاں تک کہ جسوقت معاویہ کی خلافت تھی رافع کا زخم پیٹ گیا اور وہ مر گئے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابوزر کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے ام وزر سے روایت کی ہے کہا ہے واللہ حضرت عثمان نے ابوزر کو نہیں نکالا کہ وہ چلے گئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوزر سے فرمایا تھا کہ جسوقت مکانات سلع پہاڑ کو پہنچ جاوین تو تم شہر سے نکل جاؤ جبکہ بنائے مکانات سلع پہاڑ کی بلندی کو پہنچ گئی اور اس سے گزر گئی ابوزر شام کی طرف چلے گئے۔

حاکم اور ابو نعیم نے ام وزر سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابوزر کی وفات کا وقت مروجہ ہو گیا تو ابوزر نے کہا کہ چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ ایک جماعت کے لئے فرماتے تھے اور میں اس جماعت میں تھا کہ تم لوگوں میں سے ایک مرد ضرور زمین کے کسی بیابان میں مرے گا اور اس کے مرنے کیوقت ہومنین کا ایک گروہ حاضر ہو گا اور جن لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا اون میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر وہ قریہ میں آدمیوں کی جماعت میں مر گیا ہے اور بیابان میں جو شخص مرے گا وہ میں ہوں تم راستہ کو دیکھو چنے ابوزر سے کہا راستہ میں

لوگ کہان میں حاجی لوگ تو چلے گئے اور راستے قطع کر چکے اس درمیان کہ میں اور ابوذر اس حال پر تھے یکایک بنے مردوں کو دیکھا کہ وہ اپنے کجاوہن پر میں بنے اون کو اپنے کپڑی سے اشار کیا وہ مرد میری طرف دوڑ کے آئے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور ابوذر کے پاس حاضر ہوئے اور ابوذر کے پاس یہاں تک شہرے کہ اونکو دفن کر دیا ابن ابی شیبہ نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا میرے بعد اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے میں رو دیا اور بنے عرض کی یا رسول کیا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا آپ نے فرمایا بیشک جو وقت تم جل سلع پر بناؤں کو دیکھو تو ارض قضاہ میں عربوں کے پاس چلے جائیو اس لئے کہ ایک دن آنے والا ہے وہ اتنا قریب ہے کہ ایک گمان یا دو کمانوں یا ایک نیزہ یا دو نیزوں کی مقدار میں ہے۔

ابن سعد نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے ابوذر تم کیا کرو گے جو وقت تم پر ایسے لوگ امیر ہوں گے کہ غنیمت کو اپنے فتنے کے واسطے خاص کر لیں گے بنے عرض کی کہ اوس وقت میں ابی تلوار سے ماروں گا آپ نے فرمایا کیا میں اوس فتنے پر ٹکڑ رہی نہ کروں کہ وہ اس شمشیر زنی سے اچھی ہو وہ یہ ہے کہ تم صبر کیجو یہاں تک کہ تم جیسے ملو۔

ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابی ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ لوگ میرے قتل پر ہرگز مسلط نہ ہوں گے اور میرے دین سے مجھ کو فتنہ میں نہ ڈالیں گے اور مجھ کو یہ خبر دی ہے کہ میں تنہا مسلمان ہوا ہوں اور میں تنہا مروں گا اور قیامت کے دن تنہا اٹھوں گا۔

ابو نعیم نے اسماء بنت یزید سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر کو مسجد میں سوتا پایا آپ نے اون سے فرمایا سنو میں تمکو مسجد میں سوتا دیکھتا ہوں ابوذر نے کہا میں کہاں سوؤں سوا مسجد کے میرا کوئی گھر نہیں ہے آپ نے فرمایا جس وقت

تکملوگ مسجد سے نکالین گے تو تم کیا کرو گے ابو ذر نے کہا کہ میں شام کو چلا جاؤں گا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تکملوگ شام سے نکالین گے تو تم کیا کرو گے ابو ذر نے کہا کہ شام کی طرف پلٹ جاؤں گا آپ نے فرمایا جب تکملوگ دوسری بار شام سے لوگ نکالین گے تو تم کیا کرو گے ابو ذر نے عرض کی کہ اس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور یہاں تک لڑوں گا کہ مر جاؤں گا آپ نے فرمایا سنو میں تکملو اس امر سے اچھے امر پر رہبری کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب طرف تکملوگ کہیں تم کھینچ جاؤ اور جب طرف تکملو وہاں گئے اس طرف تم چلے جاؤ یہاں تک کہ تم مجھے ملو اور تم اس حالت پر ہو۔

حارث بن ابی اسامہ نے ابو الثغنی الملیکی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس وقت اپنے اصحاب کی طرف گھر سے نکل کے تشریف لاتے آپ فرماتے تھے کہ عویر میری امت کا حکیم ہے اور جذب میری امت کا ہاتھ ہوا ہے جذبہ اکیلا زندگی بسر کرے گا، دبا کیلا مرے گا اور اللہ تعالیٰ تنہا اس کے لئے کافی ہو گا۔

ابن سعد نے محمد بن میمون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا جس وقت بنا سلع کو پہنچے تو تم نکل جاؤ اور آپ نے شام کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں گمان نہیں کرتا ہوں کہ تمہارے امراتک تمہارے حال پر چھوڑیں ابو ذر نے عرض کی یا رسول اللہ جو لوگ کہ میرے اور آپ کے امر کے درمیان حایل ہوں کیا میں اون سے جنگ نہ کروں آپ نے فرمایا نہیں اون کی بات سنید اور اون کی اطاعت کیجو اگرچہ ایک غلام حبشی تمہارا امیر ہو جبکہ وہ وقت آیا تو ابو ذر شام کی طرف چلے گئے معاویہ نے حضرت عثمان کو یہ لکھا کہ ابو ذر نے شام میں آدمیوں کو بگاڑ دیا ہے حضرت عثمان نے کسی کو ابو ذر کے پاس شام میں بھیجا ابو ذر آئے پھر زندہ کی طرف چلے گئے اون کے پہنچنے کے بعد اقامت نماز ہوئی اور زندہ میں ایک حبشی حضرت عثمان کا غلام امیر تھا وہ مجھے بتا ابو ذر نے کہا تو آگے بڑھ اور نماز پڑھ جبکہ یہ حکم ہے کہ اگرچہ غلام حبشی ہو

اوس کے غم کہیں سنوں اور اوس کی اطاعت کروں تو غلام حبشی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کے قتل کی خبر دی تھی کہ قبل اس کے کہ اوس کی مشک پہنچ جائے

وہ قتل ہو جاوے گا

ابن خزیمہ اور بیہقی اور طبرانی نے کہ ہر الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی کہ آپ ایسے عمل سے مجھ کو خبر دیجئے کہ مجھ کو جنت سے قریب کرے اور دوزخ سے دور کرے آپ نے فرمایا کہ حدیث کی بات کہو اور جو مال بچے اوس کو دو سرون کو عٹ کرو اوس اعرابی نے عرض کی کہ اللہ مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ ہر گھڑی حدیث سے بات کہوں اور میں یہ قدر خدا نہیں رکھتا ہوں کہ بچی ہوئی شے کسی کو دوں آپ نے فرمایا کہ تم آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور فاش طور پر آدمیوں سے سلام علیک کرو اوس نے عرض کی یہ بھی شدید امر ہے آپ نے اوس سے پوچھا تیرے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ ہے اوس نے عرض کی ہاں میرے اونٹ میں اپنے فرمایا کہ اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹ اور ایک مشک دیکھ لو میرے اونٹ گھر والوں کے پاس جاؤ کہ روزانہ پانی نہیں پیتے ہیں مگر ایک دن بعد اون کو تم پانی پلاؤ یقین ہے تمہارا اونٹ نہ مرنے پاوے اور پانی کی مشک نہ پھٹنے پاوے تمہارے لئے جنت واجب ہو جاوے یہ ارشاد سن کر اعرابی چلا گیا اوس کی مشک نہیں پھٹنی پانی اور اسکا اونٹ ہلاک نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ اعرابی شہید مقتول ہوا۔ منذری نے کہا ہے کہ اس حدیث کے راوی صحیح کے راوی میں مگر اتنی بات ہے کہ کدیر تابعی ہے اور حدیث مرسل اور ابن خزیمہ نے یہ تو ہم کیا ہے کہ کدیر اصحاب میں سے ہے اس لئے اس حدیث کی روایت صحیح میں کی ہے۔ فتح جلال الدین سے ملے غزالی نے میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا خواہد ہے اور یہ

موصول حدیث ہے اس حدیث کی روایت طبرانی نے ایسی سند سے کی ہے کہ جس کے رجال ثقہ ہیں مگر بھی الحمانی کہ اوس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے پوچھا وہ کیا عمل ہے کہ اگر میں اوس کے ساتھ عمل کروں تو جنت میں داخل ہوں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تم ایسے ملک میں ہو جس میں پانی لایا جاتا ہے اوس نے عرض کی ہاں میں ایسے ملک میں ہوں آپ نے فرمایا کہ تم وہاں ایک جدید مشک خرید کر لو پھر اوس سے پانی پلاؤ یہاں تک کہ تم اوس کو پھاڑ ڈالو تم اوس کو ہرگز نہ پھاڑو گے یہاں تک کہ اوس کے سبب سے جنت کے عمل کو بھونچ جاؤ گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت میں سے ایک مرد دنیا میں جنت میں داخل ہوگا

طبرانی نے (مسند شامیین) میں عبد بن حبان نے (ثقات) میں ابراہیم بن ابی عبدہ کی طریق سے شریک بن خبائشہ النمری سے روایت کی ہے کہ وہ بیت المقدس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے کنوے سے پانی بھرنے کی واسطے گئے اون کے ڈول کی رسی قطع ہو کر ڈول کنوے میں گر گیا وہ کنوے میں اوس کے تھال نے کے لئے اترے اس درمیان کہ وہ اوس کے ڈھونڈہ نے میں تھے یکایک اون کو ایک درخت مل گیا اونھوں نے اوکا ایک پتہ لے لیا اور اپنے ساتھ اوس پتے کو نکال کر لائے یکایک وہ پتہ ایسا پایا گیا جو دنیا کے درختوں کے پتوں میں سے نہ تھا وہ اوس پتہ کو حضرت عمر کے پاس لائے حضرت عمر نے اوس کو دیکھ کر فرمایا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ یہ حق ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں سے ایک مرد اہل دنیا میں کاجت میں داخل ہوگا حضرت عمر نے اوس پتہ کو مصحف شریف کے دفتین کے بیچ میں رکھ دیا۔ اور کلمی نے

دوسری وجہ سے شریک بن نہایت کی بی بی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم حضرت عمرؓ کے ساتھ اون ایام میں گئے جن ایام میں حضرت عمرؓ شام کو گئے اور انھوں نے باقی قصہ کو ذکر کیا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے کسی کو کعب کے پاس بھیجا اور اون سے پوچھا کیا تم کتاب میں یہ پاتے ہو کہ ایک مرد اس امت کا دنیا میں جنت میں داخل ہو گا۔ کعب نے کہا بلیک۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کذابین کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد ہون گے اور حجاج کی خبر دی تھی مسلم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے تیس کذاب ہون گے اور وہ کل وصال ہون گے اون میں سے ہر ایک یہ زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں۔

احمد نے حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہو میری امت میں اون تیس کذاب اور دجال ہون گے اون میں سے چار عورتیں ہون گی اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ابن عدی اور ابویعلیٰ اور ہزار اور طبرانی اور بیہقی نے عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں کہ تیس دجال خروج کریں گے اون میں سے سیلہ ہے اور عنسی ہے اور غمار ہے اور شقیال عرب قبیلہ بنو امیہ اور بنو حنیفہ اور بنو نقیف ہے۔

مسلم نے اسانیت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انھوں نے حجاجؓ کو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ بنی نفیل میں ایک کذاب ہو گا اور ایک ہلاک کرنے والا کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلاک کرنا ابوجہری

میں تھکے خیال نہیں کرتی ہوں مگر خاص تو وہی کذاب اور بیہقی لئے ابن عمر سے اس کی مثل: روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اون کے پاس کوئی آنچلا آیا اور اون کو یہ خبر دی کہ اہل عراق نے اپنے امام کو نکدیان ماری ہیں یہ خبر سنکر حضرت عمر غضبناک ہوئے اور نماز پڑھی اور نماز میں اون سے سہو ہو گیا جبکہ نماز سے فارغ ہوئے تو یہ وعاما نگلی اسے میرے اللہ تعالیٰ اہل عراق نے مجھ پر میرے ام کو غلط ملط کر دیا ہے تو اون کو امر کو اون پر غلط ملط کر دے اور وہ ثقی غلام جو اہل عراق کے حق میں جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا اور اون کے محسن سے عذر قبول نہ کرے گا اون کے بدکردار سے تجاوز نہ کرے گا اس کے ساتھ تو عجلت کر (یعنی اس کو جلد مسلط کرو) جس دن حضرت عمر نے یہ وعاما نگلی تھی اس دن حجاج ثقی پیدا نہیں ہوا تھا۔ ابوایمان نے کہا ہے کہ حضرت عمر کو یہ علم تھا کہ حجاج لامحالہ ظہور کر نیوالا ہے جبکہ اہل عراق اون کو غصہ میں لائے تو اہل عراق کی اس عقوبت میں عجلت کی اسدعا اللہ تعالیٰ سے کی جس سے اہل عراق کو گزیر نہ تھا۔ احمد نے (زہد) میں اور بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کے لئے یہ بدوعا کی اسے میرے اللہ تعالیٰ جیسے بیٹے ان کو امانت دار بنایا انھوں نے میرے ساتھ خیانت کی جیسے بیٹے اون سے خالص ہو کر ظاہر کیا انھوں نے میرے ساتھ آلودگی کی (یعنی خلاف کیا) تو اہل کوفہ پر اس ثقی جو ان کو مسلط کر دے جو بڑے دامنون والا متکبر ہے اور بہت میل کرنے والا ہے یعنی ایک ام کو قایم رہنے والا نہیں ہے ہر ایک طرف کو جھکنے والا ہے وہ کوفہ کی سرسبزی کو کھا دے گا یعنی عمدہ نعمتیں کھا دے گا اور اس کے عمدہ پوتین پیئے گا یا آستینیں چنے ہو جیسے پیچوگا اور کوفہ میں جاہلیت کے حکم کے ساتھ حکم کرے گا حسن نے کہا کہ اس دن حجاج پیدا نہیں ہوا تھا جسن حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہ وعاما نگلی تھی۔

بیہقی نے مالک بن اوس بن الحدثان سے اور نعمان نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے وہ جوان جو بڑے دانتوں والا متکبر ہے اہل معرکا امیر ہے معرکے عمدہ پوشیدہ ہے پہنے گا اور اوس کی سبزی کو کھاوے گا یعنی عمدہ نعمتیں کھاوے گا اور اوس کے پاس جو اشراف آدمین گئے اوس کو قتل کرے گا اور اوس سے مخلوق کو شدید خوف ہوگا اور اوس کی کثیر پیداری ہوگی یعنی اوس کے خوف سے لوگ راتوں کو نہ سوئیں گے۔

بیہقی نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک مرد کو یہ دعا دی کہ تو جب تک نہ مرے کہ تو جوان نعفی کو پاوے اوس نے پوچھا جوان نعفی کون ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ اوس سے کہیں گے کہ جہنم کے گوشوں میں سے ایک گوشہ کی تو ہلکو کفایت کر وہ جوان نعفی میں یا اوتیس سال مالک رہیگا اور اللہ تعالیٰ کی کسی معصیت کو نہ چھوڑے گا مگر اوس کا ارتکاب کرے گا یہاں تک کہ اگر کوئی معصیت باقی نہ رہے گی مگر ایک اور اوس کے اور اوس معصیت کے درمیان ایک بند دروازہ ہوگا تو وہ ضرور اوس کو توڑے گا اور اوس معصیت کا ارتکاب کرے گا جو لوگ کہ اوس کی اطاعت کریں گے اوس کے سبب سے اوس لوگوں کو قتل کرے گا جو اوس کی نافرمانی کریں گے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس خبر دینے میں ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سبب اللہ تعالیٰ کو عظیم گروہ میں اصلاح کریگا بخاری نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن کے واسطے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور یقین ہے کہ اُس کے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دو عظیم گروہ میں اصلاح کرے گا اور بیہقی نے اس حدیث کی مثل جابر کی حدیث سے روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

محمد بن الحنفیہ کی خبر دی تھی

بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جب سے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا تم میرا نام اور میری کنیت ہو گے
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

صلہ بن اشیم کی خبر دی تھی

ابن سعد اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے (علیہ امین ابن المبارک کے طریق سے روایت
کی ہے کہ ہے کہ ہجو عبد الرحمن بن یزید بن جابر نے خبر دی ہے اور بخون نے کہا ہے کہ ہجو
یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک مرد
ہوگا جس کا نام صلہ بن اشیم ہوگا اس کی شفاعت سے جنت میں اتنے اتنے لوگ داخل ہوں گے۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وہب اور قرظی اور غیلان اور ولید کی خبر دی تھی

ابن عدی اور بیہقی نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک مرد ہوگا جس کا نام وہب ہوگا
اللہ تعالیٰ اس کو حکمت عطا کرے گا اور ایک مرد ہوگا جس کا نام غیلان ہوگا وہ ابلیس سے
زیادہ آہنیوں کے موزوں سے گا۔

بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ شیطان شام میں آواز دینے کے طور سے آواز دے گا دو تلت لوگ اہل شام

یہ بیان میں قدوسی
اور ابن شریک سے ہے اور
وہ اول شخص ہے جس نے
قدوسی کے باب میں کلام لکھا

قدر کی تکذیب کریں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں فیضان القدری کی طرف اشارہ ہے
ابن سعد اور بیہقی نے ابی بردۃ الظفری سے روایت کی ہے اور عنون نے کہا ہے کہ بیہقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دو کاہنوں میں سوا ایک
کاہن میں ایک ایسا مرد ظہور کرے گا جو قرآن کو ایسی خوبی سے پڑھیگا کہ اس کے بعد جو
کوئی ہو گا وہ ویسی خوبی سے قرآن شریف نہ پڑھے گا ناغ بن زید نے کہا ہے کہ ہم لوگ کہتے تھے
کہ وہ مرد محمد بن کعب القرظی ہے اور دو کاہن ایک قبیلہ قرظیہ ہے اور دوسرا نصیر ہے۔

بیہقی نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ دو کاہنوں میں سے ایک ایسا مرد ہو گا جو قرآن شریف کو ایسی خوبی سے
پڑھے گا کہ اس کے سوا کوئی شخص قرآن شریف کو نہ پڑھے گا راوی نے کہا ہے کہ آدمی گلاں
کرتے تھے کہ وہ مرد محمد بن کعب القرظی ہے اور دو کاہن ایک بنی قرظیہ اور دوسرا بنی
نصیر ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ اور بیہقی نے عون بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ اسے
کہ قرآن شریف کی تاویل میں بیہقی قرظی سے زیادہ عالم کسی کو نہیں دیکھا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ام سلمہؓ نے کہا ہے کہ
ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ولید رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ تم لوگ
اپنے فرعونوں کے نام پر نام رکھتے ہو اس امت میں ایک مرد ہو گا جس کا نام ولید ہو گا وہ
میری امت کے واسطے فرعون سے زیادہ بد ہو گا جیسے فرعون اپنی قوم کے لئے بد تھا
اور زامی نے کہا ہے کہ آدمی گمان کرتے تھے کہ وہ ولید بن عبد الملک ہے۔ پھر بیہقی نے دیکھا

کہ وہ ولید بن زید ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور حسن ہے۔ اور اس
حدیث کی روایت حاکم نے سابق حدیث کے لفظ کے ساتھ ابن المسیب کے طریق سے
ابو ہریرہ سے موصول طور پر کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور احمد نے حضرت عمرؓ بن الخطاب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ام سلمہؓ کے بھائی کے ایک لڑکا پیدا ہوا

اور اس حدیث کی مثل ذکر کیا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل طاعون کی خبر دی تھی جو شام میں واقع ہوا یہ خبر دی تھی کہ میری امت کی فتنہ نگرہ کی بھال اور طاعون سے ہوگی اور یہ واقعات عوف بن مالک کی حدیث میں آگے آچکے ہیں

احمد نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ شام کی طرف ہجرت کرو گے اور تمکو شام کی فتح ہوگی اور تم لوگوں میں ایک بیماری پیدا ہوگی جو دہل کی مثل ہوگی یا گوشت کے ایک ٹکڑے کی مثل ہوگی مرو کے پیٹ کے پر وہ یا زرم جگہ کو گھیر لے گی اوس بیماری سے اللہ تعالیٰ تمہارے نفوس کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو پاک کرے گا۔

طبرانی نے معاذ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ اوس جگہ میں اترو گے جس کا نام جابیہ ہے تم لوگوں میں ایک ایسی بیماری آوے گی کہ ارنٹ کے غدہ کے مثل ہوگی اوس بیماری سے اللہ تعالیٰ تمہارے نفوس اور تمہاری ذریت کو شہید کرے گا اور تمہارے اعمال کو اوس بیماری کے سبب سے پاک کرے گا۔

احمد اور طبرانی اور ہزار اور ابو یعلیٰ اور حاکم اور ابن خزمیہ اور بیہقی نے ابو موسیٰ الاشعری روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی فتنہ نگرہ کی بھال اور طاعون سے ہوگی آدمیوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ طعن یعنی نیزہ کی بھال جو ہے اوس کو تو بیٹے پہچان لیا طاعون کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے دشمن جنات میں سے جو بہن طاعون اون کے نیزہ کا کو پنجہ ہے اور نیزہ کی بھال اور طاعون ہر گز شہادت ہے۔

آحمد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے (دوسط) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کہ میری امت فنا نہ ہوگی مگر نیزہ کی بھال اور طاعون نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بھال جو ہے تو اس کو ہم نے پہچان لیا ہے طاعون کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ اونٹ کے غدود کی مثل ایک غدود ہوتا ہے جس جگہ طاعون ہو وہاں کا شتم خاص غصیبہ ہے اور اس جگہ سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد سے بھاگنے والا ہے۔

باب

پیہقی اور ابن ماجہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم میں امور فاحشہ ہرگز ظاہر نہیں ہوئے یہاں تک کہ قوم کے لوگوں نے اون فواحش کا اعلان کیا مگر اون لوگوں میں طاعون فاش ہوا۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم میں زنا فاش نہیں ہوا مگر اون لوگوں میں موت فاش ہوئی یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام ورقہ کو شہادت کی خبر دی تھی

ابو داؤد اور ابونعیم نے جمیع اور عبد الرحمن بن خلاد الانصاری سے اونھوں نے ام ورقہ بنت نوفل سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بدر کا غزا کیا ام ورقہ نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو غزوہ کیواسطے اذن دیجے شاید اللہ تعالیٰ مجھ کو شہادت نصیب کرے آپ نے فرمایا کہ تم اپنے مکان میں ٹہری رہو اللہ تعالیٰ تم کو شہادت نصیب کریگا ام ورقہ کو لوگ فہمید کہتے تھے اور ام ورقہ نے قرآن شریف پڑھا تھا اور اونھوں نے اپنے ایک غلام اور ایک باندی کو ممبر کیا وہ غلام اور باندی دونوں رات میں اون کی طرف آئے اور ایک چادر سے اون کے منہ کو گھونٹا کہ ام ورقہ مر گئیں یہ واقعہ حضرت عمر کی اموات میں واقع ہوا

حضرت عمرؓ نے دونوں کے لئے حکم دیا دونوں سولی دے گئے اول یہی دونوں مدینہ منورہ میں سولی دے گئے مین۔ اور اس حدیث کی روایت ابن راہویہ اور ابن سعد اور بیہقی اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے کی ہے اور اس کے آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے آپ فرماتے تھے کہ چلو شہیدہ کی زیارت کریں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی
ام الفضل کو خبر دی تھی

ابن سعد نے زید بن علی بن حسین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت کے بعد اپنا سر مبارک کسی ایسی عورت کی آغوش میں نہیں رکھا جو آپکو حلال نہ ہو مگر ام الفضل زوجہ حضرت عباس کے آغوش میں اپنا سر مبارک رکھا ہے ام الفضل آپ کے سر مبارک میں جوین دیکھتی تھیں اور آپ کو سرمہ لگاتی تھیں وہ ایک دن اس حال میں تھیں کہ آپ کے سرمہ لگا رہی تھیں یکایک اون کی آنکھ سے یک قطرہ آنسو کا آپ کے رخسار پر گرا آپ نے پوچھا تمکو کیا ہوا ہے جو روتی ہو ام الفضل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکی وفات کی خبر ہم لوگوں کو سنائی ہے کاش آپ ہکو وصیت فرماتے کہ آپ کے بعد ایکی جگہ کو میں شخص ہو گا اپنے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد مقہور اور ضعیف خیال کئے جاؤ گے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کی
خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ اس فتنہ کی ابتدا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہو گا

تینین نے حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قتل کرے گا

یاد رکھنا ہے جو فتنہ کے باب میں فرمایا ہے حذیفہ نے کہا میں نے کہا میں یاد رکھتا ہوں حضرت عمرؓ فرمایا بیان کر دینے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے کہ مرد کا وہ فتنہ جو اوس کے اہل اور مال اور اوس کی اولاد اور اوس کے ہمسایہ کے حق میں ہوتا ہے نماز اور صدقہ اوس کا کفارہ ہوتا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا ہوں یہ فتنہ میرا مقصود نہیں ہے میں اوس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو دریا کی موج کی طرح موج مارے گا میں نے کہا اے امیر المومنین آپ پر اوس فتنہ کا خوف نہیں ہے آپ کے اور اوس فتنہ کے درمیان ایک ایسا دروازہ ہے جو بند ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا مجھ کو خبر دو کہ وہ دروازہ کھلیگا یا ٹوٹے گا میں نے کہا وہ دروازہ نہ کھلیگا بلکہ ٹوٹ جاوے گا حضرت عمرؓ نے کہا جس وقت وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا تو کبھی بند نہ ہوگا آدمیوں نے حذیفہ سے پوچھا کہ دروازہ کیا ہے حذیفہ نے کہا کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں۔

احمد اور بیہقی اور طبرانی نے عروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے خالد بن الولید سے کہا کہ تحقیق فتنے ظاہر ہوئے ہیں خالد بن الولید نے کہا سنا ایسے حال میں کہ ابن الخطاب زندہ ہیں فتنے ظاہر نہ ہوں گے فتنے ان کے بعد ظاہر ہوں گے۔ ابن راہویہ نے ابی ذر سے روایت کی ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا اور آپ کی شناخت پر حضرت عمرؓ کا ذکر کیا اور ان کی شناخت پر کہا تیس برس کے بعد اپنا منہ جسطرف کو چاہے پھیر دیکھو اس لئے کہ تو ہرگز اوس منہ کو نہ پھیرے گا مگر عجز یا فوجیہ کی طرف ابن سعد نے کتب سے روایت کی ہے کتب نے حضرت عمرؓ سے کہا قسم ہے اوس فتنے کا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ذی الجہاد سلج نہ ہو گا بیان تک کہ آپ جنت میں داخل ہو جاوے گے اور ہم لوگ آپ کی صفت کتاب میں پاتے ہیں کہ جہنم کے دروازہ دن میں سے آپ ایک دروازہ پر ہیں اور آدمیوں کو جہنم میں گرنے سے منع کرتے ہیں جس وقت آپ جہاد کی قیادت میں تھامتے ہیں جہنم میں گرتے رہیں گے۔

بزار اور طبرانی نے اور ابو نعیم نے (معرفۃ) میں قدامہ بن مظعون سے یہ روایت کی ہے کہ عثمان بن مظعون نے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے آپ حضرت عمر کے واسطے فرماتے تھے کہ یہ فتنہ کی بندش میں جب تک یہ تم لوگوں کے درمیان زندہ رہیں گے تمہارے اور فتنہ کے درمیان جو ایک دروازہ ہے وہ ہمیشہ سخت بند رہیگا۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابو ذر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک عمر تم لوگوں میں رہیں گے تم لوگوں کوئی فتنہ نہ پہنچے گا۔

مسلم نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت میری امت میں تلوار رکھی جاوے گی (اون کا قتل شروع ہوگا) اوتن روز قیامت تک تلوار نہ اٹھائی جاوے گی (ہمیشہ قتل ہوتے رہیں گے)

بیہقی نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے سامنے ہرج واقع ہوگا اوسوں نے پوچھا ہرج کیا ہے ہج آپ نے فرمایا کہ وہ ہرج قتل ہے وہ قتل مشرکین کا قتل نہیں ہے لیکن وہ قتل وہ جو تم لوگوں میں کا بعض بعض کو قتل کرے گا۔

احمد اور بیہقی اور بزار اور طبرانی اور ابو نعیم نے کرز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فتنے اسطور سے بر سین گے جیسے خنجر برستی ہے اون فتنوں میں تم لوگ بڑے زہریلے سانپ ہو جاؤ گے بعض تمہارا بعض کو گرونین مارے گا۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور حاکم نے خالد بن علف سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ بہت سونے اٹوا اور فتنے ہوں گے اور آپس میں جانی ہوگی اور باہم اختلاف ہوگا اگر تم کو یہ قدرت ہو سکے کہ مقتول ہونہ قاتل تو ایسے ہی ہو کہ مقتول ہو جائے

طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے

ابوداؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور یہ بھی نے حدیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں میں سے کوئی شخص نہیں ہے کہ جس کو کوئی فتنہ پاوے مگر اس فتنے سے میں اور سپر خوف کرتا ہوں مگر محمد بن مسلمہ پر کسی فتنہ سے مجھ کو خوف نہیں ہوتا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم کو کوئی فتنہ ضرر نہ دے گا۔ ثعلبہ بن ضبیہ نے کہا ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے یکایک ہنر دیکھا کہ ایک خیمہ کھڑا ہے اور یکایک محمد بن مسلمہ الانصاری موجود ہیں میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا کہ ان لوگوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں جب تک میں نہ ٹھہروں گا یہاں تک کہ یہ فتنہ جماعت مسلمانوں سے رفع ہو جاوے۔

طبرانی نے (اوسط) میں محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب وقت تم آدمیوں کو دیکھو کہ وہ دنیا پر جنگ کرتے ہیں تو تم ایک بڑے پتھر کی طرف جو حرہ میں ہو قصد کجھو اور اپنی تلوار اس پتھر پر یہاں تک ماریو کہ وہ ٹوٹ جاوے پھر تم اپنے مکان میں بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ تمہاری طرف کوئی خطا کرنے والا ہاتھ آوے یا حکم کرنے والی موت آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے جو امر فرمایا تھا میں نے وہی کیا ابن سعد نے محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس تلوار سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تم جہاد کرو یہاں تک کہ جس وقت تم مسلمانوں میں دو گروہ کو دیکھو کہ وہ جنگ کرتے ہیں تم اس تلوار کو پتھر پر ماریو یہاں تک کہ اس کو تم توڑ دالو پھر تم اپنی زبان اور ہاتھ کو روکیو یہاں تک کہ وہ موت جو حکم کرنے والی ہے تم کو آوے یا وہ ہاتھ تمہارا زہر جو خاکی ہو جبکہ حضرت عثمان شہید ہوئے اور آدمیوں کا معاملہ جو کچھ تھا وہ تھا محمد بن مسلمہ ایک بڑے پتھر کے پاس گئے اور اپنی تلوار کو اس پر مارا اور اس کو توڑ ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جنگ جبل اور صفین اور نہروان کی خبر دی تھی اور یہ خبر دی تھی کہ حضرت عائشہ اور حضرت زبیر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جنگ کریں گے اور یہ خبر دی تھی کہ دو حکم پہنچے جاوینگے

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے حضرت ام سلمہ کی
روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اہبات المؤمنین کے
خروج کا ذکر کیا حضرت عائشہ سن کر ہنسین آپ نے فرمایا اسے میرا تم یہ غور کرو کہ وہ تم ہی نہ ہو
پھر آپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اسے علی اگر ان کے کچھ امر کے
تم والی ہو تو تم ان کے ساتھ رفتی کیجو۔

آحمد اور ابویعلیٰ اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیقن سے روایت کی ہے کہا ہے
جبکہ حضرت عائشہ بنی عامر کے بعض دیار میں پہنچیں اون پر کتے بھونکنے لگے حضرت عائشہ نے
پوچھا کہ یہ کونسا پانی ہے یعنی قافلہ کے اترنے کی یہ کونسی جگہ ہے آدمیوں نے کہا کہ اس کا نام
حواشبہ ہے حضرت عائشہ نے سن کر کہا کہ میں اپنے آپ کو گمان نہیں کرتی ہوں مگر پٹنے والی حضرت
زبیر نے کہا ابھی پٹنے کا مقام نہیں ہے آپ آگے بڑھے آپکو آدمی دیکھیں گے آپ کے سبب ہی
اللہ تعالیٰ آدمیوں میں جو تفرقہ ہے اس کی اصلاح کر دے گا حضرت عائشہ نے کہا کہ میں گمان
نہیں کرتی ہوں مگر اپنے آپ کو پٹنے والی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا ہے کہ
فرماتے تھے کہ تم عورتوں میں سے ایک کا کیا حال ہو گا جبوقت اس پر جواب دے کتے بھونکنے لگے
بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ تم عورتوں میں سے کوئی عورت سرخ اونٹ پر جس کے زیادہ بال ہونگے
سوار ہو کے وہ سفر کو نکلے گی یہاں تک کہ اس پر جواب دے کتے بھونکیں گے اور اس بی بی کو

اس حدیث میں جو خبر ہے وہ
در بیان ایک مسئلہ ہے

اطراف کثیر مقتول ہون گئے اوس کے بعد قریب ہلاکت کے ہوگی وہ نجات پاوے گی۔
 حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم
 حذیفہ سے روایت کی ہے حذیفہ سے آدمیوں نے کہا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے جو باتیں سنی ہیں اون کو ہم سے بیان کرو حذیفہ نے کہا اگر میں وہ باتیں تم سے کہوں گا
 تو تم مجھ کو سنگسار کرو گے ہم نے کہا سبحان اللہ (تم ہم سے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بیان کرو اور ہم تم کو سنگسار کریں یہ کیونکر ہو سکے گا) حذیفہ نے کہا اگر میں یہ حدیث تم سے
 بیان کروں کہ تمہاری بعض امہات تم سے ایک ایسے لشکر کے ساتھ جہاد کریں گی جو وہ لشکر نکو تلواریں
 مارے گا تم میری تصدیق نہ کرو گے آدمیوں نے کہا سبحان اللہ تمہاری ایسی بات کی کون لوگ
 تصدیق کریں گے حذیفہ نے کہا کہ تمہارے پاس حمیرا ایسے لشکر کے ساتھ آؤں گی جسکو سخت مروہ چلاؤں گی
 بیہقی نے کہا ہے کہ حذیفہ نے اس امر کی خبر دی تھی حال یہ ہے کہ حضرت عائشہ کے سفر سے
 پہلے حذیفہ مر گئے۔

بزار اور بیہقی نے ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ایک قوم جو ہلاک ہوئی ہوگی وہ خروج کرے گی وہ لوگ
 خلافت نہ پاویں گے اون کو اگے کھینچنے والی ایک عورت ہوگی وہ جنت میں جاوے گی۔
 احمد اور بزار اور طبرانی نے ابی رافع سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ تمہارے اور عائشہ کے درمیان ایک امر واقع ہو گا جسوقت
 وہ امر ہو تو تم عائشہ کو اون کی امن کی جگہ میں پہنچا دیجیو۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے
 ابی الاسود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت زبیر جسوقت اپنی جگہ سے نکلے اور وہ حضرت
 کرم اللہ وجہہ کا راہ کرتے تھے میں حاضر تھا حضرت زبیر سے حضرت علی نے فرمایا میں تم کو اللہ تعالیٰ
 واسطہ سے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے

اسے زبیر تم علی سے جنگ کرو گے اور تم اون کے ساتھ ظالم ہو گے زبیر نے کہا کہ مجھ کو یا وہ نہیں آیا پھر حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے۔

ابو بکر اور عمار اور سہیل اور ابو نعیم نے ابی بردہ المذنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا ہے آپ حضرت زبیر سے فرماتے تھے میں تم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا آپ کسی زمانے تھے کہ تم مجھے جنگ کرو گے اور تم میرے واسطے ظالم ہو گے حضرت زبیر نے کہا بیشک لیکن میں ایسا کیا تھا۔

حاکم نے تیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کیا تم کو وہ دن یاد نہیں ہے کہ میں تھا اور تم تھے تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کیا تم علی کو دوست رکھتے ہو تم نے کہا کون امر علی کی محبت سے مجھ کو مانع ہے آپ نے فرمایا ستون علی پر خروج کرو گے اور اون سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے راوی نے کہا کہ یہ بات سن کر حضرت زبیر پلٹ کے چلے گئے۔

ابو نعیم نے عبد السلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت زبیر سے یوم جل میں پوچھا میں تم کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ تم سے فرماتے تھے کہ تم علی سے ضرور جنگ کرو گے اور تم علی کے واسطے ظالم ہو گے پھر علی کو تم پر نفرت دیا دے گی زبیر نے کہا کہ میں بیشک سنا تھا میں تم سے ہرگز جنگ نہ کروں گا۔

نعمان نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ وہ عظیم گروہ آپس میں جنگ کریں گے اور اون دونوں گروہوں کے درمیان عظیم قتل ہو گا اون دونوں گروہوں کا دعویٰ ایک ہو گا۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جو مسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل نے آپس میں اختلاف کیا اور اون کا اختلاف آپس میں یہاں تک رہا کہ اونھوں نے دو شخصوں کو حکم ٹھیرا کہ بیجا جن کا نام فضل اور افضل تھا اور یہ امت بھی اختلاف کرے گی اور ان کا اختلاف ہمیشہ آپس میں رہے گا یہاں تک کہ وہ دو شخصوں کو حکم بنا کر بھیجیں گے کہ وہ گمراہ ہوں گے اور جو لوگ اون حکموں کی پیروی کریں گے گمراہ ہو جائیں گے۔ طبرانی نے ابو موسیٰ الاشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت میں دو حکم ہوں گے وہ دونوں گمراہ ہوں گے اور جو لوگ ان کا اتباع کریں گے وہ بھی گمراہ ہوں گے سوید بن غفلہ نے کہا کہ میں نے کہا اے ابو موسیٰ میں اللہ تعالیٰ کا واسطہ تم کو دیتا ہوں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے مراد نہیں رکھی تھی جو فرمایا تھا کہ اے ابو موسیٰ میری امت میں فتنہ ہو گا اور اس فتنہ میں تم سوتے ہوئے ہو تو بیٹھے ہوئے سے اچھے ہو گے اور تم بیٹھے ہوئے ہو تو کھڑے ہوئے سے اچھے ہو گے اور تم کھڑے ہوئے ہو تو چلتے ہوئے سے اچھے ہو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشاد میں تم کو خاص کیا تھا اور آدمیوں کو عام نہیں فرمایا تھا۔

ابونعیم نے حادث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صفین میں تھا میں نے شام کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ کو دیکھا جو وہ آیا اور سپر اوس کا سوار تھا اور بوجھ تھا جو کچھ اوس پر تھا اوس نے اسکو پھینک دیا اور وہ اونٹ حضرت علی علیہ السلام صفوں کو چیرتا ہوا آیا اور اوس نے اپنے ہونٹ آپ کے سر اور مونڈ ہون کے بیچ میں رکھ دی اور اپنا ہونٹ اپنی گردن کے آگے کے حصہ کے ساتھ ہلانے لگا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا واللہ یہ امر اوس علامت کے سبب سے ہے کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کی

نخلین مبارک ٹوٹ گئی حضرت علی پیچھے رہ گئے اور اس نخلین کو سی رہے تھے آپ تھوڑی دیر
چلے پھر آپ نے یہ فرمایا تم لوگوں میں سے وہ شخص جو قرآن شریف کی تاویل پر جنگ کرے گا
جیسے کہ میں نے قرآن شریف کی تنزیل پر کفار سے جنگ کی ہے، حضرت ابو بکر نے عرض کیا کیا
میں ہوں آپ نے فرمایا تم نہیں ہو حضرت عمر نے عرض کیا میں ہوں آپ نے فرمایا تم نہیں ہو لیکن
وہ شخص ہے جو میرا جوتاسی رہا ہے (یعنی حضرت علی بن ابی طالب) کہ جب آدمی قرآن شریف کی تاویل اور اس
نزول کے خلاف کریں گے تو وہ اون سے جنگ کریں گے۔

حاکم نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت علی سے عہد شکن اور جابر اور ستمگار اور دین سے خارج ہونے والوں کے ساتھ جنگ
کرنے کو حکم فرمایا تھا۔

طبرانی نے (اوسط) میں اوپر کی حدیث کی مثل ابن مسعود سے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
اس لفظ سے روایت کی ہے کہ مجھ کو امر کیا گیا ہے اور ایک لفظ میں یہ وارد ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے ابولیلی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے
اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے جو عہد لیا ہے اس میں سے یہ ہے کہ آپ کے بعد
امت میرے ساتھ بے وفائی کرے گی۔

ابولیلی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن
عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
فرمایا سنو تم میرے بد سخت تکلیف اٹھاؤ گے حضرت علی نے پوچھا کیا اپنے دین کی سلامتی میں
مشقت اٹھاؤں گا آپ نے فرمایا ہاں۔

حمیدی اور ابن ابی عمر اور بزار اور ابولیلی اور ابن حبان اور حاکم اور ابو نعیم نے ابوالکلی
روایت کی ہے کہ عبد اللہ ابن سلام حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اس وقت آپ نے

اینا پاؤں رکاب میں ڈالا تھا آپ سے کہا کہ آپ عراق کو نہ جائے اگر آپ عراق کو جا دینگے تو عراق میں آپکو تلوار کے پیسلے سے صدمہ پہونچے گا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ابن سلام فرمایا واللہ اس بات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے پہلے فرما دیا ہے۔ ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ فتنے پیدا ہوں گے اور قوم کے لوگ تم سے محبتیں کرینگے میں نے عرض کی آپ مجھ کو کیا امر فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ کتاب کے ساتھ حکم کیجیو۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ میں تمکو سات فتنوں سے ڈراتا ہوں ایک فتنہ مدینہ سے آوے گا اور دوسرا فتنہ مکہ میں ہوگا اور تیسرا فتنہ یمن سے اُٹھے گا اور چوتھا فتنہ شام سے آوے گا اور پانچواں فتنہ مشرق سے آوے گا اور چھٹا فتنہ مغرب سے آوے گا اور ساتواں فتنہ بطن شام سے آوے گا اور وہ فتنہ سفیانی فتنہ ہوگا ابن مسعود نے کہا تم لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں جو اول فتنہ کو پاویں گے اور اس امت میں سے وہ لوگ ہوں گے جو آخر فتنہ کو پاویں گے ولید بن العیاش نے کہا ہے کہ مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا اور مکہ کا فتنہ ابن الزبیر کی طرف تھا اور شام کا فتنہ بنی اسید کی جانب سے تھا اور مشرق کا فتنہ ان لوگوں کی جانب سے تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے لڑکوں کی اور ساٹھویں سال کے آغاز میں جو واقعات ہونگے

اون کی خبر دی تھی

ثینین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کی ہلاکت اون لڑکوں کے ہاتھ سے ہوگی جو قریش سے ہونگے۔ ابوہریرہ نے کہا کہ اگر میں چاہوں تو اون کے نام لے سکتا ہوں کہ وہ

فلان کے بیٹے اور فلان کے بیٹے ہیں۔

بیہقی نے ابی سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ساٹھ برس کے بعد جو لوگ سچے آدمین گئے وہ نماز کو ضائع کر دیں گے اور شہوات کی پیروی کریں گے وہ قریب میں گمراہی سے ملین گے پھر اون کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن شریف پڑھیں گے اون کے تراتی سے قرآن شریف تجاوز نہ کرے گا یعنی اون کے قلوب میں قرآن شریف کی عظمت نہ ہوگی۔

بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ صغیر سے پلٹ کے آئے تو آپ نے فرمایا اے لوگو تم معاویہ کی امارت سے انکار نہ کرو اگر تم معاویہ کو گم کر دو گے تو تم سرور کو ضرور دیکھو گے کہ وہ اپنے کاندھوں سے خنجر کی مانند کرین گے یعنی عام طور پر لوگ اون کے بعد قتل ہوں گے۔

احمد اور بزار نے صحیح سند سے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ساٹھ ستون کے آغاز سے اللہ تعالیٰ سے تم لوگ پناہ مانگیو اور لڑکوں کی امارت سے پناہ مانگیو اور دنیا بخاؤے گی میان تک کہ احق اور دنی الطبع کے بیٹے کے لئے ہو جاوے گی۔

بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہ مدینہ منورہ کے بازار میں پھر رہے تھے اور یہ کہتے تھے اے میرے اللہ جھکنا ساٹھ سو سالہ ناپاؤے اے لوگو تم پر خدا رحم کرے تم لوگ معاویہ کے کن پٹیوں کے بالوں کے ساتھ تمسک کرو اے میرے اللہ جھکنا لڑکوں کی امارت نہ پاؤے (یعنی میں اوس زمانہ تک زندہ نہ ہوں کہ لڑکے حکومت کریں)

ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص میری سنت کو پہلے بدلے گا وہ بنی امیہ میں سے ہوگا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ شبہ ہوتا ہے کہ وہ شخص زید بن معاویہ ہو۔

ابن منیع اور ابو یعلیٰ اور یحییٰ اور ابو نعیم اور ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ یہ امر مستدل رہے گا اور عدل کے ساتھ قائم رہے گا یہاں تک کہ اس امر میں بنی امیہ میں سے ایک مرد جس کا نام یزید ہوگا خنڈ ڈالے گا۔

ابو نعیم نے معاذ بن جبل سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے فتنے آئے ہیں جو اندھیری رات کے ایک ٹکرے کی مثل تھے جبکہ ایک رسول گیا ورسرا رسول آیا نبوہ منسوخ ہوگئی اور ملک ہو گیا اسے معاذ تم ٹھہراؤ اور گنتی کرو جبکہ میں بائچ کو پہنچا تو اپنے فرمایا یزید اللہ تعالیٰ یزید میں برکت ندے پھر آپ کی چٹمان مبارک سے آنسو بہکے پھر آپ نے فرمایا کہ حسین کے مرنے کی خبر میرے پاس آئی ہے اور اون کی قبر کی مٹی میرے پاس آئی اور اون کے قاتل کی جھکو خبر دی گئی ہو معاذ نے کہا جبکہ میں گنتے ہوئے دس تک پہنچا تو اپنے فرمایا ولید یہ فرعون کا نام ہے وہ شرابی اسلام کا نام ہوگا اوس کے خون کے ساتھ ایک مرد اوس کے اہلیت میں سے اقرار کرے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو ہریرہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابو ہریرہ یہ روایت کرتے ہیں کہ وہ شرجو ساٹھویں سنہ کے آغاز میں ہوگا قریب آگیا ہے اوس سے عرب کے واسطے خرابی ہے اوس وقت امانت غنیمت ہو جاوے گی اور صدقہ تاوان ہو جاوے گا اور شہادت سرفت کے ساتھ ہوگی (یعنی گواہ اوس شخص کی گواہی دے گا جس سے تعارف ہوگا اور غیر شخص کی گواہی کوئی نہ دیکھا) اور حاکم جو حکم دے گا وہ اپنی نفس کی خواہش سے دے گا یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

مدینہ کے عالم کی خبر دی تھی

حاکم نے ابو ہریرہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریب زمانہ آوے گا کہ آدمی مشقت سے
سفر کریں گے اور وہ کسی عالم کو مدینہ کے عالم سے زیادہ عالم نہ پاویں گے۔ سفیان نے کہا کہ
کہ اس عالم کو ہم گمان کرتے ہیں کہ وہ مالک بن انس ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
قریش کے عالم کی خبر دی ہے

طبائسی نے اور بیہقی نے (معرفة) میں روایت کی ہے ابن مسعود سے روایت ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ قریش کو گالی نہ دو اور نہ
قریش کا عالم روئے زمین کو علم سے بھرو گے گا۔ امام احمد اور ابن کثیر کے سوا علماء نے کہا ہے
کہ وہ عالم قریش امام شافعیؒ ہیں اس لئے کہ جو علم حضرت امام شافعیؒ کے علم سے منتشر ہوا ہو
کسی قریشی عالم سے جو صحابہ وغیرہ میں سے ہیں زمین کے طبقوں میں منتشر نہیں ہوا ہے۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

زید بن صوحان اور جندب کی خبر دی تھی

ابو یعلیٰ اور ابن مندہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا کہ
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو ایسے امر سے مسرت ہو کہ وہ ایسے
مرد کو دیکھے جس کے بعض اعضائے اوس سے پہلے جنت کی طرف سبقت کی ہوا دس گونیا ہو
کہ وہ زید بن صوحان کو دیکھے۔

ابن مندہ اور ابن عساکر نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کو اپنے ساتھ لیجا رہے تھے آپ فرماتے لگے کہ جندب اور عجب
جندب ہے اور اقطع خیر زید اصحاب میں سے کسی نے پوچھا کہ جندب اور زید کون انخاص ہیں

آپ نے فرمایا کہ جندب ایسی ضرب مارے گا جس میں وہ تنہا ایک امت ہوگا۔ اور زید میری جنت میں
 ایک مرو ہے جس کے بدن سے ایک زمانہ پہلے اوس کا ہاتھ جنت میں داخل ہو گا جس کے بعد
 بن عقبہ حضرت عثمان کے زمانہ میں کو فذ کا والی ہوا تو اوس نے ایک ایسے مرو کو بٹھلایا جو
 جادو کرتا تھا اور وہ آدمیوں کو یہ دکھلاتا تھا کہ وہ لوگوں کو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے جندب
 ایک تلوار لے کر آئے اور اوس سی ساحر کی گردن مار دی اور کہا کہ اب اپنے نفس کو تو زندہ
 اور زید بن صوحان جو تھے اون کا ہاتھ یوم قادیسیہ میں کٹ گیا اور یوم جل میں وہ قتل ہوئے
 اور اس حدیث کی روایت ابن عساکر نے حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر کی حدیث سے
 ابی مجلز کے طریق سے مرسل طور پر کی ہے۔

ابن سعد نے اہلج کے طریق سے عبید بن لاحتی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں تھے قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد اتر پڑا اور اوس نے
 آدمیوں کو چلایا اور رجز کہنا شروع کیا پھر دوسرا مرد اتر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو یہ امر مناسب معلوم ہوا کہ اپنے اصحاب کی غمخواری کریں آپ اتر پڑے اور
 فرمانے لگے جندب عجب جندب ہے اور قطع خیر زید پھر آپ سوار ہو گئے آپ کے اصحاب
 آپ کے پاس آئے اور آپ نے جو کچھ فرمایا تھا اوس کو آپ سے بوجھیا آپ نے فرمایا کہ
 اس امت میں دو مرو ہوں گے اون میں کا ایک ایسی تلوار مارے گا کہ حق اور باطل کو
 درمیان تفریق کر دے گا اور دوسرا مرو جو ہوگا اوس کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں
 قطع کیا جاوے گا پھر اللہ تعالیٰ اوس کے آخر جسد کو اوس کے اول کے پیچھے بھیجے گا اہلج
 کہا کہ جندب نے ولید بن عقبہ کے پاس ساحر کو قتل کیا اور زید کا ہاتھ یوم جلولہ میں قطع
 ہو گیا اور یوم الجمل میں زید بن صوحان قتل ہو گئے مختلف فیہ یعنی اہلج کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے مابن حجر نے اس کو
 ترجیح دی ہے کہ اہلج مخفرم ہیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا ہے

اور ان کو دیت نہیں ہوئی۔

مسلم نے حسن سے یہ روایت کی ہے کہ امرا کو فہمین سے ایک امیر نے ایک ساحر کو بلایا وہ آدمیوں کے سامنے کھیل تماشا کرتا تھا یہ خبر جذب کو پہنچی وہ اپنی تلوار لیکر آئے جبکہ اوس کو دیکھا اپنی تلوار سے اوس کو مار ڈالا اوس کے پاس سے آدمی متفرق ہو گئے جذب نے کہا اے لوگو تم ہرگز نہ ڈرو میں ارادہ نہیں کیا تھا مگر ساحر کا۔

ابن عساکر نے حارث اعمور سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جن امور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا تھا اون میں سے زید الخیر تھے اور وہ زید بن صوحان تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک مرد تابعین سے ہو گا وہ زید الخیر ہے بعض اعضاء اس کا اوس سے بیس برس پہلے جنت میں جاوے گا زید کا بیان ہاتھ بھانڈ میں کٹ گیا اور زید اس واقعہ کے بعد بیس برس زندہ رہے پھر یوم الجمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے قتل ہو گئے زید نے قبل اس کے کہ قتل ہوں یہ کہا کہ میں اپنے ہاتھ کو دیکھا کہ آسمان سے نکلا اور وہ مجھ کو یہ اشارہ کرتا تھا کہ میری طرف آدمی اپنے ہاتھ سے اب ملنے والا ہوں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عمار بن یاسر کے قتل کی خبر دی تھی

غنیہ میں نے ابو سعید سے اور مسلم نے ام سلمہ ام حبیبہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مار سے فرمایا کہ تم کو باغی گڑھ قتل کرے گا۔ یہ حدیث متواتر ہے اصحاب میں سے اونیس اشخاص نے اس کو روایت کیا ہے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کو احادیث متواترہ میں بیان کیا ہے۔

بیہقی اور ابونعیم نے عمار کی لوندی سے روایت کی ہے کہ عمار ایک بیمار سی سے بیمار ہو گئے اور

بلے ہوش ہو گئے اور پھر اون کو افاقہ ہوا اور ہم لوگ اون کے اطراف رہنے لگے۔
 اور عنون نے کہا کیا تم لوگ یہ خوف کرتے ہو کہ میں بستر پر مردن گا مجھ کو میرے صاحب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ مجھ کو گروہ باغی قتل کرے گا اور
 آخر دنیا کا میرا سالن پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

احمد اور ابن سعد اور طبرانی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو
 صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو النخعی سے یہ روایت کی ہے کہ عمار
 ابن یاسر کے پاس یوم صفین میں دودھ پیاس کی مقدار میں لایا گیا وہ اس کو دیکھ کر ہنسنے
 لگے اون سے آدمیوں نے پوچھا تم کیوں ہنستے ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا میں سے آخر پینے کی شے جو تم پیاس کے مقدار پیو گے دودھ
 ہوگا پھر عمار آگے بڑھے اور قتل ہو گئے اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری
 وجہوں سے عمار سے کی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت حدیفہ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے حدیفہ
 کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ عمار سے فرماتے تھے کہ
 تم کو باغی گروہ قتل کرے گا تم بمقدار پیاس کے پانی ملا ہوا دودھ پیو گے وہ دودھ دنیا
 تمہارا آخر رزق ہوگا۔

احمد اور طبرانی اور حاکم نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے میرے اللہ تعالیٰ
 فرشتے کو تو نے عمار پر برا لکھتہ کیا عمار کا قاتل اور اون کا سامان جنگ میں لینے والا اور جنگ
 ابن سعد نے ہزمل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم تشریف لائے آدمیوں نے آپ سے عرض کی کہ عمار پر دیوار گر پڑی وہ مر گئے آپ نے
 فرمایا عمار نہیں مرے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اہل حرہ کے قتل کی خبر دی تھی

بیہقی نے ایوب بن بشیر المعاد سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کو تشریف لے گئے جبکہ حرہ زہرہ کے پاس پہنچے تو آپ ٹھہر گئے اور آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اصحاب نے پوچھا آپ نے فرمایا کہ میری امت کے اچھے لوگ میرے اصحاب کے بعد جو ہوں گے۔ اس حرہ میں قتل کئے جائیں گے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ ایک آیت کی تاویل میں ابن عباس سے جو امر وارد ہوا ہے وہ اس حدیث کی تائید کرتا ہے۔ پھر بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اس آیت کی تاویل ساتھویں سنہ کے آغاز میں آئی ہے وہ آیت یہ ہے۔ ولہ دخلت علیہم من اقطار ہانم سلوا القنۃ لا توہا۔ ابن عباس نے توہا کا معنی اعطوہا فرمایا ہے اور اس سے یہ تاویل فرمائی ہے کہ بنی حارثہ نے اہل شام کو مدینہ میں داخل کیا۔

بیہقی نے حسن سے روایت کی ہے کہ جبکہ یوم الحرحہ تھا اہل مدینہ یہاں تک قتل کئے گئے کہ قریب تھا کہ اونہین سے کوئی فوت نہ ہو (یعنی کوئی نہ بچے)۔

بیہقی نے مالک بن انس سے روایت کی ہے کہ یوم الحرحہ میں وہ سات سو مرد قتل کئے گئے جو حافظ قرآن شریف تھے اونہین سے تین سو صحابہ میں سے تھے اور یہ واقعہ زید کی خلافت میں واقع ہوا۔

بیہقی نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ مسلم بن عقیقہ نے مدینہ منورہ کو تین دن تک لٹوایا اور غارت کرایا اور ایکہڑ اور باکرہ عورتوں کی بکات ذلیل کی گئی۔ اور لیث بن سعد سے روایت کی ہے کہ یوم الحرحہ کی جنگ سنہ تریسٹھ میں ماہ ذی الحجہ کے تین دن باقی تھے چہار روز قبل کے دن واقع ہوئی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اون مقتولین کی خبر دی تھی جو مقام عذرا میں ظلم سے قتل کئے گئے

یقوب بن سفیان نے اپنی تاریخ میں اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابی الاسود سے روایت
کی ہے کہ ہے کہ معاویہ حضرت عائشہ کے پاس داخل ہوئے حضرت عائشہ نے پوچھا کہ اہل ہذا
جہاد و دین کے اصحاب کے قتل پر کس امر نے تم کو برا ٹھیکہ کیا معاویہ نے کہا کہ میں نے اہل ہذا
قتل امستملک صلح دیکھا اور اہل ہذا کی بغاوت کا فساد دیکھا حضرت عائشہ نے فرمایا کہ نبی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ عذرا میں ایسے آدمی قتل کئے جا دیں گے
جن کے واسطے اللہ تعالیٰ اور آسمان غضب کرے گا۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے اور غنوں نے
اہل عراق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ سات آدمی تم لوگوں میں سے مقام عذرا میں قتل کئے
جا دیں گے اہل ہذا کی مثال اصحاب احد و دین کی مثال ہے جہاد و جہاد کے اصحاب عذرا میں قتل
کئے گئے جو نعم نے کہا ہے کہ زیاد بن سمیہ نے منبر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر کیا حجر نے
ایک منہی کنکریں لیں اور اہل ہذا کو پیش کیا اور جو لوگ کہ زیاد کے آس پاس تھے اور غنوں نے
زیاد کے کنکریں لیں اور انکو پیش کیا اور جو لوگ کہ زیاد کے آس پاس تھے انہوں نے زیاد کو کنکریں ماریں زیاد نے معاویہ کو کہا اپنی
خواریں یہ کہتا ہے کہ حجر نے منبر پر میرے کنکریں ماریں زیاد کو معاویہ نے کہا کہ جو کو میری طرف سے ایک حج و فسخ کو قربان کر دے
تو معاویہ نے اہل ہذا کو جو لوگ کہ زیاد کے آگے آئے انکو عذرا میں سے مقابل ہو گئے اور اہل ہذا کو
جہاد کے قتل کر ڈالا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسا واقعہ نہیں کہتے
مگر اس لئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کو سنا تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو
بن الحمق کے قتل کی خبر دی تھی

ابن عساکر نے رفاعہ بن خداد الجلی سے روایت کی ہے رفاعہ عمرو بن المحق کے ساتھ گئے ۔
 جو وقتہ اور ان کو سہاویہ نے طلب کیا تھا عمرو نے کہا اسے رفاعہ مجکو یہ قوم قتل کرنے والی ہے رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو یہ خبر دی ہے کہ جنات اور انسانیں میرے خون میں خریک ہوں گی
 رفاعہ نے کہا کہ عمرو کی بات ابھی تمام نہیں ہوئی تھی کہ سینے گھوڑوں کی باگیں دیکھیں بیٹے عمرو کو رخصت
 کیا اور عمرو پر ایک سانپ نے جست کی اور ان کو ڈس لیا وہ سوا جو آئے تھے عمرو کے پاس پہنچ
 گئے اور انھوں نے عمرو کا سر کاٹ لیا اسلام میں عمرو کا اول مرتجا جو پیدا ہوا ۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن
 ارقم کے نابینا ہونے کی خبر دی تھی

بیہقی نے زید بن ارقم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے
 پاس بیماری کی عیادت کیواسطے تشریف لائے اور آپ نے ان سے فرمایا تمہارے مرض سے تم پر
 کوئی خوف نہیں ہے ولیکن تمہارا کیا حال ہو گا کہ تم میرے بعد عرا پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے زید نے کہا
 کہ اس وقت میں خدا سے ثواب اور عفو کی امید رکھوں گا اور صبر کروں گا آپ نے فرمایا کہ اس وقت
 بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد
 زید نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بصر کو پیر و بادہ بنا ہو گئے پھر وہ مر گئے ۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان
 اماموں کی خبر دی تھی جو بے وقت نماز پڑھیں گے

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا ہے کہ تم لوگ یقین سے کہ ایسی قوم کے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کے غیر وقت میں نماز پڑھیں گے مگر
 ہم ایسی قوموں کو پاؤ تو اس وقت کی نماز جس کو ہم پہچان تھے وہ اپنے گمروں میں ہی پڑھ لیں پھر اعلان ہو گا

ساتھ نماز پڑھ لیجو اور اس نماز کو نفل گردان لیجو۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے امور کے والی ایسے امر ہوں گے جو سنت کے نزدیک بجا و دین گئے اور بدعت کا اعلان کریں گے اور نماز کے اوقات سینہ سے نماز کی تاخیر کریں گے۔

ابن ماجہ نے عبادة ابن الصامت سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایسے امر ہوں گے جن کو دنیا کی اشیاء مشغول کہیں گی نماز کے وقت سے نماز کی تاخیر کریں گے تم لوگ اپنی نمازوں امر کے ساتھ قافلہ لے کر لیجو فیج جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ امر ابنی امید تھے اس لئے کہ وہ امر تاخیر نماز میں مشغول ہیں یہاں تک کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیز والی ہوئے اونھون نے نماز کا نماز کے اوقات سینہ میں غماز کیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کی عمر اور قرن کجباد اور منقضى ہونے کی خبر دی تھی

شیخین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ایک رات مشاکی نماز اپنے اخیر حیات میں پڑھائی جبکہ آپ نے سلام پھیرا کھڑے ہو گئے اور فرمایا تمہاری اس رات کی میں تم کو خبر دیتا ہوں اس رات سے صدی کا آغاز ہے صدی کی آمدین میں سے جو آج کے دن پشت زمین پر ہیں کوئی باقی نہ رہے گا اس ارشاد سے قرن کا منقضى ہونا آپکا ارادہ تھا۔

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے فرمانے تھے کہ تم لوگ قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کو میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کے کہتا ہوں کہ آج کل دن روئے زمین پر کوئی نفس ذی انفس میں نہیں ہے جس پر سو برس آدمین۔

مسلم نے ابی الطفیل سے روایت کی ہے کہ ہے کہ جن آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اون میں سے کوئی شخص میرے سوا باقی نہیں رہا ابو الطفیل صدی کے آغاز میں مر گئے۔

حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے محمد بن زیاد الالبانی کے طریق سے عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اون کے سر پر رکھا اور فرمایا کہ یہ بڑا ایک قرن زندہ رہے گا وہ ایک سو برس زندہ رہے اور اون کے چہرے پر ایک منہ تھا آپ نے فرمایا کہ یہ بڑا ایک قرن تک گایا یہاں تک کہ منہ اس کے چہرے سے چلا جاوے گا وہ نہیں مرے یہاں تک کہ وہ منہ اون کے چہرے سے جاتا رہا۔

ابن سعد اور بیہقی نے اور ابو نعیم نے (صحابہ امین اور بیہقی نے حبیب بن مسلمۃ الفہری سے) یہ روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ مدینہ منورہ میں تھے وہ آپ کے دیدار شریف کے واسطے آئے اور آپ کو باپ اور ان کے پاس پہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا ہاتھ ہے اور میرا پاؤں ہے یعنی میرے کل کام اس پر موقوف ہیں آپ نے اون سے فرمایا تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ قریب میں مرجا کے گا وہ اسی سن میں مر گیا۔ ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن ابی ملیک سے یہ روایت کی ہے کہ حبیب بن مسلمۃ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینہ کو جہاد کو مارا وہ سے آئے اور ان کے باپ مسلمۃ مدینہ منورہ میں آؤں کے پاس آچھونچے اور مسلمۃ نے عرض کی یا رسول اللہ سو حبیب کے میرا کوئی بیٹا نہیں ہے کہ میرے مال اور میری زمین کا انتظام کرے اور میرے اہلیت کے کام انجام دے راوی نے یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبیب کو اون کے باپ کے ساتھ پلٹا دیا اور ان کے فرمایا یقین ہے اس سال میں تم بختیار خواہ ہو جاؤ گے کوئی مانع تمہارے سامنے نہ رہے گا احی حبیب تم اپنے باپ کے ساتھ پلٹ جاؤ وہ پلٹ کے چلے گئے مسلمۃ اسی سال میں مر گیا اور اسی سال میں حبیب نے غزا کیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نعمان بن بشیر کی شہادت کی خبر دی تھی

ابن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ عمرہ بنیت اور اہل بیت فرزند
نعمان بن بشیر کو بیفہ میں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی یا رسول اللہ
آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس کا مال اور اولاد کثیرہ کرے آپ نے عمرہ سے فرمایا
کیا تم اس امر سے خوشنودہ ہو گی کہ یہ اپنے مامون کی غسل زندگی بسر کرے اس کا مامون زندگی میں عید
اور شہید مقتول ہوا اور جنت میں داخل ہوا۔

ابن سعد نے عبد الملک بن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ بشیر بن سعد نعمان بن بشیر کو نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے اس فرزند کے لئے دعا
فرمائی آپ نے فرمایا کیا تم اس امر سے خوشنودہ ہو گے کہ جس درجہ کو تم پہنچو یہ بھی اس درجہ کو
پہنچے پھر یہ شام کو جاوے اور اس کو اہل شام کے منافقین میں سے ایک منافق قتل کر ڈالو۔
ابن سعد نے مسلم بن مجارب وغیرہ سے روایت کی ہے ان راویوں نے کہا ہے جبکہ ضحاک
بن قیس بمقام مرج راہط مروان بن الحکم کی خلافت میں قتل ہوئے نعمان بن بشیر نے یہ ارادہ کیا کہ
جس سے بھاگ جادین حص پر وہ عامل تھے اور مخون نے مخالفت کی اور ابن الزبیر کے واسطے
لوگوں کو دعوت دی اہل حص نے ان کی جستجو کی اور ان کو قتل کر ڈالا اور ان کا سر کاٹ لیا
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اون گزاون کی خبر دی ہے جو حدیث کی روایت میں کذاب ہونگے اور
اون شیاطین کی خبر دی ہے جو حدیث میں بیان کریں گے
مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

مرد کی طرف سے ٹکر دیکھانے کچھ نہیں دیکھا۔ دینی وہ غائب ہو گیا۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ
خبر دی تھی کہ چوتھے قرن میں اوسوین تیسویں جاوے گا

مسلم نے عمران بن الحصین سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں اچھے پیرے قرن کے لوگ میں پھر وہ لوگ اچھے ہیں جو پیرے قرن کے لوگوں کے قریب ہیں پھر وہ لوگ اچھے ہیں جو اون کے قریب ہیں پھر اون کے بعد ایسی قوم کے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور امانت داری نہ کریں گے اور گواہی نہ دیں گے اور ان سے لوگ گواہی نہ چاہیں گے اور نذر امنیں گے اور نذر وفاتہ کریں گے اور ان لوگوں میں سمن ظاہر ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گروہ کی خبر دی تھی کہ اون کے آخر میں جو مرگیا وہ دوزخی ہوگا

بیہقی نے ابی نصرہ کے طریق سے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس آدمیوں سے جو آپ کے ایک صحابی کے مکان میں تھے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے اور لوگوں میں سمرہ بن جندب تھا ابو نصرہ نے کہا ہے کہ اون سب سے آخر میں سمرہ بن جندب مرا اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے ابو ہریرہ سے کی ہے۔

ابن سعد اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے اس بن خالد سے اونھوں نے ابی محمد وہی روایت کی ہے کہ ہے کہ میں اور ابو ہریرہ اور سمرہ ایک مکان میں تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابو ہریرہ مرے پھر ابو محمد وہ مرے پھر سمرہ مر گیا۔ اور عبد الرزاق نے کہا ہے کہ ہم کو معمر نے خبر دی ہے معمر نے کہا ہے کہ عیسیٰ ابن طاووس وغیرہ سے سنا ہے یہ راوی کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو ہریرہ اور سمرہ بن جندب اور وہ سمرہ مرے فرمایا کہ تم لوگوں میں آخر جو مرے گا وہ دوزخی ہے ابو ہریرہ اور سمرہ سے پہلے وہ مر گیا اور ابو ہریرہ اور سمرہ باقی

اس مقام کا نسخہ منقول ہے
درست نہیں ہے اس کے لئے
مستحق ہے کہ اس کو
اس کے لئے منقول ہو
اس کے لئے منقول ہو

رہ گئے۔ جو وقت کوئی مرویہ ارادہ کرتا کہ ابوہریرہ کو غصہ میں لائے وہ یہ کہدیتا کہ سمرہ مر گیا جس وقت ابوہریرہ سنتے میہوش ہو جاتے اور چیخ مارتے تھے پھر ابوہریرہ سمرہ سے پہلے مر گئے۔

ابن وہب نے ابی زید الدیننی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سمرہ اوس مرض سے بیمار ہوا کہ جس مرض میں مر گیا سمرہ کو سخت سردی کا صدمہ پہنچا سمرہ کے لئے آگ جلائی گئی ایک آتشدان اوس کے سامنے اور ایک آتشدان اوس کے پیچھے اور ایک آتش دان دہنے طرف اور ایک آتش دان بائیں طرف بھڑکایا گیا۔ سمرہ اوس آتش دانوں سے کوئی نفع نہیں پاتا تھا اسی حالت میں ہمیشہ تھا یہاں تک کہ سمرہ مر گیا۔

ابن عساکر نے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو سخت گزاز کی بیماری ہو گئی اور کچھ بھی گرم نہیں ہوتا تھا ایک بڑی دیگ کے واسطے سمرہ نے کہا اوس دیگہ میں پانی بھرا گیا اور اوس کے نیچے آگ جلائی گئی اور سمرہ اوس دیگ پر بیٹھا دیگ کا بنجار سمرہ کو بھونچتا تھا اور اوس کی گرم کرتا تھا اوس درمیان کہ وہ اسی حالت پہ تھا دیگ میں اتر گیا اور جل گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ ایک آدمی ایک گروہ میں کا دوزخی ہے۔

واقعی اور طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رجال بن عوفہ میں خشموع اور لزوم قرات قرآن شریف اور خیر سے عجیب شے تھی۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکل کے ہمارے پاس تشریف لائے اوس وقت رجال ہمارے ساتھ ایک گروہ میں بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ ان آدمیوں میں سے ایک دوزخی ہو رافع نے کہا میں نے قوم کے لوگوں میں نظر کی میں نے ابوہریرہ اور ابی اردی الدوسی اور طفیل بن عمرو اور رجال بن عوفہ کو موجود پایا میں دیکھ رہا تھا اور قہقہہ کرتا تھا اور اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ شقی کون ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور بنو حنفیہ پلٹ کے آئے میں پوچھا حال

بن عصفہ کہاں گیا آدمیوں نے کہا کہ وہ فتنہ میں مبتلا ہو گیا وہ شخص ہے جس نے مسیلہ کے واسطے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ گواہی دی ہے کہ آپ نے مسیلہ کو اپنا امر میں اپنے بعد شریک کیا ہے۔ میں نے یہ سن کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ رجال و مذہبی ہے وہ ارشاد سچ ہے۔ ابن عساکر نے کہا ہے کہ رجال جم کے ساتھ ہے اور حاکم حطی کے ساتھ بھی کہتے ہیں یہ لقب ہے اور اوس کا نام نہا رہے۔

سینف بن عمر نے (فتح) میں خالد بن قیس الجلی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ فرات بن حبان اور رجال بن عصفہ اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے نکلے آپ نے فرمایا کہ ان میں سے ایک کا دانت دوزخ میں احد سے دیا وہ عظیم ہو گا اور یہ فرمایا کہ اوس کے ساتھ بے وفائی کرنے والے کا تقاضا ہے یعنی یہ جو پشت پھیرتا ہے تو اوس سے بے وفائی ظاہر ہوتی ہے (یہ خبر اون لوگوں کو پھونچی یہاں تک کہ ابو ہریرہ اور فرات کو رجال کی خبر پھونچی یہ دونوں صحابی سجدہ میں گرے کہ خدا نے اون کو دوزخ سے بچایا اور رجال مرتد ہو گیا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ولید بن

عقبہ کے حال کی طرف اشارہ فرمایا تھا

حاکم اور بیہقی نے ولید بن عقبہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو اہل مکہ اپنے لڑکوں کو لانے لگے آپ اون بچوں کے سروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے اور اون کے واسطے دعا فرماتے تھے میری ماں مجھ کو لے کر آپ کے پاس آئی اور میں میرے جسم پر خلو ملایا تھا میں خوشبو لگائے ہوئے تھا آپ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ نہیں پھیرا اور نہ مجھ کو ہاتھ لگایا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ امر البتہ اللہ تعالیٰ کے اوس سابق علم کی وجہ سے ہوا ہے جو ولید کے باب میں تھا ولید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ولید کے اخبار جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوس کو عرض کیا

اور اوس نے شراب پی اور اوس نے نماز میں تاخیر کی مشہور بہین و لید اور حملہ اسباب
عذاب سے ہے جن کو آدمیوں نے حضرت عثمان پر عقوبت کیا تھا یہاں تک کہ ان کو قتل کرنے
اور قتل کر ڈالا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قیس بن مطاطہ کے حال کی خبر دی تھی

خطیب نے (رواق مالک) میں ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے اور کہا ہے
کہ قیس بن مطاطہ اوس حلقہ کی طرف آیا جس حلقہ میں سلمان الفارسی اور صہیب الرومی اور
بلال الحبشی تھے اوس نے یہ کہا کہ یہ اوس اور خرَج میں جو اس مرد کی نصرت پر کھڑے
ہوئے ہیں ان لوگوں کا کیا حال ہے دینی سلمان اور صہیب اور بلال کیوں نصرت دیتے
ہیں (راوی نے کہا کہ محاذ کھڑے ہو گئے اور قیس کا گمربان پکڑ لیا اور اوس کو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور اوس کی باتوں سے آپ کو خبر دی یہ واقعہ سن کر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضب کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر مہارک پہنچتے
ہوئے آئے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے پھر صلوٰۃ جامعہ کے واسطے ندا کی گئی آپ نے
اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کی پھر آپ نے آدمیوں کو مخاطب کر کے فرمایا اے لوگو رب جو ہے وہ ایک ہی
رب ہے اور باپ جو ہے وہ ایک ہی باپ ہے اور دین جو ہے وہ ایک ہی دین ہے اور
عربیت نہ تمہارا باپ ہے نہ تمہاری ماں عربیت تمہاری زبان ہے جو شخص عربیت سے
کلام کرتا ہے وہ عربی ہے معاذ بن جبل اپنی تلوار پکڑے ہوئے تھے اور انھوں نے عرض کی
یا رسول اللہ اس منافق کے باب میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس کو دو فرخ
کی طرف چھوڑ دو۔ راوی نے کہا ہے کہ قیس بن مطاطہ اور ان لوگوں میں تھا جو ہر تہہ ہو گئے۔
اور قیس روت کی حالت میں قتل کیا گیا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن عباس کے حال کی خبر دی تھی

پہلی اور ابو نعیم نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک حاجت میں بھیجا حضرت عبد اللہ نے ایک مرد کو آپ کے پاس موجود پایا اور وہ پلٹ کے چلے گئے اور اوس مرد کے مرتبہ کے سبب سے جو آپ کے ساتھ تھا آپ سے کلام نہیں کیا۔ اسکے بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس سے ملے اور انھوں نے کہا کہ میں اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بھیجا تھا اوس نے آپ کے پاس ایک مرد کو پایا اوس کو یہ قدرت نہیں ہوئی کہ آپ سے باتیں کرنا وہ پلٹ کے چلا آیا آپ نے پوچھا کیا عبد اللہ نے اوس مرد کو دیکھا حضرت عباس نے عرض کی بیشک دیکھا آپ نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے اور البتہ عبد اللہ نہ مرین گوہان تک کہ اون کی بصر جاتی رہے گی یعنی نابینا ہو جاوین گے۔ اور اون کو علم دیا جاوے گا۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں گیا کہ میں سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا آپ وحیہ سے سرگوشی کر رہے تھے اور وہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اور مجھ کو علم نہ تھا کہ حضرت جبریلؑ میں نے سلام نہیں کیا حضرت جبریلؑ نے کہا کہ ان کے کپڑے کس قدر سفید ہیں ان کی فریاد ان کے بعد سیاہ لباس پہنو گی اگر یہ سلام علیک کرتے تو میں اون کے سلام کا جواب دیتا جبکہ میں پلٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے سلام علیک کیوں نہیں کی میں نے عرض کی کہ انکو میں دیکھا کہ آپ وحیہ الکلبی سے سرگوشی کر رہے ہیں میں نے اس امر سے کراہت کی کہ آپ کے اور وحیہ کے کلام کو قطع کروں آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تم نے اون کو دیکھا میں نے عرض کی ہاں میں نے دیکھا آپ نے فرمایا سنو تمہاری بصر جاتی رہے گی اور مرتے وقت پیروی جاوے گی عکرمہ نے کہا

جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس نے وفات پائی وہ تختہ پر رکھے گئے ایک ایسا طائر آیا جو نہایت سفید تھا اون کے کفن میں وہ داخل ہو گیا اور باہر کو نہ پھرا حکمرانہ نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت تھی جو اون سے آپ نے فرمایا تھا۔ جبکہ ابن عباس لحد میں رکھے گئے جو لوگ کہ قبر کے کنارہ پر تھے اونھوں نے اس کلمہ کو سنا جو ابن عباس کو سکھایا گیا۔ یا ایتھا النفس

المطمئنة ارجی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا کہ میری بصر چلی جاوے گی وہ چلی گئی اور آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں غرق ہو جاؤں گا اور میں بحیرہ طبریہ میں ڈوب گیا تھا اور مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں فتنہ کے بعد ہجرت کروں گا اے میرے اللہ تعالیٰ میں تجھ کو گواہ کرتا ہوں کہ ابجلی ون میری ہجرت محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف ہے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی اور جو لوگ کہ میری امت سے پہلے تھے اون کے طریق پر وہ سلوک کر لیں گی

یہی تھی اور حاکم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے اور نصاریٰ اکہتر یا بہتر فرقے ہو گئے اور میری امت تہتر فرقے ہو جاوے گی۔

حاکم اور بیہقی نے معادیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ اہل کتاب اپنے دین میں بہتر فرقے از روئے ملت کے ہو گئے اور یہ امت تہتر ملتوں پر متفرق ہو جاوے گی یعنی یہ لوگ اہل الاہوا سے ہو جاوین گے اور کل ووزخ میں جاوین گے مگر ایک فرقہ ناری نہ ہو گا وہ فرقہ جماعت ہے اور میری امت میں ایسی قومیں ظہور کریں گی کہ وہ ہوائیں اون کے سامنے

مثل ہوگی یہاں تک کہ قوم کے لوگ ہوں گے اور اون کے پاس سے ایک عورت گزرے گی
اوس کی طرف قوم کا بعض آدمی جاوے گا اور اوس کے ساتھ جماع کرے گا پھر وہ اپنی دوستوں
کے پاس پلٹ کے آوے گا اور اپنے دوستوں کی طرف دیکھ کر کہے گا اور اوس کے دوست
اوس کی طرف دیکھ کر ہنسن گے۔

طبرانی نے (اوسط) میں مستور بن خدا سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلے لوگوں کی سنتوں میں سے یہ امت کسی سنت کو ترک نہ کرے گی
یہاں تک کہ اوس کو ادا کرے گی۔

طبرانی نے عوف بن مالک الاشجعی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جسوقت یہ امت تہتر فرقہ ہو جاوے گی۔ ایک فرقہ
جنت میں جاوے گا اور باقی کل فرقے دوزخ میں جاوین گے مینے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر
کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ جسوقت رذیلوں کی کثرت ہوگی اور لونڈیوں میں مالک ہوں گی اور
اجرت لینے والے لوگ منبروں پر بیٹھیں گے اور قرآن شریف مزامیر ٹھیرایا جاوے گا اور
مسجدین نقش و نگار وغیرہ سے آراستہ کیجاوینگے اور اونچے اونچے منبر مسجدوں میں بنائے جاوینگے
اور فی دولت ٹھیرائی جاوے گی اور زکوٰۃ تاوان اور امانت غنیمت ٹھرائی جاوے گی اور
تفقہ دین میں بغیر اللہ ہوگا اور مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا اور اپنی مان کی نافرمانی
اور اپنے باپ کو دور کر دے گا اور اپنے دوست کو قریب کرے گا اور اس امت میں جو
ہوگا وہ امت کے اول لغت کرے گا اور قبیلہ میں جو فاسق ہوگا وہ قبیلہ کا سردار ہو جائیگا۔
اور قوم کا رئیس قوم میں کا رذل آدمی ہوگا اور مرد کے شر سے بچنے کے لئے مرد کا اکرام کیا
جاوے گا جسدن یہ امور ظہور میں آویں گے تو اوسدن وہ امر ہوگا دینی میری امت کے تہتر
فرقے ہو جاوین گے اور آدمی شام کی طرف مضطرب ہوں گے مینے پوچھا کیا تک ختام
فتح ہو جاوے گا اپنے فرمایا بیشک یہ امر قریب ہوگا پھر شام کے فتح ہونے کے بعد

وقع میں آویں گے۔

اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ کہ تم سے پہلے تھے اون کی سنتوں کا تم لوگ اتباع باع کا باع کے ساتھ اور فزاع کا فزاع کے ساتھ اور شہر کا شہر کے ساتھ کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ ضرب کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اون کے ساتھ ضرور داخل ہو گے اصحاب نے چہچہا یا رسول اللہ کیا وہ لوگ یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا کہ ہر وقت کون ہو گا یعنی یہی لوگ ہوں گے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

خوارج کی خبر دی تھی

شعین نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ اوس وقت کوئی شے تقسیم فرما رہے تھے یکایک آپ کے پاس ذوالخویصرہ آیا اور اوس نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے آپ نے فرمایا تجھکو ہلاکت ہو جو وقت میں عدل نہ کروں گا تو کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہ کروں گا تو خائب اور خاسر ہو گا حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ اس کے معاملہ میں مجھکو اذن دیجئے میں اس کی گردن مار دیتا ہوں آپ نے فرمایا اسے عمر اس کو تم چھوڑ دو اس کے ایسے اصحاب ہوں گے کہ تمہارا ایک شخص اون کی نماز کے ساتھ اپنی نماز کو حقیر جانے لگا اور اون کے روزہ کے ساتھ اپنے روزہ کو حقیر سمجھے گا وہ لوگ قرآن شریف کو اسطور سے پڑھیں گے کہ اون کے تراقی سے تجاوز نہ کرے گا یعنی اون کے دلوں میں قرآن شریف کا کچھ اثر نہ ہو گا وہ لوگ دین سے ایسے گزر جاویں گے جیسے تیر پرتاب سے گزرتا ہے اون کی نشانی یہ ہوگی ایک مرد کا لے رنگ کا ہو گا جو ایک بازو اوس کا عورت کی پستان کی مثل ہو گا یا گوشت کے ٹکڑے کی مثل ہو گا جو بے گادہ لوگ اوس فرقہ پر فرج کرنا جو غیر الناس ہو گا

اس مقام پر
ذوالخویصرہ کا نام
نہیں ہے بلکہ یہ

ابو سعید نے کہا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اون لوگوں کے ساتھ جنگ کی اور میں آپ کے ساتھ تھا اور آپ نے اوس مرد کے لئے امر فرمایا وہ ڈھونڈا گیا اور مل گیا اور لایا گیا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو تعریف اوس مرد کی فرمائی تھی اوس تعریف پر اوس کو دیکھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ نے کی ہے اور آخر میں یہ زیادہ کیا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پوچھا کہ تم لوگوں میں کون شخص اس مرد کو پہچانتا ہے قوم کے لوگوں میں سے ایک مرد نے کہا کہ یہ مرد قوس ہے اور اس کی مان اس جگہ ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوس کی مان کے پاس کسی کو پہچانے اور اوس سے پوچھا کہ یہ مرد کون لوگوں میں کا ہے اوس نے کہا میں نہیں جانتی ہوں مگر اتنا کہ میں جاہلیت میں اپنی بکریں زبڈہ میں چراتی تھی مجھ کو ایسی غصے نے ڈھانپ لیا جو وہ غلٹ کی ہیئت تھی (یعنی مجھ سے جماع کیا) میں اوس سے جا ملے ہو گئی اور میں نے اس کو جنا۔

مسلم نے ابو سعید سے ابو نعون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کے فرقت ہو جانے کے وقت ایک گروہ خارج ہوں گا اور گروہ داخل ہوگا وہ گروہ جو اوس کے قتل کرے گا۔

مسلم نے عبیدہ سے روایت کی ہے کہ جبکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اصحاب النہر سے فارغ ہوئے آپ نے فرمایا کہ اصحاب النہر میں جستجو کرو اگر یہ قوم وہی لوگ ہیں جن کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان لوگوں میں ایک ایسا مرد ہے جس کا ایک ہاتھ ناقص ہے ہم لوگوں نے اوس کو ڈھونڈا اور اوس کو پایا اور ہم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اوس کے پاس بلایا آپ تشریف لائے یہاں تک کہ اوس کی پاس کھڑے ہوئے اور دیکھ کر تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا واللہ اگر یہ امر نہ ہوتا کہ تم لوگ سن کر اتراؤ گے اور نگہ کر دے تو میں اوس امر کو تم سے بیان کرتا جس امر کو اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر اوس شخص کے لئے

جاری فرمایا ہے جس نے ان خارجیوں کو قتل کیا ہے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے چچا
کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ امر سنا تھا آپ نے تین بار فرمایا قسم ہے
رب کعبہ کی میں پیشک سنا ہے۔

حاکم نے سید بن الجہان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی اوتی کے
باس آیا اور مخون کے مجھ سے پوچھا تمہارے باپ کہاں ہیں میں نے ان سے کہا کہ ان کو ادارۃ
قتل کروالا عبد اللہ نے نہم اللہ کہا اور کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہ حدیث کی ہے کہ ازارۃ کتاب النار ہیں (یعنی دوزخ کے کتے ہیں)

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
رافضہ اور قدریہ اور مرجیہ اور زنا وقتہ کی خبر دی تھی

عبد اللہ بن احمد نے (زوائد المسند) میں اور بزار اور ابویلی اور حاکم نے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی مسعلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ
تمہارے باب میں حضرت عیسیٰ کی مثال ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہود نے یہاں تک
بنفص کیا کہ ان کی مان کو ہتھان لگایا اور نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو یہاں تک دوست رکھا
کہ ان کو اس مرتبہ میں اقرار کیا کہ وہ اس مرتبہ میں نہیں ہیں تم سنو میرے باب میں دو
آدمی ہلاک ہوں گے ایک اقرار کرنے والا میرا وہ دوست جو میری تقریف اس وصف
کے گاجو وہ وصف مجھ میں نہ ہوگا اور ایک مجھ سے وہ بنفص رکھنے والا جسکو میرا عیب اس
امر پر برا لکھتے کہ گاکہ وہ مجھ پر ہتھان لگاؤ گے۔

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ایک ایسی قوم ہوگی جسکا نام رافضہ ہوگا وہ لوگ اسلام
چھوڑ دیں گے۔ اور بیہقی نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی ش روایت کی ہے۔

شکر کین کی اولاد کے باب میں کلام نہ کریں گے (کہ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں) اور قدر کے باب میں کلام نہ کریں گے۔

بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے اشترار کا آخر کلام قدر کے باب میں ہوگا۔

احمد نے صحیح سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ فیروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں مسخ اور قذف ہوگا وہ اہل ذمہ میں ہوگا طبرانی نے ابوسنی الاشرعی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت اپنے دین کے ساتھ ہمیشہ متمسک رہے گی جب تک کہ وہ قتل تکذیب نہ کرے گی اور قدر کی تکذیب کے وقت اون کی ہلاکت ہوگی

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ حضرت میمونہ مکہ میں نہیں مریں گی

ابن ابی قیس اور بیہقی نے یزید بن الاصم سے روایت کی ہے کہ ہے کہ حضرت میمونہ مکہ میں بیمار ہو گئیں اونہوں نے کہا کہ مجھ کو مکہ سے باہر لے چلو میں مکہ میں نہ مروں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میں مکہ میں نہ مروں گی اون کو آدمیوں نے اٹھایا یہاں تک کہ اون کو مقام عرف میں اور ادس درخت کے پاس لائے جس کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون کو بیاہ کر لائے تھے وہ ادس درخت کے نیچے مر گئیں۔

یہ باب ادس شے کے بیان میں ہے کہ جسکی ابابجہانہ کو اپنی خبر دی تھی

محمد بن الربیع الجیزی نے کتاب (من دخل مصر من الصحابہ) میں ابی ریحانہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ اسے ابابجہانہ ادس روز تمہارا

کیا حال ہوگا کہ تم ایسی قوم پر گزرو گے کہ وہ جانور کو ہانڈہ کرے آب و دانہ رکھیں گے اور تم
 اذن سے یہ کہو گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے مخالفت کی ہے
 وہ لوگ تم سے کہیں گے کہ تم ہمارے سامنے وہ آیت پڑھو جو اس کے باب میں نازل کی گئی
 ابو ریحانہ ایک ایسی قوم کی طرف گزریے جو ایک مرغی کو اذخون نے بند کر رکھا تھا ابو ریحانہ
 اذن کو منع کیا اذخون نے کہا ہمارے سامنے وہ آیت پڑھو جو اس کے باب میں نازل کی
 گئی ہے ابو ریحانہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے (یعنی یہ وہی لوگ
 ہیں جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی تھی)۔

یہ باب اوس واقعہ کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے رئیس خیبر کو اوس کی خبر دی تھی

ختیب نے ملک کے راویوں میں اسلم سے روایت کی ہے کہ ہے کہ حضرت عمر نے
 رئیس خیبر سے فرمایا کہ تم گمان کرتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مجھے یاد نہیں ہے
 آپ نے فرمایا تھا کہ تمہارا وسدن کیا حال ہوگا کہ تم کو تمہارا اذن شام کی طرف چھوڑے گا
 پھر ایک دن پھر ایک دن چھوڑے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

میت کے کلام کرنیکی خبر دی تھی

طبرانی نے (اوسط) میں حید سند سے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں ایک مرد ہوگا جو منکر
 بعد کلام کرے گا۔

پہلی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے

متعدد طریقوں سے ربی بن حراش سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرا بھائی ربیع مرگیا وہ ہم
 لوگوں میں گرمی کے دن میں زیادہ روزہ دار تھا اور جاڑے کی راتوں میں ہم سے زیادہ
 قیام کرنے والا تھا میں نے اس پر چار اوڑھناوی وہ ہنسنا میں نے پوچھا اے میرے بھائی کیا
 مرنے کے بعد حیات ہے اس نے کہا نہیں، لیکن میں اپنے رب سے ملا میرا رب مجھے روح
 اور ریحان کے ساتھ اور ایسے چہرہ سے پیش آیا جو غضبناک نہ تھا میں نے اس سے پوچھا تو
 امر کو کیونکر دیکھا اس نے کہا جسطورے تم لوگ گمان کرتے ہو اس سے نہایت آسان دیکھا
 یہ واقعہ حضرت عائشہ سے ذکر کیا گیا حضرت عائشہ نے فرمایا ربی نے سچ کہا میں نے
 نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت میں سے
 وہ بعض ہوگا جو مرنے کے بعد کلام کرے گا۔ اور ایک لفظ میں یوں وارد ہے کہ میری امت
 میں سے ایک مرد مرنے کے بعد کلام کرے گا وہ خیر القابین سے ہوگا۔ فیخ جلال الدین سیوطی
 فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس حدیث کے بہت سے طریق ہیں اور میں نے (کتاب البیہق) میں
 ان لوگوں کے اخبار پورے طور سے نقل کئے ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا ہے۔
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 ان لوگوں کی خبر دی تھی جو انکی سنت کو روکرین گے اور اس سے
 احتجاج نہ کریں گے اور ان لوگوں کی خبر دی تھی جو کتاب اللہ کی
 آیات متشابہات کے ساتھ مجادلہ کریں گے

پہلی نے مقدم بن سعدی کرب سے اور ثانی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 روایت کی ہے آپ نے فرمایا سنو مجھ کو کتاب دی گئی ہے اور کتاب کی مثل اس کے ساتھ مجھ کو
 دیا گیا ہے (یعنی حدیث شریف) سنو قریب ہے کہ کوئی مرد بیٹ بھرا ہوا اپنے اریک پر ہو گا وہ
 کہہ گا کہ تم لوگ قرآن کو لازم پکڑو قرآن میں جو غصے تم حلال پاؤ اس کو حلال کرو اور قرآن میں

جو غنی تم حرام پاؤ اور اس کو حرام کرو۔

ابو داؤد اور بیہقی نے اپنی ماریض سے اونھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے ایسے شخص کو میں نہ پاؤں گا جو وہ اپنی بیکریاں تکہ دے ہوگا اور میرے امیرین سے اس سے یہ اس وہ امر آوے گا جس کا میں نے امر کیا ہوگا یا اپنے اس سے بھی کی ہوگی وہ شخص کہے گا کہ ہم نہیں جانتے میں کتاب اللہ میں جو شے ہے پائی ہے اس کا اتباع ہنہ کیلئے۔

تبعہ میں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت شریفہ ہوالذی انزل علیک الکتاب منذ آیات حکمت ان آیات تک ہڈی اور فرمایا کہ جو وقت تم لوگ اون آدمیوں کو دیکھو جو قرآن شریف کی آیت متشابہ کا اتباع کرتے ہیں وہ وہی آدمی ہیں جسکا نام اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے تم لوگ اون سے حذر کیجو۔ اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے اس لفظ سے کی ہے کہ جو وقت تم اون آدمیوں کو دیکھو جو اس کے ساتھ مجاہدہ کرتی ہیں اون سے حذر کیجو۔ ایوب نے کہا ہے کہ میں یہ نہیں جانتا ہوں کہ اصحاب ابو اسے کوئی شخص ہے مگر وہ متشابہ کے ساتھ مجاہدہ کرتا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قیس بن خرضہ کے حال کی خبر دی تھی

طبرانی اور بیہقی نے محمد بن زید بن ابی ذیاد الثقفی سے روایت کی ہے کہ قیس بن خرضہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ میں آپ سے اس شے پر بیعت کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہو اور اس پر بیعت کرتا ہوں کہ میں حق کہوں گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے قیس یہ امر قریب ہے کہ تمکو دمانہ دراز کرے میرے بعد تم سے ایسے لوگ ہونگے کہ تم یہ قدرت دیکھو کہ تم اون سے حق بات کہو قیس نے عرض کی واللہ میں آپ سے کسی شے پر بیعت

نکروں گا مگر میں اوس شخص کے ساتھ آپ کے لئے وفا کروں گا نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس وقت تم کو کوئی بشر مرنے کا قیس کی یہ حالت تھی کہ زیاد بن ابی سفیان اور اوس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہتا تھا یہ خبر عبید اللہ کو پہونچی اوس نے کسی کو قیس کے پاس بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ تو وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افر کرتا ہے قیس نے کہا میں افر نہیں کرتا ہوں ولیکن اگر تو چاہتا ہے تو میں اوس شخص کی خبر تجھ کو دیتا ہوں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے ترک عمل سے اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول پر افر کرتا ہے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا کہ تو اور تیرا باپ اور وہ شخص ہے جس نے تم دونوں کو امر کیا ہے قیس نے پوچھا وہ کیا امر ہے جس کا میں نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پر افر کیا ہے عبید اللہ نے کہا کہ تو یہ زعم کرتا ہے کہ تجھ کو کوئی بشر مرنے کا قیس نے کہا بیشک عبید اللہ کہتا کہ آج کے دن تو ضرور جہنم لے گا کہ تو جہنم لے گا تو جہنم لے گا کہ صاحب عذاب اور عذاب کا اسباب میرے پاس لے آؤ اور اوی لے کہا کہ عبید اللہ کے اس حکم سے قیس ثابت قدم نہ ہا جھک گیا اور پھر مر گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو یہ خبر دی تھی کہ میرے بعد تم لوگ ناخوشی دیکھو گے

حاکم اور ابو نعیم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار سے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد قسمتون اور امر دین میں ناخوشی دیکھو گے یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کرو گے۔

حاکم نے معمر سے یہ روایت کی ہے کہ ابو ایوب معاویہ کے پاس آئے اور اون سے اپنی حاجت کو ذکر کیا اونہوں نے ابو ایوب کے ساتھ جفا کی اور اون کی طرف اپنا سر نہیں اونٹھایا۔ ابو ایوب نے کہا یہ سچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا خبر دی ہے کہ آپ کے بعد ناخوش حالی ہو

تنگسالی کی تکلیف چھوٹے گل معاویہ نے پوچھا ایسی حالت میں کس شخص کے ساتھ ٹکرا کر فرمایا ہو
ابو ایوب نے کہا کہ ٹکریا کر فرمایا ہے کہ ہم بیان تک صبر کریں کہ آپ کے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں
معاویہ نے کہا جب یہ فرمایا ہے تو تم اس وقت صبر کرو ابو ایوب نے یہ کلمہ سن کر غضب کیا اور یہ
حلف کیا کہ معاویہ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
یہ خبر دی تھی کہ قوم کا مولیٰ اون کے نفوس میں سے ہے

ابن عساکر نے حسن بن الحسن سے روایت کی ہے کہ اس کا ایک قبیلہ تھا اون کے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سابقہ دعا تھی اون لوگوں میں سے جس وقت کوئی
موتا تو ایک ابراہیم اور قبر پر پانی برساتا انصار کا ایک غلام مر گیا مسلمانوں نے کہا آج کے روز ہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کو ضرور دیکھیں گے مولے القوم من انفسہم
یعنی قوم کا غلام اون کے نفوس سے ہے جو حکم قوم کا ہے وہی حکم مولیٰ کا ہے جبکہ وہ غلام دفن
کیا گیا ایک ابراہیم اور اس کی قبر پر پانی برسایا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ابو ہریرہ کے حال کی خبر دی تھی

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ ابو ہریرہ علم کا ظرف ہیں۔

ابن سعد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو ہم لوگوں سے دیا وہ جانتے ہیں اور ہم لوگوں سے آپ کی حدیث کے زیادہ حافظ ہیں۔
یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس قوم کی خبر دی تھی جو آپ کے بعد آویگی

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے آدمی میری امت کے ایسے آدین گئے جنہیں کا ایک شخص اس امر کو دوست رکھیں گا کہ کاش میری رویت لگو وہ اپنے مال اور اپنے اہل کے عوض خرید کرے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی تھی کہ میری امت خواجہ سروں کو اختیار کریگی

ابن عدی نے اور وار قطنی نے (افراد) میں اور ابن عساکر نے سلویہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک قوم ہوگی کہ جن کو لوگ خصی کہیں گے (یعنی خواجہ سر لوگ ہوں گے) تم لوگ اذن سے نیکی کی وصیت کیجو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کو توالی کے پیادوں کی خبر دی تھی

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تمہاری اتنی عمر ہو کہ تم ایسی قوم کو دیکھو جن کے ہاتھوں میں گائے کی دھون کی مثل ایک شے ہوگی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کو اٹھیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اذن کو شام ہوگی (یعنی وہ لوگ اپنے ظالم ہوں گے کہ اذن کی صبح خواہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں گزرے گی۔)

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اہل دوزخ کی دو قسمیں ہیں اذن و دوزخ میں کسی قوم نے نہیں دیکھا اور ان کے ساتھ گائے کی

دُشمن کی مثل کوڑے ہون گے اور کوڑوں سے آدمیوں کو ماریں گے۔ اور ایسی عورتیں ہوں گی کہ لباس پہنے ہوں گی اور وہ بوسند ہوں گی (یعنی لباس سے اور نہ کا جسم نظر آوے گا) اور وہ عورتیں میلالت اور ماطات ہوں گی اور ان کے سر پرے ہوں گے جیسے اونٹوں کے گولہاں ہوتے ہیں اور جبکہ ہوئے ہوں گے ابو نعیم نے کہا ہے کہ وہ عورتیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہ ان کے کہ وہ سفینہ عورتیں عراق کی ہیں جو بارہ ہیں اور اپنے سروں پر بڑے عابے باندھتی ہیں اور یہ

اور عاموں پر چادرین اور ٹہنی پرن۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی امام سے روایت کی ہے کہ ابی جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت میں ایسے مرد نکلیں گے جن کے ساتھ ایسے کوڑے ہوں گے گویا وہ گائے کی دین میں ہیں ان لوگوں کی صبح اور شام اللہ تعالیٰ کے غضب میں گزرتی ہے۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس آگ کی خبر دی تھی جو جہنم کی آگ کی

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک آگ جہنم سے نکلے گی اوس آگ سے اونٹوں کی گونہیں اٹھیں

میں روشن ہو جاویں گی۔

حاکم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے جبکہ ہم سفر سے اٹھے تو آدمیوں نے عجلت کی اور وہ مدینہ میں داخل ہو گئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ تم لوگ مدینہ کو جس حالت پر پہلے تھا اوس سے حسن حال ہو چھوڑ دو گے ابو ذر نے کہا کاش مجھ کو معلوم ہوتا کہ جبل درقان سے کب ایسی آگ نکلے گی جس سے لبرری میں اونٹوں کی گونہیں روشن ہو جاویں گی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس آگ کی خبر

کہ یہ آگ سنہ چھ سو چوبیس میں نکلے تھی۔

اور ایسی عورتیں ہوں گی کہ لباس پہنے ہوں گی اور وہ بوسند ہوں گی (یعنی لباس سے اور نہ کا جسم نظر آوے گا) اور وہ عورتیں میلالت اور ماطات ہوں گی اور ان کے سر پرے ہوں گے جیسے اونٹوں کے گولہاں ہوتے ہیں اور جبکہ ہوئے ہوں گے ابو نعیم نے کہا ہے کہ وہ عورتیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں کہ ان کے کہ وہ سفینہ عورتیں عراق کی ہیں جو بارہ ہیں اور اپنے سروں پر بڑے عابے باندھتی ہیں اور یہ عاموں پر چادرین اور ٹہنی پرن۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بصرہ اور کوفہ کی خبر دی تھی

ابو نعیم نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اوس زمین کو ضرور پہچانتا ہوں کہ جس کا نام بصرہ ہے وہ زمین اذروہ کے قبلہ کے اقوام ہے یعنی زیادہ راست ہے اور ساحل مدینہ اذ زمینوں سے اکثر ہے (یعنی وہاں بہت مسجدیں بنیں گے) اور اوس میں موزنین کثرت سے ہوں گے اوس زمین سے جتنی بلائیں وضع کیا میں گی بقیہ زمینوں سے اوتنی بلائیں وضع نہیں کی جاویں گے۔

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں اور ابو نعیم نے دوسری وجہ سے ابو ذر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل کوفہ کا ذکر فرمایا پھر فرمایا کہ اہل کوفہ پر عظیم بلائیں نازل ہوں گی پھر آپ نے اہل بصرہ کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اہل بصرہ قبلہ میں درمیانی حالت پر رہیں گے اور اوس میں موزنین کثرت سے ہوں گے جس امر کو وہ مکروہ جانیں گے اللہ تعالیٰ اوس سے اوس کو وضع کرے گا۔

ابو نعیم نے عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کے تین شہر ہوں گے ایک شہر حجاز میں طے میں وہاں ہمارا ایک شہر جزیرہ میں اور ایک شہر خضام میں۔

ابو نعیم انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ بہت سے شہروں کو شہر بناؤ گے اوس شہروں میں ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ ہوگا اوسین خضفہ اور رخ واقع ہوگا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بنامی بغداد کی خبر دی تھی

ابونعیم نے جریر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ وجہ اور وجیلہ اور صراۃ اور قطر بل کے مابین ایک شہر بنا کیا جاوے گا اور اس شہر میں رومی زمین کے جبارہ جمع ہوں گے اور اس شہر میں رومی زمین کا خراج آوے گا زمین شورہ زار میں جیسے میخ اوتر جاتی ہے وہ شہر اس میخ سے خسف ہونے میں زیادہ سریع ہوگا (یعنی جلد میں جاوے گا)۔

ابونعیم نے ہذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مشرق کی دو تہوں کے درمیان شہر بنا کئے جاویں گے رومی زمین کے خزانے اس میں جمع کئے جاویں گے اور اس شہر میں مخلوق میں جو شریر لوگ ہوں گے سکوت کریں گے اور اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ تلوار سے ان لوگوں کو عذاب دے گا اور اس شہر کو خسف کرے گا۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں (میں یہ کہتا ہوں کہ بعد از قرن ثانی میں بنایا گیا اور قرن سابع میں تباہ ہوگا اور اس کے رہنے والوں کو تلوار سے سخت عذاب دیا گیا) یعنی اہل بعد از کو تباہیوں نے تلوار سے قتل کیا اور اس کا وہیں جانا باقی رہا ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کی مدت کی خبر دی تھی

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابی ثعلبہ الخشنی نے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس امت کو آٹھ ہجرت ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔

حاکم نے سعد بن ابی وقاص سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لئے نصف دن کا مقرر کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک جھکو ہرگز ہرگز عاجز نہ کرے گا۔ کسی نے آپ سے پوچھا وہ نصف دن کیا ہے آپ نے فرمایا پانچ سو برس ۱۲

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ آپ کی امت کا ایک گروہ حق پر ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آوے گا۔

احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر بن سمیرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ دین قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس دین پر جنگ کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کی مدد کرتا ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

ہزار نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اس دین پر رہے گا جو لوگ کہ اس گروہ سے خلاف کریں گے اور خلاف اس گروہ کے لوگوں کو حضرت زید و یحییٰ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آوے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول لوگوں کی خبر دی ہے جو آغاز صدی پر دین کی پیروی کریں گے

حاکم نے ابو ہریرہ سے اور بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہر صدی کے آغاز پر اللہ تعالیٰ اس شخص کو مبعوث کرے گا جو اس امت کے واسطے دین کی تجدید کرے گا۔

باب

عبداللہ بن احمد نے (زواید الزہد) میں مصعب بن جشمہ سے روایت کی ہے کہ اے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ وہاں خروج نہ کرے گلیاں تک کہ آدمی اوس کا ذکر بھول جاوین گئے۔ اور یہاں تک وہ خروج نہ کرے گا کہ امام اوس کا ذکر منبر پر ترک کرین گئے (شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے زمانہ میں کسی خطیب کے نہ دیکھو گے جو وہاں کا ذکر اپنے منبر پر کرتا ہو۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر دی ہے کہ افضل اور شریف تر لوگ دنیا سے چلے جاوین گے اور اون کے بعد اسی طور سے افضل لوگ جاتے رہیں گے

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے روایع بن ثابت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تر بارطب کئے گئے اصحاب نے یہاں تک کھائے کہ اون سے کچھ بچھوڑا اگر اون کی گھٹلیں اور وہ روی رہ گئی جن میں کوئی چیز نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ جانتے ہو یہ کیا ہے تم لوگ جو اچھے ہو دنیا سے چلے جاؤ گے پھر جو بھو رہ جاوین گے وہ بھی یونہی چلے جاوین گے یہاں تک کہ تم لوگوں میں سے کوئی اچھا نہ رہے گا مگر ان ناقص تہذیبیوں کی مثل۔

یہ باب امت کے اون احوال میں جامع ہے جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی اور جیسے اپنے خبر دی تھی ویسی ہی واقع ہوا

شیخین نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ اے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کو پوچھا کرتے تھے اور میں آپ سے شر کو پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ شر مجھ کو پالے گا اپنے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ جاہلیت اور غریب تھے اللہ تعالیٰ چاہے پاس

یہ فرمایا کیا اس خیر کے بعد کوئی شر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے میں نے عرض کی کہ شر کے بعد کوئی خیر ہے آپ نے فرمایا بیشک ہے اور اس کے ساتھ دین کا تفر ہے میں نے عرض کی میں کیا تفر ہوگا آپ نے فرمایا کہ ایسی قوم ہوگی کہ بغیر میری سنت کے سنت اختیار کرے گی اور بغیر میری اقتداء کو وہ لوگ راستہ چلیں گے اور ان سے وہ سنت پہچانی جاوے گی اور منکر بھی جاوے گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس خیر کے بعد کیا کوئی شر ہوگا آپ نے فرمایا بیشک جہنم کے دروازوں پر بلائے والے ہوں گے جو ان کے بلائے کو قبول کرے گا وہ اس کو جہنم میں پھینک دیں گے میں نے عرض کی کہ ان لوگوں کا وصف بیان فرمائے آپ نے فرمایا بہترین کہتا ہوں وہ لوگ وہ قوم ہوگی کہ ہمارے چٹروں سے ہوگی اور ہماری زبانوں سے کلام کریں گے (یعنی ہم لوگوں ہی میں سے وہ آدمی ہوں گے) اور زاعی نے کہا ہے وہ پہلا شر جو خیر کے بعد ہے وہ روت ہو جو آب کی وفات کے بعد تھی۔

بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنو سلیم اپنے معدن کے سونے میں سے ایک قطعہ سونے کا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معدن ہوں گے اور ایک لفظ میں یہ ہے کہ معدن ظاہر ہوں گے اور انہیں خلق اس پر حاضر ہوں گے۔

بیہقی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے فریب ہے کہ امتیں تمہارے پاس اس طور سے جمع ہوں گی جیسے کھانا کھانے والے کھیلنے کو پاس جمع ہوتے ہیں کسی کہنے والے نے کہا کیا اس دن ہم لوگ تھوڑے ہوں گے آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ کثیر ہو گے و لیکن تم ایسے ہو گے جیسے سیلاب میں دخت کا سڑا تپا جہاں میں آلو وہ ہوتا ہے (یعنی ذلیل ہو گے) اور تمہارے دشمنوں کے سینوں سے اللہ تعالیٰ تمہاری مہابت کو نکال ڈالے گا اور تمہارے دلوں میں وہیں کو ضرور ڈالے گا آدمیوں نے چہچہا یا رسول اللہ وہن کیا خنہ ہے آپ نے فرمایا کہ دنیا کی حب اور موت کی کراہیت۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

آؤ میوں پر ایسا دامہ ضرور آئے گا کہ مروئے جو مال لیا ہوگا، اوس کی وہ پروا نہ کرے گا کہ وہ مال وچہ حلال سے لیا ہے یا ہجرام سے لیا ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سے ایک پر وہ دن ضرور آئے گا کہ اگر وہ مجھے دیکھے پھر وہ مجھ کو دیکھے تو اوس کو میرا دیکھنا اپنے مال اور اپنے اہل سے زیادہ دوست ہوگا۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا اصحاب نے پوچھا کیا ہم لوگ یا رسول اللہ آپ کے بھائی نہیں ہیں آپ نے فرمایا بلکہ تم لوگ میرے اصحاب ہو اور میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے ہیں۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھے سنتے ہو اور تم سے میری حدیث اور لوگ سنیں گے اور ان سے جو لوگ سنیں گے اور لوگ سنیں گے اور ابو نعیم نے ثابت بن قیس کی حدیث سے اسلی مثل روایت کی ہے۔

شیخین نے ابی بکرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حاضر ہے اوس کو چاہیئے کہ غایب کو میری حدیث پہونچا دے یقین ہے وہ بعض شخص جس کو میری حدیث پہونچے گی وہ اوس بعض شخص سے زیادہ اوس کو یاد رکھنے والا ہو۔ جس نے مجھ سے سنا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت ثابت بن قیس کی حدیث سے کی ہے۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابی ہارون العبدی سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حاضر ہے اوس کو چاہیئے کہ غایب کو میری حدیث پہونچا دے یقین ہے وہ بعض شخص جس کو میری حدیث پہونچے گی وہ اوس بعض شخص سے زیادہ اوس کو یاد رکھنے والا ہو۔ جس نے مجھ سے سنا ہے۔ اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت ثابت بن قیس کی حدیث سے کی ہے۔

ابو ہریرہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

فقہین نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ علم کو امتزاع کے طور پر نہ لے گا جو امتزاع کرے گا مگر علماء کے قبض کرے۔ علم کو قبض کرے گا جبکہ کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو اسی رؤس جہال کو اختیار کریں گے۔ وہ رؤس جہال غیر علم کے فتویٰ دین گے فتویٰ دینے والے خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر علم زیادہ کے مقام پر ہوگا وہ مرد جو انسانے فہم سے ہوں گے ضرور اس علم کو لیں گے۔

مسلم اور بیہقی نے ابن میرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں ابو ہریرہ کے پاس تھا۔ اوس سے ایک مرد نے کسی شے کو پوچھا میں نے اوس کو نہیں سمجھا ابو ہریرہ نے کہا اللہ اکبر اس امر کو دو آدمیوں نے پوچھا تھا اور یہ پوچھنے والا تیسرا شخص ہے میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ بہت مرد ایسے ہوں گے جن کے سب سے سوال بلند ہو جائے گا (یعنی بڑی بات کا سوال کریں گے) یہاں تک کہ یہ کہیں گے کہ اللہ سبحانہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سبحانہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

بیہقی نے اپنی (معنی) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس امر کا میں خوف کرتا ہوں اوس سے زیادہ خوف خفاک میری امت پر یہ امر ہے کہ نماز کے وقت معینہ سے نماز کی تاخیر کریں گے۔ اور نماز کے وقت معینہ سے نماز کی قبیل کریں گے (یعنی بے وقت نماز پڑھیں گے)۔

ابو نعیم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دین ظاہر ہو گا یہاں تک کہ دنیاؤں سے پار ہو جائے گا۔

اور یہاں تک دین ظاہر ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں گھوڑے دریاؤں میں ڈالے جا رہے ہیں۔
پھر ایک ایسی قوم آوے گی جو قرآن پڑھے گی اور وہ لوگ یہ کہیں گے کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے
ہم سے زیادہ قاری کون شخص ہے ہم سے زیادہ فقیہ کون شخص ہے ہم سے زیادہ عالم کون
شخص ہے پھر آپ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگوں میں کچھ نہیں ہے
ہے وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

احمد اور بزار اور طبرانی اور ابونعیم اور حاکم نے صحیح سند سے سمرہ سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری باتوں کو
عجم سے بھر دے گا پھر اللہ تعالیٰ عجم کو ایسا سیر کر دے گا کہ وہ نہ بھاگیں گے عجم تمہاری باتوں کو
لوٹیں گے اور تمہاری غنیمت کھا دیں گے۔ اور بزار نے انس اور حذیفہ سے اس کی مثل
روایت کی ہے اور بزار اور طبرانی نے ابن عمرو سے اس کی مثل ابوسوسی سے
روایت کی ہے۔

ابونعیم نے ابو ہریرہ سے یوں روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کی
جگہوں میں سے ایک جگہ کو دیکھا اور فرمایا کہ بہت سی قسمیں اس جگہ ایسی ہوں گی جو اللہ تعالیٰ کی
صعود کریں گی ابو ہریرہ نے کہا کہ میں نے اس جگہ میں اب تک نخاسوں کو دیکھا ہے۔

حاکم نے عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد تمہارے والی وہ امرائوں گے
کہ جس امر کو تم لوگ منکر کہو گے وہ اس کو امر معروف تم سے کہیں گے اور جس امر کو تم لوگ
امر معروف کہو گے وہ اس کو امر منکر کہیں گے تم لوگوں میں سے جو شخص ان امور کو یاد رکھے
جو شخص کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اس کی طاعت کو واجب نہیں ہے (یعنی ان امر کی طاعت
نہ کرنی چاہیے)۔

ابن راہویہ نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ جب تک عطار ہے تم لوگ عطا کو لیتے رہو اور جو وقت عطا دین پر رشوت ہو جاوے تو تم لوگ اس عطا کو ہرگز نہ لیجو حال یہ ہوگا تم لوگ اس کو ترک نہ کرو گے تم کو اس امر سے خوف اور فقر مانع ہوگا تم لوگ سن لو کہ ایمان کی چکی دور کرنے والی ہے جس طرف کتاب اللہ و ذکر کرم لوگ اس طرف کو دور کیجو تم سن لو کہ سلطان اور کتاب اللہ دونوں جدا ہو جاوین گے تم لوگ کتاب اللہ کو بچھوڑو تم سن لو کہ تم پر امر ابون گے اگر تم لوگ اون کی اطاعت کرو گے تو وہ تمکو گمراہ کریں گے اور اگر تم اون کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو قتل کریں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ ہم لوگ کیا کریں آپ نے فرمایا وہ کبجو جو عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے اصحاب نے کیا تھا کہ وہ سولی پر چڑھائے گئے اور اون سے چیرے گئے اللہ تعالیٰ کی طاعت میں موت اس حیات سے اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی معصیت میں ہو۔

حاکم نے عبد اللہ بن الحارث سے روایت کی ہے او نھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے بعد ایسے سلاطین ہوں گے جن کے ورور و زنیہ فتنوں کی ایسی جگہیں ہوں گی جیسے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہیں وہ سلاطین کسی کو کوئی فتنہ ندین گے مگر اس کی مثل اس کے دین میں سے لیوین گے۔

ابن قانع نے جحر بن عدی سے او نھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ایک قوم میری امت میں سے شراب پیئے گی اور اس شراب کا نام بغیر اس کے نام کے رکھیں گے۔ اور حاکم نے حضرت عائشہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابو یعلیٰ نے انس سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دن اور رات میں نہ جاوین گے یہاں تک کہ ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ بھوس ایک کف و رہوں کے اپنا دین کون شخص ہم سے بہتر ہے۔

احمد نے عمران بن الحصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ وہ بصرہ میں آئے اور بصرہ میں

حضرت عبداللہ ابن عباس امیر تھے یکایک عمران نے ایک ایسے مرد کو موجود پایا جو دہک رہا تھا کہتا تھا اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے سچ فرمایا ہے عمران نے اوس مرد سے پوچھا اوس نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس قبیلہ کو ایک شیخ کے بیٹے کا فدیہ لے گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ وہ ہے اوس کو اوس کے باپ کے پاس لے جاؤ بیٹے عرض کی یا نبی اللہ یہ اوس کا فدیہ ہے آپ لیجے آپ نے فرمایا کہ ہم آل محمد کو واسطی جو اولاد سمیل علیہ السلام سے ہیں یہ امر صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ ہم کسی کا نفع کھائیں پھر آپ نے فرمایا کہ میں قریش پر خوف نہیں کرتا ہوں مگر اون کے نفوسن کا میں نے پوچھا یا نبی اللہ اون کے واسطے کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تمہاری عمر دراز ہوگی تو تم قریش کو اس جگہ دیکھ لو گے یہاں تک کہ آدمیوں کو تم ایسے طور سے دیکھو گے جیسے بکر میں و وحوشوں کے درمیان ہوتی ہیں ایک بار اس جگہ جاتی ہیں اور ایک بار اس جگہ راوی نے کہا کہ میں جن آدمیوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ابن عباس کے پاس اذن چاہتے تھے اون کو میں نے اس سال میں دیکھا کہ وہ معاویہ کے پاس اذن چاہتے ہیں اس لئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو یاد کیا۔

آحمد نے ابن عباس سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قوم ہوگی جو اس سیاہی سے خضاب کرے گی جیسے طاہرون کے پٹے رنگین ہوتے ہیں وہ لوگ جنت کی خوشبو سنو لگیں گے۔

ابن سعد اور ابن ماجہ نے سلامہ بنت الحر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیوں یا میری امت پر ایسا زمانہ آوے گا کہ وہ ایک ساعت تک کہڑے رہیں گے اور کسی امام کو نہ پاویں گے جو اون کو نماز پڑھاوے۔

آحمد اور ابو یعلیٰ اور ہذا اور طبرانی نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میں اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف کرتا ہوں ایک یہ ہے کہ وہ ستاروں سمیتہ کا پانی چاہیں گے دوسرے اذن پر سلطان کا عظم ہوگا تیسرے وہ قدر کی تکذیب کریں گے۔

ابو یعلیٰ نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں کہ وہ قدر کی تکذیب کریں گے اور نجوم کی تصدیق کریں گے۔ طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جس شے کا خوف میں اپنی امت پر اس کے آخر زمانہ میں کرتا ہوں اس سے زیادہ خوف مجھ کو اذن پر یہ ہے کہ وہ نجوم پر اعتقاد رکھیں گے اور قدر کی تکذیب کریں گے اور اذن پر سلطان کا عظم ہوگا۔

تجاری نے اپنی (تاریخ میں) اور ابن سعد اور ابن السکون اور طبرانی نے جلاء الاوزامی اور نمون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جاہلیت کے فعل سے تین چیزیں ہیں جن کو اہل اسلام نہیں چھوڑیں گے کو اکب سے پانی چاہنا اور ب میں طعنہ کرنا اور میت پر لڑھکنا۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کی ہلاکت تین چیزوں میں ہوگی ایک عصبیت دوسرے قدر کے باب میں تیسرے اس روایت میں جو غیر مثبت سے کریں گے۔

طبرانی نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف کرتا ہوں ایک عالم کی لغزش جو وہ ثابت قدم نہ رہے گا دوسرے مناقق قرآن سے جدال کرے گا تیسرے قدر کی تکذیب ابو یعلیٰ اور طبرانی نے مسخرو بن شداد سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہر ایک امت کے زمانہ عمر کی

نہایت شہداء اور میری امت کے زمانہ کی نہایت سو برس میں جو وقت میری امت کے سو برس گزر جاویں گے جس شے کا وعدہ اللہ تعالیٰ عَزَّوَجَلَّ نے کیا ہے اور وہ شے آدے گی ابن ابیسی نے کہا ہے کہ فتنوں کی اور پرکشت ہوگی۔

بزار نے حسن سند سے ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے سو برس میں وہ ہوگی۔

ابو یعلیٰ اور بزار نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی زینت سنہ ایک سو پچیس میں رفع ہو جاوے گی یعنی بڑھ جاوے گی۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اس دین کے واسطے اقبال ہے اور ادا بار ہے تم سنو اس دین کے اقبال سے یہ امر ہے کہ ایک قبیلہ پورا دین میں تفقہ رکھے گا یہاں تک کہ اس قبیلہ میں کوئی شخص تقہ سے باقی نہ رہے گا مگر ایک فاسق یا دو فاسق قبیلہ میں وہ ذلیل حالت میں ہوں گے اگر وہ دونوں فاسق کلام کریں گے تو قہر کئے جاویں گے اور ظلم کئے جاویں گے اور اس کے بارے یہ ہوگا کہ تمام قبیلہ جفا کرے گا اس قبیلہ میں کوئی باقی نہ ہوگا مگر ایک فقیہ یا دو فقیہ اور دونوں ذلیل ہوں گے اگر دونوں کلام کریں گے تو قہر کریں گے اور ظلم کریں گے اور اس امت کا آخر شخص اول پر لعنت کرے گا تم سنو انھیں پر لعنت حلال ہو گئی ہے یہاں تک کہ وہ آخر لوگ علانیہ طور پر شراب پینے یہاں تک کہ ایک عورت قوم کی طرف سے جاوے گی قوم میں کا بعض شخص اس کے اوس کی طرف جاوے گا اور اس کے دامن کو اس طور سے اٹھاوے گا جیسے بھیڑ کی دم اٹھائی جاتی ہے کوئی کہنے والا اس دن کہے گا کہ اوس عورت کو تو نے دیوا کے اوس طرف کیوں نہیں چھپایا وہ کہنے والا اس دن اور لوگوں میں ایسا ہو گا جیسے ابو بکر اور عمر تم لوگوں میں ہیں جو شخص اوس دن موقوف کیا

امر کرے گا اور منکر سے نہیں کرے گا تو اس کے لئے اون آدمیوں میں سے جنہوں نے
مجبور دیکھا ہے اور مجبور ایمان لائے ہیں اور میری اطاعت کی ہے اور مجھ سے بیعت کی ہے
پچاس آدمیوں کا اجر ہوگا۔

احمد اور بزار نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرو سے روایت
کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ
جس وقت تم میری امت کو دیکھو کہ ظالم سے یہ خوف کرتی ہے کہ اس سے کہے کہ تو ظالم ہے
تو تم اون سے رخصت کئے جاؤ گے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا جس زمانہ میں معروف کیساتھ
امر نہ کریں گے اور منکر سے ممانعت نہ کریں گے۔

ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تمہارا کیا حال ہوگا جس وقت تمہاری عورتیں
حد سے گزر جاوین گی اور تم لوگوں میں جو جوان ہوں گے وہ فاسق ہو جاوین گے اصحاب نے
پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپ نے فرمایا بیشک اور اس سے زیادہ شدید
ہونے والا ہے پھر آپ نے فرمایا تم لوگ کیا کرو گے جس وقت تم امر بالمعروف کو ترک کر دو گے
اور امر منکر سے نہیں نہ کرو گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا یہ امر ہونے والا ہے آپ نے
فرمایا بیشک اس سے زیادہ شدید ہونے والا ہے پھر آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جس وقت تم
امر منکر کو معروف دیکھو گے اور امر معروف کو منکر نہ

حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ اپنی مسجدوں میں حلقے
باندھ کر بیٹھیں گے اور اون کی نسبت نہ ہوگی مگر دنیا اور اللہ تعالیٰ کے واسطے اون میں کوئی

حاجت نہ ہوگی تم لوگ اون میں پیغمبر ہو۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت مسلمان اپنے علماء سے بغض کریں گے اور اپنے بازاروں کی عمارت کو ظاہر کریں گے اور دراہم جمع کرنے کی شرط پر نکاح کریں گے اللہ تعالیٰ اون کو چار حصوں میں مبتلا کرے گا زمانہ سے قحط سالی اون پر ہوگی اور سلطان کا جور اون پر ہوگا اور جو لوگ دلیان احکام ہوں گے اون سے وہ خیانت دیکھیں گے اور دشمن کی صولت اون پر ہوگی۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخرین ایسے مرد ہوں گے کہ عظیم زینوں پر سوار ہوں گے یہاں تک کہ وہ مسجدوں کے دروازوں پر آویں گے اور اون کی عورتیں لباس پہنے ہوں گی اور برہنہ ہوں گی (یعنی اوس لباس سے ستر پوشی نہ ہوگی) اور اون کے سروں پر ایسی عامے ہوں گی جیسے لاغز اونٹوں کے کوہان ٹٹکے ہوئے ہوتے ہیں (یعنی بڑے بڑے عامے) وہ عورتیں سر پر بانڈیاں لگیں۔

حاکم نے ابو ہریرہ سے اونٹوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ دنیا منقضی نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمیوں میں خسف اور منخ اور قذف واقع ہوگا۔ اصحاب نے پوچھا یا نبی اللہ پر کب ہوگا آپ نے فرمایا کہ جو وقت تم دیکھو گے کہ عورتیں زینوں پر سوار ہوں گی اور گانے والی لڑکیاں کثرت سے ہو جاویں گی اور جھوٹی گواہی دیکھا دے گی اور نماز پڑھنے والے لوگ اہل شرک کے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی وغیرہ پئیں گے اور مرد و مردوں کے سبب مستثنیٰ ہو جاویں گے اور عورتیں عورتوں کے سبب مستثنیٰ ہو جاویں گی۔ حاکم نے معاذ بن انس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ امت شریعت پر پیشہ رہے گی جنگ ان میں تین چیزیں ظاہر ہوگی ایک یہ کہ جب تک اون سے علم قبض نہ کیا جاوے گا اور دوسرے یہ کہ جب تک اون میں خبیثت اولاد کثرت سے

نہ ہوگی اور جب تک اون میں سفار ظاہر نہ ہوں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ سفار کون لوگ میں آپ نے فرمایا وہ بشر ہوں گے جو آخر زمانہ میں ظہور کریں گے جسوقت وہ ملاقات کریں تو آپس میں اون کا تجبیہ یہ ہوگا کہ ایک دوسرے پر لعنت کرے گا۔

حاکم نے تذیبہ سے حذیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میری امت ہرگز ہرگز فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ اون میں تمایز اور تماثل اور معامع ظاہر ہو گا میں نے پوچھا تمایز کیا شے ہے آپ نے فرمایا وہ عصیت ہے جو میرے بعد آدمی اوس کو پیدا کریں گے میں نے پوچھا تماثل کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ ایک قبیلہ پر جبک جاوے گا سواوسکی حرمت کو حلال کر دے گا میں نے پوچھا معامع کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ بعض شہر کے لوگ بعض شہر کی طرف جاوے گے اور سردار لوگ یا جاغنین جنگ میں اختلاف کریں گے یا جنگ میں آمدورفت کریں گے۔

احمد اور طبرانی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہوا ابوالہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام کے دن سے نوٹ جاوے گے ایک دن ڈاٹوٹے گا پھر دوسرا دن ڈاٹوٹے گا جسوقت ایک دن ڈاٹوٹے گا آدمی اوس دن سے کو پکڑیں گے جو اوس کے قریب اور ملا ہوگا اسلام کے دن دنوں میں کامل دن ڈاٹوٹے گا وہ حکم کا نقص ہوگا اور اون دن دنوں میں آخر دن ڈاٹوٹے گا نماز ہوگی (یعنی لوگ پہلے احکام شریعت کو ترک کریں گے پھر نماز کو چھوڑ دیں گے)

بزار اور طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے اوس طرف صبر کے دن بین اون دنوں میں صبر ایسا ہوگا جیسے آگ کی چنگاریوں کو کوئی پکڑے اور اوس پر صبر کرے اون ایام میں عامل کو پچاس آدمی کا اجر ملے گا حضرت عمر نے پوچھا کیا ہم لوگوں میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا یا اون میں سے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جو پچاس ہوں گے ان کا اجر ملے گا

اور حاکم نے ابی طلحہ کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

بڑا اور طبرانی اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آوے گا کہ تم لوگ اس زمانہ میں مرو کی پیٹھ کی خفت پر غبطہ کرو گے جیسے آج کے دن اس کے کثرت مال اور کثرت اولاد سے تم غبطہ کرتے ہو یہاں تک کہ تم میں کا ایک شخص اپنے بھائی کی قبر کی طرف جاوے گا اور وہ خاک پر ایسا لوٹے گا جیسے چوپایہ لوٹتا ہے اور وہ اپنے بھائی سے کہے گا کاش میں تیری جائے پر ہوتا اس کا احوال اس واسطے نہ ہوگا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کا شوق ہو گیا یا اس نے کوئی ایسا عمل صالح کیا ہو گا جس کو اپنے آگے بھیجا ہو گا۔ مگر اس کا یہ احوال اون بلاؤں سے ہو گا جو اس پر نازل ہوئی ہوں گی۔

طبرانی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیوں پر ضرور ایسا زمانہ آوے گا کہ اس زمانہ میں لوگ سچے کو چھوٹا سمجھیں گے اور جھوٹے کو سچا اور اس زمانہ میں امانت دار خیانت کرے گا اور خائن امانت دار بنایا جاوے گا اور مرد گواہی دے گا اگرچہ اس سے گواہی نہیں چاہی گئی ہو گی اور مرد حلف کرے گا اگرچہ اس سے کسی نے حلف نہ چاہا ہو گا اور وفی الطبع اور حق اسعد الناس ہو گا طبرانی نے ابی امامۃ الباہلی سے اونعمون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ آدمی ایسا درخت ہیں جس میں تازہ میوہ ہے اور قریب زمانہ آویگا کہ وہ آدمی ایسا درخت ہو جاوے گا جس میں کانٹے ہی ہوتے ہیں اگر تم اون لوگوں کے کلام کو رو کر دے گے تو وہ تمہارے کلام کو رو کرین گے اور اگر تم اون لوگوں کو چھوڑ دو گے تو وہ تم کو نچوڑیں گے اور اگر تم اون سے بھاگو گے تو وہ تم کو ڈھونڈیں گے آدمی نے عرض کی کہ اون لوگوں سے کیونکر نجات ملے گی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اپنے فاقہ کے دن کیوڑے اون لوگوں کو اپنی مال سے قرض دیجو جب نجات ملیگی۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ امر زیادہ نہ کرے گا مگر شدت کو اور مال زیادہ نہ کرے گا مگر اضافہ کو اور آدمی زیادہ نہ کریں گے مگر بخل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی مگر اشرار الناس پر۔

طبرانی نے (اوسط) میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پوچھا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کی جاوے گی آپ نے فرمایا جب وقت تم لوگوں کو وہ حالت پہنچو گی جنہی اسرائیل کو پہنچی تھی جس وقت تمہارے اچھے نیک لوگ تمہارے فاجر لوگوں کے ساتھ آسانی اختیار کریں گے یا خلاف باطن ظاہر کریں گے اور تم لوگوں میں جو بد لوگ ہوں گے فقہ اور فاجر میں جاوے گی اور تمہارے صغیر و بزرگ میں ملک جاوے گا۔

ابن ماجہ نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب وقت اس امت کا آخر اس امت کے اول کو لعنت کرے گا جو شخص کسی حدیث کو چھپا دے گا گویا اس نے اس فتنے کو چھپا یا جس فتنے کو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے (یعنی میری حدیث کو نہ چھپانی چاہیے)

بخاری نے اور طبرانی نے (اوسط) میں معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو علانیہ طور پر بھائی ہوں گے اور باطن میں اعدا ہوں گے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کیونکر ہو گا آپ نے فرمایا کہ میرے اس سبب سے ہو گا کہ بعض بعض کی طرف رغبت کریں گے اور بعض بعض سے ڈرتے ہوں گے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں آئیں گی جن کے چہرے آدمیوں کی طرح ہوں گے اور ان کے قلوب شیاطین کے قلوب ہوں گے وہ امر قبیح سے باز نہ رہیں گے اگر تم ان کا اتباع کرو گے تو تم سے مدارات کریں گے اور اگر تم ان سے غایب ہو گے تو تمہاری غیبت کریں گے اور اگر تم سے باتیں کریں گے تو تمہاری تکذیب کریں گے اور اگر تم ان کو امانت دے

بناؤ گے تو وہ تمہاری خیانت کریں گے اور ان کے لڑکے فطوح اور پلید ہوں گے اور ان کے جوان
 شاطر ہوں گے اور ان کا بوڑھا معروف کے ساتھ امرہ کرے گا اور منکر سے ہنسی نہ کرے گا اور ان کو
 گرامی اور عزیز کرنا ذلت ہوگی اور جو غصے اور ان کے ہاتھوں میں ہوگی اوس کا طلب کرنا فقر ہوگا
 اور لوگوں میں غامی ہوگا اور معروف کے ساتھ امر کرنے والا اور ان میں تبہم ہوگا اور جو میں
 اور ان میں ضعیف خیال کیا جاوے گا اور فاسق اور ان میں صاحب مشرف ہوگا سنت اور ان میں
 بدعت ہوگی اور بدعت اور ان میں سنت ہوگی جب یہ حالت اور ان کی ہوگی تو اس وقت اور ان میں
 جو بد ہوگا وہ اور ان پر مسلط ہوگا اور ان میں کاجھا اور نیک و عا کرے گا تو اس کی دعا قبول
 نہیں کی جاوے گی۔

طبرانی نے (واسط) میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ وہ بھیڑیے ہوں گے جو شخص کہ بھیڑیا نہ ہو گا تو اس کو بھیڑیے کہا جائیگا

احمد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ آدمیوں پر ایسا زمانہ آوے گا کہ مرد کو عجز اور فجور کو درمیان اختیار دیا جاوے گا جو شخص اس زمانہ کو باوے تو اس کو چاہیے کہ فجور کو ترک کرے اور عجز کو اختیار کرے۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میری امت کو اور امتوں کی بیماری پھونچے گی صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اور امتوں کی کیا بیماری تھی آپ نے فرمایا کہ تکبر اور مختار اور مال پر اترنا اور ایک دوسرے سے جھوٹ جانا اور صداقت کے طور پر غبت کرنی اور آپس میں بغض کرنا اور بخل یہ کل اور امتوں کی بیماری ہیں میں یہاں تک کہ بغی اختیار کریں گے یعنی زنا کریں گے اور ظلم زیادتی اور حق سے تجاوز کریں گے پھر آشوب اور فتنہ ہوگا۔

احمد اور طبرانی نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ دنیا ہرگز ہرگز نہ جاوے گی یہاں تک کہ لکھ اور ابن لکھ کے واسطے پہچان لینی حقیق اور وافی الطبع دنیا کا مالک ہو جاوے گا۔

طبرانی نے (اوسط) میں مستور و بن خدا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صالحین جو اہل ہون گے اور پھر جو اہل ہون گے وہ سب دنیا کو چلے جا دیں گے اور ایسے ناکارہ آدمی باقی رہ جا دیں گے جیسے کہ مثالہ قرآن ہے اللہ تعالیٰ ان کو ساتھ پرواہ نہ کرے گا۔

ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شے پہلے اس امت سے اٹھائی جاوے گی وہ حیا ہے اور امانت ہے اور اس امت میں جو شے کہ آخر باقی رہ جاوے گی وہ نماز ہے۔

احمد نے سعد سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک ایسی قوم خروج کرے گی جو اپنی زبانوں سے اسطورہ کو کہاں گئے جیسے گائیں اپنی زبان سے کھاتی ہیں۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخر زمان میں عباد جاہل ہون گے اور قارسی فاسق ہون گے۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شے کا میں اپنی امت پر خوف کرتا ہوں زیادہ خوفناک قوم لوہ کا عمل جو۔ ابو نعیم نے (معرفۃ) میں حمید الجہنی سے روایت کی ہے کہ صحابی نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انھوں نے کہا کہ آپ کی امت میں تین اعمال ہون گے اس امت سے قبل اور امتوں نے وہ عمل نہیں کئے ہیں بناشی کرینگے اور اپنے آپ کو مٹا بنا دیں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ فعل کرینگی۔

لے غار
نکارہ جو کہیں گے اور اس امت میں

کہ آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ صاحب دین کا دین سلامت نہ رہے گا مگر اوس کا دین جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگ جاوے گا یا ایک پتھر سے دوسرے پتھر کی طرف یا ایک سوراخ سے دوسرے سوراخ کی طرف بھاگ جاوے گا جسوقت وہ زمانہ ہوگا تو مصیبت حاصل نہ ہوگی مگر اللہ تعالیٰ کے غضب اور قہر سے جسوقت وہ ہوگا تو ایسا ہی مرد کی ہلاکت اوس کی عورت اور اولاد کے ہاتھوں سے ہوگی اگر مرد کی کوئی زوجہ اور کوئی اولاد نہ ہوگی تو اوس کی ہلاکت اوس کے مان باپ کے ہاتھوں سے ہوگی اگر مرد کے مان باپ نہ ہوگا تو اوس کی ہلاکت اوس کے اہل قرابت اور ہمسایوں کے ہاتھوں سے ہوگی اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ یہ امر کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تنگی مغیبت کے سبب اوس کو عار و لا دین گئے جسوقت وہ عار و لا دین گئے تو مرد اپنے نفس کو اون جگہوں میں لاوے گا جن جگہوں میں وہ اپنے نفس کی ہلاک کر دے گا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے اشراط کی خبر دی تھی آپ نے جیسے خبر دی تھی آپ کی خبر سے موافق واقع ہوا

تینین نے انس سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے نشان سے یہ امر ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہل ثابت ہو جاوے گی اور شراب پی جاوے گی اور زنا ظاہر ہوگا۔

تینین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا کہ جسوقت امانت ضائع کی جاوے گی تو تم قیامت کے منتظر رہو اگر امانت کا ضائع ہونا کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا کہ جسوقت امر اوس شخص کے تفویض کیا جائیگا جو غیر اہل امر کا ہوگا تو قیامت کے منتظر رہیو۔

فقہین نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا کب ہے آپ نے فرمایا کہ مسئلہ منہا سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہیں ہے اور میں تم کو قیامت کی نشانیوں سے خبر کروں گا۔ جسوقت تم دیکھو کہ لونڈی اپنے مالک کو جسنے گی تو وہ امر قیامت کی نشانیوں سے ہوگا اور جسوقت تم تنگے پاؤں اور برہنہ اشخاص اور بہرون اور گونگون کو روئے زمین کا بادشاہ دیکھو گے وہ امر قیامت کی نشانیوں سے ہوگا اور جسوقت تم جانور چرانے والوں کو دیکھو گے کہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں تعاون کریں گے تو وہ امر قیامت کی نشانیوں سے ہوگا۔

بزار نے عمرو بن العوف سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ قیامت کے سامنے مکر اور فریب کے سہ ہوں گے اور سنون میں کاذب کی تصدیق کی جاوے گی اور صادق کی تکذیب اور غا میں امانت دار بنایا جاوے گا اور امین خیانت کرے گا۔ اور سنون میں روپیضہ ناطق ہوگا۔ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ روپیضہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ کینہ اور حقیر مرد عامہ خلق کے امر میں اور حاکم نے اس کی مثل ابوہریرہ کی حدیث سے روایت کی ہے۔

طبرانی نے راوی میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے نشانیوں سے فحش اور فحش اور قطع صلہ رحمی ہوگا۔ اور امین کی خیانت سے منسوب کریں گے اور غا میں کو امین بناویں گے غا میں مستعد علیہ ہوگا۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہوگا کہ اولاد غصہ ہو جاوے گی اور مینہ موسم گرما کی گرمی ہو جاوے گا اور اثر اکثریت سے ہو جاوین گے اور قیامت کے علامات سے یہ ہوگا کہ اطباء کے ساتھ صلہ رحمی کریں گے اور ارحام قطع کئے جاوین گے اور ہر ایک قبیلہ کے منافق اس قبیلہ کے سردار ہو جاوین گے اور قیامت کی نشانیوں سے یہ ہوگا کہ محرابوں میں آرائش و نقش و نگار کیا جاوے گا اور قلوب ویران ہو جاوے گی اور موسن قبیلہ میں غلام سے زیادہ ذلیل ہوگا اور یہ ہوگا کہ مرد مردوں کے ساتھ اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ قیامت کی نشانیوں میں سے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

یہ ہو گا کہ لڑکے ملک کے مالک ہو جاویں گے اور مرد و عورتوں سے مشورت کریں گے اور دنیا میں جو ویران جگہیں ہیں وہ تعمیر اور آباد کیاویں گی اور دنیا کی آباد جگہیں ویران ہو جائیں گی یا ویران کی جاویں گی۔ اور معاذف اور کبر کلہا ہر ہون گے اور شرابین پی جاویں گی اور اولاد و ناک کی کثرت ہوگی ابن مسعود سے کسی نے پوچھا کیا وہ لوگ مسلمان ہوں گے او منھون نے فرمایا بیشک آدمیوں پر وہ زمانہ آوے گا کہ مرد و عورت کو طلاق دیدیگا اور پھر اس کے بستر پر قیام کرے گا جب تک مرد و عورت دونوں اس فرارش پر اقامت کریں گے تا فی ہون گے۔

طبرانی نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ کتاب اللہ عار گردانی جاوے گی اور زمانہ کا تعارب ہو جاوے گا یعنی ایک زمانہ سے دوسرا زمانہ بہت قریب ہو کر مل جاوے گا۔ اور سال گہٹ جاویں گے یعنی اون میں طوفان نقصان آ جاوے گا کہ اون کی مدت کوتاہ ہو جائیگی اور پھل کم ہو جاویں گے اور تم لوگ امانت دار بنائے جاویں گے اور امانت دار لوگ تمہم کسے جاویں گے اور جھوٹا سچا ٹھہرایا جاوے گا اور بچا جھوٹا قرار دیا جاوے گا اور سختوں کی کثرت ہوگی اور نافرمانی اور معصیت اور حسد اور بغل ظاہر ہوگا اور آدمیوں کے درمیان امور میں اختلاف پیدا ہو جاوے گا اور ہوائے نفس کی پیروی کی جاوے گی اور حکم ظن سے حکم جاری کرے گا اور علم قضی کر لیا جاوے گا اور جہل ظاہر ہو جاوے گا اور اولاد غصہ ہو جاوے گی اور سردی کا موسم گرمی کا موسم ہو جاوے گا اور خش امور ظاہر ہو جاویں گے اور زمین خون سے سیراب ہوگی یعنی خنزیری کثرت سے ہوگی۔

طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ خش اور بغل ظاہر ہوگا اور امین خیانت کرے گا اور خاں امانت دار بنایا جاوے گا اور معزز اور شراف لوگ ہلاک ہو جاویں گے اور وہ لوگ کہ آدمیوں کے قدموں کے نیچے رہتے تھے اور اون کی کوئی پڑا نہ کرتا ہوگا وہ غلبہ پاویں گے اور سبھی طبرانی عائشہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

یہ کہہ دو عبد المجید
در زمین اور کجاویں گے
بکہ در پیل جہاں کجاویں گے
در سختوں میں ویرانی
ہوے گا جہاں جاوے گا

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بنیا عقدہ ہو جاوے گا اور مینہ گرمی کے موسم کی حرارت ہو جاوے گا اور لیم کثرت سے ہو جاوین گے اور کرام لوگ کم ہونے کی طور پر کم ہو جاوین گے۔ اور صغیر کبیر پر جرات کرے گا۔ اور لیم کریم پر جرات کرے گا۔

طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم نے ابوزید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ جو وقت زمانہ قریب ہو جاوے گا تو مغربی جاوین کثرت سے اور ہی جاوین گی اور تجارت کی کثرت ہو جاوے گی اور مال کثیر ہو جاوے گا اور صاحب مال کی تعظیم اس کے مال کے سبب سے کی جاوے گی اور امور فاحش کی کثرت ہو جاوے گی اور لڑکوں کی آمد ہو جاوے گی اور عورتوں کی کثرت ہو جاوے گی اور سلطان وقت جو کرے گا اور پانہ اور میزان میں کی کی جاوے گی اور مرد کتے کے پلے کی پرورش کرے گا وہ اس کے لئے اس سے اچھا ہوگا کہ وہ اپنے بیٹے کی پرورش کرے اور کسی کبیر کی توقیر نہیں کیجاوے گی اور کسی صغیر پر رحم نہ کیا جاوے گا اور اولاد و زنا کی کثرت ہو جاوے گی۔

طبرانی نے ابن عمرو سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہے کہ اشرار کے مراتب بلند ہوں گے اور انبیاء کے مراتب پست اور باتون کے دروازے کھول دے جاوین گے اور عمل روک دیا جاوے گا طبرانی نے (اوسط) میں انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے قریب ہونے کی یہ علامت ہوگی کہ ہلال عیان طور پر دیکھا جاوے گا آدمی اس کو دیکھ کر کہیں گے کہ دوران کا ہلال ہے اور مسجدین راستہ بنائی جاوین گی اور ناگہانی موت ظاہر ہوگی مینی اچانک آدمی مر جاوے گا۔

بخاری نے (تاریخ) میں طلحہ بن ابی محمد سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کی نشانیوں سے یہ ہوگا کہ آدمی ہلال کو دیکھیں گے اور یہ کہیں گے کہ یہ دوران کا ہلال ہے اور ہلال ایک ہی مات کا ہوگا۔

بڑا اور طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی راستہ میں اسٹور سے جفتی کر نیلے جیسے گدھے جفتی کرتے ہیں۔

طبرانی نے (ادوط) میں ابی بکرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہر ایک قبیلہ کے منافق اس کے سردار ہو جاویں گے۔
 احمد و بڑا اور طبرانی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن مسعود سے روایت ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ امر ہے کہ مرد سلام علیک کرے گا اور وہ سلام علیک نہ کرے گا مگر معرفت سے (یعنی جھک کر نہ ہوگا) اس سے سلام علیک کرے گا غیر سے سلام علیک نہ کرے گا اور تجارت فاش ہو جاوے گی یہاں تک کہ عورت اپنے زوج کو اعانت کرے گی اور ارحام قطع کر دے جاویں گے اور جھوٹی گواہی دے گی اور شہادت حق کو چھپا دیں گے۔
 مرد مسجد گئے پاس سے گذرے گا مسجد میں نماز نہ پڑھے گا۔

طبرانی نے عبد بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد سلام نہ کرے گا مگر اس شخص کو جسکو وہ پہچانتا ہوگا اور یہاں تک کہ مسجد میں راستہ ٹھہرائی جاویں گی۔

طبرانی نے عبد الرحمن بن الفضل سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قریب ہونی کی علامت ہے کہ بارش کی کثرت ہوگی اور نہات کی قلت ہوگی اور قاریوں کی کثرت اور خقیوں کی قلت اور امرا کی کثرت اور امینوں کی قلت ہو جاوے گی۔

احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عرب کی سرزمین سبزہ زار اور حیرا گاہیں اور نہرین ہو جاویں گے اور یہاں تک ہوگا کہ شتر سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا کسی قسم کا خوف نہ کرے گا اور نہ ہلکا ہوگا

ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمانہ قریب ہو جاوے گا (یعنی ایک دن اندر دوسرے زمانہ سے بہت قریب آجایا کرے گا) اور سال مہینہ کی مثل ہو جاوے گا اور مہینہ جمعہ کی مثل اور جمعہ ایک دن کی مثل اور دن ایسا جلد گزر جاوے گا جیسے لکڑیوں یا گھاس وغیرہ کا ایک گٹہ جتنی دیر میں جلایا جاوے۔

طبرانی نے (اوسط) میں انس سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میری امت چھ چیزوں کو حلال کر لے گی تو ان کو ہلاکت ہوگی جس وقت ان میں باہم لعنت کرنا ظاہر ہوگا اور وہ شراب پین گئے اور حریر پہنیں گے اور گائینوں کو اختیار کریں گے اور مرد و مردوں کے ساتھ اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں کے ساتھ۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (اپنے سنن میں) انس سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی مساجد کے باہر باہم مباہات کریں گے (یعنی حسن و خوبی میں باہم مقابلہ کریں گے)

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کو میں گمان کرتا ہوں کہ میرے بعد تم مسجدوں کو بلند بناؤ گے جیسے یہود نے اپنے کینوں کو بلند بنایا ہے اور جیسے قصاص نے اپنے گرجاؤں کو بلند بنایا ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اہل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی قوم کا عمل ہرگز بڑا نہ ہو اگر انہوں نے مسجدوں کو سنہری نقش و نگار وغیرہ سے آلودہ کیا۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اہل قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میراث تقسیم نہیں کیاوے گی اور دشمنوں کی غنیمت سے فرحت نہ ہوگی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ امرغابی پایا گیا ہے اور امرا مل کے مبادی ظاہر ہو گئے ہیں اس لئے کہ اس

صدی کے وزیروں نے بہت سے وارثوں کو اون کی میراثوں سے محروم کر دیا ہے۔
حاکم نے ابو ہریرہ سے مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین عرب
سبزہ زار چاگیاں اور نہریں ہو جاوے گی۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں ابن مسعود
مرفوع روایت کی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسجدین راستے اختیار کی جاوین گے اور یہاں
تک ہوگا کہ ایک مرد و دوسرے مرد سے تعارف کی وجہ سلام علیک کرے گا۔ اور یہاں تک ہوگا کہ عورت
اور اس کا مرد و دونوں تجارت کریں گے اور یہاں تک ہوگا کہ گھوڑوں کی قیمت اور عورتیں گران ہو جائیں گی
پھر یہ دونوں ارزان ہو جاوے نیگے اور روز قیامت تک گران نہ ہو۔

باب

دیلمی نے ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک
مرد سے جو بنی حارثہ سے تھا فرمایا کہ اے فلان سن تم کیا تو جہاد نہ کرے گا اور اس نے عرض کی
یا رسول اللہ میں نے درختوں کے پودے لگائے ہیں اور میں یہ خوف کرتا ہوں کہ اگر میں جہاد کروں گا
تو وہ صنایع ہو جاوین گے آپ نے فرمایا کہ جہاد تمہارے درختوں کے پودوں کے لئے اچھا ہے
ابوالدرداء نے کہا اور اس مرد نے جہاد کیا اور اس نے اپنے درختوں کے پودوں کو احسن پودوں
کی مثل اور وجود پایا۔

باب

ابن عساکر نے حسن بن محمد العلوی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں کوفہ کی جامع مسجد میں ایسے
حال میں تھا کہ میں اس وقت لڑکا تھا جبوقت فرامطہ حجر اسود کو لائے (جو طہین سے تھے)
اور اہل کوفہ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی تھی گویا میں اسود و ندافی کو جواہر لادھام سے ہے

(اور اوس کا نام رخمہ ہے اور علانے جانے حطی سے رخمہ روایت کیا ہے) اسکو مین دیکھنا ہون اسے حجر اسود کو میری اس مسجد کے ساتوین قطرہ سے چھوڑا رومی نے کہا ہے جبکہ قرامط مسجد مین داخل ہوئے تو سردار قرمطی نے کہا اسے رخمہ کھڑا ہو جا اسود و ندانی جو اولاد عام سے تھا کھڑا ہو گیا جیسے کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا تھا اوس سردار نے اسود کو حجر اسود یا اور اوس سے کہا کہ مسجد کے سطح پر چڑھو اور پتھر کو چھوڑو پہلے اوس نے وہ پتھر کو لے لیا اور مسجد کی سطح پر چڑھ گیا اور مسجد کے اول قطرہ پر اوس کو چھوڑا تھا ایک آدمی تھا جس نے اوس کو قطرہ ثانی کے طرف پھینک دیا تھا اور رخمہ کا یہ حال تھا کہ جب تو یہ ارادہ کرتا کہ قطرہ سے اوس کو چھوڑ دے تو وہ حجر اسود دوسرے قطرہ کی طرف چلا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ساتوین قطرہ کے پاس پہنچا اور اوس نے اوس قطرہ سے حجر اسود کو چھوڑ دیا آدمیوں نے امیر المؤمنین کے فرمانے اور آپ کے قول کے صحیح ہونے کے سبب سے تکبیر کہی۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں مین کہتا ہوں کہ اس واقعہ کی مثل رائے کی جانب سے نہ کہا جاوے گا اور یہ نہ کہا جاوے گا کہ تو قیاف سے قرامط کا فتنہ اذن کا حجر اسود کو لینا سزا سنہ تین سو سترہ مین تھا۔

اون معجزوں کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائوں کے قبول ہونے مین ہے

پہلے جن دعائوں کا ذکر ہوا ہے ان مین سے یہ دعائیں نہیں ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان مین ہے

جو استسقا کے باب مین ہے اور یہ اکثر بار ہوا ہے اور آگے جو استسقا

کی دعائیں آئی ہیں یہ اون کے سوا ہے

شیخین سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آدمیوں کو قحط مسمالی ہوئی اوس درمیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے روز منبرِ خطبہ پر رہے تھے آپ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مال ہلاک ہو گیا اور عیال بھوکے ہو گئے آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ا - اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور ہم آسمان میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں دیکھتے تھے۔ قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ابھی آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو نیچے نہیں نکھا تھا کہ بھاڑوں کی مثل ابراٹھا پھر آپ ابھی منبر سے نہیں اترے تھے یہاں تک کہ مینے پانی کو دیکھا کہ آپ کی ریش مبارک پر رہا ہے اوس دن اور اوس کے دوسرے دن اور اوس سے جو ملا ہوا دن ہے یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک ہلکوپانی برسایا گیا وہی اعرابی کھڑا ہوا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ مکانات منہدم ہو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور یہ دعا فرمائی - اللہم جو النینا ولا علینا آپ اپنے دست مبارک کو ابر کے کسی جانب اشارہ نہیں فرماتے تھے مگر وہ پہٹ جاتا تھا یہاں تک کہ تمام مدینہ مثل سخت زمین کے ہو گیا اور صحرا بے پتے اور وادی قنات ایک مہینہ تک بہتا رہا اور کسی طرف سے کوئی آدمی نہیں آیا مگر اوس نے یہ باتیں کیں کہ ایسا زور کا مینہ برسا جسکی مثل مینہ نہ برسا ہوگا۔ اس حدیث کے انس سے اور طریق بھی ہیں۔

بیہقی اور ابن عساکر نے مسلم الملائکی کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ایسے حال میں آئے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی ایسا اونٹ نہیں ہے کہ آوا دوسے اور نہ کوئی ایسا لڑکا ہے جو بچہ کے رو سے اور اوس نے یہاں غبار پڑ ہے۔

ایتناک والمذرا تدی لثاہبا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

ہمارے پاس ایسا بچہ نہیں ہے کہ اگر عورت کا تالو فریاد سے خون آلود ہو اور بچہ کی مان بچے سے غافل ہے۔

والقی بکفیه الصبى استسکا من الجمع ضعفا مايمرو ماكمل
اور ڈال لی ہے بچے نے عاجزی سے جو بھوک سے ہے از روئے ضعف کے جو چیز گڑبیتی ہے اور جو چیز
گڑبڑی ہے اپنے پیٹ میں

ولا شى فاما ياكل الناس عندنا سوى الخنظل القاعى والعلهر مقل
آدمی جو شے گھلتے ہیں اس کی قسم سے کوئی شے ہمارے پاس نہیں ہے سوا خنظل عامی اور علہر مقل کے۔

وليس لنا الا اليك فرارنا واين فرار الناس الا الى الرسل
اور ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں ہے مگر آپ کی طرف ہمارا بھاگنا۔ اور آدمیوں کا فرار کہاں ہے مگر رسولوں کی طرف
یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ منبر پر چڑھے پھر آپ نے اپنے
دست مبارک آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللہم اسقنا غيثا مغيثا مریعا غدا طبقا عاجلا
غیر راستہ نافعاً غیر ضار تھلا رہا الضرر و قنیت بہ الزرع و نجی بہ الارض بعد موتہا و کذلک تخرجون۔

واللہ آپ نے اپنے دست مبارک اپنے سینہ تک نہیں پھیرے تھے کہ آسمان نے اپنے ابروؤں کو برسایا
اور اہل و طایہ آئے یہ فریاد کر رہے تھے یا رسول اللہ ہم غرق ہو گئے ہم غرق ہو گئے آپ نے اپنی
دست مبارک آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اللہم حوالینا و لا علینا ابر مدینہ سے ہٹا گیا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا ابو طالب کی
نیکی اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے اگر وہ زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں حضرت طلحہ
کم اللہ وجہ نے عرض کی گویا یا رسول اللہ آپ نے ابو طالب کے اس قول کا ارادہ فرمایا ہے

وابيض يستقى النمام بوجهه ثمال التيامى عصمته لا رطل
اور ایک مروہ بنی کنانہ کا کھڑا ہوا اس نے یہ اشعار پڑھے۔

لک الحمد والحمد من شکر سقیف بوجه البنى المطر
پھر واسطے مدد ہے اور اس شخص سے مدد ہے جس نے شکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک
کی مدد سے ہلکوا پانی دیا گیا۔

وَعَالِلَهُ خَالِقَهُ دَعَا

اَلِيهِ وَاشْفَعُ مِنْهُ اَبْصَرَ

آپ نے اللہ تعالیٰ سے جو آپ کا خالق ہے وہ ملکی اور اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی نظر اٹھائی۔

اِنْعَاثُ هُوَ اَللّٰهُ عَلَيَا مَضْر

وَهَذَا اَلْعِيَانُ لَذَاكَ اَلْمُخْتَبِر

اللہ تعالیٰ آپ کے سبب علیا مضر کی فریاد کو پھونچا۔ جو خبر کہ سنی گئی تھی یہ واقعہ اس کے لئے ختم دیدہ ہے

وَكَا نَ كَمَا قَالَهُ عَمَّ

اَبُو طَالِبٍ اَبِيضٌ وَزَوْغَر

یہ امر ویسا ہی ہوا جیسا آپ کے چچا ابو طالب نے کہا ہے کہ آپ گورے اور چمکتی پیشانی والے ہیں کہ آپ کے

چہرہ کے سبب ابر سے پانی مانگا جاتا ہے ۱۲

وَلَمْ تَكُ اِلَّا كَفِّ السَّرَوِ

اَو اَسْرَعَ حَتَّى رَاَيْتَ اَلدَّر

تنہا مگر اتنا زمانہ حسین چادر لپیٹی جاوے یا اس سے زیادہ جلد تھا یہاں تک کہ بننے موتیوں کو دیکھا جو برسے۔

بِ اَللّٰهِ يَسْتَقِي صَوْبُ اِنْعَام

وَمَنْ يَكْفُرُ اَللّٰهُ يَلْقَى اَلْغَيْبِ

آپ کے سبب اللہ تعالیٰ ابر سے سیراب کر دیتا اگر جو شخص اللہ تعالیٰ سے انکار کرتا ہے تئیر احوال دیکھتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شاعر اچھا کلام کہتا ہے تحقیق تمہنے اچھا کہا ہے۔

بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت

کے وقت مسجد میں کھڑے ہوئے آپ نے تین بار تکبیر کہی پھر آپ نے تین بار دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اسْتَفْنَا

پھر یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ رِزْقًا سَمْنًا وَلَبْنًا وَنَحْمًا وَلِحْمًا اَعَالَ يَه تَعَا كُنْ هُنَا اَسْمَانِ مِّنْ سَحَابٍ كِي قَسْمٍ هَے

کچھ نہیں دیکھا تھا آندہ ہی اور غبار اٹھا پھر ابر جمع ہو گیا اور آسمان نے پانی برسایا اہل بازار نے فریاد کی

اوس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے ہوئے تھے اور راستوں میں پانی کی بھلاتا تھا راجی نے کہا میں نے کوئی سال نہیں دیکھا جو اوس سال سے دودھ اور گھی اور چربی اور گوشت میں اکثر سوتا نہ تھا وہ مگر یہ کہ ہر ایک شے راستوں میں ہوتی تھی اوس کو کوئی محل نہیں لیتا تھا۔

ابونعیم نے ربع بنت معوذ بن عفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض سفروں میں تھے یکایک آدمیوں کو وضو کے پانی کی احتیاج ہوئی آدمیوں نے شتر سواروں میں پانی ڈھونڈا نہیں پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی پانی یہاں تک برسا کہ آدمیوں نے پانی بھر لیا اور آدمیوں کو پانی پلایا۔

بیہقی اور ابونعیم نے ابن السیب کے طریق سے ابی لبابہ بن عبدالمذہر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ کے دن منبر پر تھے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اللہم سقنا۔ ابولبابہ نے عرض کی یا رسول اللہ شمر خرمین کی جگہوں میں میں ہیں آپ نے فرمایا کہ اے میرے اللہ اتنا پانی برسا کہ ابولبابہ برہنہ کہڑا ہو کے عمر کے خشک کرنے کی جگہ کی بدرو کو اپنے تہہ سے بند کرے راجی نے کہا اوس وقت ہم لوگ آسمان میں کچھ ابر نہیں دیکھتے تھے ابر نے کثرت سے پانی برسایا انصار ابولبابہ کے اطراف کہڑے ہو گئے اور کہا اے ابولبابہ ابر ہرگز نہ پلٹے گا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ تم کرو ابولبابہ برہنہ کہڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنے تہہ سے عمر کے خرمین کی جگہ کی بدرو کو بند کیا ابر پلٹ گیا۔

ابونعیم نے حضرت عافہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پانی کے قحطوں کی شکایت کی۔ آپ عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھے اور اپنے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک اٹھائے کہ آپ کی جگہوں کی سفیدی دیکھی گئی اللہ تعالیٰ نے ایک ابر کو پیدا کیا وہ گر جا اور بجلی محلی اوس نے پانی برسایا آپ مسجد کو نہیں آئے یہاں تک کہ سیلاب پہنچے آپ نے فرمایا شہدان اللہ علی کل شیء قدير فانی عبد اللہ ورسولہ۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب البہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضر پر بد دعا کی آپ کے پاس ابوسفیان آئے اور عرض کی کہ آپ کی قوم کے لوگ ہلاک ہو گئے آپ ان کی بہتری کے لئے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا کی اللہم استغثنا غثا و نثا غثا طبعنا مر یعا نا فعا غیر خضار عا جلا غیر رائث۔ ہم لوگ نہیں ٹھیرے مگر ایک جعبہ یہاں تک کہ ہم لوگوں کے لئے پانی ہر سایہاں تک کہ آپ کے پاس آدمی آئے اور انھوں نے آپ سے بارش کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مکانات گر گئے ہیں آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم جو المینا ولا علینا۔ بروہنے اور بائین جانب ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے پاس ایسی قوم کے پاس سے آیا ہوں کہ جن کے چرواہے کو کچھ تو شہ نہیں دیا جاتا اور ان کے پاس اتنا چارہ نہیں ہے کہ اپنے زراعت کو روک کر کہیں آپ سن کر منبر پر چڑھتے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی پھر آپ نے فرمایا۔ اللہم استغثنا غثا و نثا مر یعا نا فعا غیر خضار عا جلا غیر رائث۔ پھر آپ منبر سے اتر آئے اطراف میں سے کسی طرف آپ کے پاس کوئی شخص نہیں آتا تھا مگر وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ ہمارے پاس پانی برسا۔

بخاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اکثر بارشاعر کے اس قول کو یاد کرتا تھا۔ و ابیض یستقی النمام بوجہ۔ شمال الیتمای عصۃ لارا مل۔ اعدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا آپ منبر پر پانی کے لئے دعا فرماتے تھے آپ منبر سے نہیں اترتے تھے یہاں تک کہ ہر ایک پر نالہ جوش مارتا تھا۔

خطابی نے (غریب الحدیث) میں اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں آدمیوں کو قحط ہو گیا آپ مدینہ منورہ سے بقیع الغرقہ کی طرف انصراف لے گئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے تھے ایک طرف عمامہ کی اپنے سامنے چھوڑی تھی اور دوسری طرف اپنے دونوں شانوں کے درمیان اور عربی کمان کا ندھے پر ڈالے ہوئے تھے آپ روزے بقیہ ہو گئے پھر تکبیر کہی اور اپنے اصحاب کو دو رکعت نماز پڑھائی دونوں رکعتوں میں قرأت

ساتھ جہر کیا ہول رکعت میں سورہ اذ الشمس کو پڑھی اور دوسری رکعت میں والضحیٰ پڑھی پھر اپنے
اپنی چادر مبارک پٹائی تاکہ سنہ کی حالت پلٹ جاوے پھر آپ نے اللہ تعالیٰ عزوجل کی حمد و ثناء
کی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی۔ اللہم صاحت بلا ونا و انخرب ارضنا و

و انبا اللہم منزل البرکات من اماننا وناشر الرحمة من معادنا بالفیث المستفیث انت المستغفر من

الامام فستغفرک للحمات من ذنوبنا و تنوب الیک من عظیم خطایانا اللہم ارسل السماء علینا دیرا و اکفنا

منغرا من تحت عرشک من حیث یقعنا غیا مغنینا و ارعارنا من عواطفنا ما خصبا تسرع لنا البسات

و تكثر لنا البرکات و تقبل بہ الخیرات اللہم انک قلت فی کتابک وجعلنا من الماء کل شئی حی اللہم لا

حیاة لشی خلق من الماء الا بالماء اللہم وقد قسط الناس و من قسط منهم سائر ظنہم و ہامت بہائمہم و محبت

عجج الکلی علی اولادہا و حبست عنافہم السماء قد قسط لذلک عظمہا و ذہب لہمہا و ذاب فحمہا اللہم ارحم

الین الائنہ و حنین الحانہ و من لا یحمل رزقہ غیرک اللہم ارحم البہائم الحامیہ و الانعام السایہ و الاطفال الصغیرہ

اللہم ارحم المشایخ الرکع و الاطفال الرضیع و البہائم الرقع اللہم زونا قوتا الی قوتنا و لاترونا محرومین انک

سیج الدعاء ہر جنک یا ارحم الراحمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عا سے فلیغ نہیں ہوئے تھے

بیان تک کہ ابراہیم اور یہان تک ہوا کہ اون لوگوں میں سے جو آپ کے ساتھ آئے تھے ہر ایک مرنے

پر غم کیا کہ کون اپنے مکان کو پلٹ کے جاؤں گا اوس بارش سے بہا ہم نے خوش زندگی کی اور کہیتی سنہ

ہوئی اور آدمیوں نے عیش سے زندگی کی یہ کل امور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوئے

یہ باب اوس دعا کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اپنی آل کے واسطے فرمائی تھی

اپنی آل کے واسطے فرمائی تھی

شیخین نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی

اللہم اجعل رزق آل محمد قوتا۔ یہی نے کہا ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قوت نصیب ہوا

اور انہوں نے اس پر صبر کیا۔

باب

بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہانگو
مہان کیا اور آپ نے کسی کو اپنی ازواج کے پاس کھانے کیواسطے بھیجا اور بنی مین سے
ایک کے پاس بھی کچھ چیزیں پائی آپ نے دعا فرمائی۔ اللہم انی اسالک من فضلک ورحمتک غلہ
لا یملکھا الا انت اس دعا کے بعد آپ کے پاس ایک بہنی ہوئی بکری ہدیہ بھی گئی آپ نے فرمایا کہ
یہ بکری اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اور ہم اس کی رحمت کا انتظار کرتے ہیں۔

بیہقی نے واثلہ بن الاسقع کی حدیث سے اور پر کی حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اس میں
یہ ہے کہ ایک بہنی ہوئی بکری اور چھ پائتین ہدیہ بھی گئیں اور دو وزن مین سے اہل صفہ نے ہانگو
کھایا کہ وہ شکم سیر ہو گئے آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ہم نے اس کے فضل اور رحمت کو چاہا
سو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی رحمت اس کے پاس ہمارے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔
یہ باب اس دعا کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کی تھی

طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم نے حسن سند سے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت عمر کے سینہ پر تین بار مارا جس وقت وہ
اسلام لائے اور آپ یہ دعا فرماتے تھے اللہم اخرجہ من غلہ وابدلہ ایمانا۔

یہ باب اس دعا کے بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے کی تھی

حاکم نے روایت کی اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابونعیم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں مریض ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت کی اور میں یہ دعا مانگتا تھا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر میری اہل حاضر ہو گئی ہے تو مجھ کو راحت دے اور اگر میری اہل متاخر ہے تو مجھ سے یہ تکلیف اٹھالے اور اگر یہ بیماری بلا ہے تو مجھ کو صبر دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی اللھم اشفع اللھم عافہ پھر آپ نے فرمایا کہ بڑے ہو جاؤ میں کہڑا ہو گیا اب تک اوس بیماری نے میری طرف عود نہیں کیا۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کی طرف گیا اوس نے آپ کے لئے ایک بکری قبیح کی آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہو گا حضرت ابوبکر الصدیق داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہو گا حضرت عمر داخل ہوئے پھر آپ نے فرمایا کہ ضرور ایک مرد اہل جنت سے داخل ہو گا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تو چاہتا ہے تو اوس مرد کو علی کر دے۔ حضرت علی ہی داخل ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو

سعد بن ابی وقاص کے واسطے کی تھی۔

بیہقی نے قیس بن ابی حازم سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد کو اس واسطے یہ دعا کی اللھم استجب لہ اذواعاک (مہوقت وہ دعا مانگے تو دعا قبول کر) یہ حدیث مرسل اور حسن ہے۔

ترمذی نے اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح حدیث کہا ہے قیس کے طریق سے سعد سے یہ روایت

کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم استجب السعدا ذوا عاک سعدو ما نہیں کرتے مگر انکی دعا مستجاب ہوتی تھی۔ اور طبرانی نے (اوسط) میں ابن عباس کی حدیث سے اسکی مثل روایت کی ہے۔ ابن مساکر نے قیس بن ابی حازم کے طریق سے ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

سینے میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ سعد کے واسطے یہ دعا فرماتے تھے اللہم سدو سہمہ واجب دعوتہ وجنبہ (اوس کے تیر کو راستی دے اوس کی دعا قبول کر اوس کو دوست رکھہ)

تشیخین نے اور بھیقی نے عبد الملک بن عمیر کے طریق سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کوفہ میں سے کچھ آدمیوں نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت حضرت عمر سے کی حضرت عمر نے سعد کے ساتھ اوس شخص کو بھیجا جو سعد کے واقعات لوگوں سے پوچھے اوس نے سعد کو کوفہ کی مسجدوں میں پھرایا سعد کے واسطے کسی نے کچھ نہ کہا مگر اچھا یہاں تک کہ وہ شخص ایک مسجد کے پاس پہنچا ایک مرنے والے کا نام ابو سعد تھا کہا سوجھوت تم نے ہکو قسم دی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ سعد برابر تقسیم نہیں کرتے تھے اور لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے اور قطنیہ یعنی مقدمات خلافت میں علی نہیں کرتے تھے سعد نے سن کر یہ دعا کی اللہم ان کان کاذا با فاضل عمرہ واطل فقرہ ورضہ للفتن - اسے میرے اللہ تعالیٰ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اسکی عمر طویل کر اور اس کے فقر کو طویل کر اور اس کو فتنوں کے واسطے نشانہ بنا ابن عمیر نے کہا کہ میں نے اوس کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ایسی شیخ کبیر ہو گیا تھا کہ اوس کی بہوین اوس کی آنکھوں پر بڑھاپے سے گر پڑی تھیں اور وہ محتاج ہو گیا تھا اور راستہ میں چھوٹی لڑکیوں کے سامنے آتا اور ان کو دوپٹا تھا جسوقت اوس سے کوئی پوچھتا تیر کیا حال ہے وہ یہ کہتا کہ شیخ کبیر فتنہ میں ڈالا گیا ہوں سعد کی دعا مجھکو بچو نچی ہے۔

ابن عساکر نے مصعب بن سعد کے طریق سے یہ روایت کی ہے کہ سعد نے کوفہ میں آدمیوں کو خطبہ سنایا اور آدمیوں سے خطاب کر کے پوچھا میں تمہارے واسطے کون امیر ہوں یعنی میں تمہارا رئیس ہوں ساتھ کیا معاملہ کرتا ہوں یہ سن کر ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اوس نے کہا جہاں تک مجھکو علم ہے میں تمہارے کہ تم رعیت کے حق میں عدل نہیں کرتے ہو اور برابر تقسیم نہیں کرتے ہو اور لشکر میں دیکر جہاں نہیں تو

سعد نے یہ سن کر کہا اے میرے اللہ تعالیٰ اگر یہ شخص جھوٹا ہے تو اس کی مینائی گوانڈھا کر دے۔ اور اس کے فخر کی نقیل کر اور اس کی عمر ورا ذکر اور اس کو فتنوں کے واسطے نشانہ بنا دے وہ شخص ہمیں مرہبان تک کراڈھا ہو گیا اور ایسا علاج ہو گیا کہ آدمیوں سے اس نے سوال کیا اور غلط کذاب کے فتنہ کو اس نے پایا اور اس فتنہ میں وہ قتل کیا گیا۔

طبرانی اور ابونعیم اور ابن عساکر نے قبصہ بن جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک مرد نے سعد بن ابی وقاص کی بھو کی سعد نے یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ اس کی زبان اور اس کے ہاتھ کو مجھ سے باز رکھ مجھ سے تو چاہے یوم قادیسیہ میں اس مرد کو تیر لگا اور اس کی زبان کٹ گئی اور اس کا ہاتھ کٹ گیا کسی کلمہ کے ساتھ اس نے مکلم نہیں کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچ گیا۔

ابن ابی الدینا نے (کتاب مجابی الدعوة میں) اور ابن عساکر نے مغیرہ سے مغیرہ نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک عورت تھی جس کا قد بچہ کا سا قد تھا آدمیوں نے کہا کہ یہ عورت سعد کی بیٹی ہے سعد کے وضو کے پانی میں اس نے ہاتھ ڈال دیا سعد نے اس کے لئے یہ دعا کی یضیع اللہ قرنگ (اللہ تعالیٰ تیرے زمانہ کو کم کر دے) اور اس کی دعا سے وہ اب تک جوان نہیں ہوئی ابن ابی الدینا اور ابن عساکر نے نیا رسولی عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ ایک عورت سعد کے پاس آیا کرتی تھی اوپر سے جہاں کھاکرتی تھی سعد اس کو منع کیا کرتے تھے وہ باز آتی ایک دن وہ آئی یا اس نے اوپر سے جہاں کھاکر سعد نے یہ دعا کی شاہ و جہک اس کا چہرہ اس کی پیشہ کی طرف پھر گیا۔

حاکم نے قیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کہا کہا سعد نے سن کر یہ دعا کی اے میرے اللہ تعالیٰ یہ شخص تیرے اولیاء میں سے ایک ولی کو کھانا پکائی اس جمع کو تو متفرق نہ کر یہاں تک کہ تو اپنی قدرت ان لوگوں کو دکھلا دے قیس نے کہا واللہ ہم لوگ متفرق نہیں ہوئے یہاں تک کہ اس کا گھوڑا اس کے زمین میں دھس گیا اور اس کو

کھوپری کے بل پتھروں میں گرا دیا اوس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔
حاکم نے مصعب بن سعد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد پر سعد نے بددعا کی اوس کو پاس
ایک اونٹنی آئی اور اوس نے اوس مرد کو قتل کر ڈالا۔ سعد نے ایک غلام آزاد کیا اور حلف کیا
کہ کسی پر بددعا نہ کرے گا۔

حاکم نے ابن السیب سے یہ روایت کی ہے کہ مروان نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارا مال ہے
جس کو ہم چاہیں گے اوس کو دیں گے یہ سن کر سعد نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور مروان
پر چھایا میں بددعا کروں مروان جھپٹ کے آیا اور اوس نے سعد کو گلے لگا لیا اور کہا اے اباحاف
میں تمکو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ تم بددعا نہ کرو یہ مال نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کا۔

بیہقی اور ابن عساکر نے یحییٰ بن عبد الرحمن بن لیبہ سے اونھوں نے اپنے باپ سے اور
اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سعد نے دعا کی اور یہ کہا
اے میرے رب میرے لڑکے چھوٹے چھوٹے ہیں میری موت کی جگہ سے یہاں تک تاخیر کر
کہ وہ بالغ ہو جاویں سعد کی موت نے بیس سال تاخیر کی۔

طبرانی نے عامر بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اوس درمیان کہ سعد جا رہے تھے
یکایک ایک مرد کے پاس سے گزرے وہ مرد اوس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت
طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا کہہ رہا تھا سعد نے اوس مرد سے کہا کہ تو اون قوم کو
برا کہتا ہے جن کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو امر کہ سابق تھا وہ سابق ہو گیا واللہ تجھ کو ضرر
چاہیے کہ اون کے برا کہنے سے باز آوے یا میں ضرر تجھ پر اللہ سے بددعا کروں گا اوس مرد نے
کہا تجھ کو یہ شخص ایسا خوف دلاتا ہے گویا وہ نبی ہے جو دعا کرے گا وہ قبول ہوگی سعد نے یہ دعا کی
اے میرے اللہ تعالیٰ یہ شخص اون اقوام کو برا کہتا ہے کہ تیری جانب سے جو امر کہ سابق تھا وہ اونکو
لئے سابق ہو گیا ہے ابھی کے دن اسکو عقوبت اور سزا اگر دان دے ایک اونٹنی آئی آدمیوں نے
اوس کے لئے جگہ کھودی اوس نے اوس مرد کو کچل ڈالا ہم نے آدمیوں کو دیکھا کہ سعد کے

چھپے چھپے جا رہے تھے اور سعد سے یہ کہہ رہے تھے کہ اے ابواسحاق اللہ تعالیٰ فوتہاری دعا قبول کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی اجابت کے

بیان میں ہے جو مالک بن ربیعہ کے واسطے کی تھی

آبن منذہ اور ابن عساکر نے یزید بن ابی مریم سے اونھون نے اپنے باپ مالک بن ربیعہ السلولی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے لئے یہ دعا کی کہ اون کی اولاد میں برکت ہو اون کے اسی لڑکے پیدا ہوئے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں

ہے جو عبد اللہ بن عتبہ کے واسطے کی تھی۔

بیہقی نے عبد اللہ بن عتبہ کی ام ولد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اپنے سید عبد اللہ بن عتبہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تم کس چیز کو یاد رکھتے ہو اونھون نے کہا میں یاد رکھتا ہوں کہ میں پانچ یا سات برس کا لڑکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو اپنے آغوش مبارک میں بٹھلایا اور میرے واسطے اور میری اولاد کے واسطے برکت کی دعا کی عبد اللہ کی ام ولد نے کہا کہ ہم اوس دعا کی برکت کو پہچان تھے ہیں کہ ہم بوڑھے نہیں ہوتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان میں ہے

جونہ لنعہ کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابو نعیم نے یعلیٰ بن الاشعث کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے اوس
 نا لنعہ سے سنا ہے جو بنی جعدہ کا نا لنعہ تھا وہ یہ کہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 حضور میں میں نے شعر پڑھا آپ کو وہ شعر پسند آیا آپ نے فرمایا تو نے شعر میں جدت کی ہے لایض
 اللہ خاک ربوسی نے کہا میں نے لنعہ کو دیکھا کہ نا لنعہ پر ایک سو چند سنہ آئے تھے اور اوس کا کوئی دانت
 نہیں گیا تھا۔ پھر بیہقی نے اس حدیث کی روایت دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے۔ اور اس
 حدیث کی روایت ابن ابی اسامہ نے دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے
 کہ نا لنعہ و انتون من احسن الناس تھا۔ جبوقت نا لنعہ کا کوئی دانت گرتا تو اوس کا دوسرا دانت
 اوگ آتا تھا۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکن نے دوسری وجہ سے نا لنعہ سے کی ہے اور
 اس حدیث میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب سے نا لنعہ کے دانت اولے
 سے زیادہ سفید تھے میں نے اوس کے وہ دانت دیکھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ثابت بن زید کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے (مسند الشامیین) میں اور ابن مندہ نے اور ماوردی نے (معرفة) میں ابن
 عازب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ثابت بن زید نے عرض کی یا رسول اللہ میرا پاؤں لنگڑا ہے میں
 نہیں لگتا ثابت نے کہا کہ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی میں اچھا ہو گیا
 اور میرا پاؤں دوسرے پاؤں کی مثل زمین پر ٹکنے لگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

جو مقدار کے لئے فرمائی تھی

ابو نعیم نے ضباعہ بنت الزبیر سے روایت کی ہے اور ضباعہ مقدار کی زوجہ تھیں کہا ہے کہ ایک دن مقدار ایک حاجت سے بقیع میں گئے اور ایک ویران جگہ میں داخل ہوئے اوس ویران کو وہ بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک چوہے نے ایک سوراخ سے ایک دینار نکالا اور وہ چوہا ایک ایک دینار نکال کر لاتا رہا یہاں تک کہ شترہ دینا کھینچ گئے مقدار اون دیناروں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور آپ کو اون دیناروں کی خبر دی آپ نے مقدار سے پوچھا کیا تم نے اپنا ہاتھ سوراخ میں ڈالا تھا مقدار نے کہا نہیں آپ نے مقدار سے فرمایا کہ ان دیناروں میں تمہارے حق کا حصہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ تم کو ان دیناروں میں برکت دے ضباعہ نے کہا کہ اون دیناروں کے آخر دینار فنا نہیں ہوئے یہاں تک کہ بنے عمدہ چاندی مقدار کے مکان میں دیکھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

جو عمرو بن الحمق کے واسطے فرمائی تھی

ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے عمرو بن الحمق سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا آپ نے اون کے لئے یہ دعا فرمائی اللہم انتقم بشبابہ اون پر اسی برس گزر گئے کوئی سفید بال اونھوں نے نہیں دیکھا۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابو سہرہ کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی تھی

نے سبرہ سے یہ روایت کی ہے کہ اون کا باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا
پہننے اوس کے بیٹوں کے واسطے دعا فرمائی وہ آج کے دن تک شرف میں ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمہ

بن ثعلبہ کے واسطے دعا فرمائی تھی

طبرانی نے ضمہ بن ثعلبہ بہزی سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے شہادت کی دعا فرمائی آپ نے یہ دعا
فرمائی اللہم فی احرم دم ابن ثعلبہ علی المشرکین او نعمون نے اپنے زمانہ حیات سے ایک زمانہ تک عمر پائی
اور قوم مشرکین پر حملہ کرتے تھے یہاں تک کہ صف کو چیر ڈالتے تھے اور پھر لپکچا جاتے تھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ایک یہودی کی واسطے دعا فرمائی تھی

بیہقی نے مجہول سند سے انس سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
سامنے بیٹھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھینک لی اوس یہودی نے یرحمک اللہ کہا نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہدایہ اللہ فرمایا وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی سلمہ

کے واسطے دعا فرمائی تھی

ابن سعد نے عبد الحمید بن سلمہ کے طریق سے اونٹوں نے اپنے باپ سے اور اونٹوں نے اپنے
 دادا سے یہ روایت کی ہے کہ اون کے ان باپ نے اون کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے پاس جھگڑا کیا ایک اون میں کا کا فر تھا اور ایک مسلمان تھا آپ نے اسکو اختیار دیا وہ کافر کی طرف
 متوجہ ہوا آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم ابدہ پھر وہ مسلمان کی طرف متوجہ ہوا آپ نے اس کے لئے اس
 مسلمان کے ساتھ حکم کیا دینی یہ حکم کیا کہ وہ مسلمان کے پاس رہے

باب

احمد نے اور بیہقی نے دشعب الایمان امین ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک نوجوان مرو
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو زنا کرنے کے واسطے اجازت
 دیجئے قوم کے لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو جھڑکا اور کہا چپ رہو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس آؤ وہ آپ کے بہت قریب آگیا آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ
 بیٹھ گیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی ماں کے واسطے دوست رکھتا ہے اس نے عرض
 کی واللہ یا رسول اللہ میں اس امر کو دوست نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ آپ پر عجب کوفہ کرے آپ نے فرمایا
 کہ جیسے تو زنا کو اپنی ماں کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی ماں کے واسطے
 دوست نہیں رکھتے میں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بیٹی کے واسطے دوست رکھتا ہے
 اس نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ آپ پر عجب کوفہ کرے واللہ میں اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو
 دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ جیسے تو اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہے
 ویسہی آدمی اپنی بیٹی کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتے میں آپ نے اس سے پوچھا کیا تو
 زنا کو اپنی بہن کی واسطے دوست رکھتا ہے اس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر فدا کرے واللہ
 میں اپنی بہن کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو اپنی بہن کے واسطے
 زنا کو دوست نہیں رکھتا ہے ویسہی آدمی زنا کو اپنی بہن کے واسطے دوست نہیں رکھتے میں

آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر خدا کرے واللہ میں اپنی بھوپہ کے واسطے زنا کو دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسی ہی آدمی زنا کو اپنی بھوپہ کے واسطے دوست نہیں رکھتے ہیں آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست رکھتا ہے اوس نے عرض کی اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر خدا کرے واللہ میں زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جیسے تو زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتا ہے ویسی ہی آدمی زنا کو اپنی خالہ کے واسطے دوست نہیں رکھتے ہیں راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اوس پر رکھا پھر آپ نے یہ دعا کی اللہم اغفر ذنبہ و طہر قلبہ و احصن فرجہ راوی نے کہا کہ اس کے بعد وہ جو ان کسی شے کی طرف التفات نہیں کرتا تھا۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابی ابن کعب کے واسطے دعا فرمائی تھی

بیہقی نے سلیمان بن صرور سے یہ روایت کی ہے کہ ابی ابن کعب اون دو مردوں کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے جنہوں نے قرأت میں اختلاف کیا تھا اون دونوں میں سے ہر ایک مرد یہ کہتا تھا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھایا ہے آپ نے دونوں سے پڑھوایا اور سن کر آپ نے فرمایا کہ تم دونوں نے اچھا پڑھا ابی نے کہا کہ جاہلیت میں جس شک پر تھا میرے دل میں اوس سے زیادہ شدید شک داخل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینہ پر مارا اور یہ دعا فرمائی اللہم اوزبب عنہ الشیطان۔ میری یہ حالت ہوئی کہ مجھ سے پسینہ بہنے لگا اور گویا میں اللہ تعالیٰ کی طرف ایسی حالت میں خوف سے دیکھ رہا ہوں دریا حق اور باطل مجھ کو نظر آ رہا ہے (

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے جو ابن عباس کیواسطے فرمائی تھی

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری واسطے دعا فرمائی اور یہ فرمایا۔ اللہم فقه فی الدین اور اسی حدیث کی روایت حاکم اور بیہقی اور ابوالفتح نے دو معری وجہ سے ابن عباس سے اس زیاتی سے کی ہے وعلیہ التاویل۔ احمد اور ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لئے حکمت کیواسطے دعا فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے میرے حق میں خطائین کی دینی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حکمت عطا کی۔

اور ابونعیم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے او ان کیواسطے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اعطہ الحکمت وعلیہ التاویل۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ تو صد اللہ کو حکمت عطا کر، ویزویل قرآن شریف تعلیم فرما۔

حاکم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے، و ان کے واسطے دعا فرمائی۔ اللہم علکہ تکوین القرآن۔

ابن عدی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد اللہ ابن عباس کے واسطے دعا فرمائی رحمہم اللہ یا اللہم بارک فیہ والنصر منہ۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ عبد اللہ میں برکت دے اور اوس سے علم کو بھلا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے

جوانس بن مالک کی واسطے فرمائی تھی

غنائین نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے واسطے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جو عافرائی اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما رزقتمہ۔ انس نے کہا واللہ میرا مال کثیر ہے اور میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد ایک سو کی تعداد میں گنی جاتی ہے اور انس نے کہا کہ میری بیٹی آمنہ نے مجھ سے کہا کہ بصرہ میں حجاج کے آنے تک میری صلیبی اولاد ایک سو اسی تیس و فن کی گئی۔

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے واسطے یہ دعا فرمائی اللہم اطل عمرہ واکثر مالہ واغفر لہ اسکی عمر واداکر اور اس کا مال کثیر کر دے اور اسکی مغفرت فرما۔ قرظی اور بیہقی نے ابوالعالیہ سے روایت کی ہے کہ انس کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو بار سیب کا پھل پڑتا تھا اور اس باغ میں ایک قسم کا ریحان تھا کہ اس سے مشک کی بو آتی تھی۔

بیہقی نے حمید سے روایت کی ہے کہ انس نے ناز سے برس کی عمر پائی اور سنہ اکابر سے ہجری میں مرے۔

آئین سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے یہ دعا فرمائی۔ اللہم اکثر مالہ وولدہ واطل عمرہ واغفر لہ واپنی صلیبی اولاد ایک سو دو و فن کی اور میرے پہلے سال میں وہ بار آئے ہیں اور دنیا میں اتنی مدت باقی رہا ہوں یہاں تک کہ زندگی سے ملول ہو گیا ہوں۔ اچھے تھی چیز و مغفرت ہے اسکی امید کہتا ہوں۔

آئین سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اور میرے مال نامہ میرے اولاد کے حق میں جو عافرائی تھی آپ کی اس دعا کو میں غزوہ سپچانا ہوں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کے بیان میں ہے جو ابوبہرہ اور اون کی والدہ کی واسطے فرمائی تھی

سلم نے ابوبہرہ سے روایت کی ہے کہ روئے زمین کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت

نہیں ہے مگر وہ مجھ کو دوست سمجھتے تین۔ راوی نے کہا میں ابو ہریرہ سے پوچھا کہ اس کا علم ملک کی ملک
 ابو ہریرہ نے کہا کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلانا تھا وہ مسلمان سے انکار کرتی تھی میں نے عرض
 کی یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے وعافزائی کہ ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت کرے آپ نے
 اوس کے لئے وعافزائی میں پلٹ کے گیا جبکہ میں اپنے مکان میں داخل ہوا تو میری ماں نے
 اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کہا یہ سن کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 پلٹ کے ایسے حال میں گیا کہ میں فرحت سے رو رہا تھا جیسے میں خرب سے رو یا کرتا تھا اور میں نے
 عرض کی یا رسول اللہ آپ کی وعاف اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور ابو ہریرہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت
 کی اب آپ اللہ تعالیٰ سے یہ وعافزائی کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ مجھ کو اور میری ماں کو اپنے مومن
 بندوں کا دوست کر دے اور ان کو اللہ تعالیٰ ہمارا دوست کر دے آپ نے یہ وعافزائی اللہ علیہم
 عبیدک ہذا واما الی عبادک المومنین وجہم المیجا۔ روضے زمین پر کوئی مرد مومن اور مومنہ عورت
 نہیں ہے مگر وہ مجھ کو دوست رکھتے ہیں اور میں اون کو دوست رکھتا ہوں۔

بخاری نے جعید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ سایب بن زید ایسے عالم ہیں مگر کہ
چھ انوسے پرس کے تھے اور تیز مزاج لاک اہد ہتہ دل الاحوال تھے اور انھوں نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ
مجھے اپنی سماعت اور بصر سے نفع نہیں اٹھایا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو عبد الرحمن بن عوف کیواسطے فرمائی تھی

فہمین نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف
بارگ اللہ لک فرمایا اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ
ہو یا وہ کیا ہے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میں اپنے آپ کو دیکھا ہے اگر میں کوئی پتھر اٹھاؤں گا تو میں ضرور
یہ امید کروں گا کہ اس کے نیچے سے مجھ کو سونا یا چاندی ملے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو عروۃ الباری کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے
لئے بیخ میں برکت کی دعا فرمائی تھی وہ اگر مٹی مول لیتے تو ضرور مٹی میں بھی اون کو نفع ہوتا تھا۔
ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
لئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ اور مع میں مجھ کو برکت دے میں کوئی شے نہیں خریدی مگر
اس میں میرے نفع پایا۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے عروۃ الباری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے واسطے فرمایا بارگ اللہ لک فی منقذہ من اللہ تعالیٰ برکت دے اس کے بعد
میں مقام کناستہ کے بناد میں کھڑا ہوا اور تمام کمرے میں اپنے اہل خانہ کی طرف پشت کر کے بیٹھا کہ

عمر بن الخطاب بن ہزارہم کا مفعول جہا تھا۔
 یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
 جو عبد اللہ بن جعفر کی واسطے فرمائی تھی

ابن ابی قتیبہ اور ابو یعلیٰ اور بیہقی نے حسن سند سے عمرو بن الحرث سے یہ روایت کی ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن جعفر کی طرف گئے اور وہ کوئی شے بیچ رہے تھے اوس کے ساتھ
 باڑی کر رہے تھے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا اللہم بارک لدنہ تجارتہ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
 جو ام سلیم کے حمل کے واسطے فرمائی تھی

قیس بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ ابن ابی طلحہ
 ایک بیٹا بیمار ہوا اور مر گیا اوس وقت ابی طلحہ مکان میں نہیں تھے جبکہ اون کی بی بی نے دیکھا کہ وہ مر گیا
 مر گیا کچھ تیار ہی کی اور اوس کو مکان کے ایک جانب میں دو رکہہ یا جبکہ ابو طلحہ مکان میں آئے تو
 اونھوں نے پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے اون کی بی بی نے کہا کہ اوس کے نفس کو سکون ہے اور میں
 یہ امید کرتی ہوں کہ اوس نے آرام کیا ہے ابو طلحہ نے گمان کیا کہ اون کی بی بی سچی ہے وورات کو گھر میں
 نہور ہے جبکہ صبح کو اوشے تو غسل کیا جبکہ اونھوں نے یہ ادا وہ کیا کہ مکان سے باہر جاوین تو اون کو
 بلالی نے مطلع کیا کہ وہ لڑکا مر گیا ابو طلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے اور انہی بی بی کے واقعہ سے خبر کی آپ نے سن کر فرمایا یقین ہے کہ
 اللہ تعالیٰ تم دونوں کے واسطے کچ کی تنہا ہی رات میں برکت دیگا سفیان نے کہا کہ ایک انصاری
 ہرج نے کہا ہے کہ میں نے اون دو تین کی لڑاؤ میں دیکھی ہیں جو ہر ایک نے قرآن شریف پڑھا۔
 بیہقی نے ثابت کے طریق سے روایت کی ہے کہ ام سلیم کا ایک بیٹا ابو طلحہ سے تھا

بخاری نے جمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ سائب بن زید ایسے حال میں مرے کہ
چند افسوس برس کے بچہ اور تیز اندھا لاکھ اور بہت دل الاحوال تھے اور غصوں نے کہا کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ
میں نے اپنی سماعت اور بصر سے نفع نہیں دیکھا یا اگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کے سبب

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو عبد الرحمن بن عوف کی واسطے فرمائی تھی

فیہن میں نے اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف سے
بارگ اللہ لک فرمایا اور اس حدیث کی روایت ابن سعد اور بیہقی نے دوسری وجہ سے کی ہے اور یہ
بڑا دوا کیا ہے کہ عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے اگر میں کوئی پتھر اٹھاؤں گا تو میں ضرور
یہ امید کروں گا کہ اس کے نیچے سے مجھ کو سونایا جائیگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو عروۃ الباری کے واسطے فرمائی تھی

بیہقی اور ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے
لئے بیع میں برکت کی دعا فرمائی تھی وہ اگر مٹی مول لیتے تو ضرور مٹی میں بھی امدن کھنٹے ہوتا تھا۔
ابونعیم نے عروۃ الباری سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے
لئے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملہ امیر میں مجھ کو برکت دے دے میں نے کوئی شے نہیں خریدی مگر
اس میں میں نے نفع پایا۔

ابونعیم نے دوسری وجہ سے عروۃ الباری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے واسطے فرمایا بارگ اللہ لک فی صفتہ ینک میرے معاملہ میں اللہ تعالیٰ برکت دے اس کے بعد
میں مقام کناست کے بلدا میں کھڑا ہوا اور قیام کر رہا تھا میں اپنے اہل خانہ کی طرف پشت کر رہا تھا کہ

یہ کہ جالیس ہزار چھ کلمے کا تھا۔
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو عبد اللہ بن جعفر کی واسطے فرمائی تھی

ابن ابی قیسہ اور ابو یعلیٰ اور یہی تھے حسن سند سے عمرو بن الحرث سے یہ روایت کی ہے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ بن جعفر کی طرف گئے اور وہ کوئی شے بیچ رہے تھے اوس کے ساتھ
 بازی کر رہے تھے ان کے سینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور فرمایا اللہم بارک لہ فی تجارتہ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کے بیان میں ہے
جو ام سلیم کے حمل کے واسطے فرمائی تھی

قیسین نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے انس سے روایت کی ہے کہ ابن ابی طلحہ
 ایک بیٹا بیمار ہوا اور مر گیا اوس وقت ابی طلحہ مکان میں نہیں تھے جبکہ اون کی بی بی نے دیکھا کہ وہ لٹکا
 مر گیا کچھ تیاری کی اور اوس کو مکان کے ایک جانب میں دو رکھ دیا جبکہ ابو طلحہ مکان میں آئے تو
 اونھوں نے پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے اون کی بی بی نے کہا کہ اوس کے نفس کو سکون ہے اور میں
 یہ امید کرتی ہوں کہ اوس نے آرام کیا ہے ابو طلحہ نے گمان کیا کہ اون کی بی بی سچی ہے و وراثت کو گھر میں
 سو رہے جبکہ صبح کو اوشے تو غسل کیا جبکہ اونھوں نے یہ ارادہ کیا کہ مکان سے باہر جاؤں تو اون کو
 بی بی نے مطلع کیا کہ وہ لڑکا مر گیا ابو طلحہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی پھر نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے اور اپنی بی بی کے واقعہ سے خبر کی آپ نے سن کر فرمایا یقین ہے کہ
 اللہ تعالیٰ تم دونوں کے واسطے آج کی تمہاری رات میں برکت دیگا۔ سفیان نے کہا کہ ایک انصاری
 نے کہا ہے کہ میں نے اون دونوں کی نماز و لا دین دیکھی میں چہرہ ایک نے قرآن شریف پڑھا۔

یہی تھے علیہ السلام کے طریق انس سے روایت کی ہے کہ ام سلیم کا ایک بیٹا ابو طلحہ سے تھا

وہ مرگیا نام سلیم ہے اس کو ڈھانپ دیا ابو طلحہ مکان میں آئے اور پوچھا کہ میرے بیٹے نے کیا نکریت
کی ام سلیم نے کہا کہ سکون کی حالت میں نہ پایا ابو طلحہ نے رات کا کھانا کھایا پھر ام سلیم نے ابو طلحہ سے کہا
اگر کسی مرنے والے کو کوئی شے عاریت دی پھر اس شے کو تم سے اس نے لے لیا کیا تم اس کے لینے
سے خزع کرو گے ابو طلحہ نے کہا نہیں ام سلیم نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو تنہا رہنا عاریت دیا تھا اور
تم سے اس کو لے لیا ابو طلحہ دوسرے دن صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے اور ام سلیم
کے قول سے آپکو خبر کی اور اسی رات میں ابو طلحہ نے ام سلیم سے صحبت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو تنہا رہی رات میں برکت دے ام سلیم نے کہا کہ میں نے اس
لڑکے کو جناب جس کا نام عبد اللہ تھا راویوں نے ذکر کیا ہے کہ وہ لڑکا اپنے زمانہ کے اختیار سے
تھا۔ اور ابن سعد نے اس حدیث کی روایت اس کی مثل کی ہے اور کہا ہے کہ انصار میں کوئی لڑکا
صغیر سن سے نکلنے والا اس سے افضل نہ تھا اور اس حدیث کی روایت بیہقی نے زیاد والنمیری کے
طریق سے انس سے اسکی مثل کی ہے اور یہ زیاد وہ کیا ہے کہ وہ لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس لایا گیا آپ نے اس کے تالو میں خرماد وغیرہ ملا پھر اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا پھر اس کا نام
عبد اللہ رکھا۔ آپ نے جو اپنا دست مبارک پھیرا تھا اس کے چہرہ میں نور سے غرہ ہو گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کے بیان میں ہے
جو عبد اللہ بن ہشام کیواسطے فرمائی تھی

نجاری نے ابی عقیل سے روایت کی ہے کہ اون کو اون کے دادا عبد اللہ بن ہشام بازار کو
لے جاتے تھے تاکہ غلہ خرید کرین اون سے ابن الزبیر اور ابن عمر ملتے اور دونوں حضرات کہتے کہ ہمارے
اپنا شریک کر لو اسلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہارے واسطے برکت کی دعا فرمائی ہے
وہ اون کو اپنا شریک کر لیتے تھے اکثر وہ ہوا دی کے اوٹ سے جس حالت پر ہوتا فزع اوٹھاتے تھے
یعنی سالہ اونٹ فزع میں ملتا تھا اور اس کو اپنے مکان کو بھیجتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان میں ہے جو حکیم بن خزام کے واسطے فرمائی تھی

ابن سعد نے ابی حصین کے طریق سے ایک شیخ سے جواہل مدینہ سے ہے روایت کی ہے
کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکیم بن خزام کو ایک دینار دیکر اپنے واسطے ایک اضمیہ کے
مول لینے کے واسطے بھیجا۔ اونھوں نے وہ اضمیہ دو دینار کو فروخت کی اور آپ کے واسطے
ایک اضمیہ ایک دینار کو خرید کی اور ایک دینار لے کر آئے آپ نے ان کے لیے دو دعا فرمائی
کہ حکیم بن خزام کو اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت دے۔

ابن سعد نے حکیم سے یہ روایت کی ہے کہ حکیم بن خزام تجارت میں لقصیہ والے مرنے کوئی
شے اونھوں نے ہرگز نہیں بھی مگر اوس میں اونھوں نے نفع پایا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اوس دعا کی بیان میں ہے جو قریش کیواسطے کی تھی

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن ابی اسامہ نے اور ابویعلیٰ اور ابونعیم نے ابن عباس سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم کما اوقت
لاول قریش مکلا فاوق آخرہا تو اللہ اسے میرے اللہ تعالیٰ جیسے کہ تو نے اول قریش کو عذاب
چکایا ہے ویسے ہی آخر قریش کو بخش چکے۔

طیالسی اور ابونعیم نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم اوقت اول قریش عذابا و بالافاق آخرہا تو اللہ۔

باب

ابو الفرج اصفہانی نے (کتاب الاغانی) میں کہا ہے کہ میں نے کتابوں میں پایا ہی عبد اللہ بن

لہ اضمیہ دو دینار کی بیعت
میں قریش کی بارے میں دعا
میں جمع ہے
پانچ روایتیں عبارت میں
میں ہیں یہ دعا ہے

شعیب سے روایت ہے اور مخون نے زبیر بن عکاس سے اور ابو مخون نے حمید بن محمد بن عبد العزیز الزہری سے اور مخون نے اپنے بھائی ابراہیم بن محمد سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں روایت کی ہے کہ آپ نے زبیر بن ابی سلمیٰ کی طرف دیکھا اور اس کی اور وقت سو برس کی عمر تھی یہ دعا فرمائی اللہم اعذنی من شیطانہ اسے میرے اللہ تعالیٰ اس کے شیطان سے مجھ کو پناہ دے زبیر نے اس کے بعد کوئی بیت نہیں کہی یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

باب

ابن سعد نے کہا ہے کہ خالد بن اسید بن ابی العیص میں شدید تکبر تھا جبکہ یوم فتح مکہ میں وہ مسلمان ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم زدہ میتہا وہ تکبر ان کی اولاد میں آج تک ہے۔

باب

ابن ابی شیبہ نے (صحف) میں زبیر بن نضر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ایک ایسے مرد کو دیکھا جو لنگھتا تھا اس نے کہا کہ میں ایسے حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے اپنے گدے پر سوار گزرا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اس کے واسطے یہ دعا فرمائی اللہم قطع اثرہ میں گدے پر سوار ہو کے پھر نہیں چلا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جامع دعاؤں کا بیان میں ہے۔

اتحاد اور ایام کتب اربعہ اور ابن خزمیہ اور سیوطی نے صخر الغادی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی اللہم بارک لنامتی فی کبور ہاضمیک تا جبر مردتہ اور وہ اپنے لڑکوں کو اول دن میں تجارت کی واسطے بھیجتے تھے وہ بڑے وہ تندرست ہو گئے اور ان کا مال اتنا کثیر ہو گیا کہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کے گمان رکھیں۔

یہی جتنے میں آج سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا

شوہر کی عصمت کی آپ نے اوس سے پوچھا کیا تو اوس سے بغض رکھتی ہے اوس نے عرض کی بیشک آپ نے اوس عورت اور اوس کے شوہر سے فرمایا کہ تم اپنے سروں کو نزدیک کرو آپ نے اوس عورت کی پیشانی اوس کے شوہر کی پیشانی پر رکھی اور آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہم الف بینہما وحبیب احدہما لی صاحبہ۔ اس کے بعد پھر وہ عورت آپ سے ملی اوس نے آپ کے پاؤں چوم لئے آپ نے اوس سے پوچھا کہ تو اور تیرا شوہر کیوں نکر ہے اوس نے عرض کی کہ کوئی مال نیا کسب کیا ہوا اور کوئی مال قدیم موروٹی اور کوئی اولاد میں سے مجھ کو اوس سے زیادہ دوست نہیں ہے آپ نے یہ سن کر فرمایا اشہد انی رسول اللہ عررضی اللہ تعالیٰ نے کہا وانا اشہد انک رسول اللہ ابوعلی اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

ابوعلی اور بیہقی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک غزوہ کو شروع کیا میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری لئے شہادت کی واسطے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم سلمہم وغنہم۔ اے میرے اللہ تعالیٰ انکو سلامت رکھ اور ان کو غنیمت دے۔ پہنے عزا کیا اور سلامت رہے اور بھگو غنیمت ملی پھر آپ نے دوسرا غزوہ شروع کیا اور میں آپ کے پاس آیا اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے شہادت کی واسطے دعا فرمائی آپ نے یہ دعا کی اللہم سلمہم وغنہم۔ پہنے عزا کیا اور بہ سلامت رہے اور بھگو غنیمت ملی۔

بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم قبل بقلوبہم۔ اے میرے اللہ تعالیٰ اوں کے دلوں کو تو متوجہ کر۔ پھر آپ نے شام کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم قبل بقلوبہم۔ پھر آپ نے عراق کی طرف دیکھا اور یہ دعا فرمائی اللہم قبل بقلوبہم۔

مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا آپ نے اوس سے فرمایا کہ اپنے دہنے ہاتھ سے کھاؤ

اوس نے کہا جبکہ اوس کے اوتھانے کی قدرت نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ نہیں تجھ کو قدرت ہے اور فرمایا کہ اسکو کسی شے سے منع نہیں کیا کہ وہ اپنے اوتھ کا دے مگر کبر نے راوی سے کہا کہ اوس مرو نے اپنے اوس ہاتھ کو اپنے منہ کی طرف اٹک نہیں اوتھایا۔

یہی سنے عقبہ بن عامر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبیتہ الاسلمی کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو غزوہ کی بیماری نے پکڑا ہے جبکہ وہ غزوہ کی طرف گیا وہ طاعون میں مبتلا ہو گیا اور طاعون نے اوسکو مار ڈالا۔

یہی سنے بید سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کا احوال پوچھا جس کا نام قیس تھا آپ نے فرمایا لا اقرئ لادھض وہ مرد کسی سرزمین میں داخل نہ ہوتا کہ اوس میں ٹھہرے یہاں تک کہ اوس زمین سے نکل جاتا۔

ابن مساکر نے ضرہ اور ہاجر حبیب کے دونوں بیٹوں سے روایت کی ہے وہ دونوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک لشکر میں باہر تشریف لے گئے آپ نے اپنے اصحاب کو غازیٹ پانی اور سب اونٹوں پر سے ایک مرد آدمیوں میں سے باہر نکل گیا اور اوس نے زمین پر غازیٹ ہی آپ نے فرمایا خالف خالف اللہ بہ اوس نے خلاف کیا اللہ تعالیٰ اوس سے خلاف کرے وہ مرد نہیں مرا یہاں تک کہ اسلام سے خارج ہو گیا۔

ابن مندہ اور ابن مساکر نے عبد الملک بن یعل اللشی سے یہ روایت کی ہے کہ بکر بن شدخ اللشی اون لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اور وہ اوس دفعہ لڑکے تھے جبکہ وہ بالغ ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کے اہل میں آتا تھا اور اب میں مردوں کے درجہ کو سمجھ چکا ہوں یعنی بالغ ہو گیا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو یہ دعا فرمائی اللہم صدق قولہ وظلہ لقلہ الظفر جبکہ حضرت عمر کی ولایت کا زمانہ تھا بکر ایسے حال میں آئے کہ اونھوں نے ایک یہودی کو قتل کیا تھا اس امر کو حضرت عمر نے عظیم جانا اور بے قرار ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر کہا کہ میں

جہوں بھگو اللہ تعالیٰ نے والی اور خلیفہ آدمیوں کے قتل کرنے کے واسطے نہیں کیا ہے میں اس
مرد کو اللہ تعالیٰ کو یاد لاتا ہوں جس کے پاس اس امر یعنی قتل یہودی کا علم ہے وہ بھگو آگاہ کر دے
حضرت عمر کے قریب بکر بن خداغ گئے اور کہا کہ بیٹے اوسکو قتل کیا ہے حضرت عمر نے کہا اللہ اکبر
اوس یہودی کے خون کا تم نے اقرار کیا اپنی نجات پانے کی کوئی دلیل لاؤ پکڑنے کہا مان
دلیل لاتا ہوں وہ یہ ہے کہ فلان شخص جہاد کرنے کے واسطے اپنے مکان سے گیا اور اپنے
اہل کو میرے سپرد کیا میں اوس کے مکان کے دروازہ پر آیا بیٹے اس یہودی کو اوس مرد کے
مکان میں پایا اور وہ یہ اخعار پڑھتا تھا۔

واشعث غره الاسلام حتی خلوت بعرسہ لسیل التمام
وہ پراگندہ بال غبار آلود جسکو اسلام نے وہو کہو یا ہے سینے اوسکی بی بی کے ساتھ تمام خلوت کی
ابیت علی ترایبہ ولسی علی قودا لاحب الحرام
بیٹے اوس کی بی بی کے سینہ پر خب گزاری اور اوس مرد نے ایسی اونٹنی پر شام کی کہ دراز پشت
اور دراز گردن اونٹنگ کی گھسنے والی ہے یعنی ہمیشہ سفرین وہ اونٹنی رہتی ہے۔

کان جامع الریالات منہا فیا مینہضون اسے قسیام
گویا اوس عورت کے پستان کے اطراف کا گوشت یا باطن ران کا گوشت جماعتین ہین ہر
جماعتوں کی طرف اونٹنی ہین یعنی وہ عورت نہایت فربہ ہے۔

راوی نے کہا کہ حضرت عمر نے جو کسے قول کی تصدیق کی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وما کے سبب سے خون کو باطل کر دیا۔

مسلم اور بیہقی نے روایت کی ہے اور اس حدیث کا لفظ ابن عباس کا نقل ہے یہ روایت
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس معاویہ کو بلاؤ بیٹے عرض کی وہ کھانا کھا
سبب ہین دو سری بار بلایہ قیسری بار بلایا وہ کھانا کھا سبب تم نے یہ فرمایا شیخ
لفظ اللہ تعالیٰ معاویہ کا پیٹ نہ پھرے معاویہ کا پیٹ اوس دما کے بعد کبھی نہیں پھلے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں وحشی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اسے معاویہ تمہارا جسم کی کونسی شے میرے جسم سے ملی ہوئی ہے معاویہ نے کہا میرا پیٹ آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم املأوه علماً وحکماً۔ اسے میرے اللہ تعالیٰ اسکو علم اور حکم سے بھروے۔

بیہقی نے ابو یحییٰ سے اونھون نے فروغ مولیٰ عثمان سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ کے غلام نے غلام گران بیچنے کی غرض سے بھرا ہے حضرت عمرؓ نے سکر فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مسلمانوں سے غلام کو روک لے گا گران بیچنے کے ارادہ سے جمع کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو جہنم کی بیماری میں یا افلاس میں مبتلا کرے گا حضرت عمرؓ کے مولیٰ نے کہا کہ ہم غلام اپنے مالوں سے خرید کرتے ہیں اور فروخت کرتے ہیں ابو یحییٰ نے ذکر کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کے غلام کو ایک زمانہ کے بعد مجنوم دیکھا۔

ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو سجدہ میں ایسے حال میں دیکھا کہ وہ اپنے بالوں کو سجدہ میں مٹی سے بچاتا تھا آپ نے فرمایا اللہم قبح شعرہ انس نے کہا کہ اس کے بال گر پڑے۔

ابو نعیم نے عبد الملک بن ہارون بن عتھرہ کے طریق سے روایت کی ہے اونھون نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے اون کے دادا نے ابی ثروان سے روایت کی ہے کہ وہ بنی عمرو بن تیسیم کے اونٹوں کا چرواہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش سے خوف کر کے اپنے مکان سے نکلے اور بنی عمرو کے اونٹوں میں داخل ہو گئے آپ کو ابو ثروان نے دیکھا اور پوچھا آپ کون شخص ہیں آپ نے فرمایا میں ایک مرد ہوں میں نے یہ ارادہ کیا کہ تیرے اونٹوں میں آرام پاؤں ابو ثروان نے کہا کہ میں آپکو وہ مرد گمان کرتا ہوں کہ آدمی یہ زعم کرتے ہیں کہ بھالت نبوت اس نے ظہور کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں ابو ثروان نے آپ سے کہا کہ میں سے نکل جائے جن اونٹوں میں آپ ہوں گے اون میں کبھی مصلح نہ ہوگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بددعا کی اللہم کل شفاء وہ دجاؤہ اے میرے اللہ تعالیٰ اسکی شفا دے اور اسکی زندگی کو دراز کر دے۔ ہارون نے کہا کہ میں نے اوسکو ایسے حال میں پایا کہ وہ شیخ کبیر تھا اور موت کی تمنا کرتا تھا قوم کے لوگوں نے اوس سے کہا کہ ہم تجھکو گمان نہیں کرتے ہیں مگر تو ہلاک ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجھ پر بددعا کی تھی ابو خروان نے کہا ہرگز ایسا نہیں ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک زمانہ کے بعد آیا اسلام نے ظہور کیا اور قوت پائی اور میں مسلمان ہو گیا آپ نے میرے لئے دعا کی اور مغفرت چاہی لیکن اول دعا نے سبقت کی۔

شیتھین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک جھفی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اوس نے غرض کی جھکو مرگی آجاتی ہے آپ میرے لئے دعا فرمائی آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو صبر کر صبر میں تجھکو جنت ملے گی اور اگر تو صبر نہ کر سکی اور چاہے تو میں شفا سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تجھکو عافیت دے اوس نے کہا کہ میں صبر کروں گی اوس نے کہا کہ صبر کی حالت میں میں برہنہ ہو جاتی ہوں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ میں برہنہ نہ ہوں آپ نے اوس کے لئے دعا فرمائی۔

بیہقی نے مجاہد سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرونے ایک اونٹ خرید کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک اونٹ خرید کیا ہے آپ میرے لئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے آپ نے فرمایا اللہم بارک لہ فیہ وہ نہیں ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ وہ اونٹ مر گیا پھر اوس مرونے دوسرا اونٹ خرید کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کیجئے کہ اس اونٹ میں برکت دے آپ نے اوس کے لئے دعا فرمائی وہ اونٹ نہیں ٹھیرا مگر تھوڑا زمانہ یہاں تک کہ وہ بھی مر گیا پھر اوس مرونے تیسرا اونٹ خرید کیا اور وہ اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا آپ نے یہ دعا فرمائی اللہم احمک علیہ اے میرے اللہ تعالیٰ تو اس کو اس اونٹ پر سوار کر دے تیسرا اونٹ اس کے پاس بیس سال تک ٹھیرا بیہقی نے کہا ہے کہ بابت تیسری بار میں واقع ہوئی اس لئے کہ برکت کی دعا امر آخرت کی طرف پھر گئی۔

یس سے شاوی کی اس دہمیان کہ لیلی مدینہ کے باغون میں سے ایک باغ میں غسل کر رہی تھی۔ نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ اسکو شیر کھالین ایک پھیر پڑے اور اس نے
 لیلی کے بغض جسم کو کھالیا آدمی اوس کے پاس پہنچے اوس کو پالیا مگر وہ مر گئی۔ اور ابن سمعہ نے
 حاصم بن عمر بن قتادہ سے اس حدیث کی مثل مرسل طور پر روایت کی ہے اور اوس کا لفظ اسو صحیح
 کے ہل میں مفروضہ واقع ہوا ہے یعنی یہ روایت کی ہے (اکلہ الاسد) بجائے اکلہ الاسود
 با آدمی اور ابن شاہین اور ابن السکن اور بیہقی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
 ثعلبہ بن عاطب آیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ آپ یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مجھکو مال اور اولاد
 نصیب کرے آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تیرا بہلا ہو تمھوڑا مال جس کے شکر کی تجھکو طاقت ہو اوس
 کثیر مال سے اچھا ہے جس کے شکر کی طاقت تو نہ رکھے اوس نے انکار کیا آپ نے فرمایا اے ثعلبہ
 تیرا بہلا ہو کیا تو اس بات کو دوست نہیں رکھتا ہے کہ تو میری مثل ہو اگر میں یہ چاہتا کہ ان پہاڑوں کو
 میرا رب سونا بنا کے میرے ساتھ چلاوے تو پہاڑ سونا بن کر چلتے ثعلبہ نے عرض کی یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ
 سے آپ یہ دعا فرمائی کہ مجھکو مال اور اولاد نصیب کرے قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپکو حق کر
 ساتھ معیوث کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ مجھکو مال دے گا تو میں ہر ایک ذی حق کے حق کو ضرور دوں گا
 آپ نے ثعلبہ کے واسطے دعا فرمائی اوس نے بکریان خرید کیں اون میں اوسکو برکت دی گئی اور
 اون میں ایسا نمونہ ہوا جیسے کہ کثیروں میں نمونہ ہوتا ہے یہاں تک کہ ثعلبہ پر مدینہ کی جگہ تنگ ہو گئی ثعلبہ
 بکریوں کو دور لے گیا ثعلبہ دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز کیواسطے حاضر
 ہوتا تھا اور رات میں نماز کیواسطے حاضر ہوتا تھا پھر وہ بکریاں اور بڑے میں ثعلبہ اون کو اور دور لے گیا
 ثعلبہ نماز میں حاضر نہیں ہوتا نہ رات میں اور نہ دن میں مگر جمعہ کو نماز کیواسطے آتا تھا پھر وہ بکریاں اور
 بڑے میں وہ اون کو اور دور لے گیا ثعلبہ نہ کوئی جمعہ کی نماز میں حاضر ہوتا اور نہ کسی جنازہ کی نماز میں پہنچتا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قبح ثعلبہ بن عاطب پھر وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کلمہ
 فرمایا کہ آپ صدقات کو مالداروں سے لین اپنے دو مردوں کو کھانا اور اون دووں کو اونٹوں

اور بکر بن کے سال لکھنے کے وہ دونوں اونٹوں اور بکریوں کو صدقہ میں کسٹور سے لین اور
اون کو حکم دیا کہ وہ دونوں ثعلبہ بن حاطب کے پاس جاویں وہ دونوں نکلے اور ثعلبہ کے پاس
پھونچے اور اون دونوں نے ثعلبہ سے صدقہ چاہا ثعلبہ نے کہا کہ اپنا خط مجھ کو دکھاؤ جو صدقہ کے
باب میں ہے ثعلبہ نے اس میں غور کی اور کہا یہ نہیں ہے مگر خزیہ اور اون سے کہا تم چلے جاؤ۔
یہاں تک کہ تم دوسرے صدقات کے لینے سے فارغ ہو جاؤ پھر میرے پاس آؤ جبکہ وہ دونوں
صاحب دوسرے صدقات سے فارغ ہو گئے ثعلبہ کے پاس آئے ثعلبہ نے کہا یہ نہیں ہے مگر
خزیہ تم دونوں چلے جاؤ یہاں تک کہ میں اپنی رائے صدقہ کے باب میں دیکھوں وہ ثعلبہ کو پاس سے
چلے گئے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے جبکہ اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیکھا قبل اس کے کہ اون دونوں سے کلام کریں آپ نے فرمایا فوج ثعلبہ بن حاطب اور اللہ تعالیٰ
نے یہ نازل فرمایا ومنہم من عاہد اللہ لئن آتانا من فضله تین آیات تک جو شے کہ ثعلبہ کے حق
میں نازل ہوئی اس کی خبر ثعلبہ کو پھونچی ثعلبہ اپنے ذمہ کا صدقہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس اچھے سے منع کیا ہے کہ میں تجھے
صدقہ لون ثعلبہ روئے لگا اور اپنے سر پر ڈالتا جاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ تیرا عمل تیرے نفس کی واسطے ہے میں تجھ کو امر نہیں کرتا تھا کہ تو میری اطاعت کر لینی
بالی و دولت مست طلب کر ثعلبہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ قبول
نہیں فرمایا اور نہ حضرت ابوبکر نے اور نہ حضرت عمر نے یہاں تک کہ ثعلبہ حضرت عثمان کی
خلافت میں ہلاک ہو گیا۔

بیہقی اور طبرانی نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے یہ عرض کی یا رسول اللہ کہ اس جگہ ایک لڑکا ہے حالت
اختصاص میں ہے یعنی اس کی جان کنی ہو رہی ہے اس سے آدمی کہے ہیں کہ تو لا الہ الا اللہ
کہو وہ یہ قدرت نہیں رکھتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے آپ نے پوچھا کیا وہ اپنی حیات میں اس

کلمہ کو نہیں کہتا تھا آدمیوں نے عرض کی بیشک کہتا تھا آپ نے فرمایا اوس کی موت کسے وقع
 کس چیز نے اوس کو کلمہ سے منع کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھے اور آپ کے ساتھ ہم
 بھی اوٹھے یہاں تک کہ آپ اوس اٹکے کے پاس تشریف لائے اور آپ نے فرمایا اے لڑکے
 لا الہ الا اللہ کہو اوس نے کہا کہ مجھ کو یہ قدرت نہیں ہے کہ میں اس کلمہ کو کہوں آپ نے پوچھا کس نے
 نہیں کہہ سکتا اوس نے عرض کی کہ اپنی والدہ کے حقوق کے سبب سے نہیں کہہ سکتا آپ نے
 پوچھا کیا وہ زندہ ہے اوس نے عرض کی ہاں زندہ ہے آپ نے آدمیوں سے فرمایا کہ کسی کو اسکی جان کے
 پاس ہو جو وہ آپ کے پاس آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے پوچھا کیا وہ تیرا بیٹا
 اوس نے عرض کی ہاں آپ نے اوس سے فرمایا تو غور کر اگر آگ بھڑکائی جاوے اور تجھ سے کہا
 جاوے کہ اگر تو اوس کے حق میں شفاعت نہ کرے گی تو ہم اسکو آگ میں دفن کر دیں گے تو کیا کریگا اوس نے
 عرض کی اوس وقت اس کے لئے میں شفاعت کروں گی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور ہم سے تو
 اسطور پر شہادت دے کہ میں راہنمی بھیجی ہوں اوس نے کہا میں اپنے بیٹے سے راضی ہو گئی
 آپ نے فرمایا اے لڑکے لا الہ الا اللہ کہو اوس نے لا الہ الا اللہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ فی من النار جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ جس نے
 میرے سبب سے اسکو دوزخ سے چڑھایا اور چار محدثین نے جو صحاح ستہ کے مصنفین سے ہیں
 زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محدثین کیلئے
 یہ دعا فرمائی نصر اللہ امر اسمع مقالتي فلیا فاعا فادبا کما سمعہا اوس مرد کے چہرہ اللہ تعالیٰ
 تو تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی اور وہ اوس کے مطلب کو پہنچ گیا پھر اوس نے
 اوس کو محفوظ رکھا پھر اوس نے اوسکو ادا کیا یعنی دوسرے کو وہ حدیث پہنچائی علمائے کہا ہی
 کہ اہل حدیث سے کوئی شخص نہیں ہے مگر اوس کے چہرہ میں نفرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی دمل کے سبب سے ہے۔

اتھو نے حدیث سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو وقت کسی مرو کیواسطہ سے دعا فرماتے تھے تو آپ کی دعا ہو سکواو سکی اولاد اور اسکی اولاد کی اولاد کو ہم بھی بخشتی تھی۔
ابو یعلیٰ نے عبد اللہ بن الزبیر بن العوام سے روایت کی ہے کہ آپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے اور میری اولاد کی اولاد کے واسطے دعا فرمائی ہے اپنے باپ سے سنی سند میری ایک بہن سے کہتے تھے تو ان لوگوں میں سے ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا پہونچی ہے۔

باب

ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغالیٰ میں ابراہیم بن المہدی کے طریق موسیٰ بن عبیدہ سے روایت کی ہے کہ عبیدہ بن الاشعث نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ سند جو میری بہن پیدا ہوئے اور ان کی ماں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بی بیوں کی باتیں بعض اٹکے پاس نقل کیا کرتی تھی اور ان کے درمیان شروڈالتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس پر بددعا کی وہ مر گئی۔

یہ باب اون دعاؤں اور منتروں کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو سکھلائی ہیں اور ان کے آثار ظاہر ہوئے ہیں

بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ وہ تب زوہ تھیں اور وہ تب کو برا کہتی تھیں آپ نے فرمایا تب کو برا نہ کہو وہ مامور ہے ولیکن اگر تم جاہلو تو میں تمکو وہ کلمات تعلیم کرتا ہوں جسوقت تم دعویٰ کلمات کہو گی اللہ تعالیٰ تب کو تم سے منع کر دے گا حضرت عائشہ نے عرض کی آپ مجھکو سکھائی اپنے فرمایا کہو اللہم رحم جلدی الرقیق و عظمی الدقیق من شدة الحر حتی یام لدم ان کنتم من جن علی الخضر

فلا تعد على الراس ولا تفتش الغرم ولا تأكل الخبز ولا تشرب الماء من يميني حتى ياتي مني الخبز مع الله ياك اخبر
انس نے کہا کہ ان کلمات کو حضرت عائشہ نے کہا اور ان کی تہ پہلی گئی۔

بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اور ان کے باپ اور ان کے پاس داخل
ہوئے اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ دعا سنی ہے اگر تم کو گونہ ہیں
کبھی پر سونے کا پہاڑ قرض ہو گا اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس کے دین کو ادا کرے گا اللہم

فارجع الہم کاشف الغم عجیب وعمود المضطربین رحمہن الدنیا والآخرۃ وحیہا انت ترحمنی فارحمنی بوجہ
تفنی یہاں من رحمہ من سواک ابو بکر نے کہا کہ مجھ پر کثیر قرض تھا اور میں قرض سے کراہت کرتا تھا
میں نہیں نہیں مگر تمہوڑا زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فائدہ دیا میرے ذمہ جو قرض تھا
اللہ تعالیٰ نے ادا فرمادیا حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کا قرض مجھ پر تھا میں اس سے حیا کرتی تھی
جس وقت میں اس کی طرف دیکھتی تھی میں ان کلمات سے دعا مانگتی تھی میں نہیں نہیں مگر تمہوڑا
زمانہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رزق بغیر میراث اور بغیر صدقہ کے دیا میں اس کا قرض
ادا کرویا۔

ابن سعد اور بیہقی نے ابو العالیۃ الرباحی سے یہ روایت کی ہے کہ خالد بن الولید نے عرض
کی یا رسول اللہ جنوں میں سے ایک مکر کرنے والا مجھ سے مکر کرتا ہے اپنے فرمایا پڑھو عود و بکرات
اللہ التیبات التی لا یجاءونہن برؤا فاجر من خراف و رانی الاض ومن شر ما یخرج منها ومن غرام
یخرج فی السماء و ما یتزل منها ومن شر کل طارق الا طارق یطرق بخیر یا رحمٰن خالد بن الولید نے کہا
کہ میں نے ان کلمات کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مجھ سے دفع کر دیا۔

ابن سعد نے عمران بن حصین سے اور بخون بنے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے
کہ اور ان کے باپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے جبکہ او بخون نے پلیٹ کے جانیکا
ارادو کیا تو پوچھا میں کیا پڑھوں آپ نے فرمایا کہو اللہم قنی شر نفسی واعز می علی رشتہ منی وہ سلمان
بنین ہوئے تھے پھر وہ سلمان ہو گئے اور آئے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ نے مجھ سے

ہر غدا فرمایا کہ ایسا ایسا پڑھو میں مسلمان ہو گیا۔

یہی سہیل بن ابی صالح کے طریق سے روایت کی ہے سہیل نے اپنے باپ سے اور انھوں نے ایک مرد سے جو نبی اسلام سے متعارفیت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد کو بچھونے کا نامہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچھونچی آپ نے فرمایا کہ اگر وہ مرد رات ہوتے وقت یہ کلمات پڑھتا تو اس کو بچھو ضرر نہ دیتا اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق اللہ راوی نے کہا کہ ان کلمات کو ایک عورت نے جو میرے اہلخانہ سے تھی پڑھا اس کو سانپ نے کاٹا سانپ نے اس کو کچھ ضرر نہ دیا۔

ابن سعد نے ابی بکر بن محمد سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن سہیل کو حریرات الافامی میں سانپ نے کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو عمارہ بن خرم کو پاس لے جاؤ تاکہ وہ منتر پڑھیں آدمیوں نے عرض کی یا رسول اللہ عبد اللہ مر جاوین گے آپ نے فرمایا ان کو عمارہ بن خرم کے پاس لے جاؤ عمارہ نے منتر پڑھا اللہ تعالیٰ نے عبد اللہ کو شفا عطا فرمائی۔ ابن سعد نے سہیل بن ابی خثیمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں میں سے ایک مرد کو حریرات الافامی میں سانپ نے کاٹا اس کے لئے عمرو بن خرم بلائے گئے تاکہ منتر پڑھیں انھوں نے اٹھار کیا یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے ان سے فرمایا کہ منتر پڑھا اسے سامنے پڑھو عمر نے آپ کے سامنے منتر پڑھا آپ نے سن کر اونکو منتر پڑھنے کے باب میں اجازت ویدی حریرات الافامی ابواء سے قریب ایک موضع ہے۔

ابن سعد نے عبد الرحمن بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کو غینہ میں آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا سنو میں تم کو کلمات سکھاتا ہوں جو وقت تم ان کلمات کو پڑھو گے سو رہو گے پڑھو اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اظلت ورب الشیاطین وما اظلت کن جاری من شر خلقک کلہم عیسا ان یفرط

علی احد متہم اوان یطغی غر جاک ولا الہ غیرک۔

ابن سعد نے ابان بن ابی عیاش سے روایت کی ہے کہ انس بن مالک نے حجاج سے گفتگو کی
 حجاج نے کہا اگر تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی جوتی اور امیر المؤمنین نے
 تمہارے باب میں جھکنا لکھا ہوتا تو میرا اور تمہارا عجیب معاملہ ہوتا انس نے فرمایا چپ رہو چپ ہو
 اور تو میں نے جو وقت میرے قہقہے مٹنے ہو گئے اور میرے آواز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے سنا مگر جاننا نہیں ہوا بلکہ میری آواز بجاری ہو گئی جھکنا وہ کلمات سکھائے ہیں جن کے
 سبب کسی جیل کا تکبر جو حد سے گزرنے والا ہو اور اس کا قہر اور غلبہ جھکنا ضرر نہ دے گا اور اس کے
 ساتھ حاجتیں آسانی سے روا ہو گئی اور مومنین محبت سے ملاقات کریں گے حجاج نے کہا
 کاش تم جھکنا وہ کلمات تعلیم کرتے انس نے کہا تو ان کے سکھانے کیلئے اہل نہیں ہے حجاج نے
 انس کے پاس اپنے دونوں بیٹوں کو دو لک و درہم کے ساتھ بھیجا اور ان دونوں سے یہ
 کہہ دیا کہ اس پوٹے سے لطف اور نرمی کچھ شاید تم دونوں ان کلمات پر غصہ پاؤ حجاج کے
 دونوں بیٹوں نے ان کلمات پر غصہ نہیں پایا ابان راوی حدیث نے کہا ہے کہ انس نے
 اپنے مرنے سے تین دن قبل مجھ سے کہا کہ ان کلمات کو مجھ سے لے لو اور ان کو زکریا کو انکی
 جگہ پر یعنی اہل شخص کو سکھایا یہ ان نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ انس کو عطا کی گئی
 اس میں سے جھکنا اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور اس شخص کے وضع کرنے کے ساتھ عطا کی جھکنا
 پانچ ہزار یعنی غم و اندوہ یا خوف یا مرض و غم و اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی وضع کر دیا وہ دعا یہ ہے

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بسم اللہ علی نفسی و دینی بسم اللہ علی اہلی و عالی بسم اللہ علی کل
 شئی اعطانی بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض و رب السموات بسم اللہ للذی لا ینصر

مع اسمہ واء بسم اللہ افتحت و علی اللہ توکل اللہ اللہ ہی لا اشکر بہ احد اے اللہ
 بخیر کن خیرک الذی لا یطیہ غیرک عزہا رک و جل شتارک ولا الہ الا انت علیم جلانی فی عیالک
 و جوارک من کل سوء و من الشیطان الرجیم اللہم انی ابخیرک من کل شئی خلقت و اعترس
 بک منہن و اقدم بین یدی بسم الرحمن الرحیم قل ہذا اللہ احد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

ومن خلقی ومن بینہ ومن خلی من فوقی ومن خلی اور ان چھ الفاظ میں کہ من خلقی ومن بینہ ومن خلی
میں خلق جو اللہ احد آخر سورہ تک چھ بار پڑھے۔

غضیب نے (رواۃ مالک) میں ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے کہا
یا رسول اللہ نیلے چہرے سے پیٹھ پھیر لی اور روگردانی کی ہے آپ نے اس سے فرمایا کہ تو
صلوۃ ملائکہ اور تسبیح خلائق کیوں نہیں پڑھتا مخلوق اس کے سہب سے ذرق پاتی ہے
طلوع فجر کے وقت ایک بار پڑھ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ دنیا تیرے
پاس ذلیل حالت میں آئے گی وہ مرد پیٹھ پھیر کے چلا گیا اور کچھ دنوں ٹھیک رہا پھر واپس آیا اور
اس نے عرض کی یا رسول اللہ دنیا میرے پاس ایسی آئی ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ لوگوں کی

باب

فخیخین نے ابوسعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم کے اصحاب میں سے بعض آدمیوں کے ساتھ سفر میں تھے عرب کے قبیلوں میں سے
ایک قبیلہ میں گئے اور ان میں ایک مرد تھا جسکو سانپ نے کاٹا تھا اور لوگوں میں سے ایک
مرد نے سورہ فاتحہ پڑھ کے بھون کی اس قبیلہ کا وہ آدمی اچھا ہو گیا۔

بیہقی نے خارجہ بن الصلت التمیمی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ وہ
ایک قوم کی طرف گئے اور اس قوم کے پاس ایک مجنون زنجیر سے جکڑا ہوا تھا اور لوگوں
میں سے بعض نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی ایسی شے ہے جس سے اس مجنون کی دوا
کر و اس لئے کہ تمہارا صاحب خیر کو لایا ہے یعنی تمہارے پیغمبر خیر کے ساتھ مسجوف ہوئے
میں) انہوں نے سورہ فاتحہ تین دن پڑھی ہر روز دو بار پڑھی وہ مجنون اچھا ہو گیا اور لوگوں
اور ان کو سو بکریان دین وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس واقعہ کو
ذکر کیا آپ نے فرمایا تم کھلو اگر کسی شخص نے باطل منتر پڑھ کے کھلایا ہے تو تم نے حق
منتر پڑھ کے کھلایا ہے۔

باب

پیوستی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 اللہ تعالیٰ کے قتل کی اور عواذ اللہ او عواذ الرحمن آخر ایت تک میں فرمایا ہے کہ یہ قتل اللہ کا سر
 سے امان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے جو وقت
 سونے کو لیٹا اسکو پڑھا اوس کے پاس ایک چور داخل ہوا اور جو کچھ اوس کے مکان میں تھا
 اوس نے جمع کیا اور اوس کو اٹھایا وہ مرد سو نہیں رہا تھا یہاں تک کہ وہ چور سامان کو مکان
 کے دروازہ تک لے گیا اوس نے دروازہ کو بند پایا اوس نے وہ پشتارہ رکھ دیا یکا یک دروازہ
 اوس کو کھلا نظر آیا اوس چور نے تین بار ایسا کیا کہ پشتارہ اٹھایا اور دروازہ بند پایا اور پھر کھلا
 اور دروازہ کھلا پایا یہ حالت دیکھ کر صاحب خانہ ہنس پڑا اور اوس نے کہا کہ میں نے اپنے اس
 مکان کو مضبوط کر دیا ہے۔

یہ ذکر اون خوابوں کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں لوگوں نے
 سونے میں دیکھے ہیں اور پہلے جو بیان کیا گیا ہے یہ خواب اوس کے سوا میں
 بخاری نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اصحاب میں سے بہت سے مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں خواب دیکھا
 کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اون خوابوں کو بیان کرتے تھے رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان خوابوں کا اب میں اشارہ فرمایا کرتے تھے۔ اور وقت میں کم سن لڑکا تھا اور
 قبل اس کے کہ میں نکاح کروں مسجد میرا مکان تھا میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی
 تو اون آدمیوں کے مثل تو بھی ضرور خواب دیکھتا جبکہ میں ایک رات اپنے سونے کی جگہ لیٹا ہوا
 یہ دعا مانگی اے میرے اللہ تعالیٰ اگر تجھ کو علم ہے کہ مجھ میں کوئی خیر ہے تو مجھ کو کوئی خواب دکھا
 میں اس حالت میں اسی خیال میں تھا کہ مجھ کو ایک میوے پاس دو فرشتے آئے اور اون کو ہاتھ میں

اُس کے دو ہتھوڑے تھے جبکہ جہنم کی طرف لئے جا رہے تھے اور میں اون دو دونوں کے درمیان اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا تھا اللہم انی اعوذ بک من جہنم پھر جبکہ دکھایا گیا ایک فرشتہ مجھے ملا اوس کے ہاتھ میں لوہے کا ہتھوڑا تھا اوس نے مجھ سے کہا کہ تو ہرگز ہرگز نہ ڈرتا تو ہچکا مرد ہے کاش تو نماز کی کثرت کرے جبکہ لے گئے یہاں تک کہ جبکہ جہنم کے کنارہ پر پہنچا کیا کیا کیمینو جہنم کو دیکھا جیسے کنوے کا چپاؤ ہوتا ہے اور سطح جہنم کا بھی چپاؤ ہے اور اوس کے ہاتھ میں قرن کنوے کے قرن کی مثل میں اور اوس کے ہر ایک قرن کے درمیان ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک ہتھوڑا ہے اور بہت سے مردوں کو میں جہنم میں دیکھ رہا تھا کہ زنجیروں سے لٹک رہے تھے اون کے سر نیچے تھے جہنم میں مینے قریش کے بہت سے مردوں کو پہچانا جبکہ فرشتے دہنے جانب سے پہیر کے لئے آئے مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا حضرت حفصہ نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے۔

تجاری نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب میں دیکھا گو یا میرے ہاتھ میں حریر کی ایک دھبی ہے میں اوس کے ساتھ جنت کے کسی مکان کی طرف خواہش نہیں کرتا تھا اگر وہ دھبی جبکہ اوس کی طرف لے اڑتی تھی مینے اس خواب کو حضرت حفصہ سے بیان کیا ابو ہریر نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی صالح مرد ہے۔

تجاری نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ مینے خواب میں دیکھا گو یا میں ایک باغ میں ہوں اور وسط باغ میں ایک عمود ہے اور عمود کے اوپر کے حصہ میں ایک ڈنڈا ہے مجھ سے کسی نے کہا کہ اسپر چڑھو مینے کہا جبکہ اوس پر چڑھنے کی قدرت نہیں ہے میرے پاس ایک خادم آیا اوس نے میرے کپڑے اوٹھائے میں اوپر چڑھ گیا اور مینے اوس ڈنڈے کو پکڑ لیا حال یہ تھا کہ میں ڈنڈے کو پکڑے ہوئے تھا کہ بیدار ہو گیا اس خواب کو مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ باغ اسلام کا باغ ہے اور وہ عہد اسلام کا

عہد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ
ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں اور وسط باغ میں ایک عمود ہے اور عمود کے اوپر کے حصہ میں ایک ڈنڈا ہے

موجود ہے اور وہ ڈنڈا عروہ و ثقی ہے تم ہمیشہ اسلام کو پکڑے رہو گے یہاں تک کہ تم مر جاؤ گے۔
 ابن سعد نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے عہد میں ایک خواب دیکھا ہے دیکھا گیا ایک مرو میرے پاس آیا مجھ سے کہا چلو وہ جھکو
 عظیم راستہ میں لے گیا اوس درمیان کہ میں جا رہا تھا یکا یک ایک راستہ بائیں طرف سے جھکو ظاہر ہوا
 بیٹھے یہ ارادہ کیا کہ اوس راستہ میں چلون اوس مرو نے کہا کہ تم اوس راستہ کے چلنے والوں سے
 نہیں ہو پھر جھکو ایک راستہ و بنے طرف سے ظاہر ہوا میں اوس راستہ میں گیا یہاں تک کہ ہم ایک ایسے
 پہاڑ تک پہنچے کہ پہلوان تھا اوس مرو نے میرا ہاتھ پکڑا اور جھکو اوس پہاڑ کے اوپر پھینک دیا یہاں
 تک کہ سینے ایک ڈنڈا پکڑ لیا اوس نے مجھ سے کہا کہ اس ڈنڈے کو پکڑے رہو بیٹھے اوس خواب کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سن کر فرمایا کہ تم نے خیر کو دیکھا وہ عظیم راستہ
 حشر ہے اور وہ راستہ جو بائیں طرف سے نکلا ظاہر ہوا وہ اہل و زوج کا راستہ ہے اور تم اوس کے
 اہل سے نہیں ہو اور وہ راستہ جو دہنے طرف سے نکلا ظاہر ہوا وہ اہل جنت کا راستہ ہے اور وہ
 پہلوان پہاڑ منزل شہد ہے اور وہ ڈنڈا جو تم نے پکڑا وہ عروہ الاسلام ہے یہاں تک کہ تم اوس کو
 پکڑے رہو کہ مر جاؤ۔

طبرانی، اور بیہقی نے ابن ذمیل الجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا
 اوس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سینے بیان کیا میں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ جمیع آدمی ایک
 وسیع اور نرم اور روشن اور فراخ راستہ پر ہیں اور آدمی شاہ راہ پر جا رہے ہیں اس میدان کہ آدمی
 اپنی اس حالت میں ہیں یکا یک وہ راستہ ایک ایسی چراگاہ کے قریب پہنچا کہ میری آنکھوں نے اوس
 چراگاہ کی مثل نہیں دیکھی تھی وہ چراگاہ چکنے کے طور پر چمک رہی تھی اور اوس کی شبنم اوس میں قسام
 کی گمانس سے ٹپک رہی تھی گویا میں سوار دین کی اول ٹکڑی میں تھا جس وقت وہ سوار اوس چراگاہ
 کے قریب پہنچے اور انہوں نے تکبیر کہی اور پھر انہوں نے اپنے کھانے ڈالے اور انہوں نے
 اوس کے دہنے اور بائیں طرف عدل نہیں کیا گویا میں دین کی طرف دیکھ رہا تھا کہ جا رہے ہیں

پھر سواروں کی دوسری ٹکڑی آئی اور یہ لوگ پہلے ٹکڑی کے سواروں سے دو چاند تھے جب کہ وہ
چراگاہ سے قریب ہوئے تو اونھوں نے تکبیر کہی اور اپنے کھاد سے راستہ میں ڈال دئے اور میں
بعض فراخی سے چرانے والے تھے اور بعض ایسے تھے جنھوں نے کھانٹ کاٹھ لے لیا اور اس
حالت پر وہ چلے گئے پھر وہ آدمی آئے جو کل آدمیوں میں عظیم تھے جبکہ وہ چراگاہ کے قریب پہنچے
تو اونھوں نے تکبیر کہی اور انھوں نے کہا کہ یہ اچھی مترل ہے گویا میں اون کی طرف دیکھ رہا تھا
وہ دہنے اور بائیں طرف جھک رہے تھے جبکہ میں نے اون لوگوں کا اوہراؤ دیکھنا دیکھا تھا جسے راستہ کے
لازم پکڑا یہاں تک کہ میں منتہی چراگاہ کو آ رہا تھا یا ایک یا رسول اللہ میں آپ کے پاس آ پہنچا آپ ایک
ایسے منبر پر تھے جس میں سات سیڑھیاں تھیں اور آپ اوسکے اعلیٰ درجہ پر تشریف رکھتے تھے یا ایک
پینے دیکھا کہ آپ کے دہنی طرف ایک مرد گنم گن اور اونچی ناک لاکھڑا ہے جس وقت وہ کلام
کرتا تھا اوس کو غلو جوتا تھا اور طول قامت میں کل مردوں سے بڑا تھا اور کیا ایک پینے آپ کی بائیں طرف
دیکھا کہ ایک مرد چہرہ پر امیاد قد سرخ رنگ والا جس کے چہرہ پر کثرت سے خال ہیں اور اوس کے بال
ایسے سیاہ ہیں گویا کوئلہ ہیں اگر آپ دار میں یعنی جگہ رہے میں جس وقت وہ کلام کرتا ہے تو آپ لوگ
اوس کے اکرام کے سبب اوس کی طرف اپنے کان لگا دیتے ہیں اور کیا ایک پینے دیکھا کہ آپ
لوگوں کے آگے ایک بوڑھا شخص ہے اور وہ شیخ خلقت اور چہرہ میں آپ سے اخب الناس ہے
کل آدمی اوس بوڑھے کی اقتدا کرتے ہیں اور اوس کا ارادہ کرتے ہیں اور کیا ایک پینے دیکھا کہ اوس
شیخ کے آگے ایک لاغر بڑی مرد والی آدمی ہے اور کیا ایک پینے دیکھا کہ رسول اللہ گویا آپ اوس
اونٹنی کو پیچ رہے ہیں یہ خواب سن کر ایک ساعت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ننگ مبارک
بدلا رہا پھر آپ کی وہ حالت جاتی رہی آپ نے فرمایا سنو تم نے جو دم اور فراغ دستہ دیکھا وہ
ہایت گلوہ راستہ ہے جس پر تم لوگ برا ٹخنہ کئے گئے ہو اور تم لوگ اوس راستہ پر سو لیکن دھراگاہ
جو حق ہے دیکھی وہ دنیا ہے اور اوس کی نعمت اور فراخی بعض ہے میں اور میرے اصحاب گز رہے اور
پینے دنیا سے تعلق نہ رکھا اور دنیا نے ہم سے تعلق نہ رکھا پھر اس کے بعد دوسری ٹکڑی سواروں کی آئی

ابو وہ لوگ ہم سے اکثر تھے اور ان میں سے بعض وہ تھے جو چراگاہ میں گشادہ روزی دیتے تھے جو کچھ اونھوں نے چاہا اور ان کو ملا اور بعض وہ لوگ تھے جو چراگاہ سے کھانسی کا گٹھ لینے والے تھے اور اونھوں نے اس حالت پر نکات پانی پھر وہ لوگ آئے جو آدمیوں میں عظیم تھے وہ چراگاہ میں دہنی اور بائیں طرف جبک پڑے۔ لیکن تم جو تھے تو طریق صالح پر گزر گئے اور تم اوس ہی طریق صالح پر ہمیشہ رہو گے یہاں تک کہ تم مجھ سے ملاقات کرو گے لیکن وہ منبر جو تھے دیکھا جس کی سات سیر بیان میں اور میں اوس کی اعلیٰ سٹری پر ہوں اوس کی تعمیر یہ ہے کہ دنیا سات ہزار برس ہے اور میں اوس کے آخر ہزار میں ہوں لیکن وہ مرد جو کہ تم نے میری دہنی طرف دیکھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں جو وقت وہ کلام کرتے ہیں تو ان کو کل مردوں پر مملو رہتا ہے اس لئے کہ خاص اور ان کو اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت ہے اور وہ مرد جو تم نے میری بائیں طرف دیکھا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہم اور ان کا اکرام اس لئے کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا خاص اکرام کیا ہے لیکن وہ خلیج جسکو تم نے دیکھا وہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام میں ہم کل لوگ اور ان کو امام بناتے ہیں اور ان کے ساتھ اقتدار کرتے ہیں لیکن وہ ناقہ جو تم نے دیکھا ہے وہ قیامت ہے جو ہم لوگوں پر قائم ہوگی کوئی نئی میرے بعد نہیں ہے اور نہ کوئی امت میری امت کے بعد ہے۔

بیہقی نے طلحہ میں عبید اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ دو مرد قبیلہ طی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے وہ دونوں ساتھ مسلمان ہو گئے اور ان دونوں میں سے ایک اجتہاد میں دوسرے سے اللہ تھا اور مجتہد نے جہاد کیا اور شہید ہو گیا پھر اس کے بعد دوسرا ایک سال تک ٹھہرا رہا پھر وہ مر گیا طلحہ نے کہا کہ اوس درمیان کہ میں خواب میں جنت کے دروازہ کے پاس تھا کیا ایک بیٹے اور ان دونوں کو دیکھا کوئی نکلنے والا جنت میں سے نکلا اور اوس نے اوس شخص کو اذن دیا جو کہ ان دونوں میں سے آخر مرا تھا پھر وہ پلٹ کر آیا اور اس نے اوس شخص کو اذن دیا جو شہید ہوا تھا پھر وہ میری طرف پلٹ کر آیا اور اسی

کہ تم پلٹ جاؤ تم کو اذن نہیں دیا گیا طلحہ صبح کو اٹھے اور آدھ سوئے سے یہ باتیں کرتے تھے آدھ سوئے
سے کہ تعجب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا یہ امر نہیں ہے کہ وہ آخر میں جو ہر
وہ ایک سال تک اس کے بعد ٹھہرا رہا اور اس نے ایسی ایسی نماز پڑھی اور سجدے کئے اور
اس نے رمضان کے مہینہ کو پایا اور اس کے روزے رکھے۔

بیہقی نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہاں ہونہ
(دھ) بڑھ رہا ہوں جبکہ میں سجدہ کی آیت پڑھتا تو بیٹھے دیکھا کہ ہر ایک شخص نے سجدہ کیا بیٹھے دوایہ
اور لوح اور قلم کو دیکھا میں دوسرے دن صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا
اور بیٹھے ایکو خبر کی آپ نے سورہ (دھ) میں سجدہ کے واسطے امر فرمایا۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے آج رات کو خواب میں
دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سورہ (دھ) پڑھی جبکہ میں آیت
سجدہ پڑھا بیٹھے سجدہ کیا اور درخت نے سجدہ کیا میں نے سنا وہ درخت یہ دعا مانگتا تھا۔ اللہم
اكتب لی بہا عندک ذکرًا وجعل لی بہا عندک وخراد عظم لی بہا عندک اجرا ابن عباس نے کہا
کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ ص پڑھی جبکہ سجدہ کی آیت پڑ آپ آئے تو آپ نے
سجدہ کیا اس مرد نے درخت کے قول کی جو خبر ایکو دی تھی میں نے سنا آپ اپنے سجدہ میں وہی قول
فرما رہے تھے یعنی اللہم اكتب لی بہا عندک ذکرًا آخر تک۔

بیہقی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہکو یہ امر کیا گیا ہے کہ ہر ایک نماز
کے بعد ۳۳ تیس بار سبحان اللہ اور ۳۳ تیس بار الحمد للہ تین تیس بار۔ اللہ اکبر ۳۳ تیس بار انصار
میں سے ایک مرد تھا جس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے تم کو یہ امر کیا ہے کہ تم لوگ ہر ایک نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑھو اس انصاری
مرد نے کہا بیشک امر کیا ہے اس کہنے والے شخص نے کہا کہ چھ تیس بار اسکو پڑھو اور اس تسبیح میں

تینوں کو فریک کر جبکہ صبح کو وہ مرد و نساء بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جیسے اس شخص نے بتایا ہے ویسی ہی پڑھو۔

تینوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے بہت سے مرد و نساء کو خواب میں یہ دکھلایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان شریف کی آخر سات تاریخوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سن کر فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب اور ہر متفق ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخر سات تاریخوں میں ہے پس جو شخص لیلۃ القدر کا ڈھونڈنے والا ہے اس کو چاہئے کہ آخر سات راتوں میں اس کو ڈھونڈے۔

دارمی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب کے بھائیوں میں سے ایک کو خواب میں دکھلایا گیا کہ آدمی ایک دشوار طویل پہاڑ کے شکاف میں چل رہے ہیں اور پہاڑ کے سر پر دو ستر درخت ہیں وہ آدمی دوسے کر یہ پوچھ رہے ہیں کیا تم لوگوں میں کوئی وہ شخص ہے جو سورہ بقرہ پڑھتا ہے کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جو سورہ آل عمران پڑھتا ہے کیا ایک ایک مرد نے جواب دیا کہ ہاں پڑھتے والا ہے یہ سن کر ان درختوں نے اپنی شاخوں کو یہاں تک قریب کر دیا کہ ان کو آدمی پکڑ لیا ہے اور وہ درخت اس کے ساتھ اس طور پر جنبش کر رہے ہیں کہ پہاڑ کو ہلا رہے ہیں۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو نے ہجرت کی اور ان کے ساتھ ان کی قوم کے ایک مرد نے ہجرت کی وہ مرد بیمار ہو گیا اس نے چوڑی پیکان کا تیر لیا اور اس سے اپنی انگلیوں کی جڑوں کے جوڑ کاٹ ڈالے وہ مر گیا طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا اس سے پوچھا تم میری کیا دعا لکھا گیا اس نے کہا ہجرت کے سبب میری سفرت کی گئی طفیل نے اس سے پوچھا تیر سے دو ٹون ہاتھوں کا کیا حال ہے اس نے کہا غم سے کہا گیا کہ جس چیز کو تم نے اپنے نفس میں سے فاسد کر دیا اس کی اصلاح ہم نہیں کرتے طفیل نے اس خواب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا آپ نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی اللھم ولیدیٰ غافر اسے میرے اللہ تعالیٰ اللہ ہی کے رسول کے لئے

انبیاء کے جو فضائل بین اون کی برابری کا ذکر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضائل کے ساتھ

علمائے کہا ہے کہ کسی بچی کوئی معجزہ اور کوئی فضیلت نہیں دی گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اوس معجزہ یا فضیلت کی نظیر ہے یا اوس سے اعظم معجزہ یا فضیلت آپ کو دی گئی ہے۔

یہ باب اون معجزوں اور خصائص کے بیان میں ہے جو معجزے و خصوصیات حضرت آدم علیہ السلام کو دئے گئے ہیں اور اوسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دئے گئے ہیں اون کا بیان

حضرت آدم علیہ السلام کے معجزوں اور خصوصیتوں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے ہاتھ سے اون کو پیدا کیا اور اپنے فرشتوں سے اون کو مسجدہ کرایا اور اون کو کل اشیاء کے نام سکھائے بعض علمائے کہا ہے کہ ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ آدم علیہ السلام اور قوت نبی تھے اور ملائکہ کی طرف پیچے گئے تھے اور اون کا معجزہ یہ خبر دیتا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ قول فلما ابناؤہم باسماؤہم اون کا معجزہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اون سے کلام کیا ہے جیسے طہرانی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ کیا آدم علیہ السلام نبی تھے آپ نے فرمایا بیشک نبی تھے رسول تھے اللہ تعالیٰ نے اون سے پہلے کلام کیا ہے اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل کی نظیر معجزے اور خصوصیتیں دی گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلام جو کیا ہے وہ معراج کے بیان میں آئے گا اچھا ہے لیکن یہ معجزہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کل اشیاء کے اسکی تعلیم کی ہے یون ہے کہ وہی نے اپنی کتاب

(مسند الفرووس) میں ابودافع سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میرے واسطے آب و گل میں صورت پکڑ کے جھگو دکھا دی گئی اور کل اشیاء کو نام جھگو تعلیم کئے گئے جیسے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو کل اشیاء کے نام تعلیم کئے گئے تھے یہ معجزہ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ نے سجدہ کیا تھا بعض علما نے اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی میں کہا ہے کہ وہ تشریف ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے شرف دیا ہے یہ تشریف دو وجہوں سے آدم علیہ السلام کی اوس تشریف سے اکرام میں اتم اعداد میں جو ملائکہ کو اون کے سجدہ کئے لئے امر کیا تھا ایک وجہ یہ ہے کہ وہ شرف جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو دیا تھا وہ واقع ہوا اور منقطع ہو گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف استمراری اور ابدی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو شرف ملائکہ ہی سے حاصل ہوا نہ غیر ملائکہ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف صلوة سے اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور کل مومنین سے حاصل ہو گا

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت اویس علیہ السلام کو دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ورفناہ سکا ناعلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام قاب قوسین تک رفعت دی گئی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی ہے

ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی نشانی یہ ہے کہ اون کی دعا قبول کی گئی اور اسے طوفان سے غرق کی گئی اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی دعائیں ہمیں جو وہ مقبول ہوئی ہیں اون دعاؤں میں سے آپ کی دعا اون لوگوں پر ہے جنہوں نے آپ کی پشت سبک پنجرہ کے کاسے مکے تھے اور آپ نے مینہ کی واسطے قطر کے رحمت دعا کی تھی آپ کی دعا سے کثرت سے ہر برس ہر سال ابونعیم نے کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوح علیہ السلام

اسطور پر یاد رہے کہ میں سال کی مدت میں ہزاروں آدمی آپ پر ایمان لائے اور فوج فوج آدمی آپ کے دین میں داخل ہوئے اور حضرت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس اپنی قوم میں اقامت کی اور پر ایمان نہ لائے مگر ایک سو آدمی سے کم دشمن جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ نوح علیہ السلام کو جو چیزیں دی گئی تھیں اون میں سے ایک یہ ہے کہ جمیع حیوانات کشتی میں اون کے سفر ہوئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر جمیع حیوانات ہوئے چنانچہ پہلے اس سے اسی جگہ اوس کا بیان آچکا ہے اور حضرت نوح علیہ السلام زمین کی طرف تھکے اور ترے کا سبب ہوئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تب کو مدینہ منورہ سے مجبہ کی طرف نکال دیا۔

یہ باب اوس خصوصیت کو بیان میں ہے جو حضرت ہود علیہ السلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہود علیہ السلام کو ہوا دی گئی تھی اور ہوا کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصرت دی گئی جیسے کہ غزوہ خندق میں آگے آچکا ہے دشمن جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ غزوہ بدر میں آپ کو ہوا سے نصرت دی گئی۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت صالح علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کو ناقہ دی گئی تھی اور اوس کی نظیر یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ارٹھنے کا کام کیا اور آپ کی اطاعت کی۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی گئی تھی اور اس خصوصیت کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی اس کا ذکر اوس باب میں آگے آچکا ہے جہنم آگ کی نشانی کا ذکر ہے

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلعت دی گئی ہے۔

آجین ماجہ اور ابو نعیم نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اپنا خلیل کیا ہے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل کیا تھا سو میرا مرتبہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مرتبہ جنت میں دو نون ایک دوسرے کے مقابل ہوں گے اور حضرت عباس ہم دو نون کے درمیان اسطو پر ہوں گے جیسے ایک مومن دو خلیلوں کے درمیان ہوتا ہے۔

ابو نعیم نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنی وفات سے پانچ روز پہلے یہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے صاحب کو اپنا خلیل کیا ہے۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں کوئی خلیل اپنے رب کے سوا اختیار کرتا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنا خلیل اختیار کرتا۔
لیکن تمہارا صاحب خلیل اللہ ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عمرو ولعین سے تین جبابون میں پوشیدہ ہوئے تھے اور ایسے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان لوگوں سے پوشیدہ ہوئے جنہوں نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انا جعلنا فی

اعناقہم غلا لا یخفی الی الاذقان فہم مقہون وجعلناہن بین یدہم سدا من خلفہم سدا فاغشیناہم فہم لا یبصرن اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ واذا قرأت القرآن جعلنا بینک و بین الذی لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا

و شیخ جلال الدین فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ آپ کے محفوظ رہنے کے باب میں جو احادیث و روایات ہوئی ہیں وہ آگے آچکے ہیں۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عمرو ولعین سے مناظرہ کیا اور اس کو برہان اور حجت سے مبہوت کر دیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فہبنا الذی کفر۔ اور ایسے ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہوا آپ کے پاس ابی ابن خلف آیا وہ مرنے کے بعد مبعوث ہونے کی تکذیب کرتا تھا اور وہ ایک بوسیدہ بڑھی لایا اور اس نے

اوسکول ڈالا اور کہا من بھی العظام وہی ریم اللہ تعالیٰ نے آیت قل یحییٰہا الذی انشاءہا اول
 مرۃ نازل فرمائی ہمارے نبی علیہ السلام کی یہ برہان ساطع ہے۔ ابن نعیم نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم
 علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے واسطے غضب سے قوم کھتون کو توڑ ڈالا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے اپنی قوم کے بتوں کی طرف اشارہ کیا وہ تین سو ساٹھ بت تھے وہ خود گر پڑے بتوں کو
 راضی کی حدیف فتح کہ مظلہ کے باب میں آگے آچکی ہے۔ شیخ جلال الدین رح فرماتے ہیں،
 اور میں کہتا ہوں اون معجزوں میں سے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دے گئے تھے کھنوں یعنی زبرکے
 کلام کیا تھا۔ ابن ابی حاتم نے علی بن احمد سے یہ روایت کی ہے کہ ذوالقرنین مکہ میں آیا اور اس نے حضرت
 ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام کو ایسے حال میں پایا کہ بیت اللہ شریف کو بنا رہے تھے ذوالقرنین نے
 کہا کہ تمکو میری زمین سے کیا کام ہے حضرت ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام نے فرمایا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو
 دو بندے ہیں اس کعبہ کی بنائو اسطے بکو امر کیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے کہا کہ جس امر پر تم دو وزن
 دعوے کرتے ہو گواہ لاؤ پانچ زبرکے کھڑے ہو گئے اور اونھوں نے کہا کہ ہم یہ شہادت دیتے
 ہیں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہما السلام دو وزن مامور عبد ہیں ان دو وزن کو اس کعبہ
 بنانے کیو اسطے امر کیا گیا ہے ذوالقرنین نے شہادت سن کر کہا کہ میں اس کے بنانے سے راضی
 ہوں اور میں نے اس امر کو تسلیم کر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں متعدد حیوانوں نے
 کلام کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات سے وہ معجزہ ہے جسکی روایت ابن سعد نے
 کی ہے کہا ہے کہ ہکو شام بن محمود نے اپنے باپ سے خبر دی ہے اور اون سے ابی صالح نے
 ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام کوٹی سے بھاگے
 اور آتش نمرود سے نکلے اوسدن اون کی زبان سرپائی تھی جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے
 عزات سے عبور کیا اللہ تعالیٰ نے اون کی زبان کو بدل دیا چونکہ اونھوں نے عزات سے عبور
 کیا تھا اس سبب سے اون کی زبان عبرانی کہی گئی نمرود لعین نے اون کے پیچھے آدمیوں کو بھیجا
 اور اون سے کہا کہ سریاتی زبان میں جو کوئی کلام کرے اس کو تم پھوڑو میرے پاس اوس کو لیکو

وہ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملے آپ نے عبرانی زبان میں کلام کیا اور لوگوں نے آپ کو چھوڑ دیا آپ کا لغت اور نمونے نہیں پہچانا اور اس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے جو واقعہ پہلوی اور اقاصدون کے باب میں آگے آچکا ہے جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہوں کے پاس پہنچا تھا اور اقاصدون میں سے ہر ایک قاصد جس قوم کی طرف پہنچا گیا تھا اوس کی زبان میں کلام کرتا تھا۔

(اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزات) سے وہ ہے کہ ابن ابی قتیبہ نے (مصنف) میں اوس کی روایت کی ہے کہ ہم سے محمد بن ابی عبیدہ بن معن نے حدیث کی ہے اور نمون نے کہا میرے باپ نے اعش سے اور اعش نے ابی صالح سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غلام لائے گیواسطے گئے اور نمون نے غلام پر قدرت نہیں پائی آپ ایک سرخ تیلی زمین کی طرف گئے اور اوس میں سے تھوڑا ریت لے لیا پھر آپ اہل کی طرف پلٹ کے آئے آپ کے اہل نے پوچھا یہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ سرخ گیلہوں میں اور نمون نے اون گیلہوں کو کھولا اور اوس ریت کو سرخ گیلہوں پایا اور اون گیلہوں میں سے اگر کچھ گیلہوں بوسے جلتے تو اوکل خوشہ اسطور پر نکلتا کہ جڑ سے شاخ تک تہ بتہ ورنے ہوتے تھے اور اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے جو واقعہ ہوا ہے اوس کا ذکر اوس مشک کے باب میں آگے آچکا ہے جو آپ نے اپنے اصحاب کو زور اور اہ کے طور پر دی تھی اور اوس کو پانی سے پھردیا تھا۔ آپ کے اصحاب نے اوس کو کھولا یا ایک دودھ اور مسکہ موجود پایا۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت اسمعیل علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

حضرت اسمعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے پر صبر دیا گیا تھا اور شق صدر کے باب میں آگے آچکا ہے کہ ذبح کی نظیر ہے بلکہ شق صدر ذبح سے ملنے ہے اس لئے کہ شق صدر حقیقتہً واقع ہوا اور ذبح واقع نہیں ہوا اور اون کو ذبح کے عوض فدا دیا گیا اور ایسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

والد ماجد حضرت عبداللہ کے قریح کے عوض میں سواونٹ فداوے گئے اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو زمزم دیا گیا اور ایسی ہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب کو زمزم دیا گیا اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کو عربیت دی گئی۔ حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کو یہ عربی زبان اذروئے الہام الہام کی گئی ہے۔

ابو نعیم وغیرہ نے حضرت عمر سے روایت کی ہے اور بخاری نے عرض کی یا رسول اللہ کیا سبب ہے جو آپ ہم لوگوں سے زیادہ فصیح ہیں حال یہ ہے کہ ہمارے درمیان سے آپ کہیں نکل کے نہیں گئے آپ نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے لغت مندرس ہو گئے تھے جبریل علیہ السلام ان لغات کو لائے اور جب کو وہ لغات حفظ کرائے۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

جرجانی نے اپنے مشہورہ (امالی) میں کہا ہے کہ ہم سے ابو الحسن احمد بن اسمعیل نے حدیث کی ہے اور اون کے باپ نے اون سے حدیث کی ہے اور اون کے باپ سے نوح بن حبیب البزنجی نے حدیث کی ہے اور اون سے حامد بن محمود نے اور اون سے ابو مسہر اللہ شقی نے اور اون سے ابن عبدالعزیز السنوخی نے اور اون سے ربیعہ نے حدیث کی ہے کہ اسے جبکہ یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اون سے کہا گیا کہ یوسف علیہ السلام کو بھیڑیے نے کھا لیا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بھیڑیے کو بلایا اور اوس سے پوچھا کیا تو نے میرے قرق العین اور خمرۃ الفواہ کو کھا یا ہے بھیڑیے نے کہا میں نے نہیں کھا یا اپنے پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور کہاں کا ارادہ رکھتا ہے اوس نے کہا میں سرزمین مصر سے آیا ہوں اور سرزمین جرجان کا ارادہ رکھتا ہوں آپ نے اوس سے پوچھا تیری کیا مراد ہے اوس بھیڑیے نے کہا آپ سے پہلے جو انبیائے اوس سے میں نے سنا ہے وہ یہ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی دوسرے یا کسی قرابہ دار کی

علاقات کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے واسطے ہر ایک قدم کے ساتھ ایک ہزار حسنت لکھے گا اور ایک ہزار سیئہ اُس کے معاف کر دے گا دین گے اور اُس کے ایک ہزار دوجے بلند کنی جاوین گے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور اُن سے فرمایا کہ تم اس حدیث کو لکھ لو بیڑیے نے اس امر سے انکار کیا کہ اُن سے حدیث بیان کرے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُس سے فرمایا تجھ کو کیا ہوا ہے کہ اُن سے حدیث بیان نہیں کرتا۔ بیڑیے نے کہا کہ یہ لوگ عاصی ہیں اس لئے میں ان سے حدیث بیان نہیں کرتا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیڑیے کے کلام کرنے کا معزہ دیا گیا تھا جیسا کہ آگے آچکا ہے ابو نعیم نے کہا ہے جو چیزیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کو دی گئی تھیں اُن میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی بیٹی کے فراق میں مبتلا کئے گئے اور انھوں نے یہاں تک صبر کیا تھا کہ قریب تھا کہ حزن سے ہلاک ہو جاوین اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرزند کا درد دیا گیا اور اُس فرزند کے سوا بیٹوں میں سے کوئی بیٹا نہ تھا آپ نے رضا اور تسلیم اختیار کی آپ کا صبر حضرت یعقوب علیہ السلام کے صبر سے فائق ہو گیا۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن دیا گیا تھا جس کے سبب سے کل انبیاء اور مرسلین بلکہ تمام مخلوق سے فائق ہو گئے تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ جمال دیا گیا تھا کہ کسی کو نہیں دیا گیا اور یوسف علیہ السلام کو نہیں دیا گیا مگر نصف حصہ حسن کا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حسن دیا گیا اس کا ذکر اول کتاب میں آگے آچکا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے ماں باپ کے فراق اور غربت و تنگدستی میں مبتلا کئے گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل اور کنبہ و راحلہ و وطن کو چھوڑا اور مہاجر الی اللہ تعالیٰ ہوئے۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا پتھر سے پانی کا چشمہ جوش زن ہوا اور یہ معجزہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے واقع ہوا ہے جیسا کہ اول بعثت کے ذکر میں آگے آچکا ہے اور ابو نعیم نے یہ زیادہ کیا ہے کہ آپ کی انگشتان شریفہ سے پانی چشمہ کی مثل جاری ہوا تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ امر زیادہ عجیب ہے اس لئے کہ پانی کا پتھر سے اور بلتا متعارف اور جہود ہے اور گوشت اور خون سے پانی کا کھلنا مقرر نہیں ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ ابرسا یہ کرتا تھا۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ کہ ابرآپ پر سایہ کرتا تھا متعدد احادیث میں آگے آچکا ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عصا دیا گیا تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ اوس کی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نہ درخت خرمائی فرمایا ہے اور عصا کی نظیر کہ بدل کے اڑوا ہو جاتا تھا اوس زاونٹ کا قصہ ہے جسکو ابھیلنے دیکھا تھا (شیخ جلال الدین فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ بیضا دیا گیا تھا اور اوس کی نظیر وہ نور ہے جسکو طفیل نامی صحابی کیواسطے آپ نے علامت گردانا تھا وہ نور طفیل کے چہرہ میں نمودار ہو گیا تھا پھر طفیل نے یہ خوف کیا کہ وہ نور شعلہ ہے وہ نور طفیل کے چہرہ سے دن کے کوڑھ میں آگیا تھا اس کا ذکر طفیل کے اسلام کے بیان میں آگے آچکا ہے (اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا) رود نیل درمیان سے بہت گیا تھا اور اس کی نظیر شب معراج کے باب میں آگے آچکی ہے کہ وہ دریا جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے آپ کے واسطے شب معراج میں بہت گیا تھا یہاں تک کہ آپ نے اوس سے عبور فرمایا تھا اور ابو نعیم نے اس کی نظیر اوس واقعہ کو گردانا ہے جو باب احیاء موتی میں علامین الخضر کے قصہ میں آگے آچکا ہے اور اس کتاب کے آخر میں اوس کی مثل بہت سے نقل آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو من اور سلوی دیا گیا تھا۔ ابو نعیم نے کہا ہے اس کی نظیر غنیمتوں کا

حلال کرنا اور تھوڑے طعام سے ایک جم غیر کا سیر کرنا ہے جو آپسے ظہور میں آیا اور حضرت منیٰ
 علیہ السلام نے اپنی قوم پر طوفان اور جراولینی ٹڈی اور جون یا چھری اور میڈکون اور عین کے
 واسطے دعا کی تھی ابو نعیم نے کہا ہے کہ اسکی نظیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ دعا ہو جو آپ ہی
 قوم پر قحط سالی کے واسطے فرمائی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی
 و جعلت الیک رب لترضی اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا لیس فیطیک
 ربک فترضی فلو لینک قبلہ ترمنایا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا لایقبت
 علیک محبتہ منیٰ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں فرمایا قل ان کنتم تحبون
 اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت یوشع علیہ السلام کو دی گئی تھی

حضرت یوشع علیہ السلام کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ جسوقت اونھوں نے جبارین سے جنگ کی تھی
 تو آفتاب کو غروب ہونے سے روک دیا گیا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے
 شب معراج میں آفتاب روک دیا گیا تھا اور دیا وہ عجیب اس سے آفتاب کا مغرب سے پلٹنا
 دینا ہے جسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عصر کی غلاذوت ہو گئی تھی اپنے آفتاب کو پلٹا دیا گیا

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کو شیخ جہال وی گئی تھی اور اس کی نظیر عارے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے سنگریزوں اور کھانے کی شیخ پڑھنا ہے جہاں کہ آگے آچکا
 ہے اور حضرت داؤد کو تسخیر طیور وی گئی تھی اور اس سے آگے آچکا ہے کہ جیسے حیوانات
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسخر تھے اور حضرت داؤد کو یہ معجزہ دیا گیا تھا کہ کوا نرم
 ہو جاتا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی واسطے چھوٹے پتھر اور بڑے بڑے پتھر

نرم ہو گئے اور آپ جنگِ احد میں مشرکین سے چھپ گئے تھے اپنے اپنا سر مبارک پہاڑ کی
 طرف جمع کیا یا تھا تاکہ مشرکین سے آپ کا جسم مبارک بچ سکیں جو اللہ تعالیٰ نے
 پہاڑ کو نرم کر دیا یہاں تک کہ اپنے اپنا سر مبارک پہاڑ میں داخل کر دیا اور یہ معجزہ آپ کا ظاہر ہے اور
 اب تک باقی ہے آدمی اور سکھ دیکھتے ہیں اور ابھی کہ منظم کی بعض کہانیوں میں ہونٹ سخت
 پتھر میں اپنے ناز پڑنے میں اون سے آرام لیا تھا آپ کے واسطے وہ پتھر نرم ہو گیا تھا یہاں تک
 کہ آپ کے دونوں مذراع اور دونوں ساعدوں نے اوس پتھر میں نشان پیدا کر دیا تھا اور یہ
 مشہور امر ہے اور یہ امر کہ پتھر میں نشان پڑ گئے تھے زیادہ تعجب ناک ہے اس لئے کہ لوہے کو
 آگ نرم کر دیتی ہے اور ایسی آگ نہیں دیکھی گئی کہ پتھر کو نرم کر دے یہ کل کلام ابو نعیم رحمہ کا ہے
 اور حضرت داؤد علیہ السلام کو عنکبوت کے جالہ کو مارنے کا معجزہ دیا گیا تھا اور یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی واسطے واقع ہوا جیسا کہ ہجرت کے باب میں آگے چکا ہے۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کو دی گئی تھی۔

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو عظیم ملک دیا گیا تھا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی جو اوس سے اعظم ہے وہ خزائن روئے زمین کی کنجیاں میں چھپا
 کی گئی تھیں اور حضرت سلیمان کو ریح دی گئی تھی وہ ریح آپ کو لے جاتی تھی صبح کو ایک مہینہ کا راستہ
 اور شام کو ایک مہینہ کا راستہ کرتی تھی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ شے عطا کی گئی
 جو اوس سے اعظم تھی کہ وہ براق ہے وہ براق ثلث رات سے بھی کم میں آپ کو پچاس ہزار برس کے
 سفر کو لے گیا تھا آپ کل آسمانوں میں داخل ہوئے اور ایک ایک میں گئے اور اپنے آسمانوں کو
 عجائب ملاحظہ فرمائے اور جنت اور دوزخ پر آپ مطلع ہوئے۔ اور حضرت سلیمان کے سفر میں تھے
 اور اون سے بھاگتے تھے یہاں تک کہ اون کو زنجیروں سے باندھتے تھے اور اون کو عذاب
 دیتے تھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جنوں کے سفر رغبت اور ایمان کی

چلے آئے اور خیا طین اور مدو جو جنون سے تھے آپ کے منہ پر ہوئے یہاں تک کہ آپ نے پیہم
تصدق فرمایا تھا کہ اوس فیضان کو جسکو آپ نے پہلے تھا سجد کے ستون سے باندھ دیں یہ واقعہ آگے
آچکا ہے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو منطق الطیر تعلیم کی گئی تھی۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو جمیع حیوانات کے کلام کی فہم دی گئی تھی اور اسپرہ امور زیادہ تھے کہ وقت
اور پتھر اور عصا کا کلام آپ نے سمجھایا کل واقعات آگے آچکے ہیں۔

یہ باب اوس شے کو بیان میں ہے جو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہا الصلوٰۃ والسلام کو
دی گئی تھی

ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یحییٰ بن حکمت دی گئی تھی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام
بغیر صا در ہونے گناہ کے رو کیا کرتے تھے اور بلا فاصلہ پیارے روزے رکھا کرتے تھے اور
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے افضل دیا گیا تھا اس لئے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام
اوشان اور جہا طیت کے دنانہ میں نہیں تھے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوشان اور جہا طیت کے عصر میں تھے باوجود اس کے آپ کو فہم اور حکمت اور لکھن میں بت پرستوں
اور گروہ فیضان کے درمیان دی گئی آپ نے اون کے کسی بت میں ہرگز رغبت نہیں کی اور
اون کے ساتھ اون کی عید میں آپ حاضر نہ ہوئے اور آپ سے ہرگز مہوڑ نہیں سنا گیا
اور جیسے بچوں کا میل بیکار چیزوں کی طرف ہوتا ہے آپ سے ہرگز نہیں بچا نا گیا اور آپ
روزہ سے ہفتہ کو ملا دیتے تھے اور روزہ پر روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رات
گزارتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے اور آپ یہاں تک روتے تھے کہ
آپ کے سینہ مہلک سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ہاتھی سے پکتے وقت آواز آتی ہے
ابو نعیم نے کہا کہ اگر یہ کہا جاوے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضور تھے اور صوا و سر شخص کو
کہتے ہیں جو عورتوں کے پاس بجاوے یہ جواب دیا گیا ہے کہ ہمارے نبی تمام مخلوق کی طرف

سبوت کئے گئے تھے آپکو امر کیا گیا کہ نکاح کریں تاکہ جمیع خنق نکاح میں آہکی اقد اکہ مسئلہ
نکاح پر شہوت کے سبب جملہ نفوس مجبول کئے گئے ہیں۔

یہ باب اوس شے کی بیان میں ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ورسولا الی بنی اسرائیل انی قد جعلتکم بآیۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین
کیمیۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیر باذن اللہ و ابری الاکھ والا برص و احمی الموتی باذن اللہ و انبئکم بما لکم
و ما تذرون فی ربکم۔ ان امور کے تقاریر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے باب اسمیائی
اموات اور صحت مرلینوں اور آفت رسیدن میں اور غزوہ بدر اور غزوہ احد پیش کی کہ آپ نے
فتادہ کی آنکھ جو کل آتی تھی پھر و تھی اور غزوہ خیبر میں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہ کی دونوں
آنکھوں میں لعاب دہن مبارک ڈالا اوسی وقت وہ اچھی ہو گئیں اور آپ نے منیبات
کی خبر میں دی تھیں اون بابوں میں آگے آپ کے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مسیحی
پر مذہب اللہ جو نبی تھے اوس کی نظیر ابونیم نے یہ گردانی ہے کہ آپ نے کجور کا پٹھا ایک صحابی
غزوہ بدر میں دیا تھا وہ لوہے کی تلوار ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اذ قال الحواریون
یا عیسیٰ ابن مریم هل نستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء۔ اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے واسطے متعدد حدیثوں میں آگے آپ کی ہے کہ آپ کے لئے آسمان سے طعام لایا گیا
تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و یکلم الناس فی المہد اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کیے اسے اس باب میں آگئی ہے جو آپ کی ولادت کے باب کے بعد ہے۔

حاکم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا
ہوئے تھے روئے زمین پر کوئی بت باقی نہ رہا مگر اوندھا۔ اگرچہ اعداد اسکی نظیر ہمارے نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی واسطے باب ولادت میں آگے آپ کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ رتبہ
دی گیا کہ آسمان کی طرف اڑھا سکتے تھے۔ ابونیم نے کہا ہے کہ یہ امر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ

۱۔ سلم کی امت میں ایک جامعہ کی واسطے واقع ہوا ہے اور میں سے عامر بن فیروز اور غیب اور
علامہ ابن الحنفیہ ہی ہیں جو آسمان کی طرف اڑتے گئے ہیں آگے کے باب میں آپ کا ہے۔

اور ان خصایص کا ذکر جن کے سبب جمیع انبیاء پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

فضیلت دی گئی ہے اور آپ کی پہلے کسی نبی کو وہ خصایص نہیں دی گئے

ابو سعید الدینشاپوری نے (کتاب شرف المصطفیٰ) میں کہا ہے وہ فضیلتیں جن کے سبب

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے وہ ساتھی فضیلتیں ہیں انتہی شیخ

جلال الدین سیوطی رحمہ فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ جن علماء نے اور فضیلتوں کو شمار کیا ہے

اور ان سے میں واقف نہیں ہوا اور میں نے احادیث اور آثار کا تتبع کیا ہے مقدار مذکورہ احادیث

اور آثار میں پائی اور نین فضایل اور فضائل کی مثل اور ان کے ساتھ پائی ہیں اور فضائل کو

چار قسم دیکھا ہے ایک قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات میں اوس کے ساتھ دنیا میں مختص تھے

اور دوسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی ذات میں اوس کے ساتھ آخرت میں مختص ہیں۔ اور

تیسری قسم وہ ہے کہ آپ اپنی امت میں اوس کے ساتھ دنیا میں مختص تھے اور چوتھی قسم

وہ ہے کہ آپ اپنی امت میں اوس کے ساتھ آخرت میں مختص ہیں اور تم آگاہ ہو جاؤ میں اور ان

فضائل کو مفصل طور پر بتاؤں میں لاتا ہوں۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از روی خلقت اور اپنی

نبوت کے تقدم میں کل انبیاء سے اول ہیں۔

آپ نبی تھے اور حضرت آدم علیہ السلام اپنی طہیثت میں پڑے ہوئے تھے اور جو خالق اللہ تعالیٰ

انبیاء سے ملتا تھا اوس میں آپ سب سے مقدم تھے آگے آپ کا ہے جسدن اللہ تعالیٰ نے

السبحہ برکم فرمایا آپ نے سب سے اول بلکہ فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام اور جمیع مخلوق

آپ کے واسطے پیدا ہوئی اور آپ کا اسم شریف عرش اور آسمانوں اور جنوں اور باقی اہل چیزوں پر
 لکھا گیا ہے جو ملکوت میں ہیں۔ اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں اور آدم علیہ السلام کے
 عہد میں آپ کا اسم مبارک اذان میں ذکر کیا جاتا تھا اور ملکوت اعلیٰ میں آپ کا ذکر کیا جاتا ہے اور
 کل دنیا اور حضرت آدم علیہ السلام سے یہ عہد لیا گیا تھا کہ جو لوگ ان کے بعد ہوں وہ آپ پر
 ایمان لائیں اور آپ کو نصرت دیں اور سابق کی کتابوں میں آپ کی بشارت دی گئی ہے اور آپ کی
 صفت ان کتابوں میں ہے اور آپ کے اصحاب اور آپ کے خلفاء اور آپ کی امت
 کی صفت ان کتابوں میں ہے اور آپ کے پیدا ہونے کی وجہ سے ابلیس علیہ اللعنة
 آسمانوں سے روک دیا گیا ہے اور آپ کا سینہ مبارک شق کیا گیا و قولوں میں سے ایک
 قول میں ہے اور آپ کی پشت مبارک خاتم نبوت آپ کے قلب مبارک کے مقابلہ میں اس
 جگہ لگائی گئی جس جگہ انسان کے دل میں شیطان داخل ہوتا ہے اور آپ کے ہر نام میں
 اور اللہ تعالیٰ کے نام مبارک سے آپ کو اسم شریف کا اختلاق ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے
 اسم مبارک میں سے قریب ستر اسماء کے آپ کے نام رکھے گئے ہیں اور سفر میں آپ کو ملائکہ نے
 سایہ کیا تھا اور آپ عقل میں تمام آدمیوں سے غالب تھے اور آپ کو کل حسن دیا گیا تھا اور
 حضرت یوسف علیہ السلام کو نہیں دیا گیا تھا مگر اس حسن کا ایک حصہ یا نصف اور ابتدائے
 وحی میں آپ ڈھانپ لئے جاتے تھے اور ان حدیثوں میں جن کو بیہقی نے ذکر کیا ہے یہ
 وارد ہے کہ آپ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اس صورت پر دیکھا تھا جس
 صورت پر وہ پیدا کئے گئے ہیں اور آپ کے مبعوث ہونے سے کہا نہ منقطع ہو گئی۔ اور
 استراق سمع سے آسمان کی حرامت کی گئی اور آگ کے شعلہ فیاطین پر آسمان سے پھینکے گئے
 یہ ان حدیثوں میں وارد ہے جن کو ابن سبیع نے ذکر کیا ہے۔ اور آپ کے والدین آپ کے
 واسطے زندہ کئے گئے یہاں تک کہ آپ پر وہ ایمان لائے اور کفار کے حق میں تخفیف خدا
 کے واسطے آپ کی شہادت قبول کی گئی جیسے کہ ابو طالب اور وہ قبروں کے قصہ میں وارد ہے

کہ اون مردوں کو عذاب دیا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا آپ سے یہ وعدہ کہ آپ کو اوسین سے محفوظ رکھوں گا اور آپ کو معراج ہوئی رات میں آپ کو میر کرانی گئی اور ساتون آسمانوں کا غرق مائع ہوا اور قاب قوسین تک آپ کو غلو ہوا اور آپ اس جگہ گئے کہ جس جگہ کوئی نبی مرسل اور کوئی مقرب فرشتہ نہیں گیا۔ اور آپ کے واسطے کل انبیاء زندہ کئے گئے اور اون کے اور ملائکہ کے آپ امام ہوئے اور نماز پڑھائی۔ اور آپ کو جنت اور دوزخ پر اطلاع ہوئی یہ اون اجاد میں داخل ہیں اور جو کہ جنت میں رہے اور آپ نے اپنے رب کے آیات کبریٰ دیکھے اور آپ یہاں تک محفوظ رہے کہ ماذن البصر والنفی آپ کی شان رہی اور آپ نے دوبار باری تعالیٰ جل شانہ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ رہ کر ملائکہ نے جنگ کی۔ یہ وہ چالیس خصائص میں جنگی احادیث ابواب سابقہ میں آگے آچکے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی کتاب یعنی قرآن شریف معجزہ ہے اور دور کے گزرنے پر وہ کتاب تبدیل اور تحریف سے محفوظ رہے گی اور ہر شے کی واسطے جامع ہے اور اپنے غیر سے مستغنی ہے اور جن مقاصد اور مطالب پر جمیع کتابیں مشتمل ہیں اون مطالب پر یہ کتاب شامل ہے اور مطالب میں اون سے زیادہ ہو اور حفظ کی واسطے آسان کی گئی ہے اور پارہ پارہ نازل ہوئی ہے اور سات حروف پر نازل ہوئی ہے اور سات ابواب سے یعنی راجع اور آمر اور حلال اور حرام اور محکم اور متشابہ و اشمال اور ہر ایک لغت کیساتھ نازل ہوئی ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قل لمن اجمعت الانس والجن علی ان یا تو بمثل ہذا لقرون لایاتون بمثلہ ولو ان بعضهم لبعض ظہیر۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما نحن نزلنا الذکر وانا لہ حافظون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وانه کتاب عزیز لایاتہ الباطل من بین یدہ ولا من خلفہ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان ہذا القرآن یقین علی بنی اسرائیل اکثر الذی ہم فیہ یخلفون۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فہل من کر اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرآننا فرقناہ لتقرأہ علی الناس علی مکث اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم وقال الذین کفروا لولا نزل علیہ القرآن جلت واعدۃ کذلک لذبت برفاؤک وواتیون تک۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس نبی کو وہ شے دی گئی ہے جتنی ایک آیت دی گئی ہے جسکی مثل ہے اوپر بشارت لائے ہیں اور وہ شے جو مجھ کو دی گئی ہے وہ نہیں ہے مگر وہ وحی جسکو اللہ تعالیٰ نے میری طرف بھیجا ہے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ جو لوگ میرے تابع ہوں اور انبیاء کے تابع ہیں سے اکثر ہوں۔

بیہقی نے حسن سے اللہ تعالیٰ کے قول لایاتہ الباطل من بین ید یدہ میں روایت کی ہے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کو شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ اوس قرآن میں نہ باطل کو زیادہ کر سکتا ہے اور نہ حق کو کم کر سکتا ہے۔

بیہقی نے عیسیٰ بن اکرثم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی مامون کے پاس داخل ہوا اور اوس نے کلام کیا اور خوبی سے کلام کیا۔ مامون نے اوس کو اسلام کی طرف بلایا اور اس نے اسلام سے انکار کیا ایک سال کے بعد وہ یہودی ہمارے پاس ایسے حال میں آیا کہ مسلمان تھا اور مسایل فقہ میں بیان کئے اور کلام کو حسن سے اور کیا مامون نے اوس سے پوچھا کہ تیرے اسلام کیا کیا سبب تھا اوس نے کہا کہ آپ کے حضور سے میں پلٹ کے گیا میں نے اس امر کو دوسرے رکھا کہ ان اداہان کا میں استحقاق کروں میں نے قورات کی طرف قصد کیا میں نے تین نسخے قورات کے لکھے اور میں نے دیا وتی کیا اور کئی کی اور اداہان دشمنوں کو کنیدہ میں داخل کیا وہ نسخے مجھ سے خرید لئے گئے اور میں نے بخیل کی طرف قصد کیا اور اوس کے چھ نسخے لکھے میں نے اداہان کی اور کئی کی اور اداہان کو روٹا میں داخل کیا وہ نسخے مجھ سے خرید لئے گئے میں نے قرآن شریف کی طرف قصد کیا اور میں نے تین نسخے لکھے

اور ان میں زیادتی اور کمی کی اور کتابوں کے پاس اور کو داخل کیا اور غور کیا اور ان میں غور کیا جبکہ وہ پہلی اور دوسری میں زیادتی اور کمی پائی اور ان کو پھینک دیا اور ان کو خرید نہیں کیا اس سے پہلے یہ جانا کہ یہ کتاب محفوظ ہے یہ امر میرے اسلام کا سبب ہے یہی بن اکثم نے کہا کہ میں نے اس سنہ میں حج کیا میں نے سفیان بن عیینہ سے ملاقات کی اور ان سے اس واقعہ کو ذکر کیا سفیانؒ نے کہا کہ اسکا مصداق اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے میں نے اس سے پوچھا کس جگہ میں واقع ہو سفیانؒ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول فی التوراة والانجیل بالاستحفظ من کتاب اللہ میں واقع اللہ تعالیٰ نے اس کے حفظ کو یہود اور نصاریٰ کی طرف منسوب فرمایا پس وہ ضائع ہو گیا اور قرآن شریف کی نسبت یہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا له لافظون قرآن کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں پر کی اس سبب سے وہ ضائع نہیں ہوا۔

بہت سی نے دھبہ الا بیان میں حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہیکل کتابین نازل کیں اور ان سب کتابوں کے علوم چار کتابوں میں دو بیت رکھے وہ کتابیں تورہ اور انجیل اور زبور اور فرقان ہے۔ پھر تورات اور انجیل اور زبور کو علیہم فرقان میں دو بیت کہیں سعید بن منصور نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص علم کا ارا کر تباری اوس پر یہ واجب ہے کہ وہ قرآن شریف کو لازم پکڑے اس لئے کہ قرآن شریف میں اولین اور آخرین کا علم ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن شریف میں ہر ایک علم کو نازل کیا ہے اور ہمارے واسطے اس میں ہر ایک شے کو بیان کر دیا ہے۔ لیکن جو شے ہمارے واسطے قرآن شریف میں بیان کی ہو اوس سے ہمارا علم قاصر ہے۔

ابو الفیض نے (کتاب الفطی) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر بھول جاتا تو ذرہ اور غرہ اور چھوٹا ذرہ

جہاں جانا یعنی کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نہیں مہربان اور اس کا علم مکمل شخص پر محیط ہے)
 حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی اور بخاری نے ابن مسعود سے روایت کی اور
 آپ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتاب جو نازل ہوتی تھی وہ ایک باب سے نازل ہوتی تھی اور ایک
 حرف نہ نازل ہوتی تھی اور قرآن شریف سات بابوں سے سات حروف پر نازل کیا گیا ہے
 قرآن شریف زاجر اور آمر ہے اور قرآن میں حلال ہے اور حرام ہے اور قرآن میں حکم آیات
 ہیں اور منشاء آیات ہیں اور امثال ہیں۔

فیثین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 جبریل علیہ السلام نے مجھ کو ایک حرف پڑھایا یعنی او سکودو ہرایا اور میں زیادتی چاہتا رہا
 وہ میرے لئے زیادہ کرتے تھے یہاں تک کہ سات حروف تک انتہی کی۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا کہ میرے رب نے میرے پاس کسی کو بھیجا کہ میں قرآن شریف ایک حرف پڑھوں یعنی
 اپنے رب کی طرف اوس کو اس لئے پیر دیا کہ میری امت پر آسانی کر میرے رب نے میری طرف
 پھر بھیجا کہ میں دو حرف پڑھوں یعنی پھر اپنے رب کی طرف پیر دیا کہ میری امت پر آسانی
 کر میرے رب نے میری طرف پھر بھیجا کہ میں قرآن شریف کو سات حروف پڑھوں۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اور ابن جریر نے ابی یسیر سے روایت کی ہے
 کہا ہے کہ قرآن شریف ہر ایک زبان میں نازل کیا گیا ہے اور ابن ابی شیبہ نے اسکی مثل
 صناع سے روایت کی ہے۔

ابن منذر نے اپنی تفسیر میں وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ لغت میں ہے
 کوئی لغت نہیں ہے مگر اوس لغت میں سے قرآن شریف میں کوئی لغت موجود ہے
 کسی نے پوچھا کہ قرآن شریف میں دو زبان میں سے کیا لغت ہے اور بخاری نے کہا (فصرنا)
 لغت رومی ہے کہ واقطعین اس کے معنی میں ہے۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

کہ قرآن شریف کی فضیلت اور تمام کتابوں پر جو نازل کی گئی ہیں تیس خصلتوں سے ہے۔
جو وہ خصلتیں اس کے غیر میں نہیں تھیں۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ کا معجزہ قیامت تک مستحکم
وہ معجزہ قرآن شریف ہے اور باقی انبیاء علیہم السلام کے معجزے اپنے وقت پر گذر گئے
باقی نہیں رہے شیخ غزالدین ابن عبد السلام نے ان کی گنتی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ کل انبیاء سے آپ معجزوں میں اکثر ہیں کہا گیا ہے کہ
آپ کے معجزے ایک ہزار کو پھونچتے ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ تین ہزار کو پھونچتے ہیں یہی نے انکو
ذکر کیا ہے اور حلیمی نے کہا ہے کہ آپ کے معجزوں میں باوجود ان کی کثرت کے دوسرا معنی
ہے وہ معنی یہ ہے کہ آپ کے غیر کے معجزوں میں سے کسی کے معجزہ میں وہ شے نہیں ہے جو
اختراع اجسام کی طرف راہ ہوئے اور یہ امر نہیں ہے مگر خاصہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے معجزوں میں۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ان چیزوں میں سے جو
آپ کے خصایص میں شمار کئے جاتے ہیں یہ امر ہے کہ انبیاء کو جو معجزے اور فضیلتیں دی گئی
ہیں وہ کل آپ کی ذات مبارک میں جمع کی گئی ہیں اور وہ معجزے اور فضیلتیں آپ کے سوا کسی نبی میں
جمع نہیں ہوئیں بلکہ ہر ایک نبی ایک نوع معجزہ اور فضیلت کے ساتھ مختص ہوا ہے۔ اور ابن
عبد السلام نے آپ کے خصایص میں سے پتھر کا سلام کرنا اور جذع نشی تنہ و رخس کا مال کرنا شمار
کیا ہے اور کہا ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے اس کی مثل ثابت نہیں ہوا۔ اور آپ کی
انگشتیں مبارک سے پانی کے پھلنے کو آپ کے خصایص میں شمار کیا ہے اور ابن عبد السلام کے
سوا اوروں نے ان امور کو آپ کے خصایص میں شمار کیا ہے اور اشتقاقی فرق کو ابن عبد السلام کے
سوا اوروں نے آپ کے خصایص میں شمار کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ

خاتم النبیین میں اور مبعوث ہونے میں انبیاء سے آخر ہیں۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ کی شرع روز قیامت تک ہمیشہ رہے گی اور جو شریعتیں آپ سے قبل تھیں آپ کی شرع ان جمیع کی ناسخ ہے۔ اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ اگر کل انبیاء آپ کو پاتے تو آپ کا اتباع او پیرو واجب ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ما کان محمد اباحد من رجا لکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب وہیئنا علیہ۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہوالذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ ابن سبعین ان دوا یتون کہ اس امر کے استدلال پر لائے ہیں کہ آپ سے پہلے جو شریعتیں تھیں آپ کی شرع ان کی ناسخ ہے۔

ابونعیم نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آیا کہ میرے ساتھ ایک کتاب تھی جو جبکہ بعض اہل الکتاب سے ملی تھی آپ نے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آج کے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو اون کو کچھ بن نہ پڑتی مگر یہ کہ میرا اتباع کرتے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی کتاب میں ناسخ اور منسوخ ہو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مانسخ من آتہا ونسخہا ناسخ مجر منہا او مثلہا۔ اور باقی کتابوں میں اس کی مثل نہیں ہے اس واسطے یہود نسخ کا انکار کرتے ہیں نسخ میں سر ہے کہ باقی کتابیں دفعہ واحد نازل ہوئی ہیں اس لیے یہ تصور نہیں ہو سکتا کہ اون کتابوں میں ناسخ اور منسوخ جمع ہو اس لئے کہ ناسخ کی شرط یہ ہے کہ منسوخ سے متاخر ہو۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کو عرض کے کثر میں کو دیا گیا

اور اس میں سے کسی کو نہیں دیا گیا چند ابواب کے بعد اس کی حد پہنچا دے گی۔
 یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافۃ الناس کی
 دعوت کے ساتھ اختصاص ہے اور آپ انبیاء سے تا بعین میں اکثر ہیں اور
 آپ بالاجماع اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ جنوں کی طرف بھیجے گئے تھے اور طائفہ
 کی طرف بھیجے گئے تھے یہ ایک قول میں وارو ہے اور آپ کتاب اللہ کو اتقان
 سے پڑھتے تھے اور آپ امی تھے پڑھتے تھے اور لکھتے نہیں سکتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و ما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تبارک الذی
 نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعالمین نذیراً۔

شیخین نے جابر سے روایت کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 کہ جبکہ پانچ چیزیں دی گئیں مجھے قبل جو انبیاء تھے اون میں سے کسی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں
 ایک ہینہ کے راستہ پر جبکہ عرب سے نصرت دی گئی ہے اور روئے زمین میرے واسطے
 مسجد اور غہور اگر دانی گئی جو کوئی مرد میری امت کا ہوا دسکو نماز کا وقت آجاوے تو وہ جس جگہ
 ہو نماز پڑھے اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئیں اور مجھے پہلے کسی کے لئے غنیمتیں
 حلال نہیں کی گئیں۔ اور جبکہ میری امت کی شفاعت دی گئی اور ہر ایک بنی اپنی قوم میں خاصہ
 مبعوث کیا جاتا تھا اور میں عام آدمیوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بزرگ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت
 کی ہے کہ اسے کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکہ پانچ چیزیں دی گئیں
 مجھے پہلے جو انبیاء تھے اون میں سے کسی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں کل روئے زمین میرے
 لئے مسجد اور طہر کی گئی اور انبیاء میں سے کوئی نبی نہ تھا کہ نماز پڑھتا یا ہانکے کہ اپنی محراب میں

بھونک کر ناز پر چلا اور ایک مہینہ کی راستہ پر رعب کے سبب جھک کر نصرت دی گئی مشرکین میرے سامنے
 ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اون کے دلون میں رعب ڈال دیتا ہے اور ہر ایک بنی خاصہ اپنی قوم کی طرف
 بھیجا ہوا تھا اور میں جن اور انس کی طرف بھیجا گیا ہوں اور پہلے انبیا خمس کو ایک طرف رکھ دیتے
 تھے آگ آتی اور اوسکو کہا جاتی تھی (یعنی جلاوتی تھی) اور جھکویہ امر کیا گیا ہے کہ خمس کو میں اپنی امت
 کے فقیروں میں تقسیم کروں اور کوئی بنی باقی نہیں رہا مگر جس شے کا اوس نے سوال کیا اوس کو دی
 گئی اور میں نے اپنی امت کی شفاعت کے واسطے دعا آخر میں رکھی ہے۔

ابن ابی حاتم اور عثمان بن سعید الدارمی نے اپنی کتاب (کتاب الرد علی الجہمین عبادہ بن
 الصامت سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مکان سے باہر تشریف لائے
 اور یہ فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا آپ باہر نکلے اور جو
 نصیب کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دی ہے اوسکو بیان کیجئے اونہوں نے جھک کر دس چیزوں کی بشارت دی
 وہ دس چیزیں ایسی ہیں کہ مجھ سے پہلے جو انبیاء تھے اون میں سے کسی بنی کو نہیں دی گئیں
 یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جمع آدمیوں کی طرف بھیجا ہے۔ اور جھکویہ امر کیا کہ میں جنوں کو عذاب
 الہی سے ڈراؤں اور اپنا کلام مجھ کو ایسے حال میں تلقین کیا کہ میں امی تھا اور واؤ و علیہ السلام کو
 زبور اور موسیٰ علیہ السلام کو الواح اور عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل دی گئی تھی۔ اور میرے اگلے
 اور پچھلے گناہ بخشے گئے تاکہ اور مجھ کو حوض کوثر عطا کیا اور مجھ کو ملائکہ کے ساتھ مدد کی اور مجھ کو نصرت
 دی اور میرے سامنے دشمن کے لئے رعب کیا گیا اور میرا حوض کل حوضوں سے اعظم کیا گیا ہے
 اور اذان میں میرا ذکر بلند کیا گیا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مجھ کو مقام محمود میں ایسے حال
 میں معوض کرے گا کہ کل آدمی غواہی سے ہوں گے اور انکے زانوٹھائیں گے اور سر نیچے کئے
 ہوں گے اور اللہ تعالیٰ مجھ کو آدمیوں کے اوس پہلے دمرہ میں اٹھا دے گا جو زمین سے
 نکلے گا اور میں اپنی امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو اپنی شفاعت سے داخل کروں گا اون کے
 حساب نہیں لیا جاوے گا۔ اور جنات النعیم کے اعلیٰ غرفہ میں مجھ کو اللہ تعالیٰ رخصت دیگا۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی اور ہیثمی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل آسمان اور جمیع انبیاء فضیلت دی ہے لوگوں نے پوچھا ہے ابن عباس آپ کی فضیلت اہل آسمان پر کیا ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان سے فرمایا من یشہدنی الہ من دونہ فذلک خیر من جہنم اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا۔ انا فتحا لک فتحا مبینا لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخرہ۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے آپ کے واسطے برأت فرض ہو گئی۔ ما دمیون نے پوچھا انبیاء پر آپ کی کیا فضیلت ہے ابن عباس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا وما ارسلناک الا کافۃ للناس۔ آپ کو انس اور جن کی طرف بھیجا۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اون لوگوں کا رسول ہوں جن کو میں نے زندہ پایا ہے اور جو لوگ میرے بعد پیدا ہوں گے ان کا رسول ہوں۔ ابن سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا ہوں اگر کافۃ الناس میری دعوت رسالت قبول نہ کریں تو میں عرب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں قریش کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میں بنی ہاشم کی طرف بھیجا گیا ہوں اور اگر وہ میری دعوت قبول نہ کریں گے تو میری دعوت تنہا میرے لئے ہے جو کچھ خدا تعالیٰ چاہے جو کام میں اور سپر عمل کو نہ نکلا۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء سے میں تابعین میں اکثر ہوں۔

بزار نے ابو ہریرہ سے ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ میری امت قیامت کے دن میرے ساتھ اوس سیلاب کی مثل آوے گی جو رات میں آتا ہے وہ سیلاب آسمان کو دیکھنے کی طور پر دیکھے گا یہ احوال دیکھ کر ملائکہ کہیں گے کہ باقی مسلمان اور انبیاء کے ساتھ جو لوگ آئے ہیں اون سے وہ لوگ اکثر ہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے ہیں۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کی اونٹنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی تصدیق کہ میری کی گئی ہو اسلئے کہ انبیاء میں سے بعض وہ نبی ہے کہ اوس کی امت میں سے اوسکی تصدیق نہیں کی مگر ایک مرد نے۔

فصل اس امر پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع انس اور جن کی طرف بھیجے گئے ہیں لیکن اس امر میں کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہیں اس میں اختلاف کیا گیا ہے وہ قول جسکو امام سبکی نے ترجیح دی ہے یہ ہے کہ آپ ملائکہ کی طرف بھیجے گئے ہیں اور اس قول کے واسطے اوس حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے جسکو عبد الرزاق نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا ہے کہ اہل زمین کی صفیں اہل آسمان کی صفوں پر ہیں جسوقت آئین زمین پر کہی جاتی ہو اور وہ آئین آسمان کی آئین کے موافق ہوتی ہے تو بندہ کے لئے مغفرت ہوتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ رحمۃ اللعالمین مبعوث کئے گئے ہیں یہاں تک کہ کفار کے واسطے تاخیر عذاب سے آپ رحمت ہیں اور آپ کے سبب کفار کے عذاب میں عجلت نہیں کی گئی جیسے باقی پیغمبروں کی تکذیب کرنے والی امتوں پر عذاب نازل ہو جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ما کان اللہ یغیہم

وانت فہم آخر آیت تک اور ابو نعیم سے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ایسے حال میں بھیجا ہے کہ عالمین کے واسطے رحمت اور متعین کے واسطے میں ہر ایک بہن۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے آپ سے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مشرکین پر بڑے انہیں کریں گے آپ نے فرمایا کہ میں مبعوث نہیں کیا گیا ہوں۔ مگر رحمت اور میں عذاب کر کے نہیں بھیجا گیا ہوں۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول وما ارسلناک الا رحمة للعالمین میں روایت کی ہے اور کہا ہے کہ جو شخص ایمان لے آیا اوس کے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت تمام ہو گئی اور جو شخص ایمان نہ لایا وہ اوس عذاب سے عافیت دیا گیا جو امتوں کو عاجل دنیا میں مسخ اور خف اور قذف سے پہنچتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حیات کی قسم کھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لعنک انہم نفی سکر تم یہ ہوں اور ابولعلی اور ابن مردودہ اور بیہقی اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نفس کو نہیں پیدا کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکرم ہو اور اللہ تعالیٰ نے کسی کی حیات کے ساتھ ہرگز قسم نہیں کھائی مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کے ساتھ قسم کھائی ہے اور فرمایا ہے لعنک انہم نفی سکر تم یہ ہوں۔ یعنی اسے محمد کی حیات کی قسم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا ہر ماں و باپ مسلمان ہو گیا اور آپ کے ازواج مطہرات آپ کے دو گار تھے

بڑا رہنے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء پر مجھکو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے مجھکو اوپر مدد دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا اور ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ میں دوسری خصلت کو بھول گیا بیہقی اور ابو نعیم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام پر مجھکو دو خصلتوں سے فضیلت دی گئی ہے میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ مجھکو اوپر مدد دی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا اور میری ازواج میرے لئے مددگار بنیں اور حضرت آدم علیہ السلام کا شیطان کافر تھا اور آدم علیہ السلام کی زوجہ خطاب پر اون کی مددگار تھی۔

مسلم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر اس کا ایک قرین جنوں میں سے ہے اور ایک قرین اس کا فرشتوں میں سے ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ خاص آپ کا قرین کیا ہے آپ نے فرمایا میرا قرین بھی جنوں میں سے ہے ولیکن اللہ تعالیٰ نے میری اعانت اوپر کی وہ مسلمان ہو گیا مجھکو وہ امر نہیں کرتا ہے مگر خیر کے ساتھ اور طبرانی نے مغیرہ بن شعبہ کی حدیث سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن عساکر نے عبد الرحمن بن زید سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا کہ میرا بیٹا صاحب بعیر دینی اونٹ پر سوار ہونے والا میں صفات سے مجھ پر فضیلت دیا گیا ہے اون صفات کی افضل صفت یہ ہے کہ اس کی زوجہ اسکو لئے اس کے دین پر عون ہوگی اور میری زوجہ میرے لئے خطاب پر عون تھی۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ جہاں انبیاء آپ کے قبل تھے اون کی مخاطبت سے آپ کی مخاطبت کو از روئے تشریف اور جلال کے جدا کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلی امتیں اپنے انبیاء سے اسطوریہ سے خطاب کرتی تھیں (راعنا سمک) اللہ تعالیٰ نے

اس امت کو اس امر سے منع فرمایا ہے کہ اس مخاطبت سے اپنے نبی کو وہ خطاب کریں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا لعناؤہ و قولوا انظرنا و اسما و للکافرین عذاب الیم۔

باب

علمائے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن شریف میں آپ کے نام سے نہیں پکارا بلکہ یا ایہا النبی یا ایہا الرسول یا ایہا المدثر یا ایہا المرسل کہہ کر پکارا ہے بخلاف باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اون کو اون کے ناموں سے مخاطب کیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة۔ یا نوح ابسط۔ یا ابراہیم اعرض عن ہذا۔ یا موسیٰ انی اصطفیتک۔ یا عیسیٰ اذکر نعمتی علیک۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض یا ذکریا انا نبشرك۔ یا یحییٰ خذ الکتاب۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کی امت پر آپ کا نام لیکر پکارا حرام ہے بخلاف باقی انبیاء کے کہ اون کی امتیں اون کا نام لے کر اون سے خطاب کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اون امتوں سے حکایت کے طور پر فرمایا ہے۔ قالوا یا موسیٰ اجعل لنا ایلہا کما لہم آئۃ۔ اذ قال الحواریون یا عیسیٰ ابن مریم۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا ہے لا تجعلوا عوارس الرسول یشکم کد عابضکم بعضا۔

ابو نعیم نے ضحاک کے طریق سے ابن عباس سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ لوگ آپ کو یا محمد یا ابوالقاسم کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی عظمت کی واسطے ایسے پکارنے سے اون کو منع فرمایا و غصون نے یا بنی اللہ یا رسول اللہ کہہ کر خطاب کیا۔

بیہقی نے علقمہ اور اسود سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ یا محمد کہہ دو لیکن یا رسول اللہ کہہ یا بنی اللہ کہہ۔ اور ابو نعیم نے اسکی مثل حسن احمد سعید بن جبیر سے روایت کی ہے۔ بیہقی نے قتادہ سے ایک آیت میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ امر کیا ہے

کہ اس کے بنی کا لوگ خوف کرین اور نبی کی تعظیم اور تعظیم کی جاوے اور نبی سرور بنائے جاوین۔
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ میت
اپنی قبر میں آپ سے سوال کی جاتی ہے

احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ قبر کا فتنہ جو ہے میرے ساتھ لوگ فتنہ میں ڈالے جاتے ہیں اور مجھ سے سوال کئے جاتے
ہیں جس وقت مرد صالح ہوتا ہے وہ بٹھلایا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ
مرد جو تم لوگوں میں تھا کون ہے وہ مرد محمد رسول اللہ کہتا ہے آخر حدیث تک حکیم ترمذی نے
کہا ہے کہ مقبور سے جو سوال ہوتا ہے وہ اس امت کے ساتھ خاص ہے اور ابیہی بن عبد البر نے
کہا ہے اور یہ مسئلہ (کتاب البریخ) میں مبسوط ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی شہر گاہ ہرگز نہیں دیکھی
گئی اور اگر کوئی شخص اس کو دیکھتا تو اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتیں
اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ ملک الموت
آپ کے پاس آپسے اذن لے کر آئے تھے

اسکی حدیث وفات شریف کے بابوں میں آئیگی۔ شیخ جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں (کتاب البریخ) میں
وہ حدیثیں لایا ہوں کہ حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے
پاس ملک الموت بغیر اذن چلنے کے داخل ہوئے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی ازواج کا کھلیج

آپ کے بعد حرام تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما انکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکوا اذواہ من بعدہ ابدان ذالکم عند اللہ کان عظیما۔ اور انبیاء میں سے کسی کی واسطے یہ امر ثابت نہیں ہوا بلکہ حضرت سارہ کا قصہ جبار کو ساتھ جو واقع ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوس سے فرمایا کہ یہ میری بہن ہے اور آپ نے یہ قصہ کیا کہ سارہ کو طلاق دے دین تاکہ جبار اوس سے نکاح کر لے اس قصہ کے ساتھ اس امر پر استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ امر کہ انبیاء کی بی بی کے ساتھ نکاح نکلیا جاوے گا باقی انبیاء کے واسطے نہ تھا۔

حاکم اور بیہقی نے حدیفہ سے روایت کی ہے اونھوں نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ اگر تم اس سے خوش ہو کہ تم جنس میں میری زوجہ ہو تو میری بعد نکاح نہ کیجو اس لئے کہ عورت اوسى زوج کے واسطے جنت میں ہوگی جو کہ دنیا میں اوس کا اتنا شہر ہوگا اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر ایسے حرام کیا گیا کہ وہ آپ کے بعد نکاح کریں اس لئے کہ وہ جنس میں آپ کی ازواج ہوں گی۔ اون اقوال میں جو اس کی تعلیل میں کہے گئے ہیں یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات اجہات المؤمنین ہیں اور اس امر میں کہ آپ کی ازواج آپ کے بعد دوسرے سے نکاح کرتیں وہ خواری تھیں کہ آپ کا منصب شریف اوس سے منزہ ہے اور یہ امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اس واسطے ماوردی نے ایک وجہ کو حکایت کیا ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات پر آپ کی وفات سے عدت واجب نہیں تھی اور اوس عورت کے باب میں جب کو اپنے اپنی حیات میں چھوڑ دیا جیسے مستعیدہ ہے اور وہ عورت جس کی کو کہہ میں آپ نے بیاض دیکھی تھی ان کے باب میں چند وجہ ہیں ہیں اون وجہوں میں سے ایک یہ ہے کہ یہ بھی حرام ہیں۔ امام شافعی نے اس کی تصریح کی ہے اور اوس کی صحت (کتاب المروءۃ) میں عموم آیت سے کی ہے جو عورت کہ آپ کے بعد ہے اوس سے مراد موت کی بعدیت نہیں ہوا بلکہ نکاح کی بعدیت مراد ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ نہیں ہے۔ اور تیسری وجہ۔ اس کی صحت امام الحرمین اور امام راضی نے (شرح صغیر) میں کی ہے کہ فقط غول بہا کی تحریم ہو اسوجہ سے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اشعث بن قیس نے

مبوض نہیں کئے گئے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے (اے کو جو قتل کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام) اوس کا انکار کیا اور اون سے کہا۔ لقد جیبت شیئاً نكراً۔ اس لئے کہ قتل نفس خلاف شرع ہے حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ مجھ کو اس کے ساتھ امر کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں اور کہا کہ میں نے اوس کو اپنے حکم سے قتل نہیں کیا ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام کے اوس قول کا معنی ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ اوس ایک غم پر مین جو علم الہی سے ہے د خضر علیہ السلام کے آخر قول تک) شیخ سراج الدین بلقینی نے بخاری کی شرح میں کہا ہے کہ علم سے مراد حکم کا نفاذ کرنا ہے اور اوس کا معنی یہ ہے کہ اسے موسیٰ تھکو۔ سزاوار نہیں ہے کہ اوس علم کو جانو تاکہ اوس کے ساتھ عمل کرو اس لئے کہ اوس علم کے ساتھ عمل کرنا شرع کے مقتضی کے منافی ہے اور سزاوار نہیں ہے کہ مین اوس علم کو معلوم کروں اور اوس کے مقتضی کے ساتھ عمل کروں اس لئے کہ وہ عمل حقیقت کے مقتضی کے منافی ہے شیخ سراج الدین نے کہا ہے کہ اس صورت پر اوس ولی کو جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہے جس وقت وہ کسی حقیقت پر مطلع ہو تو جائز نہیں ہے کہ بمقتضائے حقیقت حکم نافذ کرے اور اوس پر یہ واجب ہے کہ حکم ظاہر کو نافذ کرے۔ انتہی۔ اور حافظ ابن حجر نے (مصابہ) میں کہا ہے کہ ابرحیان نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ جمہور علما اس امر پر متفق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی مین اور اون کا علم اون امور باطنیہ کی معرفت تھی جسکی وجہ اون کو بھی گئی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہر کے ساتھ حکم تھا پس اس طرف اشارہ کیا ہے کہ حدیث مین وہ علمون سے مراد حکم بالباطن اور حکم بالظاہر ہے نہ وہ سراسر۔ اور شیخ تقی الدین سبکی نے کہا ہے کہ وہ حکم جس کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام پہنچے گئے مین وہ اوکی غریب ہے پس کل شریعت ہے۔ لیکن ہا۔۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اولایہ امر کیا گیا کہ ظاہر کے ساتھ حکم کریں نہ اوس شے کے ساتھ حکم کریں جو باطن اور حقیقت سے ہے اور آپ اوس پر مطلع ہوئے مین جیسے اکثر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مین اور اس واسطے فرمایا کہ ہم ظاہر کے ساتھ حکم کرتے ہیں اور ایک لفظ مین یہ وارد ہے کہ مین ظاہر کے ساتھ حکم کرتا ہوں اور سراج کا متولی اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے

اور اپنے فرمایا کہ جو حکم میں سنا ہوں اس میں موافق حکم کرتا ہوں جس شخص کے واسطے ہیں وہ میرے
 حق کے ساتھ حکم کروں گا تو وہ نہ ہو گا مگر آتش و دوزخ کا ایک قطعہ۔ اور اپنے عباس سے فرمایا
 تمہارا ظاہر ہمارے ذمہ ہے اور تمہارے دل کی چھپی بات وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور
 جن لوگوں نے غزوہ تبوک سے تخلف کیا تھا اور نہیں گئے تھے آپ اور ان کے عذر کو قبول
 فرماتے تھے اور ان کے سر پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سوچتے تھے۔ اور اپنے اس غریب
 باب میں فرمایا جسکو رجم نہیں کیا اگر میں کسی کو بغیر عینہ کے رجم کرنے والا ہوتا تو میں اس کو ضرور
 رجم کرتا۔ اور بھی اپنے فرمایا: اگر قرآن شریف نہ ہوتا تو میرا اور اس عورت کا عجب معاملہ ہوتا یہ
 کل امور اس باب میں صریح ہیں کہ آپ حکم نہیں فرماتے تھے مگر بظاہر شرع گواہ یا اعتراف
 مجرم کے ساتھ نہ اس حکم پر حکم فرماتے تھے جو امور باطنیہ اور اس کے حقائق سے ہوتا اور
 اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر مطلع کرتا تھا۔ پھر یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کا شرف زیادہ کیا
 اور آپ کو یہ اذن دیا کہ آپ باطن امور اور اس حکم پر حکم کر میں جو حقائق امور سے ہے اور آپ
 اس پر مطلع ہوئے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے اس شریعت کے درمیان جو انبیاء
 کے لئے تھی اور اس شریعت کے درمیان جو حضرت خضر علیہ السلام کے لئے تھی جمع کیا یہ
 خصوصیت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص کیا ہے اور وہ امر آپ کے سوا کسی کے
 لئے جمع نہیں کئے۔ قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا ہے کہ کل علمائے اسپر جملہ کیا ہے کہ کسی کے
 واسطے یہ حکم نہیں ہے کہ اپنے علم سے کسی کو قتل کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہے اور
 اسکی شہادت اس مصلیٰ اور سارق کی حدیث ہے کہ اون دو ذون کے قتل کے واسطے آپ نے امر
 فرمایا تھا اس لئے کہ آپ اون دو ذون کے باطن امور پر مطلع ہوئے تھے اور ان دو ذون
 اس فعل کا آپ کو علم ہوا تھا جو قتل کو واجب کرتا ہے۔ فخر جمال الدین رح فرماتے ہیں کہ بیٹے ان
 دو حدیثوں کے ساتھ آخر باب میں جو استنباط کیا ہے اور علمائے اس کو نہیں سمجھا اگر وہ علم
 اس کو سمجھ جاتے تو وہ ضرور اس امر کو پہچان لیتے کہ مراد فقط حکم ظاہر اور باطن کے ساتھ ہی

نہ دوسری شے دوسری شے نہ کوئی مسلم کہے گا نہ کوئی کافر اور نہ پیارستان کے مجنون لوگ۔ اور بعض سلف نے یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اتیک حکم حقیقت کو نافذ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو یکایک مر جاتے ہیں خضر علیہ السلام ہی ان کو قتل کر ڈالتے ہیں اگر یہ امر صحیح ہو گا تو خضر علیہ السلام اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے بطریق نیابت ہوں گے اور خضر علیہ السلام آپ کے تابعین سے ہو گئے جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسوقت نازل ہوں گے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کے ساتھ آپ کی طرف سے حکم کریں گے اور آپ کے تابعین اور آپ کی امت سے ہو جاویں گے۔

باب

عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے طور پر اور وادی مقدس میں کلام کیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سدرۃ المنتہی کے پاس کلام کیا اور آپ کے واسطے کلام اور رویت کو درمیان جمع کیا اور محبت اور خلعت کے درمیان جمع کیا۔ ابن عساکر نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو اپنی خلعت دی اور موسیٰ علیہ السلام سے بیٹے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا اور اسے محمد بنے نگو اپنی خلعت اور محبت دی اور بیٹے تم سے بالمواجہ کلام کیا۔

ابن عساکر نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا اور ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا۔ اور آدم علیہ السلام بزرگ زیدہ کیا آپ کو فضیلت سے کیا دیا گیا اتنے میں حضرت جبریل علیہ السلام اترے اور یہ کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اگر بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا تو آپ کو بیٹے اپنا حبیب کیا اور اگر میں

موسیٰ علیہ السلام سے زمین پر کلام کرنے کے طور پر کلام کیا کرتا تھا تو آپ سے مینے آسمان پر کلام کیا اور اگر مینے عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس سے پیدا کیا تو مینے آپکا نام مبارک قبل اس کے کہ مین مخلوق کو پیدا کروں دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور آپ آسمان پر اوس جگہ گئے کہ کوئی شخص آپ سے پہلے اوس جگہ نہیں گیا اور آپکے بعد کوئی شخص اوس جگہ نہ جاوے گا۔ اور اگر مینے حضرت آدم علیہ السلام کو برگزیدہ کیا تو آپکے ساتھ مینے انبیاء کو ختم کرویا اور مینے کسی ایسی مخلوق کو نہیں پیدا کیا کہ میرے نزدیک آپ سے اکرم ہو۔ اور آپکو مینے حوض کوثر اور شفاعت اور ناقہ اور تلوار اور تلج اور عصا اور حج اور عمرہ اور رمضان کا مہینہ اور شفاعت یہ کل عطا کیا یہاں تک عطا کیا کہ میرے عرش کا سایہ قیامت میں آپ پر محدود ہوگا۔ اور حمد کا تاج آپکے سر پر معقود ہوگا اور مینے اپنے نام کے ساتھ آپکا نام قرین کیا کسی جگہ میرا ذکر نہیں کیا جاتا بیان تک کہ میرے ساتھ آپکا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور مینے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا کیا کہ آپکی بزرگی اور آپکی منزلت جو کچھ میرے نزدیک ہے اوس کی معرفت میں اون کو وون اور اگر آپکو میں پیدا کرتا تو دنیا کو میں پیدا نہ کرتا۔

ابن عساکر نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام عطا فرمایا ہے۔ اور مجھکو اپنی رویت عطا کی ہے اور مجھکو مقام محمود اور اوس جنس سے فضیلت دی چسپر لوگ وارو کئے جاوین گے۔ ابن عساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جبکہ مجھکو رات میں لے گئے یعنی مجھکو معراج ہوئی میرے رب نے مجھکو یہاں تک قریب کیا کہ میرے اور میرے رب کے درمیان مثل قاب قوسین کے یا اوس سے زیادہ قریب تھی اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تم کو اس امر کا غم ہے کہ مینے تمکو آخر النبیین کیا ہے نیز اپنے رب سے کہا کہ مجھکو اسکا غم نہیں ہے میرے رب نے فرمایا کیا تمکو اپنی امت کا یہ غم ہے کہ مینے اوس کو امتوں سے آخر پر پیدا کیا ہے مینے اپنے رب سے کہا مجھکو اسکا غم نہیں ہے

میرے رب نے فرمایا کہ اپنی امت کو خبر کرو کہ میں نے اون کو آخر احم اس لئے کیا ہے کہ اون کے سامنے اور امتوں کو فضیحت کروں گا اور اون کو اور امتوں کے سامنے فضیحت نہ کروں گا۔

باب

شیخ غزالدین نے کہا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے انواع وحی کے ساتھ کلام کیا ہے وحی تین قسم ہے ایک روایاتی صادقہ ہے دوسرے بے واسطہ کلام ہے تیسرے جبریل علیہ السلام کے واسطے سے کلام ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص میں ہے کہ آپ کے آگے اور پیچھے ایک ایک مہینہ کے راستہ پر آپ کو آپ کے رب سے نصرت دی گئی ہے اور آپ کو جوامع الکلم دے گئے ہیں اور روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ کو دی گئیں اور ہر ایک شے کا علم آپ کو دیا گیا ہے گر پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم بھی دیا گیا ہے اور روح کا علم آپ کو دیا گیا ہے۔ اور وہ جال کے امین آپ سے وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی نبی سے آپ سے پہلے بیان نہیں کی گئی اور آپ کا اسم مبارک احمد ہوا ہے اور حضرت اسرافیل کا آپ کے پاس اترنا۔ اس آخر کو ابن سبع نے شہاد کیا ہے۔ اور آپ کے لئے نبوت اور سلطنت کے درمیان جمع کیا گیا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو وہ شے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی مجھ کو رب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں۔ اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی میرے لئے طہور کی گئی۔ اور میری امت غیر الائم کی گئی۔

مسلم سنے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں۔ مجھکو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ اور رعب کے ساتھ مجھکو نصرت دی گئی۔ اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی اور میں جیح مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور میرے ساتھ نبی ختم ہو گئے۔

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھکو وہ پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں۔ مجھکو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی۔ اور جوامع الکلم مجھکو عطا کئے گئے۔ اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں حضرت علی نے کہا کہ وہ خصلتوں کو میں بھول گیا اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہے اون دونوں خصلتوں کو ذکر کیا ہے ایک خصلت یہ ہے کہ میں ابیض اور اسود احمد کی طرف بھیجا ہوں۔ اور دوسری خصلت یہ ہے کہ کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی ہے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمن پر ایک مہینے کے راستہ پر رعب کے ساتھ نصرت دئے گئے تھے۔

طبرانی نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ خصلتوں سے کل انبیاء مجھکو فضیلت دی گئی ہے میں کافۃ الناس کی طرف بھیجا گیا اور میری شفاعت میری امت کے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔ اور رعب کے ساتھ مجھکو اون دشمنوں پر نصرت دی گئی ہے۔ جو میرے آگے اوپچھے ایک ایک مہینہ کی مسافت پر ہیں۔ اور کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی جو اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں ہیں اور مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہیں ہوئیں۔

ابو نعیم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھکو یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھکو ملائکہ سے مدد دی ہے اور نصرت

میرے رب نے فرمایا کہ اپنی امت کو خبر کر دو کہ میں نے اون کو آخر اہم اس لئے کیا ہے کہ اون کے سامنے اور امتوں کو فضیحت کروں گا اور اون کو اور امتوں کے سامنے فضیحت نہ کروں گا۔

باب

شیخ غزالدین نے کہا ہے کہ آپ کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے انواع وحی کے ساتھ کلام کیا ہے وحی تین قسم ہے ایک روای صاۃ ہے دوسرے بے واسطہ کلام ہے تیسرے جبریل علیہ السلام کے واسطہ سے کلام ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص میں ہے کہ آپ کے آگے اور پیچھے ایک ایک مہینہ کے راستہ پر آپ کو آپ کے رب سے نصرت دی گئی ہے اور آپ کو جوامع الکلم دے گئے ہیں اور روئے زمین کے خزانوں کی کنجیان آپ کو دی گئیں اور ہر ایک شے کا علم آپ کو دیا گیا ہے گر پانچ چیزوں کا علم نہیں دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ پانچ چیزوں کا علم بھی دیا گیا ہے اور روح کا علم آپ کو دیا گیا ہے۔ اور وہ جال کے امیرین آپ سے وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی نبی سے آپ سے پہلے بیان نہیں کی گئی اور آپ کا اسم مبارک احمد ہوا ہے اور حضرت اسرافیل کا آپ کے پاس اترنا۔ اس آخر کو ابن سبع نے شمار کیا ہے۔ اور آپ کے لئے نبوت اور سلطنت کے درمیان جمع کیا گیا ہے۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ کو وہ شے وحی گئی جو انبیاء میں سے کسی کو نہیں دی گئی مجھ کو رب کے ساتھ نصرت دی گئی اور مجھ کو روئے زمین کی کنجیان دی گئیں۔ اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی میرے لئے طہور کی گئی۔ اور میری امت خیر الامم کی گئی۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں انبیاء چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں۔ مجھ کو جوامع الکلم عطا کئے گئے۔ اور رب کے ساتھ مجھ کو نفرت دی گئی۔ اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں اور زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی اور میں جہنم مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور میرے ساتھ نبی ختم ہو گئے۔

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو وہ پانچ چیزیں دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ چیزیں نہیں دی گئیں مجھ کو رب کے ساتھ نفرت دی گئی۔ اور جوامع الکلم مجھ کو عطا کئے گئے۔ اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں حضرت علی نے کہا کہ وہ خصلتوں کو میں بھول گیا اور اسی حدیث کی روایت ابو نعیم نے کی ہے اون دو وزن خصلتوں کو ذکر کیا ہے ایک خصلت یہ ہے کہ میں ابیض اور اسوۂ احمر کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور دوسری خصلت یہ ہے کہ کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی ہے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دشمن پر ایک پھینے کے راستہ پر رب کے ساتھ نفرت دے گئے تھے۔

طبرانی نے سائب بن یزید سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ خصلتوں سے کل انبیاء مجھ کو فضیلت دی گئی ہے میں کاؤۃ الناس کی طرف بھیجا گیا اور میری شفاعت میری امت کے لئے ذخیرہ کی گئی ہے۔ اور رب کے ساتھ مجھ کو اونٹن منونہ نفرت دی گئی ہے۔ جو میرے آگے اوپیچے ایک ایک مہینہ کی مسافت پر ہیں۔ اور کل زمین میرے لئے مسجد اور طہور کی گئی ہے اور غنیمتیں میرے لئے حلال کی گئیں ہیں اور مجھ سے پہلے کسی کے واسطے حلال نہیں ہوئیں۔ ۱

ابو نعیم نے عبادہ ابن الصامت سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو یہ بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ملائکہ سے مدد دی ہے اور نفرت

میرے پاس آئی ہے اور میرے سامنے رعب کیا گیا ہے اور میرے پاس غلبہ اور قدرت اور ملک آیا اور میرے اور میری امت کے لئے غنیمتیں طیب ہوئی ہیں اور ہم سے پہلے کسی کے لئے غنیمتیں طیب نہیں ہوئیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم میں کہا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نبوت اور ملک اور غلبہ جمع ہونے کے سبب باقی انبیاء سے آپ افضل تھے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب سے دنیا اور دین کی صلاح کو اکمل کیا۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے سیف اور ملک نہ تھا۔

بیہقی نے فتاویٰ سے اللہ تعالیٰ کے قول و قل رب او غلبی مدخل صدق و اخر نبی مخرج صدق واجل لی من لدنک سلطانا نصیر میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے مخرج صدق سے نکالا اور آپ کو مدینہ میں مدخل صدق میں داخل کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم ہوا کہ آپ اس امر نبوت کی طاقت نہیں ہے مگر سلطان بنی غلبہ اور حجت اور قدرت اور ملک کے ساتھ پس کتاب اللہ اور حدود کتاب اللہ اور فرائض کتاب اللہ اور اقامت کتاب اللہ سے سلطان نصیر نبی حجت اور قدرت کو آپ اللہ تعالیٰ سے چاہا اس لئے کہ سلطان وہ عزت ہے جو منجانب اللہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس عزت کو اپنے بندوں کے درمیان اس طور سے کیا ہے کہ اگر وہ نہ ہوتی تو بعض بعض کو لوٹ کہوٹ لیتا اور آدمیوں میں جو شخص قوت والا ہوتا وہ ضعیف کو کھا جاتا۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ جبکہ رعب کساتہ نصرت دی گئی۔ اور جبکہ جوامع الکلم عطا کئے گئے اور آدمی دنیا کے میں سوراہا تھا روئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ ابو ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور ہم لوگ ان خزانوں کو زمین سے نکالتے ہو۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ جبکہ یخبر بوجہی جوامع الکلم ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے ان امور کثیرہ کو جمع کرتا ہے جو آپ سے پہلے وحی میں امر و احدا

دو امرون میں یا اوس کی مثل میں لکھے جاتے تھے۔

طبرانی نے سند حسن کے ساتھ اور بیہقی نے (کتاب الزہد) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام کو صفحہ تھے آپ نے فرمایا اے جبریل آل محمد کے وسطے ایک مٹھی گہیون کا آٹا ہے اور نہ ایک ہتیلی بھر ستو میں آپ کا یہ کلام اوس سے زیادہ سریع نہ تھا کہ آپ نے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی جیسے دیوار گر پڑتی ہے آپ کے پاس اسرافیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ نے جو کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اوس کو سنا آپ کے پاس زمین کے جمیع ترانوں کی گنجیوں کے ساتھ جھکو بھیجا ہے اور جھکو یہ امر کیا ہے کہ تھامہ کے پہاڑ یا قوت اور زمر و اور سونا اور چاندی کر کے آپ کے ساتھ چلاؤں جہاں آپ جاویں وہ پہاڑ آپ کے ساتھ رہیں اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو میں کر سکتا ہوں اگر آپ چاہیں تو نبی بادشاہ ہو کر رہیں یا چاہیں تو نبی عبد ہو کر رہیں جبریل علیہ السلام نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں آپ نے تین بار فرمایا کہ میں نبی عبد ہو کر رہنا چاہتا ہوں۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ میرے پاس آسمان سے وہ فرشتہ اور تراجم جیسے پہلے کسی نبی کے پاس وہ نہیں اور ترا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے پاس وہ فرشتہ اور ترے گا وہ فرشتہ اسرافیل علیہ السلام ہیں اوس فرشتہ نے مجھ سے کہا کہ میں آپ کے رب کا رسول ہوں آپ کے پاس آیا ہوں جھکو یہ امر کیا ہے کہ آپ کو اس امر میں اختیار دوں اگر آپ چاہیں تو نبی عبد ہو کر رہیں اور اگر آپ چاہیں تو نبی بادشاہ ہو کر رہیں میں نے جبریل علیہ السلام کی طرف دیکھا اور بخون نے میری طرف یہ اشارہ کیا کہ آپ تواضع کریں اگر میں یہ کہتا کہ میں نبی بادشاہ ہو کر رہوں گا تو پہاڑ سونا ہو کر میری ساتھ چلتے احمد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور ابو نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی گنجیان میرے پاس ایک ابلق گھوڑے پر لائی گئیں اوس گھوڑے کو جبریل علیہ السلام لائے اور سپر سندس کا قطنہ تھا

د قطفہ روئی وار کپڑا

ابن سعد اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے اور نعون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ میرے رب نے میرے سامنے پیش کیا کہ میرے واسطے بطحائی مکہ کو سونا کروے میں نے کہا اے میرے رب یہ نکر و لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھرون اور ایک دن بھوکا رہوں جبوقت میں بھوکا رہوں گا تو تجھے تضرع کروں گا اور تجھ کو یاد کروں گا۔ اور جبوقت پیٹ بھرا ہو گا قیصری حمد کروں گا اور تیرا شکر کروں گا۔

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصاری کی ایک عورت میرے پاس آئی اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا دیکھا جو تہ کی ہوئی ایک عبا تھی وہ دیکھ کر چلی گئی اور اس نے میرے پاس ایک ایسا بچھونا بھیجا جس میں صوف بھرا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس داخل ہوئے اپنے مجھے پوچھا اے عائشہ یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلا فی انصاریہ میرے پاس آئی اور اس نے کچا بچھونا دیکھا وہ چلی گئی اور اس نے میرے پاس یہ بھیج دیا اپنے تین بار فرمایا اسکو پہرو و اور مجھ کو پسندیدہ معلوم ہوا کہ وہ بچھونا میرے گھر میں رہے پھر اپنے فرمایا اسے عائشہ اس بچھونے کو پہرو و قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ اللہ تعالیٰ سونے اور چاندی کے پہاڑوں کو روان کرتا۔

ابن عساکر نے اسحاق بن بشر کے طریق سے جو میر سے اور نعون نے ضحاک سے ضحاک نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فادہ کی عار دلائی اور مشرکین نے کہا کہ اس رسول کو کیا ہو گیا ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازادرون میں پھرتا ہے اس کہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حزین ہوئے آپ کے پاس جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ فرماتا ہے۔ وما ارسلنا قبلاً من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام و یحیشون فی الاسواق پھر آپ نے جنات الجنان کے

اون کے ساتھ نذر کا ایک جامہ وان تھا وہ چپک رہا تھا اور رضوان نے اکر عرض کیا کہ یہ خزاہن و نیا کی کنجیان ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ چاہنے والے کی طور پر دیکھا جبریل علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں سے زمین کی طرف اشارہ کیا کہ آپ تواضع کریں آپ نے فرمایا اے رضوان ان کنجیوں کی مجھ کو حاجت نہیں ہے آپ کو یہ ندا کی گئی کہ آپ اپنی نگاہ اور اڑھا کر دیکھئے اپنے اوپر نگاہ اڑھائی پلاک اپنے دیکھا کہ آسمانوں کے دروازے عرش تک کھول دئے گئے ہین۔ اور جنت عدن ظاہر ہو گئی ہے آپ نے انبیاء کے منازل اور اون کے غرنے دیکھے یکایک اپنے منازل کو دیکھا کہ کل انبیاء کے منازل سے فوق ہین آپ نے فرمایا کہ میں راضی ہو گیا علما یہ گمان کرتے ہین کہ اس آیت کو رضوان نے نازل کیا ہے۔ تبارک الذی ان شارجعل لک خیرا من ذلک آخر آیت تک۔ ابن مساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اسحاق کذاب ہین اور جو یہ ضعیف ہے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی (مسند میں اور ابویعلیٰ نے ابوموسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فواتح الکلم اور جوامع الکلم اور خواتم الکلم مجھ کو عطا کئے گئے ہین۔

احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ابن عمر سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ ہر شے کی کنجیان مجھ کو دی گئی ہین مگر پانچ چیزوں کی نہیں دی گئیں ان اللہ عنده علم الساعة آخر آیت تک۔

احمد اور ابویعلیٰ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی کو ہر شے کی کنجیان دی گئی ہین غیر پانچ چیزوں کے جو اس آیت میں مذکور ہین۔ ان اللہ عنده علم الساعة آخر آیت تک۔

احمد نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہیں بھیجا گیا مگر اوس نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہی اور میں جو ہوں مجھے دجال کے امر میں وہ شے بیان کی گئی ہے جو کسی سے بیان نہیں کی گئی دجال اعور ہے یعنی کانڑا ہے اور تمہارا رب اعور نہیں ہے ۔

فصل بعض علما اس طرف گئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ چیزوں کا بھی علم دیا گیا تھا اور قیامت کے وقت کا علم اور روح کا علم دیا گیا تھا اور آپ کو ان چیزوں کے علم کو چھپانے کے واسطے امر کیا گیا تھا

باب

ابن سبغ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ بھوکے سوتے تھے اور صبح کو کھانا کھائے ہوئے اوٹھتے تھے ۔ اور کوئی شخص نہ تھا جو قوت کے ساتھ آپ پر غالب ہوتا ۔ اور آپ جبوقت طہور کا ارادہ فرماتے اور پانی نہیں پاتے تو آپ اپنی انگشتان مبارک کو پھیلا دیتے تھے آپ کے انگشتان مبارک سے پانی جاری ہو جاتا تھا یہاں تک کہ آپ طہارت کر لیتے تھے اور یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے واسطے محبت اور غلت اور کلام کے درمیان جمع کیا تھا ۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے اوس جگہ کلام کیا ہے کہ جس جگہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی مرسل نبی نہیں گیا تھا ۔ اور یہ امر تھا کہ چلتے وقت آپ کے واسطے زمین لپٹی تھی ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کو شرح صدر ہوا اور آپ کا گناہ ساقط کیا گیا اور آپ کا ذکر بلند کیا گیا آپ کے ذکر کو رفعت یون ہوئی کہ آپ کا اسم مبارک کا اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک کے ساتھ اقتران ہوا اور آپ سے ایسے حال میں مغفرت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا کہ آپ زندہ تھے اور چلتے پھرتے اور صحیح تھے اور آپ حبیب الرحمن ہیں اور اولاد آدم علیہ السلام کے

سرواہین اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم المخلوقین ان صفات سے آپ
باقی انبیاء اور ملائکہ سے افضل ہیں اور آپ کے سامنے اپنی تمام امت پیش کی گئی یہاں تک
کہ اپنے کل امتیوں کو دیکھ لیا اور جو شے آپ کی امت میں ہونے والی تھی یہاں تک
کہ قیامت قائم ہوگی آپ کے سامنے پیش کی گئی اور آپ بسم اللہ اور سورہ فاتحہ اور آیت
الکرسی اور سورہ بقرہ کو خواتیم اور مفصل اور سبع طوال کے ساتھ مختص ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ فرمایا ہے الم نشرح لک صدرک ووضعا عنک وزرک الذی انقض ظہرک ورفعنا
لک ذکرک اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر۔

برآیے نے حیدر سند کے ساتھ ابوہریرہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ میں انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دیا گیا ہوں کسی نبی کو جو مجھ سے پہلے تھا وہ چیزیں عطا نہیں
کی گئیں۔ میرے گلے اور پچھلے گناہ بخشے گئے اور غنیمتیں میرے واسطے حلال ہوئیں۔ اور میری
امت غیر اللام کی گئی۔ اور کل روئے زمین میرے واسطے مسجد و پاک کی گئی۔ اور مجھ کو ثر عطا کی گئی
اور مجھ کو میرے رعب سے نفرت دی گئی۔ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری
جان ہے۔ تمہارا صاحب قیامت کے دن صاحب لوا الحمد ہے اور اوس لوا کے نیچے حضرت آدم
ہوں گے آدم سے کم و بڑ جو لوگ ہیں اونکی کیا حقیقت ہے۔ شیخ غزالدین ابن عبدالسلام نے کہا کہ
کہ آپ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منفرت کی خبر دی اور یہ نقل نہیں کیا گیا کہ
اس خبر کی مثل اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے کسی کو خبر دی ہو بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو
منفرت کی خبر نہیں دی اس پر دلیل انبیاء کا یہ قول ہے کہ موقف میں نفسی نفسی کہیں گے۔ اور ابن کثیر نے
اپنی تفسیر میں آیت فتح کے مقام پر کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوج خصائص
میں سے ہے جن خصائص میں آپ کے سوا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور طبرانی۔ اور بیہقی اور ابونعیم
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے

رب سے ایک سوال کیا اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ خاص اوس سوال کو اللہ تعالیٰ سے
میں نہ کرتا۔ یعنی اپنے رب سے عرض کیا اسے میرے رب مجھے پہلے بہت رسول تھے اور میں
وہ رسول تھا جو مردہ کو زندہ کرتا تھا۔ اور اون میں سے وہ رسول تھا جو ہوا اوس کی مسخر کی گئی تھی
اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ فرمایا الم اجدک یتیمًا فادیتک الم اجدک معنلاً فاهدیتک۔ الم اجدک عالملاً
فانعتیک الم اشرح لک صدرک ووضعت عنک وذکرک الم ارفع لک ذکرک۔ میں نے عرض کی اور
میرے رب بیشک ایسی ہی ہے۔

ابن سعد نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ عقلمن بنان میں تھے میں نے آدمیوں کو
دیکھا کہ وہ اپنے سوار یوں کے جانوروں کو دوڑا رہے ہیں اور ہانکتے ہیں یکایک میں نے سنا وہ
یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور توڑ میں نے اپنی سواری کے جانور کو آدمیوں کے
ساتھ ہانکایا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھونچے یکایک میں نے آپ کو ایسے
حال میں پایا کہ آپ سورہ انا فتحنا لک فتحاً مبیناً پڑھ رہے ہیں جبکہ سورہ فتح کو جبریل علیہ السلام نے نازل
کیا جبریل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں جبکہ جبریل علیہ السلام نے آپ کو
تہنیت دی تو کل مسلمانوں نے آپ کو تہنیت دی ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابویعلیٰ اور ابن جبان
ابو نعیم نے ابو سعید الخدری سے اور بخاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ
کے قول ورفعنا لک ذکرک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے کہا کہ
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو وقت میرا ذکر کیا جاتا ہے میرے ساتھ آپ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے قتادہ سے اس آیت کے معنی میں روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ
آپ کے ذکر کو دنیا اور آخرت میں بلند کیا ہے پس کوئی خطیب اور کوئی کلمہ شہادت پڑھنے والا
اور کوئی نمازی نہیں ہے مگر اشد شہدان لا الہ الا اللہ و اشد شہدان محمد رسول اللہ بکارتا ہے۔
ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ امر آسانی سے جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا جبکہ اوس سے بڑی فرغت پائی تو

میں نے عرض کیا ہے میرے رب مجھ سے پہلے کوئی نبی تھا مگر تو نے اوس کا اکرام کیا تو نے ابراہیم
 علیہ السلام کو خلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو کلیم کیا اور داؤد علیہ السلام کے واسطے پہاڑوں کو
 مسخر کیا اور سلیمان علیہ السلام کے واسطے ہوا و شیاطین کو مسخر کیا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے
 مردوں کو زندہ کیا۔ تو نے میرے لئے کیا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے ان کل چیزوں سے
 افضل جو شے ہے وہ انکو نہیں دے دے کہ میں ذکر نہیں کیا جاتا مگر میرے ساتھ اپکا ذکر
 کیا جاتا ہے۔ اور یہ ہے کہ میں نے اپنی امت کے سینوں کو اناجیل کیا ہے اپنی امت کے
 لوگ قرآن شریف کو ظاہر پڑھتے ہیں اور میں نے اناجیل کسی امت کو نہیں دیں اور میں نے اپنے فرشتوں
 خزانوں میں سے ایک کلمہ آپ کی طرف نازل کیا وہ لاجول ولاقوۃ الا بالہ اللہ ہے اور معراج کی حدیث
 میں جو سابق گزر چکی ہے یہ وار د ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کی شناکی
 اور کہا جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے وہ اللہ تعالیٰ جس نے مجھ کو عالمین اور کائناتوں
 کے واسطے رحمت کر کے بھیجا۔ اور مجھ پر وہ فرقان نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔ اور میری
 امت کو ایسا خیر امت کیا جو آدمیوں کی ہدایت کے واسطے نکالی گئی ہے اور میری امت کو امت
 وسط کیا۔ اور میری امت کو ایسا کیا کہ وہ لوگ آخرین امم اور اولین امم ہیں۔ اور میرے لئے شرح
 صدر کیا۔ اور میرا گناہ معاف کیا۔ اور میرے لئے میرے ذکر کو بلند کیا۔ اور مجھ کو فاتح اور خاتم کیا۔
 یہ حمدیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اس حمد کے سبب سے تم سب انبیاء سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم بڑھ گئے۔ اور اس حدیث میں یہ وار د ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ سے فرمایا کہ آپ
 سوال کیجئے اپنے اللہ تعالیٰ سے کہا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اختیار کیا اور اون کو عظیم ملک
 عطا کیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر تو نے کلام کیا اور تو نے داؤد علیہ السلام کو
 عظیم ملک عطا فرمایا اور اون کے لئے لوہے کو زم کیا اور پہاڑوں کے مسخر کئے اور سلیمان علیہ السلام کو
 عظیم ملک عطا کیا۔ اور انس اور جن اور شیاطین اور ہواؤں کے مسخر کی۔ اور تو نے اون کو ایسا
 ملک عطا کیا کہ اون کے بعد کسی کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ اور تو نے عیسیٰ علیہ السلام کو

تورات اور انجیل تعلیم کی اور اون کو وہ رتبہ دیا کہ اندھے ماورزا اور مبروص کو صحت دیتے تھے اور اون کو اور اون کی مان کو شیطان رحیم سے پناہ میں رکھا شیطان کو اون دونوں پر راستہ نہ تھا یہ سن کر آپ کے رب تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ کو خلیل اختیار کیا ہے اور خلیل تورات میں حبیب الرحمن مکتوب ہے۔ اور آپ کو میں نے کافۃ الناس کی طرف بھیجا۔ اور آپ کی امت کو ایسا کیا کہ وہی لوگ آخرین ہیں اور وہی اولین ہیں۔ اور میں نے آپ کی امت کو ایسا کیا کہ کوئی خطیہ اون کا معاف نہ ہو گا یہاں تک کہ وہ یہ شہادت دین گے کہ آپ میرے عبد اور میرے رسول ہیں۔ اور آپ کو میں نے خلقت میں اول البنین کیا ہے۔ اور لبثت میں اون سے آخر کیا ہے۔ اور آپ کو میں نے سبع المثانی عطا کی ہے اور کسی نبی کو جو آپ سے پہلے تھا وہ عطا نہیں کی۔ اور وہ خزانے جو میرے عرش کے نیچے ہیں آپ کو میں نے اون میں سے سورہ بقرہ کے خواتیم عطا کئے ہیں آپ سے پہلے کسی نبی کو میں نے وہ خواتیم عطا نہیں کئے۔ اور آپ کو میں نے فاتح اور خاتم کیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے مجھ کو چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی ہے۔ میرے دشمنوں کے دلوں میں ایک ہینہ کی فست سے میرا عجب والا ہے۔ اور میرے لئے غنائم حلال ہوئے اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے غنائم حلال نہیں ہوئے۔ اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی۔ اور فوٹح کلام اور جوامع الکلام مجھ کو عطا کئے گئے اور میری امت میرے سامنے پیش کی گئی اور مجھ سے امت کا کوئی تابع اور مبتوع مخفی نہ رہا۔

طبرانی نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آجکی شب اس حجرہ کے پاس میری امت جو اول ہوگی اور جو آخر ہوگی میرے سامنے پیش کی گئی سبیل نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کے سامنے وہ لوگ پیش کئے گئے ہونگے جو پیدا کئے گئے ہیں وہ لوگ کیونکر پیش کئے گئے ہوں گے جو پیدا نہیں کئے گئے آپ نے فرمایا کہ طین میں اون سب کی صورتیں میرے لئے بنائی گئیں تم لوگوں میں سے جو کوئی اپنے

صاحب کو پہچانتا ہے میں اوس سے زیادہ ہر ایک انسان کو پہچانتا ہوں۔
 دارقطنی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر وہ آیت نازل کی گئی جو سلیمان علیہ السلام کے بعد کسی نبی پر
 میرے سوا وہ آیت نازل نہیں کی گئی وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔

ابن مرویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک آیت جو کتاب اللہ سے ہے
 آدمیوں نے اوس کو بھلا دیا وہ آیت سوائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی پر نازل نہیں ہوئی
 مگر یہ کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں جن پر وہ نازل ہوئی ہے وہ آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔
 ابو عبیدہ اور ابن الضریس دونوں نے قرآن شریف کے فضائل میں حضرت علی بن ابی طالب
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تحت عرش جو خزانہ ہے آیت الکرسی اوس خزانہ میں
 تمہارے نبی کو دی گئی ہے اور تمہارے نبی سے پہلے کسی کو آیت الکرسی عطا نہیں کی گئی۔

ابو عبیدہ نے کعب سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار آیتیں
 عطا کی گئی ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کو وہ عطا نہیں کی گئیں وہ آیتیں اللہ مافی السموات و مافی الارض سے
 ختم سورہ بقرہ تک یہ تین آیتیں ہیں اور آیت الکرسی ایک آیت ہے۔

احمد اور طبرانی اور بیہقی نے (ضعیف) میں حذیفہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیتیں سورہ بقرہ کے آخر سے اوس خزانہ سے جو تحت عرش ہے مجھ کو عطا
 کی گئی ہیں مجھ سے پہلے کسی نبی کو وہ آیتیں عطا نہیں کی گئیں۔ اور احمد نے ابو ذر سے اس حدیث کی
 مثل مرغوار روایت کی ہے۔

طبرانی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر کی
 آمن الرسول سے اوس کے خاتمہ تک جو میں ان آیتوں میں مکرر نظر کرو اور ان کے معانی استخراج
 کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں کے سبب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برگزیدہ کیا کہ
 حاکم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ فاتحۃ الكتاب اور سورہ بقرہ کے خواتیم تحت عرش سے مجھکو عطا کئے گئے اور مفصل ناقہ کے طور پر ہے۔

مسلم نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ اٹھو دو نورون کی بشارت ہو اٹھو وہ دو نور دے گئے کہ آپ سے پہلے کسی نبی کو وہ نور نہیں دے گئے وہ دو نور فاتحۃ الكتاب اور سورہ بقرہ کے خواتیم میں۔

بیہقی نے واثلہ بن سفیع سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تورات کی جگہ سب سے طویل مجھکو عطا کئے گئے اور زبور کی جگہ کئی سورتیں اور انجیل کی جگہ مثنائی اور مفصل کے ساتھ مجھکو فضیلت دی گئی ہے۔

ابن جریر اور ابن مروویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولقد اتیناک سبعاً من المثنائی میں روایت کی ہے کہ ہے کہ وہ سب سے طویل ہیں اور وہ کسی کو عطا نہیں کئے گئے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی مین سے دو دے گئے۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے مثنائی اور طویل دے گئے ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کو چبے دے گئے۔

ابن مروویہ نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول سبع من المثنائی میں روایت کی ہے کہ ہے کہ مراد سب سے طویل بنی موسیٰ علیہ السلام کو چبے دی گئے تھے جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے الواح کو ڈال دیا تو دو چلے گئے اور چار باقی رہ گئے۔

ابن مروویہ نے اللہ تعالیٰ کے قول سبع من المثنائی میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ تہارے نبی کے واسطے سب سے مثنائی ذخیرہ کئے گئے اور آپ کے سوا کسی نبی کے واسطے ذخیرہ نہیں کئے گئے۔

بیہقی نے (شعب) میں اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اور موسیٰ علیہ السلام کو

نجوی کرنے والا اختیار کیا۔ اور مجھ کو حبیب اختیار کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ کو میری غرت اور میرے جلال کی قسم ہے کہ میں اپنے خلیل اور اپنے نجوی کرنے والے پر اپنے حبیب کو اختیار کروں گا۔

عبداللہ بن احمد نے (زوائد الزہد) میں اور ابو نعیم نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام صفی اللہ ہیں اور میں اپنے رب کا حبیب ہوں۔

ابو نعیم نے (معرف) میں عبدالرحمن بن غنم سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ہم لوگ مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے یکایک ایک ابن نظر آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ نازل ہوا اور اس نے کہا کہ آپ کی ملاقات کے باب میں اللہ تعالیٰ سے میں ہر شے اذن چاہتا تھا جبکہ اذن کا وقت آگیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اذن دیا کہ میں آپ کو یہ بشارت دوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آپ سے اکرم کوئی نہیں ہے۔

بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کو دن اللہ تعالیٰ کے پاس اکرم الخلق ہوں گے۔ بیہقی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ کے اور انبیاء کے درمیان خطاب میں فرق واقع ہوا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام فرمایا قل لا تتبع الہوی فیضلک عن سبیل اللہ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے فرمایا وما یطعن الہوی ہوا سے اللہ تعالیٰ نے بعد قسم کہانے کے آپ کی تنزیہ کی ہے اور موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے فرمایا ہے فقر رب منکم لما خفتم اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے فرمایا ویکربک الذین کفروا آخر آیت تک اللہ تعالیٰ نے مکہ سے آپ کے خروج اور ہجرت کا احسن

عبادت سے کتنا یہ کیا ہے اور ایسہ ہی اپنے قول میں اخراج کو آپ کے دشمن کی طرف نسبت کیا ہے۔
اور فرمایا ہے اذ اخرجہ الذین کفروا من قرینک الی اخر جنگ اور آپ کو اس مزار سے یا وہیں کیا
جس میں آپ کی ایک نزع ذلت تھی انتہی کلام۔

باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر
جس نے آپؐ کو نبی کیا یہ فرض کیا کہ اپنی سرگوشی کے رو برو صدقہ کو پیش کرے اور انبیاء میں سے
کسی کے واسطے یہ معین نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایھا الذین آمنوا اذنا جیم الرسول ﷺ
بین یدی نبی نبی اکرم صدقہ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی میں روایت
کی ہے کہا ہے کہ مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرنے میں کثرت کیا
یہاں تک سوال کئے کہ آپ پر دشواری ہو گئی اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے نبی سے اس
مشقت کی تخفیف کرے جبکہ وہ ارشاد فرمایا تو کثیر آدمیوں نے بخل کیا اور سوال کرنے سے باز
رہے اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا (آخر آیت تک نازل کیا اور آدمیوں پر نوسیع فرمائی اور پھر
تنگی نہیں کی۔

سعید بن منصور نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سرگوشی کی اس نے ایک دنیا تصدق کی جس شخص نے پہلے یہ کیا وہ حضرت علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ تھے پھر رخصت نازل ہوئی فاذلم ففعلوا و تاب اللہ علیکم۔

باب

ابو نعیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے تمام عالم پر آپ کی طاعت مطلقاً فرض کی ہے اس فرضیت میں نہ کوئی شرط ہے اور نہ کوئی استثناء
فرمایا ہے واما کم الرسول فقد وہ دما تھا کم عہد فانتہوا۔ اور فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
اور اللہ تعالیٰ نے قول اور فعل میں مطلقاً آپ کی پیروی آدمیوں پر واجب کی ہے اس میں کوئی

استثنا نہیں ہے فرمایا ہے لہذا کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور پھر خلیل کی امتدین استثنا کیا اور فرمایا
 لہذا کان لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم یہاں تک کہ فرمایا الا قول ابراہیم لا بیہ۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ
 آپ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اسم مبارک کو اپنے اسم مبارک کے ساتھ اپنی
 کتاب میں اپنی طاعت اور اپنی معصیت اور اپنے فرائض اور اپنے احکام اور اپنے وعدہ اور پھر
 وعید کے ذکر کے وقت از روئے بزرگی اور تعظیم کے قرین کیا اور فرمایا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول۔
 واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مومنین۔ واطیعوا اللہ ورسولہ انما المؤمنون الذین امنوا باللہ ورسولہ۔
 براۃ من اللہ ورسولہ۔ واذان من اللہ ورسولہ۔ استجبوا للہ وللرسول۔ ومن یعص اللہ ورسولہ
 شاقوا اللہ ورسولہ۔ ومن یساق اللہ ورسولہ۔ ومن یجاوہ اللہ ورسولہ۔ ولم یجدوا من دون اللہ
 ولا رسولہ۔ یجاربون اللہ ورسولہ ما حرم اللہ ورسولہ۔ قل الانفال للہ وللرسول۔ فان للہ خمسۃ رسول
 فزوہ الی اللہ والرسول ما اتاہم اللہ ورسولہ۔ سیوتینا اللہ من فضلہ ورسولہ۔ اغناہم اللہ ورسولہ
 من فضلہ کذبوا اللہ ورسولہ۔ انتم اللہ علیہ وانتم علیہ۔

باب

ابن سیع نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ
 سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں آپ کا وصف آپ کے ایک ایک عضو سے کیا ہے اللہ تعالیٰ
 آپ کے وجہ مبارک کے باب میں فرمایا ہے قد نری قلب وجہک فی السماء اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی
 آنکھوں کے باب میں فرمایا ہے لا تمدن عینک اور آپ کی زبان مبارک کے باب میں فرمایا ہے۔
 فانما یرناہ بلسانک اور آپ کے ہاتھ اور گروں مبارک کے باب میں فرمایا ہے ولا تجعل یدک مخلوۃ
 الی عنقک اور آپ کے سینہ اور پشت مبارک کے باب میں فرمایا ہے الم تشرح لک صدوک ووضعتنا
 عنک وزرک الذی انقض ظہرک اور آپ کے قلب شریف کے باب میں فرمایا ہے نزلہ علی قلبک اور
 آپ کے خلق شریف کے باب میں فرمایا ہے وانک لعلی خلق عظیم۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے وہ شے ہے جسکی روایت بزار اور طبرانی
ابن عباس سے کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے چار وزیروں سے مجاہدہ فرمائی ہے دو وزیر اہل آسمان سے ہیں کہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام
ہیں۔ اور دو وزیر اہل زمین سے ہیں کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں وہ حدیث جسکی ابن ماجہ اور ابوالفیض نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی ہے یہ ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت راستہ چلتے تھے تو
آپ کے اصحاب آپ کے آگے چلتے تھے اور آپ کی پشت مبارک ملائکہ کے واسطے چھوڑ دیتے تھے کہ آپ کو
چھبے ملائکہ چلتے تھے وہ حدیث جسکی روایت حاکم اور ابن عساکر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے
کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو سات رفیق عطا کئے گئے
اور مجھ کو چودہ رفیق عطا کئے گئے حضرت علی سے کسی نے پوچھا وہ چودہ رفیق کون لوگ ہیں حضرت
علی نے کہا کہ تین اور حمزہؓ اور میرے دو بیٹے اور جعفرؓ اور عقیلؓ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور مقدادؓ
اور سلمانؓ اور عمارؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ ہیں۔

دارقطنی نے (مؤلف) میں جعفر بن محمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر
اوس نے اپنے بعد ایک وعائے مستجاب اپنے اہل بیت میں چھوڑی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد ہم اہل بیت میں دو مستجاب وعائیں چھوڑی ہیں ایک وعائے ہم اہل بیت کے
شداید کے واسطے ہے۔ اور دوسری وعائے ہماری حاجتوں کے لئے ہے وہ وعائے ہماری شداید کے
لئے ہے یہ ہے یا واپاؑ یا ایلہیؑ یا اباؑ یا حیؑ یا قیومؑ اور وہ وعائے ہماری حاجتوں کے لئے ہے
یہ ہے یا من یغنی من کل شیء ولا یغنی منہ شیء یا اللہ رب محمدؐ اقض عنی الدین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی کنیت کے
ساتھ کنیت حرام ہے اور کہا گیا ہے کہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ نام رکھنا حرام ہے دوسرے
انبیاءؑ یہ امر ثابت نہیں ہوا کہ ان کے نام اور کنیت رکھنے کی حرمت ہو۔

۱۵ اصل کتاب میں
خارج حدیث کا نام
نہیں ہو گیا ہے۔
۱۶ اصل کتاب میں
جگہ خالی ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور نام کو جمع نہ کرو اس لئے کہ میں ابو القاسم ہوں اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں قسمت کرتا ہوں۔
آخر نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ الانصاری سے اونھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری کنیت اور میرا اسم جمع نہ کرو۔

احمد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع میں تشریف رکھتے تھے ایک مرد نے یا ابوالقاسم کہنے پکارا آپ نے اوس کی طرف مڑ کے دیکھا اوس مرد نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا ابوالقاسم آپ سے میری مراد نہیں ہے اپنے فرمایا میری نام پر نام رکھو اور میری کنیت سے کنیت نہ رکھو۔

حاکم نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انصاریں سے ایک مرد کے لڑکا پیدا ہوا اوس نے اوس کا نام محمد رکھا انصاری نے منکر غضب کیا اور انصاری نے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس باب میں حکم چاہیں گے انصاری نے آپ سے اوس کا ذکر کیا اپنے فرمایا انصاری نے اچھا کیا پھر اپنے فرمایا کہ میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ رکھو سوا اس کے نہیں ہے کہ میں قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان قسمت کرتا ہوں۔ امام شافعی رحمہ نے فرمایا ہی کہ کسی کے واسطے سزاوار نہیں ہے کہ ابوالقاسم کنیت رکھے اس میں یہ امر مساوی ہے کہ ابوالقاسم محمد ہو یا محمد ہو۔ امام رافعی رحمہ نے فرمایا ہے کہ ایہہ دین میں سے وہ علماء ہیں جنھوں نے اسم اور کنیت کے درمیان جمع کر کے کوکرا سمیت چل کیا ہے اور تنہا اسم کو یا کنیت کو جائز رکھا ہے یعنی یا کنیت آپ کی رکھی جاوے یا نام رکھا جاوے پھر نام مالک رحمہ اس طرف گئے ہیں کہ آپ کے بعد کنیت رکھنا جائز ہے اس وجہ سے کہ وہ معنی جس سے ایذا آپ کی مفہوم ہوتی ہے آپ کو بعد ذیل ہو گیا ہے اور آپ کی حیات میں وہ معنی مروج تھا کہ اگر کوئی شخص ابوالقاسم کسی کی کنیت رکھ کر پکارتا تو اس گمان سے کہ آپ کو پکارا ہے آپ متوجہ ہونے اور فی نفسہ دوسرے شخص کو اوس نے

پکارا ہوتا تو یہ ہر ایک ایذا کا باعث تھا آپ کی کنیت رکھنے سے ہنسی آپ کی حیات کے ساتھ مختص تھی جو حدیث میں وارد ہوئی ہے۔ اور شیخ سراج الدین ابن الملحق کی (خصایص) میں ہے کہ دوسرے علماء اس مذہب سے علیحدہ اور اکیلے ہو گئے ہیں اور سب نے منع کیا ہے کہ آپ کے نام کے ساتھ نام نہ رکھا جائے ایسی حالت میں کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ آپ کی کنیت کے ساتھ کسی کی کنیت رکھی جاوے اسکو شیخ زکی الدین المنذری نے حکایت کیا ہے شیخ جلال الدین فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ ابن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن خرم سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر ایک لڑکے کو جب کا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کے ساتھ تھا جمع کیا اور اون کو ایک مکان میں داخل کیا کہ اون کے ناموں کو تغیر کر دین اون لڑکوں کے باپ سنکر آئے اور انھوں نے یہ شہادت پیش کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام لڑکوں کا نام اپنے نام پر رکھا ہے حضرت عمر نے اون کو چھوڑ دیا ابوبکر نے کہا ہے کہ اون لڑکوں میں میرا باپ بھی تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس اختصاص میں ہے آپ کا نام کے ساتھ نام رکھنے میں فضیلت ہو اور اوس نام کی توقیر اور اوس کی تعظیم اور احترام واجب ہے بڑا آرا اور ابن عدی اور ابویلی اور حاکم نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی اولاد کا نام محمد رکھتے ہو اور پھر اون کو لعنت کرتے ہو۔

بڑا لے ابورافع سے روایت کی ہے ابورافع نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو وقت تم لوگ کسی کا نام محمد رکھو تو اوس کو نہ مارو اور اوس کو محروم نہ کرو۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے تین لڑکے پیدا ہوئے اور اوس نے اون تین میں سے ایک کا نام بھی محمد نہیں رکھا تحقیق وہ جاہل رہا اور طبرانی نے اسی کی مثل وائیک کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن ابی عاصم نے ابن ابی ذریک کے طریق سے جہم بن عثمان سے اور بخون نے ابن جشیب سے اور بخون نے اپنے باپ سے اور بخون نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ جو شخص میرے نام کے ساتھ نام رکھے گا وہ میری ایسی برکت کی امید رکھے جو اس پر وہ برکت بھونچتی رہے گی اور وہ برکت روز قیامت تک چلی جائے گی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ یہ جائز ہے کہ آپ کی قسم اللہ تعالیٰ کو دیا جائے

بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور بیہقی نے (دلائل اور دعوات) میں روایت کی ہے اور اس حدیث کے صحیح کہا ہے۔ اور ابو نعیم نے (معرفۃ) میں عثمان بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک نابینا مرد بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھ کو عافیت دے آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو اس امر کو آخرت پر رکھ اور اگر تو چاہتا ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں اور اس نے عرض کی اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی آپ نے امر فرمایا کہ وضو کرے اور اچھے طور سے وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور اس دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہم انی اسالک و اتوجہ الیک بنیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الرحۃ یا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی بذہ فیضیہالی اللہم شفعی جیسے ارشاد ہوا تھا اور اس مرد نے کیا وہ ایسا حال میں کھڑا ہوا کہ بینا ہو گیا تھا۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے (معرفۃ) میں ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد حضرت عثمان بن عفان کے پاس کسی حاجت سے آتا جاتا تھا اور حضرت عثمان اس کی طرف التفات نہیں کرتے تھے اور اس کی حاجت پر نظر نہیں کرتے تھے اور اس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور ان سے اس کی شکایت کی عثمان بن حنیف نے اس سے کہا کہ وضو کر لو ٹالاؤ اور وضو کرو پھر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا پڑھو اللہم انی اسالک و اتوجہ

ایک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی الرحمۃ یا محمد انی التوجہ بک الی ربی فیقضی لی حاجتی اور اس وقت
 تم اپنی حاجت کو ذکر کرو پھر تم جاؤ یہاں تک کہ میں جاؤں یہ سن کر وہ گیا اور جیسے عثمان بن حنیف نے
 کہا تھا اوس نے کیا پھر وہ حضرت عثمان بن عفان کے دروازہ پر آیا اور بان آیا اور اوس نے
 اوس کو روکا ہاتھ پکڑا اور اوس کو حضرت عثمان کے پاس داخل کیا حضرت عثمان نے اپنے ساتھ
 اوس کو اپنے پیچھے بٹھلایا اور اوس سے کہا تیری جو حاجت ہے میں اوس میں غور کرتا ہوں پھر وہ
 مرد حضرت عثمان کے پاس سے نکلا اور اوس نے عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور کہا
 جزاک اللہ غیر حضرت عثمان میری حاجت پر نظر نہیں کرتے تھے اور نہ میری طرف التفات
 کرتے تھے یہاں تک نوبت آئی کہ میں نے اوس سے کلام کیا عثمان بن حنیف نے سن کر کہا تم نے
 حضرت عثمان سے کیا کلام کیا ہے ولیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں دیکھا
 کہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اوس نے اپنی بصر کے جاتے رہنے کی شکایت کی آپ نے اوس کو دیکھا
 کیا تو صبر کر سکتا ہے اوس نابینا نے عرض کی یا رسول اللہ میرا کوئی رہبر نہیں ہے مجھ پر یہ امر
 دشوار ہے آپ نے اوس سے فرمایا کہ وضو کا لوٹا لاؤ اور وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھو پھر یہ دعا
 مانگو۔ اللہم انی اسألك والتوجه الیک بنبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنی الرحمۃ یا محمد انی التوجہ بک الی
 ربی فنجلی لی عن بصری اللہم شففعنی فی نفسی۔ عثمان نے کہا واللہ ہم لوگ آپس میں سے ابھی جدا
 نہیں ہوئے تھے یہاں تک کہ وہ نابینا مرد داخل ہوا وہ ایسا صحیح تھا گویا اوس کو کچھ ضرر نہ تھا۔
 شیخ عزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ یہ سزاوار ہے کہ یہ امر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخصوص
 ہو اس لئے کہ آپ اولاد آدم علیہ السلام کے سردار ہیں اور بغیر آپ کے اور انبیاء اور ملائکہ اور اولیاء
 میں سے جو لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کو اون کی قسم تو عجاوبے اس لئے کہ وہ آپ کے درجہ میں نہیں ہیں
 اور یہ سزاوار ہے کہ یہ خصوصیت اون خصائص میں سے جن کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم مخصوص ہیں آپ کے علوی درجہ اور مرتبہ پر تہیہ ہو۔

باب

لکھنؤ
 ایک نسخہ
 ایک نسخہ
 ایک نسخہ

ماوردی نے اپنی (تفسیر) میں کہا ہے کہ ابن ابی ہریرہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ شان ہے کہ آپ پر خطا کا اطلاق جایز نہیں ہے اور آپ کے سوا جو انبیاء سے ہیں اور ان پر خطا کا اطلاق جایز ہے اس لئے کہ آپ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہے جو آپ کی خطا کو جائز بخلاف اور انبیاء علیہم السلام کے کہ ان کی خطا دوسرے انبیاء جان سکتے تھے اس واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو خطا سے بچایا اور د امام شافعیؒ نے کہا ہے کہ حق یہ امر ہے کہ آپ کے اجتہاد و خطائے حق یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہر ایک صاحبِ خرد میں اور آپ کی ازواجِ مطہرات کو تمام نساءِ عالمین پر فضیلت ہے اور آپ کی ازواج کا ثواب اور عقاب المضاعف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا نساء النبی لستن کا حد من النساء اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا نساء النبی من یا سع منکن دوایتین۔

ترندی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کل عورتوں کی خیر مریم علیہا السلام ہیں اور کل عورتوں کی خیر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں۔

حادث بن ابی اسامہ نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مریم علیہا السلام اپنے نساءِ عالم کی خیر ہیں اور فاطمہ اپنے نساءِ عالم کی خیر ہیں۔ ابو نعیم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت فاطمہ سید النساء اہل جنت کی ہیں۔

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور متھون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے فاطمہ اللہ تعالیٰ تمہارے غضب کے سبب سے غضب کرتا ہے اور تمہاری خوشنودی کے سبب سے خوشنود ہوتا ہے۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فاطمہ نے اپنی فرج کو پارسانی سے رکھا اللہ تعالیٰ نے اون کو اور اون کی فریت کو آتش و وزخ پر حرام کیا ابن حجر نے کہا ہے کہ جس حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ آپ کی بنات کو آپ کی ازواج مطہرات پر تفضیل ہے وہ وہ حدیث ہے جسکی ابو یعلیٰ نے ابن عمر سے روایت کی ہے ابن عمر نے کہا کہ عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حفصہ عثمان سے اچھے کے ساتھ بیاہ کیا اور عثمان نے حفصہ سے اچھی کے ساتھ بیاہ کیا یعنی عثمان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے میں حفصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ہوئیں اور حفصہ سے رسول اللہ صاحب کی صاحبزادی اچھی ہیں وہ عثمان کی بی بی ہوئیں۔

طبرانی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چار گروہ ایسے ہیں جن کو دوبارہ جردیا جائے گا ایک گروہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے آخر حدیث تک علمائے کہا ہے کہ دوبارہ جرد آخرت میں ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک جرد دنیا میں ہے اور دوسرا جرد آخرت میں ہوگا۔ اور علمائے عذاب کے المضاعف ہونے میں اختلاف کیا ہے کہا گیا کہ ایک عذاب دنیا میں ہے اور ایک عذاب آخرت میں اور آپ کی ازواج کے سوا جو قوت کوئی دنیا میں عقوبت دیا جاوے گا تو آخرت میں عذاب نہ دیا جاوے گا اس لئے کہ حد و گناہ کے کفارات ہیں اور مقاتل نے کہا ہے کہ دنیا میں دو حدین ہیں۔ سعید بن جبیر نے کہا ہے ایسے شخص ازواج نبی کو قذف کرے گا دنیا میں اسکو عذاب المضاعف ہے قذف کی حد میں ایک سو ساٹھ ورہ اسکو مار دیا جائے گا اور شغائے قاضی عیاض میں بعض امید سے روایت ہے کہ یہ امر نبی حد قذف سوا حضرت عائشہ کے خاص ہے حضرت عائشہ کا قذف کرنے والا قتل کیا جاوے گا۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ شخص جو آپ کی باقی ازواج میں سے ایک کو بھی قذف کرے گا وہ قتل کیا جاوے گا۔ صاحب تلخیص نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَنْ اُنْزِلَ لِحَبْطِ عَمَلِكِ اور آپ کے غیر کا عمل باطل ہوگا مگر کفر پر موت کے ساتھ اور فحشا میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے باب میں فرمایا لَقَدْ كُنتَ تَرَكُنَ الْيَهُودَ آخِرَ آيَاتِهِمْ تَمَكٌ۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خصوصیت میں ہے کہ آپ کو اصحاب کے سوائے انبیاء کے عالمین پر فضیل ہے

ابن جریر نے (کتاب السنۃ) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو سوا مرسلین اور انبیاء کے جمیع عالمین سے برگزیدہ کیا ہے اور میرے اصحاب میں سے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین برگزیدہ کیا ہے اور ان کو میرے اصحاب میں خیر کیا ہے اور میرے اصحاب میں کل خیر میں اور میری امت کو کل امتوں سے برگزیدہ کیا ہے اور میری امت میں سے چار فرقوں کو چلے پھلا اور دوسرا اور تیسرا قرن پے درپے ہے یا متفرق ہے اور چوتھا فرقہ ہے دینی اکیلا ہے (جہو) کہا ہے کہ صحابہ میں سے ہر ایک اس ہر ایک سے افضل ہے جو اس کے بعد ہے اگرچہ اس بعد والے نے علم اور عمل میں ترقی کی ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے دو شہروں کو باقی شہروں پر فضیلت ہے اور اس امر کے ساتھ آپ کو خصوصیت ہے کہ وہ جبال اور طاعون اور وولون شہروں میں داخل نہ ہوگا۔ اور آپ کو اس امر کے ساتھ خصوصیت ہے کہ آپ کی مسجد کو باقی مسجدوں پر فضیلت ہے اور اس امر کیساتھ آپ کو خصوصیت ہے کہ جس جگہ میں آپ دفن ہوئے ہیں وہ جگہ کعبہ اور ربیعہ سے افضل ہے۔

احمد نے عبد اللہ بن الزبیر سے روایت کی ہے کہ آپ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز اور ہزار نمازوں سے جو اس کے غیر مسجد میں پڑھی جاوے افضل ہے مگر مسجد حرام کہ وہ مستثنیٰ ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز اس نماز سے جو میری اس مسجد میں

پڑھی جاوے سونازون سے افضل ہے۔

ترمذی نے عبد اللہ بن عدی سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اسے کہ واللہ تو اللہ تعالیٰ کے نہروں میں اچھا نہر ہے اور جو زمین کہ اللہ تعالیٰ کو دوست ہے تو اس
اللہ تعالیٰ کو زیادہ دوست ہے۔

حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا کی
اسے میرے اللہ تعالیٰ تو نے مجھ کو ایسی جگہ سے نکالا جو مجھ کو زیادہ دوست تھی جگہوں میں جو جگہ اچھی ہے
وہاں تو مجھ کو مسکن دے۔

احمد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
مکہ منکرہ اور مدینہ منورہ کو ملا مکہ دھانپے ہوئے ہیں اور ان کے ہر ایک نقب پر ایک خرقتہ ہے مدینہ اور مکہ
میں طاعون اور وحال داخل نہ ہوگا۔ علمائے کہا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان تفضیل میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے محل خلاف ہے آپ کی قبر شریف بالاجماع خیر البقاع ہے بلکہ کعبہ سے افضل
بلکہ ابن عقیل جبل نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی قبر شریف عرش سے افضل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی نہر بیت
غنیتمین حلال ہوئیں اور کل رومی زمین مسجد کی گئی اور مٹی طاہر کی گئی اور وہ بعض وضو کو
تیمم سے دو قولوں میں سے ایک قول ہے۔

یہ تین چیزیں غنائم کا حلال ہونا اور زمین کا مسجد ہونا۔ مٹی کا طاہر ہونا متعدد احادیث میں آئے ہیں
اور ان شمار میں جو تک ذکر کے باب میں آئے انچلے ہیں کہ نذرات اور انجیل میں آچا ذکر ہے ان
جیردن کا ذکر کیا گیا ہے

فہرانی نے ابو الدرداء سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچوں
کے ساتھ مجھ کی امت کی گئی ہے میں اور میری امت نماز میں صغین باندھتے ہیں جیسے ملائکہ صغین

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دوست ہے تو اس کو زیادہ دوست ہے۔

باندھتے ہیں۔ اور مٹی میرے واسطے وضو کی گئی اور کل زمین میرے لئے مسجد کی گئی۔ اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں۔ حلیمی نے کہا ہے کہ استدلال کیا جاتا ہے کہ وضو اس امت کے خصائص سے ہے اور حدیث کے ساتھ استدلال کیا جاتا ہے کہ جو صحیحین میں ہے کہ میری امت قیامت کے دن ایسے حال میں بلائی جاوے گی کہ وضو کے آثار سے اون کی پیشانی میں اور ہاتھ پاؤں روغن ہون گئے یہ قول حلیمی کا یوں رو کیا گیا ہے کہ وہ امر جس کے ساتھ غزوہ و تخیل مختص ہے وہ اصل وضو نہیں ہے اصل وضو کیونکر ہو گا حال یہ ہے کہ حدیث میں یہ وارد ہے کہ یہ میرا وضو ہے اور ان انبیاء کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ اس رو کا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بر تقدیر ثبوت اس حدیث کے یہ حدیث احتمال رکھتی ہے کہ وضو انبیاء علیہم السلام کے خصائص میں سے ہونہ انبیاء کی امتوں کے واسطے مگر اس امت کے خصائص میں سے وضو ہو۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ اس احتمال کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو آگے اس باب میں آچکی ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے اور آپ کی امت کی صفت میں ہے کہ اپنے ہاتھوں اور پیروں کا وضو کریں گے۔ اس حدیث کو ابو نعیم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور دارقطنی کعب الاحبار سے ابو یوسف نے روایت وہب سے کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر یہ فرض کیا گیا ہے کہ ہر ایک نماز میں چہارت کریں جیسے کہ انبیاء پر فرض کیا گیا تھا پھر بیٹے دیکھا کہ طبرانی نے (داوسط) میں اس سند سے کہ حسین ابن حبیب نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا پانی مانگا پھر ایک ایک عضو کو دھویا اور اپنے فرمایا کہ یہ وہ وضو ہے کہ اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں کرتا ہے مگر اس کے ساتھ پھر اپنے ہر ایک عضو کو دو دو بار دھویا اور فرمایا کہ جو امتیں تم سے پہلے تھیں یہ اون کا وضو ہے پھر اپنے ہر ایک عضو کو تین تین بار دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا وضو ہے اور ان انبیاء کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے اس حدیث میں اس امر کی تصریح ہے کہ وضو عام سابقہ کی واسطے تھا پھر اس میں ہمارے لئے اون سے خصوصیت ہے اور خصوصیت وضو میں ہر ایک عضو کا تین تین بار دھونا ہے جیسے کہ انبیاء کی واسطے تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ پانچ وقتوں کی نمازیں آپ کے واسطے جمع ہوئیں اور کسی کے لئے جمع نہیں ہوئیں اور اس خصوصیت میں ہے کہ اول آپنے عشا کی نماز پڑھی ہے اور آپسے پہلے کسی نبی نے عشا کی نماز نہیں پڑھی۔

طحاوی نے عبد اللہ بن محمد بن عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی فجر کا وقت تھا اور تم نے دو رکعتیں پڑھیں پس صبح کی نماز ہو گئی اور اسحاق علیہ السلام کا ظہر کے وقت فدیہ دیا گیا ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں پس ظہر کی نماز ہو گئی اور عزیر علیہ السلام وفا کے بعد اٹھائے گئے اور ان سے پوچھا گیا کہ بشت اور بخون نے جواب دیا یو ما اور سوت اور بخون نے آفتاب کو دیکھا کہا اور بعض یوم اور بخون نے چار رکعتیں پڑھیں پس عصر کی نماز ہو گئی اور داؤد علیہ السلام کی مغفرت مغرب کے وقت کی گئی اور بخون نے چار رکعتیں پڑھیں مشقت سے تھک گئے تیسری رکعت میں بیٹھ گئے پس مغرب کی نماز تین رکعتیں ہو گئیں اور اولی جس شخص نے آخر عشا کی نماز پڑھی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں۔

بخاری نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشا میں دیر کی یہاں تک کہ ادھی رات ہو گئی پھر آپ مکان سے باہر تشریف لائے جبکہ آپنے اپنی نماز ادا کر لی جو لوگ آپکے پاس حاضر ہوئے تھے اور ان سے آپنے فرمایا کہ تمکو بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت تمپر ہے وہ نعمت یہ ہے کہ تمہارے سوا کوئی شخص نہیں ہے کہ اس گھڑی نماز پڑھے یا آپنے یہ فرمایا اس گھڑی میں تمہارے سوا کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

احمد اور نسائی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز عشا میں تاخیر کی پھر آپ مکان سے مسجد کی طرف تشریف لائے یکایک آدمیوں کو ایسے حال میں پایا کہ نماز کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا تم سب نماز کرو سو ان اہل دیار میں

کوئی شخص نہیں ہے کہ اس گہری اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہو۔

آبوداؤد نے اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات صلوٰۃ عتمہ یعنی عشا میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ گمان کرنے والے نے یہ گمان کیا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں پھر آپ مکان سے باہر آئے اور اپنے فرمایا کہ اس نماز میں تم لوگ تاخیر کرو اسلئے کہ اس نماز کو سب تم لوگ تمہیں فیضیت دے گئے ہو اور یہ نماز تم سے پہلے کسی امت نے نہیں پڑھی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ اور آئین کہنے اور روستے بقبلہ ہونے نماز میں اور صف باندھنے میں جیسے ملائکہ صف باندھتے ہیں اور تحیہ سلام کے ساتھ مخصوص ہیں۔

مسلم نے حذیفہ اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہم سے پہلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو جمعہ سے گمراہ کیا یہود کے واسطے روزِ شنبہ تھا انصاری کیوں واسطے روزِ یکشنبہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو لایا اور ہم کو اس نے جمعہ کے واسطے ہدایت کی اور جمعہ اور شنبہ اور یکشنبہ کو پیدا کیا اور اسی طور سے وہ لوگ روزِ قیامت میں ہمارے تابع ہوں گے۔ ہم لوگ اہل دنیا سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن اہل دنیا سے اول ہیں تمام خلائق سے پہلے ان کے واسطے حکم الہی جاری کروایا گیا ہے۔

ابن عساکر نے ربیع بن انس کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے جو باتیں علمائے بنی اسرائیل سے سنیں ان پر ان کے باب میں ہم سے یوں ذکر کیا گیا کہ یحییٰ بن زکریا علیہما الصلوٰۃ والسلام پانچ کلمات کے ساتھ بھیجے گئے تھے جو شخص نے ان کے وقت تک ان کلمات کے ساتھ عمل کرنا قیامت کے دن اس سے حساب نہ ہوتا۔ ایک یہ کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کریں

دوسرے نماز پڑھیں تیسرے صدقہ دین چوتھے روزہ رکھیں پانچویں اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ پانچوں عطا کیں اور ان کے ساتھ پانچ چیزیں دوسری زیادہ عطا کیں ایک جمعہ دوسرے جمعہ تیسرے طاعت چوتھے ہجرت پانچویں جہاد۔

آحمد نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کسی شے پر ہم سے حسد نہ کریں گے جیسے انھوں نے جمعہ ہم سے حسد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کی ہدایت کی اور وہ لوگ جمعہ سے گمراہ رہے اور اس فہم پر ہم سے وہ لوگ حسد کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جمعہ کو اس کی ہدایت کی اور وہ اس سے گمراہ رہے اور وہ لوگ ہم سے اس قول پر شک کریں گے کہ ہم امام نے پیچھے آہیں کہیں گے۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے کسی شے پر تم سے حسد نہیں کیا جتنا حسد سلام اور آمین کہنے پر کیا ہے۔

طبرانی نے (وسط) میں معاذ بن جبل سے یوں روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے مسلمانوں سے ان تین چیزوں سے کسی افضل چیز پر حسد نہیں کیا ایک رسول سلام دوسرے اقامت صفوف اور تیسرے امام کے پیچھے فرض نماز میں الحمد کے بعد جو آمین کہتے ہیں۔

حارث بن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں انس سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں مجھ کو عطا کی گئی ہیں۔ صفوں میں نماز مجھ کو عطا کی گئی ہے اور سلام مجھ کو عطا کیا گیا ہے سلام اہل جنت کا تحیہ ہے اور آمین مجھ کو عطا کی گئی ہے اور جو لوگ تم سے پہلے تھے کسی کو آمین عطا نہیں کی گئی مگر یہ ہے کہ ہارون علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آمین عطا کی ہو اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام دعائیں لگتے تھے اور ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور ابوالنعمین نے حدیث سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو تین چیزوں سے آدمیوں پر فضیلت دی گئی ہے کل زمین ہمارے واسطے مسکن بنا کر دی گئی ہے زمین کی مٹی ہمارے لئے رکھ کر دی گئی ہے اور ہماری

صفین ملائکہ کی صفوں کی مثل کی گئی ہیں اور وہ یمنین جو آخر سورہ بقرہ کے بین اوس خزانہ سے
مجھکو دی گئی ہیں جو تحت عرش ہے مجھے پہلے کسی کو اوس خزانہ سے نہیں عطا کی گئیں اور نہ
میرے بعد کسی کو عطا کی جاوین۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان و اقامت کیسے مختص ہیں

سعید بن منصور نے ابو عمیر بن انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میرے چچے انصار میں سے
تھے اونھوں نے مجھکو خبر دی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کیواسطے اہتمام فرمایا کہ آپ
آویہون کر کیونکر نماز کے لئے جمع کریں آپ سے کسی نے کہا کہ حضور نماز کے وقت ایک جھنڈا کھڑا
کیجئے آپکو یہ بات پسند آئی پھر آپ سے کسی نے بوق کو ذکر کیا یہ بھی آپکو پسند نہ ہوا۔ اور
آپنے فرمایا کہ بوق یہود کے امر سے ہے پھر آپسے آویہون نے ناؤس کو ذکر کیا یہ بھی آپکو پسند نہ
ہوئے۔ معلوم نہ ہوا آپنے فرمایا کہ بولندہ کے امر سے ہے عبد اللہ بن زید آپکے پاس سے ایسے
حال میں پلٹے کہ وہ اس امر کا اہتمام کر رہے تھے اون کے خواب میں اذان دکھائی گئی۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز میں رکوع کے ساتھ اور نماز میں جماعت کے ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے اللہ تعالیٰ کے قول وارکعوا مع الراکعین میں یہ ذکر کیا ہے کہ رکوع کی
مشروعیت نماز میں اس ملت کے ساتھ خاص ہے۔ اور بنی اسرائیل کی نماز میں رکوع نہیں ہے
اسواسطے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے ساتھ رکوع کو
امر فرمایا ہے۔ شیخ جلال الدین رح فرماتے ہیں میں یہ کہتا ہوں کہ رکوع کے لئے اوس حدیث کے
ساتھ استدلال کیا جاتا ہے جس کو بزار نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
روایت کیا ہے کہا ہے کہ وہ پہلی نماز میں ہم نے رکوع کیا ہے عصر کی نماز ہے میں نے پوچھا،

یہ کیا ہے اپنے فرمایا کہ اس کے ساتھ جھکوا کر کیا گیا ہے اور اسند لال کی وجہ یہ ہے کہ اپنے اس کے قبل ظہر کی نماز پڑھی اور قبل فرض ہونے نماز پنجگانہ کے اپنے قیام اللیل میں نماز پڑھی اور اس کے بعد بھی پڑھی سابقہ نماز کا بلا رکوع کے ہونا اس امر کا قرینہ ہے کہ اہم سابقہ کی نماز کوئی تعالیٰ تھی اور ابن فرشتہ نے (شرح صحیحین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول میں ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا اور ہمارے قبلہ کے طرف منہ کرے گا وہ ہم لوگوں میں سے ہے اپنے اپنے قول (ہماری نماز سے) اور اس نماز سے ارادہ فرمایا ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جاوے اس لئے کہ وہ نماز جو تنہا پڑھی جائے وہ اون لوگوں میں موجود تھی جو ہم سے پہلے تھے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم ربنا لک الحمد کہنے کے ساتھ مختص ہیں۔

بیہقی نے اپنی (سنن) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود نے ہم سے کسی شخص پر وہ حسد نہیں کیا جو حسد کہ تین چیزوں پر کیا ہے ایک سلام کرنے پر دوسرے آمین کہنے پر تیسرے اللہم ربنا لک الحمد کہنے پر۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نعلین پہنکر نماز پڑھنے میں آپ کو خصوصیت تھی۔

سعید بن منصور نے شداد بن اوس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی نعلینوں میں نماز پڑھو اور یہو کے ساتھ تشبہ نہ کرو اور اس حدیث کی روایت ابو داؤد نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں اس لفظ سے کی ہے کہ یہود کی مخالفت کرو اس لئے کہ یہود اپنے موزوں اور نعلینوں میں نماز نہیں پڑھتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ محراب میں نماز پڑھنا آپ کے لئے مکروہ تھا اور جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے وہ محراب میں نماز پڑھتے تھے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فتاوتہ الملائکۃ وہو قائم یصلی فی المحراب ۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں ابو موسیٰ المجہنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ خیر کے ساتھ رہے گی جب تک کہ وہ اپنی مسجدوں کو مذاہج نہ بنائیں گے جیسے کہ لغارے نے مسجدوں میں مذاہج بنائے ہیں ۔

ابن ابی شیبہ نے عبید بن ابی جعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب یہ کہتے تھے کہ قیامت کے علامتوں میں یہ امر ہے کہ مسجدوں میں مذاہج اختیار کئے جائیں گے یعنی مسجدوں میں طاق بنا دیں گے ۔

ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ان محرابوں سے ڈرو اور اپنے آپ کو بچاؤ ۔

ابن ابی شیبہ نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ قیامت کے نشانیوں میں سے یہ امر ہے کہ مسجدوں میں مذاہج بنائے جائیں گے ۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نماز کو طاق مسجد میں مکروہ سمجھا ہے اور اسی حدیث کی مثل حسن اور ابراہیم النخعی اور سالم بن ابی الجعد اور ابی خالد الوائلی سے روایت کی ہے ۔

طبرانی نے اور بیہقی نے اپنے (سنن) میں ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ ان مذاہج یعنی محرابوں سے بچو ۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاحول ولا قوۃ اور بوقت مصیبت انا للہ وانا الیہ راجعون اور تکبیر یعنی اللہ اکبر قتل صلوۃ میں کہنے کے ساتھ مختص میں لاحول ولا قوۃ کہنے کی حدیث باب شرح صد اور رفع ذکر میں آگے پہلی ہے اور طبرانی نے ابن عباس سے

روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ وہ شے کسی کو اور امتوں میں سے نہیں عطا کی گئی وہ شے یہ ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

عبدالرزاق نے اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سمیع بن جبیر سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

عبدالرزاق نے (مصنف) میں روایت کی ہے کہ ہجو عمر نے ابان سے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں ابو العالیہ سے روایت کی ہے اور اس سے کسی نے سوال کیا کہ انبیاء علیہم السلام کس چیز کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے کہا کہ توحید اور تسبیح اور تہلیل کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ استغفار پڑھنے سے بخشے جاتے ہیں اور گناہ کی مذمت اور ان کے واسطے توبہ ہے اور وہ لوگ صدقات اسپنہ بیٹیوں میں کہا وین گے اور ان صدقات پر ان کو ثواب دیا جاوے گا۔ اور دنیا میں ان کے ثواب کے لئے تعجیل ہوگی باوجودیکہ ان کے لئے آخرت میں ثواب کا ذخیرہ ہوگا۔ اور جو عا مانگین گے ان کے لئے قبولیت ہوگی۔

اکثر ان خصال کی حدیثیں اس باب میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہیں اور فرمائی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کو وہ شے عطا کی گئی ہے کہ مصیبت کے وقت وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔

وامع جبکہ اور اس امت سے فرمایا اجعل علیکم فی الدین من حرج اور فرمایا لکونوا مشہدا علی الناس اور فرمایا ادعونی استجب لکم۔

نسائی اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے ابوہریرہ سے اللہ تعالیٰ کے قول واکنت بجانب الطور اذنا وینامین روایت کی ہے کہا ہے کہ امت محمدیہ کے لوگ یہ مذاکے گئے یا امت محمدیہ استجبت لکم قبل ان تدعونی واعطیتکم قبل ان تسألونی۔

ابونعیم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول واکنت بجانب الطور اذنا وینامین کو پوچھا کیا مذاقی اور رحمت کیا تھی آپ نے فرمایا وہ کتاب تھی جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے لکھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مذاکی یا امت محمدیہ رحمتی غنصی اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی فمن یقنی منکم یشہدان لا الہ الا اللہ وان محمدًا عبدی ورسولی اوخلتہ الجنة۔

احمد اور حاکم نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مذمت تو یہ ہے۔ بعض علمائے کہا ہے کہ مذمت کا تو یہ ہونا اس امت کے خصائص میں سے ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساعت اجابت اور لیلة القدر اور شہر رمضان کے ساتھ اور اون پانچ خصلتوں کے ساتھ کہ جنہیں کفارہ ہے اور عید اضحیٰ اور نحر کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے فرج تھا اور لحد کے ساتھ اختصاص تھا اور اہل کتاب کے لئے شق تھا۔ اور حج اور تعجیل افطار اور اکل اور شرب اور فجر تک اباحت جماع کے ساتھ اختصاص تھا اور یوم عرفہ کے ساتھ اختصاص تھا اسکو امام قونوی نے شرح التعریف میں ذکر کیا ہے۔ اور یوم عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ ہے اسکو ساتھ آپکو اختصاص تھا۔ نووی نے (شرح المہذب) میں کہا ہے کہ لیلة القدر اس امت کے ساتھ مختص ہو لیلة القدر کا

اللہ تعالیٰ نے شرف دیا وہ کیا ہے لیلۃ القدر جو لوگ کہ ہم سے پہلے تھے اون کے لئے نہیں تھی امام مالک رحمہ اللہ نے (موطائین) کہا ہے مجھ کو یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آومیون کی عمرین اون سے قبل دکھائی گئیں یا جب اللہ تعالیٰ نے چاہا دکھایا گویا آپ نے یہ دیکھا کہ لڑکی امت کی عمروں میں اون تھی کی ہے کہ اون کو سوا جزا ستین ہین وہ اپنے طول عمر میں عمل کو بچھونچے ہین کیونکہ لوگ اون کے اوس عمل کو نہ بچھونچینگے سو اللہ تعالیٰ نے آپ کو لیلۃ القدر عطا کی جو ہزار مہینوں سے اچھی ہے اور اس کے بہت سے شواہد ہین جنکو میں نے تفسیر مسند میں بیان کیا ہے۔

ویکی نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو لیلۃ القدر عطا فرمائی اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے اون کو لیلۃ القدر عطا نہیں کی۔

آبن جریر نے عطا سے اللہ تعالیٰ کے قول کتب علیکم الصیام کہا کتب علی الذین من قبلكم لعلمکم متقون ایام معد ووات میں روایت کی ہے کہا ہے کہ ہر مہینہ میں تین دن کا روزہ تہیر فرض کیا گیا ہے اور اس سے پہلے آومیون کا روزہ تھا پھر اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ فرض کیا۔

آبن جریر نے سدی سے اللہ تعالیٰ کے قول کما کتب علی الذین من قبلكم میں روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے پہلے تھے نصاریٰ ہین کہ اون پر رمضان فرض کیا گیا تھا۔ اور اون پر یہ فرض کیا گیا تھا کہ سونے کے بعد نہ پمیں اور نہ کھائیں اور رمضان کے مہینہ میں وہ اپنی عورتوں سے محبت نہ کریں سوان احکام سے نصاریٰ پر رمضان کے روزے سخت ہو گئے نصارائے آپس میں جمع ہوئے اور اونھوں نے جھاڑون اور گرمیوں کے درمیان ایک فصل میں روزے ٹھیرائے اور کہا کہ ہم میں روزا اور زیادہ کروین گے اون میں وفتون سے اوس فعل کا ہم کفارہ دین گے جو ہم نے کیا ہے جیسے نصارے کرتے تھے مسلمان ہمیشہ ویسی ہی عمل کرتے تھے یہاں تک کہ ابوالقیس بن صرہ اور حضرت عمر کے امر سے جو کچھ واقع ہوا وہ ہوا پس اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رمضان میں پنا اور کھانا اور جماع طلوع فجر تک حلال کیا۔

اصغہانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے کہہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ میں میری امت کو وہ پانچ خصلتیں دی گئی ہیں جو امت کے ان سے پہلے تھی وہ خصلتیں اس کو عطا نہیں کی گئیں۔ صائم کے وہان کی بوالہ تعالیٰ کے نزدیک شک کی بوسے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور روزہ داروں کے واسطے فرشتہ افطار تک مغفرت چاہتے ہیں اور فیاطین ماروزنجیرون سے باندھے جاتے ہیں سو جس چیز کی طرف وہ پہنچتے تھے رمضان میں اس چیز کی طرف نہیں پہنچتے۔ اور رمضان میں ہر روز اللہ تعالیٰ اپنی جنت کے آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے صالح بندوں سے رزق کی موقوفہ مانتا کر دی جاوے اور اسے جنت تیری طرف لوگ آویں اور رمضان کی آخر رات میں مسلمانوں کی منتہی کی جاتی ہے اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وہ رات لیلۃ القدر ہے آپ نے فرمایا ہاں لیکن عمل کرنے والے کا اجر و فائز نہیں کیا جاتا ہے مگر اس کے عمل کے انقضاء کے وقت۔

حاکم نے روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ابن عمرؓ سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو عید اضحیٰ کے واسطے امر کیا گیا ہے اس عید کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کی واسطے پیدا کیا ہے۔

مسلم نے عمرو بن العاص سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحر کے کہانے نے فصل کر دیا ہے۔

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ دین غالب رہیگا جب تک کہ آدمی افطار میں عجلت کریں گے۔ اور یہود اور نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں ابن ابی حاتم نے اور ابن السکیت نے اپنی تفسیر میں مجاہد اور عکرمہ سے روایت کی ہے دونوں راویوں نے کہا ہے کہ نبی اسرائیل کے واسطے فوج تھا اور تم لوگوں کے واسطے نحر ہے پھر یہ پڑھا قد سجدوا۔ اور فصل لربک وانحر۔

تھارون محدثین نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
لحد ہمارے لئے ہے اور ہمارے غیر کے لئے شق ہے۔

احمد نے جریر بن عبد اللہ البجلی سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ لحد ہمارے واسطے ہے اور شق اہل کتاب کے واسطے ہے۔

مسلم نے ابی قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم عاشورہ کے
روزہ کو کسی نے پوچھا اپنے فرمایا کہ گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے اور کسی نے یوم
عزہ کے روزہ کو پوچھا اپنے فرمایا کہ گذشتہ سال اور باقی سال کا کفارہ کرتا ہے۔ علمائے کمال ہے
کہ یوم عزہ کا روزہ ایسا ہی ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ اور یوم
عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے پس ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی سنت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر اجر میں مضاعف کی گئی اور اس قول کے قریب وہ
حدیث ہے جسکی حاکم نے سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
میں نے تو رات میں پڑھا ہے کہ طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے ہو اپنے فرمایا کہ
طعام کی برکت وہ وضو ہے جو طعام سے پہلے اور طعام کے بعد ہو۔ اور حاکم نے نیشاپور کی
تاریخ میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعہ روایت کی ہے کہ وضو طعام سے پہلے ایک حسنة ہے اور بعد طعام
وضو دو حسنات ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ نماز میں کلام کرنے کی حرمت اور روزہ میں کلام
کرنے کی اباحت آپ کے اختصاص سے ہے یہ امر اس کے برعکس ہے جو ہم سے
پہلے تھا یعنی نماز میں کلام کرتے تھے اور روزہ میں کلام نہیں کرتے تھے۔

سعید بن منصور نے اپنی (سنن) میں محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں ایسے حال میں تشریف لائے کہ آدمی نماز میں اپنی حرا لکھ کر

کلام کرتے تھے جیسے اہل کتاب نماز میں اپنے حواجج کے باب میں کلام کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی وقوموا للہ قانتین۔

اتین جریر نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول وَقَوْمًا لِّلّٰہِ قَاتِتِیْنِ میں روایت کی ہے کہاب ہے کہ اہل دین نماز میں کلام کرتے تھے اور تم مسلمان لوگ نماز میں اسطور سے قیام کرو کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے مطیع ہو۔ اور ابن العربی نے (شرح ترمذی) میں کہا ہے کہ ہم سے پہلے جوامتین تھیں اداں کا روزہ کلام اور کھانے اور پینے سے اساک تھا وہ لوگ حرج میں تھے اللہ تعالیٰ نے اس امت کیواسطے نصف دماز روزہ کا حذف کرنے سے کہ وہ رات ہے اور رات کے نصف روزہ کے حذف کرنے سے کہ وہ کلام سے اساک ہے ارزانی کی اور اس امت کو کلام کرنے کے واسطے رات میں رخصت دی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت
خیر الامم اور آخر الامم ہے اور امتیں اس امت کے سامنے فضیلت ہوئیں اور اس
امت کے لوگ فضیلت نہیں ہوئے اور اس امت کے لوگوں کو اذن کی کتاب
سینون میں محفوظ رکھنے کی توفیق دی گئی اور اس امت کا نام اللہ تعالیٰ کے دو اسم
مبارک سے اشتقاق کیا گیا ایک المسلمون دوسرا المؤمنون ہے اور ان کے دین کا
نام اسلام رکھا گیا اور اس وصف کے ساتھ کوئی موصوف نہیں ہوا مگر انبیاء علیہم السلام
نہ ان کی امتیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم خیر امتہ اخرجت للناس اور اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ولقد یسرنا القرآن للذکر اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا کہو سواکم المسلمین
من قبل۔

احمد اور ترمذی نے اس معنی میں روایت کی ہے اور اس حدیث کو حسن کہا ہے اور ابن ماجہ اور عاکم نے معاویہ بن حنفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے

[illegible]

قہریب آتی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ عامہ میں شملہ چھوڑنے اور کمر پتہ باندھنے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختصاص ہے اور یہ دونوں طریقے ملائکہ کی علامت ہے۔

تہہ باندھنے کا ذکر اون حدیثوں میں آگے آچکا ہے کہ آپ کی امت کا وصف اوس باب میں آیا ہے جس میں یہ ہے کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے اوس حدیث کا لفظ یہ ہے یا تزدرون علی اوسا ہم وہ اپنی کمر پتہ باندھینگے۔

دیکھیں نے عمرو بن شعیب کے طریق سے روایت کی ہے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ تہہ باندھو جیسی بنیے ملائکہ کو دیکھا کہ اپنے رب کے پاس نصف پٹلی تک تہہ باندھتے ہیں۔

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ عاموں کو اپنے ذمہ لازم پکڑو اور اپنی پٹھون کے پیچھے اوسکا شملہ چھوڑو اس لئے کہ عمامہ ملائکہ کی علامت ہے ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبد الرحمن بن عوف کے عمامہ باندھا اور اون کے عمامہ میں سے عشر کے پتے کی مثل چھوڑا پھر آپ نے فرمایا کہ بنیے ملائکہ کو عمامہ باندھیں ہوئے دیکھا ہے۔ اور ابن تیمیہ نے ذکر کیا ہے کہ شملہ کی اصل یہ ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ اپنے رب کو دیکھا کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ہے تو اپنے اوس جگہ کا اکرام شملہ سے کیا لیکن عراقی نے کہا کہ بنیے اس قول کی اصل نہیں پائی یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ وہ بارگاہ جو پہلی استون پر تھا آپ کی امت سے معاف کیا گیا اور وہ چیزیں جنہیں پہلی استون پر تھا وہ کیا گیا تھا آپ کی امت کو وہ بہت چیزیں حلال کی گئیں اور دین میں اون پر کوئی تنگی

نہین کی گئی۔ اور خطا اور نسیان اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو اوس کا مواخذہ اوٹھالیا گیا اور اپنے نفس سے جو باتیں کرتے ہیں اون کا مواخذہ اوٹھالیا گیا اور یہ امر ہے کہ جو کوئی ایک سیہ کا قصد کرے وہ سیہ نہین لکھا جاوے گا بلکہ حسنہ لکھا جاوے گا اور جو کوئی حسنہ کا قصد کرے گا حسنہ لکھا جاوے گا اور اگر حسنہ کرے گا تو دس حسنات لکھے جاویں گے اور توبہ کے قبول ہونے میں قتل نفس معاف کیا گیا۔ اور نجاست کی جگہہ کا قطع کرنا اور چوتھائی مال زکوٰۃ میں دینا معاف کیا گیا۔ اور جس چیز کے ساتھ وہ دعا کریں اون کی دعا قبول کی جاوے گی۔ اور قصاص اور دیت کے درمیان انکو اختیار مشروع کیا گیا۔ اور چار نکاح مشروع کئے گئے۔ اور غیر ملت میں اون کو نکاح کے لئے رخصت دی گئی۔ اور لونڈی کے نکاح اور حایض کی مخالطت کی واسطے سواوطی کے اون کو رخصت دی گئی۔ اور عورت کے ساتھ جس پہلو سے چاہیں مباشرت کرنے کی رخصت دی گئی۔ اور کشف عورت اور تصویر اور خمر کا پینا اون پر حرام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یرید اللہ یسیر ولا یریدکم العسر اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصر کما حملتہ علی الذین من قبلنا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ویضع عنہم اصرہم والاغلال الّتی کانت علیہم اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا سالک عبداً عتی فانی قریب اجیب وعودۃ الداع اذا دعان آخر آیت تک۔

ابن ابی عاتم نے اپنی تفسیر میں ابن میرین سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ابو ہریرہ نے ابن عباسؓ کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ماجعل علیکم فی الدین من حرج کیا ہمارے اوپر حرج نہیں ہے کہ ہم زنا کرنے میں ہم مرتدہ کرنے میں ابن عباسؓ نے کہا بیشک حرج ہے ولیکن وہ اصر یعنی بارگناہ جو پیش کیا تھا تم سے رکھ دیا گیا ہے۔

فرمائی نے اپنی تفسیر میں محمد بن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو
 مبعوث نہیں کیا اور کسی رسول کو نہیں بھیجا اور لوگوں پر کتاب نازل فرمائی مگر اوس نبی پر جس پر کتاب نازل
 کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے ان تبد وانی النفسک و تحوہ یحاسبکم بہ اللہ آخر آیت تک
 اٰمنین اپنے انبیاء اور رسولوں کے پاس آئین اور اون سے یہ کہتی تھیں جن باتوں سے ہمارے نفوس
 باتیں کرتے ہیں ہم سے اون کا مواخذہ کیا جاوے گا اور ہمارے جوارح نے وہ عمل نہیں کیا ہے
 پس وہ لوگ کافر ہو جاتے اور گمراہ ہو جاتے تھے جبکہ یہ آیت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل
 ہوئی جو امر کہ پہلی امتوں پر سخت ہوا تھا مسلمانوں پر سخت ہوا مسلمانوں نے پوچھا یا رسول اللہ جو باتیں
 ہمارے نفوس کرتے ہیں کیا ہم سے اون کا مواخذہ ہوگا حال یہ ہے کہ ہمارے جوارح نے وہ عمل نہیں
 کیا ہے اپنے فرمایا بیشک مواخذہ ہوگا تم لوگ ایسے حال میں سنو اور اطاعت کرو کہ اپنے رب کی طرف
 متوجہ ہونے والے ہو پس وہ اللہ تعالیٰ کا قول اٰمن الرسول آخر آیت تک ہے اللہ تعالیٰ نے نفس کی
 باتوں کی اون کو معافی دی مگر وہ فعل جو اون کے جوارح نے کیا ہے اوس کا مواخذہ ہوگا نفس کے لئے
 جو کام خیر کا کرے کافع ہوگا اور جو کام شر کا کرے گا اوس کے لئے ضرر ہوگا۔

مسلم اور ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ یہ آیت ان تبد وانی النفسک و تحوہ
 یحاسبکم بہ اللہ نازل ہوئی مسلمانوں کے دلوں میں اس سے وہ غصے داخل ہوئی کہ کسی شے سے وہ
 داخل نہیں ہوئی مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا اپنے فرمایا تم لوگ سمعنا و اطعنا و لمنا
 کہو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں میں ایمان افعا کیا اللہ تعالیٰ نے اٰمن الرسول آخر آیت
 تک نازل فرمائی۔

قیس بن نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے میری امت کی طرف سے وہ بات جو اون کے نفوس نے کی جب تک
 کہ اون نفوس نے اوس بات کو کسی سے نہیں کہا یا وہ فعل نہیں کیا جو اون کے نفوس میں تھا معاف
 کیا ہے۔

آحمد اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور نسیان اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو معاف کیا ہے۔

ابن ماجہ نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا اور نسیان کو اور جس فعل پر اون کو کراہت ہو مجھے معاف کیا ہے۔

آحمد نے اور ابو بکر الشافعی نے۔ (غیلانیات) میں اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن سجدہ کیا اپنے سجدہ سے سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ کا نفس سجدہ میں قبض کر لیا گیا جبکہ آپ نے سر اٹھایا یہ فرمایا کہ میرے رب نے میری امت کے باب میں مجھے مشورہ چاہا کہ اون کے ساتھ کیا معاملہ کیا جاوے

میں نے کہا اے رب توجو چاہے وہ کرتیری خلق ہے اور تیرے بندے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری بار مجھے مشورہ چاہی میں نے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا پھر میرے رب نے مجھے تیسری بار مشورہ چاہی میں نے اپنے رب سے وہی کہا جو پہلے کہا تھا میرے رب نے مجھے کہا کہ آپ کی امت کے باب میں آپ کو ہرگز ہرگز زمین رسوا نہ کروں گا اور مجھ کو یہ بشارت دی کہ میری امت سے اول جو لوگ کہ میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے ستر ہزار ہوں گے اور ہر ایک ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے اون کے ذمہ کوئی حساب نہ ہوگا۔ پھر میری امت فرشتہ کو بھیجا اور فرمایا کہ آپ وعایہ کچھ لپی دھا قبول کیا جاوے گی اور آپ سوال کریں آپ کو عطا کیا جائیگی۔ مجھ کو یہ عطا کی کہ میرا گلا اور پچھلا گناہ بخش دیا اور میں زندہ ہوں اور صحیح ہوں چلتا پھرتا ہوں اور میرا شرح صدر کیا۔ اور مجھ کو یہ عطا کی کہ میری امت ذلیل اور رسوا نہ کی جاوے گی اور نہ مغلوب کی جاوے گی۔ اور مجھ کو فر عطا کی جو کہ جنت میں ایک نہر بہنے میری حوض میں بہ کر آتی ہے اور مجھ کو قوت اور نصرت اور وہ رعب عطا کیا جو میرے سامنے ایک مہینہ کے راستہ پر دوڑتا ہے۔ اور مجھ کو یہ عطا کی کہ جنت کے داخل ہونے میں اول الانبیاء ہوگا اور غنیست میری امت کے لئے پاک ہوئی۔ اور بہت سے چیزیں اون چیزوں میں سے جن کی وجہ سے

اون لوگوں پر سختی کی گئی جو ہم سے پہلے تھے ہمارے لئے حلال کی گئیں اور دین میں ہم لوگوں پر کچھ تنگی نہیں کی گئی مینے شکر کے لئے کوئی چیز نہیں پائی مگر یہ سجدہ۔

ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں اور بیہقی نے (شعب) میں ابن مسعود سے روایت کی ہے اونکے پاس بنی اسرائیل اور اذن چیسہ نزدکا ذکر کیا گیا جن کے ساتھ بنی اسرائیل کو فضیلت دی گئی تھی ابن مسعودؓ فرمایا کہ جو بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص گناہ کرتا صبح کو وہ اٹھتا تو اوس کے گناہ کا کفارہ اوس کے دروازہ کی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہوتا تھا۔ اور تمہارے گناہوں کا کفارہ ایک قول ہے جو تم لوگ کہتے ہو اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کو دیتا ہے قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک ایسی آیت عطا کی ہے جو میرے نزدیک دنیا اور ماقبلا سے زیادہ دوست ہے وہ آیت یہ ہے والذین اذا قتلوا فاحشۃ۔

ابن جریر نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ کاش ہمارے کفارے بنی اسرائیل کے کفاروں کی مثل ہوتے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز تمکو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے وہ خیر ہے بنی اسرائیل کی یہ شان تھی کہ جو وقت کوئی اون میں کا خطا کرتا تو اسکو اور اوس کے کفارہ کو اپنے دروازہ پر لکھا ہوا پاتا تھا اگر اوس خطا کا وہ کفارہ دیتا تو دنیا میں اوس کے لئے رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اور اگر اوس کا کفارہ نہ دیتا تو اوس کے لئے آخرت میں رسوائی اور ذلت ہوتی تھی اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اوس سے اچھی عطا کی ہے فرمایا وہ عطا یہ ہے ومن لعل سورۃ او ظلم نفسہ آخر آیت تک اور پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک اون گناہوں کے کفارے میں جو ان نمازوں اور جمعہ اور جمعہ سے جمعہ تک ان دونوں درمیان صادر ہوتے ہیں۔

ابن ابی حاتم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اون لوگوں کے قصہ میں روایت کی ہے جنہوں نے گو سالہ پرستی کی تھی کہا ہے کہ اونہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ ہمارے گناہ کی کیا توبہ ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بعض تمہارا بعض کو قتل کر۔ یہی توبہ ہے اونہوں نے سیکین لین اور ہر ایک مرد اپنے بھائی اور اپنے باپ اور اپنی ماں کو قتل کرنے لگا۔ اور وہ پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کون

قتل کیا گیا۔ ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو اگر پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو قنبیون سے قطع کر ڈالتے تھے ایک مرد اسرائیلی نے اس کو منع کیا اس کو قبرین عذاب دیا گیا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو موسیٰ سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے کسی کو جو قنفط پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو مقررہ اض سے کاٹ ڈالت تھا۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں حضرت عافصہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور اس نے یہ کہا کہ قبر کا عذاب پیشاب سے ہے مینے اس سے کہا تو جھوٹ کہتی ہے اس نے کہا بیشک عذاب ہوتا ہے پیشاب سے جلد بدن اور کپڑا قطع کیا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا ہے۔

اتحاد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اس سے روایت کی ہے کہ یہودی لوگوں کی کسی عورت کو جو قنفط حیض آتا تو مکانون میں نہ اس کو کھانا کھلاتے اور نہ اس سے جماع کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے ویسا لونگ عن الحیض آخر ایف تک نازل فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حیض میں عورتوں سے جو کچھ چاہو وہ کرو مگر مجاہمت نہ کرو یہود نے سنا کہ یہ فرمود کیا ارادو کرتا ہے کہ ہمارے امر سے کسی نے کو نہیں چھوڑتا ہے مگر اس میں ہمارا خلاف کرتا ہے اور کتب تفسیر میں ہے کہ نصار سے حیض میں عافصہ عورتوں سے جماع کرتے تھے اور حیض سے پرواہ نہیں کرتے تھے اور یہود ہر ایک نے میں عافصہ عورتوں سے دور رہتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان دونوں امروں کے درمیان میانہ روی کے واسطے امر فرمایا۔

آبو داؤد اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب عورتوں کے پاس نہیں آتے تھے مگر ایک طرف سے اور یہ طریقہ اون کا اس شے کے لئے زیادہ تر تھا جیسے کہ عورت ہوتی ہے اور نصار کا یہ قبیلہ جو تھا اس نے اہل کتاب کا یہ فعل اختیار کیا تھا اور یہ گمان کرتے تھے کہ

اہل کتاب کو علم میں اون کے غیر فضیلت ہے اللہ تعالیٰ نے اس قول کو نازل کیا نسا گم حث لکم فاذا حرثکم انی
شتم یعنی اپنی عورتوں سے اون کے سامنے سے یا پیچھے سے یا چھٹا کر جسطور پر چاہو جمع کرو۔

آبن ابی شعیبہ نے (مصنف) میں قرۃ الہدائی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یہودی عورت کو
بٹھا کر اس سے جمع کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے پس یہ آیت نسا گم حث لکم فاذا حرثکم انی شتم نازل ہوئی
اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رخصت دی کہ عورت کے پاس اون کے فروج میں جمع کریں جسطرح چاہیں
اون کے سامنے سے یا اون کے پیچھے سے جمع کریں۔

ابو نعیم نے (معرفہ) میں انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون
کہا کہ ہم پر رہبانیت قرض نہیں کی گئی ہے اور میری امت کی رہبانیت یہ ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے
انتظار میں بیٹھیں اور حج کریں اور عمرہ لاویں۔

احمد اور ابویعلیٰ نے انس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک جی کے
واسطے رہبانیت تھی اور اس امت کی رہبانیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرے۔

ابو داؤد نے ابی امامہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کہا کہ سیاحت کے باب میں آپ مجھ کو اذن دیجئے آپ نے فرمایا کہ میری امت کی سیاحت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے
راستہ میں جہاد کرے۔

ابن المبارک نے عمارہ بن غزیہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
سیاحت کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ نے سیاحت کو جہاد فی سبیل اللہ اور اس
تکبیر کے ساتھ تبدیل کیا جو ہر ایک بلندی پر کہیں۔

ابن جریر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت کی سیاحت روز سے ہیں۔
تجاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص مقتولین کے باب
میں تھا اور اون میں دیع نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے اس امت سے فرمایا کہ کتب علیکم القصاص فی القتل
فمن عنی له من اخیہ غمی غفویہ ہے کہ قتل عمد میں دیع قبول کی جاوے ذلک تخفیف من ربکم و رحمۃ رحمت

اوس قصاص سے ہے کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے اون پر فرض کیا گیا تھا۔

ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی اسرائیل پر قصاص چاہنا اور قصاص دینا فرض تھا اور کسی نفس کے قتل یا جرح میں بنی اسرائیل کے درمیان دیت نہ تھی وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وَكُنْتُمْ عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنْفُسًا بِالنَّفْسِ أَخْرَأْتُمْ تَكُ اور اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے تخفیف کی قتل نفس اور زخم میں اون سے دیت قبول کی گئی وہ تخفیف اللہ تعالیٰ کا یہ قول وذلک تخفیف من ربکم ورحمہ ہے۔

ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل نورات پر قتل میں قصاص تھا یا عفو اور ان کے آپس میں زخموں کا تاوان اور دیت تھی اہل انجیل پر قتل نفس میں عفو تھا اس کے ساتھ اون کو امر کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کی واسطے قتل اور عفو اور دیت ٹھیرائی ہے اگر وہ چاہیں تو دیت غور کر لیں اللہ تعالیٰ اون کے لئے حلال کرتا ہے اور اون سے پہلے کسی امت کے لئے دیت نہ تھی۔

ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں کہا ہے کہ ہم کو کعب نے سفیان سے اونھون نے لیث بن لیث نے مجاہد سے حدیث کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے اس امت پر وسعت کی ہے اون میں سے یہ ہے کہ وہ نصرانیہ اور یوڈی کے ساتھ نکاح کریں۔

ابو یوسف نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سرگوشی کے واسطے اپنے قریب کیا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب میں نورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پاتا ہوں خیر امتہ اخرجت للناس یعنی وہ امت خیر امتہ ہے اور اوس کا ظہور تو میوں کی ہدایت کے واسطے ہوا ہے معروف کے ساتھ وہ لوگ امر کریں گے اور منکر سے نہی کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں گے اور لوگوں کو تو میری امت کو دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب تو رات میں ایسی امت کو میں پاتا ہوں کہ اون کی انجیل میں اون کے سینوں میں ہونگی اور انجیلوں کو وہ یاد سے پڑھیں گے اور اون سے پہلے جو لوگ تھے اپنی کتابوں کو دیکھ کر پڑھتے تھے اور حفظ نہیں کرتے تھے

ابو یوسف نے وہب بن منبہ سے روایت کی ہے

اون لوگوں کو تہ میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے موسیٰ علیہ السلام نے
 عرض کی اسے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ اول کتاب اور آخر کتاب
 ایمان لائیں گے اور وہ لوگ ضلالت کے سرداروں سے جنگ کریں گے یہاں تک کہ امور کذاب یعنی
 وصال سے جنگ کریں گے اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ احمد کی امت ہو
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ انہو
 پیٹوں میں اپنے صدقہ کا ستہ کہا دیں گے اور ان لوگوں سے پہلے وہ لوگ تھے کہ جس وقت وہ اپنا
 صدقہ نکالتے تو اللہ تعالیٰ اوس صدقہ پر آگ کو بھتا وہ اوس کو کہا لیتی یعنی جلا دیتی تھی اور اگر وہ صدقہ
 قبول نہ ہوتا تو آگ اوسکو نہ جلاتی اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہو
 موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اسے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جس وقت انہیں
 کوئی شخص سیئہ کا قصد کرے گا وہ سیئہ اوس کے ذمہ نہیں لکھی جائے گا اور اگر وہ اوس سیئہ کو کرے گا
 تو اوس کے ذمہ ایک سیئہ لکھا جاوے گا اور اگر اوس میں کوئی شخص ایک حسد کا قصد کرے گا تو
 اگر اوس کو نہ کرے گا تو اوس کے واسطے ایک حسد لکھا جاوے گا اور اگر اوس کو کرے گا تو اوس کے لئے
 دس حسد اوس کی مثل لکھے جاویں گے یہاں تک کہ سات مرتبہ اوس پر زیادتی حسدات کی ہوگی۔
 اور ان لوگوں کو میری امت کروے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ احمد کی امت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض
 کی اسے میرے رب میں تو رات میں ایسی امت کو پاتا ہوں کہ وہ لوگ مستحبین اور ان کے لئے دعا
 مستجاب ہے اور ان لوگوں کو میری امت کروے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ احمد کی امت ہے۔
 یہی سنی نے کہا ہے کہ وہ بے غیہ سنی داؤد علیہ السلام کے مقدمین جو فی اللہ تعالیٰ نے داؤد بنی
 علیہ السلام کو ذبور میں وحی کی اور اس کے باب میں ذکر کیا ہے اسے داؤد تمہارے بعد وہ نبی آوے گا
 جس کا نام احمد ہوگا اور محمد ہوگا اور وہ صادق اور نبی ہوگا۔ اور میں اوس پر کبھی غضب نہ کروں گا۔ اور
 وہ میری نافرمانی کبھی نہ کرے گا۔ اور اوس کے اگلے اور پچھلے گناہ قبل اس کے کہ وہ میری نافرمانی کرے
 میں بخشدہ ہیں اوس کی امت مہر جہ ہے میں نے اوس کو نوافل اوس اجر کی غل۔ ہے جو جہنم انبیاء کو

دیا ہے۔ اور اون پریشنے وہ فرایض فرض کئے ہیں جو میں نے انبیاء اور رسولوں پر فرض کئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس ایسے حال میں آویں گے کہ اون کا نور انبیاء کے نور کی مثل ہوگا۔ اون کا وہ نور اس لئے ہوگا کہ میں نے اون پر فرض کیا ہے کہ میرے واسطے ہر ایک نماز میں طہارت کریں جیسے میں نے انبیاء پر اون سے پہلے طہارت فرض کی تھی اور میں نے اون کو غسل جنابت کے واسطے امر کیا ہے جیسے اون سے پہلے انبیاء کو غسل جنابت کے لئے امر کیا تھا۔ اور میں نے اون کو حج کے واسطے امر کیا ہے جیسے اون سے پہلے میں نے انبیاء کو حج کے لئے امر کیا تھا۔ اور میں نے اون کو جہاد کے واسطے امر کیا ہے جیسے میں نے اون سے پہلے رسولوں کو جہاد کے لئے امر کیا تھا۔ اے واؤدینے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فضیلت دی ہے۔ اور آپ کی امت کو کل امتوں پر فضیلت دی ہے۔ میں نے امت محمدیہ کو چہ خصلتیں دی ہیں اون کے سوا جو امتیں ہیں اون کو میں نے وہ خصلتیں عطا نہیں کیں۔ خطا اور نسیان کا اون سے مواخذہ نہ کروں گا۔ اور ہر ایک وہ گناہ جس کو اہل سنت نے بغیر قصد و گناہ کا اس مواخذہ نہ کروں گا۔ جو وقت وہ اس گناہ کی جیسے مغفرت چاہیں گے اون کو میں بخشدون گا۔ اور جس شخص کو وہ اپنی آخرت کے واسطے نفس کی خوشی سے آگے بھیج دیں گے میں اضعاف مضاعف اس کے اجر کی اون کے واسطے عجلت کروں گا اور اون کے لئے میرے پاس اضعاف مضاعف موجود ہوگا۔ اور اس سے افضل ہوگا۔ اور جو وقت وہ بلاؤں کی مضایب پر وہ حسب رکر کے انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں گے تو اون کو میں وہ صلوات اور رحمت اور عطا کروں گا جو جنات النعیم کی طرف رہبر ہوں گے۔ اور اگر مجھ سے وہ دعا مانگیں گے تو ان کی دعا قبول کروں گا یا وہ اس کے قبول کے اثر کو دنیا میں دیکھ لیں گے یا اس دعا کے باعث اہل سنت سے وہ برائی جو ان کو پہونچنے والی ہوگی میں اون سے اس کو پھیر دوں گا۔ یا اون کے لئے آخرت میں اس دعا کو ذخیرہ کر دوں گا اور وہ حدیثیں کہ آپ کی امت کہہ لگ سیئہ یا حسنہ کا قصد کریں گے اس باب میں آگے آپ کی امت میں جس باب میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت بہرہ کی سے ہلاک نہ کی جاوے گی اور نہ غرق سے اور جس عذاب سے اون سے پہلے لوگوں کو

عذاب دیا گیا تھا اور ان کو عذاب نہ دیا جاوے گا اور ان پر کوئی دشمن ایسا اور ان کا
مسلط نہ کیا جاوے گا کہ ان کا ملک مباح کر لے اور اپنی امت ضلالت پر مجتمع نہ ہوگی
اس سے یہ امر پیدا ہوا ہے کہ اپنی امت کا اجماع محبت ہے اور ان کا اختلاف
رحمت ہے۔ اور ان سے پہلے لوگوں کا اختلاف عذاب تھا۔

مسلم نے زبان سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
نے میرے لئے زمین کو جمع کیا یعنی زمین کے مشرق و جنوب اور مغربوں کو دیکھا۔ اور میں نے دیکھا کہ میری امت کا
ملک زمین کی ہر مقدار میں زمین میرے لئے جمع کی گئی ہے۔ اور مجھ کو سونے اور ہانڈی
کے دو خزانے عطا کئے گئے اور میں نے اپنی امت کے لئے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ ان کو عام قحط
سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر کسی دشمن کو ان کے نفوس کے سوا مسلط نہ کرے کہ وہ ان کے
ملک کو مباح کرے میرے رب نے مجھ کو یہ کل عطا فرمایا۔

ابن ابی شیبہ نے سعد سے یہ روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے
رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور میں نے اپنے
رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو غرق سے ہلاک نہ کرے میرے رب نے مجھ کو یہ عطا کیا۔ اور میں نے
یہ سوال کیا کہ ان کے آپس میں جنگ نہ ہو و عابری رو کی گئی۔

دارمی اور ابن عساکر نے ابن مرد بن قیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ وقت دیا جو رحمت کیا گیا ہے اور منتخب کرنے کے طور پر مجھ کو منتخب کیا پس
ہر لوگ ایسے آخرین میں کہ قیامت کے دن کل سے سابق ہوں گے۔ اور میں بغیر فخر کے یہ بات کہتا ہوں
ابو اسیم خلیل اللہ میں اور موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں حبیب اللہ میں اور میرے ساتھ قیامت کے دن
نور احمد ہو گا۔ اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے پاس میں جہ سے وعدہ کیا ہے۔ اور میں نے جو
اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی ہے ان کو عام قحط میں مبتلا نہ کرے گا اور ان کا دشمن ان کا استیصال
نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ضلالت پر جمع نہ کرے گا۔

آحمد بن محمد بن ابی بکر القنادی سے روایت کی ہے اور بخون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا کہ اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو عطا کیا جمع نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ اور اپنے یہ سوال کیا کہ اون کو قحط سالوں سے ہلاک نہ کر دے جیسے کہ اون سے پہلے امتوں کو قحط سالوں سے ہلاک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ اور اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میری امت پر اون کے دشمن کو غالب نہ کرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ اور اپنے یہ سوال کیا کہ عہد کو اون پر غلبہ نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ اور اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ میرے امت کو مختلف گروہوں کے ساتھ مخلوط نہ کرے۔ اور بعض کو بعض کا خوف اور سختی نہ چکھا دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس سوال سے منع کیا۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور بخون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت پر کبھی جمع نہ کرے گا۔

شیخ نصر القدسی نے (کتاب الحجۃ) میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

خطیب نے (رواة مالک) میں اسمعیل بن خالد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہارون الرشید نے مالک بن انس سے کہا کہ ہم ان کتابوں کو لکھتے ہیں اور افاق اسلام میں اون کو پراگندہ کرتے ہیں تاکہ ہم امت کو ان پر راغب نہ کریں مالک بن انس نے فرمایا اے امیر المؤمنین علماء کا اختلاف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت پر رحمت ہے ہر ایک عالم اوس فتنے کا اتباع کرتا ہے جو فتنے اوس کو میکس صحیح ہوتی ہے اور ہر ایک عالم ہدایت پر ہے۔ اور ہر ایک عالم اللہ تعالیٰ کا راہ و کرتا ہے۔

باب

ابو بکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یہ بیان کے اصل میں ہے
میں نے اسے بخون سے سنا ہے

یہ اس کی اصل میں ہے
میں نے اسے بخون سے سنا ہے

تجاری اور ترمذی اور نسائی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی مسلمان کیواسطے چار آدمی خیر کے ساتھ گواہی دینگے اللہ تعالیٰ اوس کو جنت میں داخل کرے گا۔ ہم اصحاب نے پوچھا اگر تین آدمی گواہی دیں اپنے فرمایا تین آدمی گواہی دیں وہ بھی جنتی ہے ہم نے پوچھا اگر دو آدمی گواہی دیں اپنے فرمایا کہ دو آدمی گواہی دیں وہ بھی جنتی ہے ہم نے ایک سے سوال نہیں کیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ طاعون انکی امت کیواسطے رحمت اور شہادت ہے اور جو لوگ کہ اون سے پہلے تھے طاعون اون پر عذاب تھا۔

فہمین نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ایک عقوبت ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ اور اون لوگوں پر بھیجی گئی تھی جو تم سے پہلے تھے۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طاعون کو پوچھا اپنے ہم کو خبر دی کہ طاعون ایک عذاب ہے کہ اللہ تعالیٰ حبسہ جاتا ہے اوس کو بھیجتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے طاعون کو مومنین کی واسطے رحمت کیا ہے کوئی شخص نہیں کہ طاعون واقع ہوا اور وہ اپنے شہر میں حبسہ اور احتساب کی حالت میں ٹھہرے اور یہ علم اوس کو ہو کہ اوس کو کوئی حد نہ یافت نہ پہنچے گی مگر وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اوس کو لکھ دیا ہو گا مگر اوس کو ایک شہید کا اجر ملے گا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کا ایک طائفہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ اور آپ کی امت کے لوگوں میں اقطاب اور اوتاد اور نجبا اور ابدال رہیں گے اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ آپ کی امت میں سے وہ شخص ہو گا جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو ناز پڑا دیکھا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ آپ کی امت میں وہ لوگ ہوں گے کہ ملائکہ کے قائم مقام تسبیح میں ہوں گے اور عظام مستغنی رہیں گے اور وہاں سے جنگ کریں گے۔

شیخین نے مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غلبہ پائے والا ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آویگا یعنی اس گروہ کو موت آویگی۔

ابو نعیم نے (علیہ) میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک قرن کی واسطے میری امت میں سے سابقین ہوں گے۔

ابو نعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین سو آدمی ہیں جن کے قلوب آدم صغی اللہ کے قلب پر پڑیں گے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے چالیس آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے سٹھ آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے پانچ آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت جبریل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اور مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے تین آدمی ہیں جن کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں اور خلق میں اللہ تعالیٰ کا ایک آدمی ہے جس کا قلب حضرت اسرافیل کے قلب پر پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب سے زندہ کرتا ہے۔ اور رات ہے اور پانی برساتا ہے اور نباتات وغیرہ اگالتے اور جلا کو دفع کرتے ہیں۔

طبرانی نے واسطہ امین انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ کل روئے زمین چالیس مروون سے ہرگز ہرگز خالی نہ رہے گی مثل خلیل الرحمن کے ہونگے
اون کے سبب تم کو بارش ہوگی۔ اور اون کے سبب تم لوگ نصرت پاؤ گے اور میں سے کوئی شخص
نہیں مرے گا مگر اوس کی جگہ اللہ تعالیٰ دوسرے کو بدل دیگا۔

آحمد نے اپنی دمسند میں عبادہ بن الصامت سے اور نخون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ ابدال اس امت میں تیس مرو خلیل الرحمن کے مثل ہوں گے جو فوت
کوئی مرو اون میں کامرے گا اللہ تعالیٰ اوس کی جگہ ایک مرو کو بدل دیگا۔ ابو الزناؤ نے کہا ہے جبکہ نہت
چلی گئی ایسی حالت میں کہ انبیاء علیہم السلام کل زمین کے اوتاوتے اللہ تعالیٰ نے اون کی جگہ امت محمدیہ
میں سے چالیس مروون کو خلیفہ کیا جن کو ابدال کہتے ہیں ایک مرو اون میں کانہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ
اوس کی جگہ دوسرے کو پیدا کر دے گا کہ وہ اوس کا خلیفہ ہوگا اور وہ مرو اوتاو الارض ہیں شیخ
جلال الدین فرماتے ہیں کہ میں نے ایک تالیف مستقل میں اس پر کلام کو بسط دیا ہے۔

ابو یعلیٰ نے جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت
ہمیشہ حق پر غالب رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اس امت کا امام
عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آگے بڑھئے یعنی امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما دیں گے
کہ آپ امامت کے لئے احق ہیں آپ کے بعض لوگ بعض ایسے امر پر امر میں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے سبب
اس امت کو مکرم کیا ہے۔ اور اس حدیث کو مسلم نے اس کے طریق کے ساتھ روایت کیا ہے مسلم کی
روایت میں یہ ہے کہ اس امت کا امیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ آپ آئے اور ہکو نماز پڑھا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں نماز نہیں پڑھاتا بعض تمہارے بعض پر امر میں یہ امامت اللہ تعالیٰ
کے اکرام کرنے کی وجہ سے اس امت کے لئے ہے۔

تجاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگو
جو فوت ابن مریم علیہ السلام تم لوگوں میں نازل ہونگے اور تمہارا امام تم لوگوں میں سے ہوگا۔
آحمد نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اوس رنج و شغف کو ذکر فرمایا جو وہ جال کے سامنے ہوگی، اصحاب نے پوچھا اوس دن کون سا مہل خیر ہوگا۔
 آپ نے فرمایا کہ وہ لڑکا جو سخت قوت وار ہوگا اور اپنے اہل کو پانی پلاوے گا لیکن طعام اوس دن نہ ہوگا۔
 اصحاب نے پوچھا کہ مومنین کا طعام اوس دن کیا ہوگا آپ نے فرمایا تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور احمد نے
 اسار بنت یزید کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور اوس میں یون وارو ہے کہ مومنین کی
 وہ شے کفایت کرے گی جو شے اہل آسمان کو قسم تسبیح اور تقدیس سے کفایت کرتی ہے اور طہرائی نے
 اسار بنت عیس کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے اور ادسین یون وارو ہے کہ اللہ تعالیٰ
 اوس دن مومنین کو تسبیح کے ساتھ نگاہ رکھے گا جیسے ملائکہ کو تسبیح کے ساتھ
 نگاہ رکھتا ہے۔ اور حاکم نے ابن عمر کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے
 اور مومنین کے اس وصف کی حدیث کہ وہ وہ جال سے جنگ کریں گے اوس باب میں آگے آچکی ہے
 جس میں یہ بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کو قرآن
 شریف میں یا ایہا الذین امنوا خطاب کر کے ندا کی گئی ہے اور باقی امتوں کو یا ایہا المسلمین
 خطاب کر کے ندا کی گئی اور یہ ہے کہ ملائکہ آسمان پر اون کی اذان اور لبیک کو سنتے ہیں اور
 وہ لوگ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی بہت حمد کرنے والے ہیں اور ہر ایک ٹیلہ پر اللہ تعالیٰ کی
 تکبیر کہتے ہیں اور ہر ایک اون کے جلوس پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں اور ہر ایک امر کے
 ارادہ کے وقت یہ کہتے ہیں افعلا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جب وقت وہ غصب کرتے ہیں تو
 لا الہ الا اللہ کہتے ہیں۔ اور جب وقت آپس میں تنازع کرتے ہیں تو سبحان اللہ کہتے ہیں۔ اور
 اون کے مصاحف اون کے سینوں میں ہیں اور اون میں کے سابق لوگ ہر ایک
 امر میں سابق ہیں اور اون میں کے وہ لوگ جو میانہ رومی کہتے ہیں نجات پانے والے
 ہیں اور اون میں کے ظالم مغفور ہیں اور اون میں سے کوئی شخص نہیں ہے مگر وہ مجرم
 ہے اور وہ لوگ اہل جنت کے رنگا رنگ کے لباس پہنیں گے اور وہ نماز کی سطرے نقاب کی

مراعت کریں گے اور وہ لوگ ایسی امت ہیں جو وسط ہے اور اللہ تعالیٰ کے تزکیہ کرنے کے سبب سے وہ عدول ہیں اور جو وقت وہ کافروں سے جنگ کرتے ہیں تو ملائکہ اون کے پاس حاضر رہتے ہیں۔ اور اون پر وہ شے فرض ہوئی ہے جو انبیاء اور رسولوں پر فرض ہوئی تھی وہ وضو ہے اور غسل جنابت ہے اور حج ہے اور جہاد ہے اور نوافل سے اونکو وہ ثواب دیا گیا ہے جو انبیاء کو دیا گیا اکثر ان امور کا ذکر اوس باب میں آگے آچکا ہے جس باب میں یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے وہ اون آثار کے ضمن میں ہے جن میں آپکا اور آپکی امت وصف ہے۔

ابن ابی حاتم نے غثیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تم لوگ قرآن شریف میں یا ایہا الذین آمنوا کیا پڑھتے ہو اس لئے کہ تورات میں یا ایہا المساکین آیا ہے یعنی اپنی مخلوق کو تورات میں مسکین فرمایا اور امت محمد صلم کو اہل ایمان سے مخاطب کیا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ثم اودنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا میں روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ لوگ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کتاب جو نازل فرمائی ہے اوس کا اون کو وارث کیا ہے اون میں کا جو شخص ظالم ہے اوسکی مغفرت کی گئی ہے اور جو شخص میانہ رو ہے اوس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا۔ اور اون میں کا جو شخص سلبی ہے وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔

سمید بن مشہور نے حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت حضرت عمر اس آیت کے ساتھ استدلال کرتے تھے فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ ہم لوگوں میں جو شخص سابق ہے وہ سابق ہے اور جو شخص میانہ رو ہے وہ ناجی ہے اور ہم لوگوں میں کے ظالم کی مغفرت کی گئی ہے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن لال نے حضرت عمر سے مروی ہے۔

باب

فتح غزالدین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے ہے کہ آپکی امت

سابقہ امتوں سے عمل میں اقل اور اجر میں اکثر ہے۔

قیصین نے ابن عمر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو امتیں پہلے
تم سے گزر گئی ہیں اور میں تمہاری بقا نہیں ہے مگر ایسی جیسے کہ عصر کی نماز سے غروب کے وقت تک
اہل تورات کو قرات دی گئی اور انھوں نے اس کے ساتھ عمل کیا یہاں تک کہ جس وقت نصف دن ہو گیا
وہ اس کے عمل سے عاجز ہو گئے اور ان کو ان کے قیراط قیراط کر کے دیا گیا۔ پھر اہل انجیل کو انجیل
دی گئی اور انھوں نے عصر کی نماز تک عمل کیا پھر وہ عمل سے عاجز ہو گئے اور ان کو قیراط قیراط کر کے اجر دیا گیا۔
پھر ہم لوگوں کو قرآن شریف دیا گیا ہم نے غروب شمس تک عمل کیا بلکہ اس عمل کے اجر میں دو دو قیراط
دئے گئے۔ اہل کتاب نے کہا اسے بارے رب ان لوگوں کو تو نے دو دو قیراطین عطا کیں اور ہم کو ایک
ایک قیراط عطا کی اور ہم لوگ عمل میں اکثر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے پوچھا کیا میں نے تمہارے اجر کو
کچھ کم کر کے تم پر ظلم کیا؟ اہل کتاب نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ میرا فضل ہے کہ میں امت محمدیہ کو
دو قیراط عطا کئے ہیں جسکو میں چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

باب

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے جس نبی کا معجزہ اظہر تھا اس نبی کی
امت کا ثواب اقل ہوگا امام صدوح کے اس قول کے باب میں ابن السکین نے کہا ہے کہ امام صاحب
کی مراد یہ ہے کہ اس معجزہ کے واضح ہونے اور اس کے ظہور اسباب اور قلت ثواب اور قلت فکر
کے سبب سے اس نبی کی قوم کا تصدیق کی بہ نسبت قلت ثواب ہوگی مگر اس امت کے ثواب کی
قلت نہ ہوگی اس لئے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات اظہر ہیں اور باقی امتوں سے ہمارے
ثواب اکثر ہیں۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ
السلام کی قوم کے حق میں فرمایا ومن قوم موسیٰ ات یہودون باحق وہ یہود لون اور آپ کی امت کے حق میں فرمایا

ومن خلقنا امتہ یبدون بالحق و یبدلون -

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت کو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اور آپ کی امت پر علم کے خزانے کھول دئے گئے ہیں اور آپ کی امت کو اسنا و حدیث اور انساب اور اعراب الفاظ دئے گئے ہیں اور تصنیف کتب دی گئی ہے اور آپ کی امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل ہیں۔

یہ حدیث کہ میں الواح میں ایک ایسی امت کو پاتا ہوں کہ جسکو علم اول اور علم آخر دیا گیا ہے اس باب میں آگے آپ کی ہے جس باب میں یہ ہے کہ آپ کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔

ابو ذر نے اپنی تاریخ میں غنی بن ماتع الاصبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس امت پر ہر ایک نے فتوح کی جائے گی یہاں تک کہ روئے زمین کے خزانے اون پر فتح کئے جاویں گے آخر حدیث تک اور ابن خرم نے کہا ہے کہ وہ نقل جو ثقہ نے ثقہ سے کی ہے اور وہ نقل اتصال کے ساتھ ہے وہ بنی سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتی ہے اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بخش کیا ہے۔ باقی اہل مل کو۔ اور امام نووی رحم نے تقریب میں کہا ہے کہ اسنا و حدیث اس امت کا خصیصہ ہے۔ اور ابوبکر جبائی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اون تین چیزوں کے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ اون خیر کو اس امت سے پہلے جو امتیں ہیں اون میں سے کسی کو عطا نہیں کیا۔ ایک اسنا و حدیث دوسرے انساب تیسرے اعراب الفاظ ابن العربی نے (شرح ترمذی) میں کہا ہے کہ اس امت کی جو حدیث تصرف کرنے اور تحقیق کی ہے اور امتوں میں سے ہرگز وہ شخص نہیں ہو کہ اس حد کی انتہی کی ہو۔ اور اس امت کی برابری اسکی مدت میں کسی نے تقریب مسائل اور ترفیق مطالب میں کی ہے۔

باب

عبداللہ بن احمد نے (ذواید الزہد) میں مالک بن دینار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہکو یہ خبر پہنچی ہے کہ اس امت کا ایمان تین دن سے زیادہ تکلیف کسی امر میں نہ اٹھائے گی یاں تک کہ او کو کشائیں اور گی۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ سے پہلی بار

زمین شق ہوگی اور یہ ہوشی سے آپ سب سے پہلے افاقہ پاویں گے۔ اور آپ ستر ہزار فرشتوں میں شمر کئے جاویں گے اور آپ براق پر چڑھ سکتے، جاویں گے اور موقف میں آپکے نام مبارک کے ساتھ اذان دیکھاویں گی اور جنت کے اعظم حلون میں سے آپکو دو محلے پہنائے جاویں گے۔ اور آپ کا مقام عرش کی وہی طرف سے ہوگا۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا قیامت کے دن کل اولاد آدم کا مین سردار ہوگا اور پہلے جس سے زمین شق ہوگی وہ مین ہوں اور مین اول نسل ہوں اور اول مقبول الشفاعة ہوں۔

فیثقیں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل آدمی بیہوش ہو جاویں گے اور سب سے پہلے جھکو ہوش آوے گا۔

ابن المبارک اور ابن ابی الدین نے کتب سے روایت کی ہے کہ ہے کہ کوئی فجر نہیں ہے جو طلوع ہوتی ہے مگر ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اپنے بازو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر مارتے ہیں اور اسکو ڈھانپ لیتے ہیں اور آپکے لئے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ پر درود بھیجتے ہیں یہاں تک کہ ان کو رات ہو جاتی ہے جب نہتے، ان کو رات ہو جاتی ہے تو وہ آسمان پر عروج کرتے ہیں اور ستر ہزار فرشتے اسطور سے آسمان سے اترتے ہیں یہاں تک کہ ان کو صبح ہو جاتی ہے، راتوں فرشتوں کا آسمان سے اترنا اور آسمان پر چلا جانا اسوقت تک رہے گا کہ قیامت قائم ہوگی جبوقت قیامت کا دن ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر ہزار فرشتوں میں ٹھکیں گے۔

تقرانی نے اور حاکم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء چار پائیوں پر چڑھ کر جاویں گے اور مین براق پر چڑھ کر جاؤں گا۔ اور بلال جنت کے ناقون ہیں ایک ناقہ پر اوٹھائے جاویں گے بعض اذان اور شہادت حقہ کے ساتھ ناکرین گے یہاں تک کہ جبوقت بلال انسہد ان محمد رسول اللہ کہیں گے تو اولین اور آخرین مومنین ان کی شہادت دیں گے۔ مومنون میں جن کی شہادت قبول کیا ویں گی ان کی شہادت قبول کی جاوے گی اور جن کی شہادت قبول نہ کی جاوے گی

اون کی شہادت ثانی جاوے گی۔

ابن زبویہ نے دفنایں اعمال میں مکتیر بن مرۃ الحضرمی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہو کا ناقہ صالح علیہ السلام کے واسطے مبعوث کیا جاوے گا وہ اس پر اپنی تیر کے پاس سے سوار ہون گے یہاں تک کہ وہ ناقہ انکو عشرین پہونچاوے گا معاوضے پوچھایا رسول اللہ کیا آپ ناقہ غضبا پر سوار ہون گے آپ نے فرمایا ہین اوس پر سوار نہ ہون گا میری بیٹی اوس پر سوار ہوگی اور میں براق پر سوار ہوں گا مجھکو اور انبیاء کے سوا اوس براق کے ساتھ اوسدن خصوصیت دی جاوے گی اور بلال جنت کے ناقون میں سے ایک ناقہ پراوٹھائے جاوینگے اوس کی پیٹھ پر اذان دینگے جسوقت کل انبیاء اور اون کی امتیں اسٹہدان لا الہ الا اللہ واستہدان محمد رسول اللہ سنیں گے تو یہ کہیں گے کہ ہم بھی اسپر شاہد ہین۔

عہد صلہ میں
جہیز چھوڑا

ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت قیامت کا دن ہوگا جنت کے حملون میں سے ایک حملہ مجھکو عطا کیا جاوے گا پھر میں عرش کی وہنی طرف کھڑا ہوں گا میرے سوا کسی کو عطا قیامت میں سے یہ جمال نہ ہوگی کہ اوس مقام میں کھڑا ہو۔

ابو نعیم نے ابن سعد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اول جن شخص کے لباس پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام عرش کی طرف منہ کر کے بیٹھیں گے پھر میرا لباس لایا جاوے گا میں اوس کو پہنوں گا میں عرش کی وہنی طرف اوس مقام پر کھڑا ہوں گا کہ میری سوا کوئی شخص اوس مقام پر کھڑا ہوگا اور اعلین اور اذین میری اوس مقام پر غبطہ کریں گے۔

بیہقی نے (کتاب الاسماء والصفات) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اول جسکو جنت کے حملون میں سے حملہ پہنایا جاوے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین پھر مجھکو حملہ جنت دیا جاوے گا میں اوس حملہ کو پہنوں گا کوئی بشر اسکی قیامت نہ کر سکے گا۔

ابو نعیم نے ام مگر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے تھے کہ میں سید المرسلین ہوں گا جو وقت وہ مبعوث کئے جاویں گے۔ اور جو وقت وہ محض پر وارد ہوں گے میں اون سے پہلے وارد ہوں گا اور میں اون کو بشارت دوں گا جو وقت وہ مایوس ہوں گے۔ اور جو وقت وہ سجدہ کریں گے میں اون کا امام ہوں گا۔ اور جو وقت وہ مجتمع ہوں گے تو رب تعالیٰ سے بیٹھنے کی جگہ میں اون سے اقرب ہوں گا میں کھڑا ہوں گا اور کلام کروں گا۔ میرا رب میری تصدیق کرے گا میں شفاعت کروں گا میرا رب میری شفاعت قبول کرے گا اور میں سوال کروں گا میرا رب مجھ کو عطا کرے گا۔

دارمی اور ترمذی اور ابو یعلیٰ اور بیہقی اور ابونعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت آدمی اٹھائے جاوینگے میں خروج میں اول انسان ہوں گا اور جو وقت وہ آویں گے میں اون کا قاید ہوں گا یعنی آگے اون کے رہوں گا اور وہ میرے پیچھے آویں گے اور جو وقت وہ خاموش ہوں گے میں اون کا خطیب ہوں گا۔ اور جو وقت اون سے حساب لیا جاوے گا میں اون کا شافع ہوں گا۔ اور جو وقت وہ مایوس ہوں جاویں گے میں اون کو بشارت دوں گا لوای کرم میرے ہاتھ میں ہو گا جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی لوای حمد میرے ہاتھ میں ہو گا اور میں اپنے رب کے پاس اکرم اولاد آدم علیہ السلام ہوں گا اور یہ فخر کی بات نہیں ہے۔ اور ہزار عثمان میری خدمت کریں گے وہ ایسے ہوں گے گویا لوہے کی مکتون ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیتوں کے بیان میں ہے آپ مقام محمود کے ساتھ مختص ہیں۔ اور آپ کے دست مبارک میں لوائے حمد ہو گا اور آدم اور اون کے سوا کل مخلوق آپ کے لوا کے نیچے ہو گی۔ اور آپ اوس روز امام النبیین ہوں گے اور انبیاء کے خطیب اور اون کے قاید ہوں گے اور آپ اول شافع اور اول مشفع ہوں گے۔ اور آپ پہلے سب سے اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ اور سب سے پہلے آپ کو سجدہ کے لئے امر کیا جاوے گا۔ اور سب سے پہلے آپ اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھائیں گے اور تبلیغ رسالت پر آپ سے کوئی گواہ طلب نہ کیا جاوے گا۔ اور تبلیغ رسالت پر کل انبیاء سے گواہ طلب ہوں گے اور فصل قضائین آپ شفاعت عظمیٰ کے ساتھ مختص ہوں گے اور ایک قوم کو شفاعت کر کے جنت میں نہر

حساب آپ داخل کرائیں گے اور موحّدین میں سے جو لوگ کہ دوزخ کے مستحق ہو گئے ہونگے آپ اون کی شفاعت فرماویں گے کہ وہ دوزخ میں داخل نہ ہوں اور آدمیوں کے درجات جنت میں بلند ہونے کے لئے آپ شفاعت فرماویں گے اور جو کفار کہ ہمیشہ دوزخ میں ہوں گے اور ان کے عذاب کی تخفیف کے لئے آپ شفاعت فرماویں گے اور اس کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ مشرکین کو اطفال کی آپ شفاعت کریں گے کہ ان کو عذاب نہ دیا جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عسیٰ ان یشک ربکم مقاما محمودا احمد نے ابو ہریرہ سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ میں روز قیامت میں اولاد آدم علیہ السلام سید ہوں انصاف سے خطاب کر کے اپنے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میرا سید اولاد آدم ہونا کس سبب ہے اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور بلانے والا اون کو اپنی آواز سناوے گا اور اون کو چیر کے اور ان میں سے نگاہ گزراوے گی اور آفتاب قریب ہو جاوے گا اور آدمیوں کو کٹھن اور سختی اور سدرجہ پھونچے گی کہ اون کو طاقت نہ ہوگی اور اوس کا تحمل نہ کر سکیں گے بعض آدمی بعض سے کہیں گے جو مصیبت اور سختی تنکو پہونچی ہے اور تم اوس میں مبتلا ہو کیا تم اوسکو نہیں دیکھتے ہو تنکو کما مصیبت پہونچی ہے کیا تم اوس شخص کو نہ دیکھو گے جو تمہاری شفاعت تمہارے رب سے کرے بعض آدمی بعض کے پاس جاویں گے اور کہیں گے کہ تمہارے باپ آدم علیہ السلام ہیں وہ شفاعت کریں گے پس آدم علیہ السلام پاس وہ آویں گے اور اون سے کہیں گے اے آدم آپ ابو البشر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اپنی روح آپ میں پھونکی ہے اور ملائکہ کو امر کیا اونھوں نے آپ کو سجدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجے جس مصیبت میں ہم لوگ مبتلا ہیں کیا آپ اوس کو نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہلو پہونچی ہے کیا آپ انکو نہیں دیکھتے ہیں آدم علیہ السلام اون سے کہیں گے کہ آج کے دن میرے رب نے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے ایسی کسی مثل غضب نہیں کیا اور اسکی مثل اس کے بعد ہرگز نہ ہوگا ایسا غضب نہ کرے گا اور میرے رب نے مجھ کو ایک درخت سے منع فرمایا تھا میں نے نافرمانی کی اور نفسی نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا دوسرے شخص کے پاس

جاؤ۔ تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے اور ان سے کہیں گے اے نوح اہل زمین کی طرف جو رسول بھیج گئے تھے ان میں آپ اول ہیں اور اہل کائنات اللہ تعالیٰ نے عبد شکور رکھا ہے آپ اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت کیجئے جس مصیبت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہلکو بھونچی ہے کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں۔ نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آجکے دن غضب کرنے کے طور پر ایسا غضب کیا جو جسکی مثل اس سے پہلے غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا۔ حال یہ ہے کہ میری ایک دماغی جو مستجاب ہوتی ہے اپنی قوم پر وہ دھاک میری قوم ہلاک ہو گئی نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آویں گے اور ان سے کہیں گے اے ابراہیم اہل زمین میں سے آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے خلیل ہیں جس حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جو مصیبت ہلکو بھونچی ہے کیا آپ کو نہیں دیکھتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آجکے دن ایک نوح غضب سے ایسا غضب کیا ہے کہ اس سے پہلے جسکی مثل غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اسکی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا اور وہ اپنے چند چہرے یا وکرین گے اور نفسی نفسی کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے موسیٰ آپ رسول اللہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے سے آپکو آدمیوں سے برگزیدہ کیا ہے اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت آپ کیجئے جس حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں اور جو مصیبت ہلکو بھونچی ہے کیا آپ اس کو نہیں دیکھتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرے رب نے آجکے دن ایک نوح غضب کرنے کی شان سے ایسا غضب کیا ہے کہ اس کے قبل جسکی مثل غضب نہیں کیا اور اس کے بعد اس کی مثل ہرگز ہرگز غضب نہ کرے گا۔ عینے ایک ایسے نفس کو قتل کیا ہے جس کے قتل کے واسطے ہلکو امر نہیں کیا گیا تھا نفسی نفسی

کہیں گے اور کہیں گے میرے سوا اور کے پاس جاؤ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی عیسیٰ
 علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے عیسیٰ آپ رسول اللہ ہیں اور آپ اللہ تعالیٰ
 کا وہ کلمہ ہیں جسکو مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی روح ہیں اور آپ نے
 گہوارہ میں آدمیوں سے کلام کیا تھا آپ اپنے رب کے پاس جا کے ہماری شفاعت کیجئے جس
 حالت میں ہم لوگ ہیں کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں اور جو مصیبت ہکو بھرنی ہے کیا آپ اوس کو نہیں
 دیکھتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام اون سے کہیں گے کہ میرے رب نے آج کے دن ایک نوع غضب سے
 ایسا غضب کیا ہے کہ اسکے قبل اوسکی مثل غضب نہیں کیا اور اسکے بعد اوسکی مثل بزرگ غضب نہ کرے گا
 عیسیٰ علیہ السلام کسی گناہ کو ذکر نہیں کریں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میرے سوا اور کے پاس
 جاؤ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ آدمی آپ کے پاس آویں گے اور کہیں گے اے محمد
 آپ رسول اللہ ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناؤں کو بخش دیا ہے آپ
 اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے جو مصیبت کہ ہکو بھرنی ہے کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں جس حالت
 میں ہم ہیں کیا آپ اوس کو نہیں دیکھتے ہیں اپنے فرمایا کہ میں مخلوق کی مصیبت دیکھ کر کھڑا ہو جاؤں گا اور
 میں عرش کے نیچے آؤں گا اور اپنے رب کے واسطے سجدہ میں گر دوں گا اللہ تعالیٰ اپنے عباد اور اوس
 حسن ثنا کو جو کچھ کھول دے گا اور جو کھولہاں کرے گا کہ مجھ سے پہلے کسی پر اون عباد اور حسن ثنا کی کثرت
 نہیں کی ہوگی مجھے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کیا ہوگی
 آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سوفت یارب امتی
 امتی یارب امتی امتی یارب امتی کہیں گے آپ سے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنی امت
 میں سے اون لوگوں کو جن پر کچھ حساب نہیں ہے جنہ کے دروازوں میں سے دہنے دروازے سے
 داخل کیجئے حال یہ ہوگا کہ آپکی امتی اوس دروازہ کے سوا جنت کے اور دروازوں میں سے جو دروازے
 ہیں وہ میرے آدمیوں کے نزدیک ہوں گے۔ پھر اپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکو قبضہ قدرت
 میں میری جان ہے جنہ کے دروازوں کے دو کو اڑوں گے دو میان او سفدر فاصلہ ہے جنت و جہنم

کہ اور ہجر کے درمیان ہے یا کہ دور بعصر کے درمیان جتنا فاصلہ ہے اور اتنا فاصلہ اون کو اڑون میں
یہ نین لے انس سے اونھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے
کہ قیامت کے دن مومنین جس کے جاوین گے اور اوس دن کے واسطے اون کو ابھام کیا جاوے گا۔
یا اوس دن کے لئے ابھام کریں گے اور کہیں گے کاش ہماری شفاعت ہمارے رب سے کی جاتی تاکہ
ہمارا رب ہماری اس جگہ سے ہم کو نجات دیتا مومنین آدم علیہ السلام کے پاس آوین گے اور اون سے
کہیں گے اے آدم آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور طائفہ
سے آپ کو مجروح کر آیا ہے اور ہر ایک نے کا نام آپ کو سکھایا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے
تاکہ ہمارا رب اس جگہ سے ہم کو نجات دے کر راحت دے آدم علیہ السلام مومنین سے کہیں گے کہ میں
تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا اور اپنی اوس خطا کو یاد کریں گے جو اون سے صادر ہوئی تھی اور اوس
خطا سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور فرماوین گے لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ اسکی
کہ وہ اول وہ رسول ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف مبعوث کیا ہے مومنین نوح علیہ السلام
کے پاس آوین گے نوح علیہ السلام اون سے کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا اور اپنی
اوس خطا کو یاد کریں گے کہ اپنے رب سے اونھوں نے اوس لئے کا سوال کیا تھا جس نے کا اونکو
علم تھا اور اوس خطا کی وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ خلیل الرحمن ہیں مومنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آوین گے
وہ کہیں گے کہ میں اس مرتبہ میں نہیں ہوں جو تمہاری شفاعت کروں لیکن تم موسیٰ علیہ السلام کو
پاس جاؤ وہ وہ عہد میں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا ہے اور اون کو تو رات عطا فرمائی جو مومنین
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاوین گے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں اس درجہ میں نہیں ہوں جو
تمہاری شفاعت کروں اور اوس نفس کو یاد کریں گے جسکو فی حق اونھوں نے قتل کیا تھا اور اوسکی
وجہ سے اپنے رب سے حیا کریں گے اور کہیں گے لیکن تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس
جاؤ وہ عہد اللہ اور اللہ کے رسول اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ اور اوس کی روح ہیں مومنین حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے پاس جاوین گئے وہ کہیں گے میں اس درجہ میں نہیں ہوں جو تمہاری شفاعت کروں
 و لیکن تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے عبد ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 ان کے لگے اور پچھلے گناہ بخش دئے ہیں لوگ میرے پاس آویں گے میں کھڑا ہو جاؤں گا و مومنین
 کی دو قطاروں کے درمیان جاؤں گا یہاں تک کہ میں اپنے رب کے پاس آؤں جاہوں گا جس وقت
 میں اپنے رب کو دیکھوں گا اس کے لئے میں سجدہ میں کروں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر چھوڑنا چاہے گا مجھ کو
 سجدہ میں چھوڑے گا پھر کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور کہیے آپ کی بات سنی
 جاوے گی شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی
 میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اس حمد کے ساتھ کروں گا جو حمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو
 تعلیم کرے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے ایک حد مقرر کرے گا میں مومنین کو
 جنت میں داخل کروں گا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف دوسرے بار میں پلٹ کے آؤں گا جس وقت میں اپنے
 رب کو دیکھوں گا میں سجدہ میں کروں گا اللہ تعالیٰ جتنی دیر چھوڑنا چاہے گا مجھ کو سجدہ میں
 چھوڑے گا پھر میرا رب مجھے فرماوے گا اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے آپ کہیے آپ کی بات
 سنی جاوے گی آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی
 میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اس حمد کے ساتھ اپنے رب کی حمد کروں گا جو حمد کہ مجھ کو میرا رب سکھایا
 پھر میں شفاعت کروں گا میرے واسطے ایک حد مقرر کی جاوے گی مومنین کو میں جنت میں داخل کروں گا
 پھر تیسری بار میں پلٹ کے آؤں گا جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا سجدہ میں کروں گا جتنی دیر چھوڑنا
 چھوڑے گا میرا رب چھوڑنا چاہے گا سجدہ میں چھوڑے گا پھر مجھے کہا جاوے گا اے محمد آپ اپنا سر
 سجدہ سے اٹھائیے اور آپ کہیے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ
 شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤں گا اور اس حمد کے ساتھ
 اپنے رب کی حمد کروں گا جو حمد کہ میرا رب مجھ کو سکھلائے گا پھر میں شفاعت کروں گا میرے واسطے ایک حد
 مقرر کی جاوے گی میں مومنین کو جنت میں داخل کروں گا پھر چوتھی بار میں پلٹ کے آؤں گا اور اپنے

رب سے کہوں گا اسے میرے رب کوئی باقی ذرہ یا گروہ شخص جسکو قرآن نے روکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے قلب میں ایک جو کے وزن کی برابر خیر ہوگی وہ دوزخ سے نکلے گا پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے قلب میں ایک گیہون کے وزن کی برابر خیر ہوگی پھر دوزخ سے وہ شخص نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ایک وزہ کی وزن کی برابر خیر ہوگی۔

احمد نے صحیح سند سے اس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی حرام سے کسب کرتے ہیں میں کھڑا ہوں بکرا غنما کرتا رہوں گا ایک ایک میرے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام آویں گے اور کہیں گے کہ یا نبی! میں اسے محمد آپ کے پاس آئے ہیں وہ سوال کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جہنم امتوں کے درمیان اس غم کی وجہ سے جہنم وہ میں تفریق کر دے جس جگہ چاہے اور ان کو بھیج دے امتوں کی یہ حالت ہوگی کہ عرق اون کے دہانوں تک پہنچ گیا ہو گا مومن پر وہ عرق ایسا ہوگا جیسے زکام کی حالت ہوتی ہے اور کافر اس عرق سے ایسی حالت میں ہوگا کہ اس کو موت چاہی ہوگی آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرما دیں گے کہ آپ منتظر رہیے یہاں تک کہ میں پلٹ کر آ جاؤں یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے جا دیں گے اور عرش کے نیچے کھڑے ہو جا دیں گے آپ وہ تقرب پا دیں گے کہ نہ کوئی فرشتہ برگزیدہ پاوے گا اور نہ کوئی نبی مرسل اللہ تعالیٰ جبریل علیہ السلام کو وحی کرے گا اور یہ فرماوے گا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہو کہ اپنا سر سجدہ اوٹھائے اور آپ سوال کیجئے اچھو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے اچھو شفاعت قبول کی جاوے گی میں اپنی امت کے حق میں شفاعت کروں گا تا نوزے آدمیوں میں سے ایک انسان کو نکالوں گا اور میں اپنے رب کے پاس شفاعت کے لئے آتا جاتا رہوں گا اور میں کسی مقام میں کھڑا ہو گا مگر شفاعت کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ عطا فرماوے گا کہ مجھے فرماوے گا اے محمد! اپنی امت سے خلق اللہ میں داخل کیجئے جس نے ایک ہی دن اخلاص کی حالت میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ شہادت دی ہے اور اس حالت پر مر گیا ہے۔

احمد اور ابو یعلیٰ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا ہے کہ کوئی نبی نہ تھا مگر اوس کے لئے ایک دعا تھی کہ دنیا میں اوس دعا کی روانی چاہی یا اوس کو
 پورا کر لیا اور میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا کو دنیا میں چھپا رکھا اور میں قیامت کے دن
 سید اولاد آدم ہوں گا اور مجھ کو اس کا خیر نہیں ہے اور میں پہلا وہ شخص ہوں جس سے زمین شق ہوگی اور
 مجھ کو اس کا خیر نہیں ہے اور میرے ہاتھ میں لوئے حمد ہوگا اور اس کا خیر مجھ کو نہیں ہے آدم علیہ السلام
 اور اون کے سوا جو لوگ ہوں گے وہ میرے لوئے نیچے ہوں گے اور مجھ کو اس کا خیر نہیں ہے اور
 قیامت کا دن آدمیوں پر وراز ہوگا بعض آدمی بعض سے کہیں گے کہ بکو آدم علیہ السلام ابو البشر کے
 پاس لے چلو تاکہ وہ ہمارے رب سے ہماری شفاعت کریں ہمارا رب ہمارے درمیان حکم فرماوے
 آدم علیہ السلام اون سے کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اپنی خطا کے سبب سے
 جنت سے نکالا گیا ہوں اور آج کے دن مجھ کو کوئی شے غم میں نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم
 لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اول انبیاء میں لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آدین گے اور انکو
 کہیں گے کہ آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے نوح علیہ السلام کہیں گے
 کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اپنے فرزند کے واسطے سوال کیا تھا مجھ کو کب تک دن کوئی شے غم میں
 نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کے پاس آدین گے اور اون سے کہیں گے اے ابراہیم آپ ہماری شفاعت ہمارے رب سے کیجئے
 تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں نے
 اسلام میں تین جھوٹ بولے ہیں واللہ میں نے اون جھوٹوں کے ساتھ جھوٹ نہیں کیا مگر اللہ تعالیٰ کے
 دین کی طرف سے ایک قول ابراہیم کا دانی مقیم ہے دوسرا قول ایکابل فعلہ کبریم غیبی ہے تیسرا قول ایکابل
 یہ ہے کہ جہنم وہ بادشاہ کا پاس آئے تھے اور اوس بادشاہ نے اکی عورت کو بچا تھا کہ یہ کون ہے
 تو آپ نے کہا تھا اختی یعنی میری بہن ہے اور ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ آج کے دن مجھ کو کوئی شے غم میں
 نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے

اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آدین گے اور اون سے کہیں گے اسے موسیٰ آپ وہ شخص ہیں جسکو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں نے ایک نفس کو بغیر نفس کے قتل کیا ہے اور آج کے دن مجھکو کوئی فتنہ غم میں نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ میں اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ میں آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آدین گے اور اون سے کہیں گے کہ آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا میں اللہ تعالیٰ کے سوا اللہ مانا گیا تھا (یعنی آپکی قوم نے آپکو اپنا معبود اختیار کیا تھا) وہ فرما دیں گے آج کے دن مجھکو کوئی فتنہ غم میں نہیں ڈالتی ہے مگر میرا نفس و لیکن تم لوگ یہ بتاؤ کہ جو متاع ایک ظرف میں ہو اور اس پر مھر لگی ہو جب تک مھر نہ توڑی جاوے کچھ کیا اس پر کسی کو قدرت ہو سکتی ہے آدمی کہیں گے کہ قدرت نہیں ہو سکتی عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آج کے دن وہ حاضر ہیں اور اون کے لگے پچھلے گناہ بخشدئی گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی میرے پاس آدین گے اور کہیں گے اسے محمد آپ ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے تاکہ ہمارے درمیان حکم کرے میں اون سے کہوں گا کہ میں ہی شفاعت کے لئے ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شفاعت کے لئے اون سے گاجن شخص کو چاہے گا اور اس کی شفاعت سے راضی ہو گا جو بقول اللہ تعالیٰ یہہ را وہ کرے گا کہ اپنی خلق کے درمیان حکم دے منادی کرنے والا پکارے گا کہ احمد کہاں ہیں اور اون کی بہت کہاں ہے ہم آخرین اولین ہیں ہم کل امتوں کے آخرین اور جن لوگوں سے حساب لیا جاوے گا ہم ادن کے اول ہوں گے امتیں جو راستہ میں ہوں گی ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی اور وہ آپس میں سے ہٹ جاویں گے ہم ایسی شان سے گزر جاویں گے کہ دھوکے اتر سے غر محلیں ہوں گے گل امتیں ہکو دیکھ کہ کہیں گی کہ قریب ہے یہ کل امت انبیاء ہوں ہم لوگ جنت کے دروازوں کے پاس آدین گے میں دروازہ جنت کا حلقہ پکڑوں گا اور دروازہ کھٹکے گا پھر چھا جاوے گا آپ کون میں میں کہوں گا میں محمد ہوں میں اپنے رب عزوجل کے

پاس آؤں گا۔ میرا رب اپنی کرسی پر ہو گا میں سجدہ کروں گا اور اپنے رب کی اون محامد سے حمد کروں گا کہ کسی نے جو مجھے پہلے تھا اون محامد سے حمد نہ کی ہو گی اور نہ اون محامد سے کوئی میرے بعد حمد کرے گا کہا جاوے گا اے محمد اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ کیسے آپ کی بات سنی جاوے گی آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی کہا جاوے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا انتقال ایمان ہے اون کو نکال لیجے پھر میں اپنے رب کے پاس پلٹ کے آؤں گا اور سجدہ کروں گا اور جو میں نے پہلے کہا تھا وہ کہوں گا کہا جاوے گا کہ آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائے اور آپ کیسے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی میرا رب کہے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا ایمان انتقال کی برابر ہو اور اول لوگوں کے ایمان سے کم ہے اون کو نکال لیجئے پھر میں پلٹ کے آؤں گا اور سجدہ کروں گا اور پہلے میں نے جو کچھ کہا تھا اس کی مثل کہوں گا کہا جاوے گا کہ آپ اپنا سر اٹھائی اور آپ کیسے آپ کی بات سنی جاوے گی اور آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی میں کہوں گا رب امتی امتی مجھے کہا جاوے گا کہ جن لوگوں کے دلوں میں اتنا اتنا ایمان برابر انتقال کی ہو اور اون لوگوں سے جو اول اور دوم تھے کم ہو اون کو دوزخ سے نکال لیجئے۔

طبرانی نے (داوسط) میں اور حاکم نے اس حدیث کی ردایہ کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہو اور بیہقی نے ابن عباس سے روایہ کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء کے واسطے سونے کے منبر ہوں گے وہ اون منبروں پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا میں ابھر نہیں بیٹھوں گا اور اپنے رب کے سامنے اس خوف سے کہڑا رہوں گا کہ میرا رب مجھ کو جنت میں بھیجے اور میری امع باقی رہ جاوے میں رب امتی امتی کہوں گا اللہ تعالیٰ فرماوے گا اے محمد آپ کیا ارادہ کرتے ہیں میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں میں کہوں گا اے رب اون کا حساب بھل گئے فرماوے میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھ کو اون مروون کے اعمال کے دستاویز دیا جائے

جو دوزخ کی طرف بھیجے گئے ہوں گے یہاں تک کہ مالک جہنم دوزخ کہے گا اسے محمدؐ کیسے رب کے غضب کے واسطے میں نہتے دوزخ میں اپنی امت میں سے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔

بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کل آدمی قیامت کے دن اپنے پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہو کر یا گھٹنیوں سے اپنے نبی کے پیچھے پھریں گے اور کہیں گے اے فلان ہماری شفاعت کر اے فلان ہماری شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک منتهی ہوگی شفاعت کا دن وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا۔

اور بھی بخاری نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب یہاں تک قریب آجاوے گا یہاں تک کہ پسینا نصف کان تک پہنچے گا اوس درمیان کہ آدمی اس حالت میں ہوں گے وہ آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے آدم علیہ السلام کہیں گے کہ میں صاحب شفاعت نہیں ہوں پھر آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاویں گے وہ بھی سیارے جواب دیں گے پھر آدمی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر کہیں گے آپ شفاعت کریں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خلق کے درمیان حکم کرے گا آپ جاویں گے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ کے حلقہ کو پکڑیں گے اوس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا کل اہل جمع آپ کی تعریف کریں گے۔

بزار نے اور بھیقی نے (بعث) میں حدیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کل آدمیوں کو ایک زمین پر جمع کرے گا اور کوئی نفس کلام نہ کرے گا اول جو شخص بلایا جاوے گا وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے آپ کہیں گے لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والہدی من

ہدیہ وعبدک بین یدیک وبک والیک لانجا منک الا الیک تبارکت وتعالیٰ سبحانک رب البیت

اس وقت آپ شفاعت کریں گے پس وہ مقام اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے عسی ان یشتک ربک مقام محمود ابن ابی شیبہ نے اور ابن عاصم نے (سخن) میں سلمان سے روایت کی ہے کہا ہے آفتاب کو قیامت کے دن دس برس کی حرارت ویجاوے گی پھر آفتاب آدمیوں کی کھوپڑیوں کے قریب ہو جاوے گا یہاں تک کہ آفتاب تو میں ہو جاوے گا یعنی دو کمانوں کے گوشہ کی مقدار میں قریب ہو جاوے گا اور

آدمی عرق کرین گے یہاں تک کہ سینا زمین پر آدمی کے قد کی برابر ٹپک کر آجاوے گا بھروسہ
 سینا اور کو اونچا ہو گا یہاں تک کہ مرد غرغر کرے گا سلمان نے کہا یہاں تک سینا بھونچے گا
 کہ مرد غرق غرق کرے گا جو وقت آدمی اوس حالت کو دیکھیں گے جس حالت میں وہ بہن گے
 بعض بعض سے کہے گا جس مصیبت میں تم لوگ ہو کیا تم نہیں دیکھتے ہو اپنے باپ آدم علیہ السلام
 کے پاس آؤ تاکہ تمہارے رب سے تمہاری شفاعت کرین آدمی آدم علیہ السلام کے پاس آؤنگے
 اور اون سے کہیں گے اے ہمارے باپ آپ وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست
 قدرت سے پیدا کیا ہے اور آپ میں اپنی روح بھونکی ہے اور اپنی جنت میں آپ کو ٹھہرایا ہے آپ
 اٹھیں اور ہماری شفاعت اپنے رب سے کیجئے جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوس کو دیکھتے
 ہیں آدم علیہ السلام اون سے کہیں گے میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے
 کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہکو امر فرماتے ہیں آدم علیہ السلام کہیں گے کہ عبد شاکر کے
 پاس جاؤ آدمی نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے اللہ تعالیٰ کے
 بنی آپ وہ شخص ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عبد شاکر پیدا کیا ہے اور جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ
 اوس کو دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے نوح علیہ السلام کہیں گے کہ میں
 تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے کہ کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہکو
 حکم دیتے ہیں نوح علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ ابراہیم خلیل الرحمن کے پاس جاؤ آدمی ابراہیم
 علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون سے کہیں گے اے خلیل الرحمن جس حالت میں ہم لوگ
 ہیں آپ ہکو دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے
 میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اون سے پوچھیں گے کہ کس کے پاس جانے کے لئے آپ
 ہکو امر کرتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہ
 ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو اپنی رسالت اور اپنے کلام کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے آدمی موسیٰ
 علیہ السلام کے پاس جاویں گے اور اوق سے کہیں گے کہ جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوس کو

ع
 جان اور
 حق بینا
 سر

دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی اور اُن سے پوچھیں گے کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہکو امر کرتے ہیں موسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ کلمۃ اللہ اور روح اللہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اُن سے کہیں گے اے کلمۃ اللہ اور روح اللہ جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوسکو دیکھتے ہیں آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کیجئے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ میں تمہاری شفاعت نہیں کر سکتا آدمی پوچھیں گے کہ کس کے پاس جانے کے لئے آپ ہکو امر کرتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ تم لوگ اوس عبد کے پاس جاؤ جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ نے فتح کی ہے اور اگلے پچھلے گناہ بخشدی ہیں اور آج کے دن وہ ایسی حالت میں آویں گے کہ بے خوف ہوں گے اور ستودہ ہوں گے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آویں گے اور آپ سے کہیں گے اے نبی اللہ آپ وہ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے سبب فتح کی ہے اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ بخشدی ہیں اور آپ اس مقام میں ایسی حالت میں آئے ہیں کہ آپ کو امن ہے جس حالت میں ہم لوگ ہیں آپ اوسکو دیکھتے ہیں آپ اپنی رب سے ہماری شفاعت کیجئے آپ فرماویں گے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں آپ آدمیوں کو روندتے ہوئے نکلتے یہاں تک کہ جنت کے دروازہ تک پہنچیں گے اور جنت کے دروازہ کا حلقہ جو سونے کا ہو گا اوس کو پکڑیں گے اور آپ دروازہ کھٹ کھٹائیں گے کوئی پوچھے گا یہ کون شخص دروازہ جنت کھٹ کھٹا رہا ہے آپ جواب دیں گے میں محمد ہوں آپ کے واسطے جنت کا دروازہ کھول دیا جاوے گا آپ آویں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جاویں گے اور سجدہ کے باب میں آپ اذن چاہیں گے آپ کو اذن دیا جاوے گا آپ سجدہ کریں گے آپ کو نذا کی جاوے گی اے محمد آپ اپنا سر سجدہ سے اٹھائی آپ سوال کیجئے آپ کو عطا کی جاوے گی اور آپ شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجئے آپ کی دعا کی اجابت ہوگی اللہ تعالیٰ اوس وقت اوس نشا اور تمہید اور تمجید کی آپ پر کشائش کرے گا کہ خلائق میں سے کسی کے واسطے اوس کی کشائش

نہیں کی ہوگی اور نہ کی جاوے گی اسے محمد آپ اپنا سر اوٹھائی آپ سوال کیجئے آپکو عطا کی جاوے گی
 آپ شفاعت کیجئے آپکی شفاعت قبول کی جاوے گی اور آپ دعا کیجئے آپکی دعا قبول کی جاوے گی
 آپ اپنا سر مبارک سجدہ سے اوٹھائیں گے اور آپ دو بار یا تین بار امتی امتی فرما دیں گے۔ آپ
 اوس شخص کے حق میں جس کے دل میں منتقال واند یا منتقال جو یا منتقال واند رانی ایمان ہوگا شفاعت
 کریں گے یہ مقام محمود ہے۔

طبرانی نے دیکیر امین اور ابن ابی حاتم اور ابن مرویہ نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے
 کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت اللہ تعالیٰ اولین اور آخرین کو
 جمع کرے گا اور اون کے درمیان حکم فرماوے گا اور حکم سے فارغ ہو جاوے گا مومنین کہیں گے کہ
 ہمارے رب نے ہمارے درمیان حکم فرمایا اور حکم سے فارغ ہو گیا ہماری شفاعت ہمارے رب سے
 کوئی شخص کرے گا آدمی کہیں گے کہ آدم علیہ السلام شفاعت کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو اپنے
 ہاتھ سے پیدا کیا ہے اور اون سے کلام کیا ہے آدمی آدم علیہ السلام کے پاس آویں گے اور اون
 کہیں گے کہ ہمارے رب نے حکم دیدیا ہے اور حکم سے فارغ ہو گیا ہے اور آپ اٹھیں اور ہمارے
 رب سے ہماری شفاعت کیجئے آدم علیہ السلام کہیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ آدمی
 نوح علیہ السلام کے پاس آویں گے کہ نوح علیہ السلام آدمیوں کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف رہبری
 کریں گے آدمی ابراہیم علیہ السلام کے پاس آویں گے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے
 آدمی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے آدمی
 عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آویں گے کہ وہ یحییٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے کہ یحییٰ علیہ السلام کی طرف رہبری کریں گے
 ہوں آدمی میرے پاس آویں گے اللہ تعالیٰ مجھ کو یہ اذن دے گا کہ میں اوس کے پاس پہنچوں گا
 میری جگہ سے ایسی پاکیزہ ترخو سنبھو چکے گی کہ جس بو کو کسی نے ہرگز نہ سونگھا ہوگا یہاں تک کہ میں
 اپنے رب کے پاس آؤں گا اللہ تعالیٰ میری شفاعت قبول کرے گا اور میرے سر کے بالوں سے
 میرے لئے ایسا نور پیدا کرے گا کہ پاؤں کے ناخنوں تک وہ نور ہوگا۔

ابن ابی عاصم نے (سننہ امین) انس سے روایت کی ہے انس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس شفاعت کرتا ہوں گا اور میرا رب میری شفاعت قبول کرتا ہے گا یہاں تک کہ میں کہوں گا اے میرے رب! ان لوگوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا اللہ تعالیٰ فرماوے گا کہ یہ امر نہ آپ کے واسطے سزاوار ہے اور نہ کسی کے واسطے جھکواپنی عزت اور اپنے جلال اور اپنی رحمت کی قسم ہے میں دوزخ میں کسی کو بھیجوڑوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا۔

احمد اور طبرانی نے عباد بن الصامت سے عبادہ بنہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد میں نے کسی نبی اور کسی رسول کو پیدا نہیں کیا مگر اوس نبی اور رسول نے مجھ سے ایک خواہش چاہی میں نے اوس نبی اور رسول کی خواہش عطا کی اور آپ سوال کیجے آپ کو عطا کی جاوے گی میں نے غرض کی میرا سوال میری امت کی شفاعت و عفو قیامت ہے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ شفاعت کیا شخص ہے آپ نے فرمایا میں کہوں گا اے میرے رب میری شفاعت وہ ہے جس کو تیرے پاس بیٹے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ فرماوے گا بیشک اللہ تعالیٰ میری بقیہ امت کو دوزخ سے نکلے گا اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

احمد اور طبرانی اور بزار نے معاذ بن جبل اور ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ ابی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے اس امر کے درمیان مجھ کو اختیار دیا کہ میری نصف امت کو جنت میں داخل کرے یا میں شفاعت کروں میں نے ان کے لئے شفاعت کو اختیار کیا اور مجھ کو یہ معلوم ہوا کہ شفاعت ان کے لئے زیادہ وسیع ہے اور شفاعت ان لوگوں کے لئے ہے جو کہ مر گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شریک نہیں کرتے تھے۔

طبرانی نے (واسطہ) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جہنم کے پاس آؤں گا اور اوس کا دروازہ کھٹ کھٹاؤں گا میرے واسطے
اوس کا دروازہ کھولا جاوے گا میں اوس میں داخل ہوں گا اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور نحمده سے
کروں گا کہ کسی نے اوس کی حمد مجھ سے پہلے اوس کی مثل نہ کی ہوگی اور نہ میرے بعد کوئی شخص
اوس کی حمد کرے گا پھر دوزخ سے اون لوگوں کو نکالوں گا جنہوں نے اخلاص کی حالت میں
لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

ابو یعلیٰ نے عوف بن مالک سے اور عنون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ ہکو چار چیزیں عطا کی گئی ہیں کہ وہ چار چیزیں کسی کو جو ہم سے پہلے تھے عطا
نہیں کی گئیں اور میں نے اپنے رب سے پانچویں چیز کا سوال کیا میرے رب نے مجھ کو وہ عطا کی وہ
پانچویں چیز کیا اچھی چیز ہے ہر ایک بنی اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور اپنی قوم سے تجاویز
نہیں کرتا تھا اور میں جمیع آدمیوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ایک مہینہ کی مسافت پر
ہمارا دشمن ہم سے ڈرتا ہے اور کل زمین ہمارے واسطے پاک اور مسجد پیدا کی گئی ہے اور ہمارے واسطے
خمس حلال کیا گیا ہے اور میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا ہے کہ میرے رب سے کوئی بندہ میری
امت کا جو اوس کی توحید کرتا ہے نہ ملے گا مگر اوس کو میں جنت میں داخل کروں گا۔

امد اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں کسی بنی کو مجھ سے پہلے وہ پانچ
چیزیں عطا نہیں کی گئیں میں احمد اور اسود یعنی گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور
ایک مہینہ کی مسافت پر مجھ کو نصرت دی گئی ہے اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور طہور پیدا کی
گئی ہے اور میرے واسطے غنیمتیں حلال کی گئی ہیں اور جو لوگ کہ مجھ سے پہلے تھے اون کو لئے
غنیمتیں حلال نہیں ہوئیں اور مجھ کو شفاعت عطا کی گئی اور کوئی بنی نہیں ہے مگر اوس نے شفاعت
کو مقدم کیا ہے اور میں نے اپنی شفاعت کو موخر کیا ہے میں نے اوس شفاعت کو اوس شخص کو
گروانا ہے جو شخص میری امت میں سے ایسے حال میں مرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ

شرک نہ کرے گا۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابو ذر سے روایت کی ہے کہ کہاہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں کسی بنی کو جو مجھ سے پہلے تھا وہ چیزیں عطا نہیں کی گئیں۔ راوی نے اس حدیث کو ابو موسیٰ کی حدیث کی مثل ذکر کیا مگر ابو ذر کی حدیث میں یہ ہے ابو ذر نے پانچوں شے کے بیان میں یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کہا گیا کہ آپ سوال کیجے آپ کو عطا کی جاوے گی میں نے اپنی دعا کو جو امت کی شفاعت کیواسطے قیامت کے دن تھی چھپایا جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کیا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شفاعت اوس کو پانے والی ہے۔

احمد اور طبرانی نے (اوسط) میں اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے ام حبیبہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت جس چیز سے ملے گی اور بعض بعض کا خون پیگیا مجھ کو کھلایا گیا اور یہ امور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی واقع ہو چکے ہیں منیٰ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ اون کے باب میں قیامت کے دن مجھ کو شفاعت کا والی کر دو اللہ تعالیٰ مجھ کو والی کر دیا۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام کا قول من تبعنی فانتم من عصائے فانک غفور رحیم اور عیسیٰ علیہ السلام کا قول ان تعذبہم فانہم مبادک وان تقفر لہم فانک انت العزیز الحکیم پڑھا اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور امتی امتی فرمایا پھر آپ روئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے جبریل تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے کہدو کہ میں آپ کو آپ کی امت کے معاملہ میں خوشنود کروں گا اور آپ کے ساتھ برائی نہ کروں گا۔

بخاری نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حضرت علیؓ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنی امت کی ضرور شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب مجھ کو نہ کرے گا

اے محمد کیا آپ راضی ہو گئے مین کہوں گا اے میرے رب مین راضی ہو گیا۔

طبرانی نے (اوسط امین حسن سند سے ابی سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو پانچ چیزیں عطا کی گئیں کہ وہ پانچ چیزیں کسی نبی کو جو مجھ سے پہلے تھا عطا نہیں کی گئیں مین احمر اور اسود کی طرف بھیجا گیا ہوں اور ہر ایک بنی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ایک جہینہ کی مسافت پر رب سے نصرت دی گئی اور مجھ کو غنیمتیں کھلائی گئیں اور غنیمت کو کسی نے جو مجھ سے پہلے تھا نہیں کھایا اور کل زمین میرے لئے پاک اور مسجد کی گئی اور نبیوں مین سے کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس کو ایک دعا دی گئی ہے اور اوس نبی نے اوس دعا کی تعمیل کی ہے اور مین نے اپنی دعا کو جو امت کی شفاعت ہے آخر پر رکھا ہے جو شخص ایسے حال مین رہ گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کرتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ وہ دعا اوس کو بچھونچنے والی ہے۔

ابن ابی شیبہ اور ابو یعلیٰ نے صحیح سند سے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اون لہو لعب کر نیوالون کے واسطے جو بشر کی ذریت سے ہیں سوال کیا کہ اون کو عذاب نہ دے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عطا کیا۔ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ وہ لہو لعب کرنے والے لڑکے ہیں اس لئے کہ اون کے اعمال لہو و لعب کی مانند بغیر شرط کے ہیں اور غیر قصد اور عزم کے اون سے صا اور ہوتے ہیں۔

احمد اور ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت قیامت کا دن ہو گا مین انبیاء کا امام اور اون کا خطیب اور اون کا صاحب شفاعت ہوں گا یہ مین بغیر فخر کے کہتا ہوں۔

مسلم نے ابی ابن کعب سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے پاس میرے رب نے فرشتہ کو بھیجا کہ مین قرآن شریف کو ایک حرف پڑھوں مین نے اس پیام کو اپنے رب کی طرف پہنچا دیا اور مین نے کہا اے میرے رب میری امت پر اس کو

آسان کر پھر دوسری بار میری طرف وہ حکم پہیرا گیا کہ میں قرآن شریف کو دو حرفون پر پڑھوں
میں نے کہا اسے میرے رب میری امت پر اس امر کو آسان کر پھر تیسری بار میری طرف وہ
حکم پہیرا گیا کہ میں قرآن شریف کو سات حرفون پر پڑھوں اور یہ فرمایا کہ آپ کے ہر ایک پہیرنے کے
عوض میں جو میں نے پہیرا ہے ایک سوال کی اجازت ہے آپ سوال کیجے میں نے کہا اللہم
اغفر لامتی اور دوسرے سوال کو میں نے روز قیامت تک آخر میں رکھا روز قیامت وہ دن
جس میں مخلوق میری طرف راغب ہوگی یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی راغب ہونگو۔
تھاکم نے اور بیہقی نے (کتاب الرویہ) میں عبادہ بن الصامت سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں روز قیامت میں سید الناس
ہوں گا اور مجھ کو اس کا خیر نہیں ہے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ قیامت کے دن میرے جھنڈے
کے نیچے ہوگا اور کشائش کا انتظار کرتا ہوگا اور میرے ساتھ لوائے حمد ہوگا میں جاؤں گا اور
میرے ساتھ کل آدمی جاوین گے یہاں تک کہ میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور میں
اوس کا کھولنا چاہوں گا کہا جاوے گا کہ یہ کون ہے میں کہوں گا میں محمد ہوں کہا جاوے گا
کہ محمد کو مر جا ہے جس وقت میں اپنے رب کو دیکھوں گا اوس کے واسطے سجدہ میں گروں گا
اور اوس کی طرف دیکھوں گا۔

ابونعیم اور ابن عساکر نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہا ہے کہ صحابہ نے پوچھا
یا رسول اللہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور عیسیٰ اللہ تعالیٰ کا کلمہ میں اور اللہ تعالیٰ کی روح میں
اور موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے خاص کر اچکو
کیا عطا کیا گیا ہے آپ نے فرمایا کہ کل اولاد آدم علیہ السلام قیامت کے روز میرے جھنڈے
کے نیچے ہوں گے اور اون لوگوں میں کا پہلا میں ہوں گا جن کے واسطے جنت کے دروازے
کھولے جاوین گے۔

بخاری نے اپنی (تاریخ) میں اور طبرانی نے واسطہ میں اور بیہقی اور ابونعیم نے

جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں مرسلین کے اگر آگے چلون گا اور وہ میرے پیچھے پیچھے ہوں گے مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے اور میں خاتم النبیین ہوں اور مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے اور میں اول شافع اور اول مشفع ہوں اور مجھ کو اس بات کا فخر نہیں ہے و آرمی اور ترمذی اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کچھ آدمی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے بیٹھ کے آپکا انتظار کر رہے تھے اور انھوں نے اپنی آپس میں مذاکرہ کیا کہ اون میں سے بعض نے کہا کہ تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے خلیل اختیار کیا ہے ابراہیم اوس کے خلیل ہیں اور دوسرے نے کہا کہ نسی چیز اس سے زیادہ تعجب کی ہے کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے کے طور پر کلام کیا ہے اور دوسرے نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اور دوسرے نے کہا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے اتنے میں آپ اصحاب کے پاس باہر آگئے اور آپ نے فرمایا کہ میں تمہارا کلام سنا کہ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہیں اور وہ ایسے ہیں اور موسیٰ نبی اللہ ہیں اور وہ ایسے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں اور وہ ایسے ہیں اور آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے برگزیدہ کیا ہے اور وہ ایسے ہیں تم لوگ سنو کہ میں حبیب اللہ ہوں اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں قیامت کے دن لوائے عہد کو اٹھائے ہوں گا اوس کے نیچے آدم علیہ السلام ہوں گے اون کے سوا کون ہے اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں روز قیامت میں اول شافع اور اول مشفع ہوں گا اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور میں پہلا وہ ہوں گا جو کہ جنت کے قتل کو حرکت دے گا اور اس کا مجھ کو فخر نہیں ہے اللہ تعالیٰ میرے واسطے جنت کے دروازے کھول دے گا اور مجھ کو جنت میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہوں گے اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس میں اکرم اولین اور آخرین ہوں اور مجھ کو اس کا فخر نہیں ہے ۔

ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں جن اور انس اور ہر ایک اہل اور اسود کے طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے واسطے سوا

انبیاء کے غنیمتین حلال کی گئی ہیں اور کل زمین میرے واسطے مسجد اور پاک کی گئی ہو اور میرے آگے جو ملک اور دشمن ایک ہینہ کے فاصلہ پر ہیں رب سے اون پر مجھکو نصرت دی گئی ہے۔ اور سورہ بقرہ کو خواتیم مجھکو عطا کئے گئے ہیں اور وہ خواتیم عرش کے فزائون میں سے تھے اون کے ساتھ اور انبیاء کے سوا مجھکو خصوصیت دی گئی اور مجھکو تورات کی جگہ متانی اور انجیل کی جگہ میں اور زبور کی جگہ حوامیم دئے گئے اور مجھکو مفصل کے ساتھ فضیلت دی گئی اور میں دنیا اور آخرت میں اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور مجھکو فخر نہیں ہے اور میں پہلا وہ شخص ہوں کہ مجھ سے اور میری امت سے زمین شق ہوگی اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن میرے ہاتھ میں لوئے حمد ہوگا اور کل انبیاء اس کے نیچے ہوں گے اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور قیامت کے روز مجھکو جنت کی کنجیان دی جاوین گی اور میرے ساتھ شفاعت آغاز کی جائے گی اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور جو مخلوق جنت کی طرف جادے گی اس سے میں آگے جاؤں گا اور مجھکو اس کا فخر نہیں ہے اور میں کل امام ہوں گا اور میری امت میرے نشان قدم پر چرے گی یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر آپ کا نسب اور یہ نسب باقی رہے گا۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے دن ہر ایک سبب اور ہر ایک نسب منقطع ہو جاوے گا مگر میرا سبب اور میرا نسب باقی رہے گا کہا گیا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ آپ کی امت کے آدمی قیامت کے دن آپ کے ساتھ نسبت کئے جاوین گے اور باقی انبیاء کی امتیں اون کے ساتھ نسبت نہیں کی جاوین گی اور کہا گیا ہے کہ آپ کے ساتھ جو نسبت کی جاوے گی اس سے مخلوق حقیق ہوگی اور کل انساب سے متعلق نہ ہوگا اور اس قول کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جسکی روایت کی ہے۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
عنہما نے فرمایا ہے کہ
یہ حدیث صحیح ہے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ سب سے پہلے آپ صراط سے گزریں گے اور سب سے پہلے آپ جنت کا دروازہ کھٹ کھٹائیے گے اور سب سے پہلے آپ جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت میں داخل ہوں گی اور آپ کے سوا چہرہ مبارک کے ہر ایک بال میں نور ہوگا اور اہل عشرہ کو حکم کیا جاوے گا کہ وہ آپ کی بند کر لیں تاکہ آپ کی صاحبزادی صراط سے گزر جاویں۔

آپ کے نزدیک حدیث اس باب میں کہ آپ کا ذکر نورات اور انجیل میں ہے آگے آچکی ہے۔ اور اس باب میں غصبہ کی حدیث بھی ساجی باب میں آگے آچکی ہے اور غنیمین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جہنم کا پل کھڑا کیا جاوے گا اور میں سب سے پہلے اس پر سے گزروں گا۔

ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا کہا جاوے گا اے اہل عشرہ تم اپنی آنکھیں چھپالو تاکہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر جاویں وہ ایسی شان سے صراط سے گزریں گی کہ دو مہینہ چارویں اور پھر ہوں گی۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا کہا جاوے گا اے اہل عشرہ تم اپنی آنکھیں چھپالو اور اپنے سر نیچے کر لو اس لیے کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صراط سے گزر کے جمعہ میں تشریف لیجاتی ہیں۔

مسلم نے انس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹ کھٹائیے گا۔

مسلم نے انس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پڑوٹکا اور اوس کو کھلو اوُن کا خازن جنت پوچھے گا آپ کو میں میں کہوں گا میں محمد ہوں خازن جنت کہے گا کہ آپ کے واسطے جھکو امر کیا گیا ہے اور آپ سے پہلے میں کسی کے واسطے جنت کا دروازہ نہ کھولوں گا۔

بیہقی اور ابو نعیم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کل آدمیوں سے پہلے میری کھوپری سے زمین شق ہوگی اور مجھ کو اسکا فقر نہیں ہے اور مجھ کو اسے حمد عطا کیا جاوے گا اسکا فقر نہیں ہے اور روز قیامت میں کل آدمیوں کا میں سردار ہوں گا اسکا فقر نہیں ہے اور اول میں جنت میں داخل ہوں گا اور اسکا فقر نہیں ہے۔ طبرانی نے (اوسط) میں حسن سند کے ساتھ حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء جنت حرام کی گئی ہیں یہاں تک کہ میں داخل ہوں اور جنت کل امتوں پر حرام کی گئی ہے یہاں تک کہ جنت میں میری امت داخل ہو اور طبرانی نے اس حدیث کی مثل ابن عباس کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میں سب سے اول جنت میں داخل ہوں گا اس کا فقر نہیں ہے اور جنت میں میرے پاس اول حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا داخل ہوں گی۔ اور فاطمہ کی مثل اس امت میں ایسی ہے جیسے مریم علیہا السلام کی مثل نبی اسرائیل میں ہے۔

یہ باب اوس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثرا و وسیلہ کے ساتھ مختص میں اور اس امر کے ساتھ آپ کو اختصاص ہے کہ جنت میں آپ کے منبر کے توایم قائم ہوں گے اور جنت کی بلند جگہوں میں ایک بلند جگہ آپ کا منبر ہوگا اور آپ کے منبر اور قبر شریف کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انا اعطیناک الکثر۔ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو بہت سی خصلتیں عطا کی گئی ہیں میں ان کا

ذکر فرمے نہیں کرتا ہوں میرے اکلے بچے گناہ بخندی گئے اور میری اسف خیرالام پیدا کی گئی اور مجھ کو
جوانی اکلم دے گئے۔ اور میرے رعب سے مجھ کو نفرت دی گئی اور کل زمین میرے واسطے مسجد
اور مہور کی گئی۔ اور مجھ کو گزوی گئی۔ جس کے کوزے ستاروں کی خدا کے موافق ہیں۔

مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبروت
تم موزن کو سنو کہ اذان دیتا ہے موزن جو کہے اوس کی مثل تم کہو پھر تم مجھ پر دو وہیجو پھر تم میرے
واسطے وسیلہ کا سوال کرو وسیلہ جنت میں ایک ایسی منزلت ہے کہ وہ منزلت سزاوار نہیں ہے مگر
اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک ہی بندہ کے لئے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں جو شخص
میرے لئے وسیلہ کو چاہے گا اوس پر میری شفاعت حلال ہوگی۔

عثمان بن سعید الدارمی نے کتاب الروایۃ الجملیہ میں عبادہ بن الصامت سے یہ روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت النعیم کے غرقات میں سے اللہ تعالیٰ مجھ کو علی
غرفہ میں قیامت کے دن رخت وے گا مجھے فوق کوئی نہ ہو گا مگر حاملان عرش۔

بیہقی نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ میرے منبر کے قوائم جنت میں ثابت اور قایم ہیں۔ اور حاکم نے اس حدیث کی مثل ابی واقد اللیثی
کی حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ میرا منبر جنت کی بلند جگہوں میں سے ایک جگہ پر ہے۔

قیغین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ مابین میرے مکان اور میرے منبر کے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت
دنیا میں آخر ہے اور قیامت کے دن یہ لوگ اول ہیں تمام خلائق سے پہلے اللہ تعالیٰ
اون کے واسطے حکم کرے گا اور موقف میں وہ ایک بلند پشتہ پر ہوں گے اور حضور

آثار سے وہ ایسی شان سے آویں گے کہ غز و مہلین ہوں گے اور دنیا اور برزخ میں عذاب کی مجلت کی جاوے گی تاکہ قیامت میں گناہ سے پاک اور خالص ہو کے آویں اور اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی قبروں میں داخل ہوں گے اور قبروں سے بلا گناہ کے مہلین گے اور مومنین کی استغفار کے سبب گناہوں سے پاک ہو جاویں گے اور اون کے اعمال نامے وہنے ہاتھوں میں دئے جاویں گے اور اون کی ذریت و وڑتی ہوگی اور اون کا نور اون کے سامنے رہے گا۔ اور جو دے اثر سے اون کے چہروں میں علامت ہوگی اور اون کے واسطے انبیاء کی مثل دو نور ہوں گے اور میزان میں وہ کل آدمیوں سے زیادہ بہاری ہوں گے اور بخلاف تمام امتوں کے اون کے لئے اوس شے کا نفع ہوگا جس کے لئے اونھوں کو شش کی ہوگی اور اون کی کو شش عمل میں نہوگی بخلاف تمام امتوں کو کہ عمل میں بڑی کو شش اونھوں نے کی ہوگی۔

نور کی حدیث اوس باب میں آگے آچکی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں ہے اور ابن ماجہ نے ابو ہریرہ اور حذیفہ سے روایت کی ہے دو وزن راویوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل دنیا سے ہم لوگ آخر میں اور قیامت کے دن ہم اول ہیں اس امت کے لوگوں کے واسطے تمام خلایق سے پہلے حکم کیا گیا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عبد اللہ بن سلام سے کی ہے کہا ہے کہ جو وقت قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ مخلوق کو گردہ گردہ کر کے اٹھاوے گا اور ایک ایک بنی کو مہوٹ کرے گا یہاں تک کہ احمد اور اون کی امت ٹہرنے کی جگہ میں کل امتوں سے آخر امت ہوگی پھر جہنم پر چل رکھا جاوے گا پھر مناوی کرنے والا پکارے گا احمد اور اون کی امت کہاں ہے آپ یہ سن کھڑے ہو جاویں گے اور آپ کی امت کے لوگ نیک اور بد آپ کے پیچھے جاویں گے وہیں کو لے لیں گے اللہ تعالیٰ اون کی دشمنوں کی آنکھیں اندھی کر دے گا اور اون کے دشمن بائیں اور دہنی جانب سے جہنم میں گرین گے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صالحین نجات پاویں گے

اور آپ کے ساتھ ملا کر ہون گے جنت میں صالحین کو اون کے منازل میں ٹھکانا دین گے اور ملا کر رکھیں گے یہ آپ کی دہنی طرف اور یہ بائیں طرف رہے گا اور آپ اپنے رب تک پہنچیں گے اور آپ کے واسطے ایک کرسی اللہ تعالیٰ کی دہنی طرف ڈالی جاوے گی پھر منادی کرنے والا پکارے گا کہ ان میں عیسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی امت کہاں ہے آخر حدیث تک ۔

ابن جریر اور ابن مردودہ نے جابر بن عبد اللہ سے اور ہشام بن عمار نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ اپنے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن میں اور میری امت ایک ایسے پشتہ پر ہوں گے کہ جیسے خلافتی کو اوپر سے دیکھتے ہوں گے اور آدمیوں میں سے کوئی شخص نہ ہوگا مگر وہ اس امر کو نہ کہتا ہوگا کہ وہ ہم میں سے ہوتا اور نبیوں میں سے کوئی نبی نہ ہوگا جسکی تکذیب قوم نے کی ہوگی مگر میں اور میری امت یہ شہادت دین گے کہ اوس نبی نے اپنے رب کی رسالت اپنی امت کی طرف بھونچا دی ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے

سلف کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی قیامت کے دن شتر کے جاوین گے میں اور میری امت ایک ٹیلہ پر ہوں گے میرا رب مجھکو سنبھلے پہنا دے گا پھر مجھکو اذن دے گا پھر جرات کہ اللہ چاہے گا کہ میں کہوں میں کہوں گا وہ مقام مقام محمود ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کے لوگ قیامت کے دن وضو کے آثار سے عزائمیں کے نام سے پکاری جاویں گے۔ مسلم نے حدیث سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا عرض اس سے، باوہ دور و دراز ہے جیسے ایلہ عدن سے دور ہے اس سے زیادہ دور ہے میں اوس عرض سے کہ دون کو ہاں کنوں گا یعنی عرض پر اون کو نہ آنے دن کا جیسے کہ مرد غریب و تنگ اپنے عرض سے ہانک رہتا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمکو پہچانیں گے اپنے فرمایا جیسے کہ تم لوگ میرے پاس ایسی حالت میں آؤ گے کہ وضو کے اثر سے عزائمیں ہو گے تمہارے سوا کسی کے لئے

کرمی علامت نہیں ہے۔

آحمد اور بزار نے ابی الدرداء سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن جس شخص کو سجدہ کے واسطے اذن دیا جاوے گا میں اذن دے گا اور اول جو شخص سجدہ سے سر اٹھاوے گا وہ میں ہوں گا میں اپنے سامنے دیکھوں گا اور امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنے پیچھے سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنی دہنی جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا اور اپنے بائیں جانب سے اس کی مثل اپنی امت کو پہچانوں گا ایک مرد نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو اور امتوں میں جو نوح علیہ السلام کے وقت سے آپ کی امت کے زمانہ تک ہو گی کیونکر پہچانیں گے آپ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ وضو کی نشانی سے غرہ تجلیں ہوں گے اور ان کے سوا کوئی شخص غیر محل نہ ہو گا اور میں یوں پہچانوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دہنے ہاتھوں میں دئے جاویں گے اور ان کو میں یوں پہچانوں گا کہ ان کی ذریعہ ان کے سہانے دوڑتی ہوگی۔

آحمد نے صحیح سند کے ساتھ ابی ذر سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں اپنی امت کو قیامت کے دن اور امتوں کے درمیان ضرور پہچانوں گا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کو کیونکر پہچانیں گے آپ نے فرمایا کہ میں ان کو یوں پہچانوں گا کہ ان کے اعمال نامے دہنے ہاتھوں میں ہوں گے اور جو ان کے ان سے ان کے چہروں میں علامت ہوگی انہیں ان کو پہچانوں گا۔ اور ان کو اس نو سے پہچانوں گا جو ان کے سہانے دوڑتا ہوگا۔

طبرانی نے مسند میں اس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت امت مرحومہ ہے اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوگی اور قبروں سے ایسے حال میں نکلے گی کہ کوئی گناہ اوپر نہ ہو گا مگر میں جو اس امت کے واسطے متفقار ہوں گے اس کے سبب سے گناہوں سے پاک ہو جاوے گی۔

آحمد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا ہے کہ قیامت کے دن کوئی شخص حساب نہیں کیا جاوے گا سوا اسکی مغفرت کی جائے گی۔ مسلمان شخص اپنا محل اپنی قبر میں دیکھے گا۔ حکیم فردی نے کہا ہے کہ ہر من اپنی قبر میں حساب کیا جاوے گا۔ تاکہ کل کے روز اس پر موقف میں آسان ہو اور وہ برزخ میں گناہ سے پاک ہو جاوے گا۔ قبر سے نکلے گا اور اس سے اعمال کا بدلہ لے لیا گیا ہوگا۔

طبرانی نے (اوسط) میں روایت کی ہے اور حاکم نے اسکو صحیح حدیث کہا ہے عبد اللہ بن یزید الانصاری سے روایت ہے او مخون نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس امت کا عذاب اس کی دنیا میں گروانا ابو یعلیٰ نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے یہ امت مرحومہ ہے اس پر کوئی عذاب نہیں ہے مگر وہ جس کے ساتھ اپنے نفسوں کو عذاب دیا یعنی جو کچھ عذاب ہو گا اون کے ہاتھوں سے اون پر ہو گا نہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ابو یعلیٰ اور طبرانی نے ایک مرحومہ سے روایت کی جو صحابہ میں سے ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس امت کی عقوبت تکرار سے ہے۔

ابن ماجہ نے اور بیہقی نے (بعث) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ امت مرحومہ ہے اس کا عذاب اس کے ہاتھوں سے ہے جو وقت قیامت کا اون ہو گا ہر ایک مسلمان مرد کو ایک مرد مشرکین سے دیا جاوے گا اور اس سے کہا جاوے گا کہ تو زخ سے بچنے کے لئے یہ مشرک تیرا فدیہ ہے۔

اصغہانی نے (ترغیب) میں لیث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے کہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میزان میں اتقل الناس ہوگی اس امت کی زبانیں اس کلمہ کی مطیع ہوں گی کہ جو لوگ اون سے پہلے تھے وہ کلمہ اون کی زبانوں پر ثقیل تھا وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ابن ابی حاتم نے حکم سے اللہ تعالیٰ کے قول۔ لیس للانسان الا ما سمی میں روایت کی ہے

کہا ہے کہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے پیچھونچنے میں اون کی امتوں کے واسطے یہ امر تھا لیکن امت جو ہے تو اس کے لئے وہ شے ہے جس کے لئے اسے کوشش کی ہے مگر امت کی کوشش ہی کیا ہے جو کہا جاوے کہ اس امت نے یہ کوشش کی ہے جیسے کہ اور امتوں نے کوشش کی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی امت ہر ایک سے پہلے جنت میں داخل ہوگی اور جس کام میں وہ اللہ سے داخل ہوئے ہوں گے اون کی مغفرت کی جاوے گی اور دوسری امت کے جن لوگوں سے زمین شق ہوگی اون سے پہلے یہ لوگ ہونگے کہ زمین سے نکلیں گے۔

پہلی اور تیسری امت کی حدیث قریب میں آگے آپ کی ہے اور دوسری امت کی حدیث جو ابن مسعود روایت کی گئی ہے وہ حسب معراج میں آپ کی ہے۔

باب

فتح غزالدین ابن عبدالسلام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کی امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ اثر ثابت نہیں ہوا۔ فقہین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے نکل کے ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ جہل امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں ایک نبی میرے پاس سے ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک مرد ہوتا تھا اور ایک نبی ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ دو مرد ہوتے تھے اور ایک نبی ایسے حال میں گزرتا تھا جس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور ایک نبی ایسی حالت میں گزرتا تھا جس کے ساتھ ایک گروہ ہوتا تھا میں نے کثیر عام مخلوق کو دیکھا میں نے یہ امید کی کہ یہ میری

امت ہوتی مجھے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور اaron کی قوم ہے پھر مجھے کہا گیا کہ آپ دیکھئے میں نے
 کثیر مخلوق کو دیکھا جس نے افق کو گیسر لیا تھا مجھے کہا گیا کہ آپ ابھی ابھی دیکھتے جائے
 میں نے کثیر عام مخلوق کو دیکھا مجھے کہا گیا کہ یہ لوگ آپ کی امت ہیں اور ان کے ساتھ وہ ستر ہزار
 لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حسن حدیث کہا ہے ابی امامہ نے
 روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ
 میرے رب نے مجھے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے ایسے ستر ہزار آدمی جنت
 میں داخل ہوں گے۔ جن کے ذمہ کچھ حساب نہ ہوگا اور میں نے اپنے رب سے زیادتی
 طلب کی میرے رب نے مجھ کو عطا کی کہ ستر ہزار آدمیوں میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ
 ستر ہزار آدمی ہوں گے میں نے پوچھا اے میرے رب کیا میری امت اس مقدار کو پہنچے
 گی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے واسطے اس تعداد کو اعراب میں سے کامل کر دوں گا اور اس
 آگے آچکا ہے کہ یہ امر آپ کی اوس صفت سے ہے جو تورات میں ہے اور اسکا بیان غلطان
 بن عاصم کی حدیث میں اوس باب میں آیا ہے جس میں یہ ہے کہ آپکا ذکر تورات اور انجیل میں

باب

شیخ غزالدین نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ
 امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کو عادل حکام کا مرتبہ دیا ہے اور آپ کی امت کے لوگ اور
 آدمیوں پر اسطور سے گواہی دیں گے کہ اون کے رسولوں نے اون کو تبلیغ رسالت کی ہے
 اور یہ وہ خصوصیت ہے کہ انبیاء میں سے کسی نبی کے واسطے ثابت نہیں ہوئی یہاں تک شیخ
 غزالدین کا قول ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَحْزَنْ جب تک کہ امت وسطا لکونوا شہداء
 علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا۔

بقاری اور ترمذی اور نسائی نے ابوشعیبہ الحذری سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن نوح علیہ السلام پکارے جاویں گے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا آپ نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ فرماوین گے بیشک پس لوگو امت پکاری جاوے گی اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تمکو رسالت کی تبلیغ نوح علیہ السلام کی تھی وہ یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا اور ہمارے پاس کوئی نہیں آیا نوح علیہ السلام سے پوچھا جاوے گا کہ آپ کی شہادت کون لوگ دیں گے نوح علیہ السلام کہیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت کے لوگ شہادت دیں گے پس اللہ تعالیٰ وہ قول یہ پڑھ فرمایا جو کند لک جہلنا کم امتہ وسطا لکھو تو اس شہدار علی الناس ویکون الرسول عظیم الشہید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وسطا بمعنی عادل ہے میری امت بلائے جاوے گی اور نوح علیہ السلام کی تبلیغ رسالت کی شہادت دیگی۔ اور میں یہ گواہی دوں گا کہ تم لوگوں نے سچی گواہی دی ہے۔

احمد اور نسائی اور بیہقی نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ ہمارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ ایک مرد ہوگا اور ایک نبی آوے گا اوس کے ساتھ دوسرا ہوگا اور دوسرے اکثر ہوں گے اور انبیاء سے پوچھا جاوے گا کیا تم نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ یہ کہیں گے بیشک پس لوگو قومین بلائی جاوین گے اور اون سے پوچھا جاوے گا کیا تم لوگوں کو ان انبیاء نے تبلیغ رسالت کی تھی وہ کہیں گے تبلیغ رسالت نہیں کی انبیاء سے پوچھا جاوے گا کہ کون لوگ تمہاری شہادت دیں گے کہ تم نے تبلیغ رسالت کروئی ہے انبیاء علیہم السلام کہیں گے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت دے گی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت بلائی جاوے گی وہ یہ گواہی دیں گے کہ انبیاء علیہم السلام نے تبلیغ رسالت کروئی ہے امت محمد سے پوچھا جاوے گا تم کو کیونکر علم ہوا کہ انبیاء نے اپنی امتوں کو تبلیغ رسالت کروئی ہے وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس ہمارے نبی ایک ایسی کتاب لائے تھے جس نے ہر گزروئی ہے کہ انبیاء نے رسالت کی تبلیغ

کرومی ہے ہم نے اس کتاب کی تصدیق کی ہے اون سے کہا جاوے گا کہ تم نے سچ کہا وہ قول
اللہ تعالیٰ کا جو اس واقعہ کی خبر دیتا ہے یہ ہے۔ وکذلک جملناکم امۃ وسطا لشکونوا مشہدا
علی الناس ویکون الرسول علیکم مشہدا۔

باب

طہرانی سے (اوسط) امین ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایع کی ہے کہا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی حرارت میری امت پر نہیں ہے مگر کام کی
حرارت کی مثل۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون خصایص میں سے ہے
کہ آپ امت کو عوض اون خصایص کے ساتھ مخصوص ہیں اور وہ خصایص واجب
اور محرمات اور مباحات اور کرامات کی قسم سے ہیں اور اون کا ذکر آگے
نہیں آیا ہے اس نفع کو فقہاء کی ایک جماعت نے اپنی تصنیف میں تنہا
ذکر کیا ہے اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے اس کا تعرض کتب فقہیہ میں
باب نکاح میں کیا ہے اور تمام وکمال اوس کو جمع نہیں کیا ہے اور میں
اسجگہ اوس کو پورے طور سے انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا جس بنیادی
ممکن نہ ہوگی۔ تم یہ جان لو کہ میں ہر ایک اوس شے کو ذکر کروں گا کہ جس کے
باب میں کسی عالم نے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے خصایص میں سے ہے براہ ہے
کہ اوس پر ہمارے اصحاب شافعیہ ہوں یا نہ ہوں اور اون خصایص کی
صحت اون علمائے کی ہے یا صحت نہیں کی ہے اس لئے کہ آپ اقوال
پورے طور سے جمع کرنا اون لوگوں کا داب ہے جو علما کے کلام کا تتبع کرنا

ہوتے ہیں اور کلام کا استیعاب کرتے ہیں اگرچہ وہ جاہل لوگ جن کی ہمت قاصر ہوتی ہے جبوقت اسکی مثل کلام کو دیکھتے ہیں اوس کے مور پرانکد سے سہا ورت کرتے ہیں۔

یہ قسم واجبات کی ہے۔ اور آپ کا اختصاص اون کو ساتھ جو ہر اس میں یہ حکمت ہے کہ ان واجبات کے سبب درجات کی زیادتی اور قربت سے حدیث صحیحین اللہ تعالیٰ سے یہ روایت کی گئی ہے کہ تقرب و حوٹ ہنے والوں پر جو میں نے فرض کی ہے اوس فرض کی ادا کی مثل کسی چیز کے ساتھ ہرگز ہر گز جیسے تقرب نہ و حوٹینگے (یعنی جو چیز کہ میں نے اون پر فرض کی ہے ویسی کوئی چیز اون کے تقرب کا وزیہ نہیں ہے میرا فرض اون کے تقرب کا بڑا وزیہ ہے) اور ایک حدیث میں یہ ہے کہ ایک فرض کا ثواب ستر مندوبوں کے ثواب کی برابر ہے۔

یہ ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ رات کی نماز اور وتر اور فجر اور چاشت کی نماز اور مسواک کرنا اور وضو آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن الليل فتهجد به نافلة لك۔ طبرانی نے ابی امامہ سے اس آیت شریفہ کے باب میں روایت کی ہے کہ تہجد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نافلة تھا اور تم لوگوں کے واسطے تہجد فضیلت ہے۔

طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ مجھ پر فرض ہیں اور تم لوگوں پر نہیں۔ کیوں واسطے مستحق ہیں ایک درود دیکر مسواک کرنا یا شکر قیام لیل

احمد اور بیہقی نے اپنی کتاب (سنن) میں ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ مجھ پر وہ فرائض ہیں اور تمہارے واسطے بطور عین ایک قربانی دوسرا اور تیسری چیز چاشت کی دو رکعتیں ہیں۔
دارقطنی اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ مجھ پر فرائض ہیں اور تم لوگوں کے واسطے نفل ہیں سحر اور وتر اور فجر کی دو رکعتیں۔

احمد اور بزار نے دوسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں اور وتر کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا ہے اور تمہارے ذمہ چاشت کی نماز نہیں ہے۔

احمد اور عبید نے اپنی (مسند) میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ چاشت کی دو رکعتوں کے واسطے مجھ کو امر کیا گیا ہے اور تمکو ان کے واسطے امر نہیں کیا گیا۔ اور مجھ کو قربانی کے واسطے امر کیا گیا ہے اور قربانی تم پر فرض نہیں کی گئی اور احمد کے لفظ میں یوں وارد ہے کہ مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم لوگوں پر فرض نہیں کی گئی۔

احمد اور طبرانی نے تیسری وجہ سے ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ مجھ پر فرائض ہیں اور وہ تم لوگوں کے واسطے نفل ہیں وتر اور فجر کی دو رکعتیں اور چاشت کی دو رکعتیں۔

ابو داؤد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اپنی (سنن) میں عبد اللہ بن حنظلہ القسلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک نماز کے واسطے وضو کے ساتھ امر کیا جاتا تھا آپ طاہر ہوتے یا غیر طاہر ہوتے جیکہ یہ امر آپ پر دشوار ہوا تھا آپ کو ہر ایک نماز کے وقت مسواک کرنے کے واسطے امر کیا گیا

اور وضو آپ کو معاف کیا گیا مگر حدیث سے وضو کے لئے امر کیا گیا۔

فائدہ یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ پر وتر پڑھے ہیں۔ بعض علمائے کہا ہے کہ اگر وتر آپ پر واجب ہوتے تو آپ کا فعل اونٹ پر جائز نہ ہوتا اور امام نووی نے (شرح المہذب) میں کہا ہے کہ یہ واجب جو آپ کے ساتھ خاص تھا اس کو کرنے کا جواز اونٹ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص سے تھا۔ فائدہ بیہقی نے اپنی کتاب سنن میں سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں اور وتر تمپر واجب نہیں ہیں اور آپے قربانی کی ہے اور قربانی تمپر واجب نہیں ہے اور آپے چاشت کی نماز پڑھی ہے وہ نماز تمپر واجب نہیں ہے اور آپے ظہر کے قبل نماز پڑھی ہے وہ تمپر واجب نہیں ہے یہ امر اس بات کی آگاہی دیتا ہے کہ جس نماز کو آپ زوال کے وقت پڑھتے تھے آپ کے خصائص میں سے ہے اور آپ پر وہ نماز واجب تھی۔

دیکھی نے (مسند الفرووس) میں ادس سند سے روایت کی ہے جبین نوح بن ابی مریم ہے اور موصناع اعادیف ہے ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو مجھ پر فرض ہے اور دو رقم لوگوں کے واسطے تطوع ہے اور قربانی مجھ پر فرض ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے اور مجھ کے دن غسل مجھ پر فرض ہے اور وہ تمہارے واسطے تطوع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مشورہ آپ پر واجب تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وشارہم فی الامر ابن عدی نے اور بیہقی نے (تفسیر ابن ابی اسیر) روایت کی ہے کہا ہے کہ جو وقت آیہ شریفہ وشارہم فی الامر نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے وشارہم فی الامر ابن عدی نے اور بیہقی نے (تفسیر ابن ابی اسیر)

وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ سزا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول و دونوں مشورہ سے فنی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مشورہ کو میری امت کے واسطے رحمت کیا ہے۔

حکیم ترمذی نے حضرت عافضہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جھکو آدمیوں کی مدارات کے واسطے امر فرمایا ہے جیسے کہ جھکو آدمی فرایض کے واسطے اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہے۔

ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ اس کثرت سے مشورہ فرماتے تھے کہ میں آدمیوں میں سے کسی کو مشورہ میں آپ سے زیادہ مشورہ کرنے نہیں دیکھا۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر بغیر مشورہ کے میں کسی کو اپنا خلیفہ ٹھیرانا تو ضرور میں ابن ام عبد کو اپنا خلیفہ مقرر کرتا۔

احمد نے عبد الرحمن بن غنم سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ اگر تم دونوں کسی مشورہ میں جمع ہو گے تو میں تم دونوں سے خلاف نہ کروں گا۔

حاکم نے حباب بن المنذر سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو خصلتوں کے واسطے اشار کیا اپنے اوں دونوں خصلتوں کو مجھ سے قبول فرمایا میں آپ کے ساتھ یوم بدر میں گیا آپ نے پانی کے پیچھے شکر جمع کیا میں نے بوجھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شکر پانی کے پیچھے جمع کیا ہے یا رائے سے اپنے فرمایا اسے حباب راہے میں نے جمع کیا ہے میں نے عرض کی رائے یہ ہے کہ پانی کو آپ اپنے پیچھے کیجے اگر آپ مضطرب ہو پانی کی طرف مضطرب ہوں گے آپ نے اس بات کو مجھ سے قبول کیا اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انھوں نے کہا واما وہن میں سے کو نہا امر آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے

آپ دنیا میں اپنے اصحاب کے ساتھ رہیں گے یا اپنے رب کے پاس اوس مقام میں کہ جنات النعیم سے ہے اور آپ کے رب نے آپ سے اوس بھلا وعدہ فرمایا ہے آپ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے ساتھ رہیں یہ امر ہکو زیادہ دوست ہے اور آپ ہکو ہمارے دشمن کے حبیب سے خبر دیتے رہیں اور آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں تاکہ ہکو اللہ تعالیٰ اون پر نصرت دے اور ہکو آسمان کی خبر کی آپ خبر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے حباب تنکو کیا ہو گیا ہے کہ تم کچھ نہیں کہتے ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے رب نے آپ کے واسطے جو جگہ اختیار کیا ہے آپ اوس کو اختیار فرمائی آپ نے اس بات کو مجھ سے قبول فرمایا۔

ابن سعد نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم بینہ آذیون سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہو گئے اور اونھوں نے عرض کی کہ ہم لوگ اہل حرب ہیں میں یہ مناسب دیکھتا ہوں کہ آپ پانیون سے پارا وترجاوین مگر ایک پانی سے پارہ اوتین ہم دشمنوں سے اوس پر مقابلہ کریں گے۔ راوی نے کہا کہ آپ نے بوم قریطہ اور یوم النعیم میں اصحاب سے مشورہ کیا حباب بن المنذر کھڑے ہو گئے اور یہ کہا کہ میں یہ مناسب دیکھتا ہوں کہ آپ قصور کے درمیان اوتین اور ان لوگوں کی خبر اون لوگوں سے اور اون لوگوں کی خبر ان لوگوں سے قطع کرو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حباب بن المنذر کے قول کو اختیار کیا۔

حاکم نے عبد الحمید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس سے اونھوں نے اپنے باپ سے اور اون کے باپ نے اون کے دادا سے حدیث کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن الاشرف کے واسطے کون شخص میری مدد کرے گا اوس نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کی رسول کو ایذا دی ہے محمد بن مسلمہ نے عرض کی کیا آپ اس بات کو دوست رکھتے ہیں کہ میں اوکو قتل کروں آپ یہ سن کر خاموش ہو گئے پھر اپنے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے پاس جاؤ اور ان سے

مشورہ کرو میں اون کے پاس گیا اور اون سے اس واقعہ کو میں نے ذکر کیا اونھوں نے مجھے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی برکت پہلے جاؤ۔ مادی نے کہا ہے کہ آپ جن امور میں اصحاب سے مشورہ فرماتے تھے علمائے اون میں اختلاف کیا ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ آپ خاص کجروہ اور اوس رنج اور سختی میں جو دشمن سے بھونچتی تھی اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے علمائے کہا ہے کہ امور دنیا اور دین میں آپ اصحاب سے مشورہ کیا کرتے تھے اور دوسرے علمائے کہا ہے امور دین میں مشورہ کیا کرتے تھے اور یہ اس لئے تھا کہ احکام دینی کی علون اور اجتہاد کے طریق سے اون کو متنبہ کریں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ دشمنوں سے صبر کرنا آپ پر واجب تھا اگرچہ اون کی تعداد کثیر ہوتی اور امر منکر کی تعمیر واجب تھی اور یہ وجوب خوف کی وجہ سے آپ سے ساقط نہیں ہوتا تھا بخلاف آپ کے غیر کے جو آپ کی امت سے ہو خوف کے سبب یہ وجوب اوس سے ساقط ہو جاتا ہے۔

ان دونوں امور کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کے مخوفنا رکھنے اور نگاہ رکھنے کا وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا واللہ لیسک من الناس دشمن آپ تک شر سے نہیں بچ سکتے تھے اگرچہ قلیل ہوتے یا کثیر اس لئے دشمن کے مقابلہ میں صبر اور امر منکر کی تعمیر پر واجب تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مسلمانوں میں جو شخص عسرت کی حالت میں مرتا اوس کا دین ادا اگر آپ پر واجب تھا۔

ابن ماجہ نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مال چھوڑا وہ مال اوس کے اہل کے لئے ہے اور جس شخص نے

بین یا کوئی زمین چھوڑی اوس کا دین میرے ذمہ واجب ہے اور اوس کی زمین میری طرف منتقل کی جاوے گی۔

محققین نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جو عمرو مر جاتا اور اوس پر دین ہوتا آپ کے پاس وہ لایا جاتا آپ پوچھتے کیا اس نے اپنے دین ادا کرنے کے لئے کچھ چھوڑا ہے اگر کہا جاتا کہ اس نے اپنے قرض کی ادا کے واسطے چھوڑا ہے تو آپ اوس پر نماز پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے کہ تم لوگ اپنے اس دوست کی نماز پڑھ لو جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوح کئے آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں مومنین کے ساتھ اون کے نفوس سے اولیٰ ہوں جو شخص مومنین سے مرگیا اور اپنے ذمہ دین چھوڑے گا اوس کی قضا مجھ پر واجب ہوگی اور جو شخص مال چھوڑے گا وہ اوس کے وارثوں کے لئے ہوگا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ پر اپنی بی بیوں کی تخمیر واجب تھی اور اپنی اختیار کی ہوئی بی بی کا روک رکھنا اور اوس کی طلاق کی تحریم واجب تھی۔

احمد اور مسلم اور نسائی نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ کے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے اطراف میں آبکی بی بیان تھیں اور آپ اس وقت ساکت تھے عمر نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ضرور کلام کروں گا یقین ہے آپ ہنسن گے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ زید کی بیٹی عمر کی بیٹی دیکھتے اوس نے مجھ سے ابھی نفقہ طلب کیا میں نے اوس کی کون پر مارا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے اور فرمایا کہ یہ عورتیں جو میرے اطراف میں ہیں نفقہ چاہ رہی ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر عایشہ کی طرف کھڑے ہوئے تاکہ اون کو ماریں اور حضرت عمر حفصہ کی طرف مارنے کے واسطے کھڑے ہوئے یہ دونوں حضرات ان بی بیوں سے کہتے تھے کہ تم دونوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اوس چیز کا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اختیار کو نازل کر دیا ہو آپ نے حضرت عائشہ سے ابتدا کی اور فرمایا کہ میں تم سے ایک امر کا ذکر کرنے والا ہوں میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ تم اوس میں مجھلت نہ کرو یہاں تک کہ اپنے مان باپ سے مشورہ کرو حضرت عائشہ نے پوچھا وہ کیا امر ہے آپ نے اون کے سامنے یا ایہا البتی قل لا یدوہبک ان کنتن ترون الحیاۃ الدنیا و زینتہا کو پڑھا حضرت عائشہ نے سکر عرض کی کیا آپ کے معاملہ میں میں اپنے مان باپ سے مشورہ کروں گی بلکہ میں اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو اختیار کروں گی۔

ابن سعد نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی ہون نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عورتیں ہم سے گران مہرون والی نہ ہوں گی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے واسطے اون کے اس قول سے غیرت کی اور آپ کو یہ امر کیا کہ اون سے کناہہ کرین پھر اونیس دن اون سے جدائی اختیار کی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ امر کیا کہ آپ اون کو اختیار کرین اپنے اون کو اختیار کر لیا۔

ابن سعد نے عمرو بن شعیب سے مروی ہے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے واسطے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بی ہون کو اختیار دیا تو حضرت عائشہ سے اپنے ابتدا کی آپ کو جمیع ازواج نے اختیار کیا مگر عامریہ نے آپ کو اختیار نہیں کیا اور اپنی قوم کو اختیار کیا عامریہ اس کے بعد کہتی تھی کہ میں شقیہ ہوں اور وہ اونٹوں کی منگنی چنتی تھی مہون کو بچھتی تھی اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کے واسطے اذن چاہتی تھی اور اون سے سوال کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں شقیہ ہوں۔

ابن سعد نے ابن مناج سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو عامریہ جمیع عورتوں نے اختیار کیا اوس نے اپنی قوم کو اختیار کیا اوس کی عقل جاتی رہی تھی ہانک کر وہ مر گئی۔

ابن سعد نے عمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ابن ابی بیون کو اختیار دیا اور ابی بیون نے اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے
 یہ بیت مازل کی لائحل لک النساء من بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اون لوزی بیون کے بعد
 جنہوں نے آپکو اختیار کیا ہے غیر اون بی بیون کے جو عورتیں ہیں آپ پر اون کا زوج حرام کیا گیا۔
 ابن سعد نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور حسن اور مجاہد اور ابو امامہ بن
 سہل سے روایت کی ہے ان علمائے اللہ تعالیٰ کے قول لائحل لک النساء من بعد کے معنی
 میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج پر روک دئے گئے اور ان بی بیون کے
 بعد آپ نے کوئی بی بی نہیں کی۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپکے واسطے یہ سر حلال کر دیا کہ عورتوں
 میں سے جتنی عورتوں کو چاہیں اون سے تزوج کریں مگر ذات محرم کو حلال نہیں کیا تحلیل نسا
 اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے ترجی من تشاء منہن آخر آیت تک اور ابن سعد نے اس حدیث
 کی مثل ام سلمہ اور ابن عباس اور عطاء بن یسار اور محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے۔
 ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آیت ترجی من تشاء منہن
 نازل ہوئی میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اجل میں آپ ارادہ فرماتے ہیں سرعت کرتا ہے۔ اور علمائے
 غیر کے نکتہ میں اختلاف کیا ہے امام غزالی رحمہ نے فرمایا ہے کہ غیرت سینوں میں عداوت
 پیدا کرتی ہے اور قلب کو نفرت دلاتی ہے اور اعتقاد کو سست کرتی ہے۔ امام رافعیؒ نے
 کہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنا اور فقر کے درمیان مختار کیا آپ نے فقر کو اختیار کیا اور اپنے
 نفس مبارک کے واسطے صبر کو اختیار فرمایا اوس صبر اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ نے آپکو
 اون بی بیون کے تخیر پر امر کیا تاکہ آپ فقر اور صبر پر اون پر جبر نہ کریں بعض علمائے کہا ہے
 کہ اللہ تعالیٰ نے اون بی بیون کا امتحان تخیر پر کیا تاکہ اوس کے رسول کے واسطے وہ بی بیوں میں
 ہوں۔ موصوفہ وغیرہ میں کہا ہے جبکہ آپکی بی بیون کو اختیار دیا گیا اونہوں نے آپکو اختیار کیا

اللہ تعالیٰ نے اون کے اس حسن طبیعت پر اون کے ساتھ جنت سے بدلہ کیا اور فرمایا
 فان الله اعد للمحسنات منكم الاجر العظيم اور اس کے ساتھ بدلہ دیا کہ اون کی موجودگی میں بچہ
 رسول پر تزوج کو حرام کیا اور اون کے عوض میں دوسری بی بیوں کے ساتھ استبدال
 حرام کیا اور فرمایا لا تحل لک النساء من بعد۔ اور یہ نہیں ہے کہ اون کے عوض میں دوسری
 ازواج تبدیل کی ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو اپنے قول یا ایہا النبی انا احللنا لک
 ازواجک کے ساتھ منسوخ کر دیا تاکہ ترک نزوج سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب
 اون بی بیوں پر مشتمل ہو (آپ کی سنت اون بی بیوں پر ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو
 اور بی بیان حلال کر دیں اور آپ نے دوسری بی بیوں کے ساتھ پھر نکاح نہیں کیا۔)
 احمد اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ آپ کے واسطے
 اور عورتیں حلال ہو گئیں اس حدیث کی اسناد صحیح ہے علمائے اختلاف کیا ہے کیا آپ کو
 واسطے جمیع نساء حلال ہو گئی تھیں فقط مہاجرات حلال ہوئی تھیں اور یہ اختلاف ظاہر آیت سے
 دو دھون پر ہے اون دو وزن و جہون کو مالدی نے بیان کیا ہے ثانی دھوپ یہ امر بھی
 آپ کی خصوصیت سے ہے کہ آپ پر اون عورتوں کا نکاح حرام تھا جنہوں نے ہجرت
 نہیں کی تھی اور اس کی تائید وہ حدیث کرتی ہے جس کی روایت ترمذی نے ام ہانی سے
 کی ہے ام ہانی نے کہا کہ میں آپ کے واسطے حلال نہیں کی گئی تھی اس لئے کہ میں نے ہجرت نہیں
 کی تھی۔ اور اول وجہ کہ جملہ عورتیں آپ پر حلال کی گئی تھیں اسکو ترجیح اسطور پر دی گئی ہے
 کہ نکاح کے باب میں آپ امت سے زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔ پس یہ جائز نہیں ہے کہ کلام
 میں آپ اون سے ناقص رہیں (فقہان جب ہی ہوگا کہ جمیع عورتیں حلال دھون اور
 مہاجرات حلال ہوں) اور اول وجہ اسطور پر ترجیح دی گئی ہے کہ بعد کو انصاف سے نزوج کیا حال یہ تھا کہ
 ضعیفہ مہاجرات میں سے نہیں تھیں اور اول وجہ کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ ہر امر کو اپنے

مہاجرات ہی حلال تھیں نہ کل غور میں آپ جو بزرگی میں اتوسع میں اور آپ کا جو منصب ہے یہ
اوس کا منافی نہ ہو گا اس دلیل سے کہ آپ کتابیہ سے نکاح نہیں کرتے تھے حال یہ ہے کہ کتابیہ
آپ کی امت کو مباح ہے۔

اور ثانی وجہ سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ مرجع یہ دلیل ہے کہ صفیہ کی تزویج آیت مذکورہ
نزدل سے قبل تھی آپ نے صفیہ کے ساتھ شہدہ میں خیر میں تزویج کیا تھا اور آیت مذکورہ
شہدہ میں نازل ہوئی۔ فتح جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ ہمارے علمائے کہا ہے کہ
بعض اہل بیرون کہہ تے ہیں کہ آپ کو مباح کیا گیا تھا لیکن آپ نے بدل نہیں کیا۔ اور
ابو حنیفہ رحمہ نے خلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ تحریم دوامی ہے منسوخ نہیں ہوئی اور ہمارے
نزدیک دونوں وجہوں میں کی ایک وجہ وہ ہے جسکی تصریح امام شافعی نے کتاب الام میں
کی ہے اور اوس کے ساتھ ماوردی نے قطعی حکم کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اون بی بیوں کی طلاق جنہوں نے آپ کو اختیار کیا تھا حرام تھی جیسے کہ اوس عورت کا روک کر
رکھنا حرام تھا جو آپ سے اعراض کرتی۔ اور ہمارے اصحاب شافعیہ نے دو وجہیں اوس
بی بی کے باب میں حکایت کی ہیں جس نے آپ سے فراق کو اختیار کیا اون وجہوں میں کی
ایک وجہ یہ ہے کہ وہ بی بی آپ پر ہمیشہ کو حرام ہوگی اس لئے کہ اوس نے دنیا کو آخرت پر اختیار
کیا پس وہ عورت آپ کی ازواج میں سے آخرت میں نہ ہوگی اس تقدیر پر یہ امر آپ کے خصائص
میں سے ہے اس لئے کہ ایک شخص آپ کی امت کا جس وقت اپنی زوجہ کو مختار کرے گا اور
وہ عورت اپنے نفس کو اختیار کرے گی۔ اس اختیار کو طلاق گروائیں گے وہ عورت ہمیشہ
کے لئے اوس شخص پر حرام نہ ہوگی کہ بعد عدت کے دوسری سے نکاح کر لے گی اگر بعد کا
شوہر طلاق دیدے گا تو پہلے شوہر کے ساتھ اوس کا نکاح حلال ہو جاوے گا۔

باب

کہا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ جس وقت

محرمات کی قسم

محرمات کا فائدہ مکرم ہے اس لئے کہ سفاس امور سے متنزیہ ہے اور مبارک اخلاق پر برا ٹیکہ نہ کرنا ہی اور یہ بزرگی اس لئے ہے کہ ترک محرم کا اجر مکروہ کے ترک سے اکثر ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے موالی اور آپ کی آل کے موالی پر صدقہ اور زکوٰۃ حرام ہے۔

مسلم نے عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ صدقات نہیں ہیں مگر آدمیوں کے میل اور یہ صدقے محمد اور آل محمد کے واسطے حلال نہیں ہیں۔

ابن سعد نے ابوہریرہ اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن بسر سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تھے اور صدقہ کو قبول نہیں کرتے تھے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اور میرے اہل بیت پر صدقہ کو حرام کیا ہے۔

اسمچھنے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پاس کھانا آپ کے غیر اہل کے پاس سے لایا جاتا تو آپ اس کو پوچھتے تھے اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ کہہ لیتے اور اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو آپ نہ کہہاتے۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارقم زہری کو محصول یعنی صدقات پر عامل بنایا اونہوں نے ابو رافع بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاہا کہ میری ہیر و پیر ابو رافع بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے آپ نے فرمایا اے ابو رافع صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور اس حدیث کی روایت احمد اور ابو داؤد نے ابو رافع کی حدیث سے کی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ صدقہ ہمارے واسطے حلال نہیں ہے۔ اور قوم کا مولیٰ قوم کے دشمن سے ہے۔

ابن سعد اور حاکم نے اس حدیث کی روایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کی ہے اس حدیث کا صحیح کہا ہے حضرت علی نے کہا کہ میں نے حضرت عباس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیجئے کہ آپ کو صدقات پر عامل مقرر فرماویں حضرت عباس نے آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ میں نہیں ہوں کہ ٹھکوا تھون کے وہوں پر عامل کروں۔

ابن سعد نے عبد الملک بن مغیرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب صدقہ آدمیوں کا میل ہے صدقہ کو تم لوگ نہ کہاؤ اور صدقہ کا م نہ اختیار کرو۔

مسلم اور ابن سعد سلف عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں اور فضل بن عباس آئے اور ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اس لئے آئے ہیں کہ آپ ہموں کی صدقات پر امیر بناویں آپ سن کر ساکت ہو گئے اور آپ نے اپنا سر مبارک مکان کی چیت کی طرف اٹھایا اور دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے کلام کریں زینب نے اپنے پردہ کے اوس طرف سے ہموں کو اشارہ کیا گویا زینب ہموں سے کلام کرنے کو منع کرتی تھیں آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ صدقہ محمد کے واسطے حلال نہیں ہے اور نہ آل محمد کو پہلے صدقہ حلال ہے۔ صدقہ نہیں ہے مگر آدمیوں کے میل۔ علمائے کہا ہے جبکہ صدقہ آدمیوں کا میل ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منصب شریف صدقہ سے منفرہ کیا گیا اور آپ کو سبب سے آپ کے منصب کی تنزیہ آپ کی آل کی طرف منجر ہوئی ہے۔ اور بھی یہ امر ہے کہ صدقہ اوس قوم کی سبیل پر عطا کیا جاتا ہے جو صدقہ لینے والے کی ذلت پر مبنی ہے۔ اسوجہ سے صدقہ کو اوس غنیمت کے ساتھ بدل کیا ہے جو بطریق عزت اور اوس شرف کے لی گئی ہے غنیمت لینے والے کی عزت اور جس سے غنیمت لی گئی ہے اور اس کی ذلت پر مبنی ہے۔ علمائے سلف نے اس میں اختلاف کیا ہے کہا ہے کیا انبیاء علیہم السلام اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غریب ہیں یا انہیں علیہم السلام کے سوا آپ اس کے ساتھ محققین ہیں اور

انیا اسمین غریک نہیں مین اول قول یعنی انیا صدقہ نہ لینے مین آپ کے ساتھ غریک مین یہ قول
 حسن بصری ج کا ہے۔ اور ثانی قول کہ یہ امر آپ کے ساتھ مختص ہے۔ یہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ
 پھر زکوٰۃ اور صدقہ تطوع بہ نسبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے کہ آپ کو اوس کا کہا ناجائز
 نہیں ہے لیکن آپ کی آل جبرہ اوس کی نسبت ہمارا مذہب یہ ہے کہ اون پر حرام نہیں ہے سوئی زکوٰۃ
 کے ولیکن صدقہ تطوع جو ہے وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے حلال ہے یہ اصح روایت
 مین ہے۔ اور ایک وجہ مین ہمارے نزدیک صدقہ تطوع بھی امن پر حرام ہے اور یہ مالکیہ کا
 مذہب ہے اور وجہ ثالث مین یہ ہے کہ وہ صدقہ تطوع بھی اون پر خاصہ حرام ہے نہ عام لوگوں کو
 کہ اون پر حرام نہیں ہے۔ جیسے مساجد اور کنون کے پانی مین۔ کہ عام لوگوں کو نماز اور استعمال کے
 لئے مباح مین۔ اور ابن الصلاح نے ابو الفرج الخرس کے امالی سے یہ حکایت کی ہے کہ کفارہ ابو
 نذر ہاشمی کو دیا جاوے اوس مین دو قول مین اور اس امر مین کہ ہاشمین زکوٰۃ پر عامل بنائے جائیں
 اوس مین دو وجہ مین اصح وجہ یہ ہے کہ ہاشمین کے لئے وہ ممنوع ہے یعنی ہاشمی زکوٰۃ پر عامل
 نہ بنایا جاوے۔ اس باب مین وہ احادیث جو سابقہ آچکی مین صریح مین۔

باب

آمد نے عمران بن حصین الضبی سے یہ روایت کی ہے کہ اون سے ایک مروی یہ حدیث
 کی کہ ایک قبیلہ کے دو بوڑھے مروی تھے اون کا ایک بیٹا تھا کہ چلا گیا اور بنی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کے ساتھ تھا اون دو نوں بوڑھوں مجھے کہا کہ آپ کے پاس حم جاؤ اور اوس لڑکے کو آپ سے
 طلب کرو اگر آپ اوس کے دینے سے انکار فرماوین اور آپ اس کا قد یہ چاہین تو اوس کا قد یہ
 آپ کو دیدو مین آپ کے پاس آیا اور مین نے اوس لڑکے کو آپ سے طلب کیا آپ نے فرمایا وہ وہ ہے
 اوس کو اوس کے باپ کے پاس لے جاؤ مین نے عرض کی یا نبی اللہ اس کا قد یہ لیجے آپ نے
 فرمایا کہ یہ امر صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ ہم آل محمد اولاد اسمعیل مین سے ہین کسی کی قیمت کا رہے
 کہا وین یہ حکم جو اوس حدیث مین مذکور ہے مین نے فقہا مین سے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ کسی

اس حکم پر تنبیہ کی جو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس چیز میں گریہ ہو جاتی آپ کو اوس کا کھانا حرام تھا وچہون میں سی ایک وجہ میں یہ

احمد اور عاکم نے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو ایوب کے پاس اور سے ابو ایوب کے پاس جبوقت آپ کھانا کھاتے تو چچا ہوا کھانا ابو ایوب کے پاس پہنچتے تھے وہ کھانے میں آپ کے دست مبارک کی جگہ کو دیکھتے تھے کہ آپ یہاں سے کہا نا کھایا ہے ابو ایوب ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کی انگشتان مبارک کا نشان نہیں دیکھا ہوں فرمایا کہ اوس کہانے میں لہسن تھا ابو ایوب نے پوچھا کیا لہسن حرام ہے آپ نے فرمایا حرام نہیں ہے تم میری مثل نہیں ہو میرے پاس فرشتہ آتا ہے لہسن کی بو کی وجہ سے آپ نے وہ کھانا نوش نہیں فرمایا تمام

شیخین جابر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک ہانڈی لائی گئی جس میں سبز ترکاریاں پکی ہوئی تھیں اون ترکاریوں میں آپ نے بو پائی آپ نے دریافت فرمایا بقول کی قسم میں سے ہانڈی میں جو نئے تھے اوس کی آپ کو خبر دی گئی آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے بعض اصحاب کے پاس لے جاؤ جبکہ آپ نے دیکھا کہ اون صحابی ترکاری کے کھانے سے کراہت کی آپ نے اون سے فرمایا کہ تم کہا لو میں اس لئے نہیں کہتا ہوں کہ میں اس شخص سے مناجات کرتا ہوں کہ جس سے تم مناجات نہیں کرتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ سے میں مناجات کرتا ہوں اس لئے میں ہر بواہر ترکاری نہیں کھاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ

اچکونگیکہ لگا کے کھانا کھانا حرام تھا و وجہوں میں سے ایک وجہ میں یہ ہے۔

بخاری نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ستومین تکلیہ لگا کر کھانا نہیں کھانا ہوں۔

ابن سعد نے ابن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہرگز
ایسی حالت میں نہیں دیکھے گئے کہ تکلیہ لگا کر کھانا کھاتے ہوتے۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ نے حسن سند سے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہتا تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے میرے پاس فرشتہ
آتا اگر میں اوس سونے کو روک لیتا تو کعبہ کی ساوی ہوتا۔ اس فرشتہ نے یہ کہا کہ اچکارب اچکوسلام
کہتا ہے اور آپ سے یہ فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں بنی بادشاہ رہیں یا اگر آپ چاہیں نبی عبد ربین
میری طرف جبریل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ آپ اپنے نفس کو منکسر کیجئے میں نے فرشتہ سے
کہا کہ میں نبی عبد ہو کر رہنا چاہتا ہوں حضرت عائشہ نے کہا کہ اس کے بعد آپ تکلیہ لگا کے کھانا
نہیں کھاتے تھے اور فرماتے تھے میں اسطور پر کھاتا ہوں جیسے عبد کھاتا ہے اور میں اسطور پر
بیٹھا ہوں جیسے عبد بیٹھا ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ہکویہ خبر پھونچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا جو اس کے قبل وہ فرشتہ آپ کے پاس نہیں آیا تھا اور اوس
فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام تھے اوس فرشتہ نے کہا اور جبریل علیہ السلام اور فرشتہ
خاموش تھے آپ کے رب نے آپ کو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ بنی بادشاہ ہو کر
رہیں اور اس کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ نبی عبد ہو کر رہیں آپ نے حضرت جبریل کی طرف
شورہ چاہنے والے کی مثل دیکھا جبریل علیہ السلام نے یہ اشارہ کیا آپ تواضع کریں آپ نے اپنے
مرزا بلکہ بہن ہی عبد ہونا چاہتا ہوں اصحاب نے یہ زعم کیا ہے کہ جیسے آپ نے وہ کلام فرمایا

تب سے تکلیف لگا کے آپ نے کہا نا نہیں کہا یا یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑا (یعنی آپ نے وفات پائی)
 طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں
 نبی کے پاس فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو بھیجا اوس فرشتہ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام
 تھے اوس فرشتہ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ عبد بنی
 اور اس امر کے درمیان اختیار دیا ہے کہ آپ باوندہ بنی ہون بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
 جبریل علیہ السلام کی طرف مشورہ چاہتے والے کی طور پر مقرب ہوئے جبریل علیہ السلام نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انکار کیا کہ آپ تواضع کیجئے آپ نے اوس فرشتہ سے فرمایا بلکہ
 میں عبد بنی ہون گا اس کلمہ کے بعد آپ نے تکلیف لگا کے کہا نا نہیں کہا یا یہاں تک کہ آپ اپنے
 رب سے ملے (یعنی وفات پائی)

ابن سعد نے عطاء بن یسار سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ اعلیٰ مکہ میں تکلیف لگائے ہوئے کہا نا کہا
 ہے تھے جبریل علیہ السلام نے کہا اے محمد یہ ملک کا کہا نا کہانے کی وضع ہے یہ سن کر رسول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے۔

ابن عدی اور ابن عساکر نے اس سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی
 علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے کہ آپ تکلیف لگا کے کہا ہے تھے جبریل علیہ السلام
 کہا کیا آپ نعمت سے تکلیف لگاتے ہیں آپ سید ہے ہو کر بیٹھ گئے اس کے بعد آپ ایسی حالت
 میں نہیں دیکھے گئے کہ تکلیف لگائے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میں ایک عبد ہوں جیسے عبد کہا نا کہا نا ہی
 میں کہا نا کہا نا ہوں اور جیسے عبد پانی پیتا ہے میں پانی پیتا ہوں۔ خطابی نے کہا ہے کہ اس جگہ
 تکلیف لگانے سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ تو اس کے نیچے بچھایا جاتا تھا اوس پر تکلیف لگائے آپ بیٹھے ہوئے
 تھے اور اس کو بیٹھی اور ابن دحیہ اور قاضی عیاض نے ثابت کیا ہے اور محققین سے اس کو تسلیم
 کیا ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ تکلیف لگا کے کہانے سے مراد یہ ہے کہ پہلو کی طرف جھکی ہو کر کہنا

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس اختصاص میں ہو کہ کتاب اشعر الکرام تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے الذین یتبعون الرسول البشی الامی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما کنف تملو

من قبلہ من کتاب ولا تحطہ بمینیک اذا لارتاب المبطلون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما علناہ

اشعر وما یبغی لہ اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اہل کتاب اپنی کتابوں میں

یہ امر جانتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے نہیں لکھیں گے اور کسی کتاب کو نہیں

پڑھیں گے یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وما کنف تملو من قبلہ من کتاب ولا تحطہ بمینیک۔ امام

راضی نے کہا ہے کہ پڑھنے اور لکھنے کی تحریم کی طرف قول متوجہ نہیں ہوتا ہے مگر جو وصف کہیں

کہ آپ اچھے طور پر لکھتے اور پڑھتے تھے امام راضی کے اس قول کا تفسیر نے درودہ میں تصدیق

کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں کی تحریم مطلق نہ ہوگی اگرچہ آپ اچھے طور پر نہ لکھ سکیں اور نہ

پڑھ سکیں اور لکھنے پڑھنے کی طرف جو توجہ ہے اس کی تحریم مراد ہوگی۔ اور جواب یہ امر ہے

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ لکھنا جانتے تھے اور نہ پڑھنا جانتے تھے اور بعض علماء کو

خلاف کی طرف گئے ہیں اور اونہوں نے اس قضیہ کی حدیث سے تمسک کیا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ تحریر فرمایا تھا ہذا ما صالح علیہ محمد بن عبد اللہ اس کا جواب یہ ہے

کہ آپ کے لکھنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کتابت کے واسطے امر فرمایا تھا۔

طبرانی نے عوف بن عبد اللہ بن عتبہ سے اونہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے

کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہیں پائی یہاں تک کہ آپ نے پٹا اور لکھا۔ یہاں

حدیث کی سند ضعیف ہے۔ اور طبرانی نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ حافظ ابو الحسن علی

کہا ہے کہ میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات

نہیں پائی یہاں تک کہ عبد اللہ بن عتبہ نے پڑھا اور لکھا یعنی آپ کے زمانہ میں وہ ماقبل تحریر لکھ

لئے تھے۔ امداد اطراف ابو مسعود الدمشقی میں قضیہ کی حدیث میں واقع ہو ہے کہ جب علی

علیہ وآلہ وسلم نے کتاب کو بنی لکھے ہوئے کا فذ کر لے لیا اور آپ لکھ نہیں سکتے تھے۔ آپ نے رسول اللہ کی جگہ لفظ محمد لکھا۔ اور عمر بن شعیبہ نے اپنی کتاب کتاب الامین ذکر کیا ہے کہ بنی سلم علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے یوم حدیبیہ میں لکھا اور اس سے پہلے آپ کتاب تھیں لکھے اور یہ امر آپ کے ہجرات میں سے ہے کہ کتابت کا علم اسی وقت آپ کو ہو گیا اور اس قول کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے ان محدثین میں سے ابو ذر ہروی اور ابو الفتح قیساہری اور قاضی ابوالوید اللخمی اور قاضی ابوجعفر السنانی الاصولی ہیں۔ ابوالوید نے کہا ہے کہ آپ کے زیادہ تر مکتوبات ہجرات میں سے یہ امر ہے کہ بغیر سچنے کے آپ لکھتے۔ اور بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس دن کتابت کے ساتھ بغیر عالم ہونے کے لکھا تھا۔ اور لکھتے وقت آپ کو کتابت کے حروف کا تمیز نہ تھا لیکن آپ نے اپنے دست مبارک میں قلم لیا اور اپنے قلم کے ساتھ ان حروف اور الفاظ کو لکھا جن کا تمیز نہیں کیا جاسکتا دیکھا گیا کہ وہ کتابت آپ کی ظاہر اور تمیز مجب مراو تھی۔ اور اس حدیث کی قسم سے کہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ آپ پر شعر کہنا حرام تھا وہ حدیث ہے جسکی ابو داؤد و ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اس امر کی پروا نہیں کرتا ہوں کہ جو میں نے کیا ہے اگر میں نے تریاق پیسا ہے یا تمیز نہ لکھا یا ہے یا اپنے دل سے شعر کہا ہے۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی سلم علیہ وآلہ وسلم نے اسے حال میں کہ اصحاب مسجد بنا رہے تھے یہ شعر فرمایا۔

ہذا لہا للاحال غیر ہذا ہر بنا و اطہر

زہری کہتے تھے کہ آپ نے شعر کی قسم سے کچھ نہیں کہا ہے مگر آپ سے پہلے جو شعر کہا گیا تھا یعنی اگر شاعروں نے کہا تھا اس شعر کو آپ نے پڑھا ہے اور یہ شعر آپ نے کہا ہے۔

ابن سعد نے عبدالرحمن بن ابی الزناد سے روایت کی ہے کہ بنی سلم علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ بنی مرواس سے فرمایا کہ اپنے اس قول سے خبر دو۔ اصحیح نہیں و نہب العبد۔ میں الاقرع بن اسد اور بکر بن عبد المطلب نے کہا میرے باپ اعدان آپ پر قدامت یا رسول اللہ آپ نے شاعری نہیں کی اور لکھ

چاہتے ہو تو مدینہ میں ٹھہرے رہو اگر مشرکین ہم پر چڑھ آویں گے ہم اون سے مدینہ میں جنگ کریں گے
اصحاب نے کہا واللہ عہد جاہلیت میں ہم پر وہ نہیں چڑھے کیا اسلام میں ذرہ ہم پر چڑھ آویں گے
آپ نے فرمایا اس وقت تک اختیار ہے اصحاب چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت
زورہ مبارک پہنچی اصحاب نے کہا کہ ہم نے کیا کام کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ کو
اصحاب آپ کے پیچھے آجائے اور عرض کی یا رسول اللہ آپ جو چاہیے وہ کیجئے اختیار ہے اپنے فرمایا
کیا اب میں اپنی رائے کے موافق کروں کسی نبی کے واسطے سزاوار نہیں ہے کہ وہ اپنی ذرہ ہجرت
بے جنگ کے اوتارے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ
اپنے احسان کے بدلہ میں کسی سے زیادتی چاہیں یہ حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ لا تممن قسطنطین ابن جریر نے ابن عباس سے اس آیت کے معنی میں روایت
کی ہے کہا ہے کہ ایسی عطائے کرو جس کے ساتھ اوس سے افضل ڈھونڈو علمائے اس امر پر اجماع کیا
کہ یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔

ابن ابی حاتم نے ضحاک سے اللہ تعالیٰ کے قول وما ایتیم من ربا میں روایت کی ہے کہا ہے کہ
یہ حلال رہا ہے کہ ایک شے ہدیہ کی جاوے تاکہ اوس شے سے افضل بدلہ دیا جاوے اوس کو
اس سے نفع ہے اور نہ اس سے اوس کو ضرر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس کی گئی ہو

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شے سے
اومی تمتع پاتے ہیں اوس شے کی طرف نگاہ ورازا کرنا آپ کو حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولا تمدن علیک الی متغایہ اذوا جاہلہم لایقہ یہ حکم ہے جبکہ امام داہمی نے
وصاحب الاموال سے نقل کیا ہے اور امام نووی نے اصل درود ختم میں اور میں اللہ تعالیٰ نے

رخصہ امین اس کے ساتھ طلقی حکم کیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص پر دین ہو اور اس پر ناز پڑھنا آپ کو حرام ہے۔

یہ حکم اول اسلام میں تھا پھر اس لیے منسوخ کر دیا گیا کہ فرائض حاصل ہو گئی اور اس کی حدیث قسم و ایما میں آگے آگئی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جو عورت آپ سے کارہ ہوتی آپ کو اس کا زوک کے رکھنا حرام تھا۔

تجاری نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ جون کی بیٹی جب وقت آپ کے پاس داخل ہوئی اور آپ اس کے پاس گئے اور اس نے اعوذ ب اللہ منک کہا آپ نے فرمایا تو نے عظیم کے ساتھ نہ لائی تو اپنے اہل کے پاس چلی جا ابن ملعن نے آپ کے خصایص میں کہا ہے کہ اس واقعہ سے سمجھا جاتا ہے کہ جس عورت نے آپ کی صحبت سے کراہت کی آپ پر اس کا کحل حرام ہے اور اس کی شہادت و کجاب بخیر ہے جس کا بیان آگے آچکا ہے۔

ابن سعد نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ آپ نے جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عورت سے منگنی کرنی چاہتے اور آپ کا پیام رو کر دیا جاتا آپ دوسری بار پیام نہیں بھیجتے آپ اپنے ایک عورت سے منگنی چاہی اور اس نے کہا میں اپنے باپ سے مشورہ کرتی ہوں وہ اپنے باپ سے ملی اور اس نے اس کو اذن دیدیا پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی اور اس نے آپ سے کہا میرے باپ نے اذن دیدیا آپ نے اس سے فرمایا کہ ہم نے تیرے سوا اور کو اپنا کھاف بنا لیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کتنا یہ کحل آپ کو حرام ہے

ابو ذر نے اپنی کتاب مانع بن مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں لائحہ عمل لکھا النساء
من بعدین رواحت کی ہے کہا ہے کہ نسا اسے اہل کتاب کی عورتیں مراہبن -

سفید بن منصور نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول لائحہ عمل لکھا النساء من بعد کے معنی میں
کی ہے کہا ہے کہ نہ یہودی عورتیں اور نہ نصرانی عورتیں - یہ سزاورد نہیں بنے گویہ عورتیں امہات
المؤمنین ہوں اصحاب احوال میں نے کہا ہے کہ آپ کی ازواج امہات المؤمنین ہیں اور آخرت
میں آپ کی ازواج ہیں آپ کے ساتھ آپ کے درجہ میں جنس میں ہوں گی اور اس لئے کتابیہ سے

کھاج حلقہ ہے کہ آپ اس سے اشرف ہیں کہ اپنا پانی کافروں کو رحم میں رکھیں اور کافروں کو نکاح
حرام ہے کہ آپ کی صحبت سے کراہت کرتی ہے اور اس لئے کافروں سے نکاح حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ
عورتوں کی اباحت میں آپ کے لئے ہجرت شرط کی ہے اور فرمایا ہے الا قی باجرن ملک وہ عورتیں
جنہوں نے آپ کے ساتھ ہجرت کی ہے جس وقت آپ پر وہ مسلمہ عورت حرام کی گئی ہے جس نے

ہجرت نہیں کی تو غیر مسلمہ اولیٰ حرام ہے - اور ابواسحاق نے جو ہمارے اصحاب شافعیہ سے
ہیں کہا ہے کہ اگر آپ کتابیہ سے نکاح کرتے تو ضرور اسکو آپ کی کراہت کی وجہ سے اسلام کی بدلت
ہوتی اور بعض ہمارے اصحاب شافعیہ اس طرف گئے ہیں کہ کتابیہ لونڈی کے ساتھ ہی خلوت حرام ہے
لیکن کتابیہ لونڈی کے باب میں قول حلف ہے - ما دروی نے دعاوی میں کہا ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لونڈی ریحانہ سے قبل اس کے مسلمان ہونے کے متبع حال
کیا ہے اس صورت پر کیا آپ پر یہ واجب ہے کہ آپ اس کو اس امر کے درمیان اختیار دیں
کہ وہ مسلمان ہو جائے اور آپ اس کو روک کے رکھیں یا وہ اپنے دین پر قائم رہے اور
آپ اس سے مفارقت کریں - اس میں دو وجہیں ہیں اون وجہوں میں کی ایک وجہ یہ ہے

بیشک وہ آخرت میں آپ کی ازواج سے ہوگی - اور ثانی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دین پر قائم رہی وہ
نہی زوجہ آخرت میں نہ ہوگی اس لئے کہ جو وقت آپ نے ریحانہ پر اسلام عرض کیا اور اس نے انکار
کیا اپنے اس کو اپنی ملک سے زایل نہیں کیا اور آپ نے استمتاع پر قیام فرمایا -

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس مسلمان عورت نے ہجرت نہیں کی ہے اور اس کا کھلاچ آپ پر حرام ہے

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو حدیث حسن کہا ہے اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصناف عورت سے مخالفت فرمائی ہے وہ عورتیں جو مومنہ اور مہاجرہ ہوں اور ان سے بھی نہیں کی ہوا اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لا تَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ وَلاَ اَنْ تَبْدَلَ بَيْنَ مَنْ اَزْوَاجٍ وَلَوْ اَتَّخِذْتَ مِنْ سَبِيلِكَ اِنَّكَ لَمِنَ الْكَافِرِينَ اور وہ مومنہ عورت حلال فرمائی ہیں اور وہ مومنہ عورت حلال کی جس نے اپنے نفس کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہبہ کیا اور ایک عورت دین والی جو اسلام کے غیر استیغاثہ آپ پر حرام مکی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا ایہا النبی انا مکملت لک ازواجک اللہ تعالیٰ کے قول خالصہ لک من وون المؤمنین تک اور اصناف عورتیں ان عورت کے سوا حرام کی گئیں۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ سہ لونڈی کے ساتھ آپکو کھلاچ کرنا حرام ہے یہ اصح روایت میں ہے اس لئے مسلمان لونڈی سے نکاح کا جو ذگناہ کے خوف سے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گناہ سے منجھوم ہیں اور لونڈی کے نکاح کا جائز ہونا عہد کے ہر کی قدرت مفقود ہونے کے ساتھ مشروط ہے۔ آپکا نکاح ہر کا نکاح نہیں ہے اور اس لئے لونڈی سے آپکو نکاح کرنا حرام ہے کہ جو شخص لونڈی کے ساتھ نکاح کرے گا تو آپکا ولد جو لونڈی سے پیدا ہوگا وہ رقیق ہوگا اور آپ کا منصب اس سے منزہ ہے کہ آپکا ولد لونڈی سے پیدا ہوا اور وہ رقیق ہو۔ امام راضی نے کہا ہے کہ جس شخص نے یہ تجویز کیا ہے اس نے کہا ہے کہ گناہ کا خوف شرط نہیں کیا جائے گا اگر امت کے حق میں اور ایسی ہی قدرت ہر کا مفقود ہونا ہے

حق میں شرط کیا جاوے گا اس صورت پر آپ کو بخلاف است کے ایک لونڈی پر زیادتی جائز ہو
اور اگر آپ کا نکاح لونڈی کے ساتھ فرض کیا جاوے اور وہ ولد کو جنے تو وہ ولد رقیق نہ ہوگا۔
اور ولد کی قیمت لونڈی کے سید کے واسطے اتنی لازم نہ ہوگی یہ صحیح روایت پر ہے اس لئے کہ
رقی متعذر ہے۔ امام نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اگر نکاح غرور
تقدیر کیا جاوے تو آپ پر ولد کی قیمت لازم نہ ہوگی۔ ابن الرقعه نے (مطلب) میں کہا ہے
کہ نکاح غرور کے تصور کا امکان اور آپ کا وطی کرنا اس میں نظر ہے موقوف ہم نے کہا کہ وطی
شعبہ کی حرام ہے باوجودیکہ وطی شعبہ میں گناہ نہیں ہے پس یہ جائز ہوگا کہ آپ کی جانب ہر ذرا سے
محفوظ رکھی جائے اور یہ جائز ہے کہ نکاح غرور کے جواز کے واسطے کہا جاوے اس لئے کہا جالغ
افہم مفقود ہے جیسے نسیان سے اغم نہیں ہوتا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے
کہ آنکھوں سے اشارہ کرنا آپ کو حرام ہے۔

ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے
اور بیہقی نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم فتح میں
آدمیوں کو امن دیا مگر چاؤ آدمیوں کو امن نہیں دیا اون میں سے عبد اللہ بن ابی سرح سے وہ
حضرت عثمان بن عثمان کے پاس چھپ رہا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمیوں کو
بیعت کے واسطے بلایا حضرت عثمان عبد اللہ کو اپنے ہمراہ لائے اور عرض کی یا رسول اللہ عبد اللہ
بیعت لیجئے آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تین بار اوس کی طرف دیکھا ہر بار کے دیکھنے میں آپ نے
عبد اللہ کی بیعت سے انکار کرتے تھے تیسری بار کے بعد آپ نے اوس سے بیعت لی پھر آپ نے
اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں کوئی مرید رشید تھا کہ اوس کی طرف کھڑا
ہوتا جس نے مجھ کو دیکھا تھا کہ میں نے اوس کی بیعت سے اپنا ہاتھ روک لیا تھا وہ مرد اوس کو قتل

کر ڈالتا اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کے نفس مبارک میں جو بات مسمی ہوگا اوس کا علم نہیں
 ہوا یعنی آپ اس کا قتل چاہتے تھے ہم نے اس بات کو نہیں جانا اپنے آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں
 فرمایا کہ ہم اوس کو قتل کر دیتے اپنے فرمایا کہ نبی کے واسطے یہ امر سزاوار نہیں ہے کہ آنکھ چراگ کے اشارہ
 کرے اور ابی سعد نے ابن السیب سے اس حدیث کے طریق پر مرسل طور سے روایت کی ہے
 اوس کے آخرین یہ ہے۔ اپنے فرمایا آنکھ سے ایسا کرنا خیانت ہے نبی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے
 کہ وہ ایسا کرے۔ امام راضی نے کہا ہے کہ غایتہ الامین آنکھ کا اشارہ مباح امر کی طرف کہ قتل اور
 ضرب کی قسم سے ہو برخلاف اوس حالت کے جو ظاہر ہوئی ہے اور اوس کے ساتھ حال خبر دیتا ہی
 اسطور پر اشارہ کرنا آپ کے غیر حرام نہیں ہے مگر امر ممنوع میں غیر یہ بھی حرام ہے اور اس کے
 ساتھ صاحب (تفہیم) نے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 واسطے جائز نہ تھا کہ جنگ میں خدع کرتے اور معظم نے اس قول کا خلاف کیا ہے۔ امام راضی نے
 کہا ہے کہ یہ امر مشتبہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت سفر کا ارادہ کرتے تھے تو بغیر
 اوس سفر کے توبہ یعنی کنایہ کرتے تھے اور یہ صحیحین میں کعب بن مالک کی حدیث سے وارو ہے
 ان دو وزن میں فرق یہ ہے کہ چکر کرنے والے پر عیب لگانا ہے بخلاف ابہام کے جو عظیم امور میں
 کیا جاوے وہ عیب نہیں ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ کہتا ہوں کہ بیوقوف نے
 (دلائل) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکرؓ سے بیعت
 میں اپنے داخل ہونے میں فرمایا آدمیوں کو مجھ سے ٹال دو اس لئے کہ نبی کے واسطے یہ سزاوار نہیں ہے
 کہ وہ جسوقت کہے جسوقت ابو بکر سے کوئی شخص پوچھتا آپ کون ہیں تو وہ کہہ دیتے میں باغی ہوں
 یعنی راہ ڈھونڈنے والا ہوں یا طالب ہوں جسوقت کوئی پوچھتا وہ کون شخص ہے جو آپ کے
 ساتھ ہے ابو بکر کہہ دیتے کہ راہبر ہے مجھ کو راستہ بتلاتا ہے اور یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ احمد
 خاصہ میں بھی انبیاء کو توبہ سزاوار نہیں ہے وہ بات جو ابو بکر نے کہی وہ جوت نہیں ہے اور وہ
 توبہ ہے اور اون کی اس سے مراد کہ مجھ کو راہ بتلانے والا ہے بغیر کاراستہ ہے ولیکن مکالم

کذب اسوجہ سے رکھا گیا ہے کہ کذب کی صورت پر ہے اس کے ساتھ حدیث قول ابراہیم علیہ السلام کی جو شفاعت کے باب میں ہے واضح ہوگی کہ میں نے تین جھوٹ کبھے ہیں اور تین جھوٹ نہیں ہیں مگر تواریات : ظاہر یہ ہے کہ توریت سے اونکو مٹا ہے انبیا علیہم السلام کے خصایص میں سے ہی اس واسطے حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اون تین تواریخ کو اپنے نفس پر شمار کیا ہے اور فرمایا کہ کہ میں نے تین جھوٹ کبھے ہیں۔

باب

ابن سبع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے اسکو شمار کیا ہے کہ جسوقت آپ تکبیر سنیں اغارت آپ چرام ہے اور اس امر پر استدلال اس حدیث سے کرتے ہیں جسکی روایت شیخین نے انس سے کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت کسی قوم سے غز کرتے ہم کو ساتھ لے کر غذا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ دیکھ لیتے اگر اذان سنتے تو اون کے غذا سے رک جاتے اور اگر اذان نہیں سنتے تو اذان پر پڑھائی کرکے لوٹ کرتے تھے۔

باب

جس نے میں قضائی نے ذکر کیا ہے آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ مشرکین کے ساتھ امانت قبول کرنا آپکو حرام ہے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں حبیب بن یساف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طرف کو تشریف لے گئے میں اور میری قوم کا ایک مرد آپ کے پاس آیا ہم نے عرض کیا کہ ہم اس امر کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ ہماری قوم حاضر ہونے کی جگہ حاضر ہوا اور ہم اون سکے ساتھ آجگہ حاضر نہ ہوں آپ نے پوچھا کیا تم دونوں مسلمان ہو گئے ہو چھنے عرض کیا ہم مسلمان نہیں ہوئے ہیں آپ نے فرمایا تمہاری امانت ہکو منظور نہیں ہم مشرکین کے ساتھ مشرکین پر مدد نہیں جاتے ہیں۔

باب

اور قاضی نے آپ کے خصائص میں سے اسکو نماز کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبہ گئی ہی نہیں دیتے تھے۔

فیثین نے نمان بن بشیر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کا مبیضہ سولف لکھا ہے

مباحات کی قسم

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس اختصاص میں کہ عصر کے بعد آپ کو نماز مباح ہے۔

روضہ میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو رکعتیں ظہر کے بعد فوت ہو گئیں آپ نے اون دونوں رکعتوں کو عصر کے بعد قضا کیا پھر آپ نے اون رکعات پر مواظبت کی یعنی اونکو اپنے نفس مبارک پر لازم کر لیا آپ کے اختصاص میں اس مداومت کے ساتھ دو وجہیں ہیں اون دونوں وجہوں میں سے اصح وجہ یہ ہے کہ آپ کو اون کے ساتھ اختصاص ہے۔

مسلم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابو سلمہ سے روایت کی ہے اونھوں نے اون دو سجدوں کو جو عصر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے حضرت عائشہ سے پوچھا اونھوں نے فرمایا کہ اون دو رکعتوں کو آپ عصر کے قبل پڑھتے تھے پھر آپ اون دو رکعتوں سے غافل ہو گئے پس اون کو عصر کے بعد پڑھا پھر اون کو عصر کے بعد قیام رکھا اور آپ جہوت کوئی نماز پڑھتے تو اس کو ثابت رکھتے تھے (یعنی کبھی ترک نہیں فرماتے تھے)۔

احمد اور ابو یعلیٰ اور ابن حبان نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر آپ میرے مکان میں داخل ہوئے اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر پوچھا یا رسول اللہ آپ نے وہ نماز پڑھی جسکو آپ نہیں پڑھتے تھے آپ نے فرمایا کہ خالد میرے پاس آئے ظہر کے بعد جو دو رکعتیں میں پڑھا کرتا تھا اون کے

یہ حدیث اس کتاب میں مذکور ہے

اون کے پڑھنے سے انھوں نے مجھ کو غافل رکھا میں نے اب اون کو پڑھا میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلوٰۃ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں ہم سے فوت ہو جاویں کیا ہم ان کو قضا کریں آپ فرمایا تم قضا کرو۔
 بیہقی نے اپنی اسناد میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصر کے بعد نماز پڑھتے تھے اور اس کے پڑھنے سے مخالفت کرتے تھے اور آپ روزہ پر روزہ رکھتے تھے اور اس کے رکھنے سے اور اون کو منع فرماتے تھے (یعنی صوم وصال رکھنے سے دوسروں کو مخالفت کرتے تھے)

تینہیں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے دو رکعتیں ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کو سارا در علانیۃ نہیں ترک کرتے تھے۔ وہ دو رکعتیں صبح کے قبل اور دو رکعتیں عصر کے بعد ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ نماز میں آپ صغیرہ لڑکی کو اپنے آغوش میں لئے رہتے تھے یہ اون احادیث میں وارد ہے جن کو بعض علمائے ذکر کیا ہے۔

تینہیں نے ابو قتادہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور آپ امہ بنت زینب جو آپ کی صاحبزادی کی صاحبزادی تھیں اون کو لئے ہوئے تھے جبوقت آپ سجدہ کرتے تو امہ کو رکبہ دیتے اور جبوقت آپ قیام فرماتے تو اون کو اٹھا لیتے تھے۔ بعض علمائے کہا ہے کہ یہ امر آپ کے خصائص میں سے ہے اسکو ابن حجر نے صحیح بخاری کی شرح میں نقل کیا ہے

باب

امام ابو حنیفہؒ اس طرف گئے ہیں کہ غائب شخص پر نماز پڑھنا آپ کے خصائص میں سے ہے اور اس پر نجاشی کی ناذ کو حل کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کے سوا کسی کو ایسی نماز پڑھنی جائز نہیں ہے۔

باب

علماء کے ایک گروہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ اپنے بیٹھکر آدمیوں کو نماز پڑھائی ہے چپے صحیحین کی حدیث میں ہے اور بیٹھکر نماز پڑھانے سے آدمیوں کو نہی کی ہے اور وار قظنی نے اور سیوطی نے اپنی سنن میں جابر الجعفی کے طریق سے شعیبی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص میرے بعد بیٹھکر امامت نہ کرے۔ وار قظنی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو سوا جابر الجعفی کے اور علمائے روایت نہیں کی ہے جابر الجعفی متروک ہے اور حدیث مرسل ہے اس حدیث کے ساتھ عجیت قائم نہ ہوگی۔ اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے اس حدیث کے ساتھ احتجاج کیا ہے اس نے جان لیا ہے کہ اس حدیث میں حجت نہیں ہے اس لئے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اس لئے اس حدیث کے ساتھ حجت نہیں ہے کہ یہ حدیث اس مرد سے روایت کی گئی ہے کہ جس کے روایت کرنے سے آدمی اعتراض کرتے ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ صوم وصال کو پہنچا دے

نہیں نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صوم وصال سے تم لوگ بچو اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ آپ وصال فرماتے ہیں دینی روزہ پر روزہ رکھتے ہیں اور ہکو منع فرماتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں میں غلبہ باقی کرتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ اس حدیث کے معنی میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ کھانا کھلانے اور پانی سے مراد حقیقت ہے آپ کے واسطے کھانا اور پانی جنت سے آتا تھا جنت کا کھانا کھانے والا افطار نہیں کرتا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ کھانا اور پانی مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ آپ میں کھانا کھانے والے اور پانی پینے والے کی قوت پیدا کی جاتی تھی یا کھانے اور پینے کی قوت آپ میں پیدا کی جاتی تھی پھر امر ہے کہ جہور علماء اس پر متفق ہیں کہ مؤثر روزہ بلا کھانے اور پینے کے آپ کے حق میں مباحات سے ہے۔ اور امام الحرمین

کہا ہے کہ صوم وصال آپ کے حق میں قرب ہے۔ اس جگہ ایک لطیفہ ہے جس پر (صاحب المطلبین) تنبیہ کی ہے وہ لطیفہ یہ ہے کہ آپ کی خصوصیت صوم وصال کے مباح ہونے کے ساتھ آپ کی کل امت پر اوس کا اباہت نہ آپ کی کل امت کی افراد میں ہے ایک فرد پر اباحت ہے اس لئے کہ صلی میں سے کثیر لوگ ہیں جن سے صوم وصال مشہور ہے کہا ہے کہ صوم وصال کے واسطے نہیں بحسب جمیع امت متوجہ ہے۔

قائدہ ابن حبان نے اپنی صحیح میں کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ اوس حدیث کے بطلان پر استدلال کیا جائے گا جو یہ وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوک سے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے تھے اس لئے کہ آپ کو آپ کے رب کی طرف سے کھانا کھلایا جاتا تھا اور پانی پلایا جاتا تھا جو وقت آپ صوم وصال رکھتے تھے یہ کیوں کر ہو سکتا کہ عدم صوم وصال کے ساتھ آپ بھوکے چھوڑ دئے جاتے تاکہ آپ اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھتے ابن حبان نے کہا ہے کہ حدیث کا لفظ نہیں ہے مگر لفظ حمز زائے منقوطہ کے ساتھ اور حمز کنا رہ تمہد کو کہتے ہیں اس لفظ میں راہ ہل کے ساتھ تصحیف ہو جاتی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کہ کلام مفصل میں ایک زمانہ کے بعد آپ استثنا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَا تَقُولَنَّ شَيْءٌ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدَا اِنَّ شِیْءًا لِّلّٰہِ وَاُوْکِرُ رَبِّکَ اَوْ اَسْمٰی طِبْرَانِی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے اس آیت میں روایت کی ہے کہا ہے جو وقت آپ استثنا کو بھول جاویں جو وقت آپ کو یاد آوے آپ استثنا کر لیں اور کہا ہے کہ یہ استثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاصہ ہے اور ہم لوگوں میں سے کسی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ استثنا کرے مگر اپنی قسم کے ساتھ استثنا کو یاد دے (قسم کے بعد استثنا کسی کو جائز نہیں ہے)۔

باب

اور آپ کے خصائص میں ہے جیسے شیخ عزالدین ابن السلام وغیرہ نے کہا ہے کہ آپ کے لئے یہ امر جائز ہے کہ اپنے اور اپنے رب سبحانہ کے درمیان ضمیر میں جمع کریں جیسے آپ کا یہ قول ان یؤمن باللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ہے اور آپ کا قول ومن یعصھا فانه لا ینضر الا نفسه ہے کہ لفظ یعصھا میں ضمیر ثانیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کی طرف راجع ہے اللہ تعالیٰ اور رسول کے درمیان جمع ہے اور یہ جمع آپ کے غیر کو متنع ہے بوجہ آپ کے قول کے کہ خطیب نے خطبہ میں یون کہا تھا من یطع اللہ ورسولہ فقد رشحہ ومن یعصھا فقد غوی اپنے فرمایا تو برا خطیب ہے تو یہ کہو میں بعض اللہ ورسولہ اور یعصھا نہ کہو کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کے درمیان ضمیر سے جمع کرنا سزاوار نہیں ہے علمائے کہا ہے کہ آپ کے غیر سے ضمیر یون کا جمع کرنا منع کیا گیا ہے نہ آپ کے واسطے اس لئے کہ آپ کا غیر جو وقت ضمیر یون کو جمع کرے گا تو جمع کا اطلاق اللہ تعالیٰ اور اوس کے رسول کو مسامحاً ہونے کا وہم پیدا کرے گا بخلاف آپ کے کہ آپ جو وقت ضمیر یون میں اللہ تعالیٰ اور اپنے آپ کو جمع کریں گے تو آپ کا وہ منصب ہے جس کی طرف اس کا اہتمام راستہ نہیں پاتا ہے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ آپ پر ذکوۃ واجب نہیں ہے شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ شیخ صوفیہ طریقہ شاذلیہ نے اپنی کتاب دالتویر میں کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ذکوۃ واجب نہیں ہے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہیں اون کی کوئی ملک نہیں ہے سوا اس کے نہیں ہے کہ اون کے نفوس مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی دو لعیتوں میں سے جو نشے تھی اوس کی وہ خبہات وینے تھے اور اوس کے خرچ کرنے کے وقت میں اوس کو خرچ کرتے تھے اور اوس کے غیر محل میں اوس کو منع کرتے تھے ذکوۃ نہیں ہے مگر طہارت اوس شخص کے لئے کہ قریب سے ہو کہ وہ اون کو گون میں سے ہو جن پر طہارت واجب ہوئی ہے اور انبیاء علیہم السلام بسبب اپنی معصیت کے پلیدی سے مبرا ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی کے چار غمسن اور خمس خمس اور غنیمت کے ساتھ مختص میں اور اس امر کے ساتھ مختص میں کہ قبل قسمت غنیمت کے جاریہ وغیرہ جس شے کو غنیمت میں سے آپ اختیار کریں اوس کو چن لین۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مَا فَاارَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَرِّیِّ قُلُوْبُهُ وَلِلرَّسُوْلِ اَوْرَادُ اللّٰهِ تَعَالٰی نَعْنِیْ فَرَمٰی اَبُو
وَالْعَلَمُوْا اِنَّا غَنِمْنَا مِنْ غَمٰی بَدْرِ فَانَ لِلّٰهِ خُمُسُهٗ وَلِلرَّسُوْلِ اَحْمَدٌ وَرَفِخْنِیْنَ نَعْنِیْ عُمَرَ سے روایت کی ہے کہا ہی
کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اس فی میں اوس سے لے کے ساتھ خاص کیا تھا جس سے کو آپ کے سوا
کسی کو عطا نہیں کیا تھا فرمایا مَا فَاَلَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلٍ مِّنْهُمْ فَاَوْ جَعَلْتُمْ مِنْ خِیْلِ وَّلَارِ کَابٍ وَّلٰكِنْ اللّٰهُ یَطۡلُقُ
عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خالص تھا آپ
اپنے اہل پر ایک سال کا نفقہ صرف کرتے تھے اور جو باقی رہتا تھا آپ اوس کو لے کر اللہ تعالیٰ کے
مال کی جگہ بہین رکھ دیتے تھے اس کے ساتھ اپنے اپنی زندگی میں عمل کیا پھر آپ نے وفات پائی۔
ابوبکرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میں ولی ہوں جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اوس میں کیا تھا حضرت ابوبکر الصدیقؓ نے اوس میں عمل کیا۔

ابوداؤد اور حاکم نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں کی غنیمتوں میں سے نسلِ ادس کی جو قسم لیتے ہو میرے واسطے حلال نہیں ہے۔ مگر غنم اور غنم لینا تم لوگوں کے حق میں مردود ہے یعنی جائز نہیں ہے۔

آبن سدا ورا بن عساكر نے عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ بنو قریظہ بروہے بنائے گئے وہ بروہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں پیش کئے گئے اور بنو ریحانہ بنت زید بن عمرو بنی اپنے ریحانہ کے واسطے امر فرمایا وہ علیحدہ کی گئی۔ حال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک غنیمت میں شہم صافی تھا۔

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

تہیجی نے اپنی (سنن) میں زید بن الخیر سے اور مخون نے ایک مرد سے جو اصحاب میں سے ہے اور اہل یادیہ سے بخاری روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کے لئے چڑھے کے ایک ٹکڑے پر یہ لکھ کر دے دیا من محمد رسول اللہ الی بنی زہیر بن اقیس انکم ان شہدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ وانتم الصلوۃ والتیموا الزکوۃ وادعوا الخمس من التمس وسہم البنی وسہم الصغی انتم اسمعون با مان اللہ ورسولہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ سہم الصغی صحیح آثار میں مشہور ہے اور اہل علم کے نزدیک معروف ہے اور اہل علم اس امر میں اختلاف نہیں کرتے ہیں کہ صفیہ صغی سے ہے اور اس پر اہل علم نے اجماع کیا ہے کہ سہم الصغی آپ کے ساتھ خاص ہے اور راضی نے ذکر کیا ہے کہ ذوالفقار سہم الصغی میں سے تھی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختصاص میں ہے کہ حمی آپ کی نفس شریف کی واسطے ہے اور جس زمین کی آپ نے حمی کی ہے وہ نہیں ٹوٹے گی۔

بخاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہنا ہے کہ صعب بن غنیم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لا حمی الا للہ ورسولہ اصحاب نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ اپنے نفس شریف کے واسطے اور زمینوں کے گہر لینے کا اختیار جنہیں کہتی نہیں ہوتی ہے اور وہ مردہ زمینیں ہیں اور باقی ایسے کے واسطے قطعاً جائز نہیں ہے اور ایسے کے واسطے جائز نہیں ہے مگر وہ حمی جو مسلمین کے واسطے ہوا اور کہا گیا ہے کہ یہ بھی ایسے کو جائز نہیں ہے اور بر تقدیر جواز کے اس عمل کا توڑ دینا اور لوگوں کے واسطے جائز ہے جو اوس امام کے بعد ہوں اور جس زمین کا احاطہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ہے وہ نہیں ٹوٹے گا اور کسی حال میں متغیر نہ کیا جاوے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اراضی کے قطعون کا احاطہ فتح کے قبل فرماتے تھے اہل لے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اوس کا خاص مالک کیا تھا جو چاہتے آپ سہم تصرف کرتے تھے اعدا اپنے تمیم واری اور اوبن کی ذریت کو قبل فتح کے ایک قریب بہت

یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے

جاگیر دیا تھا اور وہ جاگیر اُس کے دن تک اون کی ذریت کے قبضہ میں ہے اور بعض دایوں نے اُس کے
مخوش کرنے کا ارادہ کیا امام عزالیؒ نے اوس والی کے کفر کے ساتھ فتویٰ دیا اور کہا کہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کی زمین جاگیر دیتے تھے تو دنیا کی زمین اولیٰ ہے کہ کسی کی جاگیر میں دین
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مکہ میں
جنگ کرنا اور مکہ میں قتل کرنا آپ کو مباح ہے اور مکہ میں بغیر احرام کے آپ کو داخل ہونا
مباح ہے اور امن دینے کے بعد مکہ میں قتل کرنا آپ کے واسطے مباح ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا اقم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد۔ فقہین نے اس سے روایت کی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال فتح میں مکہ میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک
مغفر تھا جبکہ آپ نے مغفرت اور نارائیک مروا کیا اوس نے کہا کہ ابن خطل استار کعبہ کو پکڑے ہوئے
ہے آپ نے فرمایا اوس کو قتل کر ڈالو۔

فقہین نے ابو شریح العدوی سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے سنا ہے یوم فتح مکہ میں آپ فرماتے تھے کہ مکہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے اور میرے
اوس کو حرم نہیں بنایا کسی مرد کے واسطے جو اللہ تعالیٰ اور روز قیامت کے ساتھ ایمان رکھتا ہے حلال
نہیں ہے کہ مکہ میں وہ خونریزی کرے اور اوس کو یہ حلال نہیں ہے کہ مکہ معظمہ میں کا کوئی درخت
کاٹے اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موافق قتال کے واسطے رخصت
وے تو اوس سے یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اذن دیا ہے تم کو اذن نہیں دیا ہے۔

مسلم نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ یوم فتح میں مکہ میں ایسے حال
میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا اور بغیر احرام کے تھے ابن القاص نے کہا ہے
کہ امان کے بعد آپ کو یہ جائز تھا کہ آپ قتل کریں۔ امام رافعی نے کہا ہے کہ ابن القاص کی اس قول
میں خطا ہے کہ آپ امان کے بعد قتل کریں اور علمائے مکہ نے کہا ہے کہ جس نبی پر آنکھ کے اشربے سے

کسی امر کا کھنڈھام ہو تو اس کے واسطے یہ کیوں کر جائز ہوگا کہ جبکو اس نے امن دیا ہے اور کو قتل کرو۔
 یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ اپنے
 علم سے حکم دین اور اپنے نفس شریف کی واسطے اور اپنے فرزند کے واسطے
 حکم دین اور اس شخص کی شہادت قبول کرین جو شخص آپ کے واسطے اور آپ کے
 فرزند کے واسطے شہادت دے اور آپ اپنے نفس کے واسطے اور اپنے
 فرزند کے واسطے شہادت دین اور آپ ہدیہ قبول کرین بخلاف تمام حکام کے
 کہ ان کو یہ امور جائز نہیں ہیں۔

یہی قضائے باعلم کے باب میں ہندو جو ابی سفیان کی حدیث اور آپ کے اس قول کو لائے ہیں کہ
 اپنے ہند سے فرمایا تھا کہ تم اپنے شوہر کے مال سے اور بقہ مال اپنے نفس اور اپنی اولاد کی واسطے
 لے لو جو امر معروف کے ساجھے، نکو اور تمہاری اولاد کو کفایت کرے اور یہی قضی اور اس حکم کے باب میں
 جو اپنے اپنے نفس شریف کے واسطے فرمایا اور اس شخص کی شہادت کے قبول کے باب میں
 جو آپ کے واسطے شہادت دے خزمیہ کی شہادت کی اور حدیث کو لائے ہیں جو آگے آسنے والی
 اور یہی قضی نے کہا ہے کہ جو وقت یہ جائز ہوگا تو یہی جائز ہوگا کہ اپنے فرزند کے واسطے آپ حکم دین اور
 قبول ہدیہ کی حدیث آگے آچکی ہے۔

باب

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ غضب کی حالت میں آپ کو حکم اور
 فتویٰ دینا مکروہ نہ ہوتا تھا اس لئے کہ پہلے غضب کے آپ پر اس غصے کا خوف نہیں کیا جاتا تھا
 جس سے کا خوف ہم لوگوں پر کیا جاتا ہے (یعنی غضب کی حالت میں آپ کی عقل شریف غالب رہتی تھی
 اس وجہ سے خطا کا اندیشہ اسے شریف میں نہ تھا) اس کو ثوی نے در شرح مسلم میں نقطہ کی
 حدیث کے قریب ذکر کیا ہے اپنے اس میں ایسے غضب کی حالت میں فتویٰ دیا تھا کہ آپ کے

روزیوں وغیرہ سرخ ہو گئے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ قوت شہوت کو ساتھ روزہ میں آپکو بوسہ لینا جائز تھا اور روزہ میں بوسہ لینا آپکے غیر کو حرام ہے۔

فیثمین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ روزہ دار ہوتے اور بوسہ لیتے تھے تم لوگوں میں کون شخص اپنی حاجت کا مالک ہو سکتا ہے جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حاجت کے مالک تھے۔ دینی بوسہ لینے کی حالت میں آپ اپنے نفس شریف کو طاع کی خواہش سے روک سکتے تھے اور لوگوں کو ایسی حالت میں اپنے نفس پر قدرت نہیں رہتی ہوا، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوسہ لیتے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا آپ اپنی حاجت کے واسطے تم لوگوں سے زیادہ مالک تھے۔

بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ حضرت عائشہ کا بوسہ لیتی اور دن کی زبان چوستے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ خوشبو کا استعمال احرام کی حالت میں آپکو جائز تھا اسکو مالکیہ نے ذکر کیا ہے۔

فیثمین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفارق میں خوشبو کی چمک کو میں ایسا حال میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ احرام کی حالت میں میں مالکیہ نے کہا کہ خوشبو کی مدامت احرام کے بعد آپکے خصائص میں سے ہے اسلئے کہ خوشبو کحل کے دو ہی میں سے ہے آپہ آدھوں کو خوشبو کے استعمال سے احرام کے بعد منع فرمائی ہے۔ اور آپ اپنی حاجت کے واسطے آدھوں سے زیادہ مالک تھے اس لئے کہ آپ خوشبو کا استعمال احرام کے بعد بھی

عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوسہ لیتے تھے اور آپکا روزہ ہوتا تھا آپ اپنی حاجت کے واسطے تم لوگوں سے زیادہ مالک تھے۔

اور اس لئے آپ نے خوشبو استعمال فرمائی کہ آپ کو خوشبو دوست تھی آپ کو رخصت دی گئی تھی کہ احرام میں خوشبو لگا دین اور اس لئے خوشبو کے لئے رخصت دی گئی تھی کہ ملائکہ آپ کے قرب میں وحی کی وجہ سے رہتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جنابت کی حالت میں آپ کو مسجد میں ٹھہرنا جائز تھا اور چٹ لیٹ کے سونے کی حالت میں آپ کا وضو نہیں توڑتا تھا اور عورتوں کے چھونے سے آپ کا وضو نہیں توڑتا تھا دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں (شیخ جلال الدین فرماتے ہیں) میرے نزدیک یہ اصح مذہب ہے۔

ترمذی اور بیہقی نے ابی سعید سے روایت کی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں ہے کہ اس مسجد میں جنب ہو۔
بخاری نے سعد سے روایت کی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ میرے سوا اور تمہارے سوا کسی کو حلال نہیں ہے کہ اس مسجد میں جنب ہو۔
آبویلی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین ایسی خصلتیں عطا کی گئی ہیں اگر ان میں سے ایک خصلت میرے واسطے ہوتی وہ مجھ کو اس سے زیادہ دوست ہوتی کہ مجھ کو سرخ اونٹ عطا کئے جاتے عرب کو سرخ اونٹ بڑی دولت تھی) ایک یہ کہ حضرت علی کی تزویج حضرت فاطمہ سے ہوئی دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اون کی سکونت مسجد میں ہوئی چوتھے مسجد میں اون کے واسطے حلال ہوتی ہے وہ مجھ کو مسجد میں حلال نہ ہوگی تیسرے یوم خیبر میں حضرت علی کو جہنم عطا کیا گیا۔

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ مسجد جنب اور عافض کے واسطے حلال نہ ہوگی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ

اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے لئے۔

ذہیر بن جبار نے (اخبار مدینہ) میں ابی عازم الاشجعی سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو امر فرمایا کہ ایک پاک مسجد بناؤ میں اوس میں کوئی شخص سکونت نہ کرے مگر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ امر کیا کہ میں ایک طاہر مسجد بناؤں اوس میں کوئی سکونت نہ کرے مگر میں اور علی اور علی کے دونوں فرزند۔

ابن عساکر نے ہابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جو کام مسجد میں مجھ کو حلال ہے وہ تم کو حلال ہے۔

ابن عساکر نے حضرت ام سلمہ سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس مسجد کو جنب کے واسطے حلال نہیں کرتا ہوں اور نہ حایض کے واسطے مگر محمد اور محمد کی ازواج اور علی اور فاطمہ کی واسطے۔

بیہقی نے اپنے (سنن) میں حضرت عافصہ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس مسجد کو نہ حایض کی واسطے حلال کرتا ہوں اور نہ جنب کے واسطے مگر محمد اور آل محمد کی واسطے۔

فیہن نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات میں وضو کیا اور نماز پڑھی پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراثون کی آواز میں نے سنی پھر آپ کے پاس سوؤں آیا اوس نے اذان دی آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں کیا۔

بخاری نے ابن مسعود سے یہ روایت کی ہے کہ آپ ایسے حال میں سو جاتے تھے کہ سجدہ کرتے ہوتے تھے پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور آپ نماز پڑھنے لگتے۔

ابن ماجہ اور ابویعلیٰ نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹ لیٹ کے سو جاتے یہاں تک کہ آپ بونے کے طور پر سانس لیتے پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔ اور وضو نہیں کرتے تھے اسکی علت یہ ہے کہ آپ کی چٹان مبارک سونی تھیں اور

آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا۔

ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بعض بی بیوں کا بوسہ لیا پھر اپنے نماز پڑھنے اور وضو نہین کیا اور ابن ماجہ کا ایک لفظ میں جس کی روایت حضرت عائشہ سے کی ہے یہ ہے کہ آپ وضو کرتے تھے اور بوسہ لیتے تھے اور وضو نہین کرتے تھے۔ عبدالحق نے کہا ہے کہ اس حدیث کے واسطے میں کوئی ایسی علت نہیں جانتا کہ جو ترک بوسہ کو واجب کرے۔

تسائی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت عائشہ سے روایت کی ہے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں نماز پڑھتے کہ آپ کے سامنے میاں سطور سے رہتی تھی جیسے جلائے سامنے ہوتا ہے یہاں تک کہ جو وقت آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پائے مبارک سے مجھکو متنبہ کر دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کو جایز ہے کہ جس شخص کو چاہیں بغیر سبب لعنت کرین اسکو ابن القاص اور امام الحرمین نے کہا ہے اور اس میں جو فوائد ہیں اون کا بیان۔

تبعین نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اسے میرے اللہ میں تجھ سے ایک عہد لیتا ہوں تو اس عہد کے خلاف مجھ سے معاملہ نہ ہو میں نہیں ہوں مگر ایک بشر جس کسی مومن کو میں ایذا دوں یا اس کو برا کہوں یا اس پر لعنت کروں یا اس کو ورے ماروں ان امور کو تو اس کے واسطے وہ زکوٰۃ اور صلوة اور قربت کر دیکر مجھ کے سبب تو قیامت کے دن اس کو اپنی قربت دے۔

آئمہ نے صحیح سند کے ساتھ اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو حضرت حفصہ کے سپرد کیا اور فرمایا کہ تم اسکی حفاظت کیجو وہ غافل ہو گئیں وہ چلا گیا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا ہاتھ اللہ تعالیٰ قطع کر دے وہ سن کر بے چین ہو گئیں آپ نے اون کی بے قراری دیکھ کر فرمایا کہ میں نے اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے سوال کیا ہے میری امت میں سے جو کوئی انسان ہوا درمیان اوس پر وعا کروں اللہ تعالیٰ اوس دعا کو اوس کے لئے مغفرت کر دے طہرانی نے معاویہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اسے میرے اللہ تعالیٰ جس شخص پر سینے جاہلیت میں لعنت کی ہے پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا ہے تو اوس لعنت کو اوس کے لئے اپنی قربت کر دے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس کے کہانے اور پانی کو چاہیں زور کے ساتھ لے لیں اور کھانے اور پانی کے مالک بڈل واجب ہے اگرچہ محتاج ہو اور اوس کو چاہئے کہ اپنی جان اپنی جان پر فدا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے البنی اولى بالمؤمنین من انفسہم علما کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم آپکا قصد کرے تب جو شخص آپ کے پاس حاضر ہو اوس پر یہ واجب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ورے اپنے نفس کو آپ کے واسطے خرچ کرے جیسے کہ یوم غیر میں حضرت طلحہ نے اپنے نفس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی تھی ذکر مشرکین اور آپ کے درمیان آگئے تھے اور مشرکین کی تلوار اپنے ہاتھ پر رکھی اور اپنا ہاتھ ضلع کر دیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اون کے حملہ سے بچایا تھا اور اگر آپ کسی عورت کے نکاح کرنے میں نہ رغبت کریں اور اگر وہ مجرب ہے خود ہر ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ آپ کے امر کو قبول کرے اور اوس کے ساتھ سنگینی نہ کرے آپ کے غیر پر حرام ہے اور اگر کوئی عورت خود ہر والی ہے تو اوس کے شوہر پر اوسکی طلاق واجب ہے تاکہ آپ اوس سے نکاح کریں سابقہ آیت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے یا ایہذا الذین امنوا استجبوا للہ واطعوا لرسول ایسا ہی اوس آیت کے ساتھ ماوروی نے استدلال کیا ہے۔ اور امام غزالی نے جو بوجہ واجب ہونے طلاق کے زید کے قصد کے ساتھ استدلال کیا ہے اور امام غزالی نے کہا ہے

شاید اس میں ہر سب سے عورت کے چھوڑ دینے کی تکلیف اس کے شوہر کو دی جاوے عورت کے شوہر کی جانب سے شوہر کے ایمان کا امتحان ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر کو تم لوگوں میں کا کوئی شخص مومن نہ ہو گا جب تک کہ میں اس کو اس کے اہل اور اس کی اولاد اور جمع آدمیوں سے زیادہ دوست نہ رہوں گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے آزمائش بشریت کی بلا اور منع اشیاء حتم اور ول کی اس چھپی بات کیساتھ ہوگی جو ظاہر کے خلاف ہے۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار عورتوں کے نکاح سے اکثر کے ساتھ مختص ہیں یہ اجماع ہے۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے اللہ تعالیٰ کے قول ماکان علی النبی من حرج فیما فرض اللہ سنتہ اللہ فی الذین غلوا من قبل میں روایت کی ہے کہا ہے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ آپ عورتوں میں سے جتنی عورتیں چاہیں ان سے نکاح کریں یہ فریضہ ہے۔ اور انبیاء میں سے جو لوگ تھے ان کی یہ سنت ہے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کی ایک ہزار بی بیان تھیں۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک سو بی بیان تھیں۔

بیہقی نے اپنی (سنن) میں اللہ تعالیٰ کے قول یا ایھا النبی انا احلنا لک ازواجک اللہ تعالیٰ کے قول خالصہ لک من دون المؤمنین تک میں کہا ہے کہ باوجود آپ کی ازواج کے کہ وہ متعدد تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کو جو کسی کی بی بی نہیں تھیں حلال کیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے حلال کیا وہ عورتیں آپ کے چچا کی بیٹیوں اور بھوپ کی بیٹیوں اور ماموں کی بیٹیوں اور خالہ کی بیٹیوں سے تھیں۔ علمائے کہا ہے جبکہ حر کو عبد پر فضیلت ہو اور اس فضیلت کی وجہ سے اتنی عورتوں سے اکثر کو مباح ہونا چاہتا ہے جتنی عورتوں کو عبد مباح ہونا چاہتا ہے تو یہ واجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس فضیلت کی وجہ سے جو کہ حج امت پر ہے امت جنتی عورتیں اپنے لئے مباح ہونا چاہتا ہے آپ اپنے لئے امت سے اکثر عورتیں مباح ہونا چاہیں۔

اور قرطبی نے اپنی تفسیر میں حکایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تانوسہ نے غیبی
 حلال کی گئی تھیں اور اسباب میں بہت سے فائدے ذکر کئے ہیں۔ اور فائدہ میں سے
 یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپ کے محاسن باطن کی نقل ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم مکمل الظاہر اور مکمل الباطن ہیں۔ اور ان فائدہ میں سے یہ ہے کہ کثرت
 ازواج سے اس شریعت کی نقل ہے جس پر مرد مطلع نہیں ہوئے ہیں اور ان فائدہ میں
 یہ ہے کہ کثرت ازواج سے آپ کی مصاہرت کے سبب قبیلوں کی بزرگی ہے۔ اور
 ان فائدہ میں سے یہ ہے کہ آپ کو جو محنت و غم آپ کے دشمنوں سے پہنچتی ہے ازواج
 کی کثرت کے سبب اس محنت اور غم سے آپ کو شرح صدر ہو گا یعنی دل کی فراخی اور شرح
 ہو گا۔ اور ان فائدہ میں سے یہ ہے کہ آپ پر رسالت کا بوجھ ہے اس بوجھ کے ساتھ
 عورتوں کے ساتھ قیام کرنے میں تکلیف کی دیاوتی ہوگی پس کثرت ازواج آپ کی مشقت کے
 واسطے اعظم ہوگی اور آپ کے اجر کے واسطے اکثر ہوگی۔ اور ان فائدہ میں سے یہ ہے کہ کثرت
 آپ کے حق میں عبادت ہے۔

علمائے کہا ہے کہ اپنے ایسے حال میں ام حبیبہ سے نکاح کیا کہ ان کا باپ آپ کا
 دشمن تھا اور صفیہ سے اپنے ایسے حال میں نکاح کیا کہ ان کا باپ اور چچا اور زوج قتل
 کیا گیا تھا اگر یہ بی بی بین آپ کے باطن احوال سے اس امر پر مطلع نہ ہوتیں کہ آپ اکمل الخلق ہیں
 تو طہایع بشری اس امر کی مقتضی ہوتیں کہ ان بی بیوں کا میل ان کے باپوں اور انکی
 قرابت کی طرف ہوتا اور آپ کے پاس عورتوں کی کثرت میں آپ کے معجزات اور آپ کے کمال
 باطن کا بیان ہے۔ چنانچہ کہ مروون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منجرات اور
 کمال ظاہر کو پہچان لیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے
 کہ آپ کو نکاح بلا حلی اور بلا مشہود کے جائز ہے۔

بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابو سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی نکاح جائز نہیں ہے مگر ولی اور شہود اور ہجر کے ساتھ مگر وہ نکاح کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہے وہ بغیر ان امور کے جائز ہے۔ اور بھی بیہقی وہ حدیث لائے ہیں جس کی روایت مسلم نے اس کی ہے کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ سے بیاہ کیا آدمیوں نے کہا ہم نہیں جانتے ہیں کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے یا ان کو ام ولد اختیار کیا ہے اصحاب نے کہا اگر آپ ان کا پرہ کرائیں گے تو وہ آپ کی بی بی ہوں گی اور اگر آپ صفیہ کو بچپائی میں لے گے تو وہ ام ولد ہوں گی جبکہ آپ نے سواہر ہونے کا ارادہ کیا تو صفیہ کو بچپایا اصحاب نے یہ پہچان لیا کہ آپ نے صفیہ سے تزوج کیا ہے۔ اور ولایت کی وجہ اس حدیث سے ظاہر ہے جیسے کہ تم دیکھتے ہو علمائے کہا ہے کہ ولی امت کے نکاح میں اختیار نہیں کیا گیا ہے مگر اس لئے کہ مہتائی کی محافظت ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتاؤن سے فوق ہیں (یعنی آپ کی مانند کوئی نہیں ہے) اور نکاح میں گواہ معتبر نہیں ہیں مگر اس لئے کہ طرفین کے انکار سے امن ہو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ شان ہے کہ نکاح کرنے کے بعد آپ نکاح سے انکار نہیں کریں گے اور اگر عورت نکاح کے بعد انکار کرے گی تو آپ کے قول کے برخلاف اس کے قول کی طرف رجوع نہیں کیا جاوے گا بلکہ عراقی نے (شرح منہج) میں کہا ہے کہ نکاح کے بعد عورت آپ کی تکذیب سے کافر ہو جاوے گی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ہر ایک عورت کی ترویج کا اختیار اپنی ذات سے تھا اور زوج اور زوجہ طرفین کی ولایت بغیر اذن عورت کے اور بغیر اذن اس کے ولی کے بوجہ اللہ تعالیٰ کے اس قول النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم کے آپ کو ہے۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حلالی کرنے کے سبب عورت آپ کو حلال ہو جاتی تھی آپ اس کے پاس بغیر عقد کے داخل ہو سکتے تھے

بیہقی نے کہا ہے جبکہ اس کے ساتھ جواز ہو گیا تو آپ کو یہ جواز ہو گیا کہ عورت کے بغیر مشورہ کے آپ اس پر عقد کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فلما قضیٰ زیطر انہما زوجنا کہا جبکہ زید نے اپنی خواہش اپنی عورت سے روک لی سمجھنے آپ کی تزویج اس سے کر دی۔

بخاری نے انس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ حضرت زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج پر فخر کیا کرتی تھیں اور یہ کہتی تھیں کہ تمہاری تزویج تمہارے اہل نے کی ہے اور میری تزویج اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے کی ہے۔

مسلم نے انس سے روایت کی ہے کہ ہے کہ حضرت زینب کی عدت منقضی ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید سے کہا کہ تم جاؤ اور زینب کو میرے پاس داخل ہونے کو یا دو لاؤ زید زینب کے پاس گئے اور اون کو خبر کی زینب نے کہا کہ میں کچھ نہیں کرنے والی ہوں یہاں تک کہ میں اپنے رب سے مشورہ کروں یہ کہنے کے وہ اپنے ناز پڑھنے کی جگہ میں چلی گئیں اور قرآن نازل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یہاں تک کہ زینب کے پاس بغیر اون کے اذن کے داخل ہو گئے۔

بیہقی نے علی بن الحسین سے اللہ تعالیٰ کے قول وتحنیٰ فی نفسک ما اللہ بیدہ کے معنی میں روایت کی ہے کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا علم دیدیا تھا کہ زینب آپ کی ازواج میں سے ہون گی قبل اس کے کہ آپ زینب کے ساتھ تزویج کریں جبکہ زید آپ کے پاس آئے اور آپ سے اونحنون نے زینب کی نکاحیت کی آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی بی بی کو اپنے پاس روک کر رکھو زید نے آپ سے عرض کی کہ بیٹے آپ کو خبر کر دی ہے کہ میں زینب کی تزویج آپ سے کروںے والا ہوں اور آپ اپنے نفس میں اس شے کو چھپاتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتے والا ہے یعنی دیدئے کہہا کہ تزویج زینب کو آپ اپنی ولیم چھپاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرتے والا ہے۔

ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت ام سلمہ سے اونحنون نے حضرت زینب سے روایت

کی ہے اور مخون نے کہا: واللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں میں سے میں کسی بی بی کی مثل نہیں ہوں وہ بی بیان ہر کے ساتھ یا ہی گئیں اور اون کا یاہ اون کے اولیائے کیا اور میری تزویج اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ساتھ کی اور میرے باہمین کتاب نازل کی جس کو مسلمان پڑھتے ہیں وہ کتاب نہ تبدیل ہوگی اور نہ متغیر ہوگی۔

آج سداور ابن عساکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے حضرت عائشہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ذینب بنت جحش پر رحم کرے اور مخون نے اس دنیا میں وہ شرف پایا جس کی کوئی شرف نہیں پھونچتا وہ شرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکی تزویج اپنے نبی کے ساتھ دنیا میں کی اور اس کے ساتھ قرآن شریف ناطق ہوا اور یہ شرف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بی بیوں سے ایسے حال میں فرمایا کہ ہم بی بیوں آپ کے اطراف میں تعین تم سے زیادہ جلد میرے پاس پھونچنے والی وہ بی بی ہے جو ہاتھوں میں تم سے اطول ہے۔ (یعنی سخی ہے کہ اون کا ہاتھ خیر میں سب کے ہاتھوں سے دراز ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذینب کو اپنے پاس سرع سے پھونچنے کی نجات دی ذینب جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

ابن جریر نے قسبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت ذینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کرتی ہیں میں تین امور کے سبب آپ پر ناز کرتی ہوں اپنی بی بیوں میں سے کوئی عورت نہیں ہے جو وہ تین چیزوں سے آپ پر ناز کرے ایک امر یہ ہے کہ میرا اولاد کا جدا ایک ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آپ کے ساتھ آسمان پر کیا ہے اور تیسرا امر یہ ہے کہ میرے نکاح کے باب میں سیر حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایں میں سے یہ ہے کہ آپ کا نکاح لفظ حب سے صادر ہوا ہے ابتداء اور انتہا و نسب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وامرؤة مؤمنة ان وہیبت نفسہا

النبی ان اراد النبی ان یستکملھا لعلہ لک من دون المؤمنین۔

ابن سعد نے فکر سے روایت کی ہے کہ حضرت میمونہ بنت الحارث نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہہ کیا تھا۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم الیتمی سے یہ روایت کی ہے کہ ام شریک نے اپنا نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہہ کیا تھا۔ آپ نے اون کو قبول نہیں فرمایا ام شریک نے کسی کے ساتھ تزویج نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

ابن سعد نے اور یہ بھی نے اپنی دسنن میں بھی سے اللہ تعالیٰ کے قول ترجمی من تغار منہن میں روایت کی ہے کہا ہے بہت سی عورتیں تعلیم جنہوں نے اپنے نفس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہہ کئے تھے آپ اون میں سے بعض کے پاس داخل ہوئے اور بعض کو امیدوار رکھا آپ کے بعد اون میں سے ام شریک نے نکاح نہیں کیا۔

سعید بن منصور نے اور یہ بھی نے اپنی دسنن میں ابن السیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کو بہہ نفس حلال ہو گا۔ کیا آپ کی طرف سے یہ کہنا بھی کافی ہو گا کہ (بہہ کو قبول کیا) جیسے عدت کے طرف سے یہ کہنا کافی ہے کہ بہہ اپنے نفس کو بہہ کیا یا آپ کی جانب لفظ محلو شرط کیا جاوے گا۔ اس میں دو وجہیں ہیں اون میں سے ایک یہ ہے کہ لفظ محلو آپ کی طرف سے شرط کیا جاوے گا اور یہ اس وجہ سے کہ ظاہر قول اللہ تعالیٰ کا ان سے تنکھا ہے اس لئے آپ کی جانب میں محلو اعتبار کیا گیا ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ انبی ازواج کے واسطے تقسیم اوقات نہ کرنا آپ کو مباح ہے یہ دو وجوہ ہیں میں سے ایک وجہ میں وارد ہے اور مذہب فقہار بھی ہے اور امام غزالی اسل صحت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے فرمایا ہے ترجمی ایک من تشاء منہن وتروی ایک من تشاء ومن ابتغیت

من غفلت فلا جناح علیک۔

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کی قسمت میں فراخی کرنے والے تھے جب طور سے چاہتے ازواج کے درمیان تقسیم اوقات کرتے تھے آپ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وذلک اونی ان تغفلن اذا علمن ان ذالک من اللہ۔ بعض علمائے کہا ہے کہ آپ پر قسمت اوقات واجب ہونے میں لوازم رسالت سے غفلت ہے۔ اور یہ امر صحیح طور سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ ساعت واعد میں اپنی بی بیوں کے پاس طواف کرتے تھے (یعنی اون سے مقاربت کرتے تھے) اور یہ امر وجوب قسمت کا منافی ہے۔ اور ابن القشیری نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ قسمت اوقات آپ پر واجب تھی پھر آیت مذکورہ کے ساتھ منسوخ کی گئی۔ اور اس امر میں کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے دو وجہیں ہیں امام نووی نے وجوب نفقہ کو صحیح کہا ہے اس صورت پر کہ آپ پر ازواج کا نفقہ واجب ہے اس کا اندازہ نہ کیا جاوے گا اس لئے کہ آپ اعدل الناس میں۔ بخلاف آپ کے غیر کے کہ نفقہ واجب ہونے کی حالت میں اس کا اندازہ کیا جانا ضرور ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ احرام کی حالت میں آپ کو مکحل جائز ہے۔

شیخین نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہؓ ایسے حال میں نکاح کیا کہ آپ احرام میں تھے۔ اس میں ایک وجہ ہے کہ امام رافعی نے اس کی حکایت کی ہے کہ غیر کی معتمدہ اور عورت اس کی بہن اور اس کی چھوٹی اوما اس کی خالہ اور اس کی بیٹی کے درمیان جمع آپ کو جائز ہے اور اصح قول جیسے صورتوں میں منع ہے۔ (یعنی انکاح جمع کرنا جائز نہیں ہے) اور اس کی شاہد صحیحین کی وہ حدیث ہے جو بنت ام سلمہ کے باب میں ہے اور آپ کا وہ قول جو ام حبیبہ سے ایسے حال میں فرمایا تھا کہ او منخن نے اپنی بہن کو

پیش کیا تھا کہ یہ جھگڑا طلال بنین سے ہم لوگ اپنی بیویوں کے میر سے سامنے پیش نہ کرو اور نہ اپنی بیویوں کو
پیش کرو۔ اور یہ صیغہ ہو چکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ سے ایسی
حال میں زوج کیا تھا کہ چہ یا سات برس کی تحقیر جس نے میں ابن خرم نے حکایت کی ہے یہ
کہ ابن شبرمہ اس طرف گئے ہیں کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہو
اور باپ کی واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح قبل بلوغ کے کرے اس مطلب کو ابن
الملقن اپنے (فصائل میں لائے ہیں اور کہا ہے کہ یہ غریب امر ہے ابن شبرمہ کے غیر سے
ہم کو اس کا علم نہیں ہے کہ اوس نے ایسا کہا ہو اور مجہور علمائے کہا ہے کہ یہ امر ہر ایک کے واسطے
جائز ہے کہ ولایت پدر صغیرہ کے ساتھ نکاح کرے آپ کے فصائل میں سے نہیں ہے بلکہ ابن
المنذر نے نقل کیا ہے کہ اس پر اجماع ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے
کہ اپنی لونڈی کو آزاد کرین اور اوس کی آزادی کو اوس کا مہر ٹھہرا دیں۔
شیخین۔ بخاری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفیہ کو آزاد
کیا اور اون کے عتیق کو اون کا مہر گردانا۔

بیہقی نے اپنی (سنن میں ان سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور اون سے زوج کیا آپ سے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کیا مہر ٹھہرایا
آپ نے فرمایا صفیہ کا نفس صفیہ کا مہر ہے۔ ابن حبان نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہ امر کیا اور اس پر کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی ہے کہ امت کے سوا آپ کے ساتھ یہ امر
خاص ہے یہ امر امت کے واسطے اسوج سے مباح ہے کہ اس میں آپ کی تخصیص نہیں ہے۔
میں یہ کہتا ہوں کہ ابن حبان کا یہ قول جو ہے میرے نزدیک وہی مختار ہے اور یہ امام احمد اور اسحاق کا
مذہب ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ

اجنبی عورات کی طرف دیکھنا اور اون کے ساتھ خلوت کرنا آپکو مباح ہے۔
 بخاری نے خالد بن ذکوان سے روایت کی ہے کہاب ہے کہ بیع بنت معوذ بن عفرانے کہا کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریف لائے اور میرے پاس ایسے حال میں داخل ہوئے کہ میرا ہاتھ
 کیا گیا تھا اور میرے بستر پر یوں بیٹھے جیسے تم تین بیٹھتے ہوئے میں کرمانی تے اس حدیث میں
 کہاب ہے کہ یہ محمول اس بات پر ہے کہ اس طور سے جانا اور اجنبیہ کے بستر پر آپکا بیٹھنا آیت مجاہد کے
 نازل ہونے سے پہلے تھا یا اجنبیہ کو دیکھنا حاجت کی وجہ سے جائز ہوا فتنہ سے امن کی حالت میں
 اجنبیہ کو دیکھنا جائز ہذا ابن جریر نے کہاب ہے کہ وہ امر کو دلائل قویہ سے ہم کو واضح ہوا ہے یہ ہے کہ
 آپکے خصایص میں سے یہ کہ اجنبیہ کے ساتھ خلوت اور اس کو دیکھنا آپکو جائز ہے اور یہ ام حرام
 بنت لھان کے مقدمہ سے صحیح جواب ہے کہ آپ ام حرام کے پاس داخل ہوتے اور اون کے
 پاس آرام فرماتے تھے اور وہ آپکے سر مبارک میں جوہیں دیکھتی تھیں اور آپکے اور ام حرام کے
 درمیان نہ محرمیت تھی اور نہ زوجیت اور ابن الملحق کی خصایص میں ہے او نہون نے ام
 حرام کی حدیث کو ذکر کیا ہے کہ جن لوگوں نے علم انساب کا احاطہ کیا ہے اون کو یہ معلوم ہوا ہو
 کہ ام حرام اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کوئی محرمیت نہیں ہے اس کو حافظ فقہ المبین
 و باطنی نے ذکر کیا ہے اور کہاب ہے کہ ام حرام اور اون کی بہن ام سلیم کے ساتھ خاص ہو
 ابن الملحق کہاب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں پس یہ کہا جاوے گا کہ اجنبیہ کو ساتھ
 خلوت کرنا آپکے خصایص میں سے ہے۔ اور ہمارے بعض فقہیہ نے اس کا اوجا کیا
 ابن الملحق کا قول ختم ہو گیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ
 عورتوں میں سے جس عورت کو چاہیں مردوں میں سے کسی مرد کو ساتھ
 بغیر رضا مندی عورت کے اور بغیر رضا مندی او سکی باپ دادا کی جبر یا دین
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واما ان لم یمن واما منعه واما غشی اللہ ورسولہ امر ان یمن بہم الخ

امر ہم۔ کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو سزاوار نہیں ہے کہ جو وقت اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کا رسول کسی امر کو جاری کرے، انکو اپنے امر کا اختیار ہو اور ان کو خدا اور اس کے رسول کے حکم کا تابع ہونا چاہئے۔ اور سہمی اپنی دس سن ۲ میں اس باب میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کو لائے ہیں۔ النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم اور وہ حدیث جس کی روایت بخاری رم نے ابو ہریرہ سے کی ہے یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مومن نہیں ہے مگر دنیا اور آخرت میں اس کے ساتھ میں اولی ہوں۔ اور وہ حدیث جس کی شیخین نے سہل بن سعد سے روایت کی ہے یہ ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے اپنا نفس آپ کے حضور میں پیش کیا اپنے فرمایا کہ مجھکو عورتوں سے کوئی حاجت نہیں ہے۔ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ مجھکو اس کے ساتھ بیاہ دیجئے اپنے فرمایا کہ قرآن شریف سے جو نئے تیرے ساتھ ہے اس کے ساتھ بیٹے تیرا بیاہ اس عورت سے کر دیا (یعنی مجھکو جو کچھ قرآن شریف یا وہ اسکا ہمہ میں سے مقرر کیا)

ابن جریر نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب بنت جحش کی منکئی اپنے جوان زید بن حارثہ کے ساتھ چاہی زینب نے کہا کہ میں زید سے نکاح کرنے والی نہیں ہوں اس درمیان کہ آپ اور زینب با تین کر رہے تھے اللہ تعالیٰ نے انکو صلا یہ آیت نازل کی واما کان لمومن ولا مومنہ آخر آیت تک زینب نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ میرے ساتھ زندگی تزوج سے راضی ہیں اپنے فرمایا بیشک زینب نے کہا کہ اس وقت میں رسول اللہ کی نافرمانی نہ کروں گی

ابن سعد نے محمد بن کعب القرظی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ ذو البہادین نے ایک عورت سے منکئی چاہی اس عورت نے عبد اللہ سے تزوج نہیں کیا حضرت ابو بکر و حضرت عمر نے اس باب میں اس عورت سے سوال کیا اس نے انکار کیا یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ نے عبد اللہ سے فرمایا کیا مجھکو یہ خبر نہیں پہنچی ہے کہ تم غلامی کا کر کرتے ہو۔

اومخون نے عرض کی بیشک میں اوس کا تذکرہ کرتا ہوں آپ نے فرمایا میں نے تمہاری تزویج اور بیکو ساتھ کر دی وہ عورت عبداللہ کے پاس داخل کی گئی۔

باب

صورت مذکورہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سزاوار ہے کہ اپنی صاحبزادیوں کے سوا کسی کی صغیرہ لڑکی کی تزویج کر دین۔ بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابن عباس سے یہ روایت کی کہ عمارہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب مکہ میں تھیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ قضیہ میں تشریف لائے حضرت علی کرم اللہ وجہہ عمرہ کو باہر لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ ان کے ساتھ بیاہ کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ یہ میرے دو وہ شریک بہائی کی لڑکی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرہ کی تزویج سلمہ بن ابی سلمہ کے ساتھ کر دی۔ بیہقی نے کہا ہے کہ نکاح کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صغیرہ یا غیر صغیرہ کے نکاح کر دینے میں وہ اختیار ہے جو آپ کے غیر کو نہیں ہے اس لئے آپ عمرہ کے نکاح کر دینے میں رلی ہوئے۔ نہ عباس عمرہ کے چچا۔

باب

بیہقی نے اپنی (سنن) میں سلمہ بن ابی سلمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام سلمہ سے شادی کرنا چاہا ام سلمہ نے کہا کہ میرے اولیاء میں سے کوئی شاہد نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے بیٹے سے کہو کہ وہ تمہاری تزویج کر دے ام سلمہ کی تزویج اودن کے بیٹے نے کر دی اور وہ اوس دن صغیرہ تھے بالغ نہیں ہوئے تھے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نکاح کے باب میں وہ اختیار تھا کہ آپ کے غیر کو نہ تھا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ کا طلاق دنیا میں طلاقوں میں مختصر نہیں ہے دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں یہ ہے چھپکے آپ کی ازواج کی تعداد کا انحصار نہیں ہے اور حصر کی صورت پر اگر ایک زوجہ کو اپنے تین طلاقیں دیں فیر اس بات کے کہ وہ

آپ کے غیر کے ساتھ محال کرے کیا آپ کو وہ ملے گی حلال ہوگی۔ اس میں دو چیزیں ہیں اور ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر دوسرے کے ساتھ محال کرنے کے طلاق کے بعد آپ کو وہ مطلقہ ملے گی حلال ہوگی اور اس سبب سے کہ آپ کے ساتھ یہ امر مخصوص ہے کہ آپ کی بی بی میں غیر شخص پر حرام ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ مطلقہ بی بی کبھی آپ کو حلال نہ ہوگی۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ نے اپنی لونڈی ماریہ کو حرام کر دیا وہ آپ پر حرام نہیں ہوئی اور اس قول میں کہ مقاتل نے کہا ہے ماریہ کی تحریم کے بعد آپ پر کفارہ لازم نہیں ہوا اس لئے کہ آپ کی مغفرت کی گئی ہے اور آپ کے سوا امت میں سے اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو حرام کر دے گا تو اس کو کفارہ لازم ہوگا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصایص میں سے یہ ہے کہ آپ نے اپنی امت کی طرف قربانی کی اور کسی کے واسطے یہ جائز نہیں ہے کہ غیر کی طرف سے بغیر اس کا ذوق قربانی کرے حاکم نے ابو سعید الخدری سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کبش اقرن مصلیٰ میں فوج کی پھر فرمایا اللہم بذا عنی وعن من لم تقض منی ما سئلی۔ اے میرے اللہ تعالیٰ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے اور لوگوں کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی ہے۔

حاکم نے حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو کبشوں کی قربانی کی دونوں میں سے ایک کبش کو ذبح کیا اور فرمایا اللہم عن محمد وامتہ من شہولک بالتوحید ولی بالبراءۃ۔ اے میرے اللہ تعالیٰ یہ قربانی محمد کی جانب سے اور محمد کی امت کے اور ان کے پیروں کی جانب سے ہے جنہوں نے تیری توحید کی اور یہی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت علی بن الحسین سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے
 علی بن الحسین نے کہا ہے لکل امت جلنا منکام ہم تا سکوه اس کا معنی یہ ہے کہ ہر ایک امت کی واسطے
 ہم نے قربانی گردانی ہے کہ وہ اس کو ذبح کرتے ہیں۔ مجھے ابو رافع نے یہ حدیث کی ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت قربانی کرتے تھے تو دو کنبہ بن یعنی مینڈھے سپید سیاہ
 رنگ سیگون والی مول لیتے تھے جب وقت نماز پر پہنچتے تو اون میں سے ایک کنبہ کو ذبح کرتے
 پھر فرماتے تھے اللہم ہذا عن امتی جمیعاً من شہدک بالتوحید ولی بالبلغاء پھر دوسرا کنبہ
 لایا جاتا رہتا اس کو آپ ذبح کرتے اور فرماتے اللہم ہذا عن محمد وآل محمد پھر اس کو ساکنین کو
 کہلاتے اور آپ اور آپ کے اہل اس میں سے کھاتے تھے ہم لوگ برسوں ٹھہرے رہے اللہ تعالیٰ
 ہمارے قرض کی اور اسباب مشیت کی کفایت کی آپ کی وجہ سے بنی ہاشم میں کا کوئی شخص
 قربانی نہیں کرتا تھا۔

باب

ابن القاص نے کہا ہے کہ آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ اپنے طعام النجاء کھایا ہے
 باوجودے کہ اس کے کھانے سے اپنے ہی کی ہے۔ بیعتی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ
 امت کی واسطے وہ مباح ہے اور اس سے نہیں ثابت نہیں ہوئی

باب

ابن صبیح نے کہا ہے کہ آپ کے خصایص میں سے یہ ہے کہ جو شخص آپ کو گالی دے برا کہے
 یا آپ کی بھوکے اس کا قتل آپ کو جائز ہے یہ امر قضاء لنفسہ کی طرف رجوع کرنے والا ہے۔
 آپ کی کرامات کی قسمیں یعنی وہ بزرگیدین جو آپ کی ذات مقدس کے ساتھ
 مخصوص تھیں۔ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انس
 اختصاص میں ہے کہ آپ کی میراث کسی کو نہیں دی جاوے گی اور آپ کا
 مال آپ کی وفات کے بعد آپ کے نفقہ پر قائم ہے۔

شیخین نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 (ہماری میراث کوئی نپاؤ سے گاجوٹے پہنے چھوڑی ہے وہ صدقہ ہے) اس مال سے آل محمد صلعم
 کھا دیں گے۔ اور میں و اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ سے جس حالت پر کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں تھا کچھ متغیر نہ کروں گا۔ اور میں ضرور اس صدقہ میں وہ عمل
 کروں گا جو عمل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا۔

شیخین نے ابو ہریرہ سے اور سفون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی
 ہے اپنے فرمایا ہے میرے وارثین کسی دینار اور کسی درہم کو آپس میں تقسیم نہ کریں گے جو چیز کہ
 میں نے اپنے بعد چھوڑی ہے وہ میری بی بیوں اور میرے عاملوں کی مونس ہے اسکو
 کہ میرا ترو کہ صدقہ ہے۔ صدقہ میراث نہیں ہو سکتا

طبرانی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی
 کرم اللہ وجہ سے فرمایا کیا تم اس امر سے راضی نہیں ہو گے کہ تم مجھے بمنزل ہارون کے موسیٰ
 علیہ السلام سے ہو مگر یہ ہے کہ نہ نبوت ہے اور نہ میراث۔

قائدہ قاضی عیاض نے حسن بصری سے حکایت کی ہے کہنا ہے کہ یہ خصوصیت ہمارے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے بخلاف باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کہ اور
 انبیاء کی میراث ان کے وارث پاتے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وورث سلیمان داؤد

اور حضرت زکریا علیہ السلام کا قول رب ہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب
 اس صورت پر یہ خصوصیت آپکی اون خصایص میں غریب کی جاوے گی جن کے سبب سے
 آپ اور انبیاء سے ممتاز ہیں۔ لیکن صواب وہ امر ہے کہ جس پر جمیع علما متفق ہیں وہ یہ ہے
 کہ انبیاء کے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے یہ جمیع انبیاء کے واسطے اوس وجہ سے ہے کہ
 انسانی نے زبیر کی حدیث سے مرفوعاً وایف کی ہے انا معاشر الانبیاء لا نورث ہم انبیاء کے
 معاشر ہیں ہماری میراث کوئی نہیں پاتا۔ اور اہل پرکی دونوں آیتوں کا جواب یہ ہے کہ اون دونوں

اکبر بن میراث ہے میراث غوث اور علم کی میراث ہے۔ اور ابن ماجہ نے ابو الدرداء سے روایت کی ہے اور بخاری نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ان العلماء ہم ورثۃ الانبیاء علیہم السلام کے وارثین ہیں اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام نے میراث میں نہ کوئی دنیا چھوڑا اور نہ کوئی درہم۔ انبیاء نے میراث میں علم چھوڑا ہے جس شخص نے علم اخذ کیا اس نے وارث حفظ کیا اور اس حکمت میں کہ انبیاء میراث نہیں چھوڑتے ہیں بہت سی وجوہ ذکر کئے گئے ہیں اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء کا قرابت دار انبیاء کی موت کی تمنا نہ کرے اگر وہ یہ تمنا کرے گا تہلک ہو جاوے گا اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء کی نسبت یہ گمان نہ کیا جاوے کہ دنیا کی اور دنیا کو اپنی وارثوں کے واسطے جمع کیا ہے اور ان وجوہ میں سے ایک وجوہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اور زندہ کی میراث نہیں دیکھتی اس لئے امام الحرمین اس طرف گئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مال آپ کی ملک پر باقی ہے اس میں سے آپ کے اہل پر نفقہ کیا جاوے گا جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو اپنی حیات میں نفقہ کرتے تھے اس لئے کہ آپ زندہ ہیں اور اس سبب سے حضرت ابو بکر الصدیق آپ کے مال میں سے آپ کے اہل اور لوگوں کے خاوموں پر خرچ کرتے اور ان ضرورتوں میں صرف کرتے تھے جن ضرورتوں میں آپ اپنی زندگی میں صرف کیا کرتے تھے۔ اور نودی وغیرہ ستائیس کو ترجیح دی ہے کہ اس مال کی ملک ذیل ہو گئی اور وہ مال جمیع مسلمانوں کے واسطے صدقہ ہے اس کے ساتھ وارثین مختص نہ ہوں گے اہل اس سے بعض علمائے قبلہ دوسری خصوصیت اخذ کی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے واسطے آپ کے وفات کے بعد آپ کے جمیع مالی کے ساتھ تصدق مباح کیا گیا ہے بخلاف آپ کی امت کے کہ ان کو مرنے کے بعد ثلث مال تصدق کرنا مباح ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی اخراجات اہل المؤمنین ہیں۔

آپکی ازواج مطہرات اہل المؤمنین ہیں یہ اس امر میں ہے کہ اون کے ساتھ بکلی حرام اور اون کا احترام اور اون کی اطاعت مؤمنین پر واجب ہے اور ان کی طرف نظر کرنا اور قیصر کی مثل حرام نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم آپکی ازواج مؤمنون کی مائین ہیں اور یہ قنوت کیا گیا ہے کہ آپ مؤمنون کے باپ ہیں۔ امام بغوی نے کہا ہے کہ آپکی ازواج مؤمن مردون کی مائین ہیں اور عورتون کی اس لئے کہ مان ہونے کا فائدہ مردون کے حق میں ہے کہ وہ بکلی ہے اور عورتون کے حق میں وہ فائدہ مفقود ہے۔
 (دک عورت کا عورت کے ساتھ بکلی نہیں ہوتا ہے۔)

ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے اون کو مان کہا اور غصہ سے فرمایا کہ میں تمہاری مردون کی مان ہوں تمہاری عورتون کی مان نہیں ہوں ابن سعد نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں سے مرد و عورتوں جو میں میں اون کی مان ہوں اور اس کے ساتھ علماء کے ایک گروہ نے حکم کیا ہے کہ ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤمن مردون اور عورتون کی مائین ہیں اس لئے کہ احترام اور قیصر کا فائدہ عورتون میں بھی موجود ہے امام بغوی رحم نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرمت اور تقسیم میں صحیح مردون اور عورتون کے باپ ہیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکی ازواج مطہرات کے جسمون کو چادر و غیرہ میں دیکھنا اور اون سے منہ و رمنہ سوال کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے واذا سالتہم عن شایا فاسئلوہن من دراء حجاب (روضہ) میں امام راضی اور بغوی کا اتباع کیلئے کہا ہے کسی کے واسطے یہ حلال نہ ہوگا کہ آپکی ازواج سے سوال کہے مگر پردہ کے جس طرف سے لیکن آپکی ازواج کے سوا جو عورتیں ہیں وہ جائز ہے کہ اون سے منہ و رمنہ سوال کیا جاوے۔ قاضی عیاض نے اور نوادی رحم نے (شرح مسلم)

کہا ہے کہ چہرہ اور دونوں ہاتھوں کے چھپانے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مخصوص کی گئی ہیں اور پر حجاب فرض ہے اس میں کسی عالم کو خلاف نہیں ہے اور ان کو چہرہ اور ہاتھوں کا شہادت اور غیر شہادت کے لئے کھولنا جائز نہیں ہے اور نہ یہ جائز ہے کہ وہ انچہرہ کو ظاہر کریں اور ان پر یہ فرض ہے کہ وہ بھی رہیں مگر باز کی ضرورت سے اور ان کو پردہ سے نکلنا جائز ہے نوزی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج حبوت آدمیوں کی واسطے بیٹھتی اور حجاب کا واسطہ بیٹھتی تھیں صرف حاجت کو نکلتی نہیں تو انچہرہ کو چھپاتی تھیں جبکہ حضرت زینبؓ وفات پائی تو ان کے جسم کے چھپانی کے واسطے ان کی نش پر ایک قہ بنا دیا گیا تھا۔

بخاری نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اس کے بعد کہ پردہ کیا گیا اپنی حاجت کے واسطے باہر نکلیں اور حضرت سودا ایک ایسی چھپہ عورت تھیں کہ جو شخص ان کو پہچانتا تھا اس پر وہ مخفی نہیں رہ سکتی تھیں اور ان کو حضرت عمرؓ نے دیکھا اور کہا اے سودا سنو اللہ تم ہم سے نہیں چھپ سکتی ہو تم غور کو تم کیونکر باہر نکلتی ہو حضرت سودا نے کہا یہ سنتی ہی میں سمٹ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پلٹ آئی آپ عشاء کا کھانا کھا رہے تھے اور آپ کے دست مبارک میں ایک ہڈی تھی میں نے کہا یا رسول اللہ میں اپنی بعض حاجت کی واسطے باہر نکلی تھی عمرؓ نے مجھ سے ایسا ایسا کہا پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ وہ ہڈی آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ نے اس کو اپنے دست مبارک سے نہیں رکھا تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تم عورتوں کے لئے اذن دیا گیا کہ تم اپنی حاجت کی واسطے باہر نکلو۔

ابن سعد نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو اور حضرت عثمان کو ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سنہ میں بھیجا جس سنہ میں حضرت عمرؓ نے وفات پائی وہ ان کو چھپاتے تھے حضرت عثمان ان کے گے چلتے تھے وہ کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ ان کے قریب جاسکے اور نہ کوئی ان کو دیکھ

عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھ کو اور حضرت عثمان کو ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس سنہ میں بھیجا جس سنہ میں حضرت عمرؓ نے وفات پائی وہ ان کو چھپاتے تھے حضرت عثمان ان کے گے چلتے تھے وہ کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ ان کے قریب جاسکے اور نہ کوئی ان کو دیکھ

سکنا تھا مگر مدبر سے یعنی دور سے اون پر نگاہ پڑتی تھی اون کے پاس کوئی نہیں جاسکتا تھا اور حضرت عبدالرحمن اون کے پیچھے چلتے تھے جیسے حضرت عثمان غنی کرتے تھے اور انکی مثل حضرت عبدالرحمن کرتے تھے اور آپکی ازواج ہوجون میں سوار تھیں اور یہ دونوں حضرت اون کو کھانپون میں اوتار دیتے تھے اور یہ دونوں کسی کو نہیں چھوڑتے تھے کہ اون کے قریب سے گزر سکے۔

ابن سعد نے ام سعد بنت خالد بن خلیف سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیوں کو اون دونوں نے چکرایا میں نے اون کے ہوجون پر سبز چادرین پڑی دیکھیں اور آپکی ازواج عورتوں کے گھیرے میں تھیں انہی اون کے اُس پاس عورتیں تھیں اور وہ بیچیں تھیں اون کے آگے آگے حضرت عثمان اپنے اونٹ پر چارہے تھے جس وقت ان کے قریب کوئی جاتا تو وہ بچار کے یہ کہتے تھے ہٹ ہٹ ہٹ اور عبدالرحمن ابن عوف اون کے پیچھے پیچھے جاتے تھے اور جیسے حضرت عثمان کرتے تھے ویسے ہی وہ بھی کرتے تھے۔

ابن سعد نے مسور بن مخزوم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے حضرت عثمان کو ایسے حال میں دیکھا کہ وہ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے تھے جو آدمی کو اون کے سامنے سے آتے تھے وہ اون کو دوڑھٹا دیتے تھے یہاں تک کہ وہ آدمی جہاں تک نگاہ پہنچتا ہے وہاں تک ہٹ جاتے تھے اور آپکی ازواج گزر جاتی تھیں۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپکی ازواج پر آپکے بعد یہ واجب ہے کہ اپنے مکانوں میں بیٹھیں رہیں اور باہر نکلنا اون پر حرام ہے اگر چہ حج یا عمرہ کی واسطے نکلنا ہو۔
ووقولون میں سے یہ ایک قول میں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وقرن فی بیوتکم۔ ابن سعد نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیویوں سے حجۃ الوداع میں فرمایا اذہ الحجۃ ثم ظہور
یہ حج ہے پھر سفر سے روکدئے جانے کا ظہور ہوگا۔ کہا ہے کہ کل بی بیہیں حج کرتی تھیں مگر حضرت
سودہ اور حضرت زینب حج نہیں کرتی تھیں یہ دونوں بی بیان کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہکو کوئی سواری حرکت نہیں دے گی۔

ابن سعد نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ اسے کہ حضرت سودہ نے فرمایا کہ میں نے
حج کیا اور عمرہ لیا پس میں اپنے گھر میں بیٹھی رہوں گی جیسے کہ عجمک اللہ تعالیٰ نے امر فرمایا ہو
اور حضرت سودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوس قول کے ساتھ عمل کرتی تھیں
جس سال آپ نے فرمایا تھا اذہ الحجۃ ثم ظہور الحصر حضرت سودہ نے حج نہیں کیا یہاں تک کہ
اوس خون لے وفات پائی۔

ابن سعد نے عطاء بن یسار سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ازواج سے
فرمایا کہ تم عورتوں میں جو کوئی بی بی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گی اور کوئی فعل ایسا کہ ظاہر میں فاحش
ہو نہ کرے گی اور اپنے بوریہ پر ہمیشہ بیٹھی رہے گی وہ آخرت میں میری زوجہ ہوگی۔
ابن سعد نے ربیع بن ابی عبد الرحمن کے طریق سے ابو جعفر سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت
عمر بن الخطاب نے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حج اور عمرہ سے منع کیا۔

ابن سعد نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہکو عمر نے حج اور عمرہ سے منع کیا
یہاں تک کہ جبوقت آخر سال تھا تو ہکو اذن دیا ہم نے اون کے ساتھ حج کیا۔ جبکہ عثمان والی امر
خلافت ہوئے ہم نے اون سے اذن چاہا عثمان نے کہا جو امر تم مناسب دیکھتی ہو وہ کرو
اوس خون نے ہکو اپنے ساتھ حج کرایا مگر دو عورتیں ہم میں سے حج کو نہیں گئیں ایک زینب
دوسری سودہ کہ بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے مکان سے باہر نہیں نکلیں اور
ہم سب عورتیں پردہ کرتی تھیں۔

سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی یحییٰ مستندات کے
معنی میں تھیں اور مستندہ کیواسطے رہنے کی جگہ یعنی گھر ضرور ہے پس آپ کی ازواج کے واسطے
جب تک کہ وہ زندہ رہیں مکاتون کی سکونت ٹھہرائی گئی اور اپنے رقبہ کی وہ مالک نہیں تھیں۔
یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے
کہ آپ کا بول و برازا اور خون طاہر ہے۔

عظرف نے اپنے جزیرین اور طبرانی اور ابو نعیم نے سلمان الفارسی سے روایت
کی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس داخل ہوئے یکایک اونہوں نے
عبداللہ بن زبیر کو دیکھا کہ اون کے ساتھ ایک طشت ہے طشت میں جو غصہ ہے وہ اونکو
پنی رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے کہ تم نے
خون پی لیا ہے عبداللہ بن زبیر نے عرض کی کہ میں نے اس امر کو دوست رکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے خون میں سے میرے پیٹ میں رہے آپ نے فرمایا ویل لک من الناس
وویل للناس منک حکماء و میون سے خرابی ہوگی اور آدمیون کو تم سے خرابی ہوگی۔ اے عبداللہ
تو آتش و دوزخ میں نہ کرے گی مگر اس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے قسم یہ ہے دان
منکم الا و اردہا۔

ابن حبان نے (تتبعاً) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ بعض قریش کے ایک
لڑکے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے لگائے جبکہ وہ پیچھے لگانے سے
فارغ ہو گیا اس نے خون کو لیا اور اس کو لے گیا اور پی لیا پھر وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اس کے چہرہ کو دیکھا اور اس سے دریافت فرمایا تیرا پہلا ہوتا ہے
خون کیا کیا اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے قصید کیا کہ آپ کا خون زمین پر بٹو دون
سو وہ خون میرے پیٹ میں ہے آپ نے سن کہ فرمایا تو چلا جاتو نے اپنے نفس کو آتش
و دوزخ سے بچا لیا۔

وآرقطنی نے اپنی (سنن) میں اسما بنت ابوبکر الصدیقی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھٹے لگائے امدانہ خون میرے بیٹے کو دیا اور اس نے اس کو پی لیا آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو خبر کی آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا اور اس نے کہا آپ کا خون زمین پر پڑا تو اس امر کو میں نے مکرہہ جانا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھکراتش و درخ مس نکرے گی اور اس کے سر پر آپ نے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ویل الناس مشک و ویل لک من الناس۔

بزار اور ابویعلیٰ اور ابن ابی خثیمہ نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں اور طبرانی نے سفینہ روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھٹے لگائے اور مجھ سے فرمایا کہ خون زمین میں چھپا دو میں گیا اور میں نے اس کو پی لیا پھر میں آیا آپ نے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے عرض کیا اس کو میں نے غایب کر دیا آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو پی لیا میں نے عرض کی بیشک میں نے پی لیا آپ نے سن کر تبسم فرمایا۔

بزار اور طبرانی اور حاکم نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں حسن سند سے عبد اللہ بن زہیر روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چھٹے لگائے اور مجھ کو خون دیا اور مجھ سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کو چھپا دو میں گیا اور میں نے اس کو پی لیا پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا آپ نے مجھ سے پوچھا تم نے کیا کیا میں نے عرض کی کہ اس کو میں نے چھپا دیا آپ نے پوچھا شاید تم نے اس کو پی لیا میں نے عرض کی میں نے اس کو پی لیا۔

حاکم نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک زخم چھوٹا میرا باپ آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر خون بہتا تھا اور اس کو اپنے منہ سے چوسا اور نگل گیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں شخص کو یہ امر مسرور کرے کہ وہ اس شخص کو دیکھے کہ میرا خون اس کے خون میں غلو بہہ رہا ہے وہ مالک بن سنان کو دیکھے۔ اور اس حدیث کی روایت ابن السکون نے و طبرانی نے

(اوسط) میں اس لفظ سے کی ہے آپ نے فرمایا کہ اوس کا خون میرے خون کے ساتھ ٹھہرا ہوا ہے اور یہ ہے کہ اوس کو آتش و دوزخ میں ڈکے گی۔

ابو یعلیٰ اور حاکم اور دارقطنی اور طبرانی اور ابو نعیم نے ام ایمن سے روایت کی ہے کہ ابی کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں مٹی کے ایک ظرف کی طرف کھڑے ہوئے آپ نے اوس میں پشیا کیا میں رات میں ایسے حال میں اوس کی مین پیاسی تھی اور ظرف میں کچھ تھا میں نے پی لیا جب آپ صبح کو اوس سے پینے آپ کو خبر کی آپ بنے اور فرمایا سنو تمہارا پیٹ کبھی دوزخ میں ڈکے گا۔ اور ابو یعلیٰ کا لفظ یہ ہے کہ آج کے بعد تم کبھی اپنے پیٹ کے دوزخ کی حکایت نہ کرو گی۔

طبرانی اور بیہقی نے صحیح سند سے حکیمہ بنت امیہ سے اور مخون نے اپنی ماں سے روایت کی ہے کہ ابی کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک پیالہ لکڑی کا تھا آپ اوس میں پشیا کیا کرتے تھے اور اوس کو اپنے تخت کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے آپ اوس سے پینے اور اپنے اوس کو برہ و صونڈا اوس کو نہیں پایا آپ نے اوس قدر کو پوچھا کہاں ہے اوس میں نے کہا کہ اوس کو برہ حضرت ام سلمہ کی اوس خادمہ نے جو سرزمین حبشہ سے اون کے ساتھ آئی ہے پی لیا بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار دہار کے ساتھ وہ آتش و دوزخ سے منع کی گئی ہے۔

طبرانی نے (اوسط) میں سلمیٰ ابورافع کی بی بی سے روایت کی ہے کہ ابی کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غسل کیا ہے آپ کے غسل کا پانی پی لیا اور میں نے آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا ہم علی جاؤ اللہ تعالیٰ سے تمہارا جن آتش و دوزخ پر حرام کر دیا۔ ہاں سے اصحاب نے کہا ہے کہ آپ کے مومے مبارک طاہرین امس پر اجماع ہے اس میں وہ خلاف جاری نہ ہو گا جو تمام آدمیوں کے بالوں کے باہر میں ہے کہ طاہرین یا طاہر نہیں ہیں۔

قیس بن نے اس سے روایت کی ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ یوم النحر میں اپنے مومے مبارک منڈائے اور فرمایا کہ آدمیوں کے وہ میان وہ مومے مبارک تقسیم کئے جاویں۔ ابو طلحہ نے اون مومے مبارک میں سے ایک حصہ لے لیا۔

ابن سیرین نے کہا ہے کہ آپ کے مرنے مبارک میں سے اگر ایک بال میرے پاس ہوتا تو وہ میرے نزدیک دنیا اور مافیہا سے زیادہ دوست ہوتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا بیٹھ کر نماز نفل پڑھنا ویسا ہے جیسا کہ کھڑا رکعت نماز نفل پڑھنا ہے۔

مسلم اور ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حدیث کی گئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد کی نماز ایسی حالت میں کہ وہ بیٹھ کر پڑھے نصف نماز ہے میں آپ کے پاس آیا اور میں نے آپ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے پایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ مجھ سے ایسا کہا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ مرد ایسی حالت میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور ہی نماز ہے اور آپ بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا بیشک ایسی ہی ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی شنہ میں ہوں یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کا عمل آپ کے واسطے نافلہ ہے۔

احمد نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ کو پوچھا اور بخون نے فرمایا کیا تم لوگ آپ کے عمل کی مثل عمل کرو گے آپ کی شان یہ ہے کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشنے گئے ہیں آپ کا عمل آپ کے لئے نفل تھا (نزد فہم) احمد نے اور طبرانی نے ابویا مرسل سے اللہ تعالیٰ کے قول نافلہ تک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ نفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص تھا۔

بیہقی نے مجاہد سے اللہ تعالیٰ کے قول نافلہ تک میں روایت کی ہے کہا ہے کہ نافلہ کسی کے واسطے نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے خاص ہے اس وجہ سے کہ آپ کی شان یہ ہی کہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخشنے گئے ہیں پس جو عمل کہ فرض کے سوا آپ نے کیا وہ اس وجہ سے نافلہ ہے کہ آپ کفارہ و ذنوب میں نافلہ نہیں ادا کرتے ہیں اور کل آدمی سوا صلوة مکتوبہ کے اپنے نفل کو کفارہ و ذنوب میں ادا کرتے ہیں ۱۰ پس آدمیوں کے واسطے نفل نہیں ہیں ۱۰ اور

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے نوافل خاص ہیں نہ اور مفسرون نے اللہ تعالیٰ کے قبل تا فلک میں کہا ہے کہ نفل ثواب فرائض پر نوافل سے مراد ہے بخلاف آپ کے غیر کے ہر ایک کے کہ اس کا تہجد و س نقصان کا جبر کرنے والا ہے جو فرائض کی طرف راستہ پاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفروضات کی طرف غل راستہ نہیں پاتا ہے کہ آپ اس سے معصوم ہیں یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ مصلی اپنے اس قول السلام علیک ایھا النبی کے ساتھ آپ سے خطاب کر سکتا ہے اور تمام آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں خطاب نہیں کر سکتا اور مصلی پر یہ واجب ہے کہ حیثیت آپ اسکو بلا دین وہ آپ کے قول کو قبول کرے اور حاضر ہو اس فعل سے اس کی نماز باطل نہ ہوگی۔

بخاری نے سید بن المسلی الاقصاری سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کو پکارا وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے او سغون نے نماز پڑھ لی پھر آپ کے پاس آئے آپ نے اون سے پوچھا کہ حیثیت میں نے تمکو بلایا کس چیز نے مسیروا امر قبول کرنے سے تمکو منع کیا۔ او سغون نے عرض کی میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا ہے یا ایھا الذین امنوا استجبوا للیہ وللرسول اذا دعاکم آخر آیت تک پھر اپنے فرمایا سنو تمکو میں قرآن شریف کا اعظم سورۃ سکھاتا ہوں راوی نے کہا گویا وہ اس سورۃ کو بھول گیا تھا یا سنا یا اللہ وہ سورۃ اس کو بھلا دی گئی تھی راوی نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ کون سورۃ جو اپنے مجھکو بتلائی تھی اپنے فرمایا الحمد رب العالمین اور یہ سورۃ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے عہد میں جس شخص نے ایسے حال میں بکلام کیا کہ آپ خطبہ پڑھتے ہو تو اس کا جمعہ باطل ہو گیا اور اس امر کے ساتھ آپ مختص ہیں کہ کسی شخص کو آپ کی مجلس سے آپ کے بلا اذن جانا جائز نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَدَّوْا كَلِمَاتِهِمْ عَلَىٰ أَرْجَائِهِمْ**۔
 حتیٰ سیتاؤ تو آخر آیت تک ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان سے روایت کی ہے کہ اس کے بعد
 کے دن اس کے بعد کہ آپ خطبہ شروع کریں مرد کے واسطے صلاحیت نہیں رکھتا ہے کہ مسجد
 باہر جاوے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اذن کے ساتھ اور جو وقت کوئی شخص اصحاب میں
 مسجد سے جانے کا ارادہ کرتا تو اپنی اٹھلی سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ کرتا تھا نیز
 اس کے کہ آپ اوس مرد سے تکلم کریں اوس کو اذن دے دیتے تھے اس لئے کہ اصحاب میں
 اگر کوئی مرد ایسے حال میں تکلم کرتا کہ آپ خطبہ پڑھتے ہوئے تو اوس کا جہد باطل ہو جاتا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے
 کہ آپ پر کذب کہنا ایسا نہیں ہے جیسا کہ آپ کے غیر پر کوئی کذب کہے
 اور آپ کا اختصاص اس امر کے ساتھ ہے کہ جو شخص آپ پر کذب کہے گا کذب
 کہنے کے بعد اگرچہ وہ توبہ کرے اوسکی روایت قبول نہ کی جاوے گی اور
 اور آپ اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ آپ پر جو شخص کذب کہے گا وہ
 کافر ہو جاوے گا یہ اوس قول میں وارد ہے جو شیخ ابو محمد جوینی نے کہا ہے۔

فقہین نے منیر بن غنیم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ مجھ پر جھوٹ کہنا ایسا نہیں ہے جیسا کہ کسی پر جھوٹ کہا جاوے جو شخص مجھ کو مجھ پر جھوٹ کہے
 اوس کو چاہئے کہ اپنا جھگڑا دوزخ میں بناوے۔ لہٰذا دی وغیرہ نے کہا ہے کہ آپ پر کذب کہنا
 گناہ کبیرہ سے ہے یہ صحیح قول ہے کہ آپ پر کذب کہنے والا کافر ہو گا اور نبی قول جہود رکا ہے
 اور جو شخص نے کہا ہے کہ وہ کفر ہے اگرچہ اوس کذب سے کاذب توبہ کرے ایک جماعت طرف
 گئی ہے اوسی جماعت سے امام احمد اور حنفی اور کثیر غلاتین ہے کہ کاذب کی روایت کسی
 قبول نہیں کی جاوے گی اگرچہ کاذب کا حال نیک ہو جاوے بخلاف اوس ناب کے کہ آپ کے

غیر پھوٹ کہے اور انواع فسق سے توبہ کرتے یہ کذب اور قسم سے ہے کہ مخالف اس کذب کے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیر پر ہے۔ فیج ہال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ فن حدیث میں یہ وہ قول ہے جس پر اعتماد کیا گیا ہے جیسا کہ میں نے اس کو (شرح التقریب) اور شرح الفیتۃ الحدیث میں بیان کیا ہے اگرچہ امام نووی نے اس کے خلاف کو ترجیح دی ہے یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے سامنے تقدیم کرنی اور آپ کی آواز سے فوق آواز کر لی اور پکار کے آپ سے باتیں کرنا اور حجروں کے اس طرف سے آپ کو پکارنا اور دور سے آپ کو آواز دینا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تقعدوا بین یدی اللہ ورسولہ والقیوا اللہ ان اللہ سمیع علیم۔ یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا بالقول کجہر بعضکم ببعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ان الذین لفیضون اصواتہم عند رسول اللہ اولئک الذین استحق اللہ قلوبہم للتقویٰ ہم مغفرت واجر عظیم۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجاب اکثرہم لا یعقلون۔ ولوا نہم صبروا حتی تخرج الیہم لکان خیر لہم واللہ غفور رحیم۔ ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بھی آواز بلند کرنا مکروہ ہے اس لئے اگر آپ کی حرمت وفات کی حالت میں ویسی ہے جیسی کہ آپ کی زندگی کی حالت میں تھی۔

ابن حمید نے روایت کی ہے کہ ابو جعفر المنصور نے امام مالک سے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مناظرہ کیا اور ابو جعفر خلیفہ کے سامنے اسے اس قدر پائے تلواریں تھیں ابو جعفر سے

امام مالک نے کہا یا امیر المؤمنین اس مسجد میں آپ (نبی) آواز بلند نہ کیجئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کو ادب سکھایا ہے اور فرمایا ہے لا ترفعوا اصواتکم آخرات تک اور اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی مدح کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین یغضون اصواتهم آخرات تک اور ایک قوم کی مذمت کی ہے اور فرمایا ہے ان الذین ینادونک من درار الحجرات آخرات تک اور تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرمت ایسے حال میں کہ اپنے وفات پائی ویسی ہے جیسے کہ آپ کی زندگی کی حالت میں تھی امام مالک سے یہ سن کر خلیفہ نے فرودستی کی۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص نے آپ کی ہمت کی وہ کافر ہو گیا اور جس شخص آپ کو گالی دی رکھے وہ قتل کیا جاوے گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کی صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے اپنی اس میں ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ ایک مرد نے حضرت ابو بکر الصدیق کو گالی دی میں نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ کیا میں اس کی گردن مار دوں آپ نے فرمایا کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے جائز نہیں ہے۔

ابن عدی اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی شخص کسی کو گالی دینے سے قتل نہ کیا جاوے گا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دینے سے قتل کیا جاوے گا۔

بیہقی نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ ایک اندھے کی ام ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچہ میں تھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں غیبت کی کثرت کرتی اور آپ کو برا کہتی تھی اندھے نے اس ام ولد کو قتل کر ڈالا یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں یہ قہار ہوں دیتا ہوں کہ اس ام ولد کا خون صحاف ہے۔

ابو داؤد اور بیہقی نے حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتی تھی اندھے کی بیٹی کر نے میں مبالغہ کرتی تھی ایک مرتبہ

اوس کا گلا گھونٹ ڈالا یہاں تک کہ وہ مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس عورت کا خون باطل کر دیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی محبت اور آپ کے اہل بیت اور آپ کے اصحاب کی محبت واجب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قل ان کان آباکم و ابناکم اللہ تعالیٰ کے قول احب الیکم من اللہ و رسولہ و جہاد فی سبیلہ فترکوا تکفینہن نے انس سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگوں میں کا کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں کو اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے اور بیچ آدمیوں میں سے زیادہ دوست نہ ہو جاؤں۔ اور ابن الملحق کی عبارت (خصایص) میں یہ ہے کہ آپ کی امت پر یہ واجب ہے کہ آپ کو اعلیٰ درجات محبت سے دوست رکھیں۔

ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہ اے کفریہا ایک گروہ سے ہم ملا کرتے تھے اور وہ بائین کرتے ہوئے مجھ کو دیکھ کر وہ اپنی بائین موقوف کر دیتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا یہ سن کر آپ کھڑے ہو گئے اور آپ نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی جس کا وہ اہل ہے پھر آپ نے فرمایا کہ مومن کا کیا حال ہے کہ وہ بائین کرتے ہوئے ہین جو وقت وہ میرے اہلبیت میں سے کسی مرد کو دیکھتا ہو تو اپنی بات کو قطع کر دیتے ہین وہ اللہ کسی مرد کے دل میں ایمان داخل نہ ہو گا جب تک کہ وہ میرے اہلبیت کو اللہ تعالیٰ کے واسطے اور مجھ سے جوادگی قرابت ہے اور جس سبب سے جنگ شیعین نے انس سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور نفاق کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

ابن ماجہ نے براہ راست روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص جو زواج میں داخل نہ ہو گا جس میں سے
خاندان میں تزویج کیا یا میں نے اس کے خاندان میں تزویج کیا۔

حارث بن ابی اسامہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث
کہا ہے ابن ابی ادنی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میں اپنی امت میں سے کسی کا اپنے خاندان میں تزویج
نکروں اور میں اپنی امت میں سے کسی کے خاندان میں تزویج نہ کروں مگر وہ میرے ساتھ جنت
میں ہو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ عطا کیا اور حارث نے اس حدیث کی مثل ابن عمر کی حدیث سے
روایت کی ہے۔

ابن راہویہ نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے
اور بیہقی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
ام کلثوم کے ساتھ شادی کرنے کی درخواست کی حضرت علی نے ام کلثوم کا بیاہ حضرت عمر کے
ساتھ کر دیا حضرت عمر ہاجرین کے پاس آئے اور ان سے فرمایا کیا تم لوگ ام کلثوم بنت ابی
تہنیت مجھ کو نہ لو گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ
ہر ایک نسب اور ہر ایک سبب قیامت کے دن منقطع ہو جاوے گا مگر میرا نسب اور میرا
منقطع نہ ہو گا میں نے اس امر کو دوست رکھا کہ قیامت کے دن میرے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے درمیان نسب اور سبب رہے۔

ابو یعلیٰ نے مسور بن مخزوم سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ اسباب اور انساب اور وادین منقطع ہو جاوین گی مگر میری واد وادی منقطع نہ ہو گی

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ
آپ کی انگشتی مبارک کا نقش اور ون کی انگشتی پر نقش کرنا حرام ہے۔

ابن سعد نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور اپنے فرمایا کہ جس نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ہم نے ایک نقش کھودا ہے کوئی شخص وہ نقش انگوٹھی پر نکلے۔

ابن سعد نے طاؤس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ نقش کیا اور فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش پر نقش کھودے۔

بخاری نے اپنی تاریخ میں اس سے اور بخاری نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ طلب کرو اور اپنی انگوٹھیں میں عربی نقش نہ کرو بخاری نے اپنی تاریخ میں کہا ہے (عربی) سے مراد محمد رسول اللہ ہیں۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ خوف کے ساتھ مختص ہیں۔

ایک طاہفہ کے مذہب میں ہے اور لوگوں میں سے امام ابو یوسف صاحب امام ابو حنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے اس قول و اذا كنت فيهم فامت لهم الصلوة آخر آیت تک میں مسلمانوں میں آپ کے ہونے کی قید لگائی گئی ہے اس میں من حیث المعنی یہ حکمت ہے کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایسی فضیلت ہے کہ کوئی شخص اس فضیلت کی برابر نہیں ہے اور اس فضیلت کی وجہ سے نظم صلوٰۃ کی تغیر بیان تک احتمال رکھتی ہے کہ انفراد حاصل نہیں ہو سکتا اور آپ کے سوا امام ہیں کوئی امام آپ کے مقام میں نہیں ہے پس جو شخص کہ آپ کے سوا جامع میں اس کا دوسرے کے ساتھ تبدیل کر دینا سہل ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ ہر ایک ایسے گناہ سے جو کبیرہ ہے یا صغیرہ کے عذر ہے یا سہو ہے معصوم ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیکن اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر سبکی رحم نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ امت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ جو شے تبلیغ رسالت سے تعلق رکھتی ہے انبیاء علیہم السلام اس میں معصوم ہیں کہ خطا نہیں ہوتی اور تبلیغ کے سوا کبیر گناہ اور صغیر گناہ جو ایسے روئے ہیں کہ انبیاء کے مرتبہ کو گرا دیں اور انبیاء اور صغیر گناہ پر ہمیشہ قائم رہیں اور وہ معصوم ہیں ان چاروں اقسام پر جمیع علما کا اتفاق ہے دینی کبیرہ اور صغیرہ عمدہ ہوں یا ہوں ہوں اور ان صغیر گناہ میں اختلاف کیا گیا ہے جو انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ بہت نہیں کرتا چھین مستزلہ اور غیر معتزلہ کے کثیر علما اور صغیر کے جواز کی طرف کئے ہیں اور مذہب مختار میں اسکی مخالفت ہے اس لئے کہ ہم لوگ انبیاء علیہم السلام کی اقتدا کے ساتھ اس ہر ایک شے میں مامور ہیں جو کہ قول اور فعل کی قسم سے ہے اور ان سے صادر ہوتی ہے انبیاء وہ فعل کیونکر واقع ہو گا جو سزاوار نہ ہو اور اس میں اقتدا کے واسطے امر کیا جاوے ۔

سبکی رحم نے کہا ہے کہ جس نے ایسے صغیرہ کا انبیاء علیہم السلام سے صادر ہونا جائز رکھا ہے اس نے کسی نص سے اور کسی دلیل سے تجویز نہیں کیا ہے یہ اس آیت سے اخذ کیا ہے جو انکشاف کی ہے وہ لیکن اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر ہے ۔ سبکی رحم نے کہا ہے کہ اس آیت کے ماقبل اور مابعد کے ساتھ میں نے تامل کیا یعنی اسکو اسطور سے پایا کہ کوئی احتمال نہیں رکھتے ہے مگر ایک وجہ کا وہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی بغیر اس کے ہے کہ اس جگہ کوئی گناہ ہو لیکن یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اخروی جو نعمتیں اس کے بندوں پر ہیں وہ جمیع نعمتیں اس آیت میں گہیری جاوین جمیع اخروی نعمتیں وہ نفع ہیں ایک سلبیہ ہے جو گناہوں کی مغفرت ہے اور دوسری ثبوتیہ ہے جسکی انتہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول کے ساتھ اسکی طرف اشارہ کیا ہے و تم ننتہ علیک اور دنیا کی جمیع نعمتیں دو شے ہیں ایک نعمت دینیہ ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قول کے ساتھ اشارہ کیا ہے وہ یہ ایک صراط مستقیم ہے اور دوسری نعمت دنیوی

وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے وینصرک اللہ نصر اعزیزاً اس کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدر عالی کی تعظیم اور نعمتوں کے انواع کے پورا کرنے سے جو آپ کو دی گئی ہیں اور آپ کے غیر کو نظر طور پر دی گئی ہیں منظم ہو گئی ہے اس واسطے اس امر کو اس فتح مبین کی غایت گردانا ہے جس فتح کو منظم اور منظم کیا ہے اور اس کی اسناد اپنی طرف نون عظمت سے لفتحا کے ساتھ کی ہے اور اسکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اپنے قول (لکھ) کے ساتھ خاص کیا ہے یعنی دانا فتحا لک فتحا بنیام سکی رح نے کہا ہے کہ ان مطالب کے مثل کی طرف ابن عطیہ نے سبقت لی (یعنی مجھ سے پہلے بیان کئے ہیں) فرمایا ہے ابن عطیہ نے کہا ہے کہ اس قول کا معنی سراسر اس کے نہیں ہے کہ اس حکم کے ساتھ آپ کی بزرگی ہے اور البتہ ذنوب نہیں ہیں پھر ابن عطیہ نے کہا ہے کہ بر تقدیر جواز گناہ کے کوئی شک اور کوئی اذیتاب نہیں ہے آپ سے کوئی گناہ صا ورنہ نہیں ہوا اور اس کے خلاف کیونکر خیال کیا جاوے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و مایطق من الجہوی ان ہوا لامی یومی ہے۔ لیکن آپ کا فضل جو ہے تو صحابہ کرام کا جملہ آپ کے آپ کا اتباع اور آپ کی پیروی ہر ایک آپ کے اس فضل میں کی جاوے جو فضل آپ کرتے تھے قبل ہوا یا کثیر ہو۔ صغیر جو یا کثیر ہو صحابہ کے نزدیک اس میں کوئی توقف اور کوئی بحث نہیں تھی یہاں تک کہ آپ سر اور خلوت میں جو فضل کرتے اصحاب اس کے معلوم کرنے اور اسکو اتباع کرنے پر حرص کرتے تھے آپ سے اصحاب کو اس کا علم ہوتا یا علم نہ ہوتا اور اصحاب کرام کا جو احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا جو شخص اس میں تامل کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے اور اس امر کی حیا کرے گا کہ اس کے دل میں خلاف اس کے کوئی فتنے خطرہ کرے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت عمرو بن شعیب کے طریقہ کی ہے اور اسکو صحیح حدیث کہا ہے عمرو نے اپنے باپ سے اون کے باپ نے اون کے دادا سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو اذن دیتے ہیں کہ جو بات میں آپ سے سنوں اسکو لکھ لوں آپ نے فرمایا بے شک لکھو میں نے پوچھا کیا آپ کی غرض سودی اور غضب کی حالت میں

بھی لکھوں کہنے فرمایا بیشک دونوں حالتوں میں لکھو اس لئے کہ یہ سزاوار نہیں ہے کہ میں
رضا اور غضب کے وقت اور کچھ کہوں میں دونوں حالتوں میں حق بات کہتا ہوں۔

ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ میں نہیں کہتا ہوں مگر حق بعض اصحاب نے آپ سے عرض کی کہ آپ ہم سے ظرافت کی
فرماتے ہیں آپ نے فرمایا ظرافت میں بھی میں کوئی بات نہیں کہتا ہوں مگر حق بات۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ ہے کہ فعل مکروہ سے آپ منفر
ہیں۔ ابن السکیتی نے (جمع الجوامع) میں کہا ہے کہ عصمت کی وجہ سے آپ کا فعل قہر حرم ہے اور
تمیز کی وجہ سے غیر مکروہ ہے اور وہ فعل جو ہمارے حق میں مکروہ ہے اور اس کو آپ نے
کیا ہے وہ جان جو ان کے لئے کیا ہے پس وہ فعل آپ کے حق میں تبلیغ رسالت کی وجہ سے
واجب ہے یا وہ فعل آپ کے واسطے فضیلت ہے کہ اس فعل پر آپ کو واجب کا یا فاضل کا
ثواب دیا جاسکے گا۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جملہ انبیاء کے خصائص میں سے یہ ہے کہ ان پر جنون کا لگاؤ
ہونا تجویز نہیں کیا جاتا ہے بخلاف اغماء کے (یعنی بے ہوش ہو جانے کے) اس لئے کہ جنون
عقل کا نقصان ہے اور بے ہوشی ایک مرض ہے۔ اور شیخ ابو حامد رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ وہ اغماء
جس کا زمانہ طویل ہے انبیاء پر وہ بھی تجویز نہیں کیا جاسکتا اور باقی نبی نے (حواشی الروضۃ) میں
قول کے ساتھ قطعی حکم کیا ہے۔ اور سبکی رحمہ اللہ نے اس امر پر تنبیہ کی ہے کہ وہ اغماء جو انبیاء علیہم
حاصل ہو وہ اس اغماء کی مثل نہیں ہے جو آدمیوں میں سے کسی کو حاصل ہوتا ہے انبیاء
علیہم السلام کا اغماء نہیں ہے مگر فقط حواس ظاہر پر بیمار ہونے کا غلبہ ان کے قلب پر نہیں ہے
سبکی نے کہا ہے کہ وہ اغماء جو انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں انبیاء کے دل نہیں

سوتے ہیں جسوقت اون کے قلوب اور اس خواب سے محفوظ رکھے گئے اور اون کی عصمت کی گئی جو ان سے زیادہ غفیف ہے تو ان سے بطریق اولیٰ محفوظ اور محفوظ رہیں گے۔ یہی قول ختم ہو گیا یہ قول بالتحقیق نفیس ہے۔ اور زیادہ مشہور یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا حکم ممنوع ہے جیسا کہ نودی سنئے (روحہ) میں اس کو کہا ہے اسکی دلیل اول کتاب میں اگر آپکی ہے یہی ذکر کیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام پر ناسبتا ہی جایز نہیں ہے اسلئے کہ ناسبتا ہی ایک نقصان ہے اور ہرگز کوئی ناسبتا نہیں ہوا اور وہ قول جو حضرت شعیب علیہ السلام سے ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ضرر پہنچے وہ قول ثابت نہیں ہو ہے لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کے باب میں جو ذکر کیا گیا ہے کہ ناسبتا نئے اون کی آنکھوں پر ایک پردہ آگیا تھا وہ ذیل ہو گیا تھا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ کہ آپکار و یا وحی ہے اور جو چیز کہ آپنے دیکھی وہ حق ہے۔

طبرانی نے معاذ بن جبل سے روایت کی ہے کہ آپ نے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خواب میں یا اپنی بیداری میں دیکھی ہے وہ حق ہے۔
حاکم نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی میں تخریج کی ہے انی رایت احد عشر کو کیا کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا رو یا وحی ہے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ خواب میں آپکی رویت حق ہے۔

غزینہ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق اس نے مجھ کو دیکھا اس کو شیطان میری صورت میں متشکل نہیں ہو سکتا ہے۔ قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے

کہ خواب میں آپکو دیکھنا صحیح ہے وہ خواب اضطراباتِ اعلاام نہیں ہیں اور دوسرے علمائے
 کہا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے حقیقۃً آپکو خواب میں دیکھا اور بعض علمائے کہا ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کے ساتھ مختص ہیں کہ خواب میں آپکی رویت صحیح ہے اور سلطان
 اس امر سے منع کیا گیا ہے کہ آپکی خلقت کے ساتھ صورت پکڑنے تاکہ آپکی زبان سے خواب
 میں جھوٹ نہ کہے جیسے کہ اس کو منع ہے کہ بیداری میں آپکی صورت پکڑے یہ امر آپکے اکرام
 کی وجہ سے ہے اور امام نووی کی شرح مسلم میں یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو دیکھا کہ آپ اس فعل کے واسطے اس کو امر فرماتے ہیں جو آپکے نزدیک مذہب ہو
 یا اس کو نہی عنہ سے مانعت فرماتے ہیں یا اسکی ہدایت فعل مصلحت کی طرف فرماتے ہیں
 علمائے اس امر میں خلاف نہیں ہے کہ اس شخص کو اس فعل کے ساتھ جس کے واسطے
 آپ نے امر فرمایا ہے عمل کرنا مستحب ہے۔ اور فتاویٰ (مناطی) میں یہ ہے کہ اگر کسی انسان نے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس شخص پر وہ دیکھا جو آپ سے نقل کی گئی ہو
 اور اس نے آپ سے حکم کا سوال کیا آپ نے اسکو خلاف اس کے مذہب کے فتویٰ دیا
 اور وہ فتویٰ نہ مخالف نص ہے اور نہ مخالف اجماع ہے اس میں دو وجہیں ہیں اول میں
 کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول کے ساتھ عمل کرے اس لئے کہ وہ قیاس پر مقدم ہے
 اور ثانی وجہ یہ ہے کہ عمل نہ کرے اس لئے کہ قیاس و گیل ہے اور خواب پر ہر وہ نہیں ہے
 خواب کی وجہ سے دلیل ترک نہیں کی جاوے گی اور اسناد ابو اسحاق اسفرائینی کی کتاب الجمل
 میں یہ ہے کہ اگر کسی مرد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور کسی امر کے
 واسطے آپ نے اس کو امر فرمایا جو فتوہ مرد خواب سے نیدار ہو تو کیا آپکے امر کا امثال
 اولیٰ پر واجب ہوگا اس میں دو وجہیں ہیں ایک وجہ میں امثال منع ہے اس لئے کہ خواب
 میں عدم ضبط رائے ہے رویت میں شک نہیں ہے اس لئے کہ قبر قبول نہیں کی جاتی ہے
 مگر اس شخص سے جو مضابطہ اور مکلف ہے سونے والا شخص اس کے خلاف ہے۔ اور

تتادی قاضی حسین مین اس کی مثل اوس صورت مین ہے کہ اگر تیسوین رات فعبان کو کسی
 آپکو دیکھا اور اپنے اوس کو خبر دی کہ کل کا دن رمضان سے ہے کیا یہ دیکھنے سے کل کے
 دن صوم واجب ہوگا اور قاضی شریح کی کتاب (روضۃ الاحکام) مین ہے کہ اگر کسی نے
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اپنے اوس سے فرمایا کہ فلان کا فلان کے ذمہ اتنا
 اتنا مال ہے یا فرض ہے کیا سامع کو یہ واجب ہوگا کہ اس کے ساتھ وہ شہادت دے جس مین
 دو روہین مین۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص مین ہے
 کہ دو روہ کی فضیلت آپ کے ساتھ مختص ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان اللہ و ملائکته یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم
 مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ جو شخص ایک بار مجھ پر دو روہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار دو روہ بھیجے گا۔
 احمد نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پر ایک دو روہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اوس کے ملائکہ اوس پر دس دو روہ کے عوض ستر بار دو روہ
 بھیجے گئے بندہ چاہے اس سے کم کرے یا کثرت کرے۔

حاکم نے ابو طلحہ سے روایت کی ہے اسکو صحیح حدیث کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اوس نے مجھ سے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے
 کیا ہ امر آپ کو راضی نہ کرے گا کہ اپنی امت مین سے کوئی شخص آپ پر دو روہ بھیجے گا اگر مین اوس پر
 دس بار دو روہ بھیجوں گا اور کوئی شخص آپ پر سلام نہ بھیجے گا اگر اوس پر مین دس بار سلام بھیجوں گا
 طبرانی نے عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ جو شخص آپ پر ایک بار دو روہ بھیجے گا

اللہ تعالیٰ دس بار اوس پر درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔
 یزید اور ابو یعلیٰ نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے عوض دس
 حسنت لکھے گا۔

قاضی اسماعیل نے عبدالرحمن بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کے لئے دس حسنت لکھے گا اور اوس کے دس
 شیات شکا دیگا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا۔

اصغہانی نے درغیب امین عبد بن میر سے اور مخون نے اپنے باپ سے روایت کی ہے
 کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ جو شخص ایک بار درود بخوانے
 مجھ پر بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس پر دس بار درود بھیجے گا اور اوس کے دس درجے بلند کرے گا
 اور اوس درود کے عوض اوس کے لئے دس حسنت لکھے گا۔

احمد اور ابن ماجہ نے عامر بن ربیع سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا جب تک وہ درود پڑھا
 رہے گا ملائکہ اوس پر درود بھیجتے رہیں گے بندہ اوس کی قلت کرے یا کثرت کرے۔
 ترمذی اور ابن حبان نے ابن مسعود سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن مجھ سے دیا وہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود
 بھیجئے ہیں اکثر ہوں گے۔

احمد اور ترمذی نے حسین بن علی سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ نبیل وہ شخص ہے جس کے پاس میرا ذکر کوئی کرے اور وہ مجھ پر درود بھیجے۔
 ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرمایا ہے جو شخص مجھ پر درود بھیجنا قبول کیا اوس نے جنت کا راستہ مل لیا۔

قرنہی نے ابو ہریرہ سے اور عثمان نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا ہے کہ کسی مجلس میں کوئی قوم نہیں بیٹھی اور اس قوم نے اللہ تعالیٰ کا ذکر اور مجلس میں نہیں کیا اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھا مگر اس قوم کے لوگوں پر ظلم ہو گا اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا اور ان کو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا ان کی مغفرت کرے گا۔

قرنہی اور حاکم نے ابی ابن کعب سے روایت کی ہے کہ اسے میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ پر درود پہنچنے کی کثرت کرتا ہوں میں اپنا درود آپ کے لئے تعداد میں کتنا کہوں آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو آپ سے میں نے عرض کی ربح حصہ آپ نے فرمایا جتنا چاہو اگر تم زیادہ کرو گے تمہارے لئے وہ خیر ہے میں نے عرض کی نصف حصہ آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادتی کرو گے وہ تمہارے لئے خیر ہے میں نے عرض کی دو ثلث حصہ آپ نے فرمایا جتنا تم چاہو اگر تم زیادتی کرو گے تمہارے لئے وہ خیر ہے میں نے عرض کی نہ میں کل درود اپنا آپ کے واسطے کروں گا آپ نے فرمایا اس وقت تمہارے غم کو کفایت ہو گی اور تمہارے گناہ بخشے جاویں گے۔

قاضی اسماعیل نے درود شریف کی فضیلت میں یعقوب بن زید بن طلحہ الیمی سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ بندگان خدا میں سے کوئی بندہ نہیں ہے جو وہ آپ پر ایک بار درود پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے عرض اور اس پر دس بار درود پڑھے ایک مرد آپ کے پاس آکر کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی نصف دعا آپ کے لئے کرتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو نصف کر اور اس نے پوچھا کیا دو ثلث اپنی دعا سے آپ کے واسطے نہ کروں آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو دو ثلث کر اور اس نے پوچھا کیا اتنی کل دعا آپ کے واسطے نہ کروں آپ نے فرمایا اس وقت اللہ تعالیٰ تیرے دنیا اور آخرت کے غم کو کفایت کریگا۔

بیہقی نے دغیب امین اس سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اس شخص کی ناک رگڑھی جاوی

جس کے پاس پہنچا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا۔

قاضی اسمعیل نے حدیث سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کو یہ سخیل کافی ہے کہ کوئی قوم میرا ذکر کرے اور وہ لوگ مجھ پر درود بھیجیں۔ اور بھی قاضی اسمعیل نے جعفر بن محمد سے جعفر نے اپنے باپ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کسی نے کیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اور اس نے جنت کا راستہ خطا کیا۔

قاضی اسمعیل نے ابو صفہانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم لوگ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود تمہارے واسطے ذکوۃ ہے (یعنی گناہوں سے تم کو درود پاک کرے گا)

اصفہانی نے انس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے واسطے کفارہ ذنوب ہے۔ اصفہانی نے خالد بن طہان سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس کی ایک سو حاجتیں روا کی جائیں گی۔ قاضی اسمعیل نے اور بیہقی نے (فتح الایمان) میں ابو سعید سے اسحاق بن عیسیٰ نے روایت کی ہے کہ کسی قوم کے لوگ نہیں ہیں جو وہ بیٹھتے ہیں اور پھر وہ اٹھتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے ہیں مگر قیامت کے دن ان پر حسرت ہوگی اور اگر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نیکو کہیں گے۔

اصفہانی نے (ترغیب) میں انس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن قیامت کے ہولوں اور قیامت کے جگہوں سے زیادہ نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جو کہ دار دنیا میں تم لوگوں سے زیادہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے اور ملائکہ میں درود کی کفایت بھی لکھی اللہ تعالیٰ اور ملائکہ مجھ پر

دروو بھیجتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دروو کے ساتھ اس لئے مخصوص کیا ہے کہ دروو بھیجنے سے اون کو ثواب عطا فرماوے۔

اصغہانی نے حضرت ابو بکر الصدیق سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دروو بھیجنا ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جانوں کی جانوں سے افضل ہے یا آپ نے یہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دروو بھیجنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار مارنے سے افضل ہے۔

بزار اور اصغہانی نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبکو شتر سوار کے قدح کی مثل نہ کرو اس لئے کہ شتر سوار اپنے قدح کو بھر لیتا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے اگر پینے کی حاجت ہوتی ہے تو پی لیتا ہی یا وضو کی حاجت ہوتی ہے تو وضو کر لیتا ہے ورنہ اس کو بٹو دیتا ہے۔ لیکن تم لوگ جھکراول دعا اور اوسط دعا اور آخر دعا میں یا کرو۔

اصغہانی نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی دعا نہیں ہے مگر اس کے اور آسمان کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے یہاں تک کہ دعا مانگنے والا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر دروو بھیجتا ہے جو وقت وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور وہ دعا آسمان میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر اس نے آپ پر اور آپ کی آل پر دروو نہیں بھیجا تو وہ دعا پلٹ آتی ہے۔

ترمذی نے حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان پھیری رہتی ہے اس دعا میں سے کچھ سے اوپر کو نہیں چڑھتی یہاں تک کہ تم اپنے بنی پر دروو بھیجو تب وہ دعا اوپر کو چڑھتی ہے۔

قاسمی اسمعیل نے سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کوئی دعا نہیں ہے جس کے قبل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دروو نہیں بھیجا جاتا ہے مگر وہ دعا آسمان اور زمین کے

درمیان معلق رہتی ہے۔

طبرانی نے حیدر سند سے ابو الدرداء سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح کے وقت اوٹھتا ہے اور مجھ پر دس بار درود پڑھتا ہو اور جب وقت اوس کو شام ہوتی ہے وہ دس بار درود پڑھتا ہے قیامت کے دن میری شفاعت اوس کو پاوے گی۔

بیہقی نے (دشعب) میں انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں تم لوگ مجھ پر درود کثرت سے بھیجو جو شخص ایسا کرے گا اوس کے لئے میں قیامت کے دن گواہ ہوں گا یا یہ فرمایا کہ قیامت کے دن میں اوسکی شفاعت کروں گا۔

جو اس کا شفعہ

طبرانی نے ۱۵ عبد الرحمن بن سمرہ سے حدیث روایا میں روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے ایک مرد کو صراط پر دیکھا کہ وہ اس طور سے لرز رہا تھا جیسے درخت خما کی شاخ لرزتی ہے اوس کے پاس وہ درود آیا جس کو اوس نے مجھ پر بھیجا تھا اوس کا لرزہ ٹھہر گیا۔

دیلمی نے انس سے مرفوعاً روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ جو شخص کثرت سے مجھ پر درود بھیجے گا وہ عرض کے سایہ میں ہوگا۔

بیہقی نے صحیح سند سے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر ایک جمعہ کے دن تم لوگ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ ہر ایک جمعہ کے دن میری امت کا درود جو مجھ پر پہنچتا ہے میں میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو شخص میری امت کا صلوة میں اکثر ہو گا میں اوس نے مجھ پر درود کثرت سے بھیجی ہوگی وہ درود میں مجھ سے زیادہ قریب رہے گا۔

ابو عبد اللہ نمیری نے درود کی تفصیلت میں عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہا ہے کہ

عرش کی جگہوں میں سے ایک فراخ جگہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آدم علیہ السلام کو بلا واسطے
 ایک موقف ہو گا اور ان کے جسم پر دو سبز کپڑے ہوں گے گویا وہ کھجور کے ایک لمبے درخت
 معلوم ہوتے ہوں گے وہ اس شخص کو دیکھتے ہوں گے جو ان کی اولاد میں سے ہو گا اور اس کو
 جنت کو کوئی لیجاتا ہو گا اور اس شخص کو دیکھتے ہوں گے جو ان کی اولاد میں سے ہو گا اور اس کو
 دوزخ کی طرف کوئی لیجاتا ہو گا اور اس درمیان کہ آدم علیہ السلام اس حالت پر ہوں گے یکایک
 ایک مرد کو دیکھیں گے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہو گا اور اس کو دوزخ کی
 طرف کوئی لے جاتا ہو گا آدم علیہ السلام پکاریں گے اے احمد اے احمد آپ جواب دین گے
 لبیک یا ابوبشر آدم علیہ السلام کہیں گے کہ یہ مرد آپ کی امت میں کا ہے اس کو دوزخ کی طرف
 لے جاتا ہے میں اپنی کمر باندھوں گا اور ملائکہ کے پیچھے سرعت سے جاؤں گا اور کہوں گا اے
 میرے رب کے پیچھے ہو دو تم ٹھہر جاؤ وہ جواب دین گے کہ ہم سخت بات کہنے والے اور
 سختی کرنے والے ہیں ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہلکے کچھ کہا ہے ہم اس کی نافرمانی نہیں
 کرتے ہیں اور جس کام کے واسطے ہم کو امر کیا جاتا ہے ہم وہ کام کرتے ہیں جسوقت نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم مایوس ہو جاوین گے آپ اپنی ریش مبارک بائیں ہاتھ سے پکڑیں گے اور آپ
 اپنا منہ عرش کی طرف لاوین گے اور عرض کریں گے اے میرے رب تیرے تحقیق مجھ سے
 یہ وعدہ کیا ہے کہ تو میری امت کے معاملہ میں جھکو رسوا اور خوار نہ کرے گا عرش کے پاس سے
 نذا آوے گی کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو اور اس بندہ کو مقام کی طرف
 پھیر دو میں اپنی کمر سے کاغذ کا ایک ایسا ٹکڑا نکالوں گا کہ وہ روشن چمکتا ہوا انگلی کے سرے
 کی برابر ہو گا میں اس کو میزان کے دہنے پلہ میں ڈال دوں گا اور میں بسم اللہ کہوں گا چسپات
 نبات سے بھاری ہو جاوین گے یہ ندا کی جاوے گی معدو سعد جدہ و نقلت موازینہ کو جنت کی طرف
 لے جاؤ وہ بندہ ان فرشتوں سے کہے گا کہ اے میرے خدا کے پیچھے ہو و اتنا ٹھہر جاؤ کہ میں
 اس بندہ کے اپنے رب کے نزدیک کریم ہے پوچھ لوں وہ بندہ کہے گا کہ میرے باپ مان

آپ پر قربان ہوں آپکا چہرہ مبارک کس قدر اچھا ہے اور آپکا خلق کس قدر اچھا ہے آپ کو کون ہوا
آپنے میری نعرش کو غفلت کیا اور آپنے میرے عبرت پر یا میرے آنسوؤں پر رحم کیا آپ فرماؤں گے
کہ میں تیرا بی محمد ہوں اور یہ تیرا وہ درود ہے کہ تو مجھ پر بھیجا کرتا تھا تو جتنا حاجت مند درود کی طرف
تھا درود نے تجھ کو پالیا۔

اصغہانی نے ابن مسعود سے مرفوعاً روایت کی ہے آپنے فرمایا ہے کہ جو وقت قلم لوگوں
میں کا کوئی شخص اپنے وضو سے فارغ ہوا اس کو چاہیے کہ اشہدان لا الہ الا اللہ وان محمد
عبدہ ورسولہ کہے پھر وہ مجھ پر درود بھیجے جو وقت وہ یہ کہے گا تو اس کے لئے رحمت کے
دروازے کھول دئے جائیں گے۔

اصغہانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود کتاب میں پڑھے گا جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا
ملا یک ہمیشہ اس کے لئے استغفار پڑھتے رہیں گے اور اصغہانی نے انہی حدیث کی روایت
ابن عباس سے بھی اس لفظ سے کی ہے کہ اس کے لئے وہ درود ہمیشہ جاری رہے گا
اور بھی اصغہانی نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کو وحی بھیجی اسے موسیٰ کیا تم اس بات کو دوست رکھتے ہو کہ قیامت کے دن
تم کو تشنگی نہ ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی بیشک اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔

ابن ابی الحسن المہمونی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے ابو علی الحسن بن علی بن
اون کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا ان کی ہاتھوں کی انگلیوں پر کچھ نئے سنہرے
رنگ سے لکھی ہوئی تھی میں نے ان سے اسکو پوچھا انہوں نے مجھ سے کہا اے میرے
پیارے بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث میں میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا کرتا
تھا اس لکھنے کے سبب میری ہاتھوں کی انگلیوں پر سونے سے لکھا گیا ہے۔

محمد بن عبد اللہ بن مسعود

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں سے یہ امر ہے کہ آپ کے واسطے رحمت کی دعا مانگی جاوے اس سے آپ کا منصب شریف جلیل ہے ابن عبد البر نے کہا ہے کہ کسی کو یہ جایز نہیں ہے کہ جو وقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جاوے وہ رحمت اللہ ہو اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (من صلی علی) فرمایا ہے (من ترحم علی اور من دعا علی) نہیں فرمایا ہے اگرچہ صلوٰۃ کا معنی رحمت ہے لیکن تعظیم کی وجہ سے آپ اس لفظ کے ساتھ مخصوص کئے گئے ہیں جو لفظ کہ اپنے فرمایا ہے اس سے غیر لفظ کی طرف عدول نہ کیا جاوے (یعنی صلی اللہ علیہ کی جگہ رحمتہ اللہ علیہ کہی) اور اس کی تائید اللہ تعالیٰ کا یہ قول کرتا ہے لا تعجلوا دعا الرسول بینکم کہ عار بعضکم بعضاً قول ابن عبد البر بیان تک تھا۔

ابن حجر نے بخاری کی شرح میں کہا ہے اور وہ اچھی بحث ہے۔ اور اس کی مثل قاضی ابوبکر بن العربی نے جو مالکیہ سے ہیں اور صید لانی نے جو شافعیہ سے ہیں ذکر کیا ہے۔ پس ابوالقاسم الانصاری شارح ارشاد نے کہا ہے کہ لفظ رحمت صلوٰۃ کی طرف مضاف کر کے کہنا جایز ہے اور معزو لفظ رحمت کہنا جایز نہیں ہے اور حنفیہ کی کتب میں سے ذخیو میں امام محمد رحم سے روایت ہے کہ امام محمد کے نزدیک ابہام نقص کی وجہ سے یہ لفظ کراہت رکھتا ہے اس لئے کہ رحمت اکثر نہیں ہوتی ہے مگر اس فعل کے واسطے جس پر ملامت کیجاتی ہے اس آپ کے غیر کے واسطے رحمتہ اللہ کہنا چاہیے اور آپ کے واسطے صلی اللہ علیہ کہنا چاہیے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص پر آپ چاہیں لفظ صلوٰۃ کے ساتھ صلوٰۃ بھیجیں اور آپ کے سوا کسی کو یہ جایز نہیں ہے کہ کسی پر درود بھیجے مگر نبی پر یا فرشتہ پر۔

فقہین نے عبد اللہ بن ابی ادنی سے روایت کی ہے کہ جو وقت آپ کے پاس

کوئی قوم اپنے صدقے لائی تھی آپ فرماتے تھے اللہم صل علیہم آپ کے پاس میرا باپ پناہ میں
لایا اپنے فرمایا اللہم صل علی آل ابی اونی۔

ابن سعد اور قاضی اسماعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں جابر بن عبد اللہ سے روایت
کی ہے کہ آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے میری عورت نے
آپ سے پکار کے کہا یا رسول اللہ آپ مجھ پر اور میرے زوج پر درود بھیجئے آپ نے فرمایا صلی اللہ
علیک وعلی زوجک۔

قاضی اسماعیل نے اور بیہقی نے اپنی (سنن) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ
کو کسی پر درود بھیجنا صلاحیت نہیں رکھتا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر و لیکن مسلمان مردوں
اور مسلمان عورتوں کے واسطے استغفار کے ساتھ دعا کی جاوے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے
ہیں ہمارے اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ غیر انبیاء پر صلوٰۃ ابتدا کر دہ ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر آدمی
جو نبی نے کہا ہے کہ سلام صلوٰۃ کے معنی میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اون دونوں لفظوں
ایک دوسرے کا قرین کیا ہے (جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہے) غیر انبیاء کے
غائب شخص پر سلام نہ بھیجا جاوے (یعنی غیر کہ علیہ السلام نہ کہا جاوے) اور بر سبیل خطاب
لفظ سلام کے ساتھ کوئی باک نہیں ہے کہ جو مومنین زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں خطاب کر کے
اون پر سلام بھیجا جاوے (جیسے السلام علیک) ہے

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ
کہ احکام میں سے جس حکم کے ساتھ جس شخص کو چاہیں آپ خاص کریں۔

ابوداؤد اور نسائی نے عمارہ بن خزیمۃ الانصاری کے طریق سے عمارہ کے چچا سے یہ روایت
کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد اعرابی سے ایک گھوڑا خرید کیا اور اپنے اوس کے
اپنے پیچھے کر لیا تاکہ اوس کے گھوڑے کی قیمت اوس کو ادا کر دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

سلام علیک وعلی زوجک
ابن سعد اور قاضی اسماعیل نے اپنی (سنن) میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ کو کسی پر درود بھیجنا صلاحیت نہیں رکھتا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر و لیکن مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے واسطے استغفار کے ساتھ دعا کی جاوے شیخ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ غیر انبیاء پر صلوٰۃ ابتدا کر دہ ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر آدمی جو نبی نے کہا ہے کہ سلام صلوٰۃ کے معنی میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اون دونوں لفظوں ایک دوسرے کا قرین کیا ہے (جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ہے) غیر انبیاء کے غائب شخص پر سلام نہ بھیجا جاوے (یعنی غیر کہ علیہ السلام نہ کہا جاوے) اور بر سبیل خطاب لفظ سلام کے ساتھ کوئی باک نہیں ہے کہ جو مومنین زندہ ہیں اور جو مر گئے ہیں خطاب کر کے اون پر سلام بھیجا جاوے (جیسے السلام علیک) ہے

و سلم نے چلنے میں سرعت کی اور اعرابی نے دیر کی آہستہ چلا مروون نے اعرابی کے آگے سے
 آنا شروع کیا اور وہ اس گھوڑے کا مول کرنے لگے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا مول لے لیا ہے یہاں تک کہ بعض نے اس مول پر جس کے عوض
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا خریدا تھا اعرابی کو گھوڑے کا مول زیادہ کر دیا اس نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا اور کہا کہ اگر آپ اس گھوڑے کو مول لیتے ہیں آپ
 مول لے لیں یا میں اس کو بیچ ڈالوں جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی
 کے پکارنے کو سنا آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ اعرابی آپ کے پاس آ پہنچا آپ نے اس سے
 فرمایا کیا میں تجھ سے اس گھوڑے کو مول نہیں لے لیا اعرابی نے کہا واللہ میں ہرگز آپ کو
 گھوڑا بیع نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک میں تجھ سے گھوڑا خریدا
 کر لیا ہے آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اعرابی کو گھیرتے تھے اور آپ اور اعرابی
 دونوں اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے تھے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ گواہ لائے
 وہ یہ گواہی دے کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کو بیچ ڈالا مسلمانوں میں سے جو شخص آیا اس نے
 اعرابی سے کہا تجھ کو ہلاکت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں فرماتے ہیں مگر حق۔
 یہاں تک کہ خزیمہ آئے اور اسے سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اناللہ وانا الیہ راجعون
 میں اور اعرابی اناللہ کہہ رہا ہے اور اعرابی نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آپ کوئی ایسا گواہ لائے
 وہ یہ گواہی دے کہ میں نے آپ کو یہ گھوڑا بیچ ڈالا ہے خزیمہ نے سن کر کہا کہ میں یہ شہادت
 دیتا ہوں کہ تو نے اس گھوڑے کو بیچ ڈالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزیمہ کی
 طرف متوجہ ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تم کس دلیل کے ساتھ گواہی دیتے ہو کہا یا رسول اللہ
 آپ کی تصدیق کی دلیل سے گواہی دیتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزیمہ کی تنہا
 شہادت و مروون کی شہادت ٹھہرائی۔

ابن ابی اسامہ نے اپنی (مسند) میں عثمان بن بشیر سے یہ روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خرید فرمایا اعرابی نے بیچ کی نفی کی خزمیہ بن ثابت آئے اور کہا اسے اعرابی میں تجھ پر گواہی دیتا ہوں کہ تو نے اس کو بیچ ڈالا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے خزمیہ پہنے معاملہ کے وقت تم کو گواہ نہیں بنایا تم کیونکر شہادت دیتے ہو خزمیہ نے عرض کی کہ آسمان کی خبر جو آپ دیتے ہیں اوس پر میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں کیا اس اعرابی پر میں آپ کی تصدیق نہ کروں گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خزمیہ کی تنہا شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے مقابلہ میں قرار دیا سلام میں کوئی مرد نہ تھا جسکی شہادت دو مردوں کی شہادت کی برابر جائز ہوتی غیر خزمیہ بن ثابت کی شہادت کے۔

تجاری نے اپنی تاریخ میں خزمیہ سے یہ روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے واسطے یا جس شخص پر خزمیہ نے شہادت دی خزمیہ اوس کے لئے کافی ہیں۔

قیس بن نے براہ بن عازب سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ جو شخص ہماری نماز پڑھے گا اور ہماری قربانی کرے گا اوس نے قربانی کی اور جو شخص نماز سے پہلے قربانی کرے گا وہ قربانی نہ ہوگی گوشت کی بکری ہوگی یہ سن کر ابو بردہ بن یثار کہڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ قبل اس کے کہ ناکہ کوٹھان سے میں نکلون میں نے قربانی کی ہے میں نے یہ پچھاننا کہ آج کا دن کھانے پینے کا دن ہے سچے عجلت کی اور میں نے کھانا کھایا اور اپنے اہل اور اپنے پڑوسیوں کو کہلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت کی بکری ہے ابو بردہ نے عرض کی کہ میرے پاس بھیڑ کا دو سالہ ایک بچہ ماوہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے اچھا ہے کیا وہ بھیڑ کا بچہ میری طرف سے قربانی کے لئے کافی ہو گا آپ نے فرمایا بیشک اور تمہارے بعد کسی کے طرف سے قربانی کے لئے ایسی بھیڑ بزرگ ہرگز کافی نہ ہوگی۔

مسلم نے ام عطیہ سے روایت کی ہے کہ ہے جب کہ یہ آیت یا یٰٰنک ان لا یفکوا بآیت

شیئاً ولا یصنیک فی المعروف تک نازل ہوئی کہا کہ اس سے عام لوگ توجہ کرنے لگے مین نے عرض کی یا رسول اللہ مگر آل فلان اس حکم سے مستثنیٰ کر دے جاوین اس لئے کہ اون لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں میری مدد کی تھی اس سبب سے مجھ کو یہ لایا ہے کہ مین اون کی مدد کروں آپ نے فرمایا (الآل فلان) امام نزوی نے کہا ہے کہ ام عطیہ کو آل فلان کے باب میں خاصۃً رخصت و تیمم یہ قول محمول ہے شارع علیہ السلام کے واسطے یہ جائز ہے کہ غوم مین سے جس نئے کو چاہے نکال کر دے ابن سعد اور حاکم نے عمرہ بنت عبد الرحمن سے روایت کی ہے عمرہ نے سہلہ حذیفہ کی بی بی سے روایت کی ہے سہلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سالم کا ذکر کیا کہ ابی عذیفہ کا وہ غلام ہے اور میرے پاس وہ داخل ہوا کرتا ہے آپ نے اون کو امر فرمایا کہ تم اپنا دودھ اوس کو پلاؤ اس کے بعد کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہوا تھا اور بڑی عمر والا مرد ہو گیا تھا سہلہ نے اپنا دودھ اوس کو پلا دیا۔

تینچین نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اذواج نے اس بات سے انکار کیا کہ اس طور سے دودھ پلانے سے اون کے پاس کوئی شخص داخل ہوا اور تمام اذواج مطہرات نے کہا ہے کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سالم کی واسطے خاصۃً رخصت تھا۔ اور حدیث کے ایک لفظ میں یہ ہے کہ یہ امر سہلہ بنت سہیل کے واسطے خاصۃً تھا۔ اور حاکم نے ربیعہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ سالم کی واسطے رخصت تھی۔

ابن سعد نے اسابت عمیس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ جعفر بن ابی طالب شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم تین دن سوگ کے کپڑے پہنو پھر تم جو جامودہ کرو ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عباس نے قبل اس کے کہ اون پر صدقہ نکالنا حلال ہو اوس کی تعمیل کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ نے اس باب میں اون کو رخصت دے دی۔

ابن سعد نے حکم بن عیینہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت

عباس سے دو سال کے صدقہ کے واسطے عجلت فرمائی۔

سعید بن مسعود نے ابو النعمان الازدی سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کا ایک سورہ قرآن پڑھا کر دیا اور فرمایا کہ کسی کے واسطے تیرے بعد سورہ قرآن پھر نہ ہو گا۔ یہ حدیث مرسل ہے اور اس میں وہ شخص راوی ہے جس کو کوئی نہیں پہچانتا اور ابو داؤد نے کچھول سے روایت کی ہے کہا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی کے واسطے یہ جائز نہیں اور ابن عوانہ نے لیث بن سعد سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے جعفر بن محمد سے اونھوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ام امین جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھیں وہ (سلام لعلیکم) کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام امین کو یہ رخصت دی کہ وہ (السلام) کہیں۔ اور ابن سعد نے دوسری وجہ سے یہ روایت کی ہے کہ ام امین و ثورای سے تلفظ کرتی تھیں۔

ابن سعد نے منذر الثوری سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی اور حضرت طلحہ کے درمیان گفتگو واقع ہوئی حضرت طلحہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا جیسی جرات اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کی مجھ میں وہ جرات نہیں ہے کہ آپ کے نام پر آپ نے نام رکھا ہے اور آپکی کنیت پر اپنے کنیت رکھی ہے حال یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے کہ آپکی امت میں سے آپ کے بعد کوئی شخص آپکا نام اور آپکی کنیت دونوں جمع کرے ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قریش کے ایک گروہ کو بلایا اونھوں نے کہا کہ ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد تمہارے ایک لڑکا پیدا ہو گا اوس کو میں نے اپنا نام اور اپنی کنیت خاص طور سے عطا کی ہے اور میری امت میں سے اوس کے بعد کسی کو حلال نہ ہو گا کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع کرے۔

ابن سعد نے حمزہ الثوری کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے محمد بن الحنفیہ سے سنا ہے وہ یہ کہتے تھے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رخصت تھی حضرت علی نے عرض کی نبی یا رسول اللہ

اگر آپ کے بعد میرا کوئی لڑکا پیدا ہو گا تو میں آپ کے نام پر اوس کا نام رکھوں گا اور آپ کی کنیت کے ساتھ آپ کی کنیت کروں گا۔ آپ نے فرمایا بہتر۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ جس شخص کے درمیان آپ چاہتے مواخات کرتے تھے۔ اور اون کو درمیان توارث ثابت کرتے تھے یہ امر آپ کے سوا کسی کو جائز نہیں ہے۔

ابن جریر نے علی بن زید سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (والذین عقدت ايمانكم) میں روایت کی ہے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن کو مواخات کی گروہ لگائی تھی جیسے کوئی ایسا رحم نہیں آتا جو اون کے درمیان حایل ہوتا اون کا حصہ لوگ دیتے تھے۔ کہا ہے کہ وہ آج کے دن نہ ہو گا سوا اس کے نہیں ہے کہ ایک گروہ تھا جن کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواخات کرا دی تھی اور یہ مواخات منقطع ہو گئی اور یہ امر کسی کے لئے جائز نہ ہو گا مگر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کہ اپنے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرائی تھی اور آپ کے دن کسی کے درمیان مواخات نہیں کیا جاسکے گی۔

باب

ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ جو شخص مسجد نبوی میں نماز پڑھے تو آپ کی محراب اوس کے حق میں کعبہ کی مثل ہے کسی حال میں اوس سے عدول اجتہاد کے ساتھ جائز نہیں ہے۔ اور ایسی ہی اور تمام وہ جگہیں ہیں جہاں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ اس باب میں راست اور چپ میں اجتہاد جائز نہ ہو گا بخلاف تمام شہروں کے کہ اون میں راست اور چپ میں اجتہاد جائز ہو گا یہ قول اصح وجوہ پر ہے۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جس کے ساتھ آپ کی اولاد اور آپ کی ازواج اور آپ کے اہلبیت اور آپ کے اصحاب اور آپ کے قبیلہ کو آپ کی وجہ شرف دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل اللہ بیت و لعلکم تطہرون اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ومن یقتل منکم فمصلحہ و رسولہ و عمل صالحاتھا اجر ہا مرتین۔

حاکم نے حضرت امام سلمہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میرے گہر میں آیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل اللہ بیت نازل ہوئی ہے آپ نے حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور ان کے دو بیٹوں یونس کے پاس کسی کو بھیج کر بلایا اور یہ فرمایا کہ لوگ میرے اہل بیت ہیں۔

حاکم نے حذیفہ سے مروی روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اتر آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے یہ آواز چاہا کہ مجھ کو سلام کرے اور اس نے مجھ کو یہ بشارت دی کہ فاطمہ اہل جنت کی بی بیوں کی سیدہ ہیں۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کی ہے کہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جبوقت قیامت کا دن ہوگا منادی کرے والا جابون کے اوس طرف سے ندا کرے گا اے اہل جمع تم لوگ اپنی آنکھوں کو چھپا لو تاکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گزر جاوین آپ ایسے حال میں گزریں گے کہ دو سبز چادرین اوڑھے ہوگی۔

حاکم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے غضب کرنے سے غضب کرتا ہے۔ اور تمہاری رضا سے اللہ تعالیٰ رضا مند ہوتا ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید الخدری سے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ اہل جنت کی بی بیوں کی سرور ہیں مگر مریم بنت عمران اون سے مستثنیٰ ہیں۔

حاکم نے حضرت عائشہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ تم اس امر سے راضی نہ ہو گی کہ تم نسا را عالمین کی اور نسا را مومنین اور اس امت کی نسا کی سیدہ ہو۔

ابن سعد نے
ابن عباس سے
ابن عمر سے
ابن عباس سے
ابن عمر سے
ابن عباس سے
ابن عمر سے

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم پر غلظ پڑی اور فرمایا کہ ان کی دودھ پلانے والی ہے انکی رضاعت کو جنت میں پڑا کرگا ابراہیم صدیق میں۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم کی جنت میں دودھ پلانے والی ہے اور ان کی جتنی رضاعت باقی رہی ہے اوس کو جنت میں پڑا کرین گے اور اپنے فرمایا کہ ابراہیم صدیق اور شہید ہیں۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابراہیم ابن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی آپ نے ان پر غلظ پڑی اور فرمایا کہ جنت میں انکی دودھ پلانے والی ہے اور اگر ابراہیم زندہ رہتے تو صدیق اور نبی ہوتے اور ان کے مامون قبلی لوگ ضرور عتیق ہو جاتے اور کوئی قبلی غلام نہ ہوتا۔

ابن سعد نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم زندہ رہتے تو ضرور صدیق اور نبی ہوتے۔

حاکم نے ابوسعید سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں مگر وہ خالد بن ولید کے سردار نہیں ہیں۔ اور حاکم نے اس کی مثل ابن مسعود سے روایت کی ہے۔

حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت جبریل میرے پاس آئے اور کہا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔

حاکم نے ابی اسامہ بن محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کشتی لڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے کہ اس حسن جلدی کرو حضرت خاتمہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حسن کی اعانت کرتے ہیں گویا حسن آپکو حسین سے

زیادہ دوست میں آپ نے فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حسین کی اعانت کرتے ہیں اور میں اس امر کو دوست رکھتا ہوں کہ میں حسن کی اعانت کروں یہ حدیث مرسل ہے۔

• آپ نے اس کے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین کے پاس دو توہین تھے اور توہیدون میں حضرت جبریل علیہ السلام کے بازوؤں کے چھوٹے پروں میں کرتے تھے۔ احمد نے اور حاکم نے اس حدیث کی ابن عباس سے روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افضل النساء اہل جنت حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت محمد اور حضرت مریم بنت عمران اور حضرت آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

حاکم نے اس سے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نساء العالمین سے چار عورتیں بزرگی میں تجھ کو کافی ہیں حضرت مریم اور حضرت آسیہ فرعون کی بی بی اور حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہ۔

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد المطلب میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ چاہا ہے کہ تم لوگوں میں جو قابل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو اوس کے قول پر ثابت رکھے اور جو گمراہ ہے اوس کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے جو جاہل ہے اللہ تعالیٰ اوس کو عالم کرے اور یہ دعا کی ہے کہ تم کو سخی اور غمچ اور رحم والا کرے اگر کسی مرو نے رکن اور مقام کے درمیان دو وزن قدم برابر رکھے اور اوس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا اور وہ ایسے حال میں اللہ تعالیٰ سے ملا کہ اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نفی رکھتا ہو گا وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت ابو سعید نے کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم اہلیت سے کوئی شخص نفی نہ رکھے گا مگر اللہ تعالیٰ اوس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

ابو یعلیٰ اور زرارہ اور حاکم نے ابو دوز سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

و سلم سے سلسلہ ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سن لو کہ میرے اہل بیت کی مثل تم لوگوں میں سفینہ فی سبیل اللہ کی مثل ہے جو شخص سفینہ میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو اس سے رگیا وہ غرق ہو گیا۔
(یعنی مسلمانوں کو نجات کے لئے اہلبیت کا توسل چاہیے)

ترمذی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو حسن حدیث کہا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے زید بن ارقم سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں میں نقلین کو چھوڑنے والا ہوں وہ نقلین کتاب اللہ اور میری اہلبیت ہیں۔

حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ستارے اہل زمین کے واسطے غرق ہونے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کی طرح اختلاف سے امان ہیں جو وقت میرے اہلبیت سے کوئی قبیلہ خلاف کرے گا وہ مختلف ہو جائے گا وہ لوگ فیضان کا گروہ ہو جائیں گے۔ اور اس حدیث کی روایت ابو یعلیٰ اور ابن ابی شیبہ نے سلم بن اکوع کی حدیث سے کی ہے۔

حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے رب نے میرے اہل بیت کے باب میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اون میں سے جو لوگ توحید کے ساتھ اور میری رسالت کے چھوٹے گئے گا اقرار کریں گے اللہ تعالیٰ اون کو عذاب نہ دے گا۔
حاکم نے جابر سے اور مخنف نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے اپنے فرمایا ہے کہ سید الشہداء حضرت حمزہ ہیں۔

حاکم نے عروہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت کے جراتوں کے سرور ابو سفیان بن الحارث بن عمار عبد المطلب کے فرزند ہیں اور ابو سفیان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں۔

طبرانی نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک مرد اپنی جگہ سے اپنے بھائی کے واسطے کھڑا ہوتا ہے مگر نبی یا ختم کسی کے واسطے

نہیں کھڑے ہوتے ہیں۔

ابن عباسؓ نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سو کوئی شخص اپنی جگہ سے ہرگز ہرگز نہ کھڑا ہو مگر حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا اون کی وزیت کے واسطے کھڑا ہو۔

ابن ماجہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کو گالی نہ دو قسم ہے اوس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری ایمان ہے اگر تم میں سے کوئی مثل احد کے سونا خرچ کرے گا اون میں سے کسی کی فضیلت نہ پاوے گا۔ اور نہ اوس کی نصف فضیلت کو پاے گا۔

طیالسی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مرو کے پاس احد کی مثل سونا ہو اور وہ اوس سونے کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرے اور محتاجوں اور مساکین اور یتیموں میں خرچ کرے تاکہ میرے اصحاب میں سے کسی کی فضیلت او تنی پاوے کہ دن کی ایک ساعت کی مقدار میں ہو وہ کہی اوس کو نپاویگا۔ ابن ابوعمر نے اپنی (مسند) میں انسؓ سے انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میرے اصحاب کی مثل میری امت میں ستاروں کی مثل ہے کہ ستاروں سے اومیون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے اور جب وقت ستارے غایب ہو جاتے ہیں تو اومی تھیر ہو جاتے ہیں (یعنی راستہ بھول جاتے ہیں)

عبد بن حمید نے اپنی (مسند) میں ابن عمرؓ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب کی مثل ستاروں کی مثل ہے جن سے اومیون کو راستہ کی ہدایت ہوتی ہے جن کسی صحابی کے قول کے ساتھ تم لوگ عمل کرو گے تم ہدایت پاؤ گے۔

ابو یعلیٰ اور ہزار نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب کی مثل تمک کی مثل ہے کھانا درست نہیں ہوتا مگر تمک کے ساتھ۔

ابن مسیح نے اور طبرانی نے (اوسط) میں حدیث سے حدیث نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے اصحاب سے نفز ہوگی اوس نفز کا ساتھ اون کے ساتھ اعمال کے سبب جو میرے ساتھ اونہوں نے کئے ہوں گے نفز دے گا۔ اوس نفز کے ساتھ ایک قوم میرے بعد عمل کرے گی اللہ تعالیٰ اوس قوم کے لوگوں کو تک کے بل اوندھا دوزخ میں ڈالے گا۔

ابن مسیح نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصہار اور انصار کو تم لوگ چھوڑ دو ہر گز جو شخص میرے اصہار اور اصحاب میں مجھ کو محفوظ رکھیگا اوس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عافیت ہوگا اور جو شخص میرے اصہار اور اصحاب میں مجھ کو محفوظ نہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اوس کو چھوڑ دے گا اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ چھوڑ دے گا قریب ہے کہ اوس کو پکڑے (یعنی گرفتار عذاب دوزخ کرے)

ابن مساکر نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر اوس کی نظیر میری امت میں ہے ابو بکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظیر ہیں اور عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظیر ہیں اور عثمان حضرت ہارون علیہ السلام کی نظیر ہیں اور علی میری نظیر ہیں۔ اور جس کو یہ امر مسرور کرے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کو دیکھے وہ ابو ذر کو دیکھے ابن مساکر نے بیدہ سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے جو کوئی کسی شہر میں مرے گا وہ اوس شہر کے لوگوں کا قاید اور ان کا امام اور اوند کا نواز قیامت کے دن ہوگا۔

ابن مساکر نے احمد بن حنبل سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے کوئی شخص کسی شہر میں نہ مرے گا مگر اوس شہر والوں کے واسطے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوس کو اوس شہر والوں کا سردار کرے اور ان کا امام اور ان کے نواز قیامت کے دن ہوگا (ابن مساکر نے احمد بن حنبل سے روایت کی ہے کہ میرے اصحاب میں سے کوئی شخص کسی شہر میں نہ مرے گا مگر اوس شہر والوں کے واسطے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوس کو اوس شہر والوں کا سردار کرے اور ان کا امام اور ان کے نواز قیامت کے دن ہوگا۔)

کے ہیں کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحاب بائیں نگاہ سے کہتے تو وہ باقی آدمین پر حاکم گیرین کہتے تھے (غزوہ تبوک میں)
حسن بن سفیان نے ابو الزاہرہ کے طریق سے علیس سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قریش کو وہ نئے عطا کی گئی جو اور آدمیوں کو عطا نہیں کی گئی۔

باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (خصایوں) میں سے یہ ہے کہ آپ کے کل اصحاب عدد نہ
ہیں اس پر ان علماء کا اجماع ہے جن پر اعتبار کیا جاتا ہے ان میں سے کسی ایک کی عدالت سے
بحث نہیں کی جاوے گی جیسے کہ راویان احادیث کی عدالت سے بحث کی جاتی ہے۔ اس کے
واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول کے ساتھ استدلال کیا گیا ہے (خیر الناس قری)
اور آپ کے خصایوں میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو شخص ایک
لحظہ مجتمع ہوا اس کے لئے صحبت ثابت کی جاتی ہے خلاف تابعی کے صحابی کے ساتھ تابعی کی واسطی
تابعی ہونے کا اسم ثابت ہوگا۔ مگر طول اجتماع سے صحابی کے ساتھ یہ اصح قول پر اہل اصول کے نزدیک
آئی صحبت اور صحابی کی صحبت میں فرق غنیمت منصب نبوت اور نور نبوت کہ ہے ایک یہ شان بھی کہ
وہ مسمرانی جو احق ہوتا ہے وہ آپ کی نگاہ مبارک پر رہنے کے حکمت کے ساتھ ناطق ہو جاتا تھا۔

اور آپ کے خصایوں میں سے یہ امر ہے کہ آپ کی حدیث شریف کے جو لوگ حامل ہیں ان کے
چہرے ہمیشہ تروتازہ رہتے ہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے اہل حدیث میں سے کوئی شخص نہیں ہے
مگر اس کے چہرہ میں تازگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول شریف کی وجہ سے ہے۔
(نظر اللہ امر واسع مقابلتی فوعا بافاذ ابالی من لم یسمعہا یعنی اللہ تعالیٰ اس مرد کے چہرہ کو تروتازہ
رکھے جس نے میری قول کو سنا اور اس کو محفوظ رکھا پھر وہ قول اس شخص کی طرف اس نے
نظر فرمایا جس نے اس کو نہیں سنا تھا۔) اور علماء نے حدیث حفاظ اور امر المؤمنین کے لقب کے
ساتھ مختص ہونے میں خطیب نے کہا ہے کہ حافظ وہ لقب ہے جس کے ساتھ اہل حدیث تمام
علماء کے درمیان مختص ہوئے ہیں۔

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا
 پائی (اللہم یرحم خلفائی) اسے میرے اللہ تعالیٰ تو میرے خلیفوں پر رحم کر کسی نے پوچھا یا رسول اللہ
 آپ کے خلیفے کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا میرے خلیفے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور میری
 حدیث اور میری سنت کو روایت کریں گے اور میری حدیث اور میری سنت آویں گے کہ سکھائیں گے۔
 اون معجزات اور خصایص کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی وفات کے وقت واقع ہوئے ہیں۔ یہ باب اوس آیت کے بیان
 میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وفات کی خبر
 دی ہے۔

احمد اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے صحیح سند سے وانکہ بن الاسقع سے روایت کی ہے کہ آپ کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاں سے پاس بکان سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ یہ زعم کرنے
 ہو کہ تم لوگوں کے بین انہو وفات پاؤں گا۔ تم لوگ سن لو میں تم لوگوں سے وفات میں اول ہوں اور تم
 میرے پیچھے وفات پاؤ گے پھر اپنے مذاکی کہ بعض تمہارا بعض کو ہلاک کرے گا۔

بخاری نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے
 ہر مہینہ میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس میں آپ نے وفات پائی آپ نے
 بیس دن اعتکاف فرمایا اور حضرت جبریل علیہ السلام رمضان شریف کے ہر مہینہ میں آپ کے
 سانسے قرآن شریف پڑھتے تھے جبکہ وہ سال تھا جس میں وفات پائی حضرت جبریل علیہ السلام نے
 آپ کے روبرو دو بار قرآن شریف پڑھا۔

تینہیں نے حضرت عائشہ سے اونہوں نے حضرت فاطمہ سے یہ روایت کی ہے کہ نبی کریم
 علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے راز میں باتیں کیں اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام اس کے
 ہر مہینہ میں آتے تھے اور اس سال میں خود بارہ گھنٹہ بنا رہے تھے اور میں انہی کا گناہ نہیں کرتا ہوں کہ
 انہوں نے میری باتیں سنیں۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو اپنی اوس بیماری میں بلایا جس بیماری میں آپ نے وفات پائی اور اون سے کسی شخص کے ساتھ مخفی باتیں کی وہ رونے لگیں پھر اون کو بلایا اور اون سے آپ نے راز میں باتیں کیں وہ ہنس پڑیں میں نے حضرت فاطمہ سے اس واقعہ کو پوچھا اونہوں نے کہا مجھ کو آپ نے یہ خبر دی کہ آپ اپنی اس بیماری میں قبض کئے جاویں گے یہ سن کر میں رو دی پھر آپ نے مجھ کو یہ خبر کی کہ آپ کے اہل میں اہل میں ہوں جو آپ کے بعد وفات پاؤں گی میں اس بات سے ہنس دی۔

طبرانی اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت فاطمہ کو بلایا اور ان کو ایک سرتکشی کی دو روئے لگیں پھر ان کو سوسرگوشی کی وہ ہنسنے لگیں میں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا اونہوں نے کہا کہ آپ نے اولیٰ بار مجھ کو یہ خبر کی کہ جبریل علیہ السلام آچکے ہر ایک سال میں ایک بار قرآن شریف سناتے تھے اور اس سال دو بار قرآن شریف سنایا ہے اور یہ خبر سنی ہے کہ کوئی نبی نہ تھا اوس کے بعد کوئی نبی ہوا مگر اوس کے بعد اوس کی آوی عمر زندہ رہا اور مجھ سے فرمایا اسے میری پیاری بیٹی مسلمانوں کی عورتوں میں سے کوئی عورت تم سے مصیبت نہیں اعظم نہیں ہے صبر میں تگواؤنی عورت نہ ہونا چاہئے۔ اور آخر بار میں مجھ سے سرتکشی کی اور مجھ کو یہ خبر دی کہ میں آپ سے ملنے میں آپ کے اہل میں سے اول ہوں اور آپ نے فرمایا کہ تم اہل بیت کی بی بیوں کی سیدہ ہو مگر حضرت مریم بنت عمران مستثنیٰ ہیں اس واسطے میں ہنس پڑی۔

احمد اور دارمی اور طبرانی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نفس کو میرے وفات کی خبر دی گئی ہے حضرت فاطمہ سن کر رونے لگیں آپ نے فرمایا تم صبر کرو سہی کہ تم میرے پاس پہنچنے میں میرے اول اہل ہمدہ میں پڑیں۔

تجاری نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے امین سے اللہ تعالیٰ کے قول اذاجاء نصر اللہ والفتح کو پوچھا ابن عباس نے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں

حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ اس سے بہت بہتر ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ امر جو تم کہتے ہو یہی ہو گا معلوم ہے۔

شیخین نے ابو سعید الخدری سے روایت کی ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن آدمیوں کو خطبہ سنایا اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے درمیان اور اس سے اعلیٰ کے درمیان اختیار دیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے بندہ نے اس سے کہہ کر اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ یہ سن کر حضرت ابو بکرؓ رونے لگے ہم نے اُن کے رونے سے یوں تعجب کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک مرد کے مختار ہونے کی خبر دیتے ہیں اور یہ روتے ہیں پھر معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ الصدیقؓ تھے۔ زیادہ عالم تھے اپنے فرمایا اسے ابو بکرؓ تم نہ روؤ اور دنیا کو زیادہ امن دینے والے ہو گے اپنی محبت اور اپنے مال کے ساتھ ابو بکرؓ ہیں اور اگر میں کوئی خلیل اختیار کرتا تو ابو بکرؓ کو اپنا خلیل بناتا لیکن میرے لئے اُن کے درمیان اہلانی اخوت ہے۔ مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہ چھوڑا جاوے مگر بندہ کروا جاوے مگر باب ابو بکرؓ اپنی حالت پر ہے۔

بیہقی نے ابویعلیٰ سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک مرد کو اس کے رب نے اس امر کے درمیان مختار کیا کہ وہ دنیا میں زندہ رہے یا کہ وہ زندہ رہنا چاہے اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے درمیان مختار کیا اس مرد نے اپنے رب کی نافرمانی اختیار کیا پس حضرت ابو بکرؓ الصدیقؓ رونے لگے اور کہا بلکہ ہم سب اموالی اور اپنے شیعہ پر غماز تھے۔

واقفی اور حنفی نے عافیہ جنت مسجد کے طرح سے ام و رہ سے ام و رہ نے حضرت ام سلمہؓ کو روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے باہر اپنی حالت میں نکلتے تھے کہ لوگ سڑ پارک پر بیٹھ جاتے اور آپؐ منبر پر بیٹھتے اور آپؐ فرمایا قسم ہے اوس واسطی کی جس نے تم سے بدتر کسی میں میری جگہ ہے میں اس گہری حوض پر ایستہ کھڑا ہوں۔ پھر آپؐ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے میں سے ایک بندہ دنیا کے درمیان اور اس سے اعلیٰ کے درمیان مختار کیا جو اللہ تعالیٰ

پاس ہے اور میں بدھ بننے اور جس شخص کو اختیار کیا جو اللہ تعالیٰ سکنا پاس ہے۔ حسن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ
 روئے لگے اور کہا بلکہ ہم اپنے باپ اور اپنی مائیں اور اپنی جانیں اور اپنے مال آپ پر خدا کر دیئے۔
 اور ابن ابی شیبہ نے (مصنف) میں ابو سعید الخدری سے اس حدیث کے اول کو اس لفظ تک
 روایت کیا ہے کہ میں اس گہڑی حوض پر البتہ کبڑا ہوں۔

احمد اور ابن سعد اور دارمی اور حاکم اور بیہقی اور طبرانی نے ابو موسیٰ بنیہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو رات سے بیدار
 کیا اور مجھ سے فرمایا اے ابو موسیٰ بنیہ مجھ کو یہ امر کیا گیا ہے کہ اہل بقیع کے واسطے دعا کے مغفرت
 کروں میں آپ کے ساتھ گیا یہاں تک کہ میں بقیع میں آیا آپ نے اپنے دست مبارک اوٹھائے اور
 اہل بقیع کے واسطے اپنے دعائے مغفرت کی پھر آپ نے فرمایا تم لوگوں کو مبارک باد ہو کہ جس امن کی
 حالت میں تم نے صبح کی ہے او میں نے اس امن میں صبح کی ہے اب وہ وقت آگیا کہ فتنے
 تاریک رات کے ٹکڑوں کی مثل آگئے اور فتنوں کے آخر اول فتنوں کے پیچھے آ رہے ہیں۔ آخر
 فتنے اول فتنوں سے بڑے ہیں پھر آپ نے خطاب فرمایا اے ابو موسیٰ بنیہ مجھ کو دنیا کے خزانوں کی
 کنجیں اور دنیا میں ہنیہ رہنا پھر جنت عطا کی گئی اور مجھ کو اون چیزوں کے درمیان اور میرے رب کی
 طاعات کے درمیان اختیار دیا گیا میں نے اپنے رب کی طاعات کو اختیار کیا پھر اس کے بعد بقیع میں
 آپ پلٹ آئے۔ جبکہ آپ صبح کو اٹھے تو آپ کی وہ بیماری آغاز ہوئی جس بیماری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تفریق
 اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مولیٰ ابو رافع کی حدیث میں روایت کی ہے۔
 بیہقی نے طاؤس سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا
 ساتھ مجھ کو نصرت دی گئی۔ اور مجھ کو خزانے عطا کئے گئے اور مجھ کو اس کے درمیان اختیار دیا گیا کہ
 میں یہاں تک زندہ رہوں کہ جو میری امت پر فتح ہو میں اس کو دیکھوں اور تمہیں کے درمیان مجھ کو
 اختیار دیا گیا میں نے تمہیں کو اختیار کیا۔

ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اوس حالت میں کہ سہارنے والا آدمی دیکھتا ہے مجھ کو دنیا کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں ہیں اور
 بنی گوگرد ہاسنے کے ایچھے راستہ پر لے گئے اور تم لوگ دنیا میں چھوڑ دئے گئے۔ تم لوگ احمق اور
 احمق اور ابيض غبیص کھاؤ گے۔

بقادی نے عقبہ بن عامر سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان سے ایک
 دن باہر تشریف لے گئے اپنے اہل اہل پر اپنی وہ نماز پڑھی جو میت پر پڑھتے تھے پھر آپ منبر
 کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا کہ میں تمہارا فرط ہوں اور تم لوگوں پر گواہ ہوں اور میں اللہ
 اب اس شخص کو دیکھ رہا ہوں اور تحقیق مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیوں عطا کی گئیں اور میں
 واللہ تم لوگوں پر خوف نہیں کرتا ہوں کہ میرے بعد تم شرک کر دو گے ولیکن مجھ کو تم پر یہ خوف ہے
 کہ تم لوگ دنیا کی رغبت اس طور سے کرو گے کہ ایک دوسرے سے غالب رہے۔

ابن سعد اور ابن راہویہ نے یحییٰ بن جعدہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا اے فاطمہ کوئی بنی مبعوث نہیں کیا گیا مگر وہ شخص جو اس کے بعد نبی ہوا پہنچ کی نصف عمر
 اوس آخر نبی نے پائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ بے چالیس سال کی عمر پائی ہے ابن حجر نے
 مطالب عالیہ میں کہا ہے اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی چالیس سال کی
 عمر نبوت میں تھی۔

ابن سعد نے ابراہیم النخعی سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہتا ہے جو اس سے قبل تھا۔ اور حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام اپنی قوم میں چالیس سال تکیر سے تھے۔

تجاری نے اپنی تصانیف میں زمین ارقم سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کسی نبی کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا مگر وہ اوس نبی کی نصف عمر زندہ رہا
 جو اس سے پہلے تھا۔

آقا علیہ السلام نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

میں نے اپنے آپ کو
 دنیا کی کنجیوں سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرہ کے پاس آتے تھے تو ایک ایسا کلمہ فرماتے تھے جس سے میری انگلیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں ایک دن آپ میرے حجرہ کے پاس سے گزرے آپ نے کوئی بات نہیں کی مگر اپنے سر پر پٹی باندھ لی اور میں اپنے بستر پر سو رہی آپ گزرے اور مجھ سے دریافت فرمایا اسے عائدہ ٹھکڑا کیا ہو گیا ہے کہ سر پر پٹی باندھ ہی ہے میں نے عرض کی کہ میرے سر پر درود ہی آپ نے فرمایا کہ میرے سر پر بھی درود ہے اور یہ اس وقت ہوا کہ جبریل علیہ السلام نے ٹھکڑا یہ خبر دی تھی کہ آپ وفات پانے والے ہیں۔

بزار نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا زمین نہایت مضبوط اور لمبی رسیوں کے ساتھ آسمان کی طرف کھینچی جاتی ہے میں نے اس خواب کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ واقعہ تمہارے پیغمبر کی وفات ہے۔ یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات کے دن اور اپنی وفات کی جگہ کی خبر دی تھی۔

ابن مساکر نے کحول سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے فرمایا سنو دو خنہ کے دن کے روزی نہ چھوڑو یا اس لئے کہ میں دو خنہ کے دن پیدا ہوا ہوں اور دو خنہ کے دن جھکودھی بھی گئی ہے اور دو خنہ کے دن میں نے ہجرت کی ہے اور دو خنہ کے دن میری وفات ہوگی۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خنہ کے دن پیدا ہوئے اور دو خنہ کے دن بنی کئے گئے اور مکہ سے ہجرت کی حالت میں دو خنہ کے دن نکلے اور مدینہ میں دو خنہ کے دن داخل ہوئے اور مکہ دو خنہ کے دن فسخ کیا اور دو خنہ کے دن آپ وفات پائی۔

۱۔ اور ابو نعیم نے معقل بن یسار سے روایت کی ہے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام روی زمین سے میری ہجرت کی جگہ اور میرے خواب کی جگہ ہے۔

اس حدیث میں
نہایت مضبوط اور
لمبی رسیوں کے
ساتھ آسمان کی
طرف کھینچی
جاتی ہے

ذہیر بن بھار نے (اخبار مدینہ) میں حسن سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور مدینہ میں میری وفات ہوگی اور مدینہ میرا حشر ہوگا۔ اور بھی ذہیر بن بھار نے عطار بن یسار کی مرسل حدیث سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کے ساتھ شہادت کی تفضیل عطا کی گئی۔

بخاری اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس مرض میں وفات پائی اوس میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں بہت اوس کا بچی بیماری پاتا ہوں جو میں نے خیر میں کھایا تھا یہ وہ وقت ہے کہ میرے دل کی رگ اوس زہر سے کٹ گئی ہے۔

حاکم نے ام بشر سے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے ام بشر نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئی اور میں نے مرض کی پیرے باطن آپ پر فدا ہوں آپ اپنے نفس شریف کو کس چیز کا تہمت لگاتے ہیں میں اپنے بیٹے کو کسی چیز کا تہمت نہیں کرتی ہوں مگر اوس طعام کا جسکو آپ کے ساتھ اوس نے خیر میں کھایا تھا آپ نے فرمایا اوس بکری کے سوا میں کسی چیز کا تہمت نہیں کرتا ہوں میرے دل کی رگ کے انقطع کا یہ وقت ہے۔

ابن سعد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کو اوس مرض میں آئی جس مرض میں آپ وفات پائی آپ اوس وقت بخار میں تھے ام بشر نے آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ آپ کی تپ کی مثل جو آپ پر چڑھنے کی نہیں دیکھی آپ نے فرمایا جیسی بارے واسطے اجر مضاعف ہوتا ہے وہ بھی ہم پر بلا مضاعف ہوتی ہے آپ نے پوچھا اوس بیماری کو کیا کہتے ہیں میں نے کہا آدمی زہم کرتے ہیں مگر آپ کو رحمت اللعجب ہو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ذات العجب کو مجھ پر مسلط کرنے والا نہیں ہے ذات العجب نہیں ہے مگر

شیطان کا چہرہ تاملو باولیکن میرا مرض اوس نوالے کے کھانے سے ہے جنگو میں نے اور تمہارے بیٹے نے یوم خمیر میں کھایا تھا سپینہ مجھکو اوس سے تلخ پہنچتی ہی ہے بیان تک کہ میری دل کی رنگ کے انقطاع کا یہ وقت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی حالت میں وفات پائی کہ آپ شہید تھے۔

آحمد اور ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قتل قتل کئے گئے مجھکو یہ فرح علف اس سے زیادہ دوست ہیں کہ میں ایک علف یون کھاؤں کہ آپ قتل نہیں کئے گئے اور یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو نبی اختیار کیا تھا اور شہید اختیار کیا تھا۔

ابن سعد نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ ہم آپ پر ذات الجنب کا خوف کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا اور ابن سعد نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے۔

ابن اسحاق اور ابن سعد اور بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے آپ سے کہا کہ ہم یہ خوف کرتے ہیں کہ آپکو ذات الجنب ہو آپ نے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہ کرے گا۔

یہ باب اون واقعات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض میں واقع ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابو یعلیٰ اور طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم نے فضل بن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے سر کو باندھ دو شاید میں مسجد کو جاسکوں میں نے آپ کے سر مبارک پر ایک پٹی باندھ دی پھر آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے دو غنیمتوں کو گھسیٹ کے چلے گئے۔ بیان تک کہ آپ اگر متبر پر بیٹھے پھر اپنے اما بعد کے بعد آؤ میں کو مخاطب کرنے کے قریب آئے تمہارے درمیان سے تیرے غایب ہونے کا وقت آگیا ہے تم لوگ سنو میں نے

پیشے میں سے مارا ہے وہ انیاد لاجور سے لے لے اور جس شخص کا میں نے دل لیا ہے وہ لایا
موجود ہے اوس کو چاہئے کہ اس میں سے لے لے اور جس شخص کو میں نے آبرو کی گالی دی ہے
میری آبرو موجود ہے اوس کو چاہئے کہ وہ گالی کا بدلہ لے لے اور کوئی کہنے والا برگزینہ کے
جبکہ انتقام لینے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کینہ کا خوف ہے اس لئے
کہ کینہ اور دشمنی میری شان سے نہیں ہے اور نہ میرے خلق سے ہے پھر اپنے فرمایا سنو جس
شخص نے اپنے نفس سے کوئی شے معلوم کی ہو اوس کو چاہئے کہ وہ کھڑا ہو جاوے میں اوس کو
واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں یہ سن کر ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اوس نے عرض کی یا رسول اللہ
میں البتہ منافق ہوں اور میں البتہ بخیل ہوں اور میں البتہ نامرد ہوں اور میں البتہ بہت سہلے
والا ہوں اور میں البتہ بہت جھوٹ کہتے والا ہوں آپ نے اوس کے لئے یوں دعا فرمائی
اے میرے اللہ تعالیٰ اس کو تو ایمان اور مہدیٰ نصیب کر اور اس سے اس کی نیند اور اس
نفس کے بخل کو دور کر دے اور اسکی نامروی کو شجاعت کر دے فضل نے کہا ہے کہ انکی اس
دعا کے بعد میں نے اوس کو غزوہ میں دیکھا ہمارے ساتھ کوئی مرد اوس سے زیادہ سختی نفس
میں اور لڑائی میں زیادہ سخت اور خواب میں کمتر نہیں تھا اور ایک عورت کھڑی ہوئی اور اوس نے
اپنی انگلی سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو حضرت عائشہ کے بھائی
جا کہ میں تیرے پاس آتا ہوں پھر آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے
ایک خنک اوس کے سر پر رکھی پھر اوس کے لئے آپ نے دعا کی حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اوس
عورت کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو تحقیق میں نہ پہچانتی تھی وہ عورت مجھ سے
کہتی تھی اے عائشہ تم اپنی غاڑ کو اچھو طہ سے ادا کرو۔

اتین مسجد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ میرے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ غم و مرض ہو۔

نخسین نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

داخل ہوا آپکو شدید بخار تھا میں نے آپکے جسم مبارک پر ہاتھ پہیرا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپکو شدید بخار ہے آپنے فرمایا بیشک میں بخار کی اتنی سختی اٹھاتا ہوں جیسے تم لوگوں میں کے دوسروں کو بخار ہو میں نے عرض کی آپکے لئے ضرور دوا جرہوں گے آپنے فرمایا ہے شک ابن سعد نے ابوسعید الخدری سے روایت کی ہے کہ اسے کہا ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں آئے یکایک ہم نے آپ پر تپ کی ایسی حرارت دیکھی جس کی شدت سے قریب تھا کہ ہم لوگوں میں سے کسی کا ہاتھ آپکے جسم مبارک پر تسد کر پڑتا ہم لوگ یہ حالت دیکھ کر سبحان اللہ کہنے لگے آپنے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام سے بلا میں اشد کوئی شخص نہیں ہے جیسے کہ ہم لوگوں پر بلا کی شدت ہوتی ہے وہی ہمارا اجر مضاعف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی ایسا ہوتا تھا جس پر چھڑی مسلط ہوتی تھی یہاں تک کہ اس نبی کو وہ مار ڈالتا تھی اور اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک نبی وہ ہوتا تھا جو کہ بالکل برہنہ ہوتا تھا وہ کوئی اتنی شے نہیں پاتا تھا جس سے اپنا ستر عورت کر سکتا مگر ادنا قبل پاتا جس کو وہ کرتا بنا لیتا تھا۔

بیماریوں سے بچنے کے لیے

احمد نے (زہد) میں حضرت عمر ابن الخطاب سے روایت کی ہے کہ اسے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے حال میں داخل ہوا کہ آپ تپ زدہ تھے میں نے اپنا ہاتھ آپکے کپڑے پر رکھا میں نے تپ کی حرارت کپڑے کے اوپر سے پائی میں نے عرض کی یا نبی اللہ جیسی شدید تپ خاص آپکو آتی ہے میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اس سے زیادہ شدید تپ اوسکو آتی ہو آپنے فرمایا جیسی تپ کی شدت ہے وہی ہمارے لئے اجر مضاعف ہے تمام آدمیوں سے بلا میں اشد انبیاء علیہم السلام میں پھر صالحین ہیں۔

شیخین نے مسلم بروسی سے روایت کی ہے کہ اسے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریض ہو گئے اور آپ پر آپکا مرض شدید ہو گیا آپنے فرمایا کہ ابو بکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھائے اور میں حضرت عائشہ نے عرض کی کہ حضرت ابو بکر نرم دلی مرد ہیں جو وقت وہ آپکے مقام میں کھڑے ہوں گا انکو یہ طاقت نہ ہوگی کہ آدمیوں کو نماز پڑھا سکیں آپنے فرمایا کہ ابو بکر کو امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھا

حضرت عائشہؓ نے اپنے اسی قول کا اعادہ کیا آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ابو بکرؓ کو امر کرو تاکہ وہ آدمیوں کو نماز پڑھا دین اور یہ فرمایا تا کہ منہ صاحب یوسف حضرت ابو بکرؓ کے پاس آجھا جیسا ہوا وہ آگیا حضرت ابو بکر الصدیقؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں آدمیوں کو نماز پڑھائی۔

تجاری نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ اس باب میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کو پٹایا آپؐ کے قول کے پٹانے کی کثرت پر مجھ کو برا لگتا نہ میں کیا لگتا اس امر نے کہ میرے دلیں یہ امر واقع نہیں ہوا کہ جو مرد اپنی جگہ پہنچا ہو گا آدمی آپؐ کے بعد کبھی اذکورہ دست رکھیں گے اور نہ میں یہ گمان کرتی تھی کہ کوئی شخص آپؐ کی جگہ پہنچا ہو گا اگر پہنچا تو اذکورہ غم جانینگے پس میں نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکرؓ سے کسی اور کی طرف عدول کریں یعنی ابن کی جگہ کسی اور کو مقرر کریں۔

ابن سعد نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض میں حضرت ابو بکر الصدیقؓ سے فرمایا کہ آپؐ آدمیوں کو نماز پڑھا دو اس کے بعد آپؐ نے اپنی بیماری میں خفت پائی اور ابو بکرؓ نخل کے آدمیوں کو نماز پڑھا رہے تھے وہ کو یہ معلوم نہیں ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں یہاں تک کہ آپؐ اپنا دست مبارک اٹکے دو لون نشانوں کے درمیان رکھا حضرت ابو بکر الصدیقؓ آپؐ کے تشریف لانے سے اپنی جگہ سو بٹ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے وہی طرف بیٹھ گئے حضرت ابو بکرؓ نے نماز پڑھی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی یعنی ان کی اقتداء کی حیثیت آپؐ مکان کو پٹتے یہ فرمایا کہ کوئی نبی ہرگز قبض نہیں کیا گیا ہے یہاں تک کہ ایک مرد نے جو اس نبی کی امت سے ہے اس نبی کی امامت کی ہے۔

بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس میں وفات پائی حضرت ابو بکر الصدیقؓ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ غزوہ غزوہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ساتھ ایک کپڑے میں جس کو اوپر سے اور سبے ہوئے تھے حضرت ابو بکر کے پیچھے پڑ ہی تھی۔ سبتی نے کہا ہے کہ یہ نماز دو شنبہ کی صبح کی نماز ہے اور وہ وہ دن ہے جس میں آپ نے وفات پائی ہے۔ طبرانی نے خدا بن اوس سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور آپ اس وقت نزع میں تھے آپ نے پوچھا اسے خدا تمہارا کیا حال ہے خدا نے عرض کیا مجھ پر دنیا تنگ ہو گئی آپ نے فرمایا کہ تمکو کچھ ضرر نہیں ہے تم سنو ملک شام قریب فتح ہو گا اور بیت المقدس قریب فتح ہو گا اور تم اور تمہارا رب بیٹے تمہارے بعد انشاء اللہ اہل شام میں امام ہوں گے۔

ابن سعد نے عمر بن علی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ اول جس دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیماری کو ظاہر فرمایا چار شنبہ کا دن تھا آپ کی بیماری یہاں تک کہ آپ قبض کئے گئے تیرا دن تھی۔

یہ باب اون آیتوں اور خصوصیتوں کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتضار کے وقت واقع ہوئی ہیں۔

تفہیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حال میں فرماتے تھے کہ تندرست تھے وہ یہ ہے کہ کوئی فی فی قبض نہیں کیا گیا یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ جو جنت میں ہے دیکھ لیتا ہے پھر اوس نبی کو اختیار دیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مرض موت نازل ہوا حال یہ تھا کہ آپ کا مبارک میری ران پر تھا آپ بیہوش ہو گئے پھر آپ نے افاقہ پایا اور آپ نے اپنی نگاہ مبارک مکان کی چھت پر لگا دی اور فرمایا

اللہم الرقی الا علی اس وقت میں نے پہچانا کہ یہ وہی بات ہے جو آپ نے ہم سے کہی تھی اور وہ بات صحیح ہے۔ تفہیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ہے کہ ہم لوگ یہ باتیں کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات نہ پاویں گے یہاں تک کہ آپ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا جاوے گا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مرض تھا جس میں آپ نے وفات پائی آپ کو وہ بیماری عارض

ہوئی جس سے گلا جیٹھ گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے (مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والعالمین وحسن اولئک رفیقاً) ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا۔
بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی
حال میں بیہوش ہو گئے کہ آپ میرے آغوش میں تھے میں آپ کے چہرہ مبارک پر ہاتھ پیر رہی تھی۔
اور آپ کے واسطے خفا کی دوا مانگتی تھی اپنے فرمایا میں شفا نہیں چاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے الرفیق الاعلیٰ
الاسعد مع جبریل و میکائیل و اسرافیل کا سوال کرتا ہوں۔

احمد اور ابن سعد اور ابو نعیم نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں ہے مگر اس کا نفس قبض کر لیا جاتا ہی
پھر اس کو خواب دکھایا جاتا ہے پھر اس نبی کا نفس اس کی طرف پیر دیا جاتا ہے پھر اس
نبی کو اختیار دیا جاتا ہے میں نے اس بات کو آپ سے سن کر یاد رکھا تھا میں اپنے سینہ سے آپ کو
بکیہ لگائے ہوئے تھی میں نے آپ کی طرف نگاہ کی یہاں تک کہ آپ کی گردن مبارک ایک طرف کو جھک گئی
میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ نے قضا کی اور وہ بات جو آپ نے فرمائی تھی میں نے اس کو پہچانا نہیں
آپ کی طرف دیکھا یہاں تک کہ آپ اونچے ہوئے اور آپ نے دیکھا میں نے اپنے دل میں اس وقت کہا
واللہ آپ ہم لوگوں کو اختیار فرما دیں گے آپ نے مع الرفیق الاعلیٰ فی الجنۃ فرمایا اور اس حدیث کی
روایت طبرانی نے (اوسط) میں اس لفظ سے کی ہے کہ آپ میری پیر رہے اور میرے سبب کے
درمیان قبض کئے گئے اور میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ قریب بین آپ کی روح مبارک آپ کو پیر دیا
حضرت عائشہ نے کہا کہ ایسا ہی انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کیا جاتا ہے آپ نے حرکت کی مینے کہا کہ اگر
دن اگر آپ کو اختیار دیا جاوے گا آپ ہم لوگوں کو ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں گے۔

ابن سعد اور بیہقی نے واقعہ کے طریق سے روایت کی ہے کہا ہے مجھ سے حکم بن المقاسم نے
ابو الحویرث سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی بیماری کی شکایت
نہیں تھی مگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے عافیت چاہی یہاں تک کہ آپ کا وہ مرض تھا جس میں تپنے و خفات پائی

آپ غفا کے واسطے دعائیں مانگتے تھے اور اپنے نفس کا غلبہ سے خطاب کر کے فرماتے تھے ای
نفس تجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ تو ہر ایک ہمارے پناہ کے ساتھ پناہ ڈھونڈتا ہے راوی نے کہا کہ آپ کے
مرض میں آپ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور اپنی
رحمت پہنچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو میں شفا دیتا ہوں اور آپ کو کفایت کرتا ہوں اور
اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وفات دیتا ہوں اور آپ کی مین مغفرت کرتا ہوں آپ نے فرمایا اسکا میرے رجب
اختیار ہے وہ جو چاہے میرے ساتھ کرے۔

ابن سعد اور بیہقی نے معمر بن محمد بن علی سے اور حمزہ بن اسد سے روایت کی ہے
کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے تین دن رہے تھے اس کے قبل جبریل
علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور کہا اسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے
پاس اکرام اور آپ کی تفضیل کی وجہ سے اور خاص طور پر آپ کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور آپ سوا اس
بات کو پوچھتا ہے جس کے ساتھ اسکو آپ سے زیادہ علم ہے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ آپ اپنے
اپکو کیونکر پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو انورم پاتا ہوں اور اے جبریل میں اپنے
آپ کو مکروب پاتا ہوں جبکہ دوسرا وہ تھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور پہلے آپ
جو کچھ کہا تھا اسکی مثل کہا آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو معصوم پاتا ہوں اور اے جبریل میں پھر
آپ کو مکروب پاتا ہوں جبکہ تیسرا وہ تھا جبریل علیہ السلام آپ کے پاس نازل ہوئے اور اون کیساتھ
ملک الموت تھے اور اون دونوں کے ساتھ وہ فرشتہ تھا جو ہوا میں سکونت رکھتا ہے وہ آسمان
پر گز نہیں چڑھا اور زمین کی طرف ہرگز نہیں اترتا اور اس فرشتہ کا نام اسماعیل ہے وہ ستر ہزار فرشتوں
پر حکمران ہے اور ہر ایک فرشتہ اون ستر ہزار فرشتوں میں سے ستر ہزار فرشتوں پر حکمران ہے اور فرشتوں
سے جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس سبقت کی اور کہا یا محمد اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس اکرام
اور آپ کی تفضیل کی وجہ سے اور خاص طور پر بھیجا ہے آپ سے اس نے مجھ کو پوچھتا ہے جس نے کیا تم
آپ سے زیادہ عالم ہے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو کیونکر پاتے ہیں آپ نے فرمایا اے جبریل میں اپنے آپ کو

معلوم پاتا ہوں اور اسے جبریل میں اپنے آپ کو مکروب پاتا ہوں پھر ملک الموت نے دروازہ پر
اذن چاہا جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ملک الموت ہیں آپ کے پاس آنے کے واسطے اذن چاہتے
ہیں آپ سے پہلے اور کسی آدمی کے پاس آنے کے واسطے انہوں نے اذن نہیں چاہا ہے اور آپ کے
بعد کسی آدمی کے پاس آنے کے لئے اذن نہ مانگے آپ نے جبریل سے فرمایا اذن کو اذن دیدو
ملک الموت مکان میں داخل ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے
اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھ سے یہ فرمایا ہے کہ جس باب میں
آپ مجھ کو امر فرما دیں میں انکی اطاعت اور سب میں کروں اگر آپ مجھ کو یہ امر فرمائے کہ میں آپ کی جان
قبض کروں میں اوس کو قبض کروں گا اور اگر آپ مجھ کو یہ امر فرمائے کہ میں آپ کی جان کو میں چھوڑ دوں
میں اوس کو چھوڑ دوں گا آپ نے پوچھا اے ملک الموت کیا تم یہ کر سکو گے انہوں نے کہا بلیک
اس کے ساتھ مجھ کو امر کیا گیا ہے جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بقائے شریف کا شائق
ہے اپنے فرمایا اے ملک الموت جس چیز کے ساتھ تم کو امر کیا گیا ہے اوس کو جاری کرو جبریل علیہ السلام
اسلام علیک یا رسول اللہ کہہ کر یہ کہا کہ زمین پر چلنے کا میرا یہ آخر وقت تھا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل بیت کے پاس کوئی آنے والا آیا اوس کا حس سنتے تھے اور
اوس کے جسم کو نہیں دیکھتے تھے اوس نے السلام علیکم یا اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر کہا
اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک ہلاک ہونے والے کی طرف سے ایک خلف ہے اور ہر ایک
مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے کی طرف سے ایک چیز کا بانی ہے آپ لوگ
اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ ہر وہ رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے امید رکھو اس لئے کہ مصیبت زدہ وہ
شخص ہے جس کو نواب حرام کیا گیا ہو آپ لوگوں کے واسطے نواب ہے آپ مصیبت زدہ نہیں ہیں
یہی نے کہا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام کا یہ قول کہ اللہ تعالیٰ آپ کی بقائے شریف کا شائق ہے
اس کا نسخہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تحقیق آپ کی بقائے شریف کا ارادہ اسطرح کیا ہے کہ آپ کی قبر میں
اور آپ کی کراستہ کی زیادتی کے لئے آپ کو آپ کی دنیا سے آپ کی سما کی طرف پیروے یہی کی روایت کی

طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ ملک الموت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ کے مرض میں ایسے حال میں آئے کہ آپ کا سر مبارک حضرت علیؓ کے آغوش میں تھا۔ ملک الموت نے اذن چاہا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت علیؓ نے اون سے کہا کہ تم پلٹ جاؤ ہم لوگ تمہارے ساتھ اس وقت متوجہ نہیں ہو سکتے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوالحسن تم جلد نئے ہو یہہ کون شخص ہے یہ ملک الموت ہے آپ نے فرمایا رشد کی حالت میں داخل ہو جبکہ ملک الموت داخل ہوئے اور غم نہ کیا کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ خبر بھی سنی ہے کہ آپ کے قبل ملک الموت نے کسی اہل بیت کو سلام نہیں کیا اور نہ آپ کے بعد کسی اہل بیت کو سلام۔

طبرانی نے اسناد میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حاضر ہوئی آپ اپنا دست مبارک دراز کرتے تھے اور فرماتے تھے اے جبریل تم کہان ہو اور آپ دینے دست مبارک کو کہنچ لیتے اور دراز کر دیتے تھے میں نے ضرور وہ بات سنی جو کسی کان نے جبریل علیہ السلام سے نہیں سنی جبریل علیہ السلام لبیک لبیک کہتے تھے۔

آبِ سَمَد نے جابر بن عبد اللہ سے یہ روایت کی ہے کہ کعب الاحبار حضرت عمر کے زمانہ میں آئے اور انہوں نے پوچھا اے امیر المؤمنین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس بات کے ساتھ کلام کیا اوس کی آخر بات کیا تھی حضرت عمر نے فرمایا کہ حضرت علی سے پوچھو کعب الاحبار نے ان سے پوچھا

وہ مہر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخریات الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی کسب الاحیاء کے
سن کر کہا انبیاء علیہم السلام کا آخر عبد ایسا ہی ہوتا ہے۔

شیمین نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
موت حاضر ہوئی آپ کی آخر وصیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ تھی اور یہ وصیت تھی کہ باندی غلاموں کے ساتھ حسن
سلوک کرو ان کلمات سے آپ کے سینہ مبارک میں غرغرا تا تھا اور آپ کی زبان مبارک ان کلمات کے جاری
نہیں کر سکتی تھی۔

یہ باب اوس شے کے بیان میں ہے جو آپ کی روح شریف کے نکلنے کے
وقت واقع ہوئی ہے۔

بزار اور بیہقی نے صحیح سند سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم میرے دل اور میرے سینہ کے درمیان قبض کئے گئے جس وقت آپ کی روح شریف
نکلی میں نے کوئی خوشبو اوس سے اطیب ہرگز نہیں پائی۔

بیہقی نے عروہ سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آپ کی موت کے بعد برسہ دیا اور کہا آپ کہتے پاکیزہ زندگی میں تھے اور کتنے پاکیزہ موت کی حالت
میں میں ابن سعد اور بیہقی نے سعید بن السیب سے ایسی ہی مثل روایت کی ہے۔

بیہقی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے وفات پائی میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سینہ مبارک پر رکھا جھکوئی جیسے گزر گئے میں کھانا کھاتی
ہوں اور وضو کرتی ہوں میرے ہاتھ سے مشک کی بو نہیں جاتی ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم نے واقدی کے طریق سے اون کے شیوخ سے روایت کی ہے اور بخاری نے
کہا ہے کہ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت میں شک کیا بعض نے کہا کہ آپ نے وفات
پائی اور بعض نے کہا آپ نے وفات نہیں پائی اسلام بنت عیسٰی نے اپنا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور کہا کہ تحقیق آپ نے وفات پائی وہ خاتم نبوت جو آپ کے دونوں شانوں کے

حدیث میں تھی وہ اوشالی گئی خاتم نبوت کا اٹھا لیا جانا وہ امر تھا جس سے آپ کی وفات پہچانی گئی اور اس حدیث کی روایت ابن سعد نے واقدی سے یون کی ہے کہ مجھ سے قاسم ابن اسحاق نے اپنی ماں سے اور اون کی ماں نے اون کے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر سے اور مخون نے ام مساویہ سے حدیث کی ہے یہ ہے جبکہ آپ کی وفات میں شک کیا گیا اور باقی حدیث کو اوپر کی حدیث کے موافق ذکر کیا ہے ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ہے جبکہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے ملک الموت آسمان پر ایسے حال میں گئے کہ رو رہے تھے۔ حضرت علی فرماتے ہیں قسم ہے اوس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھولا ہے میں نے ایک ایسی آواز آسمان سے سنی کہ کوئی داعی اندا کر رہا تھا۔

یہ باب اوس آیت کے بیان میں ہے کہ اہل کتاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر میں دی ہیں۔

بخاری نے جریر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ میں یمن میں تھا اہل یمن کے دو مردوں سے میں نے ملاقات کی دو دونوں بڑے سرور اور عمر والے تھے میں اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں کر رہا تھا اون دونوں نے مجھ سے کہا کہ تم جو بات کہتے ہو اگر وہ حق ہے تحقیق تمہارے صاحب نے تین دن جوئے وفات پائی میں آیا اور وہ دونوں میرے ساتھ آئے بیان تک کہ مہرقت ہم بعض راستہ میں تھے مدینہ منورہ کی طرف سے ایک جماعت چلو کہلائی دی ہم نے اون سے پوچھا وہ مخون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے۔

بہت سی دوسری وجہ سے جریر سے روایت کی ہے کہ ہے کہ یہود کا ایک عالم مجھ سے یمن میں ملا اور اوس نے کہا کہ اگر تمہارا صاحب بنی تھا تو اوس نے دو شنبہ کے دن وفات پائی۔

بہت سی کتب بن حدی سے روایت کی ہے کہ ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں اہل حیرہ کے سفیروں میں گیا آپ نے ہم لوگوں کے دو مرد اسلام پیش کیا ہم لوگ مسلمان ہو گئے پھر ہم حیرہ کی طرف پلٹ گئے ہم نہیں ٹھہرے تھے کہ ہمارے پاس بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات

خبر آئی میرے اصحاب مرتد ہو گئے اور اونھوں نے کہا کہ اگر آپ نبی ہوتے تو وفات نہیں ہوتے۔
 اون سے کہا کہ آپ سے پہلے جو انبیاء علیہم السلام تھے اونھوں نے وفات پائی ہے اور میں
 اپنے اسلام پر ثابت قدم رہا ہوں اپنے مقام سے غلامیہ کا ارادہ کرتا تھا میں ایک راہب کے
 پاس سے گزرا اور میں نے اوس کو خبر کی اوس نے ایک کتاب نکالی اور اوس میں تلاغ کیا کیا ایک
 اوس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ صفت پائی جیسے کہ میں نے آپ کو جس صفت سے دیکھا تھا
 اور کیا ایک اوس کتاب میں آپ کی وفات کی خبر اوس وقت میں سرحد پانی جہت میں کہنے
 وفات پائی تھی اس کے سبب میری بصیرت میرے ایمان میں شدید ہو گئی اور میں حضرت ابو بکر کے
 پاس آیا اور اون کو اس واقعہ سے میں نے آگاہ کیا۔

ابن سعد نے واقدی کے طریق واقدی کے شیوخ سے روایت کی ہے اونھوں نے کہا کہ
 کہ عمرو بن العاص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عامل تھے اون کے پاس ایک یہودی
 آیا اور اوس نے کہا آپ مجھ کو خبر دیجئے کہ اگر میں آپ سے کچھ پوچھوں تو کیا آپ سے بھروسہ رکھوں
 کیا جاوے گا عمرو بن العاص نے کہا تجھ کو کچھ خوف نہ ہو گا یہودی نے کہا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ
 دیتا ہوں آپ یہ کہیے کہ آپ کو کس نے ہاری طرف بھیجا ہے اونھوں نے کہا کہ اسے میرے اللہ تعالیٰ
 مجھ کو علم ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے یہودی نے کہا آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کیا آپ ضرور
 جانتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ہیں عمرو نے کہا اے میرے اللہ تعالیٰ تجھ کو علم ہے بیشک آپ رسول اللہ
 ہیں یہودی نے کہا جو بات آپ کہتے ہیں اگر وہ حق ہے تحقیق اوس رسول نے آج کے دن وفات
 پائی پھر عمرو کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر پہونچی۔

ابن سعد نے عمارت بن عبد اللہ الجہنی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا اگر مجھ کو یہ گمان ہوتا کہ آپ وفات پاویں گے تو میں آپ کو چھوٹے نہیں
 جاتا ایک یہودی عالم میرے پاس آیا اور اوس نے یہ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
 میں نے اوس سے یہ سنا کہ وفات پائی اوس نے کہا آج کے دن عمارت نے کہا اگر میرے پاس

جیسا کہ توحید میں انوس سے جنگ کرنا میں نہیں شہیرا اگر توحید سے دنوں یہاں تک کہ حضرت ابو بکر الصديق
کی جانب سے ایک خط میرے پاس آنحضرت مسلم کی وفات کے باب میں آیا میں نے اس کو دیکھا
عالم کو بلایا اور میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس بات کو کہاں سے جانتا ہے اس نے کہا کہ وہ نبی
تھے ہم آپکا احوال کتاب میں پاتے تھے کہ وہ ایسے ایسے دن وفات پا چکے ہیں اس نے اس سے
پوچھا کہ آپ کے بعد ہم لوگ کیونکر ہوں گے اس نے کہا کہ تمہارے غلبہ کی جگہ پہنچیں تیس سال تک
پہرے لگی اس نے اس پر ایک دن بھی زیادہ نہیں کیا۔

ابن عساکر نے کتب الاخبار سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں مکان سے نکلا اسلام کا اردو کہتا
تھامیں نے صاحب قربات المعیری سے ملاقات کی اس نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں کا مقصد رکھتے ہو
میں نے اس کو خبر کی اس نے مجھ سے کہا اگر وہ نبی تھے تو اس وقت وہ ضرور مٹی کے نیچے ہیں (یعنی
آپ نے وفات پائی ہے) کتب نے کہا میں نکلا یکایک ایک فتر سوا مجھ کو ملا اس نے کہا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔

ابن عساکر نے ابو ذؤیب الہذلی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ ہم کو یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم علیل ہیں اہل حمی کے دل میں اس سے خوف اور اندیشہ پیدا ہو گئے اور میں طویل غیب
میں بیدار رہا یہاں تک جبکہ قرب سحر تھا میں سرگیا ایک ہاتھ نے آواز دی وہ یہ اٹھا پڑتا تھا۔

بین النخسل مقعد الاطام

خطب اہل النخ فی الاسلام

تذری المد موع علیہ بالتسجام

قبض النبی محمد ففیہ نسا

میں اسے حال میں نیند سے چونک پڑا کہ خلیفہ تھا میں نے آسمان کی طرف دیکھا میں نے کسی ستارہ کو
نہیں دیکھا مگر سعد الذاج کو میں نے یہ جان لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے یا آپ وفات
پانے والے ہیں میں مدینہ کو آیا اور اہل مدینہ کے رونے کا شور اس طرح تھا جیسے حاجی لوگ احرام
میں لا لالہ اللہ کہتے ہیں اس کا شور ہوتا ہے میں نے کہا ساکت ہو جاؤ کسی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے۔

یہ خبر پہنچی کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیل ہیں اہل حمی کے دل میں اس سے خوف اور اندیشہ پیدا ہو گئے اور میں طویل غیب میں بیدار رہا یہاں تک جبکہ قرب سحر تھا میں سرگیا ایک ہاتھ نے آواز دی وہ یہ اٹھا پڑتا تھا۔

یہ باب اون آیات کے بیان میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل میں واقع ہوئی ہیں۔

ابن سعد اور ابو داؤد اور حاکم اور بیہقی نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو دونوں نے حدیث کہا ہے اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل کا ارادہ کیا تو آپس میں اونھوں نے کہا واللہ ہم یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم کپڑے اتارین جیسے کہ ہم اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا ہم آپ کو ایسے حال میں غسل دیں کہ آپ کے کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں جبکہ اصحاب نے ہم اس معاملہ میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اون سب کو اس طور سے سلا دیا کہ اون میں سے کوئی مرد باقی نہ تھا مگر اس کی ذقن اس کے سینہ پر تھی اور وہ سو رہا تھا پھر اون سے ایک کلام کرنے والے نے مکان کے ایک طرف سے کلام کیا لوگ وہ نہیں جانتے تھے کہ کلام کرنے والا کون شخص ہے اس نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں غسل دو کہ کپڑے آپ کے جسم مبارک پر رہیں۔

ابن ماجہ اور ابو نعیم اور بیہقی نے بریدہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دینے لگے منادی کرنے والے نے مکان کے اندر سے آدمیوں کو یہ ندا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قبضہ نہ اتارو۔

ابن سعد اور طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی جو لوگ کہ آپ کو غسل دیتے تھے اونھوں نے آپس میں اختلاف کیا اونھوں نے کسی کہنے والے سے سنا وہ کہتا تھا وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کون کہہ رہا ہے تم لوگ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے حال میں غسل دو کہ آپ کا قبضہ آپ کے جسم مبارک پر رہے اور ابن سعد نے اس حدیث کی مثل شعبی اور غیلان ابن جریر اور حکم بن علیہ اور مسعودی وغیرہ کی اس حدیث سے روایت کی ہے۔

ابن سعد اور بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا حضرت علی آپ کو غسل دے رہے تھے اور یہ کہتے تھے میرے مان باپ آپ پر خدا ہوں آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں پاکیزہ رہے۔

ابوداؤد نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی اور ابن سعد نے سعید بن المسیب کے طریق سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا میں اوس نشے کے دیکھنے کے لئے گیا جو بیت سے ہوتی ہے میں نے کچھ نہ دیکھا آپ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں طیب تھے۔

احمد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علیؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا جو غصے کی میت سے دیکھی جاتی ہے اوس کی قسم سے کوئی شے آپ سے نہیں دیکھی حضرت علیؑ نے کہا میرے باپ مان آپ پر خدا ہوں آپ زندگی اور موت کی حالت میں کتنی پاکیزہ رہے ابن سعد اور بزار اور بیہقی نے یزید بن بلال کے طریق سے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ میرے سوا آپ کو کوئی شخص غسل نہ دے اس لئے کہ کوئی شخص میری عورت کو نہ دیکھے گا مگر اوس کی آنکھیں اندھی ہو جاویں گے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ میں نے آپ کا کوئی عضو نہیں لیا مگر اوس کو تیس مرد میرے ساتھ پیر رہے تھے یہاں تک کہ میں نے آپ کے غسل سے فراغت پائی۔

بیہقی نے ابو معشر کے طریق سے محمد بن عقیس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہم یہ ارادہ نہیں کرتے تھے کہ آپ کے کسی عضو کو اوٹھا دیں تاکہ اوس کو غسل دیں مگر وہ عضو خود ہمارے واسطے اوٹھا دیا گیا یہاں تک کہ ہم آپ کی عورت تک دھوئے ہوئے پھونچے میں نے مکان کی ایک جانب سے ایکہ آواز سنی کہ تم اپنے نبی کی عورت کو نہ کہو لو۔

بیہقی نے عابد بن احمد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ حضرت علیؑ اور فضل و زہراؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے حضرت علیؑ کو نکالی گئی کہ تم اپنی آنکھیں نہائی طرف اوٹھا لو۔

ابن سعد نے عبداللہ بن الحارث سے یہ روایت کی ہے کہ حضرت علی نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا وہ یہ کہنے لگے میرے باپ مان آپ پر خدا ہوں آپ زندگی کی حالت میں پاک تھے اور موت کی حالت میں پاک ہیں راوی نے کہا اگر ایسی طیب خوشبو ہوگی جس کی مثل آدمین نے ہرگز نہیں پائی اور طبرانی نے ابن عباس سے اسکی مثل روایت کی ہے ۔

ابن سعد نے عبدالواحد بن اللہون سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ جس وقت میں وفات پاؤں تو تم مجھ کو غسل دیجو حضرت علی نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے کسی میت کو ہرگز غسل نہیں دیا ہے اپنے فرمایا کہ تم غسل کے واسطے مہیا ہو جاؤ گے یا یہ فرمایا کہ تم کو غسل دینے میں آسانی ہو جاوے گی حضرت علی نے کہا میں نے آپ کو غسل دیا میں کسی عضو شریف کو نہیں لیتا تھا مگر وہ عضو میرا ہے ہر جا تا تھا اور فضل آپ کی بغل پکڑے ہوئے تھے یہ کہتے تھے اے علی غلبت کرو میری پیٹھ منقطع ہو گئی ہے ۔

یہ باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ تنہا بغیر امام کے آپ پر نماز پڑھائی گئی اور بغیر وعائے معروف جنازہ کے آپ پر نماز پڑھائی گئی اور اون آیات کے بیان میں جو اس نماز میں واقع ہوئے ہیں ۔

ابن اسحاق اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی آپ کے پاس مرد داخل کئے گئے اور عھون نے جماعت کے طور پر بغیر امام کے آپ پر نماز پڑھی یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے پھر عورتیں داخل کی گئیں اور عھون نے آپ پر نماز پڑھی پھر لڑکے داخل کئے گئے اور عھون نے آپ پر نماز پڑھی پھر غلام لوگ داخل کئے گئے اور عھون نے آپ پر جماعت کے طور پر نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نماز پڑھتے ہیں اون کی کسی نے امامت نہیں کی ۔

ابن سعد اور بیہقی نے اہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآدم سلم اپنے کفنون میں لپیٹے گئے آپ اپنے تخت پر رکھ دی گئے پھر آپ اپنی قبر شریف کے کنارہ پر رکھ دی گئے پھر آدمی آپ کے پاس گروہ گردہ داخل ہوتے تھے اونکی کوئی شخص امامت نہیں کرتا تھا۔

ابن سعد اور ابن منیع اور حاکم اور بیہقی نے اور طبرانی نے (اوسط) میں ابن سعد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیماری بھاری ہو گئی ہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ آپکو کون شخص غسل دے گا آپ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت کے قریب ترجو مرومیں وہ پھر ان سے جو قریب تر مرومیں وہ کثیر ملائکہ کے ساتھ غسل دیں گے کہ وہ ٹکرو دیکھتے ہوں گے اور تم ان کو نہ دیکھو گے ہم نے پوچھا کون شخص آپ پر نماز پڑھا دے گا آپ نے فرمایا کہ حیوۃ تم مجھکو غسل دے چکو اور حنوط لگا دو اور کفن پہنا دو تو مجھکو میرے اس تخت پر رکھ دو اور اس تخت کو میری قبر کے کنارہ پر رکھ دو پھر تم لوگ میرے پاس سے ایک ساعت کے لئے نکل کے چلے جائیو اس لئے کہ اول حضرت جبریلؑ نماز پڑھینگے پھر میکائیلؑ پھر اسرافیلؑ علیہا السلام پھر ملائکہ ملائکہ کے لشکر کے ساتھ نماز پڑھیں گے پھر چاہیے کہ میرے اہل بیت مجھ پر نماز پڑھیں پھر تم آدمیوں کو فوج فوج اور فزاد فزاد میرے پاس داخل کیجو ہم نے پوچھا آپ کو آپکی قبر شریف میں کون داخل کرے گا آپ نے فرمایا میرے اہل بیت اور کثیر وہ ملائکہ مجھکو قبر میں داخل کریں گے جن کو تم نہ دیکھو گے اور وہ ٹکرو دیکھیں گے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے ساتھ سلام الطویل متفرد ہے کہ اس نے عبد الملک بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے بیہقی کا تعقب ابوبکر نے (مطالب عالیہ) میں اسطور پر کیا ہے کہ ابن منیع نے اس سند کے ساتھ حدیث کی روایت مسلمہ بن صالح کے طریق سے عبد الملک سے کی ہے پس یہ طریق سلام طویل کی متابعت ہے اور اس حدیث کی روایت ہزارے دوسری وجہ سے ابن سعد سے کی ہے۔

ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں اپنے تخت پر رکھے گئے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ کوئی شخص آپکی امامت نہ کرے گا اس لئے کہ آپ

زندگی اور موت کی حالت میں تمہارے امام ہیں پس آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے اور صف بصف آپ پر نماز پڑھتے تھے اور ان کا کوئی امام نہیں تھا وہ کل آدمی یکسر کہتے تھے اور یہ کہتے تھے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللہم انا لشہدان قد بلغنا انزل الیہ ونفع لانا وجاہدنی سبیل اللہ حتی اعز اللہ وینہ ونفع لامت وجاہدنی سبیل اللہ وتمت کلمتہ اللہم یا جلت من یقیم ما نزل الیہ وثبتنا بعدہ واجمع بیننا و بینہ۔ اس ہمارے اللہ تعالیٰ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جو چیز آپ پر نازل کی گئی تھی آپ نے اسے اور نہ کہ مخلوق کو بھونچا دیا اور امت کو نصیحت کی اور اپنے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی کوشش اور جہاد کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت دی اور آپ نے امت کو نصیحت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش اور جہاد کیا اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ پورا ہو گیا اسے ہمارے اللہ تعالیٰ بکو اور لوگوں میں سے کروے کہ جو چیز آپ پر نازل ہوئی ہے اس کا وہ اتباع کرتے ہیں اور آپ کے بعد دین پر بکوثابت اور قائم رکھے اور ہمارے اور آپ کے ورثہ جمع کر اس و ما کو سن کر آدمی آمین آمین کہتے تھے یہاں تک کہ کل مردوں نے آپ پر نماز پڑھی پھر عورتوں نے پھر لڑکوں نے نماز پڑھی۔ اور ابن سعد اور بیہقی نے محمد بن ابراہیم الیتمی سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابو حازم الدنی سے یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب وقت انقضائے نے قبض کیا مہاجرین فوج فوج داخل ہوئے آپ پر نماز پڑھتے اور باہر نکل آتے تھے پھر مہاجرین کی مثل انصار داخل ہوئے اور نماز پڑھ کے نکل آئے پھر اہل مدینہ داخل ہوئے اور نماز پڑھ کے نکل آئے یہاں تک کہ جب وقت مرد نماز سے فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں وہ پہلائی تھیں اور بے صبری کرتی تھیں جیسے کہ بعض موقع پر عورتوں سے فرمایا ورجز عورتی ہے۔ عورتیں ایسی ہی حالت میں تھیں کہ اوٹھنوں نے وہم سے ایک آواز سنی وہ سب متذکر ہو گئیں اور ساکت ہو گئیں یکایک اوٹھنوں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک ہلاک ہونے والے کی طرف سے صبر و شکیبائی ہے اور ہر ایک مصیبت کا عوض سے اور ہر ایک چیز

جوفت ہوئی ہے اوس کا خلف ہے اور مجبور وہ شخص ہے جس کا چہ نقصان ثواب سننے کیا ہو اور مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کا چہ نقصان ثواب نے نہ کیا ہو۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے دفن میں ایام کی تاخیر ہوئی اور آپ اپنے مکان میں جس جگہ قبض کئے گئے تھے دفن کئے گئے اور آپ کی قبر شریف میں فرش کیا گیا اور آپ کو دفن میں جو آیات واقع ہوئی ہیں اون کا بیان۔

ابن سعد نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غنہ کے دن وفات پائی اور شب جمعہ کو دفن کئے گئے۔

ابن سعد نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غنہ کے دن وفات پائی آپ باقی اوس روز اور شب کو اور دوسرے دن رکھے رہے یہاں تک کہ شب میں دفن کئے گئے۔

بیہقی نے عکرمہ کے طریق سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تخت پر اوس وقت سے کہ انقلاب دو غنہ کے دن بایل بڑوال تھا دو غنہ کے دن اوس وقت تک کہ آفتاب غلبہ ہوا رکھے ہوئے تھے آدمی ایسے حال میں آپ پر نماز پڑھتے تھے کہ آپ کا تخت قبر شریف کے کنارہ پر رکھا ہوا تھا۔

ابن سعد نے سہل بن سعد الساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو غنہ کے دن وفات پائی اور آپ دو غنہ اور دو غنہ کے روز ٹھیرے رہے یہاں تک کہ چار غنہ کے دن دفن کئے گئے اور ابن سعد نے اسی حدیث کی مثل عثمان بن محمد الاغنس سے روایت کی ہے اور بیہقی نے اس کی مثل معمر بن سلیمان سے معمر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے۔

ابن سعد نے ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے اور ان سے کسی نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے دن زمین پر چھوڑ دئے گئے تھے کہا تین دن ۔

بیہقی نے نکول سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پانی تین دن آپ ٹھہرے رہے ۔ آپ دفن نہیں کئے جاتے تھے آدمی آپ کے پاس گروہ گروہ داخل ہوتے تھے آپ پر نماز پڑھتے تھے صف نہیں باندھتے تھے اور نہ کوئی نماز پڑھنے والا اونکے سامنے نماز پڑھتا تھا ؛ یعنی کوئی امام نہ تھا

ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن کے باب میں اختلاف کیا کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ کو ایک سجد میں دفن کرو اور کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ کو بقیع میں دفن کرو حضرت ابو بکر نے کہا کہ میں نے سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ کوئی نبی نہیں مرا مگر اوس جگہ دفن کیا گیا جس جگہ کہ وہ قبض کیا گیا تھا جس بستر پر آپ نے وفات پائی تھی وہ اٹھالیا گیا اور اوس کے نیچے آپ کے لئے قبر کھودی گئی اس حدیث کے متعدد طریق ہیں موصول و مرسل دونوں ہیں ۔

ابن سعد نے ابن ابی ملیک سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرگز کسی نبی کی وفات نہیں کی مگر وہ نبی اوس جگہ دفن کیا گیا جس جگہ اوس کی روح قبض کی گئی ۔

بیہقی نے سالم بن عبید سے روایت کی ہے سالم اصحاب صفہ سے تھے کہا ہے کہ میں دقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی حضرت ابو بکر صدیق آپ کے پاس داخل ہوئے پھر وہ باہر نکل آئے اور ان سے کسی نے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اور نہ کہ کہا بیشک آدمیوں کو یہ علم ہوا کہ جیسا کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا ہے ویسی ہی واقع ہوئے کسی نے پوچھا کہ ہم لوگ آپ پر کس طور سے نماز پڑھیں حضرت ابو بکر نے کہا تم لوگ جماعت جماعت آؤ اور آپ پر نماز پڑھو آدمیوں کو علم ہوا کہ جیسا آپ نے فرمایا ہے ویسی ہی نماز پڑھی جاوے گی آدمیوں نے پوچھا کیا آپ

وفن کئے جاوینگے حضرت ابو بکر نے فرمایا بیشک آدمیوں نے پوچھا آپ کہاں وفن کئے جاوین گے حضرت ابو بکر نے فرمایا اوس جگہ وفن کئے جاوین گے جس جگہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کی ہے اس لئے کہ آپ کی روح مبارک قبض نہیں کی گئی مگر طیب جگہ میں آدمیوں کو یہ علم ہوا کہ حضرت ابو بکر نے جو فرمایا ہے آپ وہیں وفن کئے جاوین گے۔

ابو بکر نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آپ کے وفن کرنے میں اصحاب نے اختلاف کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ دوست وہ جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا نبی قبض کیا گیا ہے۔

احمد اور ابن سعد اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ آدمیوں نے یہ ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے قبر کھودیں مدینہ طیبہ میں دو مرد تھے ایک ابو عبیدہ جو فزراج بناتا تھا دوسرا ابو طلحہ جو لحد بناتا تھا حضرت عباس نے دو مردوں کو بلایا ایک کو ابو عبیدہ کی طرف اور دوسرے کو ابو طلحہ کی طرف بھیجا اور یہ دعا کی اسے میرے اللہ تعالیٰ تو اپنے رسول کے واسطے بہتری کر ابو طلحہ مل گیا وہ آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے لحد تیار کی۔

ابن سعد نے عبد اللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے ابو طلحہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اصحاب نے شق اور لحد کے تیار کرنے میں اختلاف کیا اور یہ دعا کی اسے ہمارے اللہ تعالیٰ تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بہتر امر اختیار کر ابو عبیدہ اور ابو طلحہ کے پاس اصحاب نے آدمی بھیجے کہ ان دونوں میں سے جو کوئی دوسرے سے پہلے آجاوی اوس کو چاہیے کہ وہ اپنا عمل کرے ابو طلحہ آگیا اور اس نے کہا واللہ میں اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے لحد خیر کی ہے اس لئے کہ آپ لحد کو دیکھا کرتے تھے آپ کو لحد پسندیدہ معلوم ہوتی تھی۔

ابن سعد اور حاکم در بیہقی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے خواب میں

میں نے شق کیا
وہی ایک نبی ہے

دیکھا گیا تین چاند میرے حجرے میں اور تیس بہن میں لئے اس خواب کو حضرت ابو بکر سے پوچھا
 اذعنون نے فرمایا کہ تمہارے گہر میں تین شخص ایسے دفن کئے جاویں گے جو اہل زمین کے خیر ہو گئے
 جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے اور دفن کئے گئے تو حضرت ابو بکر نے کہا اسے
 عائشہ تمہارا رستہ چاندن میں کے یہ اچھے چاند بہن۔

ابن سعد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک
 میں سرخ قطیف بچھا یا گیا۔ وکیعہ رح نے کہا ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ خاصہ ہے
 اس حدیث کی روایت مسلم نے بدون قول وکیعہ کے کی ہے۔

ابن سعد نے حسن سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
 میرا قطیف میری لحد میں میرے لئے فرش بچھا دیجو اس لئے کہ زمین انبیاء علیہم السلام کے جسموں پر لٹ
 نہیں ہوئی ہے۔

بزار نے صحیح سند سے ابن سعید سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کچھ وقت نہیں گزرا تھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے مٹی میں چھپا دیا تھا ہم نے اپنے دلون کو اوپر پایا دینی ہمارے
 دلون کی حالت بدل گئی۔

ابن سعد اور حاکم اور بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ وہ دن تھا جس دن رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی مدینہ منورہ کی ہر ایک نے تاریک ہو گئی اور آپ کے دفن سے
 ہم نے اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی کہ ہم نے اپنے دلون کو اوپر پایا دیا۔

حاکم اور بیہقی نے اس سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جب دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 وفات پائی میں اوس دن حاضر ہوا تھا میں نے کوئی دن نہیں دیکھا کہ اوس دن سے دوا دہ تیج ہو۔
 یہ باب اوس آیت میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعزیت
 میں واقع ہوئی ہے۔

حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اور اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے جابر سے روایت

کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی ملائکہ نے اہل بیت کو تعزیت دی ملائکہ کا جس وہ سنتے تھے اور اون کے جسم کو نہیں دیکھتے تھے ملائکہ نے کہا السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر اور شکیبائی ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے سے ایک خلف ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ ہی پر اعتماد رکھو اور حاصل اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو مگر وہ شخص ہے کہ جس کو ثواب حرام کیا گیا ہو اس کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔

حاکم اور بیہقی اور ابن ابی الدینیل نے انس سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے آپ کے اصحاب نے آپکو چار طرف سے گھیر لیا اور آپکے اطراف روئے اور جمع ہو گئے ایک ایسا مرد داخل ہوا جس کی داڑھی میں سپید اور سرخ بال تھے اور جسم اور گورافہا اصحاب کی گردنوں پر سے گزر کے آیا اور دو یا پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہوا اور اون سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک فوت ہونے والے سے عوض ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے خلف ہے اللہ تعالیٰ ہی سے تم انابت کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف تم لوگ راغب ہو مصیبت زدہ وہ شخص ہے جس کے نقصان کا جبر ثواب سے نہ ہو پھر یہ کہلے پلٹ گیا بعض نے بعض سے پوچھا کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو حضرت ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیشک ہم پہچانتے ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور اس حدیث میں ابن ابی الدینا کا لفظ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر نے کہا کہ شاید یہ حضرت خضر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں چارے پاس آپکی تعزیت کو آئے ہیں۔

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبض کئے گئے وہ وقت ماتمہ پرسی کا تھا کوئی آنے والا آیا جس کا جس آدمی سنتے تھے اور اس کا جسم نہیں دیکھتے تھے اس نے اگر السلام علیکم اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاک ہونے والے سے

ایک خلف ہے اور ہر ایک وہ شخص جو فوت ہوئی ہے اوس کے عوض کا پاناس ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ تم لوگ اعتماد رکھو اور خاص اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اس لئے کہ محروم و غنص ہے جس کو ثواب حرام کیا ہو حضرت علی نے پوچھا تم لوگ جانتے ہو یہ کہنے والا کون ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

سیف بن عمر نے (کتاب الرودة) میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اہل بیت نے اسطور سے فریاد اور غور کیا جس کو اہل مصلیٰ نے سنا جبکہ اون کی فریاد کو سکون ہوا اور مغمون نے وروا زہ پرایک ایسے مرد کے سلام کر کے سنا جس کی بڑی آواز تھی وہ یہ کہتا تھا السلام علیکم یا اہل البیت کل نفس ذایقۃ الموت وانا نوفون ابورحم یوم القیامتہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک کی طرف سے ایک خلف ہے اور ہر ایک غفلت سے نجات ہے اللہ تعالیٰ ہی سے تم لوگ امید رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ تم لوگ اعتماد رکھو مصیب زدہ وہ شخص ہے جس کو ثواب حرام کیا گیا ہوا اہلیت نے اوس کے اس کہنے کو سنا اور رونے کو موقوف کر دیا پھر لوگ آواز دینے والے کی طرف متوجہ ہوئے مگر کہیں نہ دیکھا اہلیت پھر رونے لگے اور اہل بیت کو دوسرے سنا دی کرنے والے نے مذاکی اور اوس نے کہا اے اہلیت تم لوگ اللہ کی یاد کرو اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرو تم غمگین نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ہر ایک مصیبت سے صبر ہے اور ہر ایک ہلاکت کا عوض ہے اللہ تعالیٰ ہی سے بہرہ و سار رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ اکتفا کرو اس لئے کہ مصیبت زدہ وہ غنص ہے جس کو ثواب حرام کیا ہو حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا کہ یہ حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات میں حاضر ہوئے ہیں۔

ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور ابویعلیٰ اور طبرانی نے حسن سند سے سہل بن سعد سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد بعض آدمی بعض کو غمگین دینگے آدمی کہتے تھے کہ کیا بات ہے جو آپ نے فرمائی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعض کئے گئے بعض آدمیوں نے بعض سے ملاقات کی بعض بعض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبریت دیتے تھے۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کی قبر شریف پر نماز پڑھنی حرام ہے۔

شیخین نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ اپنے اوس مرض میں فرماتے تھے جس مرض سے نہیں اٹھے لعن اللہ الیہوہ ووالقصدی اتخذوا قبور انبیائہم مساجد اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر لعنت بھیجتا ہے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنیرایا ہے حضرت عائشہ نے فرمایا ہے کہ اگر یہ امر نہ ہوتا تو آپ اپنی قبر شریف کے ظاہر فرماتے (یعنی بلند بنانے کے لئے امر فرماتے) سو اس کے نہیں ہے کہ آپ کو یہ خوف ہوا کہ میری قبر مسجد بنیرائی جاوے گی اس لئے قبر شریف کے ظاہر کرنے کے لئے حکم نہیں دیا۔

یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اختصاص میں ہے کہ آپ کے جسد مبارک کو گلنا نہیں ہے۔

آبن ماجہ اور ابو نعیم نے اوس بن اوس الثقفی سے اور عفون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ تمہارے افضل دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے جبکہ کے دن تم لوگ جھپکرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہاری صلوة یعنی درود میرے سامنے پیش کی جاوے گی اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ کہ یہ نکر آپ کے سامنے ہماری درود پیش کی جاوے گی حال یہ ہوگا کہ آپ اوس وقت گل گئی ہوں گے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجساد دکھاوے۔

زبیر بن بکار نے (بخاری الدین) میں حسن سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص سے روح القدس نے کلام کیا ہے زمین کو یا آسمان کو یا زمین و آسمان کو اس کا گشت کھاوے۔

ذخیر اور بیہقی نے ابو العالیہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے گوشتوں کو زمین نہیں کھاتی۔ اور اون کو درندہ جانور نہیں کھاتے۔

یہ باب اس بیان میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ قبر میں نماز پڑھتے ہیں اور آپ کی قبر شریف پر ایک فرشتہ مقرر ہے کہ جو شخص آپ پر سلام پہنچاتا ہے وہ فرشتہ آپ کو سلام پہنچاتا ہے اور آپ اس شخص کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

اصنہانی نے (ترغیب) میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص میری قبر کے پاس جھیر و رو ہیجے گا میں اس کو خوشنواں گا اور جو شخص جھیر ایسے حال میں رو دے گی کہ وہ عجب سے دور ہو گا وہ رو دے گا میرے پاس پھونچا دیا جاوے گا۔

تجادی نے اپنی تاریخ میں اور اصنہانی نے عمار سے روایت کی ہے کہا ہے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو تمام غلاتی کی ساتین اللہ تعالیٰ نے دی ہیں وہ میری قبر پر قائم رہے گا کوئی ایسا شخص نہ ہو گا جو جھیر رو دے گیے گا مگر وہ فرشتہ میرے پاس اس رو کو پھونچا دے گا۔

احمد اور نسائی نے اور حاکم نے اس حدیث کی روایت کی ہے اس کو صحیح حدیث کہا ہے اور بیہقی نے (فصیح) میں اور یزید نے ابن سعد سے اور بخاری نے ابنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں جو روئے زمین پر سیاحت کرتے ہیں میری امت کی طرف سے جھک کر سلام پہنچاتے ہیں۔ اور ابن عساکر نے ابن عباس کی حدیث سے اس کی نقل روایت کی ہے۔

قاضی اسماعیل نے (فضل مملوۃ) میں حضرت علی سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس جگہ تم لوگ مجھ پر درود اور سلام بھیجتے رہو تمہارا درود اور تمہارا سلام مجھ کو پہنچ جاوے گا۔

اور بھی قاضی اسماعیل نے ایوب سے روایت کی ہے کہ اسے کہ جگہ یہ خبر پہنچی ہے کہ ایک اوس شخص پر جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے ایک فرشتہ موکل ہے یہاں تک کہ وہ فرشتہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ درود پہنچا دیتا ہے۔

اصفہانی نے انس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اوس کی سو حاجتوں کو روا کرے گا اوسکی تشر حاجتیں آخرت کی حاجتوں میں سے ہوں گی اوتیس حاجتیں دنیا کی حاجتوں میں سے ہوں گی اوس کے پھونچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو موکل کیا ہے کہ وہ اوس درود کو میری قبر پر اسطور پر داخل کرے گا جیسے تم لوگوں کے پاس ہدیے داخل ہوتے ہیں میرا علم میری موت کے بعد ویسا ہی ہے جیسا میرا علم میری حیات میں ہے۔

ابو یعلیٰ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم ہے اوس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ضرور نازل ہوں گے پھر وہ آکر میری قبر پر کھڑے ہو گے یا محمد کہیں گے دہن ضرور اون کو جواب دوں گا۔

ابن راہوہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اسے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ آپ پر درود بھیجتا ہے یا آپ پر سلام بھیجتا ہے مگر آپ کو یہ خبر پہنچائی جاتی ہے کہ فلان آپ پر درود بھیجتا ہے اور فلان آپ پر سلام بھیجتا ہے۔

ابوداؤد نے ابو ہریرہ سے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص نہیں ہے کہ وہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر بھیجتا ہے یہاں تک کہ

کرمین اوس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو نعیم نے سعید بن السیب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ میں نے لیا لی حرمین اپنے آپ کو دیکھا حال یہ تھا کہ سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے سوا کوئی نہ تھا کسی نماز کا وقت نہیں آتا مگر میں قبر شریف سے اذان کی آواز سنتا تھا۔

زیر تہن بھارنے (اخبار المدینہ میں سعید بن السیب سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے کہ ایا لحمہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف میں اذان اور اقامت کی آواز میں سنتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمی پٹ کے آئے۔

ابو یعلیٰ اور یحییٰ نے انس سے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں وہ نماز پڑھتے ہیں۔

باب

عائش نے اپنی (مسند میں اور ابن سعد اور قاضی اسمعیل نے بکر بن عبد اللہ المزنی سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری حیات تمہارے لئے خیر ہے اور میری موت تمہارے لئے خیر ہے تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کئے جائیں گے جو عمل کو نیک ہو گا میں اوس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور جو عمل کو برا ہو گا میں اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے مغفرت چاہوں گا اور ہزارے صحیح سند سے ابن سعد کی حدیث سے اس حدیث کی مثل روایت کی ہے۔

باب

ابن سعد نے واقدی سے واقدی نے شعیب بن العلاء سے اور یحییٰ نے اپنے باپ

یہ روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ سے فرمایا کہ جب وقت میں وفات پاؤں تم انا للہ وانا الیہ راجعون کہو اس لئے کہ ہر ایک انسان کے واسطے اس کلمہ کے سبب ہر ایک مصیبت کا مٹاؤ ہے حضرت فاطمہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ کی طرف سے جو مصیبت ہوگی اوس کا مٹاؤ ہو

ابن سعد نے
یہ روایت کی ہے

آپ نے فرمایا کہ میری مصیبت کا بھی سہارا دے۔

ابن سعد نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت تم لوگوں میں یا کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو اس کو چاہیے کہ اپنی مصیبت میری مصیبت کے ساتھ یاد کرے اس لئے کہ میری مصیبت اعظم المصائب ہے۔

طبرانی نے (المعجم) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکان کا پر وہاں ٹھایا اور آدمیوں کو دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ کچھ چمچے غاڑ رہے ہیں اس سے آپ سرور ہوئے اور آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ کوئی نبی نہیں مرتب ہے یہاں تک کہ ایک مزدادوس کی اسف کلا دوس کی اناست کرتا ہے پھر آپ آدمیوں کے پاس آئے اور یہ فرمایا اے لوگو میرے بعد تم میں سے جو شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو اس کو چاہیے کہ اپنی اوس مصیبت کے عوض جو اس کو چھوٹے میری مصیبت کے ساتھ صبر کرے اس لئے کہ میرے بعد میری اسف میں سے کسی شخص کو میری مصیبت کی مثل ہرگز ہرگز مصیبت نہیں دی جاوے گی۔ (یعنی میری مصیبت میری اسف کے لئے بڑی مصیبت ہے)

یہ بھی نے حضرت ام سلمہ سے روایت کی ہے ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد فرمایا عجیب مصیبت ہے اوس مصیبت کے بعد ہم کو کوئی مصیبت نہیں پہونچی مگر جنت ہم نے اپنی اوس مصیبت کو یاد کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے ہم کو چھوٹی تھی۔ وہ مصیبت حقیر ہو گئی۔

باب

خطیب نے (رواۃ مالک) میں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے جبکہ میرے باپ بیمار ہوئے اور منون تھے یہ وصیت کی کہ اون کو وفات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف کے پاس لجاوین اون کے لئے اذن چاہیں اور یہ عرض کریں کہ یہ ابو بکرؓ میں یا رسول اللہ کیا آپ کے پاس دفن کئے جاوین اگر تم کو اذن دیا جاوے تم لوگ جیکو دفن کرو جاوے مگر تم کو اذن

دیا جاوے دوہم لوگ جھکے ہوئے کی طرف لیجائیے اون کی وفات کے بعد اون کو دروازہ بکریا کے پاس لے گئے اور یہ کہا گیا کہ یہ ابو بکر عین انھوں نے یہ خواہش کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دفن کئے جاویں اور ہم لوگوں کو انھوں نے وصیت کی ہے اگر ہم کو اذن دیا جائے گا ہم لوگ داخل ہون گئے اور اگر ہم کو اذن نہ دیا جاوے گا ہم پلٹ جاویں گے ہم لوگوں کو یہ نہ ایگئی (داخلو اور گرامتہ) اور ہم نے کلام سنا اور ہم نے کسی کو نہیں دیکھا خطیب نے کہا ہے کہ یہ حدیث تحقیق غریب ہے۔

اسی عساکر نے حضرت علی ابن ابی طالب سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ ابو بکر کی وفات حاضر ہوئی اور انھوں نے مجھ کو اپنے سر کے پاس بٹھایا اور مجھ سے کہا اسے علی مسوقت میں مر جاؤں تم مجھ کو اس ہاتھ سے غسل دیجو جس ہاتھ سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا ہے اور آپ لوگ میرے حنوط لگا دیجو اور مجھ کو اس مکان کے پاس لیجائیے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور اذن چاہیے اگر تم لوگ دروازہ کو دیکھو کہ کھل گیا ہے تو تم مجھ کو داخل کیجو ورنہ مجھ کو مسلمانوں کے قبرستان کی طرف پھیر دیجو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان حکم کرے حضرت علی نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر کو غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا جس شخص نے دروازہ کی طرف سبقت لی اصل میں یہ تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو بکر ہیں اذن چاہتے ہیں میں نے دروازہ کو دیکھا کہ کھول دیا گیا لیکن نے کسی کہنے والے کو سنایا کہتا ہے داخلو الجیب الی حبیبہ فان الجیب الی الحبیب مشہور ابن عساکر نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے اس کی اسناد میں ابو الطاہر موسیٰ بن جعفر بن عطاء اللہ سیلابی ہے ابو موسیٰ نے عبد الجلیل مری سے روایت کی جو وہ مجہول ہے۔

اون آیات کا ذکر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اصحاب کے عزوات اور عزوات کی مثل مواقع میں واقع ہوئے ہیں۔

ابو بکر نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ میں عمار بن العفری کے ساتھ تھیں

اون کی بہت سے خصلتیں دیکھیں مین نہیں جانتا ہوں کہ کونسی خصلت زیادہ تعجب ناک ہے ہم
 دریا کے کنارہ تک پہنچے اونھوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا نام لو اور دریا مین گہس ٹوہم نے اٹھ
 تعالیٰ کا نام لیا اور دریا مین گہس گئے ہم دریا سے پار اتر گئے پانی نے تر نہیں کیا مگر بارے اون
 تھوں کو جبکہ ہم لوگ پلٹے اور اون کے ساتھ ریگستان کی زمین مین ایسے حال مین گئے کہ
 ہمارے ساتھ پانی نہ تھا ہم نے اون سے پانی کی شکایت کی اونھوں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر
 دعا مانگی یکایک پہننے دیکھا کہ ابراہیم کی مثل موجود ہے پھر اس ابرے اپنی مشک کو بڑے
 بڑے دبانے کھول دئے ہم نے پانی پلایا اور ہم نے پانی پیا اور اپنے ساتھ پانی لے لیا اور علامہ
 بن خضریٰ مرگئے ہم نے اون کو ریت مین دفن کر دیا جبکہ ہم تھوڑی دور گئے ہم پہننے کہا کہ کوئی ڈرا
 آجاوے گا اور اون کو کھا جاوے گا ہم لوگ پلٹ کے آئے ہم نے اون کو نہیں دیکھا۔ اور
 اس حدیث کی روایت ابن سعد نے اس لفظ سے کی ہے ابو ہریرہ نے کہا کہ مین نے علا کو
 دیکھا کہ اونھوں نے اپنے گھوڑے پر روپا کو قطع کیا اچھا اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ
 علامہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی آدمیوں کے واسطے ریت کے نیچے سے پانی او بل پڑا آدمی
 سیراب ہو گئے اور کوچ کر دیا اور اون مین سے بعض مرد اپنا کچھ سامان بھول گیا وہ پلٹ کے
 گیا اور اس کو اس نے لے لیا اور پانی نہیں پایا اور اس لفظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ
 علا ایسے حال مین مر گئے کہ ہم مقام غیر آب مین تھے اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے ایک ابر کو
 ظاہر کیا ہم کو پانی برسا یا گیا ہم نے اون کو غل دیا اور دفن کر دیا ہم پلٹ کے آئے تو ہم نے اون کی
 قبر کی جگہ نہیں پائی۔

ابو نعیم نے ابن البدیل سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ سعد نہر شیر پراترے اونھوں نے
 کشتی مین طلب کین تاکہ آدمیوں کو پار ادا تارین اونھوں نے کسی شے پر قدرت نہیں پائی وہاں کہ
 آدمیوں کو ایسے حال مین پایا کہ اونھوں نے کشتیوں کو اکٹھا کر دیا تھا صفر کے مہینہ کے چند
 روز تک یہ لوگ شیرے رے یکایک نہر شیر مین پانی بڑھ گیا سعد نے خواب دیکھا کہ مسلمانوں کے

گھوڑے اوس نہر میں گھس پڑے اور پار اتر گئے حال یہ تھا کہ وجہ پانی کے بڑاؤ سے عظیم امر کو لایا تھا
 (یعنی وجہ میں عظیم طوفان تھا) سعد نے اپنے خواب کی تاویل کے واسطے عبور پر عزم کیا اور آدمیوں کو
 اور اون سے کہا کہ میں نے یہ عزم کیا ہے کہ اس دریا کو قطع کر کے اون لوگوں کی طرف پہنچ جاؤں
 سب نے آپ کے کہنے کو قبول کر لیا سعد نے آدمیوں کو دریا میں گھس نے کے واسطے اذن دیا
 اور کہا یہ کہو نستعین باللہ ونسئل علیہ صلبنا اللہ ونعم الوکیل لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر سب
 لوگ وجہ میں گھس پڑے اور لچہ پر سوار ہو گئے اور لچہ کف سے جوش مار رہا تھا اور وجہ پانی کی کثرت کی
 وجہ سے سیاہ تھا اور آدمی اپنے تیرنے کی حالت میں آپس میں باتیں کرتے جاتے تھے اور آپس میں ایک
 دوسرے سے اس طور پر نزدیک ہو گئے تھے جیسے کہ زمین پر راہ چلنے میں وہ نزدیک سے باتیں کرتے
 تھے اہل فارس نے اس امر سے جواون کے حساب میں نہ تھا تعجب کیا اور اہل فارس سے جلدی کر لی
 اور بڑے بڑے مال جواون کے تھے اوس کے لینے کے واسطے اون کو مہلت نہیں دی یعنی اتنے
 جلد پہنچ گئے کہ وہ مال نہ لے سکے اور فارس میں سلمان ماہ صفر سنہ سترو میں داخل ہو گئے جو مال کو
 سامان کہ کسری کے مکانوں میں باقی رہ گیا تھا اور وہ مال جو شیریں نے جمع کیا تھا اور شیریں کے بعد
 جن لوگوں نے مال جمع کیا تھا اوس کل مال پر مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔

ابونہیم نے ابو عثمان الہندی سے سعد نے جواو میوں میں قیام کیا اور اون کو وجہ سے عبور کی طرف
 بلایا اس باب میں روایت کی ہے کہا ہے کہ ہم لوگوں نے وجہ کو گھوڑوں اور چوپایوں سے وہاں
 لیا یہاں تک کہ کوئی شخص روزن کنارہ سے پانی کو نہیں دیکھتا تھا ہمارے گھوڑوں نے ہکو اہل
 فارس کی طرف نکال دیا گھوڑوں کی ایالوں سے پانی ٹپک رہا تھا اور گھوڑے بہنہا ہے تھے جبکہ قوم کے
 لوگوں نے اپنے ہاتھ دیکھا وہ پہلے گئے کسی چیز کی طرف وہ نہیں مڑتے تھے راوی نے کہا ہے کہ اہل
 فارس کی طرف پانی میں کوئی چیز نہیں گئی مگر ایک پیالہ جو پرانی رسی دھیرے سے بندھا تھا وہ رسی قطع ہو گئی
 اوس پیالہ کو بانی بہا لے گیا یکایک آدمیوں نے دیکھا کہ ہوا اور وہ زمین پر گر کر مادی ہوا میں بہا ہوا
 نہر کے کنارہ پر آ پڑا پیالے کے مالک نے اوس کو لے لیا۔

ابو نعیم نے ابو بکر بن حفص بن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ وہ شخص جو سعد کو پانی میں لیجا رہا تھا مسلمان الفارسی تھے ان لوگوں کو گھوڑوں نے تیرا یا اور سوقت سعد کہہ رہے تھے حسنا اللہ و لکم الوکیل واللہ یقرن اللہ ولیہ و لیظہرن دینہ و لیہرمن عدوہ اگر لشکر میں نافرمانی یا گناہ نہیں ہیں تو مسلمات غالب آویں گے سلمان نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ اسلام اس امر کا سزاوار ہے واللہ وریا مسلمانوں کا ایسا مطیع ہو گیا ہے جیسے خشک زمین اون کی مطیع ہو گئی ہے مسلمانوں نے پانی کو ڈوبا نہ لیا تھا یہاں تک کہ کنارہ سے پانی نہیں دکھتا تھا اور مسلمان خشکی میں جو باتیں آپس میں کرتے تھے اوس سے زیادہ باتیں دریا میں کر رہے تھے اور دریا سے نکل آئے کوئی چیز نہیں کھوئی اور اون میں سے کوئی نہیں ڈوبا۔

ابو نعیم نے عمیر الصایدی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ آدمی و جلد میں گھس پڑے اور آپس میں قرین ہو گئے مسلمان سعد کے ایک جانب اون کے قرین تھے اون کو پانی میں لیجا رہے تھے اور سعد نے کہا ذلک تقدیر العزیز العظیم اور پانی اون کو آہستہ آہستہ لیجا رہا تھا راوی نے کہا میرا گھوڑا پیچھے سیدھا قائم تھا جو وقت وہ تھک جاتا تو اوس کے لئے ایک ٹیلہ پیدا ہو جاتا تھا وہ اوس ٹیلہ پر آرام لے لیتا تھا گویا وہ گھوڑا زمین پر تھا اس واقعہ سے زیادہ تعجب ناک مدائن میں کوئی واقعہ نہ تھا۔ اوس لئے اس دن کو یوم جراثیم کہتے ہیں کوئی شخص نہیں ٹھکتا تھا مگر اوس کے واسطے کسی شے کی ایک جڑ پیدا ہو جاتی تھی وہ اوس پر آرام لے لیتا تھا۔

ابو نعیم نے قیس بن عازم سے روایت کی ہے کہا ہے کہ و جلد میں ہم ایسے حال میں گئے کہ وہ اونچا ہو رہا تھا جبکہ ہم و جلد کے کثیر پانی میں تھے گھوڑے کا سوار دیر تک ٹھہر جاتا تھا و جلد کا پانی اوس کے گھوڑے کے تنگ کو نہیں پھر چلتا تھا۔

ابو نعیم نے حبیب بن صہبان سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ مسلمانوں نے یوم المدین میں و جلد سے مہم کا اہل فارس نے کہا کہ یہ لوگ جن میں اور انسان نہیں ہیں۔

اتحادی (ذہب) اور بیہقی نے مسلمان بن العنبرہ سے اور بخاری نے حمید سے روایت کی ہے

بیہقی نے اس کو صحیح حدیث کہا ہے یہ ہے کہ ابو مسلم الخولانی و جلد کے طرف ایسے حال میں آئے کہ و جلد پانی کے بناؤ سے لکڑیوں کو پھینکتا تھا ابو مسلم پانی پر چلنے لگے اور دھماکا لفظ یہ ہے کہ ابو مسلم اس پر کہڑے ہو گئے پھر اونھوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور ثنا کی اور یہ ذکر کیا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ کو دریا میں لے گیا پھر آپ نے گھوڑے کو ڈانٹا وہ اون گولے کہ پانی میں گھس رہا تھا آدمی اون کو پیچھے ہولے یہاں تک کہ و جلد کو اونھوں نے قطع کیا اور اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور اون پر چھا کیا تم لوگوں نے اپنے سامان میں سے کوئی چیز کھو دی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ہم دعا مانگیں اللہ تعالیٰ اوسکو تہااری طرف پہنچا دے۔

ابو یعلیٰ اور بیہقی اور ابو نعیم نے ابو السفر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید حیرت میں اترے اون سے آدمیوں نے کہا کہ زہرے بڑرتے رہو کہ تلو بھی لوگ نہ پلاوین خالد نے فرمایا کہ زہریرے پاس لے آؤ آدمی لائے اونھوں نے اوس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اوس کو پی لگئے اور بسم اللہ کہا اور کھڑے نہ رہنے کچھ ضرر نہیں دیا اور ابو نعیم نے اس حدیث کی روایت دوسری بہت ہی وجہوں سے کی ہے اور کہا ہے سم ساعدۃ یعنی وہ زہر قاتل لایا گیا جو فوراً ہلاک کر دے اور بھی ابو نعیم کلبی سے روایت کی ہے کہا ہے جبکہ خالد حضرت ابو بکر کی خلافت میں آئے حیرہ کا ارادہ کرتے تھے اون کے پاس اہل حیرہ نے عبد المسیح کو ایسے حال میں بھیجا کہ اوس کے ساتھ سم ساعدۃ تھا خالد نے اوس سے کہا وہ زہر چھو دو اونھوں نے اوس کو اپنی ہتھیلی پر لے لیا پھر پڑا بسم اللہ و بآئندہ الارض و السماء بسم اللہ الذی لا یضر من اسمہ وار پھر اوس زہر میں سے کھا لیا عبد المسیح اپنی قوم کی طرف پلٹ کے گیا اور کہا اے قوم وہ زہر قاتل کھا لیا جو فوراً مار ڈالتا ہے خالد کو اوس نے کچھ ضرر نہیں دیا ان لوگوں سے صلح کر لو یہ وہ امر ہے کہ ان لوگوں کے واسطے کیا گیا ہے۔

ابن ابی الدینا نے صحیح سند سے غثیفہ سے روایت کی ہے کہا ہے کہ خالد بن الولید کے پاس ایک مرد آیا اوس کے ساتھ عمر کی ایک مشک تھی خالد نے یہ دعا کی اللھم اجعلہ علافہ مشہد ہو گیا اور ابن ابی الدینا کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ایک مرد خالد کے پاس سے ایسے حال میں

گوراکھ اوس کے ساتھ عمر کی مشک تھی خالد نے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سرکہ ہے خالد نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو سرکہ کر دے آدمیوں نے دیکھا یکایک وہ سرکہ موجود ہے اور حال یہ تھا کہ وہ شراب تھی۔

ابن سعد نے محارب بن دثار سے روایت کی ہے کہا ہے کہ کسی نے خالد بن الولید سے یہ کہا کہ آپ کے لشکر میں وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں خالد نے اپنے لشکر میں گردش کی ایک مرد کے ساتھ عمر کی مشک دیکھی اوس سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا سرکہ ہے خالد نے دعا کی اللہم اجعلہ خلا مشک اوس مرد نے کھولی یکایک اوس کو سرکہ موجود پایا اوس مرد نے کہا کہ یہ خالد کی دعا ہے۔

بیہقی نے اور ابو نعیم سے ضعیف سند سے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے معین وقاص کو عراق پر بھیجا وہ عراق میں چلے گئے یہاں تک کہ جب وقت وہ علوان میں تھے عصر کی نماز کا وقت آگیا سعد نے اپنے مردوں فضلہ کو حکم دیا کہ اذان دین اور انھوں نے اذان دی اور اللہ اکبر اٹھا کہہ کر کسی جواب دینے والے نے فضلہ کو پہاڑ سے جواب دیا کبرت کبیر یا فضلہ پھر فضلہ نے استہدان لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کہ کلمۃ الاخلاص ہے فضلہ نے

استہدان محمد رسول اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا بھٹ البنی فضلہ نے حمی علی الصلوٰۃ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمۃ مقبولۃ فضلہ نے حمی علی الفلاح کہا اوس جواب دینے والے نے کہا البقالات احمد فضلہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کبرت کبیر فضلہ نے لا الہ الا اللہ کہا اوس جواب دینے والے نے کہا کلمۃ حق علی النار فضلہ نے اوس سے خطاب

کر کے کہا اے شخص میں نے تیرا کلام سنا تو مجھ کو اپنا چہرہ دکھلا پس پہاڑ پھٹ گیا اور ایک مرد سفید ہر اور سفید ریش نکلا اوس کی کھوپڑی جلی کی مثل تھی فضلہ نے اوس سے پوچھا اے شخص تو کون ہے اوس نے کہا میں ذویب وصی عبد صالح عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میرے لئے طول بقا کی دعا کی تھی اور آسمان سے اپنے نازل ہونے کے زمانہ تک مجھ کو اس پہاڑ پر

سکونت پذیر کرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہان میں ہم نے کہا کہ آپ قبض کئے گئے وہ سن کر
 دیر تک روتا رہا پھر اس نے پوچھا تم لوگوں میں کون شخص آپ کے بعد قائم ہوا ہم نے کہا ابو بکر
 اس نے پوچھا وہ کہان میں ہم نے کہا وہ قبض کئے گئے اس نے پوچھا اوں کے بعد تم لوگوں
 میں کون شخص قائم ہوا ہم نے کہا حضرت عمرؓ اس نے کہا حضرت عمرؓ سے تم لوگ کہہ دو کہ قول اور
 فعل میں آپ استقامت رکھیں اس لئے کہ امر قریب آپہنچا ہے سعد نے اس واقعہ کو حضرت
 عمرؓ کے پاس لکھا حضرت عمرؓ نے سعد کو لکھا کہ تم نے سچ کہا ہے تحقیق میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اس پہاڑ میں عیسیٰ بن مریم علیہم السلام کا ایک
 وصی ہے اس حدیث کے دوسرے بہت طریق ہیں میں نے اوں طریقوں کو دانکت
 علی الموضوعات میں بیان کیا ہے۔

ابو نعیم نے حارث بن عبد اللہ الاذوی سے روایت کی ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح
 یرموک میں اترے اوں کے پاس صاحب حبش روم نے اپنے بڑے لوگوں میں سے ایک بزرگ
 پہنچا جس کا نام جرجیر تھا وہ ابو عبیدہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مابان کا رسول ہوں آپ کی
 طرف پہنچا گیا ہوں مابان ملک روم کا عامل شام پر ہے مابان آپ سے یہ کہتا ہے کہ آپ میرے
 پاس ایک حافل مرد کو بھیجئے جس چیز کا آپ لوگ ارادہ کرتے ہو ہم اس مرد سے پوچھیں ابو عبیدہ
 نے خالد سے کہا کہ تم مابان کے پاس جاؤ یہ امر غروب آفتاب کے وقت تھا خالد نے کہا کہ جبوقت
 صبح کو اٹھوں گا اس کے پاس کل جاؤں گا ناز کا وقت آگیا مسلمان کہڑے ہو گئے ناز پڑ رہی
 تھی وہ رومی مرد مسلمانوں کو دیکھنے لگا مسلمان ناز پڑ رہے تھے اور دعائیں پڑھ رہے تھے وہ
 رومی اپنے صاحب کے پاس ہلٹ کے تھیں گیا پھر اس نے ابو عبیدہ سے پوچھا تم لوگ اس
 دین میں کب داخل ہوئے ہو اور تم لوگ کب اس دین کی طرف بلائے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ
 کچھ اوپر تیس سال سے ہم داخل ہوئے ہیں ہم لوگوں میں سے وہ لوگ ہیں کہ جبوقت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوں کے پاس آئے تھے وہ لوگ مسلمان ہوئے تھے اور ہم لوگوں میں سے

وہ لوگ جن کو اوس کے بعد مسلمان ہوئے مین اوس نے ابو عبیدہ سے پوچھا کیا تمہارے رسول نے تمکو یہ خبر دی ہے کہ اوس کے بعد کوئی رسول آوے گا ابو عبیدہ نے کہا یہ خبر نہیں دی کہ کوئی رسول آوے گا ولیکن یہ خبر دی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آپ کی بشارت اپنی قوم کو دی ہے رومی نے یہ سن کر کہا وانا علی ذلک من الفساحین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہم کو اوس نبی کی خبر دی ہے جو ادنث پر سوار ہوگا اور مین اوس نبی کو گمان نہیں کرتا ہوں مگر تمہارے صاحب کو اوس نے کہا مجھکو یہ خبر دیجئے کیا تمہارے صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کچھ کہا ہے اور جس امر میں تم لوگ ہو اوس میں تمہارا کیا قول ہے ابو عبیدہ نے کہا اللہ تعالیٰ کا قول یہ ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب آخرایت تک اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے یا اہل الکتاب لا تغلو فی دینکم آخرایت تک اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر ترجمان بچہ رومی زبان میں اوس مرد سے کی اوس رومی نے کہا کہ مین یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کی یہی صفت ہے اور مین یہ شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے نبی صادق ہیں اور آپ کے نبی وہی ہیں جن کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمکو دی ہے پھر وہ رومی مرد مسلمان ہو گیا۔

ابو بکر نے عمرو بن العاص سے روایت کی ہے کہ ہے کہ مسلمانوں کا لشکر گیا مین اوس کا امیر تھا یہاں تک کہ ہم لوگ اسکندریہ میں اترے غلامائے اسکندریہ مین سے ایک عظیم الشان شخص نے کہا کہ میرے پاس ایک مرد کو بھیجو کہ مین اوس سے گفتگو کروں مین اوس کی طرف گیا مین نے کہا ہم لوگ عرب ہیں اور ہم لوگ اہل بیت اللہ ہیں اور آدمیوں کے مقابلہ میں ہماری زمین زیادہ تنگ تھی اور عیش مین ہم زیادہ سختی مین تھے ہم لوگ مرورا اور خون کھاتے تھے اور بعض ہمارا بعض کو لوٹ لیتا تھا یہاں تک کہ ہم لوگوں مین ایک ایسا مرد نکلا جو مال مین وہ ہم سے زیادہ نہ تھا اوس نے کہا کہ مین اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں وہ ہم کو اوس اشیا کیسے اسطے حکم دیتا تھا جن اشیا کو ہم نہیں پہچانتے تھے اور جس دین پر ہم لوگ اور ہمارے باپ دادا تھے ہمکو اوس سے

سنج کرتا تھا ہم نے اوس کو بلکا سمجھا اور اوس کو برا کہا اور ہم نے اوس مرو کی تکذیب کی اور اوس کی بات ہم نے اوس پر رو کر دی یہاں تک کہ ایک قوم ہماری قوم کے سوا اوس کی طرف گئی اور اون لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور آپ پر ہم ایمان لاتے ہیں اور آپ کی پیروی ہم کرتے ہیں اور جو لوگ آپ سے جنگ کریں گے ہم لوگ اون سے جنگ کریں گے اوس مرو نے ہم لوگوں کی طرف خروج کیا اور ہم لوگوں نے اوس کی طرف خروج کیا ہم نے اوس سے جنگ کی وہ ہم پر غالب آگیا اور ہم مغلوب ہو گئے اوس مرو نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق سچ فرمایا ہمارے پاس ہمارے انبیاء اوس شخص کی مثل لائے تھے جو ہمارے رسول تھا ہمارے پاس لائے تھے ہم لوگ اوس طریق پر تھے یہاں تک کہ ہم لوگوں میں جو ان لوگ ظاہر ہوئے وہ اپنے نفس کی خواہشوں پر عمل کرنے لگے اور انبیاء علیہم السلام کے امر کو چھوڑ دینے لگو اگر تم لوگ اپنے نبی کے امر پر عمل کرو گے تم سے کوئی شخص جنگ نہ کرے گا اگر تم اوس پر غالب آؤ گے اور تم پر کوئی شخص حملہ نہ کرے گا اگر تم اوس پر غالب ہو جاؤ گے پس جس وقت تم لوگ اوس فصل کی مثل کرو گے جو ان لوگوں نے اپنے نفس کی خواہشوں سے کیا تھا ہم لوگوں سے تم لوگ تعداد میں زیادہ نہ ہو گے اور نہ قوت میں ہم سے زیادہ سخت ہو گے۔

تجاری اور بیہقی نے انس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب جب وقت آدمی قحط میں مبتلا ہوئے تو حضرت عباس کے طفیل میں اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے تھے اللہم انکنا نتمول ایک نیتنا ضیقنا وانما نتمول ایک الیوم ہم نبینا ما سقنا پانی سے سیراب کئے جاتے تھے۔

حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عباس کے توسل عام الرادہ میں بارش چاہی اور یہ دعا مانگی اللہم ہذا عم نیک نتوجہ الیک بہ فاسقنا ون کچھ زمانہ نہیں گزرا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اون کو سیراب کیا حضرت عمر نے کہا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس کو اوس مرتبہ میں دیکھتے تھے جس مرتبہ میں بیابا آپ کو دیکھتا ہے آپ

حضرت عباس کی تعظیم اور تقیم کرتے تھے۔

تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اقتدا آپ کے چچا عباس کے باب میں کرو اور جو حادثہ کہ تم لوگوں میں نازل ہو عباس کو اللہ تعالیٰ کے طرف اور اس میں وسیلہ ٹھیراؤ۔

ابن سعد اور بیہقی نے ثابت البنانی سے روایت کی ہے کہا ہے کہ انس بن مالک کی زمین میں جو اون کا قیم تھا وہ انس بن مالک کے پاس آیا اور انس سے کہا کہ تمہاری زمین پیاسی ہو گئی ہے انس نے ناز پڑی پھر دعا کی ایک ابراہیم اور آیا اور قیم کی زمین کو اس نے ڈبا نہ لیا اور برسا یہاں تک کہ اون کا حوض اور گڑبہ بھر گئے یہ واقعہ گرمی کے موسم میں واقع ہوا پھر انس نے اپنے بعض اہل کو بھیجا اور اون سے کہا کہ تم لوگ دیکھو کہ ابرکھان پھر نچا ہے یکایک اور بخون نے دیکھا کہ اون کی زمین سے متجاوز نہیں ہوا ہے اور بھی اس حدیث کی روایت ابن سعد نے غامہ بن عبد اللہ کے طریق سے کی ہے۔

ابن سعد نے نافع مولیٰ ابن عمر اور زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر ابن الخطاب نے منبر پر کہا یا ساریہ بن زئیم الجبل ظلم من استرعی الذیب العنم۔ اسے ساریہ بن زئیم پہاڑ کی پناہ لو اس پر چڑھ جاؤ جس نے ہیڑیے سے بکریوں کو چروایا اس نے ظلم کیا پھر حضرت عمر نے خطبہ پڑا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے او میون کو یہ علم نہیں ہوا کہ حضرت عمر خطبہ میں کیا بات کہتے تھے یہاں تک کہ ساریہ مدینہ کو حضرت عمر کے پاس آئے اور ابو سفون نے کہا اسے امیر المؤمنین ہم لوگ دشمن کا محاصرہ ایسے حال میں کئے ہوئے تھے کہ ہم لوگ پست زمین میں تھے اور وہ لوگ بلند قلعہ میں تھے میں نے مجھ کے ایسی سی ساعت میں ایک کفار غولے کو ساوہ ساعت دہی تھی بن حضرت عمر نے خطبہ پڑھتے وقت کلام کیا تھا حضرت عمر پر رہے تھے یا ساریہ بن زئیم الجبل یہ سن کر میں نے اپنے اصحاب کو پناہ پڑھاؤ اور دلت جہنم اگر آپ ساعت یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بکوفتہ دی حضرت عمر سے کسی نے پوچھا کیا کلام تھا حضرت عمر نے کہا واللہ میں نے ساریہ کے واسطے کوئی بات نہیں کی مگر وہ کلام میری زبان پر آگیا۔

بادردی اور ابن السکن نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہا ہے کہ جبناہ الثغاری حضرت عثمان کے پاس کھڑا ہوا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عثمان کا معاملہ پایا اور اس کو قزوین میں لے گئے
تے اس کے ساتھ میں عرض کیا کہ یہ بڑا کلمہ کے مرض سے رہ گیا۔

ابن مسکن نے قلیح بن سلیم کے طریق سے غصے سے اپنی چھری سے اون کی چھری سے اس کے باپ اور اپنے چھری سے
اس کا ایک کی ہے کہ وہ دونوں حضرت عثمان کے پاس حاضر ہوئے حضرت عثمان کی طرف جیسا و انصاری کو کھڑا یہاں تک کہ
اون کے ہاتھ سے لکڑی لے لی اور اس کو اپنے گھٹنے پر کھرا اور توڑ ڈالا آدمی اس پر چلائے اللہ تعالیٰ نے اس کو غصے کی
گھٹنے میں مرض پیدا کر دیا اس پر ایک سال نہیں گزرا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

ابن مسعود نے نسخ سے روایت کی ہے کہ اس درمیان کہ حضرت عثمان خطبہ پڑھ رہے تھے یکایک اون کی طرف
جسراہ انصاری کو کھڑا ہوا و حضرت عثمان کے ہاتھ سے عصا لے لیا اور اس کو اپنے گھٹنے پر لکھ کر توڑ ڈالا اس گھٹنے میں مرض
اکھڑا واقع ہو گیا۔

یہ بھی نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک لشکر پر امیر کئے گئے تھے جبکہ وہ دشمن کے پاس آئے اور قتل
کے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا آپ فرماتے تھے کوئی قوم جمع نہیں ہوتی ہے اور بعض دلا گئے
میں اور بعض آہن کہتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اون کی دعا قبول کرتا ہے پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور شکر کیا اور دعا
ان کی اللہ مقبول فرماتا و اجل اجورنا و الشہداء و اس درمیان کہ وہ اس حال میں تھے یکایک دشمن کا امیر اور تر اور ہتھیار
کے پاس اون کے ہتھیار میں داخل ہو گیا۔

ابن ابی الدین اور یحییٰ نے حبیب سے روایت کی ہے کہ ایک دن حبیب نے ایک قلم کا مقابلہ کیا اور انہوں نے
لا حول و لا قوة الا باللہ کہا اور اسی کلمہ کو مسلمانوں نے کہا اور قلم پھٹ گیا۔

اور ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے کہ ابو ظر ایک جزیرہ میں گئے اور رابیعین سوار ہوئے وہ وہاں میں موجود
آدمیوں نے اون کے لئے کوئی جزیرہ نہیں پایا جس میں اون کو دفن کر دیتے مگر سات دن کے بعد جزیرہ پایا وہ سات
دن تک سیر نہیں ہوئے اون کو جزیرہ میں دفن کر دیا۔

ابن ابی الدین اور یحییٰ نے یوسف کے طریق سے ابن بلال سے روایت کی ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے غصے سے
اس کی ایک کلمہ سے باہر اس کو اس کے پاس لے گئے اس کے ایک کلمہ سے باہر اس کو اس کے پاس لے گئے اس کے ایک کلمہ سے باہر اس کو اس کے پاس لے گئے

یہ بھی نے حبیب بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ ایک لشکر پر امیر کئے گئے تھے جبکہ وہ دشمن کے پاس آئے اور قتل

میرے سے پوچھا کیا اس کو آپ دیکھتے ہیں یہ سانپ جبروت کہ میں اپنے اہل میں سے تھا۔
 سعید نے اوس سے کہا خبردار جو جان لے یہ میری عورت ہے میں نے اس سے بھروسہ کیا تھا کہ اس کے زہر سے
 اور اللہ تعالیٰ مجھے اس کو حلال کیا ہے اور اس عورت سے مجھ کو کوئی شے حلال نہیں کی ہے تو انا اگر زہر آگیا
 میں مجھ کو قتل کر ڈالوں گا وہ سانپ رنگے لگا یہاں تک کہ مکان کے دروازہ سے نکل گیا۔ اس نے بعد اس
 کی طرف پھر نہ آیا۔

یہی نے عائشہ بنت انس بن مالک کے طریق سے روایت کی ہے عائشہ نے اپنی ان بیعت بنت سعید بن مسروق
 روایت کی ہے کہ اسے کہ اس درمیان کہ میں قیلو کہ رہی تھی میں نے اپنا لحاف اپنے اوپر ڈال لیا تھا کیا پاک۔ اسو
 میرے پاس آگیا اور مجھ کو بوجھنے لگا۔ میں نے کہا اس درمیان کہ وہ مجھ کو بوجھ رہا تھا آسمان سے ایک صحیفہ نازل
 کے درقون کا آیا کہ وہ نیچے اتر رہا تھا یہاں تک کہ اسو اسو کے پاس گرا اس نے اس صحیفہ کو پڑھا۔ کیا پاک

اسو نے یہ لکھا پایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم من رب لکین الی لکین اما بعد فذرع امتی بنت عبدی الصالح قانی لم جعل
 لک علیہا سبیلا اوس نے میرے چنگی لی اور کہا کہ تو اب مرنے کے لائق ہے اوس چنگی کا نشان سینہ اوں میں رہا یہاں
 کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملین۔

آبن ابی الدین اور یہی نے دوسری وجہ سے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عفرہ کی بیٹی اپنی
 بستر پر چٹ لیٹی ہوئی تھی اوس کو علم نہ ہوا مگر یہ کہ ایک رنگی اوس کے سینہ پر چٹ کر کے آ بیٹھا اور اوس نے اپنا ہاتھ
 اوس کے حلق پر کہہ دیا کیا پاک بنت عفرہ نے ایک زرد رنگ صحیفہ دیکھا جو آسمان اور زمین کے درمیان گر رہا ہے
 بنت عفرہ نے کہا یہاں تک وہ صحیفہ اتر کر میرے سینہ پر گر کر اوس کو اوس رنگی نے لے لیا اور اس کو پڑھا

کیا پاک اوس نے اوس صحیفہ میں یہ لکھا ہوا موجود پایا۔ من رب لکین الی لکین اجتنب بنت عبد الصالح فاذ لا سبیل
 لک علیہا۔ بنت عفرہ نے کہا کہ وہ رنگی کھڑا ہو گیا اور اوس نے اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹا لیا اور اوس نے اپنا
 ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا وہ سیاہ ہو گیا یہاں تک کہ میرا گھٹنا بکری کے سر کی مثل ہو گیا۔

آبن ابی الدین اور یہی نے تیسری وجہ سے روایت کی ہے کہ اسے کہ عفرہ بنت عبد الرحمن کی وفات ہوئی
 مگر گنی اوں کے پاس تابعین سے بہت سے آدمی مثل عفرہ اور قاسم کے بیٹے ہر سبے کیا پاک اوں میں سے نہ ہو سکتا

